قرآن

خود اپنی نظر میں

ڈاکٹر شبیر احمد

© تمام حقوق بحقِ مترجم محفوظ ہیں

پہلا ایڈیشن: 2012ء
ناشر: معصومہ اینڈ کمپنی، نئی دہلی
رابطہ مترجم: ڈاکٹر شبیر احمد

Shabbir Ahmed M.D.
6440 NW 53 ST
Lauderhill FL 33319
954-746-2115
E-mail:drshabbir@bellsouth.net
for more information, visit www.ourbeacon.com

ISBN: 978-81-923712-7-6
Edition: 2012

Printed & Published by
Masooma & Co.
1590 Rodgran, Lal Kuan
Delhi-110006 Cell: 09711534371


بسم الله الرحمن الرحيم

انڈکس

صفحہ	فہرست مضامین
iv	ابتدائیہ
xiii	تعارف
xvii	سورتوں کی فہرست
1	ترجمہ قرآن

OUR BEACON URDU BOOKS

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو ذوالجلال نے بخشے ہیں چند سانس مجھے
ترے جمال کی ضو پر نثار کرتا ہوں

قمیر

ادارہ کہکشاں: اردو تصانیف

☆ کہکشاں (چوتھا ایڈیشن) : 41 اردو اخباروں کا مجموعہ 'دینی' علمی 'ادبی انسائکلوپیڈیا
☆ دستک (تیسرا ایڈیشن) : ڈاکٹر قمیر احمد کے ہفتہ وار کالموں کا مجموعہ
☆ آہٹ : بیگم فریدہ قمیر احمد کے کالموں کا مجموعہ
☆ فکرِ چمن (چوتھا ایڈیشن) : ڈاکٹر قمیر کا مجموعہ شاعری
☆ ہمارے قائداعظم (دوسرا ایڈیشن) : قائداعظم محمد علی جناح کی مختصر سوانح عمری
☆ کالکی اوتار اور محمدؐ صاحب : ویدپرکاش سے نورالہدیٰ تک
☆ "بزم کہکشاں" 10 برسوں کے سوال و جواب : نادر علمی 'ادبی اور تاریخی دستاویز
☆ مسیح و مہدی کب آرہے ہیں؟ (دوسرا ایڈیشن) : دجال اور یاجوج ماجوج کون ہیں؟
☆ کرسٹی سے آمنہ تک
☆ انتخابِ حدیث : وہ احادیثِ نبویؐ جو قرآن کے مطابق ہیں
☆ ہندو اور رام راج (دوسرا ایڈیشن) : ہندو تاریخ' نفسیات اور سیاست
☆ "اسلام میری نظر میں" (میں کرسچن کیوں نہیں ہوں) (تیسرا ایڈیشن)
وہ کتاب جو علامہ اقبالؒ لکھنا چاہتے تھے لیکن عمر کی نقدی تمام ہو گئی
☆ نئی صدی نیا الف : 21 ویں صدی کس کی ہے؟
☆ برگِ حشیش (قصہ احمدیت)
☆ کربلا کی حقیقت (دوسرا ایڈیشن) : گورنر امام حسینؓ کے قاتلان پارسی تھے
☆ اسلام کے مجرم (تیسرا ایڈیشن) : ایسی کتاب پہلے کبھی نہیں لکھی گئی

ابتدائیہ

صاحبان علم ہمیشہ متفق رہے ہیں کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ جنہیں ہم ترجمے کہتے ہیں دراصل وہ فاضل مصنفین کی اپنی اپنی فہم قرآن ہوتی ہے۔ قرآن کریم تو وحی الٰہی ہے۔ بندوں کی لکھی ہوئی کلاسیکی تحریر یا شاعری کو ترجمے کا روپ دینا بہت بڑا چیلنج بن کے سامنے آتا ہے۔ آپ شیکسپیئر کا کوئی ڈرامہ اٹھا لیجیے اور اس کی ایک عبارت کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔ حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ القرآن تو علم و حکمت، بلندیِ فکر اور ادب کا لاثانی شاہکار ہے۔ علامہ اقبال یہ کہنے پر مجبور ہوئے:

ایں کتاب نیست چیزے دیگر است

(یہ کتاب نہیں دراصل کچھ اور ہی شے ہے)

اللہ اس کار خیر کی تکمیل کی ہم دونوں کو توفیق بخشے۔ عام الفاظ میں ہماری اس عاجزانہ کاوش کو ترجمہ ہی کہا جائے گا لیکن جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا یہ قرآن کریم کو سمجھنے اور پیش کرنے کی کاوش ہوگی۔ اسی لئے اس کتاب کا عنوان رکھا گیا ہے ''قرآن میری نظر میں''۔ دراصل قرآن اپنا مفہوم آپ بیان کرتا ہے۔ یہ بات اللہ نے قرآن میں فرمادی ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اردو زبان میں کتاب عظیم کے بہت سے ترجمے پہلے سے موجود ہیں تو ہمیں زحمت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ انکساری سے عرض کرنا ہے کہ اگر موجودہ تراجم میں سے ایک بھی ایسا موجود ہوتا جو قرآن کے اپنے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق کیا گیا ہوتا تو ہم ہرگز اتنے بڑے کام کا بیڑہ نہ اٹھاتے۔

1970 کی دہائی میں ہمارا قیام سعودی عرب میں رہا۔ ملک فیصل بن عبدالعزیز کو میں بیسویں صدی کا مومن سمجھتا ہوں۔ ایک نوجوان ڈاکٹر کی حیثیت سے شبیر احمد بھی ان کے میڈیکل سٹاف میں شامل رہا۔ وہ بادشاہ نہیں درویش تھے اور قرآن کے بہت بڑے عالم۔ انہوں نے ہم نوجوان ڈاکٹروں کو قرآن کریم کی فہم کے چند بنیادی اصول گویا دل پر نقش کردئے۔

1- قرآن کریم اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ (یہ بات سابق مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی محمد شفیع مرحوم نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں بھی کہی ہے)۔

2- ملک فیصل فرمایا کرتے تھے۔ بدّوؤں سے ملا کرو کہ وہ آج بھی وہ زبان ولہجہ بولتے ہیں جس میں قرآن کریم 14 صدیاں قبل نازل ہوا تھا یعنی مکّہ کی لغت قریش۔

3- تصریف آیات کے اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھو یعنی یہ کہ قرآن اپنی آیات کو مختلف زاویوں سے دہراتا ہے۔ ایک موضوع پر غور کرنا ہو تو سب متعلقہ آئتیں تمہاری نگاہ میں ہونی چاہئیں۔

4- ملک فیصل شہید کا ایک احسان ہم چھ نوجوان ڈاکٹروں پر یہ تھا کہ انہوں نے دور جاہلیہ کی زبان اور عام بات چیت کا انداز قرآن کے حوالے سے پڑھانے کے لئے ایک محترم استاد مقرر کر دیا۔

ریاض اور مدینہ کی دینی درسگاہوں میں اسلامی دینیات پڑھنے کے مواقع بھی راقم کو میسر آئے۔ علم دینیات کے شوق کی ابتدا بچپن میں ہی ہو چکی تھی جب جامع مسجد جیکب لائنز کراچی میں قاری وقاء اللہ اور احتشام الحق تھانوی جیسے بزرگ علم کی شمع روشن کئے ہوئے تھے۔

جب ہم ماضی کا جائزہ لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی پہلی تفسیریں تیسری، چوتھی اور پانچویں صدی میں کی گئیں۔ یہ خلافت عباسیہ کا دور تھا۔ خلافت عباسیہ کے دور میں ایران کی زبان وتہذیب کا دور دورہ تھا۔ بہت سے مسلم خلفاء کی مائیں پارسی تھیں اور بیویاں بھی۔ ہارون رشید کی مثال لیجئے۔ ان کی والدۃ خیزران پارسی تھی۔ حرم کے علاوہ اہل فارس اس دور کی اسلامی ریاست پر بھی چھائے ہوئے تھے۔ مثال کے طور پر ایران کے برامکہ وزرائے سلطنت تھے۔ یہاں تک کہ ملک کی سرکاری زبان بھی فارسی ہوتی تھی۔ اہلِ فارس کی زبان وتہذیب کا اثر ہمارے اسلامی مؤرخین، مفسرین اور محدثین نے اور فقہا نے بھی حد سے زیادہ قبول کیا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایسا دور بھی آیا کہ بغداد کی حکومت میں عیدیں نہیں منائی جاتی تھیں لیکن پارسی جشن نوروز باقاعدہ اور بہت دھوم سے منایا جاتا تھا۔ ان حالات کا نہایت منفی اثر فہم قرآن پر ہوا۔ الفاظ تو وہی رہے لیکن انہیں نئے معنی نئے تصورات پہنا دئے گئے۔

اصطلاحات محبت میں صداقت نہ رہی
لفظ ومعنی ہوئے رو رو کے جدا میرے بعد

مشہور مصری سکالر علامہ احمد امین المصری نے اپنی معرکہ آراء کتاب "فجر الاسلام" میں ان حالات کا نقشہ کھینچا اور پھر لکھا "قارئین یقیناً مجھ سے اتفاق کرینگے کہ فارسی ادب نے عربی لسانیات کو ایک بالکل نیا رنگ دے دیا ہے۔ ان گنت اسلامی مفکر اور مصنف علامہ المصری سے متفق ہیں۔

بنی نوع انسان کا خزانہ کس طرح لٹا؟

آیت 43:32 میں اللہ نے اپنی وحی کو ان تمام خزانوں سے بہتر فرمایا ہے جو انسان جمع کرتے ہیں۔ یہ خزانہ لٹنے سے میری مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کے بے مثل پرشوکت اور بلند الفاظ و اصطلاحات کو غلط اجنبی اور گمراہ کن تصورات پہنا دئے گئے۔ یہ سب کیسے ممکن ہوا؟ ملاحظہ فرمایئے۔

پہلا سانحہ:

ایران کی پارسی تہذیب میں جو فلسفے اور تصورات چھائے ہوئے تھے وہ عربوں کے دل و دماغ میں آ بسے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں عربی بولنے والے افراد بھی قرآن کے ساتھ اپنا رشتہ توڑ بیٹھتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں قرآن کو فارسی ادب اور فلسفوں کے تحت سمجھتے ہیں۔ اس سانحہ کی پیش گوئی آیت 25:30 میں موجود ہے۔ رسولؐ کہیں گے" اے میرے رب! یہی ہے میری قوم جس نے قرآن کو ترک کر ڈالا تھا"۔

وحیءالٰہی کے ساتھ یہ سلوک عالمی سطح پر مسلمانوں کے زوال کا باعث بنا ورنہ قرآن کے پیغام میں وہ قوت ہے کہ جو قوم بھی اسے لفظاً و معناً اپنا لے گی وہ اپنی جنت ارضی تعمیر کر لے گی۔ دیکھیئے کہ خان بہادر اکبر الہ آبادی نے اس صورتحال کو کتنے درد اور کتنی خوبی سے بیان کیا ہے۔

سدھاریں شیخ کعبے کو ہم انگلستان دیکھیں گے
وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شان دیکھیں گے

یہاں قدرتی طور پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہل مغرب تو صاحب قرآن نہیں ہیں پھر انہوں نے تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی میں اتنی ترقی کیسے کر لی؟ سبب یہ کہ انہوں نے کم از کم اپنی عقل و حکمت کو تو استعمال کیا۔ مسلمانوں نے قرآن کریم چھوڑا تو اس کی جگہ جھوٹی تاریخ اور موضوعہ روایات کا انبار لے آئے اور اس طرح اپنے ذہنوں کو اور اپنی تہذیب کو خرافات سے پر کر لیا۔ علامہ اقبال نے بڑے درد سے کہا:

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی
عجم کے مقالات میں کھو گیا
یہ سالک مقامات میں کھو گیا

تمدن ، تصوف ، شریعت ، کلام
بتان عرب کے بچاری تمام
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اہل مغرب کی ترقی پھر بھی قرآن کی مرہون منت ہے۔ مغربی دانشوروں کو جتنا کچھ قرآن سمجھ میں آیا اور جتنے خوبصورت اصول وہ سمجھ سکے انہوں نے بلاتعصب اپنا لئے۔ مشہور فرانسیسی سرجن مفکر اور مؤرخ ''رابرٹ بریفو'' (Robert Briffault 1876-1978) نے یہ بات نہایت وضاحت سے اپنی کتاب ''دی میکنگ آف ہیومینٹی'' (The Making of Humanity) میں لکھی ہے۔

موجودہ عربی قرآن کو بے اثر کیسے بناتی ہے؟

آیت نمبر 44:58 میں ارشاد ہوتا ہے: اے نبی! ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان اور لہجہ میں نازل فرمایا ہے تا کہ لوگ اسے بخوبی سمجھ سکیں۔

یہی ارشاد آیات نمبر 69:40 اور 81:19 میں ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے زبان رسولؐ عربی مکّہ کی 1400 برس پرانی آج بھی زندہ و تابندہ ہے۔ دورِ جاہلیہ اور صحابہ کرام کی شاعری آج بھی موجود ہے۔ مزید برآں ''تاج العروس'' اور امام راغب اصفہانی کی ''مفردات فی غریب القرآن'' میں آپ کو وہ اصل لغت قریش مل جاتی ہے۔ اب چند مثالیں دیکھئے کہ کس طرح عجمی تصورات اصطلاحات قرآنی کو بے اثر بناتے ہیں:

تقویٰ کو عام طور پر پرہیزگاری، نیکوکاری، خداشناسی، خوف خدا وغیرہ کہا اور لکھا جاتا ہے۔ ایک غیر مسلم یا مسلم نوجوان پوچھ سکتا ہے کہ قرآن کریم جب شروع میں ہی کہہ دیتا ہے کہ راہ نمائی ہے نیکوکاروں کے لئے، اللہ شناسوں کے لئے اور خوف اللہ رکھنے والوں کے لئے تو ایسے لوگوں کو راہنمائی کی ضرورت ہی کیا ہے؟ دیکھا آپ نے؟ دراصل لغتِ قریش میں تقویٰ کے معنی ہیں حفاظت کے ساتھ راہ چلنا۔ جیسے آپ کسی باغ میں داخل ہوں تو احتیاط کرتے ہوئے کہ آپ کا دامن جھاڑیوں میں، کانٹوں میں الجھ کر نہ رہ جائے۔ بات واضح ہوگئی کہ قرآن ان لوگوں کے لئے راہ نما ہے جو زندگی کا سفر سلامتی کے ساتھ طے کرنا چاہتے ہیں۔ اب مثال لیجئے من یشاء : عام ترجمہ: جو اللہ چاہے۔ کیونکہ یہ اصطلاح قرآن میں بار بار استعمال ہوئی ہے لہٰذا یہ غلط ترجمہ اسلام کو تقدیر پرست (Fatalistic) ظاہر کرتا ہے۔

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

پھر ایسے ترجمے سامنے آتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ذلت بخش دیتا ہے یا یہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ ہر پڑھنے والے کے دل میں یہ خیال گزر سکتا ہے کہ اگر یہی بات ہے تو اللہ نے اپنا پیغام نازل ہی کیوں کیا تھا؟ لیکن دراصل 'من یشاء' کے درست معنی ہیں اللہ کے قانون کے مطابق۔ اب دیکھئے بات صاف ہوگئی کہ اللہ نے عزت وذلت کے قوانین مقرر کر رکھے ہیں اور ہدایت اور گمراہی کے بھی۔

ایک اور ستم ملاحظہ کیجئے: سیئۃ، اثم، ذنب، فسق، عدوان جیسے تمام الفاظ کو ایک مبہم نام گناہ دے دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس ترجمے میں اس طرح کی اصطلاحات کے لئے گناہ کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ ان کے صحیح معنی پیش کئے ہیں۔

دتصویر کا دوسرا رخ دیکھیں تو خیر، حسنۃ، صالحات، عمل صالح، بر جیسے تمام الفاظ کو ایک لفظ نیکی میں سمیٹ دیا جاتا ہے۔ یہ نتیجہ ہے اسی سانحہ کا جو علامہ امین المصری تفصیل سے بیان کر گئے ہیں۔ ایسی اصطلاحات کے واضح قرآنی معنی مطالعے کے دوران سامنے آتے چلے جائیں گے۔

دوسرا سانحہ:

کتاب اللہ کے ساتھ دوسرا سانحہ یہ ہوا کہ نزول وحی کے صدیوں بعد یہ ایسے مفسرین کے ہاتھ لگی جو اہل عجم تھے۔ عباسیوں کا دور حکومت تھا جن کے بادشاہوں کی مائیں اور بیویاں پارسی تھیں اور وزراء بھی بظاہر مسلمان لیکن درحقیقت زرتشتی۔ خلافت ملوکیت میں ڈھل چکی تھی جب ''امام ابن جریر طبری'' نے تیس (30) جلدوں میں قرآن کریم کی پہلی تفسیر لکھ ڈالی۔ طبری کی مادری زبان فارسی تھی۔ تاریخ نے انہیں کبھی شیعہ لکھا ہے تو کبھی سنی اور کبھی زرتشی۔ 310ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ غور فرمایئے کہ حضور اکرمؐ 11ھ میں عالم آخرت کا سفر طے کر چکے تھے۔ گویا تقریباً پونے تین سو سال کا وقفہ درمیان میں آیا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ طبری سمیت کسی امام نے ملوکیت کو غلط نہ کہا بلکہ بادشاہوں کی سرپرستی میں محلوں میں بیٹھ کر وہی کچھ لکھتے رہے جو خلیفہ وقت کا حکم ہوتا تھا۔ شیخ محمد ابراہیم ذوق اس صورتحال کو بخوبی بھانپ کر بولے

مری قرآن دانی پہ نہ ہو جئے یوں خفا صاحب
مجھے تفسیر بھی آتی ہے اپنا مدعا کہیئے

امام طبری اپنی تاریخ امم والملوک میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں سنی سنائی باتیں لکھ رہا ہوں۔ اگر

آپ کو میری تحریر میں کوئی بات ناپسند ہو تو مجھے برا بھلا نہ کہیئے بلکہ ان راویوں کو کوسیئے جن کے ذریعے یہ باتیں مجھ تک پہنچی ہیں۔ مرتا کیا نہ کرتا بے چارے طبری صاحب کے ہاتھ میں حوالہ دینے کے لئے کاغذ کا ایک پرزہ تک نہ تھا۔ ہماری خوش قسمتی کہ امت مسلمہ میں اقبال، ذوق، اکبر الہ آبادی، حالی، سرسید جیسے بزرگ بھی ہو کر گزرے ہیں اور بدقسمتی یہ کہ ہم نے ان کی بصیرت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ ذوق کی طرح اکبر الہ آبادی بھی اگلے وقتوں کے حالات سے بخوبی آگاہ معلوم ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

قرآن کے اثر کو توڑ دینے کے لئے
ہم لوگوں پہ راویوں کا لشکر ٹوٹا

خیر طبری صاحب کے دور میں شان نزول کی اصطلاح ایجاد ہوئی۔ یعنی فلاں آیت کس موقع پر نازل ہوئی۔ تین سو (300) برس بعد آپ کیسے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فلاں واقعہ ہوا ہوگا اس لئے فلاں آیت نازل ہوئی ہوگی۔ ذہن میں رکھیئے کہ طبری صاحب کے ہاتھ میں کاغذ کا پرزہ تک نہ تھا۔ خیال آتا ہے کہ امام بخاری تو پچاس برس پہلے اپنا مجموعہ احادیث لکھ چکے تھے لیکن وہ دور آج کا دور نہیں تھا۔ کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتیں اور صرف ایک کاپی بنانے میں ماہ و سال لگ جایا کرتے تھے اور پھر طبری صاحب کا اپنا اعتراف موجود۔ شان نزول کی باتیں تیسری صدی میں شروع ہو چکی تھیں۔ امام احمد بن حنبل بساط بھر صورتحال پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا، تین طرح کی کتابیں ہیں جو قطعی بے بنیاد ہیں، غزوات، ملاحم (یعنی بزرگوں کے خواب) اور تفسیر۔ علامہ شبلی نعمانی نے سیرت النبی جلد اول میں اس بات کا حوالہ دیا ہے۔ شیخ محمد طاہر المکی نے تذکرہ موضوعات اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں بھی امام حنبل کا قول درج کیا ہے۔ زمانہ گزر گیا مسلمانوں کو نہ جاگنا تھا نہ جاگے۔ ملت کے دردمند الطاف حسین حالی بولے:

نبیؐ پہ اس نے فقط اک کتاب اتاری ہے
اللہ کے دین میں شامل کہاں بخاری ہے

ہم عرض کر چکے ہیں کہ علامہ اقبال نے تو ہمارے مؤرخوں، مفسروں اور محدثوں کے بخیئے ادھیڑ دیئے۔

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی

شاہ عبدالعزیز نے لکھا ہے کہ خلیفہ وقت کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ طبری صاحب کو کسی نے بتایا کہ حضور اکرمؐ کو گھوڑ سواری کا شوق تھا۔ امام طبری نے خلیفہ کو یہ کہہ کر خوش کر دیا کہ نبی کریمؐ کو کبوتر اڑانا اچھا لگتا تھا۔ شان نزول کو خیالی کبوتروں کے

ذریعے ذات اقدس تک پہنچایا گیا۔ اسطرح قرآن کی آیات وقت اور واقعات کی قید میں پھڑ پھڑاتی رہ گئیں۔ دیکھا آپ نے کتنا بڑا سانحہ تھا یہ!

تیسرا سانحہ:

آنے والی نسلوں کے مترجمین اور مفسرین نے بلا چون چراں پرانے مفسرین کو نقل کرنا شروع کر دیا۔ قرآن کے ترجموں اور تفسیروں کو وہ قرآن کی زبان سمجھتے رہے۔ عجمی زبان سے مراد ہوتی ہے قرآن کی آیات کو زرتشتی اور فارسی تہذیب کے تصورات اور معنی پہنا دینا۔ علامہ اقبال بہت زیادہ عربی نہیں جانتے تھے لیکن فرما گئے:

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

قرآن کریم انسانی مساوات کا زبردست داعی تھا اور ہے لیکن یہ مساوات بادشاہوں اور امراء کو کیسے راس آتی؟ لہٰذا بادشاہ امراء یا سرمایہ دار اور مولوی کا گٹھ جوڑ ہو کر رہا۔ یاد کیجئے فرعون، قارون اور ہامان کی تکون۔ یہ ایسی تکون ہے جو ہمیشہ سے عوام پر مسلط چلی آئی ہے اور اس تکون نے ہمیشہ اللہ کے آفاقی دین کو مولوی کے رسمی پرستش کے مذہب میں بدل ڈالا ہے۔

عنایت اللہ خان المشرقی (المتوفی 1965) اور ڈاکٹر غلام جیلانی برق (1982) جیسے دیدہ وروں نے اس سانحہ کو عوام تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگی کو داؤ پر لگایا۔ علامہ مشرقی کی کتاب کا عنوان آپ کو مطالعہ کی دعوت دیتا ہے، ''مولوی کا غلط مذہب''، برق نے ''دو اسلام'' کے عنوان سے ایک نہایت معرکہ آراء کتاب لکھی۔ ہماری بدنصیبی دیکھئے کہ قدرت نے ملت کو کیسے کیسے عظیم دماغ عطا کئے لیکن ہم ہیں کہ خواب خرگوش سے بیدار ہی نہیں ہوتے۔ شبیر احمد نے بھی اداسی کے لمحات میں کہا:

جن کو نہ دھماکے سنتے ہوں تو نغمے سنائے گا ان کو
جن کو نہ جگائے بانگ درا تو خاک جگائے گا ان کو

جیسا کہ ہم نے عرض کیا قرآن کریم انسانی مساوات کا زبردست نقیب ہے لہٰذا ہماری بادشاہتوں نے کتاب عظیم کے عجمی ترجموں اور تفسیروں کو عام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یہ ترجمے اور تفسیریں بادشاہت، سرمایہ داری اور مذہب کے ٹھیکے داروں کو خوب راس آتے تھے۔ قرآن نے فرما دیا تھا کہ ہر ابن آدم یکساں لائق احترام ہے لیکن جس تکون یا مثلث کا ذکر ہم نے کیا ہے انہوں نے غلاموں، کنیزوں، رقص و سرور کی محفلوں اور ہر طرح کی عیاشیوں کے دروازے وا

کر دئے۔ سب سے بڑا ستم حقوق نسواں پر ہوا۔ افسوس کہ امت مسلمہ آج بھی عجمی تصورات کی اسیر ہے۔

اگر آپ غور فرمائیں تو انسانیت کی تمام تاریخ کو دین اور مذہب کی جنگ میں سمیٹا جا سکتا ہے۔ پیغمبران کرام تشریف لاتے تھے تو ان کا بنیادی پیغام یہی ہوتا تھا کہ جس طرح اللہ ایک ہے اسی طرح بنی نوع انسان بھی ایک ہے جس میں رنگ ونسل، امیر وغریب، ذات پات اور برتری کے دیگر انسانی معیاروں کی کوئی گنجائش نہیں۔ آیت 49:13 ملاحظہ فرمایئے ''تم میں سے وہ زیادہ باعث تکریم وعزت ہے جو زیادہ صاحب کردار ہے''۔ قرآن کریم نے کسی دوسرے معیار کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ علامہ اقبال نے دین ومذہب کی اس کشمکش کو نہایت خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بو لہبی

ابی لہب خانہ کعبہ کے متولی کی حیثیت سے مذہب کا بھی نمائندہ تھا اور اپنی دولت کے گھمنڈ پر سرمایہ داری کا بھی جبکہ محمد مصطفیٰؐ کا مبارک پیغام توحید اور مساوات کا پیغام دیتا تھا یعنی دین کا۔

بے جا حیرت!

اتنی واضح صورتحال کے باوجود امت مسلمہ دنیا بھر میں حیران وپریشان ہے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم زوال پذیر کیوں ہوئے؟ کیا ہماری حیات نو کا کوئی امکان، کوئی طریقہ ہے یا نہیں؟ آخر ہم کیا کریں؟ کہاں جائیں؟ جواب یہ ہے:

؎ وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی

ترک قرآن نے ہمیں گرایا ہے اور قرآن کریم کو صحیح فہم کے ساتھ تھام لینے میں ہماری بقا ہی نہیں، علاج بھی مضمر ہے۔

قارئین کے ذہن میں اس وقت ایک سوال اٹھا ہوگا کہ امت مسلمہ کتنے عرصے سے زوال پذیر ہے؟ کہا جا سکتا ہے تقریباً (4) صدیوں سے علامہؒ اقبال نے آج سے تقریباً 80 برس پہلے یہی تخمینہ لگایا تھا جب انہوں نے کہا:

؎ تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

ہم نے ابتدائیہ قدرے طویل لکھا ہے تاکہ صاحب فکر افراد اصل صورتحال سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ آخری نکتہ یہ عرض کرنا ہے کہ جب ہمارے مؤرخین، محدثین اور فقہاء نے عجمی اثرات کے تحت اپنی کتابیں لکھیں جنہوں نے قرآن حکیم کو مہجور بنا کر رکھ دیا یعنی بے اثر کر ڈالا۔ اس دور میں کتابیں چھاپی نہیں جاتی تھیں، ہاتھ سے ان کی کاپیاں بنتی تھیں۔ پھر

نشر واشاعت بہت ہی سست رو تھے۔ لہٰذا انسانوں کی لکھی ہوئی ان کتابوں نے یکا یک امت کو زوال کے عمیق گڑھے میں پھینک دیا۔ قرآن میں بھی ارشاد ہے اور حدیثِ رسولؐ بھی فرماتی ہے کہ تم سے پہلے اگلی قومیں اس لئے برباد ہوئیں کہ وہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر بندوں کی کتابوں پر گر پڑتی تھیں۔ سرسید احمد خان نے اپنی تفسیر کے شروع میں فرمادیا کہ ہم مسلمانوں نے اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر بہت سے قرآن بنائے ہیں۔ محمدؐ کے برابر اپنے اماموں کو لا کھڑا کیا ہے اور ایک اللہ کی جگہ بہت سے خدا بنائے ہیں۔ ہم ان جھوٹے خداؤں، جھوٹے قرآنوں اور جھوٹے پیغمبروں کو برباد کرنے والے ہیں۔ جیسے ابراھیمؑ نے اپنے باپ کے بتوں کو توڑ ڈالا تھا۔ خیر اس آخری نکتے کی طرف واپس لوٹتے ہوئے اتنا یاد رکھ لیجئے کہ مسلمانوں کا زوال ایک دن میں نہیں رفتہ رفتہ ہوا، جب وہ خلوص ومحنت، بلندیٔ کردار سے بے گانہ ہو کر آرام وعیش پرستی میں ڈوب گئے اور آپس میں تقسیم در تقسیم ہو گئے۔

1683ء میں ویانا آسٹریا (Vienna, Austria) میں خلافت عثمانیہ کی پولینڈ (Poland) اور آسٹریا (Austria) کے ہاتھوں شکست وہ حد فاصل کہی جاسکتی ہے جہاں مسلمان اتنے کمزور ہوئے کہ اہل مغرب نے اتنی بڑی مسلم سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور انہیں اپنی کالونیاں بنالیا۔

محترم قارئین! ''قرآن خود اپنی نظر میں'' کتاب الٰہی کا پہلا انگریزی ترجمہ وتفسیر ہے جو ہماری ویب سائٹ پر کھلے عام دسمبر 2001ء میں شروع کیا گیا اور اپریل 2003ء میں اللہ کے فضل وکرم سے تکمیل کو پہنچا۔ ازراہ کرم اسے ترجمے اور تفسیر سے زیادہ مفہوم سمجھئے۔ عوام وخواص کی نگاہ میں اس مقدس کام کو انجام دینا نعمتِ عظمیٰ ثابت ہوا۔ بڑے بڑے علماء سے لے کر عوام الناس تک ساتھ ساتھ اپنی رائے سے نوازتے رہے جس کے لئے ہم ہمیشہ ان کے ممنون رہیں گے۔ اس وقت QXP انگریزی ہماری کاوش کا چوتھا ایڈیشن موجود ہے اور ہمیشہ کی طرح ہم ہر مشورے، تنقید اور رائے کو قیمتی سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں فوز وفلاح سے نوازے۔

ڈاکٹر شبیر احمد اور
بیگم فریدہ شبیر احمد
(فلوریڈا) امریکہ

تعارف

''قرآن خود اپنی نظر میں'' زبان اردو میں کتاب عظیم کا ایسا فہم ہے جو تصریف آیات پر استوار ہے۔ ازراہ کرم اسے لغوی ترجمہ نہ سمجھئے۔ تصریف آیات سے مراد ہے کہ کسی ایک موضوع پر مبنی مختلف آیات قرآنی پر غور و فکر کرنا اللہ نے کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم اپنی آیات کو مختلف زاویوں سے دہراتے ہیں تا کہ تم قرآن کو بخوبی سمجھ سکو۔ اللہ کا تجویز کردہ یہ طریقہ یقیناً نہایت کارآمد ہوتا ہے اور اسطرح مختلف موضوعات پوری وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

معزز قارئین ہماری کاوش کو دو وجوہ سے دیگر ترجموں اور تفسیروں سے ذرا مختلف پائیں گے۔ ایک تو یہی تصریف آیات کا استعمال اور دوسرے لغت قریش کے مطابق قرآن کو سمجھنا اور بیان کرنا۔ اس نسخے کی تکمیل کے دوران تاریخ اور روایات کا استعمال صرف اتنا ہی کیا گیا ہے جتنا ضروری ہو اور غیر مستند ذرائع کو بلا تکلف ترک کیا گیا ہے۔

ہمارے خیال میں قرآن کے ہر ترجمے، تفسیر یا مفہوم میں تین اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے جو قرآن نے ہمیں خود عطا کئے ہیں۔

1- قرآن خود اپنی تشریح آپ کرتا ہے۔ (75:17-19, 10:37, 6:115)

2- یہ کتاب اپنی آیات کو بہتر فہم کے لئے مختلف زاویوں سے دہراتی ہے (17:41, 17:89, 18:54 وغیرہ)

3- قرآن کو اپنے دور کی صاف عربی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ (44:58, 39:28, 20:113, 19:97, 12:2)

نبی کریمؐ مکہ کے قبیلے قریش میں پیدا ہوئے کیونکہ اہل مکہ اولین مخاطب تھے لہٰذا قرآن انہیں کے لہجے میں نازل ہوا۔ دیکھئے 19:97 اور 44:58

سورۃ دراصل فصیل کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہر سورۃ ایک باب ہوتی ہے جو اپنی اندر آیات کو محفوظ رکھتی ہے۔ قرآن میں کل 114 سورتیں ہیں اور 6234 آیات ہیں۔ حجم کے اعتبار سے بائبل کے مقابلے میں قرآن کریم بہت چھوٹی کتاب ہے۔

چند نکات:

قرآن کریم پڑھنے والے کو ایک تاریخی ٹائم لائن بائبل کی طرح نہیں ملے گی لیکن ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا اس کی آیات میں ایک انوکھا تسلسل موجود ہے۔ سورتوں اور آیتوں کی نشان دہی کا آسان طریقہ ہم نے اپنایا ہے جو خاصا عام بھی ہے مثلاً 2:101 کے معنی یہ ہوں گے سورۃ نمبر 2 آیت نمبر 101۔ جہاں کہیں آپ کو کوئی بات بریکٹ میں ملے گی، عموماً وہ اصول تصریف کے مطابق کسی اور آیت کا مفہوم ہوگا یا کوئی اہم یا دلچسپ تاریخی نوٹ۔ اس کاوش میں غیر قرآنی مفہومات کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ نبی کریمؐ کے اسم گرامی کو ؐ سے سجایا جائے گا یعنی آپؐ کو ہمارا اسلام پہنچے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ قرآن کریم کے اکثر نسخوں میں آیات کے نمبروں میں معمولی سا فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ عین ممکن ہے کہ جو آیت آپ ایک نسخے میں 6:142 کے تحت ملے وہی آیت دوسرے نسخے میں 6:143 کے تحت آجائے۔ ہمارے پبلشرز کو چاہیے کہ اس معاملے میں زیادہ محتاط ہوں اور تمام نسخوں میں آیات کے نمبر بالکل یکساں ہوں۔

شکریہ

ڈاکٹر شبیر احمد

اور

بیگم فریدہ شبیر احمد

سورتوں کی فہرست

سورۃ نمبر No.	نام سورۃ CHAPTER	آیات	صفحہ نمبر	زمانۂ نزول	پارہ نمبر
1	الفاتحة	7	1	مکی	1
2	البقرة	286	4	مدنی	1-2-3
3	اٰل عمرٰن	200	78	مدنی	3-4
4	النّساء	176	119	مدنی	4-5-6
5	المآئدہ	120	160	مدنی	6-7
6	الانعام	165	190	مکی	7-8
7	الاعراف	206	224	مکی	8-9
8	الانفال	75	266	مدنی	9-10
9	التّوبہ	129	282	مدنی	10-11
10	یونس	109	313	مکی	11
11	ھود	123	336	مکی	11-12
12	یوسف	111	361	مکی	12-13
13	الرّعد	43	382	مدنی	13
14	ابراٰھیم	52	393	مکی	13
15	الحِجر	99	404	مکی	13-14
16	النّحل	128	416	مکی	14
17	بنیٓ اسرآءیل	111	440	مکی	15
18	الکھف	110	461	مکی	15-16
19	مریم	98	483	مکی	16
20	طٰہٰ	135	498	مکی	16
21	الانبیآء	112	518	مکی	17
22	الحجّ	78	536	مدنی	17
23	المؤمنون	118	553	مکی	18
24	النّور	64	570	مدنی	18
25	الفرقان	77	586	مکی	18-19
26	الشعراء	227	599	مکی	19
27	النّمل	93	623	مکی	19-20
28	القصص	88	639	مکی	20
29	العنکبوت	69	656	مکی	20-21

سورۃ نمبر No.	نام سورۃ CHAPTER	آیات	صفحہ نمبر	زمانۂ نزول	پارہ نمبر
30	الرّوم	60	669	مکی	21
31	لقمٰن	34	680	مکی	21
32	السّجدہ	30	688	مکی	21
33	الاحزاب	73	694	مدنی	21-22
34	سبا	54	709	مکی	22
35	فاطر	45	720	مکی	22
36	یٰسٓ	83	730	مکی	22-23
37	الصّٰفّٰت	182	742	مکی	23
38	صٓ	88	761	مکی	23
39	الزّمر	75	773	مکی	23-24
40	المؤمن	85	787	مکی	24
41	حٰمٓ السّجدۃ	54	801	مکی	24-25
42	الشّوریٰ	53	811	مکی	25
43	الزّخرف	89	822	مکی	25
44	الدّخان	59	835	مکی	25
45	الجاثیۃ	37	842	مکی	25
46	الاحقاف	35	849	مکی	26
47	محمّد	38	857	مدنی	26
48	الفتح	29	864	مدنی	26
49	الحُجُرٰت	18	871	مدنی	26
50	قٓ	45	875	مکی	26
51	الذّٰریٰت	60	881	مکی	26-27
52	الطّور	49	888	مکی	27
53	النّجم	62	893	مکی	27
54	القمر	55	900	مکی	27
55	الرّحمٰن	78	906	مکی	27
56	الواقعة	96	915	مکی	27
57	الحدید	29	924	مدنی	27
58	المجادلة	22	931	مدنی	28

سورۃ نمبر No.	نام سورۃ CHAPTER	آیات	صفحہ نمبر	زمانۂ نزول	پارہ نمبر
59	الحشر	24	937	مدنی	28
60	الممتحنة	13	943	مدنی	28
61	الصّف	14	947	مدنی	28
62	الجمعة	11	950	مدنی	28
63	المنٰفقون	11	953	مدنی	28
64	التّغابن	18	956	مدنی	28
65	الطّلاق	12	960	مدنی	28
66	التّحریم	12	964	مدنی	28
67	الملک	30	968	مکی	29
68	القلم	52	973	مکی	29
69	الحآقّة	52	979	مکی	29
70	المعارج	44	985	مکی	29
71	نوح	28	990	مکی	29
72	الجنّ	28	994	مکی	29
73	المزّمّل	20	998	مکی	29
74	المدّثّر	56	1002	مکی	29
75	القیٰمة	40	1008	مکی	29
76	الدّھر	31	1013	مدنی	29
77	المرسلٰت	50	1017	مکی	29
78	النّبا	40	1022	مکی	30
79	النّٰزعٰت	46	1027	مکی	30
80	عبس	42	1032	مکی	30
81	التّکویر	29	1036	مکی	30
82	الانفطار	19	1040	مکی	30
83	المطفّفین	36	1043	مکی	30
84	الانشقاق	25	1047	مکی	30
85	البروج	22	1050	مکی	30
86	الطّارق	17	1053	مکی	30

سورۃ نمبر No.	نام سورۃ CHAPTER	آیات	صفحہ نمبر	زمانۂ نزول	پارہ نمبر
87	الاعلٰی	19	1055	مکی	30
88	الغاشیة	26	1058	مکی	30
89	الفجر	30	1061	مکی	30
90	البلد	20	1065	مکی	30
91	الشّمس	15	1068	مکی	30
92	اللیل	21	1070	مکی	30
93	الضّحٰی	11	1073	مکی	30
94	الم نشرح	8	1075	مکی	30
95	التّین	8	1076	مکی	30
96	العلق	19	1078	مکی	30
97	القدر	5	1081	مکی	30
98	البیّنة	8	1082	مکی	30
99	الزلزال	8	1084	مدنی	30
100	العٰدیٰت	11	1086	مکی	30
101	القارعة	11	1088	مکی	30
102	التّکاثر	8	1092	مکی	30
103	العصر	3	1091	مکی	30
104	الھمزة	9	1092	مکی	30
105	الفیل	5	1093	مکی	30
106	قریش	4	1094	مکی	30
107	الماعون	7	1095	مکی	30
108	الکوثر	3	1097	مکی	30
109	الکٰفرون	6	1098	مکی	30
110	النّصر	3	1100	مدنی	30
111	اللّھب	5	1101	مکی	30
112	الاخلاص	4	1103	مکی	30
113	الفلق	5	1104	مکی	30
114	النّاس	6	1106	مکی	30

سورة الفاتحة

مترجم کا نوٹ: قرآن کریم کی پہلی سورۃ دراصل ایک دعا ہے جو قادر مطلق نے ہمیں سکھائی ہے۔ یہ ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہم اسی کی رہنمائی اور مدد کے طالب ہوں۔ یہ وعدہ کرتے ہوئے کہ ہم اس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ اس سورۃ کو قرآن کریم کی کنجی بھی کہا گیا ہے۔ اور یہ مفہوم "الفاتحہ" کے نام میں شامل ہے۔ اللہ اپنی بے پایاں رحمت میں فوراً ہی اگلی سورۃ میں ارشاد فرماتا ہے، اور یہ ہے راہنمائی کی کتاب جو تم نے طلب کی ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ !

میں نہایت انکساری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، برائی پر اکسانے والے ہر سرچشمے سے بشمول میری اپنی انا یا انانیت کے۔ (شیطان = بہکتی ہوئی انا = خود غرضانہ خواہشات = ہر وہ خواہش جو ہماری خداداد حکمت کے خلاف بغاوت کرے = ایسے جذبات جو مستقل اخلاقی اقدار پر غالب آ جائیں = وہ داخلی یا خارجی قوتیں جو برائی پر اکسائیں = ساتھیوں کی جانب سے منفی دباؤ = پرتشدد جذبات = تکبر کا شکار ہونا = ہر وہ چیز یا کام جو نیکی یا ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہو = افواہیں پھیلانے والا = آتشیں مزاج = بہتان تراش = اللہ کی زمین پر بدعنوانی اور فساد پھیلانے والی قوتیں = ہر وہ شخص جو دوسروں کو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی پر مائل کرے = بھلائی کی راہ کو روکنے والا = بری صحبت = وہ شخص جو بظاہر خوشنما طریقوں سے احکام الٰہی سے منہ موڑنے پر راغب کرے = کوئی بھی شخص یا ذریعہ جو انسان کو خالق سے دور کرے = وہ جو خود کو اللہ کی رحمت سے دور کرے۔ 2:14، 4:38، 4:60 ، 4:83 ، 4:119 ، 5:90-91، 6:43 ، 6:143 ، 7:200 ، 17:26-27 ، 18:3-4 ، 25:28-29 ، 31:29، 67:5۔ عبرانی زبان میں شیطان دشمن کو بھی کہتے ہیں اور اسے بھی جو دیگر افراد کے خلاف سازش کرے۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1:1 اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری رحمت اور ہمیشہ کی رحمت کا اصل منبع ہے۔ وہ جو تمام کائنات کو محیط ہے۔ وہ تمام چیزوں کی دیکھ بھال کرتا ہے تاکہ بالآخر وہ اس منزل مقصود تک پہنچ جائیں جس کے لئے وہ تخلیق کی گئی ہیں۔ جیسے رحم مادر ایک جنین کی پرورش تکمیل تک کرتا ہے اور بغیر کوئی صلہ چاہے۔ (رحمٰن اور رحیم میں جو بنیادی لفظ رحم ہے وہ ان تمام معنوں کو محیط ہے جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ آنے والی سورتوں میں بسم اللہ کا مختصر ترجمہ دیا جائے گا۔ اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو

فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

1:2 تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا، کائنات کا پالنے والا، نگہداشت کرنے والا آقا ہے اور ان سب چیزوں کا جو اس وسیع کائنات میں موجود ہیں۔

[کائنات بھر کے عجائب اور اس میں کمال کا تناسب اس بات کی زندہ مثال ہے کہ اس کا پالنے والا یقیناً تمام تعریف کا مستحق ہے۔ جو بھی لوگ اور اشیاء تعریف کے قابل ہیں وہ اپنی خوبیاں اس کی ذات کریم سے حاصل کرتی ہیں۔ کسی مخلوق پر یا اس کے کمال پر حیران رہ جانا بغیر یہ سوچے کہ یہ سب کسی کی عطا ہے کوتاہ اندیشی کے سوا کچھ نہیں۔ انسان کی تمام کامیابیاں اور سرفرازیاں، ان سب کا سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے کیونکہ وہی وہ ہستی ہے جو انسانوں کو تمام ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں عطا کرتی ہے۔ 3:189-190، 9:112 ، 35:27-28]

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

1:3 وہ رحمٰن اور رحیم جو فوری اور دائمی رحمت کا منبع ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ

1:4 وہ اس دن کا مالک ہے جب تمام مخلوق اپنے وجود، عمل اور ارتقاء کی منزلیں طے کر کے نہایت منصفانہ نتیجے پر پہنچ جائے گی۔ (وہی ہے جس نے انسانیت کو وہ نظام زندگی عطا فرمایا ہے جس کے تحت ہم دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ اس نظام زندگی میں تمام فیصلے احکام الٰہی کے تحت کئے جائیں گے۔ وہ احکام جو اس کتاب میں بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ یہ نظامِ حیات یقیناً انسانوں کے بنائے ہوئے سب نظام ہائے حیات پر اس دنیا میں بھی غالب آ کر رہے گا۔ اللہ کا قانون ِ انصاف بنی نوع انسان کو کشاں کشاں اس منزل پر لے جا رہا ہے جہاں تمام فیصلے عدالتِ الٰہی میں پورے انصاف کے ساتھ ہوں گے۔ اس دن انسانوں کو اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہوگا اور یہ بتانا ہوگا کہ انہوں نے اللہ کی عطا کردہ زندگی کے تحفے کے ساتھ کیا کیا؟ یہ وہ دن ہے جس کی آمد ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ 3:189-190, 9:32-33, 17:111, 43:84, 82:18-19 دین = اللہ کا تجویز کردہ نظام حیات۔ یوم الدین = فیصلے کا دن = وہ وقت جب اعمال کے نتائج ظاہر ہو جائیں گے)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۙ

1:5 ان امور کو سمجھتے ہوئے ہم آپ ہی کی اطاعت کرتے ہیں اور آپ ہی کی مدد کے طالب ہیں۔ [ایسے ہی لوگ

ہوں گے جو زمین پر نظام الٰہی نافذ کرینگے۔نعبد،عبادۃ اورعبدایک دوسرے سے متعلق الفاظ ہیں=اطاعت=خدمت، اللہ کی بندگی اس کی مخلوق کی خدمت کے ذریعے۔لفظ عبادت اکثر لیکن غلط طور پر پرستش جیسے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن پرستش بتوں کی ہوتی ہے،غیر اللہ کی ہوتی ہے۔ [12:40, 5:44, 3:78

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

1:6 لہٰذا صراط مستقیم کی جانب ہماری راہ نمائی کیجئے۔ہمیں سیدھی راہ دکھایئے جو سچی کامیابی کی ضامن ہوتی ہے۔اس مقصد کے لئے ہمیں وہ ہوش وحواس عطا فرمایئے جو صرف سنتے نہ ہوں بلکہ سمجھتے بھی ہوں۔صرف دیکھتے نہ ہوں بلکہ مشاہدہ بھی کرتے ہوں۔معلومات اور حالات کا تجزیہ کرتے ہوں نہ کہ اندھی تقلید [17:36]

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ ع 1 7

1:7 ان لوگوں کا راستہ ہمیں دکھایئے جنہیں آپ نے اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا۔یہ نعمتیں آپ کے احکام کی اطاعت کا قدرتی نتیجہ تھیں۔(31:20 ,2:47) اے بارالٰہا! ہم آپکے حضور دعا کرتے ہیں کہ ہم اُن لوگوں کے راستے سے بچیں جنہوں نے جب آپکی رہنمائی کو چھوڑ دیا تو انکے بُرے اعمال نے انکو بُرے انجام پر پہنچا دیا۔یہ غضبناک انجام انکے بُرے اعمال کا قدرتی اور تلخ نتیجہ تھا۔[61:5, 45:3, 37:69, 29:69,, 7:152, 2:61]غضب اور مغضوب متعلقہ الفاظ ہیں جو غصہ ناراضگی اور ناخوشی کو ظاہر کرتے ہیں۔دراصل انسانوں کے برے اعمال اللہ کے قوانین کی گرفت میں آجاتے ہیں۔جب ہم اللہ کے لئے یہ الفاظ غصہ،غضب،ناراضگی پر غور کرتے ہیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ محض تشبیہ ہے اس لئے کہ اللہ انسانی بادشاہوں اور آمروں کی طرح جذباتی ہوکر نہ غصے میں آتا ہے نہ جذباتی ہوکر خوش ہوجاتا ہے۔اس کی حکومت قانون کی حکومت ہے نہ کہ جذبات کی [13:11, 8:53, 3:6

سورة البقرة

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کی دوسری سورۃ ہے اور اس میں 286 آیات ہیں۔ گائے محض بہت سے چوپایوں میں ایک چوپایہ ہے جسے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے تخلیق کیا گیا ہے اور اللہ نے اسے انسانوں کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ یاد رکھیئے کہ قرآن کی کسی سورۃ کا نام حوالے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اس سورۃ میں صرف گائے کا ذکر ہوگا۔ قرآن کریم کی ہر سورۃ میں آپ کو ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ہدایات ملیں گی جن کا سورۃ کے نام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ سورۃ یوسفؑ ایک استثنا ہے جس میں یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کی استان نہایت خوبصورتی سے بیان کی گئی ہے۔ لیکن سورۃ یوسفؑ میں بھی آپ کو ہماری راہنمائی کے لئے مختلف اصول اور احکامات ملتے ہیں۔ قرآن کریم کے آخری حصے میں آپ چھوٹی سورتیں دیکھتے ہیں۔ ان سورتوں کا نام پوری سورۃ کا موضوع سخن بنا ملتا ہے۔ البقرۃ قرآن کی طویل ترین سورۃ ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھنے سے پوری کتاب کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ''قرآن خود اپنی نظر میں'' لغوی ترجمہ نہیں ہے بلکہ کتاب عظیم کو اُسی زبان اور لہجے کے مطابق سمجھنے اور سمجھانے کی کاوش ہے جس میں یہ (14) صدیاں پیشتر رسول اکرمؐ پر نازل ہوئی تھی۔ دوسرے الفاظ میں ہم نے اس پیش کش میں 1400 برس پہلے کی ''لغت قریش'' (عربی مبین) کو مدنظر رکھا ہے۔ رسول کریمؐ مکہ کے قبیلہ قریش میں پیدا ہوئے تھے اور وہیں پلے بڑھے تھے ۔لہٰذا قرآن کریم میں بھی ہمیں جابجا یہ ارشاد ملتا ہے کہ یہ کتاب آپؐ کی زبان میں نازل کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

الٓمّٓ ۝١

2:1 ا. ل. م. اللہ لطیف و مجید تمہاری ضروریات کو خوب جانتا اور سمجھتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢

2:2 یہ راہنمائی کی کتاب ہے جس کی تم نے درخواست کی ہے۔ اس کتاب کی سچائی اور استناد میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ جیسے جیسے تم آگے بڑھو گے تو دیکھو گے کہ مخلص دل و دماغ میں یہ کتاب شک وشبہ کا شمہ تک باقی نہیں چھوڑتی۔ یہ راہنما ہے ان لوگوں کے لئے جو زندگی کا سفر سلامتی کے ساتھ طے کرنا چاہتے ہیں۔

[لاریب کے معنی صرف یہ نہیں کہ اس کتاب حکیم میں کسی شبہہ کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ خلوصِ دل سے سیدھا راستہ ڈھونڈنے والے دل میں یہ کوئی شبہہ باقی رہنے نہیں دیتی۔ اللہ کا فرمودہ القرآن ایک ایسی ہدایت ہے جسے کھلے ذہن، کشادہ دلی، انکساری اور خلوص کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ ذہن سے دل تک اپنا راستہ خود بنالیتا ہے اور ذکر بن جاتا ہے یعنی اس کے بنیادی اصول انسان پھر بھول نہیں سکتا۔ اگر تم یاد رکھو کہ یہ راہنمائی کی کتاب ہے تو یہ روشن حقیقت بہت جلد عیاں ہو جائے گی کہ یہ تو اندھیروں میں راہ دکھانے والا مینارہ نور ہے۔ یہ ان سب کے لئے راہنما ہے جو زندگی کا سفر سلامتی سے طے کرنا چاہتے ہیں۔ اسے نہایت معزز کاتبین نے رسولؐ کی ہدایت کے مطابق لکھا۔ 80:15-16 قادر مطلق اس کتاب کی صداقت، تشریح اور حفاظت کا خود ضامن ہے اور یہ ہر قسم کے تضادات سے پاک ہے۔ 57:17-19,52:2-3, 32:2, 29:48-49, 15:9, 10:37, 4:82 موضوعہ روایات کے برخلاف رب العالمین کی یہ وحی پتھروں، ہڈیوں اور درختوں کی چھالوں پر نہیں لکھی گئی۔ آنحضرتؐ کے مقرر کردہ نہایت معزز کاتبین نے اسے پارچمنٹ (Parchment) یعنی ہرن کی کھال پر تحریر فرمایا۔ دیکھئے وہ آیات جن کا ابھی حوالہ دیا گیا ہے۔]

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ

2:3 وہ لوگ جو زندگی خیر و خوبی کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی جو چیز ہمارے حواس سے اوجھل ہو۔ اوجھل ان معنوں میں کہ وہ قانون علت و معلول (The law of cause and effect) کو سمجھتے ہیں یعنی کسی بھی عمل کا نتیجہ فوری طور پر ہی نہیں بلکہ مراحل سے گزر کر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنی زندگی میں اور ماحول میں نظام الٰہی نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو وسائل عطا کئے ہیں انہیں وہ لوگوں کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔

[نظام الٰہی = ایسا بابرکت معاشرہ جہاں مردوں اور عورتوں کے دلوں اور ذہنوں پر مستقل اخلاقی قدریں ہوتی ہیں۔ اس معاشرے میں نہ کوئی غلام ہوتا ہے نہ آقا کیونکہ اللہ کی حکمرانی قانون کی حکمرانی ہوتی ہے 94:7-8, 22:41, 2:177 الغیب = ان دیکھا۔ ایک بیج کی مثال لیجئے جسے کسان زمین میں چھپا دیتا ہے لیکن اسے یقین ہوتا ہے کہ مناسب نگہداشت سے یہ بیج ایک پودا بن کر ابھرے گا۔ 89:27-30, 57:20, 9:119 صلوٰۃ = بالکل پیچھے پیچھے چلنا جیسے گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا مصلّی ہوتا ہے اور اوّل آنے والا گھوڑا سابق = اللہ کے احکام کے پیچھے چلنا۔ اقیموا الصلوٰۃ = وہ نظام قائم کرنا جس میں اللہ کے احکام کی تعمیل آسان ہو جائے۔ زکوٰۃ = وہ منصفانہ معاشی نظام جس میں ہر شخص اپنی بساط کے مطابق کام کرے اور اسے اتنا اجر ضرور ملے جو اس کی ضروریات

کے لئے کافی ہو۔ زکوٰۃ کے اس نظام میں لوگ اپنی ضرورت سے زیادہ مال اسلامی حکومت کے حوالے کردیں گے یا مستحق لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ 2:219۔ جب بھی انہیں آمدنی حاصل ہو وہ اس بات پر عمل کریں گے۔ 6:141۔ زکوٰۃ کا نظام اسلامی حکومت کی نگرانی میں چلے گا۔ حکومت کا فریضہ ہوگا کہ وہ زکوٰۃ کے مال سے افراد اور معاشرے کی فلاح اور ترقی کے ذمہ دار ہوں گے۔ آج کل جو ڈھائی فیصد سالانہ رقم غرباء کو زکوٰۃ کے نام پر دی جاتی ہے اس کا ذکر قرآن میں نہیں آیا۔ فقہی مسائل نے اس معاملے کو بہت ہی الجھا دیا ہے۔ فلاں شے پر زکوٰۃ ہے فلاں پر نہیں۔ انسان کے اس خود ساختہ نظام میں بہت سی خامیاں ہیں۔ صرف ایک مثال پر غور کیجئے۔ آج کی مروجہ فقہ میں کسی شخص کے پاس 7 اونس سونا ہو تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں لیکن ایک غریب آدمی جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی ہے اسے زکوٰۃ دینی ہوگی حالانکہ اتنی چاندی کی قیمت ایک تولہ سونے کا دسواں حصہ بھی نہیں بنتی۔ نظام خلافت کہئے یا صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قرآن میں اس کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام آئے ہیں۔ 3:32۔ جب رسولؐ دنیا میں نہ رہے اور اللہ کی جانب سے وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگئی تو ظاہر ہے کہ قرآنی فیصلوں کو نافذ کرنے کے لئے ہمیں مرکزی اتھارٹی کی جانب رجوع کرنا ہوگا۔ مرکزی اتھارٹی (Authority) کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ حالات کے مطابق ٹیکس (Tax) کی صورت میں چند فیصد آمدن کو عوام و خواص پر نافذ کردیں۔ یہاں یاد رکھنے کی بات ہے کہ مغربی جمہوریت اور اسلامی حکومت میں ایک بڑا بنیادی فرق ہے۔ اکثریت کی رضامندی سے کوئی قانون بھی رائج ہوسکتا ہے لیکن نظام الٰہی میں کوئی قانون قرآن حکیم کے خلاف مرتب نہیں ہوسکتا۔ آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم نے زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں بنیادی راہنما اصول عطا فرما دیئے ہیں اور معمولی تفصیلات کو انسانوں پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ بدلتے ہوئے وقت کے مطابق جزوی تفصیلات میں تبدیلیاں باہمی مشاورت کے ساتھ کرسکتے ہیں۔ 42:38]

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

2:4 اور وہ لوگ جنہیں (اے محمدؐ) آپ پر جو وحی نازل کی گئی ہے اس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور اُس پر بھی جو آپ سے پہلے وحی نازل ہوئیں۔ ان لوگوں کو قدرت کے قانون مکافات لہٰذا آخرت کی زندگی پر پکا ایمان ہوتا ہے۔ ایسے ہی پاکباز لوگ تھے جو اگلے صحیفوں پر ایمان لائے اور ان پر عمل کیا۔ [سمجھدار مرد اور عورتیں اپنی عقل کو استعمال کرتے ہیں اور خوب سمجھتے ہیں کہ انسانی حکمت و دانش لاانتہا نہیں ہے۔ یہ ہمیں بتا سکتی ہے کہ کیا ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتی کہ کیا ہونا چاہیے؟ انسانی ذہن اپنے ماحول، کلچر اور جذبات سے بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ بذریعہ وحی خالق سے بلاواسطہ راہنمائی ہوتی ہے جس سے انسان کا اپنا بہت سا وقت اور بہت سی کاوش ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے

ورنہ انسان نئے نئے تجربات کرتے، ٹھوکریں کھاتے ہوئے صحیح منزل کی تلاش میں رہتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جس منزل پر پہنچنے کے لئے اسے ہزار برس لگنے تھے وحی ءالٰہی پہلے دن ہی اس منزل کا پتہ بتا دیتی ہے۔ اہل فکر لوگ دیکھتے اور سمجھتے ہیں کہ دنیا اور کائنات میں ہر چیز کا ارتقاء ہو رہا ہے لہٰذا موت صرف انسانی جسم کا ٹھہراؤ ہے۔ انسان کی شخصیت، ذات یا روح کہہ لیجئے نئی منزلوں کی طرف رواں دواں رہتی ہے۔ اسی کو دوسری زندگی پر اور عالم آخرت پر ایمان کہتے ہیں۔ اسے ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ نوزائیدہ بچہ شکم مادر سے آزاد ہوتا ہے تو ایک نئے اور بلند تر ماحول میں پروان چڑھتا ہے۔ جو شخص انسانی نفس یا ذات کو جسے عام طور پر لیکن غلطی سے روح کہہ دیتے ہیں لافانی نہیں سمجھتا، اس کے لئے عالم آخرت کا وجود سمجھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یعنی بات یہ ہے کہ موت کے ساتھ صرف ہمارا جسم مرتا ہے لیکن ذات، نفس، میں، انا انگریزی میں سیلف (self) ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ [گوئٹے (Goethe) نے خوب کہا ہے کہ جو شخص عالم آخرت پر یقین نہیں رکھتا وہ اس دنیا میں بھی مردہ ہے کیونکہ اس نے زندگی کی بلند ترین سطح کا ادراک ہی نہیں کیا]

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

2:5 یہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ پر چلتے ہیں جسے ان کے رب نے روشن کر رکھا ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں بار آور ہونگی اور وہ صحیح معنوں میں فلاح پائیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

2:6 البتہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کا فیصلہ کر لیا ہے آپ انہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں ایک ہی بات ہے۔ وہ سچائی کو نہیں مانیں گے۔

ع 1 1 خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾

2:7 اللہ نے یعنی اس کے قانون مکافات نے ان کے دلوں پر اور قوت سماعت پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر گویا ایک پردہ ہے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے لئے دردناک انجام کا انتخاب کر لیا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وقف لازم

2:8 لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہر چند کہ وہ ایمان نہیں رکھتے (ان کے اعمال ان کے قول کی نفی کرتے ہیں)۔

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۖ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾

2:9 ایسے لوگ دھوکہ بھی کسے دے رہے ہیں؟ اللہ کو اور پھر ان کو جو اہل ایمان ہیں۔ یہ بے خبر اتنا بھی نہیں جانتے کہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

2:10 یہ منفی رویہ دلوں کی بیماری کہہ لیجئے۔ اللہ کا قانون خود یافتہ بیماری کو بڑھنے دیتا ہے۔ ان لوگوں نے بھی اپنے لئے دردناک انجام چنا ہے کیونکہ وہ خود اپنے آپ سے جھوٹ بولتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝

2:11 جب ان سے کہا جاتا ہے "زمین میں فساد نہ پھیلاؤ" تو وہ کہتے ہیں "ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں، حالات کو بہتر بنا رہے ہیں"

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

2:12 ہرگز نہیں! یہی لوگ تو ہیں جو مفسدین ہیں لیکن یہ اللہ کی عطا کردہ عقل کو استعمال ہی نہیں کرتے۔ [ایسے لوگ اکثر کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو نیک نیتی اور اپنے ضمیر کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ لیکن ضمیر ہوتا ہی کیا ہے؟ انسانی ذہن پر معاشرے کا عکس۔ لہٰذا ضمیر انسان کو وحی الٰہی سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

2:13 اور جب ان سے کہا جاتا ہے "سچائی پر ایمان لے آؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں" تو وہ طنزیہ کہتے ہیں کہ کیا ہم اس بات پر ایمان لے آئیں جسے نادان قبول کرتے ہیں؟ نہیں دراصل یہی لوگ نادان ہیں مگر جانتے نہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

2:14 اور جب وہ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم نے ایمان کو اختیار کر لیا ہے" لیکن جب وہ اپنے شیطان صفت ساتھیوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو یونہی مذاق کر رہے تھے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

2:15 اللہ ان کا مذاق انہی کی طرف لوٹا دے گا اور انہیں مہلت دیئے جا رہا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

2:16 انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے لیکن ان کی اس تجارت نے انہیں نفع نہیں دیا۔ اس لئے کہ

انہوں نے اپنا کارواں صحیح سمت میں نہیں رکھا۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

2:17 ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر مناسب ایندھن کے آگ روشن کرے۔ جیسے ہی روشنی ان کے گرد پھیلتی ہے ایندھن ختم ہو جاتا ہے اور اللہ کا قانون ان کی روشنی سلب کر لیتا ہے۔ وہ اندھیرے میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾

2:18 عقل کے بہرے، گونگے اور اندھے! یہ صحیح سمت میں سفر کرنے کے لئے واپس نہیں لوٹیں گے۔ (جب تک فکر و احساس کی صلاحیتوں کو استعمال نہ کریں)

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾

2:19 ایک اور مثال بلندی سے طوفان باد و باراں کی ہے جس کے ساتھ اندھیرا ہو اور بجلی کی کڑک اور گرج چمک۔ موت کے خوف سے وہ اپنے کانوں کو انگلیوں سے بند کر لیتے ہیں۔ لیکن اللہ نے منکرین حق کو محیط کر رکھا ہے۔ (وہ اللہ کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں۔ کان بند کرنے سے طوفان غائب نہیں ہو جائے گا۔ حقیقت کا انکار کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ ع 2 13 2

2:20 بجلی کی چمک ان کی بصارت کو اچک لینے کو ہوتی ہے۔ اسی بجلی کی روشنی میں کچھ دیر یہ لوگ چلتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اللہ کے قانون سے بعید نہیں کہ وہ ان کی سماعت اور بصارت کو زائل کر دے۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

2:21 اے بنی نوع انسان اپنے پروردگار کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو تا کہ تم زندگی کا سفر سلامتی سے ساتھ طے کر سکو۔ (رب کی بندگی اللہ کی خدمت سے ہو سکتی ہے۔ اس وضاحت کے لئے دیکھئے 13:17

۔زمین پر صحیح معنوں میں قیام تو اس کا ہے جو انسانیت کو فائدہ پہنچائے۔اللہ کی خدمت = اللہ کی مخلوق کے کام آنا)

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

2:22 وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور بلند فضا کو چھت بنایا۔اور بلندی سے مینہ برسا کر تمہارے لئے سامان رزق کے ثمرات پیدا کئے۔لہٰذا کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم یہ سب تو جانتے ہی ہو۔(فضائے بلند کو چھت فرمایا کیونکہ وہ ہمیں آنے والے شہاب ثاقب، ستاروں کے ٹوٹتے ہوئے ٹکڑوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ان کی بہت بڑی اکثریت فضاؤں سے رگڑ کھا کر بلندی پر ہی راکھ بن جاتی ہے۔اس کے علاوہ یہی فضا گیسوں کو تناسب میں اور درجہء حرارت کو قابو میں رکھتی ہے۔)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

2:23 اگر تمہیں اس میں ذرا سا بھی شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار اور گواہوں، کوئی کمیٹی کمیشن تنظیم بلا لو، ترتیب دے لو اگر تم سچے ہو۔[قرآن کریم میں اللہ نے اپنے لئے ''ہم'' کا لفظ بھی استعمال کیا ہے اور ''میں'' بھی۔یہ حسن خطابت کا جانا پہچانا سلیقہ ہے۔18:84 آپ مثال کے طور پر دیکھیں۔بادشاہ ذوالقرنین نے خود کو ہم کہا ہے۔رہی بات مذکر اور مؤنث کی تو یہ بھی انسانی فہم اور سماج کے عین مطابق ہے۔دنیا کی تقریباً ہر زبان میں شخص واحد غیر متکلم کو مذکر صیغے سے پکارا جاتا ہے سوائے اس کے کہ کسی مخصوص مؤنث کی بات ہو رہی ہو۔]

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝

2:24 لیکن اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور ان کے پتھر دل لیڈر ہوں گے اور جو منکرین حق کے لئے تیار کی گئی ہے۔[یہ آگ دلوں ہی سے ابھرتی ہے اور دلوں ہی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔دیکھئے 2:74, 9:110، 10:6-7, 66:46۔حجر = پتھر = چٹان۔ پتھر دل لیڈر۔ اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں ۔اقبال]

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

2:25 خوشخبری دیجئے انہیں جنہوں نے ایمان کی نعمت سے فیض یاب ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور جو انسانیت کی بھلائی کے کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے انتہائی خوشگوار انعام ہوگا۔ بہشت کے باغ جن کے نیچے صاف شفاف پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں کے ثمرات کا رزق عطا کیا جائے گا وہ کہیں گے، یہ تو ویسی ہی نعمتیں ہیں جو ہمیں پہلے بھی عطا کی گئی تھیں۔ وہاں کے میوے انہیں ہم شکل دئے جائیں گے۔ ان مردوں اور عورتوں کے لئے صاحب کردار ساتھی ہوں گے اور وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ [ہم شکل میوے = وہ کچھ انعامات دنیا میں حاصل کر چکے ہوں گے]

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِۦٓ أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِۦ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِۦ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝

وقف لازم

2:26 دیکھو! اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ وہ مچھر تک کی مثال پیش کر دے۔ وہ جو ایمان کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں وہ ہر طرح کی مثالوں کو اپنے رب کی جانب سے سچ جانتے ہیں اور جو منکرین حق ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی مراد ہی کیا ہے؟ اس طرح اللہ کا قانون ہدایت بہتوں کو گمراہ ہونے دیتا ہے اور بہتوں کو راہ نمائی بخشتا ہے۔ لیکن گمراہی انہیں کے حصے میں آتی ہے جو عقل و حکمت کی راہ سے دور جا پڑتے ہیں۔

الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِۦ ۖ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

2:27 [جس طرح خالق ایک ہے اسی طرح اس نے بنی نوع انسان کو ایک معاشرہ (کمیونٹی) قرار دیا ہے] وہ لوگ جو اللہ کے اس مضبوط اقرار کو توڑ دیتے ہیں اور انسانیت کے رشتے کو توڑ دیتے ہیں جسے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا تھا، ایسے لوگ زمین میں فساد کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔

[114:1, 83:6, 31:28, 13:20-24, 10:19]

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

2:28 [ذرا غور کرو] تم اللہ سے کیوں کر منکر ہو سکتے ہو جب کہ اس نے تمہیں زندگی عطا کی جب تم بے جان تھے۔ پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے اور پھر تمہیں زندہ کریگا پھر تو تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰٓ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيْمٌ ۝ ع 3 3

2:29 وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین پر ہے، اور پھر اس نے اپنی حکمت کے تحت آسمان بنایا اور آسمان کے سات درجے بنائے۔ ایک سے ایک بلند تر اور وہ ہر شے کا خوب جاننے والا ہے۔ [سات آسمانوں کا وجود موجودہ سائنسدانوں نے تقریباً ثابت کر دیا ہے اور ہماری فضا کی سات سطحوں کو تو باقاعدہ علیحدہ نام بھی دے دیئے گئے ہیں۔ قرآن کریم بار بار ہمیں سائنسی مشاہدے کا حکم دیتا ہے, 88:12-17, 17:36, 7:185, 3:191]

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

2:30 [اب آدم یا بنی نوع انسان کی تخلیق کا ذکر تمثیلی انداز میں ہوگا۔ جب اللہ نے انسانوں کی تخلیق کا فیصلہ کیا جنہیں اختیار و ارادہ عطا کیا جائے گا اور زمین پر اقتدار بھی]

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا، میں ایک نئی تخلیق کرنے والا ہوں جو زمین کا نظام سنبھالے گی، انہوں نے کہا کیا آپ زمین میں اسے آباد کریں گے جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزی کرتا پھرے؟ ادھر ہم ہیں کہ ہمیشہ آپ کی شان ظاہر کرنے کے لئے کاوشیں کرتے رہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا، دیکھو! میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ [یہاں اکثر مفسرین نے انسان کو اللہ کا خلیفہ لکھا ہے لیکن خلیفہ تو بعد میں آتا ہے لہٰذا اس آیت میں اللہ نے ''اپنا خلیفہ نہیں فرمایا۔ خلیفہ بمعنی وہ جو زمین کے نظام کا ذمہ دار ہو۔ فرشتے کائنات میں اللہ کی قوتیں ہیں جنہیں اپنے کاموں کے لئے پروگرام کر دیا گیا ہے۔ انہیں اختیار و ارادہ عطا نہیں کیا گیا۔ انسانوں کو اپنے کاموں میں کھلا اختیار عطا ہونے کو قرآن کریم میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے اپنی روح سے انسان میں کچھ پھونکا۔ تسبیح کے معنی دھاگے والی تسبیح کے دانے پھرانا نہیں بلکہ پوری کوشش کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ سبح کہتے ہیں پوری قوت سے تیرنے کو۔ دیکھئے 20:33۔ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون کے خلاف بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔]

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

2:31 اور اللہ نے آدم یعنی انسانیت کو علم حاصل کرنے کی صلاحیت بخشی۔ پھر اس نے فرشتوں کو چند چیزیں دکھائیں اور پوچھا، مجھے بتاؤ کیا تم ان چیزوں کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو، اگر سچے ہو؟

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

2:32 وہ انکساری سے بولے، آپ کی شان بلند ہے۔ ہم تو صرف وہ جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھا دیا ہے۔ بے شک آپ ہر شے کا علم رکھنے والے اور حکمت والے ہیں۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

2:33 تب اللہ نے آدم سے فرمایا، ان کو سمجھاؤ کہ تمہیں حصول علم کی صلاحیت عطا کی گئی ہے اور جب آدم نے فرشتوں یعنی فطرت کی قوتوں کو بعض اشیاء کے نام اور خواص بتائے تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا، میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین، تمام خفیہ چیزوں اور باتوں کا علم رکھتا ہوں؟ اور تمہاری ظاہری اور پوشیدہ تمام صلاحیتوں سے واقف ہوں۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

2:34 پھر جب ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمی کے لئے سر تسلیم خم کر دیں تو سب نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی بنی نوع انسان کے خدمت گزار رہنے کا وعدہ لیا) ابلیس جو وہاں موجود تھا البتہ اس نے انکار کر دیا۔ اس نے تکبر کیا اور اس طرح کافر اور (منکر) کی صف میں شامل ہو گیا۔ [اس طرح اللہ نے انسانوں کو صلاحیت عطا کی کہ وہ کائناتی قوتوں مثلاً برسات، بجلی، کششِ ثقل، ایٹمی طاقت، ہواؤں اور طوفانوں، روشنی اور اندھیرا، مقناطیسیت وغیرہ کو سائنس کے ذریعے اپنے استعمال میں لائیں لیکن انسان کی اپنی خواہش نفس نے اللہ کا حکم بجالانے سے انکار کیا۔ اسی کو ابلیس یا شیطان کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی ابلیس یا شیطان کوئی خارجی شے نہیں، اس کے اپنے سرکش جذبات ہیں۔ حضور اکرمؐ کا مشہور ارشاد ہے 'ہر شخص کے اندر اس کا ابلیس موجود ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے آپؐ سے پوچھا "یا رسول اللہ! کیا آپ میں بھی ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے اسے مسلمان کر لیا ہے"۔ [سجدہ کے معنی صرف جسمانی سجدہ نہیں بلکہ کامل اطاعت، عاجزی، اور انکساری کے ساتھ خود سپردگی]

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

2:35 ہم نے اولین انسانوں سے کہا 'اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ اس باغ بہشت میں رہو۔ یہاں کے ثمرات سے بے روک ٹوک فیضیاب ہو لیکن سامنے جو درخت ہے اس کے نزدیک تک نہ پھٹکنا۔ [اس شجر ممنوعہ کو بہت سے مفسرین نے گندم کا درخت کہا ہے اور بہت سوں نے اسے جسمانی قربت سمجھا ہے تاکہ اولاد جائداد کی وارث بن سکے۔ لیکن گندم

کا تو پودا ہوتا ہے۔ شجر دراصل درخت کی شاخوں کی طرح انسانوں کا گروہوں، جماعتوں اور رنگ و نسل کی بنیاد پر باہم تقسیم ہو جانا ہے۔ علامہ اقبال نے شجر ممنوعہ کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

2:36 لیکن شیطان نے مردوں اور عورتوں دونوں کو بہکایا اور اس عیش و آرام کی جنت سے انہیں نکلوا دیا۔ ہم نے لوگوں کو حکم دیا، اب تم نچلی سطح پر زندگی گزارو جہاں تم گروہوں، جماعتوں، قبیلوں اور میرا تیرا کے جھگڑوں میں ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ زمین میں تمہاری رہائش اور معیشت ایک وقت مقرر تک مہیا کر دی گئی ہے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

2:37 پھر انسانوں کو اپنے رب کی جانب سے راہنمائی کے کلمات ملے اور اس نے انہیں معاف فرما دیا۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے [آدم۔ آدمی۔ آدم کی بیوی = عورت ، ادمیٰ = مل جل کر رہنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔ قرآن میں حوا کا نام نہیں آیا اور اوپر کی تمثیلی داستان میں بائبل کی ایک خطا کو بھی درست کر دیا گیا ہے۔ قرآن نے نہیں فرمایا کہ عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا، نہ ہی ہمیں یہ ذکر ملتا ہے کہ عورت نے مرد کو بہکایا تھا۔ نافرمانی دونوں سے ہوئی تھی اور اللہ نے دونوں کو بخش دیا۔ دیکھئے 7:23-24 ان میں اللہ کی رحمت کے طفیل معافی قبول ہو جانے کے بعد ازلی گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس پر مسیحیت کا دارومدار ہے۔ یعنی کہ ہر بچہ آدم و حوا کے گناہ کا داغ لے کر پیدا ہوتا ہے جسے دھونے کے لئے اللہ نے "اپنے بیٹے" کو صلیب پر چڑھا دیا]

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

2:38 ہم نے فرمایا "تم سب نچلی سطح پر جیو گے (کہ جنت تم سے چھن چکی ہے۔) جب میری طرف سے تمہیں راہ نمائی پہنچے تو جو لوگ بھی میری راہنمائی کے پیچھے چلیں گے انہیں نہ باہر سے کوئی خوف ہوگا نہ اندرونی طور پر غم ناک ہوں گے۔ ["تم سب" پر غور کیجئے۔ یہاں واضح ہو جاتا ہے کہ بات صرف آدم اور ان کی بیوی کی نہیں بلکہ سب ابتدائی انسانوں کی ہو رہی ہے]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

2:39 وہ لوگ جو میری ہدایات کو صاف جھٹلا دیں گے یا عملی زندگی میں انکار کی روش اختیار کریں گے ایسے لوگ اپنی دوزخ ہی میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِيٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝

2:40 بنی اسرائیل کی مثال تمہارے سامنے ہے۔ اے بنی اسرائیل! وہ نعمتیں جو میں نے تم پر کیں اور جو نوازشات عطا کیں انہیں یاد کرو اور اس وعدے کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا اور میں اپنا وعدہ تم پر پورا کروں گا اور میرے احکام ٹھکرانے سے بچتے رہنا اس طرح صرف مجھ ہی سے ڈرنا۔

وَآمِنُوا بِمَآ أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِۦ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِـَٔايَٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝

2:41 اور ایمان لاؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے۔ جو تصدیق کر رہی ہے اُن صحیفوں کی صداقتوں کی جو تمہارے پاس موجود ہیں۔ ہرگز منکرین اول نہ بنو اور نہ سچائی کو چھپاؤ۔ میری آیات کو دنیا کی تھوڑی سی منفعت کے واسطے بیچ نہ دو۔ ہمیشہ مجھے اور میرے احکام کو ذہن میں رکھو۔ (تھوڑی سی منفعت میں یہ بھی شامل ہے کہ یہود کا خود کو اللہ تعالیٰ کا چہیتی اولاد سمجھنا۔ کفر = حق سے انکار کرنا = سچائی کو چھپانا = ناشکرا پن۔)

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

2:42 سچ کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ سچائی کو چھپاؤ جبکہ تم حق کو جانتے پہچانتے ہو۔

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ۝

2:43 صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام معاشرے میں نافذ کرو۔ ان احکام کے آگے اس طرح جھکو جیسے اور لوگ جھک رہے ہیں (اور ان کے ساتھ جھکو۔) (صلوٰۃ = اللہ کے احکام کے پیچھے پیچھے چلنا گھوڑ دوڑ جیتنے والے گھوڑے 'سابق' کے عین پیچھے دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا 'مصلی' آتا ہے۔ غور کیجئے کہ یہاں صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ پڑھنے یا ادا کرنے کا) صلوٰۃ قائم کرنا = نظام صلوٰۃ قائم کرنا = انسان کی اپنی انفرادی اور اجتماعی کوشش سے وہ نظام حیات قائم کرنا جو ہمیں اللہ نے قرآن میں سکھایا ہے۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

2:44 یہ کیسی بات ہے کہ تم لوگوں کو نصیحت کرتے رہتے ہو کہ ہر شخص کی بہبودی اور ترقی کا سماج میں خیال رکھو اور خود کو فراموش کئے دیتے ہو۔ ہر چند کہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم اپنی عقل سے کام نہیں لو گے؟ (بر = معاشرے میں لوگوں کی ترقی کی راہیں ہموار کرنا اور دوسرے کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

2:45 اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری شخصیت میں استحکام پیدا ہو اور معاشرہ بہتر ہو جائے تو نہایت صبر اور استقامت سے نظام صلوٰۃ کے قیام کی کوشش میں لگے رہو۔ خوب سمجھ لو کہ یہ بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے مسلسل محنت اور لگن ضروری ہے۔ انکسار پسند لوگوں کے لئے اتنا بڑا مشن آسان ہو جاتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع ۵

2:46 وہ لوگ جنہیں پورا یقین ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

2:47 اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسانات یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے۔ یہاں تک کہ تمہیں اس دور کے تمام لوگوں پر اپنے فضل کا امتیاز بخشا تھا۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

2:48 اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہ آئے۔ کسی کی سفارش منظور کی جائے نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ کسی طور پر لوگ مدد حاصل کر سکیں۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

2:49 اس احسان کو بھی یاد کرو جب ہم نے تمہیں قوم فرعون سے نجات دی۔ وہ لوگ تمہیں بہت دکھ دیتے تھے۔ وہ تمہاری قوم کے معزز افراد کی جن میں جوہر مردانگی ہوتا اور جن سے ان کو خطرہ محسوس ہوتا، ذلیل و خوار کر کے غیر مؤثر بناتا۔ اور وہ طبقہ جو کمزور ہوتا انہیں عزت دیتا اور اپنا مقرب بناتا۔ سوچو تو کتنا بڑا امتحان تھا یہ! تمہارے پروردگار کی جانب سے اور کتنی بڑی مصیبت (دراصل یہ بنی اسرائیل کی مسلسل نافرمانیوں کی سزا تھی۔ بیٹوں سے مراد جراءت مند لوگ بھی ہیں اور عورتوں سے مراد دیگر کمزور افراد بھی)۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

2:50 اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کے جوار بھاٹا کو موافق بنایا۔ تم کو تو نجات عطا کی اور

تمہاری نگاہوں کے سامنے قوم فرعون کو غرق کر دیا۔ (یہ بحیرہ احمر تھا جس کی تہہ میں سرکنڈے اگے ہوئے تھے۔ موسیٰؑ وحی کی رہنمائی میں اپنی قوم کو اس وقت سمندر پار لے گئے جب اس کی لہریں جزر میں دھیمی تھیں۔ اس طرح بنی اسرائیل کی قوم مصر کی غلامی سے آزاد ہو کر صحرائے سینا میں بس گئی تھی۔ فرعون اپنی بے صبری اور غصہ میں انتظار نہ کر سکا اور اس طرح غرق ہو گیا)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

2:51 (بجائے شکر گزار ہونے کے تم نے ایک عجیب حرکت کی) جب ہم نے موسیٰ کو چالیس راتوں کے لئے بلا لیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو معبود مقرر کر لیا۔ اس طرح تم اپنی ہی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ (تم اپنے پہلے آقاؤں کے معبود کی پرستش کرنے لگے اور اس طرح ثابت کر دیا کہ تم ذہنی طور سے آزاد نہیں ہوئے ہو۔)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

2:52 اس کے باوجود ہم نے تم کو معاف کر دیا اور شکر گزاری کا ایک موقع دیا۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

2:53 اور ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کیا تا کہ تم صحیح اور غلط میں امتیاز کر سکو اور سیدھی راہ پر چلنے لگو۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

2:54 جب موسیٰ واپس لوٹے تو انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا 'اے میری قوم! تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا ہے۔ اور اپنے خالق کے آگے خلوص نیت سے توبہ کرو۔ اور اپنی غلط نفسیات کو، اپنی باغیانہ سوچ کو قتل کر ڈالو۔ (بدقسمتی سے بائیبل کی کتاب ''خروج'' کی اندھی پیروی میں مودودی صاحب جیسے بے شمار مفسرین نے لکھا کہ ایک گھنٹہ کے اندر یہودیوں نے اپنے ہی ستر ہزار لوگوں کو مار ڈالا۔ ابھی آیت نمبر 54 میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا تھا) تمہارے خالق کی نگاہ میں اپنی نفسیات کو بدلنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہیں معاف کر دیا۔ بے شک وہ معاف کرنے والا رحیم ہے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

2:55 یاد کرو جب تم نے کہا 'اے موسیٰ! ہم تم پر یقین نہیں کریں گے جب تک ہم اللہ کو آمنے سامنے نہ دیکھ لیں۔ س پر بجلی کی کڑک نے تم کو آ لیا اور تم دیکھتے رہ گئے۔ [7:155] (تمہاری بزدلی کا یہ عالم کہ بجلی کی ایک گرج نے تمہارے

حوش وحواس اُڑا دیئے اور دعوے ایسے کہ ہم اللہ کو دیکھیں گے؟)

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

2:56 جب ہم نے تمہیں جگایا اور ایک مردہ قوم کو زندہ قوم بنا دیا تو چاہیے تھا کہ تم شکر گزاری کرتے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

2:57 اور ہم نے تم پر (اپنی رحمت کے) بادل کا سایہ کئے رکھا اور تمہیں اپنا فضل فراخی سے عطا کیا، جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ان سے اپنا حصہ لو۔ انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا تھا بلکہ (تمہارے بزرگ) اپنا ہی نقصان کرتے تھے [من وسلویٰ = رزق الٰہی جو سب افراد تک پہنچے۔ لغوی اعتبار سے من = ذائقے دار پھل۔ سلویٰ = پرندوں بٹیروں کا گوشت۔ طیب = پاکیزہ = نفیس = فرد کا پسندیدہ = صاف ستھرا = جسم ودماغ کے لئے صحت بخش]

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

2:58 پھر ہم نے تمہیں حکم دیا اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور آزادی سے کھاؤ پیو۔ خیال رکھنا کہ شہر کے بڑے دروازے سے انکساری کے ساتھ اللہ سے معافی طلب کرتے ہوئے داخل ہونا۔ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور انہیں خصوصی انعام سے نوازیں گے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائیں [حطۃ = توبہ کرتے ہوئے۔ یہ بستی، یعنی فلسطین = کنعان]

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

2:59 لیکن بعض نافرمانوں نے اس لفظ کے معنی اور انکساری کا طریقہ نہ اپنایا۔ لہٰذا ہم نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ وہ بار بار سیدھی راہ سے ہٹ جاتے تھے۔ [اور وعدہ کی سرزمین 40 برس کے لئے تم پر حرام کر دی گئی۔ 2:61، 3:21، 5:22-26] (جب انہوں نے ہمارے قانون اور ہدایت کو نہ اپنایا تو ہمارے قانون مکافات کے نتیجے میں وہ عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ یہ سب کچھ انکے اپنے ہاتھوں سے ہوا۔)

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

2:60 (وہ وقت یاد کرو جب تم صحرائے سینا میں تھے) اور موسیٰ نے اپنے لوگوں کے لئے پانی طلب کیا۔ ہم نے کہا،

یہ سامنے والی چٹان پر اپنا عصا مارو۔ پھر وہاں سے 12 صاف پانی کے چشمے بہنے لگے۔ اس طرح تمام (12) قبیلوں نے اپنا اپنا چشمہ جان پہچان لیا اور اس سے سیراب ہونے لگے۔ اللہ کا رزق کھاؤ پیو لیکن زمین میں فساد ہرگز نہ کرنا۔ موسیٰؑ کو اللہ نے راہنمائی عطا کی تھی کہ اس چٹان میں بارہ چشمے ابل پڑنے کو تیار ہیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان بند چشموں کے منہ سے مٹی ہٹا دی تھی۔ عصا کے معنی لاٹھی کے علاوہ یقین کے بھی ہوتے ہیں اور تشبیہاً وہ معاشرہ جو مل جل کر کام کرے۔ (موسیٰؑ اللہ کی رہنمائی کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو لے کر تلاش آب کے لئے نکلے تو سب کی کوششوں سے یکے بعد دیگرے (12) چشمے دریافت ہوئے)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ ع 7 2 7

2:61 (ایک مرحلے پر تم نے موسیٰؑ سے عجیب فرمائش کی کہ تمہیں کھانے پینے کی مختلف چیزیں عطا کی جائیں گو کہ تم اس وقت صحرانشین تھے) تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے لہٰذا ہماری جانب سے اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں زمین سے اُگی ہوئی مختلف چیزیں عطا کریں، ترکاری، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز وغیرہ۔ انہوں نے کہا، بھلا تم عمدہ چیزیں چھوڑ کر ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو؟ شرمندہ ہو کر مصر واپس چلے جاؤ اگر تمہیں چھوٹی چھوٹی خواہشات پریشان کرتی ہیں۔ لہٰذا ذلت اور محتاجی ان سے چمٹا دی گی اور وہ اللہ کے قانون مکافات میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کے پیغامات سے بار بار کفر کرتے رہے تھے اور یہاں تک کہ بغیر کسی حق کے [انبیاء تک کو قتل کرتے رہے تھے۔ یہ سب وہ اس لئے کرتے تھے کہ نافرمانی اور حد سے گزرنے کے خوگر ہو چکے تھے۔] (قتل تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ وہ نبیوں کی تعلیم کی ناحق مخالفت کرتے۔ اللہ کی نافرمانی کرتے اور اس کی حدوں کو توڑتے رہتے تھے)۔ قتل = حقیر سمجھنا = ذلیل کرنا = جھکا دینا = غیر مؤثر بنا دینا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـُٔوْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

2:62 (یہ ماضی کی ایک جھلک تھی) وہ جو ایمان رکھتے ہیں (قرآن پر اور خود کو مسلم کہتے ہیں) وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور صابئین۔ جو بھی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے گا اور ایسے کام کرے گا جو انسانیت کے لئے فائدہ مند

ہوں، ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا صلہ ان کے رب سے مل کر رہے گا۔ انہیں نہ کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ [2:62 اور 5:69 ایسی آیات ہیں جن میں تصریف کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ مثلاً 3:89 میں ارشاد ہے اہل کتاب اور مشرکین کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنی غلط راہ سے لوٹ آئیں جب تک کھلے احکام یعنی قرآن ان تک نہ پہنچے۔ 7:157 میں ارشاد ہوا ہے، یہ غیر اسرائیلی پیغمبر (محمدؐ) ہی وہ ہستی ہیں جو اہل کتاب کو ان کے غلط عقیدوں سے آزاد کر کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لاتے ہیں۔ 2:135 میں ارشاد ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ ہو جاؤ پھر تم لوگ درست راہ پر ہو گے۔ کہہ دیجئے نہیں، ہم ابراہیمؑ حنیف کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ توحید خالص کے علمبردار تھے۔ 2:136 اور 2:137 میں واضح طور سے فرمایا گیا ہے۔ اے لوگو وہ جنہوں نے ایمان لانے کی سعادت حاصل کی ہے، کہو کہ ہم تو اللہ پر اور جو وحی ہماری طرف نازل کی گئی ہے اس پر یقین رکھتے ہیں علاوہ دوسرے پیغمبروں کے۔ لہٰذا اگر وہ بھی تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔]

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

2:63 (اے آل یہود!) ہم نے کوہ طور کی بلندی کے دامن میں تم سے عہد لیا تھا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسے تھامے رہو اور اسے یاد رکھو تا کہ تم سیدھی راہ پر چلتے رہو۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

2:64 اس کے بعد تم اپنے عہد سے پھر گئے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم تباہ ہو گئے ہوتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

2:65 تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جنہوں نے یوم السبت کی پابندیوں کو توڑا۔ پھر ہم نے انہیں کہا تمہاری نفسیات بندروں جیسی ہو جائے گی۔ [یہود کو ہفتے کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا تا کہ ماحول کا توازن برقرار رہے اور وہ اپنے سماجی تعلقات مضبوط کریں۔ لیکن یہود نے یہ کیا کہ سنیچر کے دن بھی جال پھینک کر مچھلیوں کو پھنسا لیتے اور اگلے دن انہیں نکال دیتے۔ 4:154، 7:163-167 دیکھئے۔ 4:47, 4:154, 5:60۔]

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

2:66 ہم نے تمہارے اس تنزل کو بنا دیا ایک سبق اور عبرت اُن لوگوں کے لئے جو اس زمانے میں تھے اور اُن کے لئے بھی جو بعد میں آنے والے تھے۔ اور یہ نصیحت اور روشن مثال ہے اُن لوگوں کے لئے جو زندگی کا سفر سلامتی کے ساتھ طے کرنا چاہتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

2:67 اور یہ بھی ہوا کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ لوگ کہنے لگے کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ میں جاہلوں جیسی باتیں کرنے سے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔
[گائے ذبح کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کے دل سے گائے کے معبود ہونے کا خیال نکل جائے۔]

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝

2:68 (لیکن وہ بہانے کرنے لگے۔) بولے، اپنے رب سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے گائے کس طرح کی ہو؟ فرمایا، ارشاد ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو، نہ کم عمر بلکہ ان دونوں کے درمیان (جوان) ہو۔ تو جو حکم تمہیں دیا گیا ہے اسے پورا کرو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝

2:69 وہ بولے، ہمارے لئے اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے ہمیں یہ بھی بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰؑ نے کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ گائے کا رنگ گہرا زرد ہو دیکھنے والوں کے لئے خوش نما۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

2:70 وہ پھر بولے' اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ ہمیں واضح طور سے بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کی ہو کیونکہ ہمیں تو سب گائیں ایک جیسی لگتی ہیں۔ اگر اللہ کی مرضی ہوگی تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی۔

ع 8 10 8 قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

2:71 موسیٰؑ نے کہا' اللہ فرماتا ہے وہ گائے کسی کام میں نہ لگائی گئی ہو نہ اس نے زمین جوتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیا ہو۔ وہ صحت منداور بے داغ ہو۔ کہنے لگے اب آپ نے سب تفصیل بتا دی۔ انہوں نے گائے کو بمشکل ذبح کیا اور وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تھے۔ [وہ اس بچھڑے کے اسیر تھے جس کو سونے میں ملبوس رکھا تھا۔ 5:101 ,2:93] (یہاں بقرہ سے مُراد کوئی عام گائے نہیں بلکہ وہ ایک مخصوص سانڈ (Orisis) تھا جس کی وہ پرستش کرتے تھے۔ اسے ذبح کروا کر لوگوں کے دلوں سے اس کا تقدس نکالنا درکار تھا)

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ

2:72 یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے۔ لیکن اللہ نے صاف ظاہر کر دیا جو تم چھپا رہے تھے۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

2:73 ہم نے کہا تم قتل کے بارے میں قانون کا استعمال کرو۔ قانون قتل قوم کے لئے حیات بخش ہوتا ہے۔ وہ اپنی آیات صاف طور سے تمہارے لئے بیان کرتا ہے تا کہ تم اپنی عقل کا استعمال کر سکو۔ [قانون قصاص جرم قتل کو روکتا ہے اور اس طرح بالواسطہ تمہارے لئے قومی سطح پر حیات بخش ثابت ہوتا ہے۔ پس ہم نے موسیٰ کے ذریعے کہا کہ واقعہ قتل کے الگ الگ حصوں کو موسیٰ کے سامنے بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ اس طرح چھپے رازوں کو ظاہر کرتا ہے۔ [قصاص (2:179) کے ذریعے تمہیں زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی آیتیں (احکام) سمجھاتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔]

كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى یہاں یہ جملہ بطور مجاز آیا ہے کیونکہ مُردے صرف قیامت کو زندہ کئے جائینگے۔ (23:16) یہاں اُس حقیقت کو زندہ کرنے کی خبر دی گئی ہے جو موقعہ کے گواہ میسر نہ آنے کی بدولت مُردہ ہو چکی تھی، گم ہو چکی تھی۔ (گمنام قتل کے قاتل کو تلاش کرنے کیلئے اُس قتل کی مختلف کڑیاں ملا کر اصل قاتل تلاش کرنے کا طریقہ بیان ہوا ہے۔)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

2:74 وقت کے ساتھ تمہارے دل اور سخت ہو گئے گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔ بعض چٹانیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعض چٹانیں پھٹ جاتی ہیں اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض چٹانیں اللہ کے خوف سے نرم پڑ جاتی ہیں یا گر جاتی ہیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔ (خشیۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے غیر متبدل قوانین کی مخالفت کے انجام سے کانپ جانا۔)

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

2:75 اے اہل ایمان! کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ تمہارے دین پر ایمان لے آئیں گے۔ ان میں تو کچھ لوگ ایسے

ہیں، جو کلام اللہ کو سننے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

2:76 اور یہ لوگ جب اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم ایمان لے آئے اور جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات اللہ نے تم پر ظاہر فرمائی ہے کیا تم مسلمانوں پر ظاہر کرو گے؟ اور اس طرح ان کے ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے تمہیں الزام دیں؟ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ [اللہ نے تم پر جو بات ظاہر فرمائی ہے یہ اشارہ ہے بائبل (DUET) 18:15-18 کی جانب جس میں پیش گوئی ہے کہ اللہ تمہارے بھائیوں میں ایک عظیم المرتبت پیغمبر ارسال فرمائے گا۔]

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

2:77 کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اللہ سب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔

النصف

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

2:78 ان اہل کتاب میں ان پڑھ لوگ بھی ہیں جو صحیفہ تورات بالکل نہیں جانتے۔ توہم پرستی اور عقیدگی کی بنا پر پیدا کردہ جھوٹی آرزوں پر چل رہے ہیں۔ [جو ان کے عالم کہہ دیتے ہیں اسی کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔ 9:31, 2:79]

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝

2:79 وہ لوگ (ان کے عالم) سخت گھاٹے میں ہیں جو صحیفہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور دعویٰ کر دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ اس طرح وہ تھوڑا سا دنیاوی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ خرابی ہے ان کے لئے کہ بے اصل باتیں اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور خرابی ہے جو اس طرح وہ کماتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

2:80 پھر بھی کہتے ہیں کہ جہنم کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ کہئے کیا تم نے اللہ سے اس بات کا قرار لے رکھا ہے؟ بے شک اللہ اپنے وعدے سے کبھی نہیں پھرتا، یا اصل بات یہ ہے کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جو تم بالکل نہیں جانتے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

2:81 لیکن وہ لوگ جو دوسروں کی زندگی میں مشکلات کھڑی کرتے ہیں ان کے جرائم انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ جہنم کے ساتھی ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ع 11 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

2:82 اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان لانے کی سعادت حاصل کی اور ایسے کام کئے جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں وہ جنت کے ساتھی ہیں اور ہمیشہ وہ اس میں رہیں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

2:83 (اللہ نے کسی قوم سے نعمتوں کا غیر مشروط وعدہ نہیں کیا پھر بھی بنی اسرائیل خود کو اللہ کی پسندیدہ اور چہیتی قوم سمجھتے رہے) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا، اپنے والدین کے ساتھ، رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور لوگوں سے بات کرنا تو نرمی اور خوبی کے ساتھ اور ان سب سے اچھا سلوک کرتے رہنا۔ اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کرنا اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام ترتیب دینا۔ تو ان احکامات کے بعد سوائے چند لوگوں کے تم پیچھے ہٹ گئے اور آج بھی تم ان احکامات سے روگردانی کرتے ہو۔ [نوٹ کر لیجئے کہ آیت 9:60 میں صدقات کے مصارف بیان کئے گئے ہیں جنہیں غلطی سے زکوٰۃ کے مصارف سمجھا جاتا ہے۔]

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

2:84 اور یاد رکھو کہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ تم آپس میں خونریزی نہیں کرو گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی بستیوں سے نہیں نکالو گے۔ تم نے جو اقرار کیا تم خود اس بات کے گواہ ہو۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝

2:85 لیکن تم ہی ہو جو اپنے ہی لوگوں کو دبا کر رکھتے ہو اور قتل بھی کر ڈالتے ہو اور تمہارے درمیان کوئی کمزور گروہ ہو تو انہیں اپنے وطن اور گھروں سے نکال دیتے ہو۔ تم مل جل کر کمزوروں پر ظلم ڈھاتے ہو۔ پھر جب یہ بے گھر لوگ غیر کے غلام ہو جاتے ہیں اور (مال کے عوض چھڑانے کے لئے) تمہارے پاس لائے جاتے ہیں تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑا بھی لیتے ہو۔ تمہارے لئے ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام تھا۔ گویا تم کتاب کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض کے خلاف چلتے ہو۔ اب خود سوچو کہ تم میں جو ایسی حرکت کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت عذاب میں ڈال دئے جائیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ (اثم = وہ عمل جس سے فرد یا معاشرے کی توانائی میں کمی آ جائے۔ عدوان = عداوت = حد سے گزرنا۔ اخلاقی حدود توڑنا = تشدد)

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝ ع 10 4 10

2:86 یہ وہ لوگ ہیں جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی یعنی فوری مفاد خریدتے ہیں۔ لہٰذا نہ ہی عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا نہ کسی طرح کی مدد انہیں ملے گی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ۝

2:87 بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے رسول بھیجتے رہے اور عیسیٰ ابن مریم کو صاف روشن سچائی کے ساتھ بھیجا اور روح قدسی یعنی جبرائیل سے ان کو مدد دی۔ جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے پیغامات لے کر آتا جو تمہاری خواہشات کے مطابق نہ ہوتے تو تم تکبر کا رویہ اختیار کر لیتے۔ ان میں سے بعض کو تم جھٹلاتے رہے اور بعض کو قتل کرتے رہے۔ [روح القدس = جبرائیل۔ دیکھئے 26:193, 16:2, 5:110, 2:87, 2:253]

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۝

2:88 (اور اب بھی وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل تو علم سے لبالب بھرے ہوئے ہیں) اور ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہیں۔ بات یہ نہیں البتہ اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیا ہے بہ سبب ان کے کفر کے۔ لہٰذا کم ہی لوگ ان میں ایمان لائیں گے۔ (لعنت = رحمت الٰہی سے محرومی)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

2:89 جب ان کے پاس اللہ کی بارگاہ سے کتاب آ گئی ہے یعنی قرآن، جو ان کے صحیفے کی سچائی کی تصدیق کرتی ہے تو وہ صاف صاف کھلے منکر ہو جاتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ دعا کیا کرتے تھے کہ انہیں منکرین وحی پر (اخلاقی) فتح حاصل ہو۔ تو جب یہ آیات آ پہنچیں جنہیں وہ خوب پہچانتے ہیں تو وہ ان کا انکار کرتے ہیں اور جو کچھ جانتے ہیں اسے چھپاتے ہیں۔ ناشکروں کے لئے اللہ کی جانب سے رحمت سلب کر لی جاتی ہے۔ (کفر = انکار = مخالفت = چھپانا = ناشکری 2:157, 2:101)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

2:90 (اہل یہود سے یہ بات برداشت نہ ہوئی کہ وحی ءالٰہی اب ایک غیر اسرائیلی نبی پر کیوں آئی ہے) جس چیز یعنی جان کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں (شخصیت) کو بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل وحی نازل کرتا ہے۔ وہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کا انکار کرنے لگے تو غضب بالائے غضب میں مبتلا ہو گئے۔ جو شخص بھی سچائی کی مخالفت کرے گا اس کا منطقی انجام رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔ [غیر اسرائیلی نبی 7:157, 5:18, 2:142, 2:101, 2:97۔ یاد رکھئے کہ قرآن کریم نے ایک ہی معزز ہستی کو کہیں نبی اور کہیں رسول کہا ہے۔ یعنی نبی اور رسول دو مختلف انسان نہیں ہوتے۔ وحی ءالٰہی پانے کی جہت سے وہ نبی ہوئے اور لوگوں تک پیغام پہنچانے کے اعتبار سے وہی ہستی رسول یا قاصد کہلائی]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۭ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

2:91 جب ان سے کہا جاتا ہے، جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اسے سچ مانو تو کہتے ہیں ہم تو اسی کو مانیں گے جو کتاب ہم پر پہلے نازل ہو چکی ہے۔ (یعنی تورات) یہ قرآن تو الحق ہے اور اس صحیفے کی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے کہیے اگر تم خود کو صاحب ایمان سمجھتے ہو تو اللہ کے پیغمبروں کو قتل کیوں کرتے تھے؟ (دیکھئے 58:21) قتل کے معنی ہیں ذلیل کرنا، لڑائی کرنا، مخالفت کرنا، غیر مؤثر بنا دینا، وغیرہ بھی شامل ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

2:92 اور موسیٰ تم پر روشن ثبوت کے ساتھ سچائی لے کر آئے اس کے باوجود تم نے ان کی غیر موجودگی میں بچھڑے کو

معبود بنالیا۔اس طرح تم نے خود اپنے ہی حق میں ظلم کیا۔[ظلم = کسی شے کو اس کی مناسب جگہ سے ہٹا دینا = انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنا =حق دار کا حق مار لینا = ناانصافی]

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

2:93 پھر یاد کرو جب ہم نے تم سے بلند پہاڑ طور کے عین نیچے پکا عہد لیا کہ جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہنا اور اس کے ارشادات غور سے سننا۔اہل یہود بولے، ہم سنیں گے لیکن مانیں گے نہیں۔(ایک محسوس معبود کی آرزو ان کے دلوں میں اتنی شدید تھی کہ سمجھئے گویا) ان کے کفر کے سبب بچھڑا ان کے دلوں میں رچ بس گیا تھا۔فرما دیجئے اگر یہی تمہارا ایمان ہے تو یہ تمہیں بڑی برائی سکھاتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

2:94 (اے پیغمبر!) فرما دیجئے کہ اگر آخرت کا دائمی گھر اللہ کی نگاہوں میں اور لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم یہودیوں کے لئے مخصوص ہے تو ذرا موت کی تمنا کر کے تو دکھاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

2:95 لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو انکے ہاتھوں آگے پہنچ چکے ہیں یہ کبھی موت کی آرزو زباں پر نہ لائیں گے۔اور پھر اللہ تو ان لوگوں سے بخوبی واقف ہے جو لوگوں پر اور خود اپنی ذات پر ظلم کرتے رہتے ہیں۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۛ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

ع 11 10 11 معانقة 2 عند المناخرين 12

2:96 بلکہ ان کو تم اور لوگوں سے کہیں زیادہ زندگی کی حرص میں مبتلا دیکھو گے حتیٰ کہ مشرکین سے بھی زیادہ۔ان میں ہر ایک یہی چاہتا ہے کاش! وہ ہزار برس جیتا رہے۔بات سیدھی ہے، کتنی بھی عمر کیوں نہ مل جائے اسے عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔اللہ ہر لحظہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

2:97 (وہ جبرائیل سے ناخوش ہیں کہ غیر اسرائیلی نبی پر وحی کیوں لے کر آ گئے) فرما دیجئے جبرائیل سے کوئی شخص کیوں دشمنی رکھے۔اس نے تو (اے پیغمبر!) آپ کے دل پر یہ کتاب اللہ کے حکم سے نازل کی ہے جو پہلے صحیفوں میں باقی سچائیوں کی تصدیق کرتی ہے اور یہ قرآن تو ہدایت اور روشنی کا مینار ہے اور جو اس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل

کریں ان کے لئے عظیم خوشخبری ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

2:98 جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، اللہ حق کے ایسے دشمنوں کا مخالف ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝

2:99 ہم نے آپ پر واضح آیات نازل فرمائی ہیں۔ ان سے وہی انکار کرتے ہیں جو راہِ راست سے بھٹک جانے والے ہوں۔ [فسق اور فاسق = پھل کی وہ گٹھلی جو وقت سے پہلے علیحدہ ہو جائے۔ راستے پر پھسلنے والے = سڑک کو چھوڑ کر کیچڑ میں چلنے والے = تنظیم کی خلاف ورزی کرنے والے = راہ گم کردہ = صراط مستقیم سے بھٹکنے والے]

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

2:100 (یہ فسق ان کی روزمرہ کی زندگی میں ظاہر ہوتا رہتا ہے) کیا یہ درست نہیں کہ جب بھی وہ اوروں سے کوئی معاہدہ کرتے تھے تو ان میں سے کوئی فریق اسے بے کار کاغذ کے ٹکڑے کی طرح ایک طرف پھینک دیتا ہے۔ (اور باقی لوگ اپنی اجتماعی ذمہ داری سے خود کو آزاد سمجھتے ہیں؟) بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جان بوجھ کر کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔

وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۤ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

2:101 اور اب کہ اللہ کی بارگاہ سے پیغمبر تشریف لائے ہیں اور وہ ان کے صحیفے کی تصدیق بھی کرتے ہیں تو ان میں ایک جماعت نے اللہ کی کتاب تورات کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں (کہ اس میں بنی محمدؐ کی آمد کے بارے میں کیا لکھا ہے؟) [مصدق = جو سچائی کی تصدیق کرے 7:159، 61:6 غور کیجئے کہ قرآن کریم تورات کے صرف ان حصوں کی تصدیق کرتا ہے جن میں تحریف نہیں ہوئی۔ رسول کریمؐ کی آمد کے بارے میں دیکھئے Duet 18:5 اور 18:18 اس کے علاوہ انجیل یوحنا 4:16 , 15:26 ,16:7-8

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

2:102 (یہ لوگ پہلے بھی گمان کی پیروی کرتے رہے ہیں۔) کچھ شیطان صفت لوگوں نے سلیمان کی مملکت میں افواہ اڑائی تھی۔ سلیمان نے کبھی اللہ کے قوانین کا انکار نہیں کیا لیکن شیطان صفت لوگوں نے کفر کیا۔ انہوں نے ایک کہانی گھڑی کہ دو فرشتے ھاروت اور ماروت ملک بابل میں اترے تھے اور انہوں نے کچھ لوگوں کو سحر سکھایا تھا۔ وہ لوگوں کو ہوشیار کر دیتے تھے کہ دیکھو ہم تمہیں لچار ہے ہیں تم کفر میں نہ پڑنا۔ افواہ یہ بھی تھی کہ لوگ ان سے ایسا سحر سیکھ لیتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں لیکن یہ کہ اللہ کے قانون کے خلاف کسی کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ پھر بھی لوگ ان سے کچھ ایسے منتر سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ سب جانتے تھے کہ جو شخص سحر و منتر وغیرہ کا خریدار ہوگا اسکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ کتنی خراب قیمت تھی جس کے بدلے وہ لوگ اپنی انسانیت بیچ ڈالتے تھے اگر وہ سمجھتے۔ [ھاروت و ماروت کی تمام داستان کو اس آیت میں ھزلیات یعنی خرافات کہا گیا ہے۔ سحر، جادو، تعویذ، گنڈہ، چھلاوا، آسیب، بھوت پریت، چڑیل، نظر بد، دست شناسی، ستارہ شناسی، مستقبل کا حال بتانا، دیو، پریاں، یہ سب انسانی وہم ہیں۔ کائنات میں کوئی شے اور کوئی کام اللہ کے غیر متبدل قوانین کے خلاف نہیں۔ البتہ وہم و گمان بعض اوقات لوگوں کو پریشانی میں ضرور ڈال دیتے ہیں۔ 3:123-127 ,6:73 ,7:54 ,45:22 سحر = باطل کو حق کی طرح پیش کرنا = دھوکا = فریب = جھوٹ۔]

ع 12 12 وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

2:103 اگر وہ یقین رکھتے کہ اللہ کے قوانین غیر متبدل ہیں تو انہیں اپنے اعمال کا بہترین صلہ اللہ کی بارگاہ سے ملتا۔ ایسا اس لئے ہوتا کہ وہ صحیح علم رکھتے۔ [اللہ کے قوانین کبھی نہیں بدلتے 17:77 ,33:62 ,35:43 ,48:23]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

2:104 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت پا چکے ہو! نبی سے ہرگز نہ کہو راعنا یعنی ہماری بات سنئے۔ بلکہ کہا کرو انظرنا یعنی ہماری طرف توجہ فرمایئے اور پھر توجہ سے آپ کی بات سنو۔ جو لوگ ایسے احکامات کی پرواہ نہیں کرتے ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ [ترجموں میں عام طور سے اے ایمان والو! یا اے اہل ایمان! لکھا جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ''آمنو'' ایک فعل ہے۔ دوسرے یہ کہ ایمان جب تک سوچ سمجھ کر نہ لایا جائے بات نہیں بنتی۔ پیدائشی مسلمان ہونا اللہ کی نگاہ میں کوئی شے نہیں۔ دیکھئے 4:136 ,12:108 راعنا کہنے سے اس لئے بھی منع فرمایا گیا کہ عربی زبان میں اس

کے معنی ہوتے ہیں تم ہمارے چرواہے بن جاؤ۔ زبان موڑ کر یہی لفظ کہنے سے عبرانی معنی نکلتے ہیں، تم بہرے ہو جاؤ۔ کچھ یہودی آنحضرتؐ کی اس طرح توہین کیا کرتے تھے 4:46]

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

2:105 ایمان والو! نہ اہل کتاب کے منکرین اس چیز کو پسند کرتے ہیں، اور نہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے، کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے خیر نازل ہو لیکن اللہ اپنے قانون کے مطابق جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت کے ساتھ (نبوت کے لئے) چن لیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

2:106 یاد رکھو کہ اگلے وقتوں کا کوئی پیغام کوئی آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا انسانوں کی یاداشت سے فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت زمانے کی مناسبت سے بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز اور ہر فعل پر قادر ہے؟ [اہل کتاب میں سے کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ آخر ایک جدید پیغام وحی کی ضرورت کیا تھی؟ بات سیدھی ہے۔ چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ اللہ کی آیات میں ملاوٹ اور تحریف ہوتی رہی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی آیات کو منسوخ فرمایا اور اسکی جگہ پر صحیح قرآنی آیات کو نازل فرمایا۔ دیکھئے 2:104 اس بات کو مدنظر رکھا جائے انسانی تہذیب کا ارتقاء اب اس مقام پر پہنچ گیا ہے جب تمام بنی نوع انسان کو اللہ کا آخری پیغام مکمل صورت میں عطا کر دیا جائے، آسانی سے دور دراز تک اس کی اشاعت ہو سکے اور اسے ہمیشہ کے لئے محفوظ کیا جا سکے 22:52, 16:101, 15:9, 6:115-116, 5:48]

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

2:107 کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ کے سوا تمہارا نہ تو کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار۔

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

2:108 کیا تم اپنے رسول سے اسی طرح کے سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے؟ جس شخص نے (پیغمبر کو ایذا دینے کے لئے بہانے تراشے) اس نے گویا ایمان کے بدلے کفر لے لیا اور سیدھی راہ

سے بھٹک گیا۔ [کھلی کھلی سچائی پر غور کرنے کی بجائے موسیٰؑ کے لوگوں نے کبھی اللہ کو آمنے سامنے دیکھنے کا مطالبہ کیا، کبھی بہانے تراشتے رہے، کبھی بے مقصد سوال کرتے رہے جیسے گائے کے بارے میں 5:101, 5:24, 4:153, 2:67-71]

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾

2:109 بہت سے اہل کتاب حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ایمان سے فیض یاب ہونے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں اگرچہ سچائی ان پر ظاہر ہو چکی ہے۔ انہیں درگزر اور معاف کر دیں اور اپنی راہوں پر چلنے دیں یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرما دے۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس نے ہر شے اور واقعات کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾

2:110 تم نظام صلوٰۃ قائم کرنے کی کوششوں میں لگے رہو اور معاشرے میں زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام جاری کرو (جہاں کوئی شخص رزق کریم سے محروم نہیں رہتا) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیج رکھو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١١١﴾

2:111 وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ یہود و نصاریٰ میں سے ہو۔ یہ سب ان کی خوش خیالیاں ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے، اگر تم سچے ہو تو کوئی روشن دلیل تو پیش کرو [قرآن کریم کی صداقت پر غور فرمایئے۔ ایک طرف نصاریٰ ہیں جو عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ دوسری طرف یہود ہیں جو فخر سے کہتے پھرتے ہیں ہم وہ ہیں جنہوں نے اس مکار انسان (عیسیٰؑ) کو سولی پر چڑھایا۔ اتنے بڑے اختلاف کے باوجود سب جانتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ آپس میں گہرے دوست ہوتے ہیں ان کے آپس کے گمان 2:113 میں ملاحظہ فرمائیں]۔

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١٢﴾ ع 13 13

2:112 ہاں بلاشبہ جو شخص سچے دل سے اپنا جسم و جان اللہ کے لئے وقف کر دے، اور اپنے عمل سے ظاہر کرے اور لوگوں کی منفعت کے کام کرے۔ ایسے شخص کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ ایسوں کو نہ خوف لاحق ہوگا نہ وہ حزن

وبال میں مبتلا ہوں گے۔[2:62، 7:180، 41:40]

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

2:113 یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی (اپنے عقیدوں کی) کوئی بنیاد نہیں رکھتے اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کوئی بنیاد نہیں رکھتے۔ ہر چند کہ وہ کتاب پڑھتے ہیں۔ ایسی باتیں تو وہ لوگ کرتے ہیں جو علم سے کورے ہوں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے رہتے ہیں قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

2:114 اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی عبادت گاہوں میں اللہ کے نام کا ذکر کرنے سے بھی روکے اور نظام الٰہی کو تباہ کرنے کی کوششوں میں لگا رہے۔ ان پر تو واجب تھا کہ مساجد میں اللہ کے قانون سے ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے اس دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:115 یاد رکھنا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے ہیں۔ جدھر تم رخ کرو وہیں اللہ کی ذات ہے۔ بے شک اللہ وسیع علم رکھتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

2:116 وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ بیٹا رکھتا ہے۔ ہرگز نہیں! وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے بڑی شان والا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ [وہ بیوی بچوں سے بے نیاز ہے۔ دیکھئے سورۃ 112 الاخلاص]

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

2:117 وہ آسمانوں اور زمین کو اول تا آخر پیدا کرنے والا ہے۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اتنا ہی ارشاد فرما دیتا ہے "ہو جا" بس وہ ہو جاتا ہے۔ (وہ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسی کے ساتھ ہی اُس شے کی تخلیق کا آغاز ہو جاتا ہے۔ لیکن اس نے کائنات میں اپنے قوانین نافذ کر دیئے ہیں جن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ بغیر

بیوی کے بیٹا نہیں ہوسکتا۔ دیکھئے 6:101-102)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

2:118 بے علم لوگ کہتے ہیں، اللہ ہم سے خود کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہم پر کوئی آیت کیوں نہیں اترتی ہے۔ اگلے وقتوں کے لوگ بھی اسی قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ (دیکھو!) ان لوگوں کے طرز ہائے فکر، دل ودماغ، خیالات کتنے ملتے جلتے ہیں! بلاشبہ ہم نے اپنی آیات جو سچائی کی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے صاف صاف بیان کی ہیں ان کے لئے جو صاحب یقین ہیں یا (جو یقین کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں۔)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝

2:119 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو سچائی کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور برائی کے برے انجام سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ جنہوں نے پہلے ہی جہنم کے ساتھی بننے کا فیصلہ کرلیا ہے ان کے بارے میں آپ سے کوئی پرسش نہ ہوگی۔

[جحیم = بھڑکتی ہوئی آگ = اتنی بڑی دیوار جو انسان کو ارتقا سے، آگے بڑھنے سے روک دے = جہنم 13:120]

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

وقف منزل

2:120 نہ یہود آپ سے خوش ہوں گے نہ نصاریٰ جب تک آپ ان کے مذہب کی پیروی اختیار نہ کریں۔ کہہ دیجئے سچی راہنمائی تو اللہ کی راہنمائی ہے۔ اور اگر آپ نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کو اللہ کی گرفت سے بچانے والا، نہ کوئی دوست میسر آئے گا اور نہ کوئی مددگار۔

ع 14 9 14 اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

2:121 جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اسے اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح اسکو پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ صحیح معنوں میں ایمان رکھنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اس کتاب کا انکار کرتے ہیں سراسر گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔ [تلاوت کے معنی صرف پڑھنا نہیں بلکہ سمجھنا، غور وتدبر کرنا اور اس پر عمل کرنا ہوتے ہیں]

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

2:122 (بنی اسرائیل یہ بات خوب سمجھتے ہیں 62:5) اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب میں نے تمہیں اپنی نعمتوں سے خوب نوازا تھا اور میں نے اس دور کی سب قوموں سے زیادہ تم پر فضل کیا تھا۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

2:123 (اللہ کسی قوم کو بلاسبب نہ سزا دیتا ہے نہ نوازتا ہے۔ اس کا قانون سب کے لئے ایک ہے) لہٰذا اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کام نہ آئے نہ اس سے کسی قسم کا ہرجانہ قبول کیا جائے نہ اس کو کسی کی سفارش فائدہ دے سکے اور نہ لوگوں کو کسی طرح کی بھی کوئی مدد مل سکے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

2:124 (یاد رکھنے کے لائق ہے یہ بات) جب ابراھیم کو ان کے پروردگار نے مشکل حالات سے گزارا اور وہ ہر آزمائش میں پورے اترے۔ (اللہ نے فرمایا) 'میں تمہیں تمام انسانیت کے لئے مثالی امام (پیشوا) بناتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا 'اے رب! میری نسل میں بھی؟ فرمایا میرا عہد ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں۔ [دیکھا آپ نے؟ ایک بڑے آدمی کی اولاد ہونا کچھ کام نہیں آتا۔ مشکل حالات میں ابراھیمؑ نے نمرود جیسے جابر بادشاہ سے ٹکر لی۔ اپنے باپ آزر جو نمرود کے مہنت (یعنی مہا پجاری) تھے ان کی مخالفت مول لی۔ آپ کے دور کا نمرود شداد تھا جس نے آج کے عراق کے شہر 'اُر' میں خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔]

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

2:125 پھر جب ہم نے انسانوں کے اتحاد اور امن و تحفظ کے لئے ایک گھر (مکہ میں) بنوایا اور حکم دیا کہ مقام و منصب ابراھیمی کے حصول کے لئے اللہ کے احکامات کے پیچھے پیچھے چلنے کی جدوجہد کرو۔ اور ہم نے ابراھیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو اور اس نظام حیات کو ہر طرح کے باطل سے پاک رکھو ان لوگوں کے لئے جو اس کے گرد اتحاد قائم رکھیں گے اور بلند مقاصد کے لئے پوری کوشش کرتے رہیں گے اور احکام الٰہی کے آگے انکساری کے ساتھ سر تسلیم خم کریں گے۔ [بیت = گھر = کعبہ = علامتی اللہ کا گھر (مکہ میں) = بنی نوع انسان کے اتحاد کا مرکز 2:142 ، 3:93 ، 5:97 ، 14:35 ، 22:25۔ مصلّٰی = اللہ کی فرمانبرداری۔ مقام ابراھیم = ابراھیمؑ کا منصب۔ طائفین = حقوق انسانی کے پاسبان = انسانیت کے خادم۔ عاکفین = وہ لوگ جو اپنے فریضہ کے لئے ہمیشہ حاضر ہوں۔]

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ

وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

2:126 ابراھیم نے دعا کی کہ اے پروردگار اس شہر (مکہ) کو جائے امن بنا دیجئے اور یہاں رہنے والوں میں سے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائیں انہیں ہر طرح کے ثمرات عطا فرمایئے۔ اللہ نے فرمایا' جو شخص کفر بھی کرے گا میں اسے بھی فیض یاب کروں گا اور دنیاوی زندگی میں ان کا حصہ عطا کروں گا۔ (یہ علیحدہ بات ہے کہ) میں انہیں بالآخر آگ کے عذاب میں مبتلا کر دوں گا جو برا ٹھکانہ ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

2:127 جب ابراھیم اور اسمٰعیل اللہ کے گھر کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے تو دعا کئے جاتے تھے، اے ہمارے رب' ہماری اس خدمت کو قبول فرمالیجئے۔ آپ خوب سننے، جاننے والے ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

2:128 اے پروردگار! ہمیں اپنی بارگاہ میں سر تسلیم خم کرنے والے (مسلم) بنایئے اور ہماری اولاد (نسل) میں بھی وہ امت اٹھایئے جو صرف آپ کے لئے مسلم (فرمانبردار) ہوں۔ ہمیں اپنی فرمانبرداری اور خدمت کے بہترین طریقے بتا دیجئے اور ہمیں اس لائق بنایئے کہ ہم اپنی غلطیوں کی اصلاح کر سکیں۔ بے شک آپ خامیوں کو درگزر کرنے والے مہربان ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع 15 15

2:129 ہمارے پروردگار! (یہی لوگ جو ہمارے ساتھ ہیں ان کی آئندہ نسلوں) میں ایک رسول پیدا کیجئے جو آپ کے پیغامات ان تک پہنچائیں اور انہیں کتاب کا علم اور حکمت کی باتیں سکھایا کریں اور پاک کریں انہیں برائیوں اور باطل عقائد سے کہ لوگوں کے کام آنے سے خود انسانی شخصیت کی تکمیل ہوتی ہے۔ بے شک آپ قوی اور صاحب حکمت ہیں۔ [زکوٰۃ سے تزکیہ = ذات کی نشوونما شخصیت کا ارتقا]

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

2:130 بھلا کون ہوگا جو ابراھیم کے طور طریقے چھوڑے گا؟ سوائے اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی بلند مقام بخشا تھا اور آخرت میں بھی وہ ان لوگوں میں شمار ہوں گے جنہوں نے معاشرے کی اصلاح کے بڑے

کارنامے انجام دیئے۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۙ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ ۝

2:131 جب ان کے رب نے فرمایا' میرے احکام کے آگے سر جھکائے رکھنا تو انہوں (ابراھیم) نے کہا' میں رب العالمین کی آگے سر جھکاتا ہوں۔

وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَٰهِـۧمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۖ يَٰبَنِىَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝

2:132 ابراھیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی، اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے تو آخری سانس تک (اسی دین کے) اطاعت گزار (مسلم) ہی رہنا۔ [دین = اللہ کا تجویز کردہ نظام حیات۔ دین اجتماعی حیثیت رکھتا ہے جس میں سب لوگ بہترین اخلاقی اقدار کے ساتھ امن وسکون کی زندگی گزارتے ہیں۔ مذہب کا لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ لیکن یہ کچھ رسوم ورواج کا مجموعہ ہوتا ہے جسے انفرادی طور سے لوگوں سے الگ تھلگ ہوکر کونے میں بیٹھ کر اللہ ہو کہہ کر خیال کرتے ہیں کہ یہ جنت کا ذریعہ ہے۔]

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى ۖ قَالُوا۟ نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ۝

2:133 (اے بنی اسرائیل! اگرچہ تم اس وقت موجود نہیں تھے) لیکن کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ جب یعقوبؑ کو موت نے آلیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا' میرے بعد تم لوگ کس کی فرمانبرداری کرو گے؟ ان سب نے جواب دیا' ہم اسی کی عبادت کریں گے جو آپ کا اور آپ کے آباؤاجداد، ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کا الٰہ ہے جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝

2:134 بہرکیف یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔ ان کے لئے ان کے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ جو کام وہ کرتے تھے ان کے بارے میں تم سے پوچھا تک نہ جائے گا۔ [اس طرح کے جھوٹے عقیدے جیسے یہود کا اللہ کی چہیتی قوم ہونا' ازلی گناہ کہ ہر بچہ آدم کا گناہ لے کر پیدا ہوتا ہے اور لہو کا کفارہ کہ عیسیٰؑ نے سولی پر اپنی جان دے کر انہیں اللہ کا بیٹا ماننے والوں کی بخشش کا سامان کر دیا ہے، ان عظیم انبیاء کے پیروکاروں نے اسی قسم کے باطل عقائد ایجاد کر لئے۔ جبکہ اللہ کا قانون یہ ہے کہ ہر شخص صرف اپنے اعمال کا صلہ پائے گا۔ 6:164, 39:7, 53:38]

وَقَالُوا۟ كُونُوا۟ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ تَهْتَدُوا۟ ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِـۧمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ۝

2:135 پھر بھی وہ کہتے ہیں، کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ (یہودی کہتے ہیں یہودی ہو جاؤ، نصرانی کہتے ہیں کہ نصرانی ہو جاؤ) تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ کہیے، ہرگز نہیں۔ ہمارا راستہ تو ابراھیم کا راستہ ہے جو حنیف یعنی سیدھی راہ پر چلنے والے تھے اور ہر باطل سے منہ موڑ چکے تھے۔ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے۔ [ابراھیمؑ نہ یہودی تھے نہ عیسائی 3:67۔ نوٹ کیجئے کہ ابراھیمؑ کے بیٹے اسحٰقؑ تھے اور ان کے بیٹے یعقوبؑ۔ یہود تو آل یعقوب کو کہا جاتا ہے۔ رہے نصاریٰ سو وہ اپنا رشتہ عیسیٰؑ کے ساتھ جوڑتے ہیں جو صدیوں بعد تشریف لائے تھے۔]

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

2:136 (اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے) کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی ہے اور ان صحیفوں پر جو ابراھیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کی اولاد (یعنی ان کے بعد آنے والے انبیائے بنی اسرائیل پر) اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر پیغمبروں کو ان کے رب سے عطا ہوئیں۔ ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ (کیونکہ وہ سب ایک ہی پیغام لائے تھے) اور ہم صرف اللہ (جو الٰہِ واحد ہے) اسی کے لئے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ (فرمانبردار ہیں)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

2:137 تو اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے لیکن اگر وہ رخ پھیر لیں تو وہ (مذکورہ انبیاء کے پیغام کے) مخالف ہوں گے اور انتشار کا باعث بنیں گے۔ بہرکیف تمہارے لئے اللہ کافی ہے وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

2:138 اللہ کا رنگ (یعنی صفات اختیار کرو) کون ہے جو زندگی کو بہتر رنگ دے سکے سوائے اللہ کے۔ ہم اسی کے فرمانبردار اور عبادت گزار ہیں۔ [اللہ کا رنگ، دیکھئے 83:28 یعنی اس کی صفات کو انسانی حد تک اپنی زندگی میں نافذ کرنا۔ مثلاً رحم، تخلیق، عفو، درگزر، حصول علم، امن و سکون، دوسروں کا خیال رکھنا، اپنے فریضہ (ڈیوٹی) سے غافل نہ ہونا، عزم و استقلال، پختہ ارادہ، عدل و انصاف، اوروں کی حفاظت، سخاوت، اتحاد، جذبات پر کنٹرول، نرمی اور شائستگی، اوروں کے لئے حاضر رہنا، اچھے کو اچھا کہنا، اخلاقی جراءت، صبر و استقلال، سچی راہ دکھانا، ایفائے عہد، یقین، امانت

ودیانت، لوگوں کو فائدہ پہنچانا، توجہ سے سننا اور دیکھنا، پاکیزگی، کردار، احساس، ذمہ داری وغیرہ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس صفاتی قوسِ قزح کے آئینے میں خود کو آزما سکتے ہیں کہ ہم تزکیہ یا تکمیل انسانیت کی راہ میں کونسی سیڑھی پر کھڑے ہیں؟]

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝

2:139 (اہل کتاب سے) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو جبکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بے شک ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہم اس کی راہ میں مخلص ہیں۔ [اللہ کی نظر میں عظمت کا معیار صرف کردار ہے نہ کہ رنگ و نسل اور قومیت۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ کو صرف بنی اسرائیل سے دلچسپی ہے جبکہ وہ کل انسانیت کا پروردگار ہے۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے بیٹے کو زمین پر قربانی کے لئے بھیجا تا کہ وہ ازلی گناہ کا کفارہ ادا کر دے یعنی وہ نافرمانی جو آدم سے ہوئی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ ہر انسانی بچہ صاف ستھری سلیٹ لے کر پیدا ہوتا ہے اور صرف اپنے کئے کا ذمہ دار ہوتا ہے 17:70, 2:111, 114:1, 53:38, 49:13]

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

2:140 (اے یہود و نصاریٰ) یہ تم کیا کہتے ہو کہ ابراہیم، اسمٰعیل، یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی ہی تھے۔ کہہ دیجئے کیا تم اللہ سے زیادہ جانتے ہو؟ بھلا اس سے بڑھ کر ناانصاف کون ہوگا جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس موجود ہے؟ جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں۔ [قرآن یہاں ایک حیرت ناک تاریخی حقیقت کا انکشاف کر رہا ہے۔ چند صدیاں پہلے بائبل کے بڑے دانشور (سکالر) متفق ہو چکے ہیں کہ یہودیت کی اصطلاح تو مذکورہ پیغمبروں کے بہت بعد ایجاد کی گئی۔ اسی طرح عیسیٰؑ کو اپنی زندگی کے دوران نصرانیت یا عیسائیت کے الفاظ کا کچھ علم نہ تھا]

ع 16 12 16 تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

2:141 بہر کیف یہ سب لوگ جو گزر گئے، انہیں وہی ملے گا جو انہوں نے کمایا اور تمہیں وہ جو تم کماؤ گے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے تم سے ان کی پرسش نہیں ہوگی۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

2:142 کم عقل لوگ کہیں گے کہ ان لوگوں (مسلمانوں کو) کس چیز نے یہود کے قبلہ (مرکز) سے پھیر دیا ہے۔ کہہ دیجئے مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں وہ ہر شخص کو راہنمائی بخشتا ہے جو راہ نمائی چاہے۔ [یروشلم کو اہل یہود اپنا قبلہ سمجھتے تھے اور غیر یہود کو کم تر جانتے تھے لیکن اللہ کی نگاہ میں قوموں قبیلوں کی تفریق کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ اللہ کے آخری پیغام کے تحت اولین قبلہ تو کعبہ ہے جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے بنایا تھا۔ اور وہ اتحاد انسانی کا مظہر بن کر رہے گا۔ 2:213 ، 3:96 ، 4:170 ، 7:158، 10:19، 21:107، 22:49 ، 57:25]

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:143 اس طرح ہم نے تمہیں امت وسطیٰ (مرکزی، بین الاقوامی اور متوازن امت) بنایا ہے تاکہ تم تمام انسانیت پر سچائی اور نیکی کی مثال بن کر ابھرو اور پیغمبر تم پر گواہ رہیں گے۔ (اے رسولؐ!) جس قبلہ پر تم پہلے تھے اسے ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا تاکہ ان لوگوں میں امتیاز ہو جائے جو رسول کی پیروی کرتا ہے اور وہ جو الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ یہ تبدیلی صرف کچھ لوگوں کو گراں گزری ہے سوائے ان کے جو اللہ کے قانون ہدایت کو مانتے ہیں۔ اللہ ہرگز تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں۔ بے شک اللہ انسانوں کے لئے مہربان اور رحیم ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

2:144 (اے رسولؐ!) ہم تمہاری شدت آرزو اور جذبہ وشوق دیکھ رہے ہیں لہٰذا ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ اب اپنا چہرہ اور توجہ مسجد الحرام کی طرف رکھو۔ بے شک جن لوگوں کو پہلے کتاب دی گئی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی جانب سے یہ وحی برحق ہے۔ اللہ بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں۔ [وجھہ = چہرہ = مکمل وجود، قبلہ = مرکز فکر و عمل = نظریہ (آئیڈیالوجی) اور توحید کی علامت = انسانیت کے اتحاد کا مظہر۔ اس آیت میں صرف چہرے پھیرنے سے مراد نہیں۔ دیکھئے 2:177]

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ

بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ

2:145 اگر آپ اہل کتاب کے سامنے بہترین ثبوت بھی پیش کریں تو یہ لوگ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور آپ بھی ان کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے اور نہیں ہے ان میں کوئی گروہ پیروی کرنے والا دوسرے گروہ کے قبلہ کی۔ اب جبکہ آپ کے پاس علم وحی آچکا ہے اگر آپ ان لوگوں کی بے جا خواہشات کی پیروی کریں گے تو یقیناً آپ کا شمار زمرہ گم کردہ بے انصافوں میں ہوگا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۘ

2:146 جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی تھی وہ اس کتاب کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک فریق جانتے بوجھتے سچائی کو چھپا رہا ہے۔ [بائیبل کی پیدائش 12:13-18 اور انجیل یوحنا 15:26,14:16 اور 16:7 میں حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل میں محمدؐ کی نبوت کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔ انجیل برنباس میں تو صاف طور سے محمدؐ لکھا ہوا ہے۔ لیکن 496ء میں پوپ گلیسیس (Gelasius) نے عربی نام دیکھ کر اس انجیل پر پابندی لگادی۔]

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۘ

2:147 (یہ قبلہ اور یہ قرآن) یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے عین حق ہے لہٰذا اس بارے میں شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۘ

2:148 ہر شخص کا ایک مقصد حیات ہوتا ہے جس کے پیچھے وہ چلتا ہے لیکن تم لوگ بھلائی کے کاموں میں جو معاشرے کے لئے مفید ہوں آگے بڑھ جایا کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو جمع کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۘ

2:149 تم کہیں بھی آؤ جاؤ اپنی ہستی کو مسجد الحرام سے وابستہ رکھو۔ یہی تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو (کس طرح جیتے ہو) اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ [مسجد الحرام کو بالآخر انسانیت کے اتحاد کا مرکز بننا

ہے]

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

2:150 (پھر سنو) تم کہیں سے آؤ کہیں جاؤ اپنی ہستی کو مسجد الحرام سے وابستہ رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو لوگ تمہیں کبھی الزام نہ دے سکیں گے سوائے ان کے جو بے انصافی پر تلے ہوئے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ تم یونہی رسوم کے اسیر ہو کر رہ گئے ہو) ایسے لوگوں سے خوف نہ کرنا بلکہ صرف مجھ سے ڈرنا تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دوں اور تم راہ روشن پر چلو۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ معانقة 3

2:151 لہٰذا ہم نے تم ہی میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم تک ہماری آیات پہنچاتے ہیں اور تمہاری شخصیت بلند کرنے کے طور طریقے انہیں آیات سے سکھاتے ہیں۔ اس طرح وہ تمہیں کتاب سے علم اور حکمت و دانش سکھاتے ہیں۔ وہ تمہیں وہ سب سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ ع 18 5 2

2:152 لہٰذا مجھے یاد رکھا کرو۔ میرا نام بلند کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور تمہیں اونچا مقام عطا کروں گا۔ میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرنا۔ (ذکر = یاد رکھنا = نام بلند کرنا = زندگی میں اونچا مقام حاصل کرنا۔ شکر = زبان اور عمل سے سپاس گزار ہونا۔ اللہ کی ان آیات کو اس کے بندوں تک پہنچانا = احسان شناسی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

2:153 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت حاصل کر چکے ہو صبر و استقامت کے ساتھ احکام الٰہی کی پیروی سے مدد حاصل کیا کرو۔ یقیناً اللہ استقلال رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

2:154 (اہل ایمان اللہ کی راہ میں اور نظام الٰہی کی حفاظت میں جان بھی دے دیتے ہیں 2:190) لہٰذا جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اپنے موجودہ شعور کے مطابق یہ بات محسوس نہیں کر سکتے۔ (سورۃ یٰسین آیت 36:52 سے معلوم ہوتا ہے کہ موت یوم قیامت تک ایک لمبی نیند ہے۔ اس

آیت سے عذاب قبر کی بھی نفی ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں جان دے دیتے ہیں ان کے نفس یا شخصیت میں ہنگامی ارتقاء ہوتا ہے لہٰذا وہ فوری طور پر عالم آخر میں اپنے رب کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ دیکھئے 3:169)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝

2:155 (مشکلات انسانی شخصیت کی قوت کو جانچنے کا پیمانہ ہے۔) ہم تمہیں مختلف طرح کی مشکلات سے گزاریں گے مثلاً خوف، بھوک، مال کی کمی، جانوں اور فصلوں، پھلوں کے نقصانات سے۔ استقامت رکھنے والوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

2:156 جب ان پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو اپنے قول و فعل سے کہتے ہیں، ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمارا ہر قدم اسی کی بتائی ہوئی سمت میں اٹھے گا۔(9:59)

اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

2:157 یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی ہیں جو سیدھی راہ پر ہیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

2:158 بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی حج یا عمرہ کے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرے اس پر کچھ الزام نہیں کہ وہ ان پہاڑیوں کے درمیان چکر لگا لے لیکن جو شخص لوگوں کے فائدے کے کام کرے گا تو اللہ قدر شناس اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (خیر = اچھی چیزیں۔ ایسے کام جن سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ معاشرے کی بہتری = مخلصانہ خدمت۔ صفا اور مروہ اس لئے اللہ کی نشانیاں ہیں کہ اسی خطے میں ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی جو تمام انسانیت کے اتحاد کا مرکز ہے۔) [خالی رسوم و روایات اپنانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ 2:170]

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝

2:159 بے شک وہ لوگ جو کھلی کھلی آیات اور راہنمائی کو جو ہم نے نازل فرمائی ہے اس کو چھپاتے ہیں ہر چند کہ ہم نے بنی نوع انسان کے لئے کتاب میں واضح کر دیا ہے کہ ان کو اللہ اپنی رحمت سے محروم کر دے گا اور سمجھ بوجھ رکھنے والے

لوگ بھی ان کی مذمت کریں گے۔[22:25 میں حج کا مقصد بیان کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ اسے محض رسم و رواج کی ادائیگی سمجھتے ہیں وہ انسانیت کو بڑی نعمت سے محروم کرتے ہیں۔ یہ مقدس مقصد ہے انسانیت کا اتحاد۔ لوگ وہاں جمع ہو کر باہم مشورے سے تمام دنیا کے حالات سنواریں۔ علامہ اقبال نے اسے یوں کہا:

مکّے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم ؟

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

2:160 سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کر کے صحیح راہ پر آ جاتے ہیں اور جو چھپاتے تھے اسے ظاہر کر دیتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے قصور معاف کر دیتا ہوں۔ میں توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہوں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

2:161 البتہ وہ لوگ جو سچائی کو چھپاتے یا جھٹلاتے ہیں اور اس طرح کافر ہی مر جاتے ہیں۔ اللہ، اس کے فرشتے اور انسان ان کی مذمت کریں گے۔ (لعنت = اللہ کی رحمت سے محرومی = مذمت۔ فرشتوں کی لعنت یعنی قدرتی قوانین کی خلاف ورزی کا نقصان۔ انسانوں کی لعنت یعنی لوگوں اور قوموں کے ہاتھوں ابتلا۔)

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

2:162 وہ ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں گے کہ نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا نہ اس میں کوئی وقفہ ہوگا۔

ع 19 11 3 وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾

2:163 (یاد رکھو کہ) کہ تمہارا معبود اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

2:164 (اللہ کے رسول ہمیشہ علم و بصیرت کی بنیاد پر دعوت حق دیتے ہیں 12:108) یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے فرق میں جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے ہیں اور کشتیاں جو سمندر میں تیرتی پھرتی ہیں وہ چیزیں لے کر جو لوگوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور بلند فضا سے جو (برسات) اللہ برساتا ہے اور اس کے ذریعے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور طرح طرح کی ذی حیات مخلوقات جو اس نے زمین پر پھیلا رکھی ہیں اور ہواؤں کی روانی

میں، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان اللہ کے قانون کے تابع ہیں، ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اپنی عقل کا استعمال کرتے ہیں۔ [آئن سٹائن (Einstein) نے بجا کہا تھا۔ ''کائنات اتنی منظم ہے کہ یہ کسی حادثے کا نتیجہ نہیں ہوسکتی'']

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝

2:165 پھر بھی انسانوں میں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہیں اور ان سے ایسا قریبی تعلق رکھتے ہیں جیسا اللہ سے رکھنا چاہیئے۔ جو اہل ایمان ہیں وہ اللہ سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ آہ! اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے یہ (مشرک) اگر دیکھ لیتے کہ کیسے عذاب کا سامنا ہوگا! تمام قوت و شوکت اللہ کی ہے اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ [ان دیکھے اللہ سے محبت = اللہ کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ انداد = وہ لوگ جو خود کو تکبر سے اللہ کے برابر سمجھتے ہیں = وہ قوتیں جنہیں بعض لوگ خدائی درجہ دے ڈالتے ہیں۔]

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝

2:166 وہ دن آنے والا ہے جب (خدائی کا دعویٰ کرنے والے) اپنے پیچھے چلنے والوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ عذاب دیکھتے ہی ان کے آپس کے تعلقات قطع ہو جائیں گے۔ (کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائیں گے۔)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ ع 4/4

2:167 یہ پیروی کرنے والے کہیں گے کاش! ایک بار پھر واپسی ممکن ہو تو ہم ان بڑوں سے بیزاری کا اظہار کریں جیسے وہ آج ہم سے بے زار ہو رہے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے اعمال کو حسرت بنا کر دکھا دے گا اور وہ (اپنی ہی بھڑکائی ہوئی) آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔

یہ مقام خنک جہنم ہے
نار سے نور سے تہی آغوش
اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں
اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں [اقبال۔ سیر فلک]

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

2:168 (چیزوں کو یا اعمال کو جو لوگ اپنی طرف سے حلال و حرام قرار دیتے ہیں وہ گویا انداد بن کر خدائی دعویٰ کرتے ہیں) اے لوگو! زمین پر جو کچھ جائز اور پاکیزہ ہے اسے استعمال کرو اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ [شیطان = سرکش جذبات = شیطان صفت لوگ جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں]

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

2:169 وہ تمہیں ایسے کام کرنے کو کہتا ہے جن سے دوسروں کی زندگی میں انتشار پیدا ہو اور تمہیں بے حیائی اور انتہائی بخل سکھاتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ [فحشاء = بے حیائی = حد درجہ بخل۔ شیطان صفت لوگ حرام اور حلال کی فہرستیں بنا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

2:170 جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں، نہیں ہم تو اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر چلیں گے۔ کیا! اگرچہ ان کے آباؤ اجداد نہ فہم و سمجھ رکھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ پر ہوں؟

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

2:171 ان منکرین حق کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑوں کا گلا جو گڈریے کی آواز تو سنتے ہیں لیکن محض ایک چیخ پکار۔ گویا یہ لوگ عقلی طور پر بہرے ہیں، گونگے ہیں اور اندھے ہیں۔ لہٰذا عقل و فہم کی بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ [فکری صلاحیت انسان کو عالم حیوانات سے ممتاز کرتی ہے]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

2:172 اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اسے استعمال کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کے عبادت گزار بندے ہو۔ [طیب = پاکیزہ، پسندیدہ]

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:173 اس نے تم پر مردار، لہو، خنزیر کا گوشت حرام کیا ہے اور ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے منسوب کر دی گئی ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے جب کہ اللہ کی نافرمانی دل سے منظور نہ ہو اور نہ حد سے نکل جائے تو یہ اس کے لئے شخصیت کو مجروح کر دینے والا جرم نہیں گنا جائے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

2:174 جولوگ اللہ کی کتاب کے احکام چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے ذرا دنیاوی فائدہ حاصل کرتے ہیں وہ گویا اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ یوم قیامت کو اللہ ان سے نہ کلام کرے گا نہ ان کا تزکیہ یعنی شخصیت کا ارتقاء۔ ان کے لئے تو المناک عذاب ہے۔ [یہاں غور فرمالیجئے کہ انسانی شخصیت کا ارتقاء عالم آخرت میں بھی جاری رہے گا۔ اللہ سے کلام کرنا = اللہ کی سعادتیں ان سے کلام نہیں کریں گی یعنی انہیں چھوئیں گی نہیں]

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝

2:175 یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اور حفاظت مغفرت کو چھوڑ کر عذاب خریدا۔ کتنے استقلال کے ساتھ یہ لوگ آگ کی طرف رواں دواں ہیں! [مغفرت = بخشش = حفاظت۔ غفرہ (ہیلمٹ) کو کہتے ہیں جس سے سر کی حفاظت ہوتی ہے۔]

ع 21 9 5 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝

2:176 اس لئے (کہ) بے شک اللہ نے سچائی کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ جو لوگ اس کے باوجود قرآن میں اختلافات نکالتے ہیں، بے جا بحثوں میں پڑتے اور فرقوں میں اسیر ہو جاتے ہیں اور مخالفت میں آگے نکل جاتے ہیں۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

2:177 (ان بے جا اختلافات کے نتیجے میں بالآخر ایسے لوگ رسم ورواج کو دین سمجھنے لگتے ہیں۔ 30:32) جبکہ نیکی اور شخصیت کی گراں بہا ترقی اس بات پر منحصر نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کو پھیر لو لیکن یہ سب اس طرح ممکن ہے کہ لوگ اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں اور کتاب پر اور انبیاء پر ایمان لائیں اور مال سے وابستگی کے باوجود اسے رشتے داروں، یتیموں، بیواؤں پر خرچ کریں اور ان پر جو معاشرے میں تنہا رہ گئے ہیں۔ وہ جن کی سخت محنت کی کمائی ان کی بنیادی ضروریات کو پورا نہیں کرتی وہ جن کے چلتے ہوئے کاروبار ٹھہر گئے ہیں، جن کی ملازمت چھوٹ گئی ہے، وہ جو

جسمانی طور سے معذور ہیں، وہ جن کی زندگی کسی بھی سبب سے ٹھہر گئی ہے، ضرورتمند مسافر، راہ گزر کا بیٹا، بے گھر بے سہارا، وہ جو مدد کی درخواست کریں اور وہ لوگ جن کی گردنوں میں کسی طرح کی غلامی کا بوجھ ہو یا ظلم کا یا قرض کا (اور نیکی کی راہ پر تو وہ لوگ ہیں) جو معاشرے میں نظام الٰہی قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام۔ جب عہد کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں۔ مشکل حالات اور تکلیف کا عزم سے مقابلہ کرتے ہیں اور معرکہء کارزار میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کو سچ کر دکھایا ہے اور یہی ہیں جو زندگی کا سفر سلامتی کے ساتھ طے کرتے ہیں۔ [یتیم، مسکین، ابن سبیل جیسی اصطلاحات کے سب ترجمے یہاں لکھ دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ اس آیت میں ایمان کے پانچ ارکان بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ پر، آخرت پر، فرشتوں، کتاب اور انبیاء پر۔ یہاں تقدیر پر ایمان کا کوئی ذکر نہیں۔ بعض افراد نے تقدیر کو ایمان کا چھٹا جزو بنا کر اسلام کو Fatalistic یعنی قسمت کا مارا مذہب بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ بات مشہور ہو گئی، ''وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے''۔ جبکہ قرآن جگہ جگہ فرماتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

2:178 (زندگی کا تحفظ تہذیب یافتہ معاشرے کا مرکزی ستون ہے) اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو! قانون قصاص یعنی منصفانہ بدلہ۔ قتل کے معاملات میں تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اگر ایک آزاد شخص قتل عمداً کرے تو وہی آزاد شخص قانون کا سامنا کرے گا۔ اگر کوئی خادم قتل کرے تو وہ خادم قانون کا سامنا کرے گا۔ اس طرح ایک عورت قتل کرے تو عورت قانون کے سامنے پیش ہوگی۔ البتہ مقتول کا بھائی، بہن، قریبی رشتہ دار معاف کر دے تو قاتل کو شکر گزار ہو کر منصفانہ خوں بہا ادا کرنا ہوگا۔ یہ معافی تمہارے رب کی جانب سے ایک رعایت ہے اور رحمت۔ جو کوئی اس حکم کے بعد قانون شکنی کرے گا اس کے لئے المناک عذاب تیار ہے۔ [4:92-93, 17:33, 42:40 رنگ، نسل، معاشرتی حیثیت اور مرد یا عورت ہونے سے قصاص کے منصفانہ قانون میں کوئی فرق نہیں آئے گا]

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

2:179 اے اہل فکر و نظر! اس قانون قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے تاکہ تم ایک محفوظ معاشرے میں زندگی بسر

کرو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

2:180 اس سے پہلے کہ موت تم تک آ پہنچے جان لو کہ وصیت تم پر فرض کی گئی ہے۔ ہر اس شخص پر جو مال و جائداد چھوڑ رہا ہو۔ یہ وصیت والدین، اہل خانہ اور رشتے داروں کے لئے منصفانہ طور سے کی جائے گی۔ یہ بات سیدھی راہ چلنے والوں پر فرض ہے۔ [اگر کوئی شخص وصیت نہ کر سکا ہو یا مال و جائیداد میں سے کچھ پھر بھی باقی بچ رہا ہو تو قرآن میں لواحقین کے حصے سورۃ 4:11-12 میں بیان فرما دئے ہیں۔ بعض علماء نے تو آیت 2:180 کو منسوخ تک قرار دے دیا ہے لیکن قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ ظاہر بات ہے کہ ایک باپ دو ایسے بیٹوں کا حصہ برابر کیوں تجویز کرے گا جب ان میں ایک نیک بخت بھی ہو اور ضرورت مند بھی اور دوسرا بیٹا بدکردار اور مالدار ہو۔]

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:181 جو شخص وصیت کو سننے کے بعد اسے بدل دے گا اس پر وصیت بدلنے کا بوجھ رہے گا۔ اللہ تو سب سننے جاننے والا ہے۔

ع 22 6 6 فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:182 کوئی شخص جس نے وصیت سنی ہو اور وہ وصیت کرنے والے کی جانب سے تعصب یا کسی کے حق میں کمی کا اندیشہ رکھتا ہو تو وہ لواحقین کی باہمی رضامندی سے وصیت میں اصلاح کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی شخصیت کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا، نقائص کو دور کرنے والا مہربان ہے۔ (وصیت نامے پر دو لائق گواہ دستخط کریں گے 5:106۔ اثم = وہ خطا یا غلطی جو انسان کی شخصیت پر یا معاشرے پر بوجھ بنے۔ غفور = مغفرت کرنے والا، بخشنے والا، حفاظت کرنے والا، نقائص کو دور کرنے والا۔)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

2:183 (ایک مثالی معاشرے میں نظم و ضبط کے لئے ضروری ہے کہ افراد اپنے جذبات اور خواہشات کو قابو میں رکھیں۔) اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو۔ صیام تم پر فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم اپنی خواہشات سے مغلوب ہونے سے بچو۔ [صوم اور صیام کا عام انگریزی ترجمہ فاسٹنگ (Fasting) کیا جاتا ہے جو نا کافی ہے۔ لغوی طور سے صوم کے معنی ہیں خود پر کنٹرول اور صوم سے مراد صرف کھانے

پینے سے پرہیز ہی نہیں بلکہ زن وشوہر کے قریبی تعلقات سے بچنا اور بے صبری، غصہ، غیبت وحسد جیسی برائیوں سے بچنا سب شامل ہیں۔]

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

2:184 گنتی کے چند دن ہیں لہٰذا تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ دنوں کی اتنی ہی تعداد بعد میں مکمل کر سکتا ہے۔ رہے وہ تو جنہیں صوم مشکل گزرتا ہے ان کے لئے فدیہ یا بدلے کا طریقہ ہے یعنی ایک مسکین کے کھانے کا انتظام کر دینا۔ جو بھی اس سے بڑھ کر لوگوں کی بھلائی کے کام کرے گا یہ اس کے لئے مزید بہتر ہوگا اور اگر تم سب صوم کے تربیتی لائحہ عمل (پروگرام) کو اپناؤ تو یہ تمہارے لئے بہت سی خوبیوں کا اور فائدے کا باعث ہوگا۔ اگر تم سوچتے سمجھتے ہو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

2:185 اس اجتماعی تربیت کے لئے ماہ رمضان چنا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ اس میں تمام بنی نوع انسان کے لئے راہنمائی ہے اور روشن احکام ہیں جن میں ہر حکم کا سبب بھی بتایا گیا ہے۔ یہ الفرقان حق و باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔ جو کوئی اس مہینے کا شاہد یعنی سفر میں نہ ہو اسے چاہیے کہ صوم کے اس تربیتی پروگرام میں شریک ہو۔ ایک بار پھر کہا جاتا ہے کہ اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ اتنے ہی دن صوم کے بعد میں پورے کر لے۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا۔ صوم میں التوا اسی غرض سے ہے کہ تم آسانی سے یہ گنتی کے دن پورے کر سکو۔ اس تربیت کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ کی عظمت و کبریائی قائم کر سکو کیونکہ اس نے تمہیں ایک روشن راہ دکھائی ہے اور یہ تمہارے لئے شکر گزاری کا موقع ہے۔ [قرآن کے نزول کا آغاز رسولؐ کے قلبِ مبارک پر 610ء کے ماہ رمضان میں ایک رات نازل ہوا۔ (97:1, 81:17-19, 44:1-4) پھر مرحلے وار وحیء الٰہی کو اللہ کے حکم کے مطابق لوگوں تک پہنچایا گیا۔ قابل غور بات یہ بھی ہے کہ قرآن میں حیض والی خواتین کو صوم وصلوٰۃ سے منع نہیں کیا گیا۔ مزید یہ کہ حائضہ اور حاملہ خواتین مریض کی اصطلاح میں شامل ہو سکتی ہیں۔ شکم مادر میں جو بچہ ہے وہ ماہ رمضان کا شاہد نہیں ہو سکتا یعنی وہ نہیں جانتا کہ رمضان آ پہنچا ہے۔ اگر ماں کھانا پینا ترک کر دے گی تو جنین یا شکم مادر کے بچے کو بھی ایک طرح سے کھانے پینے سے محروم ہونا پڑے گا۔ ماں کے خون میں غذائیت اور پانی کی کمی ہو تو بچہ بھی یقیناً بھوکا پیاسا رہے

گا۔قابل غور کچھ مزید آیات 2:87-97، 2:185, 2:222, 2:233, 7:189, 42:52]

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

2:186 (صوم کے تربیتی پروگرام کا رہبانیت یا ترک دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ جہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خود کو محروم رکھنا انہیں اللہ کے قریب لے آتا ہے۔) لہٰذا جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں، فرما دیجئے، یقیناً میں قریب ہوں۔ میں ہر پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ انہیں بھی چاہیے کہ میرے احکام سنیں اور مجھ پر یقین رکھیں تا کہ راہ راست پائیں۔[اللہ کا سننا، جواب دینا ان معنوں میں بھی ہے کہ اس کی کتاب میں ہر سوال کا جواب موجود ہے۔195-7:563:193, 9:24, 32:15-16, 40:60, 42:25-26]

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

2:187 صوم کی رات میں تمہارا اپنی بیویوں کے پاس جانا بالکل جائز ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو، ایک دوسرے کے قریب، باہمی آرام اور آسائش کا سبب، ایک دوسرے کی خامیوں کو پُر کرنے والے، لائق اعتماد، پرائیویسی قائم رکھنے والے، باعث زیب وزینت اور خطا پوش۔ اللہ جانتا ہے کہ تم خود کو محروم رکھتے احساس جرم کے ساتھ لہٰذا وہ تمہیں پہلے ہی معاف فرما دیتا ہے۔ تم ان سے قریبی تعلقات رکھ سکتے ہو۔ اللہ سے ہر بھلائی کے طلب گار رہو جو اس نے تمہیں بتا دی ہے۔ تم اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک صبح کی سفیدی شب کی سیاہی سے علیحدہ نظر آنے لگے پھر صوم کو غروب آفتاب تک مکمل کرو۔ اگر تم اعتکاف یعنی حکومت کی جانب سے مخصوص فریضہ (ڈیوٹی) پر نظام الٰہی کے مراکز (مسجد) میں فائز ہو تو اپنی بیویوں سے قریبی تعلق سے پرہیز کرو۔ یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدود ہیں۔ انہیں توڑنے کے قریب بھی نہ جانا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات واحکام کو لوگوں کے لئے وضاحت سے بیان فرما دیتا ہے تا کہ وہ خلاف ورزی سے بچتے رہیں۔[ماہ رمضان کے آخری عشرے میں گھر کے کسی کونے یا مسجد میں راہبوں کی طرح پڑے رہنا اور

اسے اعتکاف کہنا قرآن کی تعلیم نہیں 57:27]

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ع 22/6/7

2:188 (جب تم صوم کے سالانہ تربیتی پروگرام میں جائز چیزوں سے پرہیز کرتے ہو تو ناجائز باتوں سے پرہیز تمہارے لئے آسان ہو جانا چاہیے۔) تو جان بوجھ کر نہ تو ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر کھا جاؤ نہ سرکاری حکام نہ ججوں (منصف یا حاکم عدالت) کو رشوت دو کہ تم دوسرے لوگوں کو ان کے مال سے ناحق محروم کرو۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

2:189 (خود پر کنٹرول) صرف رمضان پر منحصر نہیں) وہ آپ سے چاند کے مراحل کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے یہ کیلنڈر ہیں تاکہ بنی نوع انسان مختلف سیزن پہچان سکیں مثلاً حج، لیکن جان رکھو کہ نیکی اور تمہاری شخصیت کا بھرپور ارتقاء رسوم ورواج کی پیروی سے نہیں ہوسکتا اور نہ اس طرح تم نظام الٰہی میں پچھلے دروازے سے داخل ہو سکتے ہو۔ صحیح نیکی اور ارتقا تو اس کے لئے ہے جو باکردار زندگی گزارتے ہوئے سلامتی کی راہ پر چلے۔ نظام الٰہی میں سیدھے طریقے سے داخل ہو جیسے تمہیں گھروں میں ان کے بڑے دروازوں سے داخل ہونا چاہیے۔ اللہ کے قوانین کو پیش نظر رکھو تاکہ تم صحیح معنوں میں فلاح پاؤ اور تمہاری کاوشوں کی کھیتیاں بھرپور طور سے پروان چڑھیں۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

2:190 (قیام دین میں تمہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا)۔ لہٰذا ان لوگوں سے اللہ کی راہ میں جنگ کرو جو تمہارے خلاف جنگ چھیڑتے ہیں، لیکن ہرگز جارحیت نہ کرنا، حد سے نہ نکلنا۔ اللہ جارحیت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

2:191 انہیں میدان جنگ میں نیچا دکھاؤ خواہ وہ کسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں اور انہیں اس جگہ سے نکال باہر کرو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے۔ دہشت گردی اور ایذا رسانی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ ان سے مسجد حرام کے قریب لڑائی نہ کرنا سوائے اس کے کہ وہ حملہ کر کے تمہیں وہاں مجبور کر دیں۔ یہ ان لوگوں کی جزا ہے جو امن وسلامتی کی

اس علامت کے منکر ہیں۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:192 اور اگر وہ باز رہیں تو یاد رکھو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

2:193 ان سے اس حد تک لڑو کہ دہشت گردی اور ایذا رسانی باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کی خاطر اپنایا جا سکے۔ اگر وہ باز رہیں تو کسی قسم کی جارحیت نہیں ہونی چاہیے سوائے ان لوگوں کے جو ظالم ہیں اور امن کو جارحیت سے بدل دیتے ہیں۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

2:194 تم حرمت کے مہینوں میں ان سے لڑ سکتے ہو اگر وہ تم پر حملہ کریں۔ جارحیت سے قانونِ قصاص یعنی منصفانہ بدلے کا قانون حرکت میں آ جاتا ہے۔ جو تم پر حملہ کریں انہیں اسی طرح کے حملے کی توقع رکھنی چاہیے لیکن اللہ کے احکام کو مدنظر رکھو اور جان رکھو کہ اللہ صاحب کردار لوگوں کے ساتھ ہے۔

ع 1 وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

2:195 (نظامِ الٰہی کے دفاع کے لئے مال و جان کی قربانی کرنا ہوگی) اس لئے اپنے وسائل اللہ کی راہ میں کھلے رکھو۔ (اور اس حکم کی خلاف ورزی کر کے) اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ لوگوں کے فائدے کے کام کرو۔ بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ [13:17]

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ع 24 8 8

2:196 (امن خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا) اللہ (کے نظام) کی خاطر حج اور عمرے کی تکمیل کرو اگر کسی وجہ سے راہ میں ٹھہر گئے ہو تو اجتماعات حج کے لئے ایسے تحفے بھیجو جو وہاں استعمال ہو سکیں۔ اس وقت تک اپنے آپ کو بری الذمہ نہ سمجھو

جب تک کہ یہ تحائف اپنی منزل تک نہ پہنچ جائیں۔ اگر کوئی شخص بیمار رہے یا اس کے سر پر سماجی فرائض کے ایسے بوجھ ہیں کہ وہ تحفہ نہیں بھیج سکتا تو چند روز کا صوم جب آسانی سے ممکن ہو یا صدقہ، خیرات یا کسی کی ضرورت پوری کر دینا مناسب طریقہ ہے۔ اگر کوئی شخص اجتماع میں موجود ہے لیکن تحفہ وغیرہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ دس دن کا صوم رکھے، تین دن وہاں اور سات دن گھر لوٹنے پر۔ یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد حرام کے آس پاس نہیں رہتے۔ حج وعمرے کے بلند مقاصد کا خیال رکھتے ہوئے احکام الٰہی کو یاد رکھو اور یاد رکھو کہ اللہ کا قانون گرفت میں شدید واقع ہوا ہے۔ [حج سالانہ اجتماع ہے جب کہ عمرہ کے اجتماعات سال میں کسی وقت بھی طے شدہ وقت پر ہو سکتے ہیں۔ حج اور عمرہ کا مقصد نہایت بلند ہے یعنی دنیا بھر کے انسانوں کی کانفرنس بہ غرض اتحاد بنی آدم۔ بدقسمتی سے مسلمانوں نے اسے محض چند رسوم کا مجموعہ ایام جاہلیت کی طرح بنا لیا ہے۔ قرآن میں آپ کو حجر اسود کو بوسہ دینا، آب زم زم کے تقدس اور شیطان کو کنکریاں مارنے کا ذکر نہیں ملے گا۔ حلق الراس = لغوی معنوں میں سر منڈانا = ذمہ داری سے آزاد ہونا = کام پورا کر لینا۔ (امام شہرستانی]

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

(وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

2:197 حج یعنی اجتماع انسانیت کے مہینے مقرر کر دیئے گئے ہیں جو بھی اس اجتماع میں شریک ہوگا وہ غیر شائستہ باتوں، بدنظمی اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے گا۔ لوگوں کی بھلائی کے جو بھی کام تم کرو گے اللہ کو سب کا علم ہے۔ ضروری ہے کہ کافی زاد راہ لے لیا کرو اور اپنے حسن اخلاق کو بہترین زاد راہ سمجھو۔ اے صاحب فکر و نظر مردو اور عورتو! میرے احکام یاد رکھنا۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝

2:198 (حج راہبوں کا اجتماع نہیں) لہٰذا تم پر کوئی الزام نہیں اگر اس دوران تجارت اور لین دین میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مزدلفہ میں بھی اور اس کے بعد بھی اللہ کو یاد کرتے رہو جس نے تمہیں ہدایت بخشی۔ اس سے پہلے تم لوگ راہ گم کردہ تھے۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:199 اجتماع کے اختتام پر بلا تاخیر اپنے اپنے شہروں کو روانہ ہو جاؤ۔ اللہ سے اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرو۔ یقیناً

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

2:200 اب کہ تم اپنے فرائض بجالائے ہو تو اللہ کے احکام کو پہلے سے بھی زیادہ پیش نظر رکھو۔ جس طرح بزرگوں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں سب کچھ عطا فرما دیجئے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

2:201 اور ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں "اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھی نعمتیں عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی نعمتیں عطا فرمایئے اور عذاب آتش سے محفوظ رکھئے۔[28:77]

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

2:202 یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا نفیس اجر دنیا و آخرت دونوں میں مقرر ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

2:203 احکام الٰہی کو ان گنے چنے دنوں میں خصوصاً پیش نظر رکھو۔ کوئی شخص دو دن پہلے یا دو دن تاخیر سے چلا جائے تو کوئی ایسی بات نہیں کہ وہ غلطی کو بوجھ سمجھے۔ اصل چیز یہ ہے کہ تم راہ راست پر چلو۔ اللہ کے قانون کو مدنظر رکھو اور جان رکھو کہ تم سب اس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

2:204 (لوگوں کو عہدہ دیتے وقت یاد رکھنا کہ) کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو حیران کر دیتی ہے اور وہ اپنے دل کی حالت اللہ کی قسمیں کھا کھا کر بیان کرتا ہے لیکن دراصل وہ اپنا نکتہ نظر منوانے میں بہت ہوشیار ہوتا ہے جھگڑے کی حد تک۔ (2:8-12)

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

2:205 لیکن جیسے ہی اسے قوت حاصل ہوتی ہے تو وہ زمین میں بدعنوانی اور فساد برپا کر دیتا ہے۔ اس کے عہدے کا نقصان زمینی پیداوار اور محنت کشوں کی محنت کو پہنچتا ہے۔ یہ نقصان نسلوں تک کو متاثر کرتا ہے۔ اللہ فتنہ انگیزی کو پسند نہیں

فرماتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

2:206 اگر اس سے کہا جائے اللہ سے ڈرو تو اس کا جھوٹا تکبر اسے مزید خرابیوں میں دھنسا دیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے جہنم کافی ہے۔ کیسا ناامیدی کا ٹھکانہ ہے!

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

2:207 اور انسانوں میں وہ بھی ہے جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر تن من دھن ایک کر دیتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

2:208 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو تم سب مل کر نظام الٰہی (اسلام) میں داخل ہو جاؤ کہ اس میں تمہارے لئے امن وسلامتی کی ضمانت ہے لیکن شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ [شیطان =نفسانی خواہشات، خودغرضی، سرکش جذبات]

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

2:209 اگر تم روشن احکام پہنچ جانے کے بعد پھسلے ہو گے تو جان رکھو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

ع 25 14 9 هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

2:210 کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ بادل کی چھتریوں میں فرشتوں کے ساتھ نازل ہو اور فوری فیصلہ کر دے۔ یاد رکھو کہ تمام امور اپنی انتہا کے لئے خود اللہ ہی سے رجوع کرتے ہیں۔

سَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

2:211 (اے نبیؐ!) بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے۔ ہم نے انہیں کتنے ہی روشن پیغامات دیئے۔ (جب تک انہوں نے اس نعمت کی قدر کی وہ پروان چڑھے) لیکن کوئی قوم اللہ کی طرف سے نعمت ملنے کے بعد اسے بدل دے تو اللہ شدید گرفت کرنے والا ہے۔

ع زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

2:21 جو لوگ سچائی سے آنکھیں چراتے ہیں انہیں دنیا کی زندگی میں بہت زینت نظر آتی ہے اور وہ اہل ایمان کا

مذاق اڑاتے ہیں۔لیکن جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں اللہ انہیں یوم قیامت میں بلند درجے عطا کرے گا۔ بہر کیف اللہ اپنا رزق بغیر کمی کے اپنے قانون کے مطابق سب کو عطا کرتا ہے۔[وہ تمام انسانوں کا رب ہے 114:1]

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

2:213 پہلے سب انسان ایک ہی امت ہوا کرتے تھے۔ (پھر شیطان یعنی خودغرضانہ مفادات نے انہیں تقسیم کر دیا۔) لہٰذا اللہ نے انبیاء بھیجے جو بشارت بھی دیتے تھے اور غلط اعمال کی نتائج سے ڈراتے بھی تھے۔اس نے ان پر کتاب بھی نازل فرمائی جو برحق تھی تا کہ لوگوں میں ان کے اختلافات کا فیصلہ کر دیں لیکن انہوں نے پھر باہم اختلاف کیا۔باوجود واضح احکام آ جانے کے بعد۔ایسا انہوں نے باہم ضد اور مقابلہ بازی کے سبب کیا۔جس امر حق میں وہ جھگڑتے رہتے تھے اللہ نے اپنی مہربانی سے اہل ایمان کو اس امر حق کی راہ دکھا دی۔اللہ اپنے قوانین کے مطابق لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف راہنمائی عطا کرتا ہے۔[56:79, 41:17, 30:22, 10:19,5:56 4:88, 2:36 ,7:179۔ذاتی مفادات، خودغرضی، تکبر، اندھی پیروی، لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔انکساری اور فکری صلاحیتوں کا استعمال موجب ہدایت بنتے ہیں]

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

2:214 کیا تم سمجھتے ہو کہ یونہی بہشت میں داخل ہو جاؤ گے؟ ابھی تم کو پہلے لوگوں جیسی مشکلیں تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہنچی تھیں۔گویا وہ ہلا دیئے گئے تھے۔یہاں تک کہ رسول اور ان پر ایمان لانے والے ساتھی پکار اٹھتے تھے، اللہ کی مدد کب آئے گی؟ لیکن (اللہ کی مدد خود لوگوں کے اعمال پر منحصر ہے) اللہ کی مدد عنقریب آنے والی ہے۔[33:10, 29:2,9:15, 3:141]

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

2:215 (معاشرے میں منصفانہ معاشی نظام زکوٰۃ کا بنیادی اصول دولت کی دیانت دارانہ تقسیم ہے۔) لوگ آپ

سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اوروں پر) کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے مال کو نیکی کے کاموں پر خرچ ہونا چاہیے جو مال خرچ کرو وہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، بیواؤں کو دو اور انہیں جو بے یار و مددگار ہیں۔ غریب و مسکین ہیں۔ جن کی محنت کی کمائی سے ان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ وہ جن کی زندگی کسی وجہ سے ٹھہر گئی ہے اور معذوروں کو، ضرورت مند مسافروں کو، بے گھر راہ گزر کے فرزند کو دو۔ جو بھلائی کے کام تم کرو گے یقیناً اللہ جاننے والا ہے۔ [یتیم، مسکین، ابن السبیل کے سب معنے ترجمے میں آ گئے ہیں۔]

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ع 26 6 10

2:216 (اپنے دفاع میں) جنگ کرنا تم پر واجب کر دیا گیا ہے ہر چند کہ تمہیں یہ ناگوار ہے لیکن عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو جبکہ وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ [دیکھئے 22:39, 2:190-193]

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۠ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

2:217 وہ آپ سے امن کے کسی مہینے میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے امن کے مہینوں میں جنگ کرنا بڑی زیادتی ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کی سچائی سے انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں سے لوگوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑی زیادتی ہے۔ دہشت گردی، خونریزی اور ایذا رسانی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ یہ لوگ تم سے لڑنے سے باز نہیں آئیں گے۔ اگر ان کے بس میں ہو تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں۔ جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور کافر ہی مرے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو جائیں گے۔ یہ لوگ آگ کے ساتھی ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ [دوزخ اور بہشت انسان کے کاموں کا منطقی نتیجہ ہوتے ہیں۔ جہنم کی آگ دلوں سے اٹھتی ہے اور دلوں کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ 91:8, 5:54]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:218 وہ لوگ جو ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں ہجرت اور پوری جدوجہد کرتے ہیں۔ ایسے

ہی لوگ صحیح معنوں میں اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ مغفرت کے ذریعے حفاظت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

2:219 لوگ آپ سے شراب، منشیات، جوئے اور ایسے کھیلوں کے بارے میں پوچھتے ہیں جن میں ہار جیت کا دارومدار چانس پر ہوتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ ان دونوں (خمر اور میسر) میں انفرادی اور معاشرتی زوال کے اسباب موجود ہیں اور انسانوں کو کچھ عارضی فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ البتہ ان کا نقصان فائدے سے کہیں زیادہ ہے اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں (اللہ کے بندوں پر) کون سا مال خرچ کریں یا معاشرہ (سوسائٹی) کے لئے کھلا رکھیں۔ فرما دیجئے جو بھی تمہاری ضروریات سے زیادہ ہے۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے وضاحت سے بیان فرما دیتا ہے تاکہ تم لوگ غور و فکر سے کام لو۔ [دیکھئے 5:91]

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

2:220 غور و فکر کرو اس دنیا اور آخرت کے بارے میں۔ وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ان کی اچھی نشوونما اور تعلیم و تربیت کا اہتمام کرو۔ ان سے اپنے گھر کے افراد کی طرح میل جول رکھو۔ اگر تم ان کے مال و جائیداد کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے یعنی مل جل کر رہتے ہو تو وہ تمہارے بھائی بہنوں سے کم نہیں۔ اللہ شریر لوگوں اور نیکوں کو خوب جانتا ہے۔ یاد رکھو اللہ چاہتا تو تمہیں مشکل اور مشقت میں ڈال دیتا۔ (اپنی راہنمائی سے تمہاری مدد نہ کرتا) بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور وہ اپنی قوت کو حکمت سے استعمال کرتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ع 27 5 11

2:221 (ایک مثالی معاشرہ مثالی گھرانوں سے تشکیل پاتا ہے) مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ ایک اہل ایمان خادمہ ایک مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرکہ تمہیں اچھی لگتی ہو۔ اسی طرح مشرک مردوں سے نکاح کا رشتہ نہ جوڑو جب تک وہ اہل ایمان نہ ہو جائیں۔ اللہ کا ایک مومن بندہ مشرک آدمی سے بہتر ہے خواہ مشرک تمہیں اچھا لگے۔ وہ تو تمہیں آتش کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ بہشت اور مغفرت کی دعوت تمہیں اپنے حکم سے دیتا ہے

اور وہ اپنی آیات صاف صاف بیان کر دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ [مشرک = بت پرست، وہ جو غیر از اللہ کو خدائی صفات کا حامل سمجھے = اس کے شریک ٹھہرائے = جو اللہ کی وحی کے مقابل انسانی کتابیں رکھے = وہ جو اپنی خواہشات کا غلام ہو = کوئی بھی فرقہ پرست = قبروں اور پیروں کی پرستش کرنے والا۔ 9:41,6:14 ,10:18 ,10:66 , 40:12, 24:55, 18:110, 18:38,18:26, 17:111]

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

2:222 اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے، یہ ایک بے آرامی کی کیفیت ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے قریبی تعلق قائم نہ کرو یہاں تک کہ وہ صاف ستھری ہو جائیں۔ پھر جب وہ صاف ستھری ہو جائیں تو ان کے پاس اس طرح سے جا سکتے ہو جو طریقہ اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور رجوع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ان کو پسند کرتا ہے جو اپنے ذہن کو جھوٹے عقیدوں سے آزاد رکھتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ انہیں پسند فرماتا ہے جو ذہنی و جسمانی طور پر پاکیزگی اختیار کرتے ہیں۔)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

2:223 معاشرے کی خواتین تمہاری آئندہ نسلوں کی بنیاد اور نگہبان ہیں۔ تم عورتوں سے تعلقات اللہ کی ہدایت کے مطابق رکھو۔ لہٰذا جب بھی تم سماج میں خواتین سے ملو اپنے مستقبل کو پیش نظر رکھو۔ احکام الٰہی کا خیال رکھو اور خوب جان رکھو کہ تم اللہ سے ملاقات کرو گے۔ (اے رسولؐ!) اہل ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:224 اپنی بے معنی قسموں کو اللہ کا نام لے کر بہانہ نہ بنا لینا کہ لوگوں سے حسن سلوک کرنے، قانون الٰہی کا خیال رکھنے اور لوگوں میں صلح صفائی کرنے سے رک جاؤ۔ اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

2:225 اللہ تمہاری بے مقصد قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ وہ تمہیں ذمہ دار ٹھہراتا ہے ان باتوں کے لئے جو تم اپنے دلوں سے سوچ سمجھ کر کہتے یا کرتے ہو۔ اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ [بے معنی قسموں اور باتوں سے کوئی نکاح نہیں ٹوٹے

گا]

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

2:226 جولوگ اپنی بیویوں کوقسم کھا کر دور کر دیتے ہیں ان کے لئے قسم واپس لینے کی مدت چار مہینے ہے۔ اگر اس عرصے میں وہ رجوع کر لیں تو اللہ کو غفور اور رحیم پائیں گے۔ [یہی قانون مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے کیونکہ ان کے حقوق وفرائض مساوی ہیں۔ دیکھئے 2:228, 4:19-21, 4:34, 7:179]

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:227 اگر میاں بیوی طلاق کا ارادہ کر لیں تو یاد رکھو کہ اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ [دیکھئے 4:21 جہاں نکاح کو نہایت سنجیدہ معاہدہ فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا طلاق صرف کتاب اللہ کے قوانین کے مطابق ہو سکتی ہے۔]

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع 28 7 12

2:228 طلاق کے بعد عورتیں خود کو نکاح ثانی سے تین حیض تک روکے رکھیں گی۔ ان کے لئے جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں۔ اگر وہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہیں۔ اس مدت کے دوران بہتر ہے کہ ان کے شوہر انہیں نکاح میں ساتھ لے لیں اگر دونوں میاں بیوی اصلاح احوال چاہیں۔ یاد رکھو کہ عورتوں کے حقوق پورے انصاف کے ساتھ ویسے ہی ہیں جیسے مردوں کے ان پر۔ مردوں کو ان پر صرف ایک درجہ حاصل ہے۔ (کہ ان کے لئے نکاح ثانی کے لئے مہینوں کا انتظار ضروری نہیں۔) اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ [جن عورتوں کو شوہروں نے چھوا نہیں ان کے لئے نکاح ثانی کے درمیان کوئی وقفہ ضروری نہیں۔ 33:49۔ حمل کی صورت میں یہ وقفہ یعنی مدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ جن خواتین کو طبعی طور پر حیض نہ ہوتا ہو ان کے لئے انتظار یعنی عدت کا وقفہ تین ماہ ہے۔ 65:4 اور بیواؤں کے لئے 4 ماہ 10 دن (2:234)]

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

2:229 (طلاق کا یہ طریقہ یعنی تین حیض، تین مہینے یا بچے کی پیدائش ایک جوڑے کی زندگی میں دو بار ہو سکتا ہے) اس

طرح کی دو طلاقوں کے بعد بھی اگر بیوی کو حسن سلوک کے ساتھ واپس نکاح میں لے لیا جائے تو یہ ایک دوسرے پر احسان ہے۔ اگر اصلاح کارگر نہ ہو سکے تو عورت کو احترام کے ساتھ مہربانی سے آزاد کر دیا جائے۔ یہ ہرگز جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں کچھ واپس لے لو۔ اگر میاں بیوی کو خوف ہو کہ اللہ کے اس قانون پر عمل نہیں کر سکیں گے تو عورت اپنی مرضی سے مہر کا کچھ حصہ واپس لوٹا دے تو دونوں پر کچھ الزام نہیں۔ یہ اللہ کا مقرر کردہ قانون ہے لہٰذا ہرگز اس سے باہر نہ نکلنا۔ جو بھی اللہ کے قوانین سے باہر نکلے گا تو ایسے ہی لوگ ظالم ہوں گے یعنی وہ جو سچائی کو اپنے مقام سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٠﴾

2:230 اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو قرآنی اصول کے مطابق دو بار تین تین ماہ کی طلاق دے چکا ہے اور تیسری بار پھر طلاق دے دیتا ہے تو اس کے لئے جائز نہ ہوگا کہ اس بیوی سے پھر نکاح کر لے۔ ہاں ممکن ہے کہ وہ عورت کسی اور شوہر سے نکاح کر لے اور ان کا نکاح کامیاب نہ ہو (یا وہ بیوہ ہو جائے) یا اسے طلاق ہو جائے تو پہلے جوڑے پر کچھ الزام نہیں کہ وہ آپس میں پھر یکجا ہو سکتے ہیں۔ انہیں یقین دہانی کرنی ہوگی کہ اللہ کے قوانین کا پاس رکھیں گے جو اس کتاب میں صاف صاف بیان کر دئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو علم سے استفادہ کرتے ہیں۔ [نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم میں حلالہ جیسی شرمناک حرکت کی کوئی گنجائش نہیں ہے جس میں منصوبے کے تحت طلاق یافتہ عورت کی شادی ایک رات کے لئے کسی غیر مرد سے کر دی جاتی ہے جو اگلے دن اسے طلاق دے دیتا ہے۔ ہمیں اس اندھیر نگری کو "حرامہ" کہنے میں کوئی باک نہیں۔]

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾

ع 29 3 13

2:231 اگر تم نے عورتوں کو طلاق دے دی ہے اور انہوں نے اپنی عدت کی مدت بھی پوری کر لی ہے پھر بھی دونوں میاں بیوی کو اس بات کا اختیار ہے کہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں اور اگر بیوی چاہے تو عزت و احترام کے ساتھ پھر سے تم نکاح کا رشتہ بحال کر سکتی ہے اور اگر وہ چاہے تو پورے عزت و احترام کے ساتھ اسے آزاد کر دو۔ بیوی نیک دستور کے مطابق اسی گھر میں رہے گی یا چاہے تو خوشگوار طریقہ سے جا سکتی ہے۔ عورتوں کو ہرگز ان کی مرضی کے خلاف انتقاماً روکے

نہ رکھنا۔ جس نے ایسا کیا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ دیکھو اللہ کی آیات کو ہنسی مذاق نہ بنانا بلکہ اللہ کی نعمتوں اور راہنمائی کو شکر گزاری کے ساتھ یاد رکھنا۔ اس نے اپنی کتاب تم پر اس لئے نازل کی ہے تا کہ تمہیں حکمت اور نصیحت حاصل ہو۔ اللہ کے قوانین سے ہر دم آگاہ رہنا اور جانتے رہنا کہ اللہ ہر چیز اور ہر واقعے سے پوری طرح واقف ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

2:232 جب تم عورتوں کو طلاق دے چکے ہو اور وہ نکاح ثانی کے لئے انتظار کی مدت یعنی عدت سے گزر چکی ہیں تو معاشرہ ہرگز ان کی راہ میں مشکلیں کھڑی نہ کرے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے اپنے پہلے شوہروں کے ساتھ سلیقہ مندی سے نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہیں اور نہ ان کی راہ میں مشکلیں پیدا کرے اگر وہ باہم رضامندی سے کسی اور شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہیں۔ یہ نصیحت تم میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ احکام تمہارے اپنے لئے فائدے مند ہیں اور تمہیں برائی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ تمہارے سماج کے بارے میں اللہ سب سے بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۘ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

2:233 اگر مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلانا چاہیں تو یہ باپ کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ دو سال تک ماں اور بچے دونوں کی بنیادی ضروریات پوری کرے۔ یہ فریضہ حسن سلوک کے ساتھ انجام دیا جائے گا۔ اصول یاد رکھا جائے کہ کسی شخص پر اس کی بساط سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ کسی ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے مشکل میں نہ ڈالا جائے نہ ہی کسی باپ کو۔ اگر باپ کی وفات ہو جائے تو دو سال کی ذمہ داری اس کا وارث نبھائے گا۔ اگر میاں بیوی یعنی دونوں والدین طلاق کے بعد بھی چاہیں تو آپس کی رضامندی سے دودھ پلانے کے لئے کسی عورت کا انتظام کر سکتے ہیں۔ مناسب طریقے پر بچے اور آیا کی صحت و سلامتی کا خیال رکھنا۔ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھنا۔ خوب جان لو کہ اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

2:234 تم میں سے جو مرد فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو ایسی عورتیں چار مہینے دس دن نکاح ثانی سے پہلے انتظار کریں گی۔ جب انہوں نے یہ مدت پوری کر لی ہو تو تمہارے معاشرے پر کچھ الزام نہیں کہ یہ عورتیں اپنے مستقبل کے فیصلے احسن طریقے سے خود کریں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ع 30 4 14

2:235 اگر تم بیوہ یا طلاق یافتہ عورتوں سے نکاح کا اعلان کر دیا اپنے آپ تک محدود رکھو تو دونوں صورتوں میں تم پر کچھ الزام نہیں۔ اللہ کو اس کا علم ہے کہ تم اس کے بارے میں اس بات کا (نکاح کا) ذکر کرو گے تو جو بات کہو حسن نیت کے ساتھ کہو لیکن خفیہ نکاح کا وعدہ بھی نہ کرنا۔ نکاح کا معاہدہ نہ کرنا جب تک کہ عورت کی مدت انتظار (عدت) پوری نہ ہو جائے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تمہاری نفسیات خوب جانتا ہے۔ اس کے ارشادات پر خوب توجہ کرو اور یہ بھی پیش نظر رکھو کہ اللہ خطائیں بخش دینے والا بردبار ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

2:236 تم پر کچھ الزام نہیں اگر تم بیویوں کو چھونے سے پہلے طلاق دے دو یا نکاح مقرر ہونے سے پہلے۔ لیکن اس صورت میں بھی انہیں اتنا فراخ دلانہ مہر ضرور دو جتنا تمہارے اختیار میں ہو۔ یہ مہر ایک اہم فریضہ ہے ان کے لئے جو اپنا شمار انسانیت کے محسنوں میں چاہتے ہیں۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

2:237 اگر تم عورتوں کو چھونے سے پہلے انہیں طلاق دے دو اور ان کا مہر نکاح کے وقت طے ہو چکا ہو تو انہیں مہر کی نصف رقم ادا کرو سوائے اس کے کہ وہ اپنی کھلی رضامندی سے نصف رقم معاف کر دیں۔ اگر طلاق خالصتاً تمہاری جانب

سے ہے تو پورا کا پورا مہر ادا کرو اور حقیقت یہ ہے کہ پورا مہر ادا کرنا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اپنے درمیان مہربانی کے برتاؤ کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے جو تمہارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

2:238 (گھرانے کے قوانین بیان کرتے ہوئے یہ بات دہرائی جاتی ہے کہ) تمہارا مرکزی اور بنیادی فریضہ اللہ کے نظام کی حفاظت ہے (جس میں افراد، گھرانے یا معاشرہ اپنی صلاحیتوں کو خوب اجاگر کر سکیں)۔ اللہ کی فرمانبرداری کے لئے ہر لحظہ تیار رہو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

2:239 اگر تمہیں بیرونی خطرہ لاحق ہو یا تم امن وسلامتی کی حالت میں چلتے پھرتے ہو، سواری کرتے ہو، اللہ کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے اور جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

[4:103, 3:190, 3:3]

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

2:240 مردوں کو چاہیے کہ وہ ایک تحریری قانونی وصیت لکھ رکھیں کہ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوائیں کم از کم ایک سال کا مال وضروریات پائیں گی اور انہیں ہرگز گھر چھوڑنے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اگر وہ اپنی مرضی سے جانا چاہیں تو معاشرے پر کوئی الزام نہیں کہ وہ حسن سلوک اور دستور کے مطابق اپنی زندگی کے فیصلے خود کریں۔ بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

2:241 طلاق یافتہ خواتین کو مال ومتاع احسن طور پر مہیا کرنا لازم ہے اور یہ ان لوگوں پر عین فرض ہے جو امن وسلامتی سے زندگی کا سفر طے کرنا چاہتے ہیں۔

ع 31 15 كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

2:242 اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لئے واضح طور پر بیان فرماتا ہے تاکہ تم اپنی عقل سے کام لے سکو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

2:243 (ایک مثالی معاشرے کا قیام تم پر واجب ہے۔ اس طرح تم بیرونی جارحیت کے دفاع کے لائق ہو جاؤ گے۔) پھر تمہارا رویہ ایسا بزدلانہ نہیں ہوگا جیسے وہ لوگ جو ہزاروں میں تھے لیکن جب دشمن نے ان کے شہر پر حملہ کیا تو وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے کیونکہ انہیں موت کا خوف لاحق تھا۔ پھر انہیں اللہ کا قانون، یعنی قانون موت وحیات یاد آیا تو وہ پاؤں جما کر کھڑے ہو گئے۔ یوں سمجھو کہ اللہ نے انہیں نئی زندگی عطا کی۔ اللہ کی راہنمائی انسانوں پر اس کا فضل وکرم ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے رہ جاتے ہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:244 (اگر دشمن تم پر حملہ کرے) تو اللہ کی راہ میں لڑو اور یاد رکھو کہ اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ [دیکھئے 2:190-194]

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

2:245 کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اسے کئی گنا زیادہ لوٹا دے۔ افراد اور قوموں کی دولت اللہ کے قوانین کی پابند ہے۔ انہی قوانین کے مطابق گھٹتی اور بڑھتی ہے۔ تم ہر قدم اسی کی جانب لوٹ رہے ہو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

2:246 کیا تم جانتے ہو کہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے بعض سرداروں (لیڈروں) نے اپنے نبی سے وعدہ کیا، اگر آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تو ہم اس کی کمان میں اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔ (موسیٰؑ نے فرمایا) اس وقت تو تم جنگ کیلئے اس قدر شوق ظاہر کر رہے ہو۔ دیکھو جب تم کو جنگ کیلئے کہا جائے گا تو تم بہانہ تلاش کرو گے جبکہ یہ تم پر فرض کر دیا گیا ہے؟ وہ بولے، بھلا ہم راہ اللہ میں کیوں نہ لڑیں گے جبکہ ہمیں ہمارے گھروں سے بچوں سمیت نکال دیا گیا ہے۔ لیکن جب جنگ کا حکم آیا تو سوائے چند کے سب منہ موڑ گئے۔ اللہ ان لوگوں سے خوب واقف ہے جو حق سے فرار حاصل کرتے ہیں اور اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ

مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:247 پھر ان کے نبی نے ان سے کہا، اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے۔ وہ اعتراضاً بولے' وہ ہم پر بادشاہت کیسے کر سکتا ہے جبکہ ہم اس سے زیادہ بادشاہت کے حقدار ہیں۔ اس کی تو مالی حیثیت بھی کچھ نہیں۔ پیغمبر نے جواب دیا اللہ نے اسے تمہارے لئے چنا ہے اور اسے علم و دانش اور جسمانی قوت سے نوازا ہے۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق بادشاہت عطا کرتا ہے۔ وہ اللہ جو وسیع علم رکھنے والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ع 32 16

2:248 پیغمبر نے ان سے یہ بھی کہا، اس کے اقتدار کی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہارے بزرگوں کے عہد نامے کا صندوق تمہیں واپس دلوا دے گا جس سے تمہارے دلوں کو اپنے رب کی طرف سے اطمینان نصیب ہوگا اور دیگر نشانیاں جو آل موسیٰ اور آل ہارون کے زمانے سے چلی آئی ہیں اور جنہیں فطرت کی قوتوں نے محفوظ کر رکھا ہے۔ تم لوگوں میں سے جو صاحب ایمان ہیں ان کے لئے یہ نشانیاں کافی ہوں گی۔ [تابوت = قلب و سکون اور اطمینان سے لبریز ہو اور اس میں موسیٰؑ اور ہارونؑ کی تعلیم ہو۔ اور اُسے کائناتی قوتوں کی تائید حاصل ہوتا کہ دلوں میں ثبات اور استقامت رہے۔]

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

2:249 بالآخر طالوت اپنی فوجوں کو لے کر آگے بڑھے۔ راستے میں ایک نہر بہتی تھی جسے اللہ نے ان کے لئے ایک آزمائش بنا دیا۔ طالوت نے کہا جو کوئی اس نہر سے پانی پیئے گا وہ میرا ساتھی نہیں اور جو اس میں سے نہیں پیئے گا وہ ہمارا ساتھی ہے سوائے اس کے کہ کوئی اپنے ہاتھ سے تھوڑا سا پانی پی لے۔ لیکن ان میں سوائے چند کے سب نے جی بھر کے نہر سے پانی پیا۔ جب انہوں نے نہر پار کی یعنی طالوت نے اور جو اہل ایمان ان کے ساتھ تھے تو فوج کے لوگ طالوت سے کہنے لگے، آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں۔ بس وہ لوگ جنہیں خیال تھا کہ اللہ سے بالآخر ملنا ہے کہنے لگے، کتنی ہی بار ایسا ہوا ہے کہ ایک مختصر سی جماعت بڑے لشکر پر اللہ کے حکم سے غالب آئی ہے اور اللہ حوصلے کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

2:250 جب وہ جالوت اور اس کی فوجوں کے آمنے سامنے ہوئے تو انہوں نے دعا کی ہمارے رب! ہمیں حوصلہ اور ثابت قدمی عطا کیجئے۔ ہمارے قدموں کو مضبوط رکھیے اور منکرین حق کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

2:251 پھر انہوں نے اللہ کے قانون کے مطابق دشمنوں کو پسپا کر دیا اور داؤد نے (ان کے کمانڈر) جالوت کو قتل کر دیا۔ پھر اللہ نے داؤد کو بادشاہی عطا کی اور حکمت و علم سے اپنے قانون کے مطابق نوازا۔ اگر اللہ بعض لوگوں کو اوروں کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو زمین خونریز جرائم سے بھر جاتی لیکن اللہ سب مخلوق پر فضل کرنے والا ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

2:252 یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو پوری سچائی کے ساتھ پہنچاتے ہیں اور (اے محمدؐ) یقیناً آپ رسولوں میں شامل ہیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۠ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

ع 33 1

2:253 یہ تمام رسول ایسے ہیں جنہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے۔ اللہ نے کسی سے کلام کیا یا کسی کو بلند تر درجوں سے نوازا۔ عیسیٰؑ بن مریم کو ہم نے واضح آیات عطا کیں اور جبرائیل سے ان کی مدد کی۔ اگر اللہ کا قانون مشیت یہ ہوتا کہ انسان بھی دیگر اشیائے کائنات کی طرح مجبور زندگی بسر کرے تو بعد میں آنے والی نسلیں روشن احکام آجانے کے بعد آپس میں نہ جھگڑتیں لیکن وہ بے جا اختلاف کرنے لگے۔ کچھ ایمان لانے والے رہے اور کچھ کفر کا شیوہ اختیار کرنے والے۔ اگر اللہ کا قانون مشیت انسانوں کو مجبور بناتا تو وہ آپس میں قتل و غارت نہ کرتے لیکن اللہ نے ہر کام کے اصول مقرر کر رکھے ہیں اور وہ ہر کام اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے۔ [تمام پیغمبر مقصد کے لحاظ سے ایک تھے 2:136, 2:285۔ اللہ عالم امر میں قوانین بناتا ہے اور عالم خلق یعنی کائنات میں انہیں نافذ کر دیتا ہے۔ 7:54۔ اور پھر ان قوانین کو کبھی نہیں بدلتا۔ 6:15 ، 6:34 ، 7:54 ، 33:63, 35:43, 48:33 10:64 ۔ 30:30, 17:77, روح القدس = پاک وحی = جبرائیل 2:87, 5:110, 16:102]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

2:254 اے وہ لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو کچھ سامان زیست ہم نے تم کو عطا کیا ہے اسے اللہ کے بندوں پر خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جب کسی قسم کا لین دین نہ ہو سکے گا اور نہ کوئی دوستی اور سفارش کام آئے گی۔ جو لوگ ان احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ دراصل اپنی ہی جانوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ (دراصل =اصل میں)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

2:255 [آیت الکرسی]

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اقتدار اعلیٰ اسی کا ہے۔ ہمیشہ زندہ اور زندگی بخش قائم اور قائم رکھنے والا۔ نہ کبھی اسے تھکاوٹ ہوتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین پر ہے اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں سفارش کرے گا بغیر اس کی اجازت کے اور خلاف اس کے قانون کے۔ وہ ہر شے اور واقعہ سے بخوبی واقف ہے جو ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو ان سے پہلے گزر چکا ہے۔ لوگ اس کے علم میں ذرا بھی دسترس حاصل نہیں کر سکتے مگر اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق۔ اس کا عرش قدرت آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے کی حفاظت اس کے لئے کچھ دشوار نہیں۔ وہ نہایت عالی رتبہ عظیم الشان ہے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

2:256 (ہر چند کہ یہ قادر مطلق کا پیغام ہے) دین و مذہب کے معاملے میں جبر یا زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہدایت گمراہی سے صاف طور سے علیحدہ ہو چکی۔ جو بھی طاغوت یعنی جھوٹے خداؤں، انسانوں کی پرستش، صوفیوں اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی اندھی تقلید سے باز رہے گا اور صرف اللہ پر ایمان رکھے گا تو اس نے ایسی مضبوط رسی تھام لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع 34 4 2

2:257 اللہ ان لوگوں کا مددگار رہتا ہے جو اس پر بصیرت کی رو سے ایمان لاتے ہیں۔ 12:108 وہ انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ جھٹلا دیتے ہیں ان کے مددگار طاغوت یعنی وہ جھوٹے معبود ہوتے ہیں جن کے پیچھے یہ چلتے ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی ہیں جو آتش کے ساتھی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ رکوع 35

2:258 کیا تو نے اس کے بارے میں سوچا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں بحث کی جبکہ اللہ نے ہی اسے (نمرود کو) بادشاہت عطا کی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا میرا رب تو وہ ہے جو زندگی عطا کرتا اور موت وارد کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا زندگی اور موت تو میرے اختیار میں بھی ہے۔ ابراہیم نے جواب دیا اللہ سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تم ذرا اسے مغرب سے طلوع کر کے دکھاؤ۔ اس پر وہ مخالف حق مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اللہ ان لوگوں کو از خود ہدایت نہیں دیتا جو سچائی کو اس کے بلند مقام سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح خود پر ظلم کرتے ہیں۔ [تاریخ بتاتی ہے کہ یہ تھا بابل کا بادشاہ نمرود شداد جو خدائی کا دعویٰ کیا کرتا تھا۔ موت کی سزا دے بھی سکتا تھا اور معاف بھی کر سکتا تھا۔ شداد نے ایک زمینی بہشت بھی بنوائی تھی]

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

2:259 (تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ نمرودوں کی سلطنت میں بعد ازاں بخت نصر نامی بادشاہ۔ 360 ق۔م تا 562 ق۔م گزرا۔ اس نے یروشلم پر حملہ کیا اور یہودیوں کو غلام بنا کر اپنے ہمراہ بابل لے گیا۔ ایک سو برس گزرنے کے بعد سلطنت فارس کے حکمران سائرس اعظم جو غالباً قرآن کریم کے ذوالقرنین ہیں۔ بابل پر حملہ کر کے غلام یہودیوں کو

آزاد کر گئے) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی شہر کے کھنڈروں پر گزرے جو اپنی چھتوں پر اوندھا پڑا ہو۔ اور وہ شخص یہ دیکھ کر حیرت سے کہے کہ کیا یہ شہر پھر سے آباد ہو سکتا ہے؟ (ہاں کیوں نہیں) یوں سمجھو کہ جیسے اللہ ایک شخص کو 100 سال بعد دوبارہ زندہ کرے اور اُس سے پوچھے کتنی مدت تم سوئے رہے تو وہ کہے گا شاید ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ اسپر اللہ نے فرمایا کہ تم 100 سال کے بعد دوبارہ زندہ کئے گئے ہو اور دیکھو یہ تمہارا گدھا اور کھانے پینے کا سامان سب کے سب ویسے ہی موجود ہیں جیسے تم نے چھوڑا تھا۔ کیا اللہ کو یہ سمجھانے کے لئے کہ وہ کس طرح سے مردہ قوموں کو زندہ کرے گا اور قیامت کے دن کس طرح مُردوں کو زندہ اٹھائے گا، اسی طرح کی نشانی لوگوں کے لئے پیش کرنی ہوگی کہ لو دیکھو یہ اپنے گدھے کو ہم نے اسکی ہڈیوں پر کیسے گوشت چڑھا دیا ہے۔ تب وہ شخص کہے کہ اب حقیقت سامنے آ گئی اور میری بات سمجھ میں آ گئی اور میں جان گیا ہوں کہ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۖ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ع 35 3 3

2:260 (ابراہیمؑ قوموں کی موت وحیات کا قانون سمجھنا چاہتے تھے) ابراہیم نے کہا میرے پروردگار! مجھے دکھایئے کہ مردہ قومیں کیسے جی اٹھ سکتی ہیں؟ فرمایا! کیا تمہیں یقین نہیں؟ بولے بے شک یقین ہے۔ بس میں اپنے دل ودماغ کا اطمینان چاہتا ہوں۔ اللہ نے کہا' چار پرندے لو اور انہیں شفقت ومحبت سے خوب سدھارو۔ پھر انہیں چار مختلف الگ الگ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر چھوڑ دو۔ پھر انہیں ایک آواز دو اور دیکھو کہ کیسے تمہاری طرف اڑے چلے آتے ہیں۔ پھر جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ [قوموں کو حیاتِ نو اسی قانون یعنی مناسب تربیت سے مل سکتی ہے۔]

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

2:261 (اپنے لوگوں کی تربیت کرتے ہوئے پیغمبروں نے کہا) جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک بیج بویا جائے جس سے بہت سی شاخوں والا پودا وجود میں آئے اور ہر شاخ میں ایک سو (100) دانے ہوں۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق اعمال کے صلے میں اضافہ فرماتا ہے اور اللہ نہایت وسعت والا، جاننے والا ہے۔

اَلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَّلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

2:262 جولوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر احسان جتا کر ایذا نہیں پہنچاتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

2:263 مہربانی کی بات کرنا اور لوگوں کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد لوگوں کو احسان جتانے کی اذیت دی جائے۔ دیکھو اللہ سب سے زیادہ مالدار ہے اور بردبار ایسا کہ سب مخلوقات کے رزق کا انتظام غیر مشروط طور پر کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

2:264 اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے اپنے صدقات کو احسان جتا کے اور دوسروں کی عزت نفس کو مجروح کر کے زائل نہ کرو۔ جیسے کوئی شخص انسانوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرے، جبکہ وہ نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یوم آخرت پر۔ ایسے صدقے خیرات کی مثال ایک پتھر جیسی ہے کہ اُس پر مٹی ہو، پھر اس پر بارش برسے، پھر وہ اسے صاف چٹان چھوڑ جائے۔ اسی طرح دکھاوا کرنے والے لوگ اپنے اعمال کا کوئی صلہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ اللہ اُن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جنہوں نے پہلے سے انکار کی روش اختیار کر رکھی ہو۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

2:265 جولوگ اپنا مال خلوص نیت سے رضائے الٰہی کی خاطر (اللہ کے بندوں پر) خرچ کرتے ہیں اور اس لئے کہ ان کی اپنی شخصیت کی ترقی ہو، ان کی مثال ایک باغ جیسی ہے جو ایک بلند مقام پر واقع ہو، اس پر برسات ہو تو دگنا پھل لائے اور اگر برسات نہ ہو تو تھوڑی سی پھوار ہی کافی رہے۔ جو کام بھی تم کر رہے ہو اللہ بہت خوب دیکھنے والا ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ۠ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع 36 6 4

2:266 بھلا تم میں سے کوئی چاہے گا کہ اس کا پھلوں سے لدا ہوا کھجوروں، انگوروں سے لدا خوبصورت باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس میں اس کے لئے ہر طرح کے میوے ہوں لیکن جب ضعیفی اسے آ پہنچے اور اس کے گھرانے میں بچے بھی ہوں اور اس پر انحصار کرنے والے کمزور بھی لیکن اس باغ پر ایک آتشیں بگولہ چلے اور وہ جل کر رہ جائے۔ اس طرح تمہارے لئے اللہ اپنی آیات کو وضاحت سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کر سکو۔ [اللہ کی مخلوق اگر اللہ کے بنائے ہوئے نظام پر قائم ہو تو انکی مثال ایسے باغ کی مانند ہے جسے کوئی آگ کا بگولہ یا طوفان برباد نہیں کر سکتا 15:48]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

2:267 اے اہل ایمان اوروں پر اچھی چیزیں اور پاکیزہ مال جو تم کماتے ہو خرچ کرو۔ اور اُس میں سے جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں۔ (خواہ وہ کاشت ہو یا صنعت) ایسی خراب چیزیں دینے کا ارادہ بھی نہ کرنا جو تم خود بھی دیکھنے کے لیے تیار نہ ہو۔ جان رکھو کہ اللہ غنی اور لائق حمد ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

2:268 شیطان (یعنی تمہاری خود غرضانہ خواہشات) تمہیں غربت اور تنگ دستی کا خوف دلاتا ہے۔ وہ تمہیں شرمساری کی حد تک بخل سکھاتا ہے اور اللہ تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ نہایت کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

2:269 وہ اپنے قانون کے مطابق دانائی بخشتا ہے اور جسے حکمت اور دانائی ملی بے شک اسے بڑی نعمت اور بھلائی ملی۔ جو لوگ اپنی ذہنی صلاحیت استعمال کرتے ہیں وہی نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ [17:36]

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

2:270 جو کچھ تم خرچ کیا کرتے ہو یا خرچ کرنے کا عہد کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ جو لوگ (بخل سے) انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں وہی لوگ کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

2:271 اگر تم صدقہ وخیرات ظاہر کر کے دو تو وہ بھی خوب ہے لیکن راز داری سے دو اور وہ بھی ضرورت مندوں کو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس طرح کا دینا تمہاری خطاؤں کی چھاپ کو مٹا دیتا ہے جو تمہاری ذات پر لگی ہوں۔ اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی آگاہ ہے۔ [سیئہ = ایسا کام جس سے دوسروں کو نقصان یا تکلیف پہنچے۔ ہمارے اعمال، ہماری ذات یا اندرونی شخصیت پر نقش ہوتے رہتے ہیں۔]

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

2:272 (اے پیغمبرؐ) آپ پر ان کے ہدایت یافتہ ہونے کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جو ہدایت چاہے۔ (اے لوگو!) تم جو کچھ بھی بندوں پر خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے فائدے کی بات ہے۔ جو بھی تم اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو گے وہ تمہیں لوٹا دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ ذرا نا انصافی نہ ہوگی۔ [تکبر اور اندھی پیروی ہدایت کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ انکساری اور غور وفکر ہدایت پانے کے لئے ضروری ہے۔ 40:74, 20:123, 5:46, 4:88, 2:26]

لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

ع 37 5

2:273 ان ضرورت مندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھا رہے ہیں اور ہجرت بھی نہیں کر سکتے نہ روزی کی تلاش میں زمین میں چل پھر سکتے ہیں۔ انجان لوگ انہیں خوشحال سمجھتے ہیں کیونکہ وہ خود سوال نہیں کرتے۔ تم انہیں ان کے چہروں سے پہچان سکتے ہو ہر چند کہ وہ لوگوں سے بضد ہو کر کچھ نہیں مانگتے۔ جو کوئی اچھی چیز تم ان پر خرچ کرو گے اللہ پوری طرح باخبر ہے۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ف

2:274 جو لوگ اپنے مال شب و روز راز داری سے یا کھلے عام بندوں پر خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس محفوظ ہے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ

إِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝

2:275 جولوگ سود کھاتے ہیں وہ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے شیطانیت انکے نفس میں شامل ہوگئی ہو اور زیادہ سے زیادہ سود حاصل کرنے کی لالچ نے انہیں خبطی بنا دیا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو ناجائز قرار دیا ہے۔ جس شخص تک اس کے رب کی نصیحت پہنچ گئی اسے فوراً سود کھانے سے رک جانا چاہیے۔ جو کچھ وہ ماضی میں لے چکا سو لے چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ جو شخص پھر سود کھانے لگے ایسے ہی لوگ ہیں جو آتش کے ساتھی ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ [شیطان = ابلیس = خواہش نفس۔ تجارت محنت کا بدلہ ہوتی ہے جبکہ سود بغیر محنت کئے مال پر منافع کا نام ہے۔ دیکھئے 53:39]

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝

2:276 اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ جولوگ اللہ کے احکام کا انکار کرتے اور معاشرے کی صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اللہ انہیں پسند نہیں کرتا۔ [ایک دور آئے گا جب انسانیت جان لے گی کہ معاشی نظام کو سود سے پاک کرنا معاشرے کی فلاح کے لئے ضروری ہے۔ سود کھانے والے پریشان حال رہتے ہیں اور آخرت میں بھی جواب دہ ہونگے۔]

إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَءَاتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

2:277 جولوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے ہیں، نظام صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام قائم کرتے ہیں۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (صلوٰۃ قائم کرنا = صلوٰۃ کا نظام قائم کرنا = انفرادی اور اجتماعی طور پر وہ نظام حیات قائم کرنا جو اللہ نے ہمیں قرآن کے ذریعے سکھایا ہے۔)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

2:278 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو اللہ کے قوانین کو یاد رکھو اور سود کو چھوڑ دو اگر تم واقعی مومن ہو۔

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝

2:279 اگر تم ایسا نہ کرو تو تم اللہ اور رسول کی جانب سے جنگ کا اعلان سن لو۔ اور اگر تم اپنے طور طریقے درست کر لو تو صرف اصل زر تمہارا ہے۔ ظلم نہ کرو تا کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

2:280 اگر کوئی مقروض تنگی سے دوچار ہے تو اسے آسان وقت کی مہلت دو۔ اور اگر تم قرض کو صدقے کے طور پر چھوڑ دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ کاش! کہ تم جانتے۔

ع 38 6 وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۫ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

2:281 اس دن سے ڈرو اور بچو جب تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو وہی دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔ اور ان کے ساتھ ذرہ بھر بھی ناانصافی نہ ہوگی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

2:282 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو جب تم آپس میں طے شدہ مدت کے لئے قرض کا معاہدہ کرنے لگو تم اسے لکھ لیا کرو۔ لکھنے والا تمہارے مابین انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے۔ جس طرح اللہ نے اسے لکھنا سکھایا ہے اسی طرح وہ دستاویز انصاف سے لکھ دے۔ جو شخص قرض لے رہا ہو وہی بول کر لکھوائے اور اللہ کو یاد رکھے جو اسکا پروردگار ہے۔ قرض میں سے کچھ کم نہ لکھے اور اگر قرض لینے والا کم عقل یا ضعیف ہو یا دستاویز لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو قریبی عزیز یا دوست انصاف کے ساتھ تحریر کروائے۔ اس موقعے پر دو مردوں کو گواہ بنا لیا کرو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور باہم رضامندی سے دو عورتیں گواہ ہوں تاکہ اگر ایک عورت کی توجہ ہٹ جائے (مثلاً اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتے ہوئے) تو دوسری عورت اسے یاد دلا سکے۔ جب گواہ طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں۔ قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کی میعاد کے اندر دستاویز لکھنے میں کوتاہی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بات عین انصاف ہے اور گواہی کے لئے بھی یہ بہت اچھا طریقہ ہے۔ اس طرح تمہیں کوئی شک وشبہ نہ رہے گا البتہ اگر تم اسی وقت

کوئی لین دین کرتے ہو تو نہ لکھنے میں کوئی الزام نہیں۔ اگر تم ایک دوسرے کو کوئی چیز بیچتے ہو تو گواہ کر لیا کرو۔ کسی کاتب اور گواہ کو ضرر نہ پہنچانا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔ اللہ کے احکام کو یاد رکھو جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔ [دوسری عورت گواہ نہیں ہے لہٰذا وہ عدالت میں کوئی بیان نہیں دے گی۔ اس کا فرض صرف پہلی عورت کو یاد دلا دینا ہے۔ اس اعتبار سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر سمجھنا غلط خیال ہے۔]

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
ع 39 2 7 وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

2:283 اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ مل سکے تو کوئی چیز رہن رکھ کر قرض لے سکتے ہو۔ اور اگر کوئی کسی کو ایمان دار سمجھ کر یونہی قرض دے دے تو جس پر بھروسہ کیا گیا وہ قرض کو امانت سمجھ کر ادا کر دے اور اللہ کے احکام کو یاد رکھے جو اسکا رب ہے۔ گواہی کو ہرگز نہ چھپانا۔ جو چھپائے گا اس کا "قلب" نافرمانی کا بوجھ اٹھائے گا۔ اللہ تمہارے سب کاموں سے بخوبی واقف ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

2:284 جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ کے یہاں تمہارا محاسبہ ہوگا۔ وہ اپنے قانون کے مطابق مغفرت کرتا اور سزا دیتا ہے۔ اللہ نے ہر شے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

2:285 جو وحی رسول پر ان کے رب کی جانب سے نازل ہوئی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان بھی۔ یہ سب اللہ پر اس کے ملائکہ پر، اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) ہم اللہ کے پیغمبروں میں کچھ فرق نہیں سمجھتے۔ (ان سب کا مقصد ایک اللہ کی طرف دعوت دینا تھا اور انسانی مساوات قائم کرنا تھا۔) اور وہ کہتے ہیں اے پروردگار! ہم نے آپ کا حکم سنا اور قبول کیا۔ ہماری خطاؤں کو درگزر فرمایئے۔ ہمارا آخری ٹھکانہ آپ ہی کے پاس ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۧ ع ۴۵

2:286 اللہ کسی شخص پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ (ذمہ داری) نہیں ڈالتا (مگر یہ کہ اسے اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کا موقع ملے)۔ ہر شخص کے لئے اسکے اعمال کا صلہ ہے اور اس کے خلاف وہی چیز ہے جس کا وہ حقدار ہے۔ (دعا کیا کرو) اے ہمارے پروردگار! ہم سے جو بھی نادانستہ یا دانستہ خطا ہوئی ہو اس پر ہمارا مواخذہ نہ فرمایئے۔ ہمارے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ (ایسی ذمہ داری) نہ ڈالئے جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈالئے جو ہماری طاقت سے باہر ہو۔ ہماری خطاؤں کو بخش دیجئے۔ ہمیں معاف فرما دیجئے اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ ہی ہمارے آقا ہیں۔ ان لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے جو حق کے منکر ہیں۔ [10:30, 9:51 نوٹ کیجئے کہ مولانا یعنی ہمارا آقا اور مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں۔]

سورۃ اٰل عمرٰن

مترجم کا نوٹ: حضرات موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ سب ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے والد کا نام عمران تھا۔ عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم عمران کی نسل سے تھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓ ۝١

3:1 الم (اللہ لطیف اور مجید کا فرمان ہے کہ)

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢

3:2 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا قائم رہنے اور قائم رکھنے والا۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

3:3 وہی ہے جس نے (اے رسولؐ!) آپ پر سچی کتاب نازل کی ہے جو پہلی کتابوں میں درج سچی باتوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہی ہے جس نے تورات اور انجیل نازل کی۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

3:4 اس نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے پہلے بھی کتابیں نازل کی ہیں اور اب اس نے الفرقان نازل فرمایا ہے جو حق و باطل کو جدا کر دینے والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت سزا ہوگی۔ اللہ زبردست قوت والا ہے اور اس کا قانون ہر چیز اور عمل کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥

3:5 اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

3:6 وہی تو ہے جو تمہیں اپنے قانون کے مطابق شکم مادر میں بناتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ زبردست

قوت والا، حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

3:7 وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس میں بعض آیات محکمات ہیں جن کے لغوی معنی لئے جاسکتے ہیں۔ ان آیات میں مستقل اخلاقی قدروں اور احکام الٰہی کا بیان ہے۔ یہ آیات بنیادی قانون الٰہی پر مشتمل ہیں۔ دیگر آیات تشبیہ کے طور پر بیان کی گئی ہیں۔ (خصوصاً ایسے مضامین جن میں امور غیب، تاریخ اور مستقبل کا تذکرہ ہے۔) جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تشبیہات کو لغوی معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح فکری انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ ان تشبیہات کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (مثلاً ذات الٰہی، اس کا تخت، ہاتھ، آنکھ، عالم آخرت، نزول وحی) پختہ علم والے لوگ سمجھتے ہیں کہ تشبیہات کیوں استعمال کی گئی ہیں اور کہتے ہیں ہم اپنے پروردگار کی وحی پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ (جیسے جیسے انسانی علم بڑھے گا بہت سی تشبیہات لغوی معنوں میں سمجھ آتی جائیں گی) سوچ سمجھ رکھنے والے افراد اس اصول کو یاد رکھیں گے۔ [سیاق وسباق سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ کونسی آیت لغوی ہے اور کونسی تشبیہاً۔]

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

3:8 اے ہمارے پروردگار! ہدایت عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ ہونے دیجئے اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کیجئے۔ بے شک آپ بہترین عطا فرمانے والے ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ع

3:9 اے ہمارے رب! آپ تمام بنی نوع انسان کو ایک دن جمع کرنے والے ہیں، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝

3:10 جو لوگ سچائی سے انکار کر دیتے ہیں نہ ان کے مال اور نہ ان کی اولادیں انہیں اللہ کے قانون سے بچا سکیں گے۔ یہی ہیں جو آتش کا ایندھن ہوں گے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

3:11 ان کا حال بھی آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔ انسانی روش

میں پیچھے رہ جانے کے سبب اللہ انکی گرفت کرے گا اور اللہ کا قانون سخت گرفت کرنے والا ہے۔[ذنب = جانور کی دم = پیچھے رہ جانا = عام معنی میں گناہ]

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

3:12 منکرین سے کہہ دیجئے کہ تم عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکھٹے کئے جاؤ گے۔ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

3:13 تمہارے لئے کھلی نشانی تھی جب دو گروہ (غزوہء بدر کے دن) آپس میں لڑے تھے۔ ایک گروہ اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا تھا اور دوسرا منکرین حق کا تھا۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کو دگنا دیکھ رہا تھا۔ جو کوئی بھی اللہ کے قانون سے مدد لینا چاہے اللہ انکی مدد فرماتا ہے۔ اس واقعے میں اہل بصیرت کے لئے سامان عبرت ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

3:14 لوگوں کو اپنی خواہشات خوشنما لگتی ہیں اور وہ ان سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مسرت جو انہیں خواتین اور بچوں سے، نشان زدہ گھوڑوں سے، سونے اور چاندی کے ڈھیروں، مویشیوں اور کھیتوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ سب دنیاوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ٹھکانہ ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

3:15 فرما دیجئے کیا میں تمہیں ان سب سے اچھی چیز بتاؤں جو ان لوگوں کے لئے تمہارے رب کے پاس ہے جو حسن کردار کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ لہلہاتے ہوئے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ایسے لوگ اور ان کے ازواج (زن و شوہر) پاکیزہ کردار والے اکھٹے اور مطمئن ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ اللہ کی رضا انہیں حاصل ہوگی۔ اللہ خوب دیکھتا ہے جس طرح اس کے بندے دنیا میں زندگی گزارتے اور کس طرح کے کام کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

3:16 (کیا خوب ہیں) وہ لوگ جو دل سے کہتے ہیں، اے ہمارے رب ہم نے ایمان کی سعادت حاصل کی لہٰذا

ہمیں بھلائی کے کاموں میں پیچھے رہ جانے سے محفوظ رکھیے اور اس طرح عذاب آتش سے بچا لیجئے۔ [غفرۃ = ہیلمٹ = زرہ بکتر = تحفظ = مغفرت ۔ قول = کہنا = دلی خیال]

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

3:17 یہ وہ لوگ ہیں جو ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہتے ہیں، اپنے قول و عمل میں سچے اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔ انکساری سے کام لیتے ہیں، اپنے وسائل راہ اللہ میں کھلے رکھتے ہیں اور سحر کے اوقات میں اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (اور آنے والے خطرات کی پہلے سے تیاری کرتے ہیں)۔ [سحر = دھوکہ۔ فریب۔ جھوٹ۔ تاریکی اور روشنی میں باریک سا فرق]

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

3:18 یہ ارشاد اللہ کا ہے جو خود گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت، اطاعت اور محکومیت کے لائق نہیں۔ اس کے فرشتے (کائناتی قوتیں) اور وہ لوگ جنہیں علم حاصل ہے، اور وہ سب لوگ جو متوازن مشاہدہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور وقت پڑنے پر انصاف کرتے ہیں یہی لوگ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی کوئی معبود نہیں جو زبردست قوت والا حکیم ہے۔ [21:22۔ علم = معلومات = سائنس۔ قسط والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو عقل و فکر کے درست مقام پر خود کو فایز کرتے ہیں]

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

3:19 لہٰذا بے شک دین یا نظام حیات اللہ کے نزدیک اسلام ہے جو اپنے نام ہی میں امن و سلامتی کا پیغام رکھتا ہے۔ جن لوگوں کو پہلے کتاب الٰہی عطا کی گئی انہوں نے اسی نظام حیات سے اختلاف کیا اور وہ بھی اس وقت جب علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔ یہ سب انہوں نے آپس کی ضد کے باعث کیا۔ جو شخص اللہ کی آیات کو تسلیم نہ کرے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ع 2 11 10

3:20 اگر یہ لوگ آپ سے بحث کرنے لگیں تو کہہ دیجئے میں اور میری پیروی کرنے والے اللہ کے فرمانبردار ہو چکے ہیں۔ اہل کتاب اور امیوں سے جو کسی کتاب کا دعویٰ نہیں کرتے، کہہ دیجئے کیا تم ایک اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہو؟

اگر ایسا ہے تو وہ ہدایت یافتہ ہو گئے لیکن اگر وہ منہ موڑ لیں تو یاد رکھئے کہ آپ کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو بخوبی دیکھتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

3:21 جو آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو اور ان کے مشن کو ناحق نقصان پہنچاتے چلے آئے ہیں اور معاشرے میں اٹھنے والی عدل و انصاف کی ہر آواز کو دباتے چلے آئے ہیں ان کے لئے المناک عذاب کی خوشخبری ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

3:22 یہی لوگ ہیں جن کے اعمال اس دنیا اور آخرت میں غارت ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

3:23 کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جن کے حصے میں پہلے کی کتاب (تورات) آئی تھی؟ اب انہیں اللہ کی کتاب (قرآن) کی طرف دعوت دی جاتی ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلے کرے۔ تو ان میں سے ایک فریق منہ موڑ کر ایک طرف ہو جاتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

3:24 اس لئے کہ وہ کہتے اور خیال کرتے ہیں کہ ہمیں آگ نہیں چھوئے گی سوائے چند گنے چنے دنوں کے۔ (دیکھئے) اپنے دین کے بارے میں جو غلط باتیں یہ لوگ گھڑتے رہے تھے انہی باتوں نے انہیں کس طرح دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

3:25 کیا منظر ہوگا اس دن جب ہم انہیں جمع کریں گے۔ وہ دن جس کی آمد میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا صلہ ملے گا۔ اور کسی پر ذرا سا ظلم نہ ہوگا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

3:26 کہیے اے اللہ! تمام بادشاہی کے مالک، آپ اپنے قانون کے مطابق اقتدار عطا کرتے ہیں اور اپنے قانون کے مطابق اقتدار لے لیتے ہیں۔ آپ (اللہ) اپنے قانون کے مطابق قوت و عزت عطا کرتے ہیں اور اپنے قانون کے

مطابق ذلت میں مبتلا کرتے ہیں۔ ہر طرح کی خیر، بھلائی اور وسائل آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک آپ نے ہر چیز اور واقعے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ [لفظ "تشاء" اور "یشاء" وغیرہ کو عام طور پر کچھ ایسا مفہوم دیا جاتا ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت۔ لیکن درست معنی ہیں اپنے قانون کے مطابق۔ اللہ علیم وحکیم اس کائنات کو کسی متکبر سرکش بادشاہ کی طرح نہیں چلاتا۔ اس کی حکومت قانون کی حکومت ہوتی ہے۔ ایک اور مثال پر غور فرمایئے۔ آگے آنے والی ایک آیت کا ترجمہ تقریباً ہمیشہ یہ کیا جاتا ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے۔ پھر سوال اٹھتا ہے کہ قرآن کریم جیسی عظیم الشان راہنمائی نازل فرمانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اصل معنی یہی ہوتے ہیں کہ اللہ نے ہدایت اور راہنمائی کے قوانین یا پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔]

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

3:27 (ہم آپ (اللہ) کے قوانین کو کائنات میں جاری وساری دیکھتے ہیں۔) آپ (اللہ) ہی ہیں جو رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی ہیں جو دن کو رات میں داخل کرتے ہیں۔ آپ ہی ہیں جو بے جان چیز سے جاندار پیدا کرتے ہیں اور آپ ہی ہیں جو جاندار سے بے جان پیدا کرتے ہیں۔ آپ تمام کائنات کو اپنے قانون کے مطابق ذرا کمی کیے بغیر سب ضروریات عطا کرتے ہیں۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

3:28 (جو لوگ ایسے قادر مطلق کے احکام وقوانین کا انکار کریں وہ اس نظریے اور اللہ کے نظام کی حمایت کیسے کر سکتے ہیں؟) لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ منکرین کو اہل ایمان پر ترجیح دے کر اپنے مددگار نہ سمجھیں۔ جو کوئی ایسا کرے گا اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں بلکہ منکرین حق کی جانب سے محتاط رہو۔ اللہ تمہیں اپنی جانب سے تنبیہ کرتا ہے۔ تمہاری زندگی کے سفر کا آخری ٹھکانہ تو صرف اللہ کے پاس ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

3:29 کہہ دیجئے کوئی بات تم اپنے دلوں میں چھپا رکھو یا اسے ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اسے ہر شے کا علم ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس نے ہر چیز میں اپنی حتمی شکل اختیار کرنے کی صلاحیت

رکھ دی ہے۔[شے = چیز = خیال = واقعہ۔قدیر= قادر = ہر چیز کے پیمانے مقرر کرنے والا = ہر شے کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے والا]

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

3:30 اس دن سے آگاہ رہو جب ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ سامنے پائے گا خواہ وہ بھلائی ہو یا برائی ہو۔ پھر وہ چاہے گا اے کاش! اس میں اور اس برائی میں بہت فاصلہ ہو جاتا۔ دیکھو! اللہ تمہیں آج تنبیہ کرتا ہے کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

3:31 (اے رسولؐ!) فرما دیجئے! کہ اگر تم اللہ کو قریبی دوست سمجھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ بھی تمہیں قریبی دوست رکھے گا اور زندگی کے سفر میں پیچھے رہ جانے سے تم کو بچا لے گا۔ اللہ محفوظ رکھنے والا، نہایت رحم والا ہے۔[اللہ سے محبت اس کے احکام کی تعمیل سے ظاہر ہوتی ہے۔ذنب = دُم = پیچھے رہ جانا]

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

3:32 فرما دیجئے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ اگر وہ منہ پھیر لیں تو انہیں جاننا چاہیے کہ اللہ منکرین کو دوست نہیں رکھتا۔[رسولؐ احکام الٰہی ہی کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو بذریعہ وحی قرآن کی شکل میں ان پر نازل ہوتے ہیں۔ رسولؐ کی وفات کے بعد اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے معنی ہوں گے قرآن پر استوار مرکزی حکومت اور اس کے عہدے داروں کی اطاعت]

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

3:33 (قرآن کریم انسانیت کے نام اللہ کا آخری پیغام ہے لیکن اس سے پہلے) بے شک اللہ نے آدم و نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب انسانوں میں منتخب کیا۔[آدم = حضرت آدم = شروع کے انسان = آدمیت = آدمی = بنی نوع انسان]

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

3:34 وہ سب ایک ہی نسل میں تھے۔ سب کچھ سننے اور جاننے والا اللہ تمہیں مطلع کرتا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

الْعَلِيْمُ ۝

3:35 ایک دن عمران کی بیوی نے کہا' اے پروردگار! جو بچہ میرے شکم میں ہے اسے تیری نذر کرتی ہوں۔ اسے میری طرف سے قبول فرمایئے۔ آپ خوب سنئے جاننے والے ہیں۔ [نذر = پختہ عہد]

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

3:36 جب ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بولیں میرے رب! میرے یہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے اور لڑکی لڑکے کی طرح نہیں ہوتی۔ اللہ کو خوب علم تھا جو اس کے یہاں پیدا ہوا۔ وہ کہنے لگیں میں نے اس بچی کا نام مریم رکھا ہے۔ میں اس کی اور اس کی نسل آپ کی بارگاہ میں شیطان گمراہ سے پناہ کی درخواست کرتی ہوں۔ [نذر کرنے کے معنی یہ تھے کہ بچے کو ہیکل یعنی خانقاہ کے حوالے کر دیا جائے۔ عمران کی بیوی سمجھتی تھیں کہ لڑکا اس معاملے میں لڑکی سے بہتر ہوگا۔ یہ خاتون حضرت مریم ہیں جو عمران کی نسل میں تھیں۔ خانقاہوں کے اکثر مذہبی پیشوا اپنے ماحول میں آئی ہوئے لڑکیوں (Nuns) کو بری نگاہ سے دیکھتے تھے۔ زوجہ عمران کی تشویش لڑکی کے بارے میں یہی تھی۔ اللہ کو خوب علم تھا یعنی یہ لڑکی بڑی ہو کر خانقاہوں میں لڑکیوں سے بدسلوکی پر اٹھنے والی پہلی مؤثر آواز ہوگی]

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

3:37 اس کے رب نے اسے خوشنودی سے قبول فرمایا۔ (مریم کو خانقاہ کی نذر کر دیا گیا) اور اللہ نے اس کی اچھی پرورش کے سامان کئے اور زکریا کو ان کا نگران بنایا۔ ذکریا جب بھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پینا موجود پاتے۔ ایک دن مریم سے پوچھنے لگے یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے۔ وہ بولیں اللہ کے ہاں سے آتا ہے۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق اور حساب لئے بغیر عطا کرتا ہے۔ [زکریا پیغمبر اور مریم کے بزرگ رشتہ دار تھے۔ وہ جانتے تھے کہ خانقاہوں میں مرید مذہبی پیشواؤں کے لئے تحفے لاتے رہتے ہیں۔]

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝

3:38 اس موقع پر زکریا نے اپنے رب سے دعا کی' میرے پروردگار! مجھے اپنی جناب خاص سے صالح اولاد عطا فرما۔ بے شک آپ دعا سننے والے ہیں۔

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

3:39 ابھی وہ عبادت گاہ میں دعا کر ہی رہے تھے کہ فرشتوں نے انہیں منادی سنائی (اللہ اپنی وحی لانیوالی قوتوں کے ذریعہ اس وقت مخاطب ہوا) 'اللہ تمہیں یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلام کی تصدیق کرے گا اور بہترین منتظم ہوگا۔ وہ ایک نبی ہوگا جو معاشرے کی حالت سدھارتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝

3:40 (زکریاؑ نے اللہ سے دعا تو کی لیکن پھر خود جیسے حیرت میں پڑ گئے) میرے پروردگار! میرے یہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اللہ نے فرمایا 'ایسا ہی ہوگا۔ اللہ ہر کام اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے۔ [آیت 21:90 سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بیوی کا بانجھ پن ممکن ہے کہ جڑی بوٹیوں کے علاج سے ٹھیک ہو گیا تھا۔]

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ع 11 12

3:41 انہوں نے درخواست کی اے میرے رب مجھے کوئی پیغام یا نشانی عطا کیجئے۔ اللہ نے کہا تمہارے لئے پیغام یہ ہے کہ تم تین دنوں تک لوگوں سے اشاروں کے سوا بات نہ کرو۔ اس دوران اللہ کی راہ میں اپنے تمام معمولات صبح شام بجالاتے رہو۔ [دیکھئے 19:10 چند روزہ خاموشی اس برگزیدہ جوڑے کو لوگوں کے بے جا سوالوں سے بچالے گی۔]

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

3:42 (مریم بے داغ کردار کے ساتھ بڑی ہوئیں) فرشتوں نے انہیں بتایا 'اللہ نے تمہیں منتخب کر لیا ہے پاکیزہ کردار عطا کیا ہے اور اپنے دور کی تمام خواتین پر امتیاز بخشا ہے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

3:43 اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار رہنا۔ اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنا اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام حیات کے مطابق اوروں کی طرح تم بھی سر جھکانا (اور بالآخر خانقاہ کا ترک دنیا کا نظام اپنائے نہ رہنا)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

3:44 (اے پیغمبرؐ) ہم آپ پر تاریخ کی ان دیکھی باتیں وحی کر رہے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ موجود نہیں تھے جب وہ لوگ مریم کے نگران بننے کے لئے اپنے قلم قرعہ اندازی کی شکل میں ڈال رہے تھے۔ نہ ہی آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ (زکریاؑ کے بعد مریم کو اپنی کفالت میں لینے کے لئے) آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ

3:45 پھر وہ وقت آیا جب فرشتوں نے کہا 'اللہ تمہیں اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰؑ ابن مریم ہوگا۔ اور دنیا اور آخرت میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں سے ایک ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

3:46 وہ لوگوں سے کم عمری میں اور ضعیفی میں گفتگو کرے گا، عمدہ صلاحیتوں کا مالک، پاکیزہ انسان ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

3:47 مریم نے حیران ہو کر کہا 'میرے پروردگار میرے یہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی شخص نے چھوا تک نہیں؟ فرمایا! جیسے اللہ سب کو اپنے قانون کے تحت پیدا کرتا ہے۔ (3:40)۔ جب اللہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کام ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس نے ''کن'' کہا تو وہ شے ہو گئی۔ [معاشرے کی روایات کے تحت مذہبی پیشوا کو شادی کی اجازت نہ تھی۔ اللہ کے قانون کے مطابق مرد اور عورت کے ملاپ سے ہی اولاد ہو سکتی ہے۔ سائنسی دور میں یوں کہیے کہ مذکر اور مؤنث نطفے کے ملاپ سے۔ دیکھئے آیت 6:102]

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝

3:48 اور اللہ اسے (عیسیٰؑ) لکھنا پڑھنا سکھائے گا۔ حکمت عطا کرے گا اور تورات و انجیل کا علم دے گا۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

3:49 اور عیسیٰ بنی اسرائیل کی جانب پیغمبر ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کا پیغام لایا

ہوں۔ اگر تم میری پیروی کرو گے تو میں تمہیں خاک سے اٹھا کر اللہ کے قانون کے مطابق بلند مرتبوں تک پہنچاؤں گا۔ (7:176)۔ تم میں سے جن لوگوں کے دل اندھے ہو چکے ہیں وہ سچائی کو دیکھنے لگیں گے۔ وہ جنہیں ان کے گناہوں نے داغدار کر دیا ہے میں انہیں صاف ستھرا ہونے کا سلیقہ سکھاؤں گا۔ جو لوگ زندہ لاشوں کی طرح اپنے آپ کو گھسیٹ رہے ہیں میں انہیں اللہ کے حکم سے جینے کا ڈھنگ سکھاؤں گا۔ میں یہ بھی دیکھوں گا کہ تم لوگ گھروں میں کیا کیا چیزیں ذخیرہ کرتے ہو اور لوگوں پر کیا خرچ کرتے ہو۔ میری تعلیم میں کافی ''نشانیاں'' موجود ہیں اگر تم لوگ ایمان لانا چاہتے ہو۔ [اس آیت کا لغوی ترجمہ کرنے کے بجائے تشبیہ کے طور پر سمجھنا بہتر ہے۔ دیکھئے 3:7]

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

3:50 میں تورات کی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے گزریں اور بعض چیزیں جائز قرار دیتا ہوں جو پہلے تم نے اپنے اوپر حرام کی تھیں۔ دیکھو میں تمہارے پاس تمہارے رب کا پیغام لایا ہوں۔ اللہ کی مخالفت سے بچو اور اس طرح میری پیروی کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

3:51 اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا اس کی فرمانبرداری کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

3:52 جب عیسیٰ نے ان لوگوں کے کفر و انکار کو محسوس کیا تو وہ بولے 'کوئی ہے جو اللہ کا طرفدار اور میرا مددگار ہو؟ حواری بولے کہ ہم اللہ کے طرفدار اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

3:53 ہمارے رب! جو آپ نے نازل فرمایا ہم اس پر ایمان لے آئے اور پیغمبر کے پیروکار ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں گواہوں میں شمار کر لیجئے۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

ع 5 13 13 3:54 لیکن (مخالفوں نے) کچھ منصوبے بنائے۔ اللہ کا اپنا منصوبہ تھا۔ اللہ بہترین کارساز (تدبیر کرنے والا) ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

3:55 (مخالفین نے عیسیٰؑ کو پکڑ کر سولی دینے کا منصوبہ بنایا) اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تمہیں قدرتی اسباب کے تحت وفات دوں گا اور اپنی نگاہ میں تمہارے درجے بلند کروں گا اور منکرین کے طعنوں سے پاک کردوں گا۔ میں ایسے سامان پیدا کروں گا کہ تمہاری سچی پیروی کرنے والے لوگ منکرین پر یوم قیامت تک غالب رہیں گے۔ بالآخر تم سب لوگ میرے ہی پاس لوٹ کر آؤ گے۔ پھر میں ان سب باتوں کا فیصلہ کردوں گا جن باتوں میں تم آپس میں اختلافات کیا کرتے تھے۔ [وفات = قدرتی اسباب سے موت۔ رفع = بلندی ءدرجات]

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

3:56 جو لوگ حق سے انکار کرتے ہیں میں انہیں اس دنیا اور آخرت میں سخت سزاؤں میں مبتلا کرونگا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

3:57 اور وہ لوگ جو ایمان سے فیض یاب ہوتے اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے والے کام کرتے ہیں وہ انہیں پورا اجر عطا کرے گا۔ اللہ انسانی حقوق کو پامال کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝

3:58 (اے پیغمبرؐ!) یہ کچھ آیات ہیں جو ہم آپ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ ذکر سراپا حکمت ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

3:59 اللہ کی نگاہ میں عیسیٰ کی مثال آدم یعنی دیگر آدمیوں جیسی ہے کہ اس نے پہلے انہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اُس سے کہا (مکمل) ہو جا پھر اس نے (اپنی ارتقائی منزلیں طے کر کے موجودہ انسانی صورت اختیار کر لی)۔ [22:5 ، 30:20۔ تراب = مٹی = غیر نامیاتی مادے۔]

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

3:60 یہ آپ کے رب کی جانب سے حق بات ہے لہٰذا نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے۔

فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝

3:61 (اے نبیؐ!) پھر اگر وہ لوگ ان کے (یعنی عیسیٰؑ کی پیدائش اور تخلیق) کے بارے میں تم سے بحث کریں جبکہ حقیقت تمہیں معلوم ہو چکی ہے تو ان سے کہیے آؤ ہم سب اپنے بچوں، تمہارے بچوں، اپنی عورتوں، تمہاری عورتوں، اپنے لوگوں اور تمہارے لوگوں سے کہہ دیں کہ اس معاملے میں آزادانہ غور کریں پھر اُسکے بعد فیصلے کر کے ایک دوسرے کو اپنی حالت میں چھوڑ دیں یہ جانتے ہوئے کہ جھوٹوں پر اللہ کی دھتکار ہے۔ [بھل = اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ بعض لوگوں نے بھل سے ایک غیر قرآنی لفظ مباھلہ بنا لیا ہے اور اس کے معنی کرتے ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا۔ آئیتوں کو ''شان نزول'' ڈھونڈنے کے شوق میں بعض راویوں نے لکھا کہ اس آیت میں محمد کو نجران، جنوب عرب کے کچھ عیسائیوں سے لعنت کا مقابلہ کرنے کو کہا جا رہا ہے۔ احمدیوں نے تو مباھلہ کو دین کی اساس بنا چھوڑا ہے۔]

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

3:62 یقیناً یہ تاریخی حقائق قطعی درست ہیں سوائے اِس ایک اللہ کے کوئی اور اللہ نہیں اور وہ یقیناً زبردست غلبے اور حکمت والا ہے۔

ع 6 9 14 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝

3:63 پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ فساد پھیلانے والوں سے بخوبی واقف ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

3:64 کہہ دیجئے اے اہل کتاب جو بات تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے اس کی طرف آؤ۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور کسی شے کو یا شخص کو اس کی خدائی میں شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا آقا تسلیم کریں۔ اگر پھر بھی وہ منہ پھیریں تو کہہ دیجئے گواہ رہنا کہ ہم ہیں جو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

3:65 اے اہل کتاب! تم ابراھیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہو جبکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل ہوئی تھیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

3:66 دیکھو تم نے (موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے) ان باتوں میں مباحثہ کیا جن کا کچھ علم تم رکھتے تھے۔ ایسے معاملات میں

ضد، بحث کیوں کرتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

3:67 ابراھیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ وہ راہ راست پر چلنے والے تھے جنہوں نے واحد اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا تھا۔ وہ اللہ کے سوا کسی میں خدائی صفات کو نہیں مانتے تھے یعنی مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

3:68 ابراھیم پر اولین حق رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور ان نبی کی پیروی کرتے رہے اور وہ لوگ جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ اللہ اہل ایمان کا دوست ہے۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

3:69 اہل کتاب میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو آپ کو گمراہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس طرح دراصل وہ خود کو غلط راہ پر ڈال رہے ہیں اور اس بات کا شعور تک نہیں رکھتے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

3:70 اے اہل کتاب! تم آیات الٰہی سے انکار کیوں کرتے ہو؟ جبکہ تم خود اس کے حق ہونے کے گواہ ہو۔ [تم خوب جانتے ہو کہ تورات اور انجیل میں محمدؐ کی آمد کے بارے میں صاف پیش گوئیاں موجود ہیں۔ حوالہ آگے دیا جائے گا۔]

ع 7 8 15 يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

3:71 اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کا لباس کیوں پہناتے ہو اور جانتے بوجھتے کیوں سچائی کو چھپاتے ہو۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

3:72 اہل کتاب میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو آپس میں ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ جو کتاب اہل ایمان پر نازل ہوئی ہے صبح کے اوقات میں اس پر ایمان کا اظہار کر دیا کرو اور دن کے آخری حصے میں انکار کر دیا کرو تاکہ اہل ایمان شش و پنج میں پڑ جائیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

3:73 اور کسی ایسے شخص کی بات پر ایمان نہ لاؤ جو تمہارے اپنے دین کی پیروی نہ کرتا ہو۔ آپ کہہ دیجئے سچی راہنمائی تو اللہ کی راہنمائی ہے۔ انہیں یہ بات مشکل لگتی ہے کہ جو چیز اہل کتاب کو ملی ہے ویسی کسی اور کو بھی ملے گی۔ کہہ دیجئے تمام فضل وکرم اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اسے اپنے قانون کے مطابق عطا کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ وسعت والا اور وسیع علم رکھنے والا ہے۔ [اس نے اب ایک غیر اسرائیلی نبی منتخب کیا ہے۔ 7:157۔ من یشاء = اپنے قانون کے مطابق نہ کہ جسے وہ چاہے 3:26, 4:88, 10:25, 74:31]

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

3:74 وہ اپنی رحمت (وحی) کے لئے جسے چاہتا ہے اپنے قانون کے مطابق منتخب کر لیتا ہے۔ اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ (اور وہ اپنی وحی کے لئے مناسب وقت جگہ اور شخصیت چن لیتا ہے۔)

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

3:75 اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جن پر تم سونے کا ڈھیر دے کر بھی اعتبار کر سکتے ہو اور وہ تمہیں یہ امانت ٹھیک ٹھیک لوٹا دیں گے۔ اور ان میں ایسے بھی ہیں جن پر تم ایک دینار بھی امانت رکھو تو وہ تمہیں امانت نہیں لوٹائیں گے جب تک کہ تم بار بار تقاضہ نہ کرو۔ ایسا اس لئے ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ غیر اسرائیلیوں کے لئے ایمان داری واجب نہیں۔ یہ ایسا جھوٹ ہے جو وہ جان بوجھ کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

3:76 یقیناً جو شخص اپنے قول وقرار کا پابند ہو اور حکام الٰہی کی پاسداری کرتا ہو تو اللہ ایسے ہی اللہ شناس لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

3:77 جو لوگ اللہ سے کئے ہوئے وعدوں اور اپنی قسموں کو دنیاوی فائدہ اٹھانے کی غرض سے بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ اللہ ان سے یوم قیامت میں بات نہیں کرے گا۔ اور ان کی طرف نہ نگاہ کرے گا اور نہ ان کو شخصیت کی ترقی کے مواقع فراہم کرے گا۔ ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ [زکو = تزکیہ = انسانی نفس یا شخصیت کا

ارتقاء= عام طور سے پاکیزگی۔]

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

3:78 اوران لوگوں میں ایک فریق ایسا بھی ہے جو اپنی زبانوں سے کتاب کو توڑ موڑ کر پڑھتے ہیں۔اس طرح کہ وہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں ہوتی۔وہ صاف طور سے جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝

3:79 کوئی انسان ایسا نہیں جسے اللہ نے کتاب وحکمت اور نبوت سے نوازا ہو اور وہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری بندگی اختیار کرو۔بلکہ وہ یہی کہے گا کہ تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ۔تم تو اللہ کی کتاب پڑھتے بھی اور پڑھاتے بھی ہو۔

ع 8 9 16 وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

3:80 نہ ہی وہ تم سے کبھی کہے گا کہ فرشتوں اور انبیاء کو آقا بنالو۔کیا وہ تمہیں اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے بعد کفر اختیار کرنے کا حکم دے گا؟

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

3:81 (ایک زمانے میں) اللہ نے ہر پیغمبر سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا پھر پوچھا کہ تم اقرار کرتے ہو؟ اور اس اقرار پر مجھے یقین دلاتے ہو؟ ان سب نے کہا 'ہم اقرار کرتے ہیں۔اللہ نے کہا تو گواہی دو اور میں تمہارے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔[یہ اقرار پیغمبروں کے علاوہ ان کی قوموں کے ساتھ بھی تھا۔پیغمبروں سے ذاتی اقرار کا ذکر آپ کو آیت نمبر 33:7 میں ملے گا۔]

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

3:82 (اہل کتاب کو چاہیے کہ اللہ سے کئے ہوئے وعدے کی پاسداری کریں جبکہ نبیؐ ان کے درمیان ہیں۔) جو بھی اس ارشاد سے پھر جائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو راہ راست سے بھٹکنے والے ہیں۔[فسق=نظم وضبط سے نکل جانا جیسے

کسی پھل کی گٹھلی پھل پکنے سے پہلے باہر پھسل جائے۔]

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

3:83 کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہیں؟ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کے سب مکین اسی کے فرمانبردار ہیں۔ یہ تسلیم و رضا دو قسم کی ہے۔ طوعاً یعنی انسانوں میں اپنے اختیار و ارادے کے ساتھ اور کرھاً یعنی دیگر مخلوق میں تسلیم و رضا ان کی فطرت میں سمو دی گئی ہے۔ بالآخر سب اسی کی جانب لوٹائے جائیں گے جو ان کا ابتداء اور انتہا کا مالک ہے۔ [منکرین حق بھی اپنے جسمانی وجود کو اللہ کے قوانین کے مطابق چلانے پر مجبور ہیں جس طرح نباتات، جمادات، حیوانات]

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

3:84 فرما دیجئے ہم تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر جو ہم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں ابراھیم، اسمٰعیل، یعقوب اور ان کی نسل میں آنے والے پیغمبروں پر نازل ہوئیں اور وہ صحیفے بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء کو ان کے رب نے عطا کئے۔ ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے یعنی کسی نبی کا اقرار، کسی کا انکار۔ ہم تو اللہ کی خاطر مسلم ہیں۔ [تمام انبیاء کے مقاصد ایک جیسے تھے۔ 2:253۔ آیت 17:55 میں اللہ کا ارشاد ہے کہ اس کے نزدیک پیغمبروں کے درجات مختلف ہیں لیکن ہم انسانوں کے لئے وہ سب واجب ایمان اور احترام ہیں۔]

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

3:85 جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں بڑے گھاٹے میں رہے گا۔ [یہ تعصب کی بات نہیں بلکہ گزشتہ آیات میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ کے احکام کو تسلیم کرنا تمام کائنات کا دین ہے]

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

3:86 اللہ کیوں کر ان لوگوں کو ہدایت عطا کرے جو ایمان سے فیض یاب ہونے کے بعد اور کھلی آنکھوں دیکھنے کے بعد کہ یہ پیغمبر برحق ہیں کفر کی راہ پر چل پڑے جب کہ ان کے پاس سچائی کی کھلی نشانیاں بھی آ چکی تھیں۔ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو شخص اشیاء کو ان کے مناسب مقام سے گراتا رہے وہ روشنی نہیں پاتا۔ [ظالم = جو حقوق انسانی کو تلف کرے یا

پامال کرے = وہ جو اروں پر اور اپنی ذات پر ظلم کرے = وہ جو کسی شے کو اس کے صحیح مقام سے نیچے گرا دے۔ مثلاً کشتی پانی کے اوپر تو تیرتی ہے اور نیچے رہے تو ڈوب جاتی ہے۔]

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾

3:87 ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ وہ اللہ، کائناتی قوتوں اور انسانیت سب کی جانب سے دھتکارے جائیں۔ [اللہ کے جو قوانین کائنات میں نافذ ہیں انہیں نہ پہچاننے یا ٹھکرانے والی قومیں زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔]

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٨﴾

3:88 وہ اسی کیفیت میں رہیں گے۔ نہ تو عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾

3:89 سوائے ان کے جو عملاً توبہ کر کے راہ راست پر آ جاتے ہیں اور اپنے معاملات کی اصلاح کر لیتے ہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا غلطیوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٩٠﴾

3:90 وہ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور انکار حق میں بڑھتے ہی چلے گئے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر گمراہی اختیار کی ہے۔ [4:18 خوب سوچ سمجھ کر اس لئے کہ پہلے وہ ایمان سے فیض یاب ہو کر اس کی برکتیں دیکھ چکے تھے۔]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع 9 11 17

3:91 وہ لوگ جنہوں نے زندگی کا سفر کفر کے اندھیروں میں طے کیا یہاں تک کہ کفر کی حالت ہی میں مرے وہ اگر بدلے میں زمین کا سب سونا بھی دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کے لئے دردانگیز سزا ہے اور کوئی ان کا مدد گار نہ ہوگا۔ [اعمال کی جزا اور سزا ان اعمال کا منطقی نتیجہ ہوتی ہے۔ اللہ انسانی بادشاہوں کی طرح غصے میں نہیں آتا۔]

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٩٢﴾

3:92 تم لوگ ہرگز اپنی شخصیت کو وسیع اور زندگی کی راہوں کو کشادہ نہ کر سکو گے جب تک اوروں پر اپنا وہ مال اور اشیاء صرف نہ کرو گے جو تمہیں عزیز ہیں۔ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔ [جسم کی پرورش لینے سے ہوتی ہے اور نفس یا شخصیت کی پرورش دینے سے 92:18]

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

3:93 بنی اسرائیل پر کھانے پینے کی سب چیزیں حلال ہوا کرتی تھیں سوائے ان چیزوں کے جو تورات کے نزول سے پہلے اسرائیل (یعقوبؑ) نے خود پر حرام کر لی تھیں۔ کہہ دیجئے تورات لے آؤ اور اسے خود سے پڑھو اگر تم سچے ہو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

3:94 جو اس کے بعد بھی اللہ سے جھوٹ منسوب کریں تو ایسے لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

3:95 کہہ دیجئے اللہ نے سچ فرما دیا۔ لہٰذا تم دین ابراہیمؑ کی پیروی کرو جو راہ راست پر تھے اور جو اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہ مانتے تھے یعنی شرک نہیں کرتے تھے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ

3:96 (ابراہیمؑ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہیں کے ہاتھوں) توحید خالص کی علامت کے طور پر تمام بنی نوع انسان کے لئے پہلا گھر بطور مرکزیت انسانی مکّہ المکرمہ میں تعمیر ہوا۔ یہ دنیا کی سب قوموں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ [دیکھئے 2:125= بکّہ = مکّہ لغت قریش میں کسی بات پر زور دینے کے لئے "ب" اور "م" ایک دوسرے کی جگہ لے سکتے تھے]

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

3:97 ابراہیم توحید خالص کے جس مقام پر جم کر کھڑے ہوئے اس میں سب کے لئے روشن نشانیاں ہیں۔ ان کے گھرانے نے نظام الٰہی کی بنیاد رکھی کہ جو بھی اس نظام میں داخل ہو اس کے لئے امن و سلامتی ہے۔ اسی لئے سب انسانوں پر اللہ کی طرف سے واجب ہے کہ وہ اس مبارک گھر کا حج کریں۔ یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جس کے حالات اسے وہاں پہنچنے کی اجازت دیتے ہوں۔ جس نے اس حکم سے انکار کیا اسے جاننا چاہیے کہ اللہ تمام جہانوں کی مخلوق سے بے نیاز ہے۔ [مقام ابراہیم کو عام طور سے چند فٹ لمبا چند فٹ چوڑا زمین کا ایک ٹکڑا سمجھا جاتا ہے جو کعبے کے قریب ہے۔ درحقیقت مقام ابراہیم کے معنی وہ ہیں جو ہم نے ترجمہ کئے ہیں۔ نیز دیکھئے 2:124-125۔ یہ بھی نوٹ کیجئے کہ اس آیت میں صرف مسلمانوں کو نہیں تمام انسانیت کو حج کی دعوت دی گئی ہے۔ 22:25-28 پر غور کرنے سے

معلوم ہوتا ہے کہ مختلف قوموں کے لیڈر دنیا کے کونے کونے سے سال میں ایک بار یہاں جمع ہوں اور سیارہ ءارضی کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ مشرکین کو مسجد الحرام کا نظام چلانے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ وہاں آنے اور وحدت انسانی کی برکات ملاحظہ کرنے سے۔]

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝

3:98 فرما دیجئے اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیات کا انکار کیوں کرتے ہو جبکہ اللہ بذات خود تمہارے اعمال پر گواہ ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

3:99 یہ بھی فرمایئے اے اہل کتاب! جو شخص امن وسلامتی چاہتا ہے تم اسے اللہ کی راہ اور اس کے نظام سے کیوں روکتے ہو۔ تم راہ راست سے بخوبی واقف ہو۔ پھر بھی اس میں کجی نکالنے کی کوشش کرتے ہو۔ جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝

3:100 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو۔ اگر تم ان لوگوں میں کسی فریق کی باتیں مانو گے جنہیں پہلے کتاب دی گئی تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کفر کے اندھیروں میں لے جائیں گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع 10 10 1

3:101 تم کفر کے اندھیروں کو کیونکر اپنا سکتے ہو جبکہ اللہ کے پیغامات تم تک پہنچائے جا رہے ہیں اور اس کے پیغمبر (محمدؐ) تمہارے درمیان موجود ہیں۔ جس نے مضبوطی سے اللہ کا دامن تھام لیا سمجھ لو کہ وہ روشن سیدھی راہ پر چل پڑا۔ [3:144]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

3:102 لہٰذا اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو بے داغ زندگی گزارنے کی کوشش کرو اللہ کے احکام کو اس طرح یاد رکھتے ہوئے جیسا کہ اسے یاد رکھنے کا حکم ہے۔ اپنی پوری زندگی اس طرح گزارو کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے تو تم احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنے والے مسلم ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

3:103 تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور دیکھنا فرقہ بندی نہ کرنا اللہ کی اس نعمت کو یاد کرتے رہا کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے مابین دلی الفت و محبت پیدا کر دی گویا یکا یک تم اسکی نعمت کے طفیل بھائی بہن بن گئے۔ تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے جس سے اس نے تمہیں بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی آیات واضح طور سے تمہارے لئے بیان کرتا ہے تا کہ تم روشن راہوں پر چلو۔ [6:165 ,30:31-32 دیکھئے 2:256، اللہ کی رسی جو ٹوٹ نہیں سکتی۔]

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

3:104 تم مسلمانوں کو دنیا میں ایک ایسا معاشرہ بننا چاہیے جو اپنے قول و عمل سے ان کاموں کی جانب لوگوں کو دعوت دے جو معاشرے کے لئے فائدے مند ہوتے ہیں۔ وہ خود حسن کردار کی زندہ مثال بنیں اور عملی طور پر اپنے حسن کردار سے ان تمام باتوں کی حوصلہ شکنی کریں جو معاشرے کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ طریقہ اختیار کرنے والے لوگ ہی صحیح معنوں میں فلاح پانے والے ہوں گے۔ یعنی ان کے اعمال کی کھیتیاں خوب بار آور ہوں گی۔ [دیکھئے آیات 3:110, 2:143 اور 22:78 صاف ظاہر ہے کہ اوپر والی آیت میں پوری مسلم کمیونٹی پر یہ فرائض عائد کئے گئے ہیں۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی ہو جو زبانی طور پر اِدھر اُدھر تبلیغ کرتی پھرے۔ اس جہد سے ہر فرقہ خود کو درست اور باقی سب کو غلط قرار دیتا ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ صدی کے دوران بہت سے لوگ شرمندگی کے سبب فرقوں کو مکاتب فکر کہہ کے دل بہلا لیتے ہیں۔ معروف = وہ کام جنہیں قرآن اچھا کہے۔ منکر = وہ کام جنہیں قرآن برا کہے۔ 23:1, 61:2-3, 2:143, 3:109]

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

3:105 تم لوگ ہرگز ان لوگوں میں نہ ہونا جنہوں نے فرقہ بندی کی اور باہم اختلاف میں پڑ گئے جبکہ روشن سچائی ان کے پاس آ چکی تھی۔ ایسے لوگوں کے لئے سخت سزا تیار ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

3:106 وہ دن جب کچھ چہرے خوشی سے دمکتے ہوئے ہوں گے۔اور کچھ چہرے بجھے ہوئے ہوں گے۔جو چہرے بجھے بجھے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا یہ تم نے کیا کیا کہ ایمان سے فیض یاب ہونے کے بعد سچائی سے انکار کرنے لگے۔لہٰذا اب تم اپنے انکار کے سبب ذرا عذاب کا مزا چکھو۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

3:107 اور وہ لوگ جن کے چہرے دمکتے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہمیشہ رہیں گے۔[11:118-119]

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

3:108 یہ آیات اللہ کے ارشادات ہیں جو ہم آپ تک پوری سچائی کے ساتھ پہنچاتے ہیں۔اللہ اپنی مخلوق پر ظلم یا ناانصافی کرنے کا ارادہ تک نہیں کرتا۔

ع 11 8 2 وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

3:109 (اللہ کے قوانین پوری کائنات میں نافذ ہیں) جو کچھ بلندیوں میں اور جو کچھ پستی میں ہے سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔وہی ان کا مالک ہے اور تمام مخلوق اس ارتقاء سے گزر رہی ہے جہاں بالآخر انہیں وہی بن جانا ہے جو ان کی تخلیق کا مقصد ہے۔کائنات کے تمام امور اللہ کی جانب لوٹتے اور تکمیل پاتے ہیں۔[ازراہ کرم یاد رکھیے کہ آپ قرآن کریم کا لغوی ترجمہ ملاحظہ نہیں فرما رہے۔آپ کے سامنے تصریف آیات کی بنیاد پر اور لغت قریش کے حوالے سے آیات الٰہی کا مفہوم پیش کیا جا رہا ہے۔]

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

3:110 (کیونکہ تمہیں قرآن عطا ہوا ہے لہٰذا) تم سب قوموں سے بہتر ہو جو انسانوں میں پیدا ہوئیں۔(اور تم سب سے بہتر رہو گے جب تک تم) اپنے مثالی کردار کے ذریعے ایسے کام کرتے رہو گے جنہیں قرآن نے اچھا کہا ہے اور اپنے حسن کردار سے ان تمام کاموں کی حوصلہ شکنی کرو گے جنہیں قرآن نے برا کہا ہے۔اور تم لوگ تو اللہ پر پکا ایمان رکھتے ہو۔اگر اہل کتاب بھی امن وسلامتی کے اس نظام کی طرف آجاتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔لیکن ان کی اکثریت اخلاقی قدروں سے باہر نکل جاتی ہے۔[معروف اور منکر یعنی قرآن کریم وضاحت سے بتا دیتا ہے کہ کون سے کام اچھے ہیں اور کون سے برے۔ورنہ بھلائی، برائی، گناہ

اور ثواب اعمال کی صاف وضاحت نہیں کر سکتے۔ اسی لئے قرآن کو الفرقان بھی فرمایا گیا ہے۔3:4]

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

3:111 بہر کیف اخلاقی قدروں کو ترک کر دینے والے یہ فاسق ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے تھوڑی سی تکلیف یا بے آرامی کے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو الٹے پاؤں بھاگ نکلیں گے اور پھر کوئی مددگار بھی نہ پائیں گے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

3:112 یہ جہاں بھی ہوں گے ذلت میں مبتلا رہیں گے سوائے اس کے کہ اللہ اور دیگر انسانوں کا سہارا پکڑیں۔ انہوں نے اللہ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ لہٰذا کمزور اور نادار رہیں گے۔ یہ اس لئے کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے انبیاء کو اور ان کے مشن کو نقصان پہنچاتے تھے اس طرح کہ نافرمانی ان کا شیوہ رہی اور اخلاقیات کی حدود سے باہر نکلتے رہتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝

3:113 لیکن یہ لوگ سب ایک جیسے نہیں ہیں اہل کتاب میں ایسے بھی ہیں جو متوازن راہ پر چلتے ہیں اور راتوں میں اللہ کی آیات کو توجہ سے پڑھتے ہیں اور وہ احکام الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

3:114 وہ اللہ (الٰہ واحد) اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور ایسے کاموں کی جیتی جاگتی مثال بنتے ہیں جو معاشرے کے لئے مفید ہوں اور ان کاموں کی عملی طور سے حوصلہ شکنی کرتے ہیں جن سے لوگوں کو نقصان پہنچے۔ وہ معاشرے کی اجتماعی بہتری کے لئے آگے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنی صلاحیتوں کو ٹھیک ٹھیک استعمال کرتے ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

3:115 لوگوں کی فلاح کے جو کام بھی یہ لوگ کریں گے۔ وہ ہرگز رائیگاں نہ جائیں گے۔ اللہ ان لوگوں کو بہت خوب جانتا ہے جو معاشرے میں امن وسلامتی قائم کرتے ہیں اور احکام الٰہی کو یاد رکھتے ہوئے پاکباز زندگی گزارتے ہیں۔

[دیکھئے تقویٰ 2:41]

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

3:116 جولوگ منکرین حق ہیں نہ ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے مضر اثرات سے ان کو بچا سکے گی۔ یہ لوگ تو آتش کے ساتھی ہیں جہاں وہ بسیرا کریں گے۔ [اعمال کا اچھا یا برا اصلہ خود ان کے اعمال میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اللہ انسانی آمروں کی طرح نہ غصہ ہوتا ہے نہ خود غصے میں سزا دیتا ہے۔ عذاب وثواب اعمال کا منطقی نتیجہ ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال اپنی نظم ''سیر فلک'' میں ایک فرشتے سے گفتگو کے طور پر اس بات کی وضاحت کرتے ہیں۔ ایک سرد اور تاریک کھائی کو دیکھ کر فرشتے سے پوچھتے ہیں یہ کیا ہے؟ جواب ملتا ہے]۔

یہ مقام خنک جہنم ہے
نار سے نور سے تہی آغوش
اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں
اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں

مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

3:117 یہ لوگ دنیاوی زندگی میں خرچ کریں تو ان کے پیش نظر ذاتی آسائشیں اور دکھاوا ہوتا ہے۔ اس طرح خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ برفانی ہوا چلے اور ان لوگوں کی کھیتی کو اجاڑ کر رکھ دے کیونکہ انہوں نے حقوق انسان کو پامال کیا اور اس طرح خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

3:118 (ایک سچی اسلامی ریاست میں قرآنی نظریات نافذ العمل ہوں گے نہ کہ انسانوں کی لکھی ہوئی کتابیں۔ لہٰذا) اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے اپنے لوگوں کے سوا غیروں کو ایسے عہدے نہ دینا جن میں رازداری ضروری ہوتی ہے۔ یہ لوگ تمہاری تخریب میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔ وہ تمہیں مصائب وآلام میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہیں۔ تمہارے خلاف بغض وعداوت کی بعض باتیں ان کے منہ سے نکل جاتی ہے لیکن جو کینہ ان کے سینوں میں چھپا ہے

وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔ ہم نے یہ باتیں صاف صاف تمہیں سمجھا دی ہیں تا کہ تم عقل و فکر سے کام لے سکو۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

3:119 تم ان سے خلوص دل سے حسن سلوک کرتے ہو لیکن وہ تم سے ذرا محبت نہیں رکھتے۔ حالانکہ تم ان کی سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان رکھتے ہیں (یعنی قرآن پر بھی) لیکن جب وہ جدا ہوتے ہیں تو غصے میں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اس طرح کا غصہ تو تمہیں زندہ درگور کر دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جو بات بھی تمہارے سینوں میں چھپی ہے اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ ع 12 11 3

3:120 تمہیں کوئی فائدہ چھو کر بھی گزرے تو انہیں بہت ناگوار گزرتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اگر تم ان کی روش پر صبر و استقامت سے کام لو اور اپنی حفاظت کا خیال رکھو تو ان کی چالیں تمہیں ذرا نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ بے شک اللہ کا قانونِ مکافات انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

3:121 (غزوہ احد کو یاد کیجئے) جب آپ نے علی الصبح اپنے گھر کو چھوڑا تا کہ مومنین کو ان کی جنگی (مقاموں) مورچوں پر فائز کریں۔ اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے (اس لئے تم بھی تمام صورتحال سے آگاہ رہو)

اِذْ هَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

3:122 تم میں سے دو گروہ ہمت ہارنے لگے لیکن اللہ ان دونوں کا سرپرست تھا۔ اہل ایمان کو ہمیشہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ [3:151-152]

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

3:123 ابھی ماضی قریب میں اللہ نے میدان بدر میں تمہاری مدد کی تھی اور فتح عطا کی تھی حالانکہ تم بظاہر بہت کمزور اور تعداد میں قلیل تھے۔ لہٰذا ہمیشہ قوانین الٰہی کو پیش نظر رکھو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور عملی طور پر شکر گزار ہو سکو۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝

3:124 یاد کیجئے جب آپ نے اہل ایمان سے کہا کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد

کرے جو تمہارے دلوں کے لئے اطمینان کا موجب بنے۔[3:125, 8:10, 8:12, 41:30۔ یہاں فرشتوں سے مراد عزم وارادہ، جراءت، استقامت اور شجاعت جیسی خوبیاں ہیں۔ اگر ہم تین ہزار فرشتوں کو لغوی طور پر لیں تو اصولاً ایک فرشتہ ہی کافی ہونا چاہیے تھا۔]

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝

3:125 اگر تم ثابت قدم رہو اور مستعد رہو اور دشمن تم پر یکبارگی حملہ کر دے تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار خصوصی فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

3:126 خیال رہے کہ فرشتوں اور ان کی تعداد کہہ کر کچھ اور مقصود نہیں سوائے اس کے کہ یہ ایک تشبیہ ہے جو تمہارے لئے خوشخبری بن جائے اور تمہارے دل مطمئن رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عزیز الحکیم کے قوانین کے سوا کوئی فتح حاصل نہیں ہوتی۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ۝

3:127 ان منکرین حق کی ایک جماعت کو ان کے لشکر سے کاٹ دیا جائے گا یا اتنا بے زور کر دیا جائے گا کہ وہ دلبرداشتہ ہو کر بھاگ نکلیں گے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

3:128 (اے رسولؐ!) ان لوگوں میں سے کس کی توبہ قبول ہوگی اور کس کو وہ سزا دے گا آپ کا اس بات سے کچھ تعلق نہیں۔ بہرکیف یہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

ع 13 وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

3:129 (ان کا فیصلہ قانون الٰہی کے مطابق ہوگا کیونکہ) جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ اپنے قانون کے مطابق مغفرت کرتا ہے جو اسکے احکام الٰہی کی پابندی کرے اور اپنے قانون کے مطابق سزا دیتا ہے جو اسکے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ اللہ نہایت بخشش والا مہربان ہے۔[8:42 افراد اور قوموں کو خود فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ سزا کے مستحق بنیں یا انعام کے۔]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

3:130 (جنگ تو عارضی معاملہ تھا تمہارا بنیادی فریضہ معاشرے میں امن وسلامتی اور منصفانہ معاشی نظام قائم کرنا

ہے۔ ربٰو یا سود بلکہ نظام سرمایہ داری قومی معیشت کے لئے ضرر رساں ہوتے ہیں۔ دیکھئے 2:289-295) اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ربٰو کے سرمایہ دارانہ نظام کو ہرگز اختیار نہ کرنا جو ضرورتمندوں پر قرض کے بوجھ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اللہ کے احکام کو یاد رکھو۔ سلامتی کی روش اپناؤ تاکہ تم صحیح معنوں میں کامیاب ہو جاؤ اور تمہاری محنت کی کھیتیاں خوب بارآور ہوں۔ [فلاح = کامیابی = کسان]

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

3:131 اس طرح اس آگ سے بچو جو منکرین حق کے لئے تیار کی گئی ہے۔ [5:44 پر غور کیجئے۔ وہ لوگ بھی کافرین ہیں جو کتاب اللہ کے مطابق فیصلے یا حکومت نہیں کرتے۔]

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

3:132 اللہ اور رسول کی یعنی مرکزی حکومت اسلامی کی اطاعت کرو تاکہ تم رحمت کے حق دار بن سکو۔ ایک اچھا معاشرہ ہر شہری کو شکم مادر کی طرح آگے بڑھنے میں مدد کرتا ہے۔ [رحم = رحمت = شکم مادر جو طفل کی بے غرضانہ پرورش کرتا ہے۔]

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

3:133 اپنے رب کے سایہء حفاظت و عافیت کی طرف تیزی سے بڑھو اور اس جنّت کی جانب جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ یہ جنت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو بے داغ زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور زندگی کا سفر امن و سلامتی کے ساتھ طے کرنا چاہتے ہیں۔ [نوٹ کیجئے کہ جنت صرف آسمانوں پر نہیں اور اسی طرح عام خیال کے برعکس جہنم پاتال یعنی زمین کی گہرائیوں میں محدود نہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ کافی حد تک یہ دنیا بھی دار المکافات ہے ہر چند کہ ایک غیر قرآنی بات بہت مشہور ہے کہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار المکافات]

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

3:134 وہ لوگ جو ہر حال میں خواہ خوشحالی ہو یا تنگی اللہ کے بندوں پر اپنے وسائل خرچ کرتے ہیں اگر انہیں غصہ آئے تو اس توانائی کو تعمیری مقاصد میں استعمال کر لیتے ہیں، لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ یاد رکھو! کہ اللہ ان سب لوگوں کو بہت پسند کرتا ہے جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کی مخلوق سے اچھا برتاؤ رکھتے ہیں۔ [محسن کے معنی آخری چند الفاظ میں ہم نے بیان کر دئے ہیں۔]

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

3:135 وہ مرد اور عورتیں جو اپنے ناگوار کاموں سے اپنی ذات پر ظلم کرتے ہیں پھر اللہ کے احکام یاد کر کے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں تو اللہ انہیں اچھے کاموں میں پیچھے رہنے سے بچا لیتا ہے۔ کون ہے جو افراد اور قوموں کو ترقی کی راہ میں پیچھے رہ جانے سے بچا سکے سوائے اللہ کے۔ یہ لوگ غلط کام نہیں دہراتے (اپنے غلط کاموں پر اصرار نہیں کرتے) کیونکہ انہیں بھلائی اور برائی کے نتائج کا صحیح علم ہوتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

3:136 یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال کی جزا ان کے رب کی جانب سے ان کی لغزشوں کے نتائج سے حفاظت ہے اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اس پر کیف ماحول میں رہیں گے۔ دیکھو کہ اچھے کام کرنے والوں کا اجر کتنا شاندار ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

3:137 تم سے پہلے بہت سے لوگ گزر چکے۔ بہت سی ملتیں اور واقعات گزر چکے ہیں۔ زمین پر سیر کر کے دیکھ لو اور غور سے دیکھو کہ قوانین الٰہی کو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

3:138 بنی نوع انسان کے لئے (یہ قرآن) کیا ہی خوب بیان ہے! اس میں ان سب لوگوں کے لئے ہدایت اور عمدہ نصیحت ہے جو امن و سلامتی کے آرزومند ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

3:139 تم لوگ ہرگز دل چھوٹا نہ کرنا، نہ رنج و غم میں مبتلا ہونا۔ اگر تم واقعی مومن ہو تو حالات پر اور دشمن پر تم ہی غالب رہو گے۔ [4:141]

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

3:140 (یہ نہ سمجھنا کہ جنگ و جدل صرف تمہارے لئے مشکل ہے۔) اگر تم کو آج زخم لگا ہے تو ایسا ہی زخم فریق مخالف کو بھی لگ چکا ہے۔ یاد رکھو کہ ہم اسی طرح وقت کو اور دنوں کو انسانوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔ اس طرح اللہ تمہیں جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو خود کو آزمانے کا موقع عطا کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ تم میں سچائی کے چلتے

پھرتے گواہ چن لیتا ہے۔ ادھر وہ لوگ ہیں جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں، انہیں اللہ پسند نہیں کرتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

3:141 اس طرح اللہ اہل ایمان کو قوت بخشتا اور منکرین حق کو کمزور کر کے مٹاتا چلا جاتا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

3:142 کیا تم نے گمان کر لیا ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جب تک کہ اللہ نے تن من دھن سے کوشش کرنے والوں کو ظاہر نہ کر دیا ہو۔ اور وہ ثابت قدم رہنے والوں سے بخوبی آگاہ ہے۔ [2:214]

ع 14 15 5 وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

3:143 ذرا یاد کرو کہ پہلے تم اللہ کی راہ میں جان دینے کی تمنا کیا کرتے تھے اور اب تمہیں جنگ کے حالات میں ڈال دیا گیا ہے۔ اب تم نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ [اس دنیا میں عزت کی زندگی ان کے لئے ہے جو موت سے نہیں ڈرتے۔ 2:94, 2:243,]

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۗىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

3:144 (ایک اہم اصول یاد رکھنا) محمد تو صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر موت انہیں آ لے یا وہ مارے جائیں تو کیا تم ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو کہ جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور جو شاکرین ہیں یعنی بلند مقاصد کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں وہی عملی طور سے اللہ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ وہ بہت جلد انہیں جزائے خیر سے نوازے گا۔

[28:77, 24:55, 17:18-20, 3:184, 3:148]

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝

3:145 کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر موت سے دوچار نہیں ہوتا۔ سمجھو کہ اس نے ایک انمٹ کتاب (قرآن) میں سب کچھ لکھ رکھا ہے۔ (موت و حیات اللہ کے محکم قانون کے تابع ہیں) جو کوئی صرف دنیاوی مفاد چاہتا ہے تو ہم اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور جو آخرت میں ہمیشہ کا مفاد چاہتا ہے اسے وہ عطا کر دیتے ہیں۔ لیکن ہم شاکرین کو بہت جلد جزائے خیر عطا کریں گے یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کا ٹھیک ٹھیک استعمال کیا اور انہیں اپنی ذات تک

محدود نہیں رکھا۔ [35:10, 3:185, 3:101]

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝

3:146 کتنے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر پروردگار کے سچے بندے اللہ کی راہ میں لڑے ہیں۔ اللہ کی راہ میں انہیں جو تکلیفیں پہنچیں ان کے سبب نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بزدلی کا مظاہرہ کیا۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ صبر واستقامت رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

3:147 اپنے ارادے کی پختگی میں یہی کہتے تھے کہ اے ہمارے پرودگار! ہمیں اپنے مشن میں پیچھے رہ جانے سے محفوظ رکھئے۔ ہماری کوششوں کو ضائع ہونے سے بچایئے۔ ہمیں اپنے عزم پر قائم رکھئے اور ہمارے قدموں کو مضبوط بنایئے اور منکرین حق کے مقابلے میں مدد فرمایئے۔

ع 15 6 فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

3:148 نتیجتاً اللہ نے انہیں اس دنیا میں بہت اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت عمدہ بدلہ دے گا۔ اصول یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

3:149 اے لوگو! جو ایمان کی دولت سے فیض یاب ہوئے ہو۔ (ان باتوں کو یاد رکھنا) اگر تم منکرین حق کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے اور تم بڑے گھاٹے میں پڑ جاؤ گے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝

3:150 (یقیناً) اللہ ہی تمہارا مولا یعنی آقا ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

3:151 جو لوگ احکام الٰہی کا انکار کرتے ہیں ہم عنقریب ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیں گے کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ اللہ نے شرک کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ آتشیں جہنم

ہے اور یہ کیسا خراب گھر ہے ان لوگوں کے لئے جو سچائی کو اپنے بلند مقام سے نیچے سمجھتے ہیں، انسانی حقوق تلف کرتے ہیں اور اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

3:152 بے شک اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا جب تم نے دشمن کو اس کے قانون کے مطابق پسپا کر دیا۔ یہاں تک کہ جو فتح تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دی لیکن اس کے بعد تم نے کاہلی کا مظاہرہ کیا اور پیغمبر کے حکم میں باہم جھگڑنے لگے اور اُن کی نافرمانی کی۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو دنیا کا فوری مفاد یعنی مال غنیمت چاہتے تھے اور تم میں ایسے لوگ بھی تھے جنہیں آخرت کا لافانی اجر منظور تھا۔ اس وقت اللہ نے تم کو دشمن سے پھیر دیا تا کہ تم خود اپنی آزمائش کر سکو۔ پھر اللہ نے تمہیں فوراً ہی معاف کر دیا۔ اللہ اہل ایمان پر بہت فضل و کرم کرنے والا ہے۔ [جنگ احد]

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

3:153 یاد کرو وہ وقت جب تم مال غنیمت سمیٹ کر پہاڑ کی بلندی کی طرف چڑھنے لگے اور پیچھے مڑ کر دیکھا تک نہیں۔ عین اس وقت رسول تمہارے پیچھے کھڑے تمہیں پکار رہے تھے۔ قانونِ الٰہی کے تحت تمہیں غم نے آدبوچا اور تمہیں عبرت کا ایک سبق ملا۔ البتہ یاد رکھو کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس کا غم نہ کیا کرو۔ اور جو مصیبت تم پر واقع ہو اس کا دکھ نہ کرو۔ جو بھی کام تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح آگاہ ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

3:154 پھر اللہ نے غم و رنج کے بعد تمہیں اطمینان بخشا۔ تم میں سے ایک جماعت پر نیند کی کیفیت طاری ہو گئی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو پریشان ہو کر حوصلہ چھوڑ بیٹھے تھے اور دورِ جاہلیت جیسے خیالات اللہ کے بارے میں رکھتے تھے۔ وہ

کہتے تھے کاش کہ جنگ کرنے یا نہ کرنے کے فیصلے میں ہمارا کوئی حصہ ہوتا (بھلا ہم کیسے اس مصیبت کے ذمہ دار ہیں؟) کہہ دیجئے بے شک سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہ لوگ کچھ باتیں دلوں میں چھپاتے ہیں اور آپ کر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے تھے ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں نیچا کیوں دیکھتے؟ فرما دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ لوگ (مومن) جنہیں نیچا دیکھنا یا قتل ہونا تھا وہ اپنے اپنے مقامات کی طرف ضرور نکل آتے۔ مقصد یہ تھا کہ تم ایک دوسرے کے دلوں کی باتوں کو آزما لیتے اور پھر تمہارے دلوں کو قوت عطا ہو جاتی۔ بے شک اللہ دلوں کی مخفی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۙ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ ع 16 7 7

3:155 تم میں سے وہ لوگ جو اس دن جب دو لشکر آمنے سامنے ہوئے، پیچھے پلٹ گئے۔ یہ شیطان یعنی ان کی خود غرضانہ خواہشات کے سبب ہوا۔ جو بھی انہوں نے کیا اللہ ان کے کئے کو معاف فرماتا ہے۔ بے شک اللہ حفاظت کرنے والا، بخشنے والا، بردبار ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا ۖ لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾

3:156 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو، ہرگز ان منکرین حق کی طرح نہ ہونا جو کہتے ہیں اگر ہمارے بھائی اور ساتھی باہر نہ نکلتے اور جنگ میں شریک نہ ہوتے بلکہ ہمارے ساتھ گھروں میں بیٹھ رہتے تو نہ وہ مرتے نہ مارے جاتے۔ قانون الٰہی کے عین مطابق ان کے دلوں میں اس طرح کے حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ سیدھی بات یہ ہے کہ اللہ ہی زندگی بخشتا اور موت وارد کرتا ہے یعنی حیات و موت کے قوانین اسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾

3:157 اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا اس دوران موت تمہیں آ لے تو اللہ تمہیں ایسی مغفرت سے نوازے گا جو تمہاری اخروی زندگی کو سلامت رکھے گی۔ یہ مغفرت اور رحمت ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کر رکھتے ہیں۔

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾

3:158 خواہ تمہیں موت آ جائے یا تم مارے جاؤ بہرصورت تم اللہ کی بارگاہ میں جمع کئے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝

3:159 یہ تو اللہ کی خاص رحمت ہے کہ (اے پیغمبرؐ!) آپ لوگوں کے لئے نرم مزاج ہیں۔ اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے اردگرد سے ہٹ جاتے۔ لہٰذا ان کی خطاؤں سے چشم پوشی فرمایا کیجئے۔ ان کی حفاظت وسلامتی کا اہتمام کیجئے اور ان سے ہر اہم معاملے میں مشورہ کرتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ عزم اور مصمم ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بہترین کوشش کر کے نتائج اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

3:160 یاد رکھو کہ جب اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو پھر اس کے بعد تمہاری مدد کرے۔ اہل ایمان ہمیشہ بہترین کوشش کرنے کے بعد اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ [اللہ کے قوانین کو چھوڑنے کا نتیجہ لغوی اعتبار سے اللہ کا انہیں چھوڑ دینا ہے۔]

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

3:161 ناممکن ہے کہ کوئی پیغمبر احکام الٰہی میں خیانت کرے اور ایمانداری کو چھوڑ دے۔ کوئی بھی ہو جو احکام الٰہی کو چھوڑ دے گا اسے قیامت کے دن اپنے کئے کا حساب دینا ہوگا۔ ہر شخص وہی پائے گا جو اس نے کمایا ہے اور لوگوں سے ذرا سی ناانصافی نہ کی جائے گی۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

3:162 کیا وہ شخص جو اللہ کی رضا چاہے ایسے شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی ناپسندیدگی مول لی اور جس کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے جو نہایت بری منزل ہے۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

3:163 اللہ کے نزدیک لوگوں کے درجے مختلف ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ بخوبی دیکھنے والا ہے۔ [انسان کے اخلاق واعمال پر اس کے درجات منحصر ہیں۔ 6:132, 49:13, 84:19]

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

النصف

3:164 جو ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں ان پر اللہ کی کتنی بڑی عنایت ہے کہ اس نے ان ہی میں سے ایک رسول مقرر فرمایا ہے جو انہیں اس کے پیغامات پہنچاتا، انسانیت میں ترقی کرنا سکھاتا ہے اور انہیں قانون الٰہی اور ان قوانین کی حکمت سمجھاتا ہے۔ اس سے پہلے تو یہ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

3:165 جب تم پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے (جیسے غزوہ احد میں) تو تم کہتے ہو یہ کیسے ہو گیا؟ حالانکہ اس سے پہلے (بدر میں) تم دشمن کو دگنا نقصان پہنچا چکے تھے۔ فرما دیجئے یہ سب کچھ تمہارے اعمال کے سبب ہوتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز اور واقعے کے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ [3:152]

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

3:166 جس دن دو لشکر جمع ہوئے تھے اور جو نقصان تمہیں پہنچا تھا وہ اللہ کے قوانین کے عین مطابق تھا۔ اہل ایمان کو اپنی قوت اور کمزوری کا ہمیشہ علم ہونا چاہیے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝

3:167 اللہ نے منافقین کو شناخت کروا دیا۔ ان سے کہا گیا تھا، آؤ اللہ کی راہ میں لڑو اور کم از کم (اپنے گھروں اور بال بچوں کا) دفاع تو کرو۔ انہوں نے جواب دیا تھا کہ اگر ہمیں واقعی علم ہوتا کہ جنگ سر پر کھڑی ہے تو ہم بھی تمہارے ساتھ کھڑے ہوتے لیکن اس دن وہ ایمان کی نسبت کفر کے قریب تر تھے۔ وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے تھے جو ان کے دلوں میں نہیں تھیں لیکن اللہ بخوبی جانتا تھا جو وہ چھپا رہے تھے۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ جو گھر بیٹھ رہے انہوں نے اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کی نسبت کہا اگر وہ ہماری بات مانتے تو ہرگز مارے نہ جاتے۔ فرما دیجئے تو پھر موت کو اپنے آپ سے ہمیشہ دور کر کے دکھاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

3:169 جولوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ سمجھنا۔ ہرگز نہیں۔ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے یہاں انہیں رزق کریم مل رہا ہے۔[3:156, 2:154۔ جولوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کی شخصیت کا فجائی یعنی فوری ارتقاء ہوتا ہے اور وہ سیدھے بہشت میں پہنچا دیے جاتے ہیں جبکہ دیگر لوگ موت کے دن سے یوم قیامت تک نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ دیکھئے سورہ یٰسین 36:51-52۔ لہٰذا قرآن کے مطابق عذاب قبر کی کوئی حقیقت نہیں۔]

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

3:170 یہ (مقتولین فی سبیل اللہ) نہایت خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے۔ اور ان کے بارے میں بھی خوشیاں منا رہے ہیں جو بعد میں آ کر ان سے ملنے والے ہیں۔ اس لئے کہ نہ انہیں کبھی خوف لاحق ہوگا نہ وہ دل گرفتہ ہوں گے۔ [نوٹ کر لیجئے کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو قرآن میں مقتولین فی سبیل اللہ کہا ہے۔ قرآنی اصطلاح کے مطابق شہید کے معنی ہوتے ہیں گواہ]

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع 17 16 8

3:171 وہ خوش ہیں کہ انہیں اللہ کی نعمتیں اور فضل عطا ہوا ہے۔ اللہ کبھی اہل ایمان کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

3:172 جنہوں نے زخم لگنے کے باوجود اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اور وہ لوگ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے کام کرتے ہیں اور احکام الٰہی کو یاد رکھتے ہیں ان کے لئے بہت ہی عظیم اجر ہے۔[8:24]

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

3:173 جب لوگ ان سے کہتے ہیں کہ تمہارے لئے (دشمن نے) بڑا لشکر جمع کیا ہے لہٰذا ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

3:174 پھر وہ اللہ کی نعمت اور فضل سمیٹ کر واپس ہوتے ہیں۔ انہیں کسی صورت میں نقصان نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے اللہ کی رضا چاہی اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

3:175 یہ تو صرف شیطان (تمہارے منفی خیالات) ہے جو تمہیں اپنے ساتھیوں سے ڈراتا ہے لیکن تم ہرگز ان سے نہ ڈرو۔ ڈرو تو مجھ ہی سے ڈرو اگر تم اہل ایمان ہو۔ [شیطان کے ساتھی۔ منفی خیالات = شیطان طبع لوگ]

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

3:176 جو لوگ انکار حق کی طرف دوڑتے ہیں تم ان کا غم نہ کرو۔ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا بلکہ ان کے لئے بڑی سزا تیار ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

3:177 جن لوگوں نے ایمان بیچ کر کفر خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ انہیں دردناک سزا ملے گی۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

3:178 منکرین حق کبھی یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیے جاتے ہیں تو یہ ان کے لئے اچھی بات ہے۔ ہمارے قانون کے مطابق انہیں مہلت اس لئے ملتی ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ بالآخر ایک ذلت آمیز عذاب انہیں آلے۔ [یہ مدت مہلت اللہ کی رحمت ہوتی ہے کیوں کہ اس دوران انسان اپنے اعمال کی اصلاح کر سکتا ہے۔]

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

3:179 اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ مومنوں کو اس حالت میں چھوڑ دے جس میں تم اب ہو جب تک وہ تمہارے لئے بھلے اور برے لوگوں میں واضح فرق نہ کر دے۔ اللہ تمہیں غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کرے گا۔ البتہ اللہ اپنے منتخب کئے ہوئے رسولوں کو اپنے قانون کے مطابق مطلع کر دیتا ہے، تو تم لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان کی سعادت حاصل کرو گے اور صاف ستھری زندگی گزارو گے تو تمہیں اجر عظیم ملے گا۔ [منافق چھپے نہ رہیں گے۔ وہ نبیؐ کی زندگی میں ظاہر ہو گئے تھے۔ 47:29-30, 72:26-27]

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

3:180 جولوگ اللہ کے عطا کئے ہوئے فضل یعنی مال و دولت میں بخل کرتے ہیں وہ اسے (بخل کو) اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ تو ان کے لئے برا ہے، جس مال میں وہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بن کر ان کی گردنوں کی زنجیر ہوگا۔ آسمانوں اور زمین کی میراث صرف اللہ کی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے [55:10]

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

3:181 اللہ نے ان لوگوں کا قول سن لیا ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم امیر۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے ریکارڈ کرلیں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے ان کا پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا۔ ہم کہیں گے کہ اب جلنے کے عذاب کا مزا چکھو۔ [امام راغب اصفہانی، سرسید احمد خان، امام جرجانی جیسے بزرگوں نے عذاب جہنم، عذاب النار، جلنے کا عذاب جیسی اصطلاحات کو تشبیہ قرار دیا ہے یعنی جسم آگ میں نہیں ڈالے جائیں گے بلکہ دراصل عذاب آخرت کا تعلق افسوس اور پچھتاوے کی جلن سے ہے۔ یعنی نفسیاتی کیفیت ہوگی ورنہ اہل جنت و اہل دوزخ مکالمہ کیسے کریں گے۔]

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

3:182 دیکھو یہ سب وہی ہے جو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجا۔ اللہ تو بندوں پر ظلم کرنے والا ہرگز نہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

3:183 جولوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر تمہارے پاس سوختنی قربانی کا حکم نہ لائے اس پر ایمان نہ لانا۔ فرما دیجئے کتنے ہی رسول مجھ سے پہلے تمہارے پاس کھلی سچائیاں لائے بقول تمہارے (یعنی سوختنی قربانی)۔ پھر تم نے انہیں قتل کیوں کیا اور ان کے مشن کو ناکام بنانے کی کوشش کیوں کی؟ جواب دو اگر تم سچے ہو۔ [قتل = ہلاک کرنا۔ مشن کو ناکام بنانا = تذلیل کرنا۔ یہود جسے سوختنی قربانی کہتے تھے وہ دراصل ذبح کے بعد جانور کے جسم کو خود آگ لگا دیتے تھے تاکہ اس کا گوشت کسی کے کام نہ آئے اور اس طرح اسے خالصتاً اللہ کی راہ میں قربانی سمجھا جائے۔]

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٣:١٨٤﴾

3:184 (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو یاد رکھئے کہ یہ (یعنی انکے سلف) آپ سے پہلے بھی پیغمبروں کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ ہر چند کہ وہ سچائی کی کھلی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٣:١٨٥﴾

3:185 (اٹل حقیقت یہ ہے کہ ہر جاندار شے کو موت کا سامنا کرنا ہے۔ قیامت کے دن تم سب کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش سوزاں سے دور رکھا گیا اور باغ بہشت میں داخل کیا گیا وہ پوری طرح کامیاب ہو گیا۔ رہی اس دنیا کی زندگی تو وہ آخرت کی ابدی حیات کے مقابلے میں قلیل عرصہ اور دکھاوے کا سامان ہے۔ [اصل کامیابی دونوں جہانوں کے لئے کوشش کرنا ہے۔ 2:201 , 10:63, 14:27, 28:77]

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٣:١٨٦﴾

3:186 تمہارے مال، جائیداد، محنت اور جان کی آزمائش حالات کی اونچ نیچ سے ہوتی رہے گی۔ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور جو بت پرست ہیں ان کی جانب سے تمہیں تکلیف دہ باتیں سننا ہوں گی۔ اگر تم ثابت قدمی سے کام لو گے اور راہ راست پر چلتے رہو گے تو پختہ ارادوں کے ساتھ اپنے کام انجام دیتے رہو گے۔ [2:155]

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿٣:١٨٧﴾

3:187 جنہیں پہلے کتاب دی گئی اللہ نے ان سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اسے صاف اور کھلے انداز سے لوگوں تک پہنچائیں گے اور اس میں سیکھ نہیں چھپائیں گے۔ لیکن انہوں نے اسے پس پشت پھینک دیا اور حقیر معاوضے پر بیچ ڈالا۔ (یعنی اپنی جانب سے باتیں شامل کر دیں۔) کتنا گھاٹے کا سودا انہوں نے کیا! [2:16]

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣:١٨٨﴾

3:188 جو لوگ اپنے کئے کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے اور خوش ہوتے ہیں اور اپنی تعریف انہیں بہت ہی پسند ہے ان کاموں کے لئے جو انہوں نے کئے ہی نہیں۔ تم اس خیال میں نہ رہنا کہ وہ سزا سے بچ نکلیں گے۔ دردناک عذاب ان کا منتظر ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ 19 ع 9 10

3:189 آسمانوں اور زمین کی ملکیت اور بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس نے ہر کام کے اصول، قوانین اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ (لہٰذا اس کی حکمرانی قانون کی حکمرانی ہے۔ 53:31, 34:3, 10:4)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝

3:190 (یہ قوانین، اصول اور پیمانے) آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور دن اور رات کے آنے جانے میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اپنی عقل وفہم سے کام لیتے ہیں۔ [قدرت کا ایک صحیفہ قرآن اور دوسرا اس کی تخلیق کردہ کائنات ہے۔ اللہ نے دونوں میں غور وفکر کا حکم دیا ہے۔]

الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

3:191 وہ لوگ جو کہ اللہ کو (اللہ کے قوانین) کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں یاد رکھتے ہیں۔ اور جب آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں سوچتے ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ "ہمارے پروردگار آپ نے یہ سب کائنات بے مقصد نہیں بنائی"۔ (اللہ کی شان بہت بلند ہے۔ سب اسکی تخلیق سے ظاہر ہے، لہٰذا ہم استدعا کرتے ہیں کہ ہم کائنات کا علم حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہ جائیں)۔ اور اس طرح عذاب آتش سے محفوظ رہیں۔ [جب انسان فطرت کے اصولوں کو سمجھ کر انہیں سب لوگوں کے فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو وہ جہنم سے دور ہو جاتے ہیں اور دونوں جہانوں میں جنتی زندگی کے مستحق بن جاتے ہیں۔ 45:13، 13:17]

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

3:192 (وہ سمجھتے اور کہتے ہیں) ہمارے پروردگار جن افراد اور قوموں کو آپ کے قوانین نے آتش میں داخل کیا وہ عزت واحترام سے محروم کر دئے گئے کیونکہ انہوں نے تسخیر کائنات میں کچھ حصہ نہ لیا۔ جو لوگ اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کریں ان کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۟ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ۝

3:193 (وہ یہ بھی کہتے ہیں) ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی کہ وہ ایمان کی طرف بلا رہا تھا کہ تم علم وبصیرت کی رو سے اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان کی نعمت سے فیض یاب ہوئے۔ اے ہمارے رب! ہمیں

انسانیت میں پیچھے رہ جانے سے بچالیجئے۔ ہماری خطاؤں کو مٹا دیجئے اور ہمارا انجام ان لوگوں جیسا ہو جنہوں نے معاشرے میں آگے بڑھنے کے لئے لوگوں کی راہیں کشادہ کی ہیں۔ [2:186 ابرار = وہ لوگ جو دوسروں کو ترقی کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔]

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

3:194 ہمارے پروردگار ہمیں وہ سب نعمتیں عطا کیجئے جن کا آپ نے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمیں یوم قیامت میں رسوائی سے بچایئے۔ بے شک آپ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ [24:55]

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

3:195 پھر ان کا رب ان کی دعا قبول کرتے ہوئے فرماتا ہے، یقین رکھو میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب ایک دوسرے کے ساتھی ہو تو جو لوگ بلند مقاصد کے لئے ہجرت کر جائیں یا انہیں ان کے گھروں اور شہروں سے نکال دیا جائے اور انہیں میری راہ میں تکلیفیں دی جائیں پھر وہ مقابلہ کریں اور اس دوران مارے بھی جائیں۔ میں یقیناً ان کی خطاؤں کے مضر اثرات کو مٹا دوں گا اور انہیں باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ اللہ کے ہاں سے انعام ہے۔ اور بہترین انعام تو بارگاہ الٰہی سے ملتا ہے۔ [2:186]

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝

3:196 دیکھنا کہیں شہروں میں منکرین حق کی رونق آرائیاں تمہیں متاثر نہ کریں۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

3:197 یہ تو چند روزہ اور تھوڑی سی عیش و عشرت ہے اور بالآخر ان کا مستقل ٹھکانہ جہنم ہے جو کیا ہی بری جگہ ہے۔ [انسانوں کے بنائے ہوئے نظام ہائے حیات میں شخصیت کا ارتقاء نہیں ہوتا۔ ایسے غلط نظام کوئی بھی بنائے بالآخر تباہ ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کے حصے دنیا اور آخرت میں محرومی کی جہنم ہے۔]

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

3:198 لیکن وہ لوگ جو اپنے رب کو یاد رکھتے ہیں ان کے لئے لہلہاتے ہوئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ اللہ کے مہمانوں کی حیثیت سے ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ اللہ کے پاس ان لوگوں کے لئے بہترین نعمتیں ہیں جو اچھے انسان بنیں اور دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرتے رہیں۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

3:199 رہی بات اہل کتاب کی سو ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان آیات پر جو تم پر نازل کی گئیں اور جو ان پر نازل کی گئی تھیں۔ وہ اللہ کی خوشنودی کے لئے انکساری اختیار کرتے ہیں اور آیات الٰہی کو (ادل بدل کر) تھوڑے سے فوری مفاد کی خاطر بیچ نہیں ڈالتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے اور اللہ جلد حساب لیتا ہے۔[3:113-114]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

3:200 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت حاصل کر چکے ہو، ہر حال میں ثابت قدم رہو اور استقامت میں اوروں کے آگے بڑھ جاؤ۔ آپس کے رابطے مضبوطی سے استوار رکھو اور متحد ہو کر ایک دوسرے کے لئے قوت کا باعث بنو۔ اللہ کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اس کے احکامات سے لغزش نہ کرو گے تو سمجھ لو کہ تمہاری محنت کی کھیتیاں خوب بار آور ہوں گی۔

سورۃ النّساء

مصنف کا نوٹ: قرآن کریم کی اس چوتھی سورۃ میں 176 آیات ہیں۔ نساء کے عام معنی ہیں معاشرے کی خواتین۔ البتہ جب شوہروں کا ذکر آئے گا تو نساء کے معنی بیویاں ہوں گی۔ ازواج جوڑوں کو کہتے ہیں۔ زوجہ بیوی اور زوج شوہر کو۔ زوج کے ایک معنی شریک زندگی بھی ہیں خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث۔ ان سب الفاظ کے معنی سیاق وسباق کے اعتبار سے متعین کئے جائیں گے۔

قرآن کریم حقوق نسواں کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ علامہ اقبال نے ایک بار تبصرہ کیا کہ اگر وہ دہریہ ہوتے تو قرآن کو چند ذہین خواتین کی تصنیف سمجھتے۔ زیر نظر ترجمے اور تفسیر کو پڑھنے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ کسی آیت یا سورۃ کا مکّی یا مدنی ہونا چنداں اہم نہیں۔ اسی طرح شان نزول کی خیال آرائیاں قرآن کے معنوں کو اجاگر کرنے کی بجائے انہیں تاریخی واقعات کے ساتھ نتھی کر دیتی ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ و روایات غیر یقینی باتیں ہیں اور قرآن جیسی حتمی اور واضح کتاب کو قیاس آرائیوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ مزید یہ کہ قرآن مجید ہر زمانے کے لئے راہ نمائی کی کتاب ہے لہٰذا وہ تاریخی واقعات کا پابند نہیں ہو سکتا۔ سورۃ النساء میں کائنات کے ارتقاء کا کافی ذکر ملتا ہے لیکن یہ عظیم کتاب ڈارون (Darwin) کی تھیوری کے ہر پہلو کی تصدیق نہیں کرتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

4:1 [انسانی شخصیت یا ذات کا ارتقاء ایک منصفانہ معاشرے میں زیادہ آسانی کے ساتھ ممکن ہے۔ اس سورۃ میں فرد اور معاشرہ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ ابتدا ہی میں یہ بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ تمام انسان ایک ہی سرچشمہ حیات سے عدم سے وجود میں آئے ہیں۔ 9:111, 14:34, 16:71, 34:23, 43:32, 59:9]

اے بنی نوع انسان اپنے پروردگار کے احکام کو یاد رکھو جس نے تمہیں ایک ہی سرچشمہ حیات سے پیدا کیا۔ زندگی کی ابتدا ایک خلیہ سے ہوئی جو دو حصوں میں بٹ گیا۔ ایک مذکر اور دوسرا مؤنث یعنی ایک خلیے سے اس کا جوڑا پیدا کیا 6:99

[پھر ارتقاء کا عمل شروع ہوا جیسا کہ آیات مذکورہ میں بتایا گیا ہے۔ یعنی 51:49, 31:28, 30:20, 20:50, 16:8] یہاں تک کہ بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں وجود میں آئے کیونکہ تم سب کا سرچشمہ حیات ایک ہے لہٰذا تمام بنی نوع انسان کو ایک معاشرہ کمیونٹی سمجھو (10:19، 25:54) اس راہ میں تمہارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ تم اپنے خاندانی روابط کو مضبوط رکھو۔ اللہ نے جو فریضہ تم پر عائد کیا ہے اس کا خیال رکھو کہ تم اسی کے قانون کے مطابق ایک دوسرے پر حقوق رکھتے ہو اور اللہ ہمیشہ تمہارا نگران ہے۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝

4:2 (یتیم بچے تمہارے گھرانے کے افراد کی طرح ہیں۔ 33:5) جب مناسب وقت آجائے تم یتیموں کا مال ان کے حوالے کر دو۔ ان کی قیمتی اشیاء کو اپنی خراب چیزوں سے ہرگز نہ بدل دینا اور نہ ہی اپنے مال و جائداد میں ان کا مال و جائیداد ملا جلا کر کھا جانا۔ ایسا کرنا بہت ہی بڑا جرم ہوگا۔ [4:5, 4:127 میں ارشاد ہے کہ یتیموں کو ان کا مال اس وقت حوالے کیا جائے جب وہ سمجھدار ہو جائیں۔]

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

4:3 اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یعنی معاشرہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکے گا (جیسا کہ حالت جنگ اور سیاسی افراتفری کے دوران ہوتا ہے) تو بیواؤں اور یتیم بچوں کو معاشرے میں ان کا مقام دینے کے لئے تم میں سے صاحب کردار اور مالی طور سے خوشحال افراد ان بیواؤں اور یتیم لڑکیوں سے نکاح کر سکتے ہیں دو، تین اور چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم ان خواتین سے مساوی سلوک نہ کر سکو گے تو ایک سے زیادہ عورت سے نکاح نہ کرو یا اگر شادی شدہ ہو تو اسی بیوی سے رشتہ بخوبی نبھاؤ جو پہلے سے تمہاری ہے۔ دیکھو یہ عدل کی کتنی آسان راہ ہے۔ [4:127-129 عام حالات میں دوسری شادی کرنا قرآن کے اس حکم کی خلاف ورزی ہے۔]

وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــًٔا مَّرِيْۗـــًٔا ۝

4:4 نکاح کے وقت خواتین کو اپنے مال و جائیداد کا ایک حصہ نہایت سخاوت کے ساتھ ادا کرو سوائے اس کے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے حصے کو چھوڑ دیں۔ اس صورت میں تم اس مہر کی رقم کو بجا طور پر اپنا سمجھ کر استعمال کر سکتے ہو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

4:5 نابالغ یتیموں کا وہ مال جس پر اللہ نے تمہیں نگہبان مقرر کیا ہے اس وقت ان کے حوالے کرو جب وہ ٹھیک ٹھیک مالی فیصلہ کرنے کے لائق ہو جائیں۔ اس دوران ان کی تمام ضروریات کو بخیر وخوبی سے پورا کرو اور ان سے بات بھی کرو تو مہربانی کے ساتھ۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

4:6 یتیموں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھو اور جب وہ شادی کی عمر کو پہنچ جائیں اور روزمرہ زندگی کے معاملات کو خوب سمجھنے لگیں تو ان کا مال ومتاع ان کے حوالے کر دو۔ (شادی کے لائق عمر وہ ہوگی جب یہ یتیم جسمانی اور ذہنی پختگی کو اس حد تک پہنچ جائیں کہ نہایت سنجیدہ اور قانونی معاہدے پر دستخط کر سکیں (4:21)۔ ان کا مال بے جا ہرگز نہ اڑانا اور نہ اسے اتنی احتیاط سے خرچ کرنا کہ وہ عنقریب بالغ ہو جائیں گے۔ اگر یتیموں کا نگران خوشحال ہے تو ان کے اموال کی نگرانی کے بدلے میں کوئی رقم نہ لے لیکن اگر وہ غریب ہے تو اس خدمت کا تھوڑا سا معاوضہ انصاف کے ساتھ لے سکتا ہے۔ جب تم یتیموں کے اموال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان کی خاطر گواہیاں ضرور لکھ لیا کرو اور یاد رکھو کہ اللہ حساب کرنے کے لئے کافی ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

4:7 (مردوں اور عورتوں میں مساوات کا یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنا کہ) مردوں کے لئے ایک مقرر حصہ ہے اس مال وجائداد میں جو والدین اور قریبی رشتہ دار پیچھے چھوڑ جائیں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی اس مال وجائیداد میں جو والدین اور قریبی رشتہ دار پیچھے چھوڑ جائیں۔ میراث کا یہ مال تھوڑا ہو یا بہت یہ حصے تم پر ایک فریضے کے طور پر عائد کئے گئے ہیں۔ [دیکھئے 4:12 ، اور 2:180۔ 2:180 میں وصیت کا حکم ہے جس کے تحت مرنے والے کا مال تقسیم کیا جائے گا اور 4:12 میں جو حصے بیان ہوئے ہیں وہ اس صورت میں نافذ ہوں گے جب مرنے والے نے کوئی وصیت نہ کی ہو یا وصیت پوری کرنے کے بعد مال جائداد باقی بچ رہے۔ بعض مفسرین نے آیت 2:180 کو منسوخ قرار دیا ہے لیکن قرآن کی ایک بھی آیت منسوخ نہیں ہے۔]

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

4:8 اگر میراث کی تقسیم کے وقت رشتے دار، یتیم، بیوائیں اور ضرورت مند لوگ موجود ہوں تو انہیں بھی اس مال میں سے ضرور عطا کرو اور ان سے زبانی اور عملی سلوک بہت خوب کرو تا کہ ان کا وقار مجروح نہ ہو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

4:9 جو لوگ میراث کی تقسیم کر رہے ہیں انہیں اس طرح سوچنا چاہئے جیسے وہ خود ننھے ننھے بچے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور انہیں ان کے بارے میں ڈر ہے کہ بعد میں ان کا کیا حال ہوگا۔ لہٰذا اللہ کو یاد رکھو اور جو بات کہو صاف اور سیدھی کہو اور معاملے کو خوش اسلوبی سے نمٹاؤ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ع 1 10 12

4:10 جو لوگ ناانصافی سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ یہ آگ انہیں آتش سوزاں کی طرف لے جائے گی۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:11 اللہ تمہیں تمہارے بچوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔ (کیونکہ بیٹوں پر گھرانے کی ذمہ داری ہوگی اور بیٹیوں کی ذمہ داری بالآخر ان کے شوہر اٹھائیں گے اور جب تک ان کی شادی نہ ہوگی تو گھرانے کے مرد ان کی ضروریات پوری کریں گے لہٰذا) ایک لڑکے کا حصہ 2 لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہوگا۔ اگر دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہی وارث ہوں تو انہیں میراث کا 2/3 ملے گا۔ اگر مرنے والے نے صرف ایک بیٹی پیچھے چھوڑی ہے تو میراث کا 1/2 اسے ملے گا۔ مرنے والے کے باپ کا حصہ 1/6 ہوگا اور ماں کا حصہ بھی 1/6 اگر مرنے والے کے بچے بھی ہوں۔ اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کا حصہ ایک 1/3 ہوگا اور باپ کا حصہ ایک 1/3۔ اگر مرنے والے نے بھائی بہن پیچھے چھوڑے ہیں تو ماں کا حصہ 1/6 ہوگا اور باپ کا 1/3 (کیونکہ گھرانے کی پرورش کی بنیادی ذمہ داری مرد پر ہوگی۔) یاد رکھو کہ یہ تقسیم مرنے والے کی وصیت پوری کر دینے اور قرض ادا کر دینے کے بعد عمل میں آئے گی۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے والدین اور تمہارے بچوں میں تمہاری طرف سے فائدے کا زیادہ مستحق کون ہے؟ یہ اللہ کا ارشاد فرمایا ہوا فریضہ ہے اور بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

4:12 (علاوہ ازیں جو مال تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں 1/2 حصہ تمہارا اور اگر اولاد ہو تو میراث میں تمہارا حصہ 1/4 ہوگا۔ یہ تقسیم وصیت کی تعمیل کے بعد عمل میں آئے گی جو انہوں نے کی ہو اور قرض کے ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمہ ہو اور جو مال شوہر چھوڑ جائیں اور ان کے بچے نہ ہوں تو بیویوں کا اس میں 1/4 حصہ ہوگا اور اگر بچے ہوں تو ان کا حصہ 1/8 ہوگا۔ یہ حصے تمہاری وصیت کی تعمیل کے بعد عمل میں آئیں گے جو تم نے کیے ہوں اور ادائے قرض کے بعد۔ اگر میراث ایسے مرد یا عورت کی ہو جو تنہا ہو یعنی اس کے نہ والدین ہوں نہ بچے مگر اس کے بھائی یا بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا 1/6 چھٹا حصہ ہوگا۔ اگر زیادہ ہوں تو سب 1/3 میں شریک ہوں گے۔ یہ حصے بھی ادائے وصیت اور قرض کے بعد تقسیم کیے جائیں گے۔ اس تقسیم میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ وصیت کے یہ احکام اللہ کی جانب سے ہیں اور اللہ نہایت علم والا بردبار ہے۔ [4:176, 4:8, 2:240, 2:180, 2:219]

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

4:13 یہ قانون کی حدیں ہیں جو اللہ نے مقرر کی ہیں۔ جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اسے لہلہاتے باغ میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے شفاف نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے اور یہی عظیم ترین کامیابی ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ع 2 4 13

4:14 اور جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی قائم کردہ قوانین کی حدوں کو توڑے گا اسے آتش میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت آمیز سزا ہوگی۔

وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝

4:15 (عورتوں اور مردوں کی عزت و رفعت ایک پاکیزہ معاشرے کے لئے بہت اہم ہے۔ 4:24, 17:32)

اگر معاشرے کی کوئی خاتون یا ان کی کوئی جماعت معاشرے میں بے حیائی پھیلائیں تو متعلقہ عدالت چار لائق اعتماد گواہ تلاش کرے گی۔ (جو مرد بھی ہو سکتے ہیں اور عورتیں بھی۔ اگر ان کی گواہی کو حالات بھی ثابت کرتے ہوں 12:26) تو ان عورتوں کو ان کے گھروں میں روکے رکھو۔ یہ پابندی غیر معینہ مدت کے لئے ہوگی حتیٰ یہ کہ ایسی عورتیں توبہ اور اصلاح کے ذریعے اللہ کی راہ تھامیں۔ [امام راغب اور امام جرجانی نے یہاں بجا طور پر موت کا ترجمہ غیر معینہ مدت کیا ہے۔]

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

4:16 اگر تم میں سے دو مرد یہی جرم کریں تو عدالت انہیں ان کے لئے مناسب سزا تجویز کرے گی۔ پھر وہ توبہ اور اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دیں۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:17 اللہ ان لوگوں کی توبہ ضرور قبول فرماتا ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی راہ راست پر آ جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ سب کچھ جاننے والا سمجھنے والا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۗ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

4:18 توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو معاشرے میں خرابیاں پھیلاتے اور لوگوں کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی موت آ پہنچے اور وہ کہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں۔ نہ ہی توبہ ان کے لئے ہے جو موت تک منکرین حق رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝

4:19 (گھرانہ معاشرے کی اکائی ہوتا ہے۔) اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے تمہارے لئے قطعی جائز نہیں کہ عورتوں سے زبردستی شادی کرو یا ان کی مرضی کے خلاف انہیں شادی کے بندھن میں باندھے رکھو۔ مہر واپس لینے کی دھمکی دے کر ان کو کسی طرح مجبور نہ کرنا نہ اپنے پاس روک رکھنا۔ ایک بیوی اپنے مہر کا حق اسی صورت میں کھو سکتی ہے اگر وہ کھلی بے حیائی کی مرتکب ہو۔ علاوہ اس کے ان کے ساتھ نہایت عمدگی سے زندگی بسر کرو۔ اگر وہ تمہیں

ناپسند بھی ہوں تو عین ممکن ہے کہ اللہ نے اس چیز میں بہت خوبی رکھی ہو جسے تم ناپسند کرتے ہو۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

4:20 اگر تم اپنی موجودہ بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے شادی کرنا چاہو تو ہرگز پہلی بیوی سے مہر واپس نہ لینا اگرچہ تم نے اسے سونے کا پہاڑ دیا ہو۔ کیا تم اس سطح پر گر سکتے ہو کہ اپنی بیوی پر مہر واپس لینے کے لئے بہتان لگاؤ۔

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

4:21 بھلا کیونکر تم اپنی بیوی کو دیئے گئے حصے کو واپس لے سکتے ہو جبکہ تم آپس میں بہت ہی قریب رہ چکے ہو اور اس نے تم سے نکاح کا نہایت سنجیدہ اور پاکیزہ معاہدہ کیا ہے۔

ع 3 8 14 وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

4:22 ان عورتوں سے ہرگز شادی نہ کرنا جن سے تمہارے آباؤ اجداد نے شادی کی تھی۔ جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ بے شک یہ نہایت شرمناک سماجی رسم تھی اور بہت ہی بری راہ۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۪ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

4:23 مندرجہ ذیل عورتیں تمہارے لئے نکاح میں لینا ناجائز ہیں بلکہ حرام ہیں:

تمہاری مائیں۔ بیٹیاں۔ بہنیں۔ باپ کی بہنیں۔ ماں کی بہنیں۔ بھائی کی بیٹیاں۔ بہن کی بیٹیاں۔ تمہاری انائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا۔ دودھ شریک بہنیں۔ تمہاری بیویوں کی مائیں۔ سوتیلی بیٹیاں۔ سوائے اس کے کہ تم نے ان کی ماں کو بغیر قربت کے طلاق دے دی ہو۔ وہ عورتیں جو کبھی تمہارے بیٹوں کی بیویاں رہی ہیں وہ بھی تمہارے لئے ناجائز ہیں۔ تم دو بہنوں کو نکاح میں ایک ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ جو پہلے ہو چکا وہ ہو چکا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:24 یادرکھو کہ تمام شادی شدہ عورتیں خواہ ان کے شوہر کہیں بھی ہوں تمہارے لئے نکاح میں ناجائز ہیں سوائے ان شادی شدہ عورتوں کے جنہوں نے اپنے کافر شوہروں کے خلاف تمہاری پناہ چاہی ہے۔ ایسے کافر شوہر جو تمہارے خلاف برسر جنگ ہیں۔60:10۔ یہ اللہ کا قانون ہے جو تم پر نافذ کیا جاتا ہے۔ ان کے سوا تمام خواتین شادی کے لئے تمہیں جائز ہیں۔ باہم رضامندی نہایت اہم ہے جس کا اظہار تم اپنے مال و جائداد کا ایک حصہ بطور مہر انہیں دے کر کرتے ہو۔ دیکھو نکاح نیک نیتی سے کرنا اور نکاح زن و شوہر کے لئے پاک دامنی کا قلعہ ثابت ہو۔ نکاح کو صرف اپنی جسمانی خواہشات کا ذریعہ نہ سمجھنا بلکہ آپس میں حسن و خوبی کے ساتھ رہنا۔ تم عورتوں سے شادی کرتے ہو تا کہ تمہیں بہتر زندگی میسر آئے لہٰذا ان کے حصے دریا دلی کے ساتھ اور فریضہ سمجھ کر دینا۔ مہر کی رقم میں باہمی رضامندی کے ساتھ کمی بیشی کر لینا تمہارے لئے کوئی برائی نہیں جبکہ فریضہ نیک دلی سے ادا ہو چکا۔ بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع 3 1

4:25 اور تم میں سے جو شخص آزاد اہل ایمان عورتوں میں کسی سے نکاح کرنے کی حیثیت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ ان اہل ایمان عورتوں میں کسی سے نکاح کر لے جو اس کی پناہ میں ہیں۔ اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم سب انسان اللہ کے نزدیک برابر ہو۔(17:70) یا ایسی ہی کسی خاتون سے نکاح کرو جو کسی اور کی پناہ میں ہو۔ اس کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کر لو اور انہیں کھلے دل سے اور مہربانی کے ساتھ مہر ادا کرو۔ وہ اخلاقی قدروں کا لحاظ رکھیں۔ نہ کھلی بے حیائی کریں اور نہ چھپ کر کسی سے دوستی۔ پھر اگر نکاح میں آنے کے بعد وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی نسبت نصف ہوگی۔ پناہ میں آئی ہوئی عورت سے نکاح کی اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا خوف ہو۔ (پہلے آزاد کر کے پھر نکاح کرنا بہتر بات ہے) تم مرد اور عورتیں اپنی خواہشات کو نکاح ہونے تک قابو میں رکھو۔ اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

4:26 اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے وضاحت سے بیان کر دے۔ اس کتاب میں تمہیں اگلے لوگوں کے

طریقے بھی بتائے جاتے ہیں تا کہ تم غلط راہ چھوڑ کر صحیح راہ چلو۔ بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝

4:27 اللہ تم پر مہربانی کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تمہیں دور بھٹکا دینا چاہتے ہیں۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

4:28 اللہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اپنی راہنمائی سے تمہارے بوجھ ہلکے کرے۔ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ [وہ اپنی خواہشات کا شکار ہو سکتا ہے۔ 7:17 ,25:28-29]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

4:29 اے اہل ایمان! ناجائز طور پر ایک دوسرے کا مال ہرگز نہ کھاؤ۔ ہاں تجارت، باہمی رضامندی کے ساتھ تمہارے لئے جائز ہے۔ کسی طور سے بھی ایک دوسرے کی تباہی کا باعث نہ بنو۔ اللہ تم پر ہمیشہ مہربان ہے۔ [لہٰذا تم بھی ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آؤ۔ 2:275 ,53:29]

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

4:30 جو بھی عدوات اور ناانصافی کے ساتھ ایسا کرے گا ہم اسے جلد آتش میں ڈال دیں گے اور اللہ کے لئے یہ بات بہت آسان ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

4:31 اگر تم ان بڑی برائیوں سے بچو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہاری چھوٹی خطاؤں کو مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَاسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

4:32 جس چیز میں اللہ نے کچھ لوگوں کو اوروں سے زیادہ نوازا ہو اس کی ہوس نہ کرو۔ مرد ہو یا عورتیں دونوں کو اپنے کاموں کا صلہ ملے گا۔ لہٰذا اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اللہ کا فضل اور رزق تلاش کرو۔ بے شک اللہ ہر شے اور ہر واقعے کا علم رکھتا ہے۔ [شے = چیز = بات = واقعہ]

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ع 5 8 2

4:33 ہم نے ہر شخص کے اس میراث میں حصے مقرر کر دیے ہیں جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ گئے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی ان کا حصہ ضرور دو جو نکاح کے حوالے سے تمہارے رشتہ دار ہیں۔ اللہ ہر چیز اور ہر بات پر گواہ ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

4:34 مرد عورتوں کے محافظ اور مددگار ہیں جو مال وہ خرچ کرتے ہیں اس کے ذریعے بھی وہ عورتوں کی ضروریات پوری کرنے کے پابند ہیں۔ اللہ نے بعض شعبوں میں مردوں کو زیادہ صلاحیت عطا کی اور بعض شعبوں میں عورتوں کو۔ مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دیں۔ لہٰذا صالح عورتیں احکام الٰہی کی اطاعت کرتی ہیں، اخلاقی قدروں کی تنہائی میں بھی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ قدریں جنہیں اللہ نے لازم کیا ہے۔ اگر تمہیں ان کی طرف سے بدسلوکی کا اندیشہ ہو تو انہیں نتائج سے آگاہ کرو۔ اگر وہ بدسلوکی کرتی رہیں تو انہیں ان کی آرام گاہوں میں چھوڑ دو البتہ مثالوں کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ اگر وہ تمہاری بات پر توجہ کریں تو ان کے خلاف کوئی دباؤ کا راستہ نہ ڈھونڈو۔ یاد رکھو کہ اللہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔ [یہاں قوامون کا لغوی ترجمہ دینے کے ساتھ تشریح بھی کی گئی ہے۔

[58:11, 43:5, 4:101, 3:66, 2:259 2:231

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

4:35 (اگر ایک میاں بیوی میں نا اتفاقی ہو تو معاشرے کو پہلے سے اصلاح کی تدبیر کرنی چاہیے۔) اگر تم لوگوں کو میاں بیوی دونوں کے درمیان لڑائی جھگڑا یا علیحدگی کے آثار نظر آتے ہوں تو شوہر کے گھرانے سے ایک دانشمند منصف اور بیوی کے گھرانے سے ایک دانشمند منصف مقرر کرو۔ اگر وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ اصلاح کے امکانات موجود ہیں تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے۔ [65:1-4, 33:49, 4:128, 2:228-234]

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

4:36 صرف اللہ کی محکومی اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ خاص طور پر حسن سلوک کرو اپنے والدین سے، رشتہ داروں سے، یتیموں اور بیواؤں سے، وہ جو معاشرے میں تنہا رہ گئے ہوں، ضرورتمندوں سے، جن کا چلتا ہوا کاروبار ٹھہر گیا ہو، جن کی ملازمت چھوٹ گئی ہو۔ اپنے ہمسائے سے خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر اور اپنے ساتھیوں سے، اور جو تمہارے ساتھ سفر میں ہوں یا جلسے میں، راہ گزر کے بے گھر بیٹے سے جو سفر کر کے تم تک مدد کے لئے پہنچے، وہ لوگ جو تمہاری زیر نگرانی کام کرتے ہیں اور وہ جن کی ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔ یاد رکھو اللہ کسی مغرور، شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ [یتیم، مسکین، ہمسائے، ملازم، تشریحاً بیان کئے گئے ہیں۔]

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

4:37 جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل کا مشورہ دیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں عطا فرمایا ہے چھپا چھپا کر رکھیں ایسے ناشکروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝

4:38 جو لوگ دوسرے لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں وہ صحیح معنوں میں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ انہوں نے شیطان یعنی اپنی خودغرضانہ خواہشات کو اپنا ساتھی بنا رکھا ہے اور یہ بہت خراب ساتھی ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

4:39 بھلا انہیں کیا نقصان پہنچ جاتا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس رزق میں سے خرچ کرتے جو اللہ ہی نے انہیں عطا فرمایا ہے اور اللہ ایسے لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

4:40 اللہ کسی کے ساتھ ذرا نا انصافی نہیں کرتا وہ تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے والوں کے اجر کو کئی گنا بڑھا کر عطا کرتا ہے اور اپنی جناب خاص سے انہیں اجر عظیم سے نوازتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝

4:41 سو چو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر معاشرے سے گواہ کھڑے کریں گے اور تمہیں ان لوگوں پر گواہ مقرر کریں گے۔ [10:47, 2:143]

يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝

4:42 جنہوں نے حق سے انکار کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی اس دن وہ چاہیں گے کہ وہ زمین کے برابر خاک میں مل جاتے لیکن وہ اللہ سے اپنی کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

4:43 (اہل ایمان اپنے معاشرے میں اللہ کا نظام قائم کریں گے جس کا مرکز مسجد ہوگی جہاں معاشرے کی بھلائی کے فیصلے ہوں گے۔) اے اہل ایمان اگر تمہارا ذہن کسی وجہ سے بھی غیر حاضر یا نشے کی حالت میں ہو، صلوٰۃ کے اجتماعات میں شریک نہ ہونا جب تک اپنا کہا صاف سمجھ نہ لو ورنہ تم بے مقصد باتوں سے اجتماع میں مخل ہو گے۔ جسمانی صفائی ذہنی اور اخلاقی نفاست کا پیش خیمہ ہوتی ہے لہٰذا اگر زن و شوہر نے قربت اختیار کی ہو تو اجتماع صلوٰۃ میں شریک ہونے سے پہلے غسل کر لو۔ البتہ اگر تم بیماری کے باعث غسل نہ کر سکو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں ہو کر آیا ہو یا اپنی بیویوں سے قربتی تعلق قائم کر چکے ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر لیا کرو یعنی صاف ستھری ریت یا مٹی کے ساتھ نجاست صاف کر لیا کرو۔ پھر پاک مٹی ہی کو چھو کر اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لو۔ (اس طرح تم ذہنی طور پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ گے۔ 5:6) اللہ معمولی باتوں کو درگزر فرماتا اور تمہیں اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝

4:44 کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے احکام سے ایک حصہ دیا گیا لیکن انہوں نے اس کے باوجود گمراہی کو خریدا اور وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝

4:45 اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ ہی کافی کارساز اور اللہ ہی کافی مددگار ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

4:46 یہود میں کچھ ایسے بھی ہیں جو الفاظ کو توڑ موڑ کر بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانا اور آپ

کے الفاظ گویا بہرے کانوں پر گرتے ہیں اور زبان کو بل دے کر ''راعنا'' کہتے ہیں یعنی ہمارے چرواہے ہو جایئے۔ اس طرح وہ اپنی زبانوں کے ذریعے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور ہم آپ کی بات توجہ سے سنتے ہیں اور ''راعنا'' کی بجائے کہتے ازراہِ کرم ہم پر توجہ فرمایئے اور ہماری راہنمائی کیجئے۔ یہ سیدھی بات ہوتی اور اچھا کلام۔ لیکن انہوں نے ایسی باتیں کر کے اللہ کی رحمت کو اپنے کافرانہ بیانات اور اعمال سے دور کر لیا ہے لہٰذا اب ان میں کم ہی لوگ ہوں گے جو ایمان کی سعادت حاصل کریں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

4:47 اے لوگو! جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی سوچو اور اس وحی پر ایمان لاؤ جو تمہاری کتاب کی صداقتوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم تمہاری جھوٹی امیدوں پر پانی پھیر دیں یا تمہیں اپنی رحمت سے اس طرح محروم کر دیں جس طرح یوم السبت کو کھیل بنانے والے لوگوں سے رحمت کو دور کر دیا تھا۔ یاد رکھو کہ اللہ کا حکم ہمیشہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ [ایک زمانہ تھا کہ یہود کو سبت یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ چالاکی دکھائی کہ ہفتے کے دن مچھلیوں کو پانی میں ایک طرف گھیر لیتے اور اگلے دن انہیں شکار کرتے۔]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

4:48 یقیناً اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ (یعنی اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جائیں، لوگوں یا اشیاء کی خدائی صفات کا مالک سمجھا جائے۔ شخصیت پرستی یا بت پرستی کی جائے یا پیروں یا قبروں سے مرادیں مانگی جائیں۔) شرک کے سوا جس بات کو چاہے اپنے قانون کے مطابق معاف کر دے گا اور جس نے بھی اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے بہت ہی بڑا بہتان باندھا جو اس کی شخصیت کو مجروح کر دیتا ہے۔ [اپنی خواہشوں کے پیچھے چلنا بھی شرک ہے۔ 45:23۔ شخصیت پرستی اور فرقہ آرائی بھی شرک ہے 30:31، 42:21 اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر انسانوں کی لکھی کتابوں کو ترجیح دینا بھی شرک ہے۔ 6:122, 6:137، تصوف کے طریقوں سے خدائی علم حاصل کرنا، 6:62 7:173, 7:91, تثلیث پر یقین کرنا 4:171, 5:72-73۔ اللہ کا بیٹا ماننا۔ مذہبی رہنماؤں کی اندھی تقلید 9:31 یہ سب چیزیں شرک میں شامل ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور خود کو مسلم کہتے ہیں ان میں سے بھی بعض لوگ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ 12:106]

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

4:49 کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود کو پاکیزہ کہتے ہیں لیکن پاکیزگی یا نفس کا ارتقاء تو صرف اللہ کے قوانین کے مطابق ہو سکتا ہے۔ لوگوں کے کام آ کر نہ کہ رسم و رواج اور کونے میں بیٹھ کر اللہ ہو کہنے سے۔ اللہ کی عدالت میں مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی کمی کے پورا پورا صلہ دیا جائے گا۔ (13:17, 2:177)

ع 7 4 اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

4:50 دیکھو! یہ پاکیزگی جتانے والے اللہ پر جھوٹ باندھ کر کس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کی یہ حرکت ان کی شخصیت کو نچلی سطح پر لانے کے لئے کافی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

4:51 کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے جو قرآن سے حصہ پانے کے باوجود جبت اور طاغوت میں یقین رکھتے ہیں اور پھر بھی یہ منکرین حق کہتے ہیں کہ وہ اہل ایمان کے مقابلے میں زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ [جبت = مستقبل بینی، ستارہ شناسی، نظر بد، اچھے اور برے شگون، تعویذ گنڈے، خواب، پیشگوئیاں، دست شناسی، آسیب کا سایہ، بھوت پریت آسیب کو نکالنا، دھاگوں اور کھانے پینے کی چیزوں پر آیات یا بے معنی الفاظ پڑھ کر پھونکنا، تسبیح کے دانوں پر نام پڑھنا، غیب کی باتیں بتانا وغیرہ۔ طاغوت = وہ لوگ جو سیاست یا مذہب میں خدائی کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی باتوں کو قرآن سے بالا رکھتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے نام پر جھوٹی امیدیں دلاتے ہیں۔]

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝

4:52 یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے اور جسے اللہ اپنی رحمت سے دور کر دے اس کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝

4:53 کیا ایسے لوگ اللہ کی بادشاہی کے حصہ دار ہیں؟ اگر یہ حصہ دار بھی ہو جائیں تو انسانوں کو ذرہ برابر کوئی چیز نہ دیں۔ (4:124، 15:13)

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝

4:54 کیا یہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے نوازا۔ اسی طرح ہم نے آل ابراھیم کو کتاب وحکمت عطا کی اور انہیں عظیم بادشاہت بھی عطا کی۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝

4:55 ان میں سے کچھ قرآن پر بھی ایمان لے آئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اس سے رکے رہے ہیں۔ جہنم کی آتش سوزان (ان کے لئے) کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ع

4:56 جو لوگ ہماری آیات سے انکار کرتے رہیں گے ہم انہیں عنقریب آتش میں داخل کریں گے۔ جب ان کی جلد جل جائے گی تو ہم اور جلد بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزا چکھتے رہیں۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

جُلُوْدُهُم = جلد کی جمع کھالیں = قوت۔ وہ ایک مرتبہ شکست کھانے کے بعد ایک نئی قوت پیدا کر کے اور ہر بار شکست کی آگ کا عذاب چکھیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

4:57 اور جو لوگ ایمان کی سعادت حاصل کریں گے اور لوگوں کی مدد کر کے معاشرے کی صلاحیت بڑھائیں گے ہم جلد ہی انہیں باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لئے صاحب کردار شریک زندگی ہوں گے۔ اور ہم انہیں اپنی رحمت کے سائے میں داخل کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

4:58 اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں لوگوں کو لوٹا دیا کرو اور اپنے عہدے مخلص اور لائق لوگوں کے حوالے کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو یا تم صاحب حکومت ہو تو عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی روشن راہنمائی تمہارے لئے نعمت ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ع ۵

4:59 اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اس طرح کہ اس کے رسول کی بات مانو (جو اس کتاب میں موجود ہے۔) اور حکومت کے مقرر کردہ عہدے داروں کی۔ پھر اگر تم میں کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہترین طریقہ ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

4:60 کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا کہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر اور جو آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اپنے فیصلوں کے لئے طاغوت یعنی مذہبی پیشواؤں سے رجوع کرتے ہیں جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ ان پر اعتقاد نہ رکھیں لیکن شیطان یعنی ان کی باغیانہ خواہشات انہیں بہت دور بھٹکا دیتی ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

4:61 جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی طرف آؤ جو اللہ نے پیغمبر پر نازل کیا ہے تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ آپ کی طرف آنے سے رک جاتے ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۚ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝

4:62 پھر ان کی کیسی حالت ہوتی ہے جب (غلط فیصلوں سے) ان کے ہاتھوں کھائی ہوئی مصیبت ان پر آن پڑتی ہے تو آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں۔ اللہ کی قسم ہمارا مقصد تو نیک اور مصالحت کا تھا۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۡ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝

4:63 اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ ان کے اس رویے کو نظر انداز کرو البتہ نہایت عمدگی سے عام فہم الفاظ میں انہیں اس طرح نصیحت کرو کہ ان کے دلوں میں اتر جائے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

4:64 ہم نے جو پیغمبر بھی بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کا کہا مانا جائے۔ وہ لوگ جنہوں نے انسانی حقوق پامال کئے ہیں اور اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے آپ (پیغمبرؐ) کے پاس آ جائیں تا کہ اللہ کی مغفرت و حفاظت

حاصل ہو اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت وحفاظت چاہیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

4:65 آپ کے پروردگار کی قسم جب تک یہ لوگ اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ خوشی سے سر تسلیم خم کر دیں جسطرح سے تسلیم کرنے کا حق ہے (تو پھر یہ اسلام پر ہیں)۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝

4:66 اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنی جانیں پیش کر دو یا اپنے گھروں اور بستیوں کو چھوڑ دو تو سوائے چند کے وہ ایسا نہ کرتے بلکہ اگر یہ اس نصیحت کو مان لیتے جو انہیں کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور ان کی ذات وشخصیت کے لئے استحکام کا باعث ہوتا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

4:67 اور پھر ہم انہیں اپنی جناب سے اجر عظیم بھی عطا فرماتے۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

4:68 اور ہم انہیں (بہشت کا) سیدھا راستہ بھی دکھاتے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝

4:69 جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہیں اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور صالحین۔ بے شک ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ ع 9 11 6

4:70 یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝

4:71 اے اہل ایمان خطرات کے مقابلے کے لئے تیار رہا کرو اور ضرورت کے مطابق تم چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں تم سب کے سب ایک ساتھ مل کر نکلو۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝

4:72 تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو جان بوجھ کر پیچھے رہتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت آ پڑے تو کہتا ہے اللہ نے مجھ پر کرم فرمایا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہیں تھا۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

4:73 لیکن اگر تمہیں اللہ کا فضل پہنچے تو ایسی باتیں کہتے ہیں گویا تم میں اور اس میں دلی محبت کا رشتہ ہے۔ کاش! کہ میں ان کے ساتھ ہوتا اور میں بھی بڑی کامیابی سے سرفراز ہوتا۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

4:74 جو لوگ دنیا کی زندگی کے بدلے آخرت چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں (جارحیت کے خلاف 9:1-10) جنگ کیا کریں۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے اور پھر مارا جائے یا غالب ہو کر لوٹے۔ ہم اسے عنقریب اجر عظیم سے نوازیں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

4:75 تمہیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس اور کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو (ہمیں) پکارتے رہتے ہیں۔ اے پروردگار! ہمیں اس بستی سے رہائی دلایئے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب خاص سے ہمارے لئے کسی مددگار کو بھیج اور اپنی جناب خاص سے ہمارا حامی و ناصر مقرر فرما۔ [غور فرمایئے کہ مظلوم باشندے اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اللہ اپنے کام اپنے بندوں سے لیتا ہے۔ یہ عام اصول ہے 22:39]

10 ع 6 7 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

4:76 جو اہل ایمان ہیں وہ صرف اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں لیکن جو منکرین حق ہیں وہ طاغوت (یعنی سرکش قوتوں، زمین پر خدائی جتانے والوں، جابروں اور مجرموں) کی راہ میں جنگ کرتے ہیں لہٰذا شیطان کے ان ساتھیوں سے جم کے لڑو۔ یاد رکھو کہ شیطان کی چال درحقیقت کمزور ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

4:77 کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو جنگ سے روکے رکھو۔ پہلے نظامِ الٰہی اور زکوٰۃ کا منصفانہ نظام معاشرے میں نافذ کرو۔ پھر جب انہیں (جارحیت کے خلاف 9:1-10) جنگ کرنے کا حکم دیا گیا تو ان میں بعض لوگ انسانوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈر رہے ہوں بلکہ اور بھی زیادہ۔ اور کہنے لگے ہمارے پروردگار آپ نے ہمیں جنگ کا حکم کیوں دے دیا ہے؟ کچھ تو وقت دیا ہوتا۔ فرما دیجئے، دنیا کا مال و متاع (آخرت کے مقابلے میں) بہت مختصر شے ہے۔ جبکہ آنے والی زندگی احکام الٰہی کو ماننے والوں کے لئے بہترین ہے۔ تم میں سے کسی کے ساتھ ذرہ برابر ناانصافی نہ کی جائے گی۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝

4:78 تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں ڈھونڈ لے گی۔ یہاں تک کہ تم نہایت محفوظ محلوں میں جا بسو۔ جب انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے اور اگر انہیں کچھ نقصان ہو جائے تو کہتے ہیں یہ آپ (محمدؐ) کی جانب سے ہے۔ فرما دیجئے، ہر چیز اور واقعہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ اس قوم کے اکابر میں کیا کمی ہے کہ یہ معمولی بات نہیں سمجھنا چاہتے۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

4:79 (ایک اصول ہمیشہ یاد رکھو) تمہیں جو بھی بھلائی، سکون و آرام پہنچتا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ (یعنی عین اس کے قوانین کے مطابق) اور جب بھی تمہیں کوئی ضرر پہنچتا ہے وہ اپنے کئے کا ثمر ہوتا ہے۔ (42:30) پیغمبر کو تو تمام انسانوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (تاکہ وہ اللہ کا پیغام صاف صاف پہنچا دے۔) اور اللہ بہ ذات خود اپنے قوانین اور ان کے نتائج کا کافی نگراں ہے۔ [ہر چند کہ ہم سمجھ سکیں لیکن ہمیں نفع یا ضرر اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہی ہوتا ہے۔]

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

4:80 (کیونکہ پیغمبر اللہ ہی کی آیات ہم تک پہنچا رہے ہیں لہٰذا) جس نے پیغمبر کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ لیکن جو کوئی منہ پھیر کر چلا جائے تو یاد رکھئے کہ ہم نے آپ کو ان لوگوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

4:81 یہ لوگ منہ زبانی اطاعت کی بات تو کرتے ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ رات بھر آپ کے ارشاد کے خلاف منصوبہ سازی میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ کے قانون کے مطابق ان کی رات بھر کی منصوبہ سازی قلم بند کر لی جاتی ہے۔ لہٰذا ان سے درگزر کرو اور صرف اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اللہ کافی کارساز ہے۔ [6:103]

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

4:82 دیکھو یہ لوگ قرآن پر اتنا سا تدبر بھی نہیں کر سکتے کہ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

4:83 (یہ قرآن تو تمہیں روزمرہ زندگی کی راہنمائی عطا فرماتا ہے۔) جب ان کے پاس امن وسکون کی یا خوف یا ڈر کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو افواہیں پھیلا دیتے ہیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسے پیغمبر (یعنی مرکزی اتھارٹی کے مقرر کردہ اپنے افسروں) تک پہنچا دے تا کہ ایسے معاملات کا علم رکھنے والے افواہ کی تحقیق کر لیتے۔ اگر اس قسم کے سماجی اصولوں سے اللہ اپنے فضل سے آگاہ نہ کرتا اور اپنی رحمت سے نہ نوازتا تو چند لوگوں کے سوا سب لوگ شیطان فطرت لوگوں کی باتوں میں آ جاتے۔

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

4:84 تو اللہ کی راہ میں ایسے لوگوں کا مقابلہ کرو۔ آپ اپنے سوا کسی کے کاموں کے ذمہ دار نہیں ہیں البتہ اہل ایمان کی تربیت کرتے رہئے اور اللہ سے امید رکھیے۔ عین ممکن ہے کہ منکرین حق اپنے سخت رویے سے باز آ جائیں۔ اللہ قوت

میں بہت زیادہ اور جارحیت کو روک دینے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔(2:151)

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

4:85 جو شخص اچھی بات کی ترغیب دے گا، جو لوگوں کے لئے فائدہ مند ہوگا وہ خود بھی فائدہ میں رہے گا۔ اور جو شخص معاشرے کو بری ترغیب دے گا اس کا نقصان اسے بھی پہنچے گا۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر شے پر نگہبان ہے۔

[مقیت = صاحب قدرت = نگران = نگہبان]

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝

4:86 (معاشرے کی فلاح معمولی مہربانیوں سے شروع ہوتی ہے۔2:177) جب تمہیں اچھے سلیقے سے مخاطب کیا جائے تو تم بہتر طور پر جواب دو یا کم از کم اسی طرح کی مہربانی سے جواب دو۔ بے شک اللہ ہر شے کا حساب رکھتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

4:87 اللہ۔ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

4:88 تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ رہے ہو۔ اللہ نے صاف طور پر ان کے اعمال کے سبب انہیں چھوڑ دیا ہے اور تم سے علیحدہ کر دیا ہے۔ کیا تم اسے ہدایت دے سکتے ہو جسے اللہ نے اپنے قانون کے مطابق گمراہ ہونے دیا۔ اصول یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے قانون ہدایت کے مطابق گمراہی چاہے گا تم اس کے لئے ہدایت کی کوئی راہ نہ پاؤ گے۔ [قانون ہدایت یہ ہے کہ اللہ کی عطا کردہ ذہنی صلاحیتوں سے کام لیا جائے۔ ذہن کو کھلا رکھا جائے اور تعصب تکبر اور بھیڑ چال سے بچا جائے۔ 7:173, 7:179, 17:36, 40:35, 56:79

27:80, 30:22, 37:113]

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

4:89 (منافقین) چاہتے ہیں کہ تم لوگ بھی کفر اختیار کرو جیسا انہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ اور اس طرح تم ان جیسے ہو جاؤ۔ لہٰذا تم لوگ ان میں سے دوست نہ بنانا یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کے لئے تیار نہ ہوں لیکن اگر وہ منہ پھیر لیں (کہ زبان سے تمہارے ساتھ ہوں اور عملاً تمہارے مخالف تو وہ تمہارے کھلے دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔) تو ان کی گرفت کر کے انہیں بے زور کرو خواہ وہ کسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ سمجھو۔

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝

4:90 ہاں! اگر وہ لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں صلح کا معاہدہ ہو یا ان کی حالت ایسی ہو کہ وہ تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑائی نہ چاہتے ہوں اور تمہارے پاس آ جائیں تو ان کی گرفت نہ کرو۔ یہ بات ضرور ہے کہ اگر وہ اللہ کے قانون کے مطابق تم پر غالب ہوتے تو وہ تم سے جنگ کرتے لیکن جب وہ جنگ سے کنارہ کشی کر رہے ہیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیج رہے ہیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر سختی کرنے کی کوئی راہ مقرر نہیں کی۔ [نظام الٰہی میں انتقام کی گنجائش نہیں 24:22]

سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ۖ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ ع 12

4:91 تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جو تمہارے لئے بھی امن و سلامتی چاہتے ہیں اور اپنے لوگوں کے لئے بھی لیکن فتنہ انگیزی کے ذرا سے موقع پر گویا اس میں گرے پڑتے ہیں۔ اگر وہ تم سے دور نہ رہیں نہ سلامتی کا پیغام بھیجیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو جارحیت سے باندھ رکھیں اس صورت میں تم ان پر گرفت کر سکتے ہو اور لڑ سکتے ہو خواہ ان کا تعلق کسی بھی قبیلے سے ہو۔ ایسے لوگوں کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے کھلی اجازت عطا کر دی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:92 کسی اہل ایمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی اہل ایمان کو قتل کرے سوائے اس کے کہ یہ قتل غلطی سے ہو گیا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی اہل ایمان کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس پر لازم ہے کہ ایک مومن یا مومنہ کو ہر طرح کی غلامی سے آزاد کروائے خواہ وہ انتہائی غریب ہو۔ قرض کے بوجھ تلے یا ظلم کے تلے ہو۔ یعنی ایک فرد کو جسمانی، ذہنی یا معاشی غلامی سے آزاد کرے۔ اس کے علاوہ مقتول کے گھرانے کو خوں بہا ادا کرے سوائے اس کے کہ وہ گھرانہ صدقہ سمجھ کر معاف کر دے۔ اگر مقتول اہل ایمان تھا اور کسی ایسے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جو تمہارے ساتھ حالت جنگ میں ہیں تو اس صورت میں بھی ایک اہل ایمان کو بھی آزاد کرواؤ۔ اگر مقتول اہل ایمان تھا یا تھی اور اس کا تعلق ایسے قبیلے سے تھا جن کے ساتھ تم نے معاہدہ ءامن کر رکھا ہے تو اس صورت میں بھی مقتول کے گھرانے کو خوں بہا ادا کرو اور ایک اہل ایمان کو سماجی اور معاشی غلامی سے آزاد کرواؤ۔ اور اگر مالی استطاعت نہ ہو تو وہ شخص مسلسل دو ماہ روزے رکھے۔ اللہ نے توبہ کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے اور اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا، حکمت والا ہے۔ [2:183۔ حالات کے مطابق حکومت خون بہا ادا کرنے میں غریب کی مدد کرے گی۔ 4:64۔ جس طرح اللہ علیم اور حکیم ہے اسی طرح انسان بھی اپنی انسانی سطح کے مطابق اللہ کا رنگ یعنی صفات اپناتے ہوئے علم و حکمت سے کام لیا کریں اور ہر معاملے کی تحقیق کے بعد دانشمندانہ فیصلے کیا کریں۔ دیکھئے 2:138]

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

4:93 جو شخص بھی (مرد یا عورت) کسی اہل ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ٹھکانہ کرے گا۔ وہ اللہ کے غضب اور اس کی رحمت سے دوری بھگتے گا۔ ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ [دیکھئے آیت 2:178 کہ "عمداً" قتل کرنے کی سزا موت تک ہو سکتی ہے۔ آیت 5:32-33 بھی دیکھئے۔ یہاں ارشاد ہے کہ بلا لحاظ کسی بھی انسان کو یونہی مار ڈالنا ایسا ہے گویا تمام انسانیت کو قتل کر دینا۔]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

4:94 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں باہر نکلو تو ہوش و حواس سے کام لیا کرو۔ جو شخص بھی تمہیں امن و سلامتی پیش کرے اسے ہرگز نہ کہو کہ تم اہل ایمان نہیں ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دنیاوی

زندگی کے فائدے کی خاطر امن کو نظر انداز کر دو۔ اصل مال و متاع تو اللہ کے پاس ہے۔ یاد کرو کہ ایک وقت تم جاہل تھے جیسے آج تمہارے دشمن جاہل ہیں۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تا کہ تم پر واضح ہو جائے۔ بے شک اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔[90:17, 9:138]

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾

4:95 جو اہل ایمان (جارحیت کے مقابلے کے وقت) گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں جبکہ وہ معذور بھی نہ ہوں ہرگز ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ وہ مجاہد جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، گھروں میں بیٹھ رہنے والوں کے مقابلے میں اللہ نے انہیں درجے میں فضیلت بخشی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ نے سب اہل ایمان سے خوب ترین وعدے کئے ہیں لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت عطا کی ہے۔

ع 13 5 10 دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

4:96 درجات سب کے سب اسی کی جانب سے ہیں اور اسی طرح مغفرت اور رحمت بھی۔ اللہ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

4:97 جو لوگ (جارحیت کے دفاع کے موقع پر گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں۔) جب وہ اس قوت کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان پر موت واقع کرنے آ پہنچے ہیں تو یہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں سے پوچھتے ہیں تمہیں کس بات نے مشغول رکھا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ فرشتے (قوت والے) پوچھتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے۔ جن کا ٹھکانہ جہنم ہوگا یہ سفر کی کتنی خراب منزل ہے۔ (وہ لوگ اس قابل ہونے کے باوجود جو گھروں میں جان بوجھ کر بیٹھے رہتے ہیں اور جارحیت سے مقابلہ کرنے سے انکار کرتے ہیں اور وہ اپنی حفاظتی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں جس سے وہ خود اپنی حفاظت کر سکیں۔ اس طرح جب زور آور (قوت والے) ان پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ لوگ خود اپنی بے بسی اور بے کسی کے گواہ بن جاتے ہیں۔)

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

4:98 یہاں ان مردوں، عورتوں اور بچوں کا معاملہ مختلف ہے جو نہ کوئی مناسب منصوبہ بنا سکتے ہیں یا ہجرت کے لئے کوئی راہ نہیں پاتے۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

4:99 اللہ ان کی مجبوریوں کو درگزر فرمائے گا کیونکہ اللہ درگزر فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع 14 4 11

4:100 جو بھی خالصتاً اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین کو بہت وسیع اور اس میں بہت سی نعمتیں پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اللہ کے ذمہ اس کا اجر واجب ہو چکا۔ اللہ حفاظت کرنے والا مہربان ہے۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

4:101 تم جب بھی زمین میں سفر کرو (جنگ کیلئے) تو تم پر کوئی الزام نہیں کہ اجتماع صلوٰۃ کو مختصر (قصر) کر لیا کرو۔ یہ اس صورت میں ہے کہ تمہیں دشمن کے حملے کا اندیشہ ہو۔ منکرین حق تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ [صلوٰۃ = اجتماع صلوٰۃ = نظام الٰہی = اللہ کے احکام کے پیچھے پیچھے چلنا]

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

4:102 (اے رسولؐ!) جب تم اپنی جماعت کے ساتھ (جنگ کیلئے) سفر میں ہو تو قیام صلوٰۃ کا انتظام کرو اور ایک گروہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ آپ کے پیچھے صلوٰۃ ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ اور جب یہ سجدہ کر چکے تو اپنے ہتھیاروں کے ساتھ پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ (جو نگران تھا) قیام صلوٰۃ کے لئے آگے آ جائیں۔ مخالفین حق تو

چاہتے ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور ساز وسامان سے غافل ہو جاؤ تا کہ وہ یکبارگی تم پر حملہ کر دیں۔ اگر بارش ہو رہی ہو یا تم اسلحہ کے بوجھ سے تھک رہے ہو تو کچھ حرج نہیں کہ تم اسلحہ کو اپنے قریب زمین پر رکھ دو۔ ہر طرح سے محتاط رہو اور یاد رکھو کہ اللہ نے دشمنان حق کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

4:103 پھر جب تم اس طرح صلوٰۃ ادا کر چکو تو تم اس کے بعد بھی اللہ کے احکام کو ہر حال میں یاد رکھو خواہ تم کھڑے ہو، بیٹھے ہو یا لیٹے ہو اور جب بھی تمہیں سکون واطمینان آ جائے تو صلوٰۃ پورے ارکان وآداب کے ساتھ ادا کرو۔ مؤمنوں کے لئے صلوٰۃ کے اجتماعات میں شرکت اپنے مقررہ اوقات پر تمہارے لئے لازمی ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ع 15 4 12

4:104 دشمن کا پیچھا کرنے میں کبھی کمزوری نہ دکھانا اگر میدان کارزار میں معرکہ آرائی تمہارے لئے مشکل ہے تو ان کے لئے بھی تمہاری طرح مشکل ہے لیکن تم اللہ کی جانب سے اس کی نعمتوں کی امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اللہ علیم وحکیم تمہیں یہ بات سمجھاتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝

4:105 اللہ نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے تا کہ آپ لوگوں کے مابین عدل کے ساتھ فیصلے اور حکومت کریں اس علم کے مطابق جو اللہ نے آپ کو اس وحی کے ذریعہ سکھایا ہے۔ فیصلے کرتے وقت خیال رہے کہ آپ عوام کا استحصال کرنے اور ان کے حقوق ربوبیت میں خیانت کرنے والوں کی طرفداری نہ کریں۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

4:106 عدل وحکومت کے معاملے میں اللہ کی مدد اور حفاظت طلب کرتے رہیئے۔ بے شک اللہ حفاظت کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ [مغفرت = بخشش = غفرہ یعنی زرہ بکتر سے اپنی حفاظت کرنا۔ لہٰذا مغفرت میں سامان حفاظت کا پہلو ہمیشہ شامل ہوتا ہے۔]

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِــيْمًا ۝

4:107 ان لوگوں کے لئے بحث نہ کیجئے جو (اخلاقی قدروں کو نظر انداز کرتے ہوئے) اپنی جانوں اور اپنے ہی لوگوں

کی امانتوں میں خیانت کرتے ہیں۔ بے شک اللہ کسی خیانت کرنے والے دغا باز کو پسند نہیں کرتا جو خود اپنی ذات پر گناہوں کا بوجھ ڈالتا ہے۔

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝

4:108 یہ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے چھپا نہیں سکتے۔ اللہ ان کے ساتھ اس وقت بھی ہوتا ہے جب وہ راتوں کی تنہائی میں مشورے اور سازشیں کرتے ہیں ہر اس بات کے خلاف جو انہیں پسند نہ آئے اور جو بات اللہ کو پسند نہ آئے۔ اللہ ان کے سب کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

4:109 دنیا کی زندگی میں تو تم لوگ ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو لیکن قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون بحث کرے گا اور کون ان کا وکیل بنے گا؟

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

4:110 جو شخص اپنی ذات پر ایسے کاموں سے ظلم کرتا ہے جن سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہو اور پھر اللہ کے قانون کے مطابق (بندوں کے حقوق لوٹا کر) اللہ کی حفاظت چاہے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ (اللہ کی مغفرت یعنی گناہوں کے نقصان سے حفاظت کا ایک حصہ توبہ یعنی ٹھیک راہ پر لوٹ آنا اور دوسرا حصہ اپنی اصلاح کرنا جس میں انسانی حقوق ادا کر دینا شامل ہے۔ 14:17 , 11:114)

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:111 جو بھی مستقل اخلاقی قدروں کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کا نقصان اس کی اپنی ذات کو پہنچ کر رہتا ہے۔ اللہ کے قوانین ہر لحظہ بروئے کار رہتے ہیں اور اللہ علیم و حکیم ہے۔

ع 16 6 13 وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

4:112 اور جو شخص قصور تو خود کرے یا کوئی ایسا کام جو اس کی ذات و ضمیر پر بوجھ بن جائے اور پھر اس کا الزام کسی بے قصور کے سر تھوپ دے تو یقیناً ایسے شخص نے اس بہتان کا بوجھ اٹھایا جس کا نقصان صاف ظاہر ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

4:113 اگر تم پر اللہ کا فضل و رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تمہیں بہکانے کا ارادہ کر ہی چکی تھی لیکن ایسے لوگ دراصل خود کو بہکاتے ہیں اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اسی لئے اللہ نے تم پر کتاب و حکمت نازل فرمائی ہے اور تمہیں وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ واقعی تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

4:114 لوگ جو خفیہ مشورے (اجلاس) کرتے ہیں ان میں سے بہت سے مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں ہوتی۔ البتہ وہ مشورہ (یا اجلاس) جن میں صدقات، بلندی کردار، لوگوں کے مابین اصلاح اور صلح کی کوشش کی جائے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ جو کوئی اس طرح کا اجلاس اللہ کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے گا ہم اسے عنقریب اجر عظیم سے نوازیں گے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ع 17 3 14

4:115 اور جو شخص پیغمبر کی مخالفت کرے گا جبکہ کھلی رہنمائی اس تک پہنچ چکی ہے اور ایسا راستہ اختیار کرے گا جو اہل ایمان کے رستے سے مختلف رستے پر چلے گا تو ہمارے قانون کے مطابق جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے یہاں تک کہ وہ جہنم سے جا ملے گا اور یہ سفر کی کتنی خراب منزل ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

4:116 یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا یعنی اس بات کو کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے یا کسی میں خدائی قوتیں مانی جائیں۔ اس کے سوا وہ دیگر غلطیوں کو اپنے قانون مغفرت کے مطابق معاف کر دیتا ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝

4:117 اس طرح شرک کرنے والے اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے اور جن کے پیچھے چلتے ہیں خواہ وہ ان کے جذبات

ہوں یا انکے مذہبی پیشوا بلکہ یہ لوگ کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے شیطان کے جو باغی ہے۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

4:118 شیطان کو تو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا تھا۔ پھر اس نے کہا تھا، میں آپ کے بندوں سے اپنا حصہ لیتا رہوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

4:119 اور انہیں گمراہ کرتا اور جھوٹی امیدیں دلاتا رہوں گا۔ میں انہیں عجیب رسم ورواج سکھاتا رہوں گا کہ وہ مویشیوں کے کان چیریں اور اللہ کی تخلیق کو خراب کریں۔ جو بھی اللہ کو چھوڑے اور شیطان کو دوست بنائے گا اس نے اپنا ایسا نقصان کیا جو کھلا نقصان ہے۔ [شیطان کے نمائندہ انسان لوگوں کو قرآن سے دور لے جاتے ہیں اور انہیں رسوم و توہمات میں الجھا دیتے ہیں جیسے خواب، ستاروں کی چال، تعویذ گنڈے، علم الاعداد، بھوت پریت، آسیب، سایہ، جن بھوت نکالنا، سرخ گائے یا کالا بکرا منتخب کرنا اور نظر بد وغیرہ۔ مذاہب کے ٹھیکیدار لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زندہ یا مردہ جوگیوں، صوفیا، وغیرہ سے معجزات و کرامات منصوب کرتے ہیں جبکہ کائنات میں کوئی چیز اللہ کے قانون کے خلاف واقع نہیں ہوتی اور ان قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ 17:62, 15:30, 7:11, 4:60, 4:51, (38:74,20:116, 18:50; 2:34)

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

4:120 وہ یعنی شیطان ان سے وعدے کرتا اور انہیں جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور جو وعدے شیطان کرتا ہے دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ [شیطان کے نمائندہ یعنی مذہبی پیشوائیت لوگوں میں جنت، جہنم بانٹتے پھرتے ہیں اور جھوٹی امیدیں دلاتے ہیں جیسے 73 حوریں وغیرہ]

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

4:121 اس طرح کے جھوٹے عقیدے تراشنے والے اور ان کی پیروی کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کا گھر جہنم میں ہوگا اور وہ وہاں سے فرار کا کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

4:122 اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں (کہ نظام الٰہی جیسا نظام زندگی تشکیل دینا انسانوں کے بس کی بات نہیں۔) اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے خود ان کی اپنی اور معاشرے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو۔ ہم انہیں عنقریب ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے شفاف پانی کی نہریں رواں دواں ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور کون اللہ سے زیادہ قول کا سچا ہو سکتا ہے۔

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ ۗ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

4:123 یاد رکھنا کہ تمہاری خوش خیالیاں یا اہل کتاب کی خوش خیالیاں کچھ کام نہ آئیں گی جو شخص بھی ایسے کام کرے گا جن سے اوروں کو نقصان پہنچے اسے اپنے کئے کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ملے گا اور وہ اللہ کے احکام کو چھوڑنے کے بعد نہ کوئی دوست پائے گا نہ مددگار۔ [عمل سو = ایسا کام جو لوگوں کے لئے نقصان دہ ہو۔ عمل صالح = ایسا کام جس سے خود اپنی اور معاشرے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو۔ ایمان لانے کے بہترین معنی یہ ہیں کہ اللہ کے تجویز کردہ نظام زندگی کو دیگر نظام ہائے حیات سے بدرجہا بہتر ہونے پر یقین رکھا جائے۔]

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

4:124 مرد ہو یا عورت جو بھی اپنی اور معاشرے کی صلاحیتوں کو بڑھانے والے کام کرے گا اور اس بات پر ایمان رکھے گا کہ بہترین نظام حیات وہی ہے جو اللہ نے اس کتاب میں نازل فرمایا ہے تو ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں اللہ سرسبز و شاداب باغات میں داخل کرے گا۔ اور ان کے اجر میں ذرہ برابر کمی نہیں کی جائے گی۔ [35:13, 4:53]

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝

4:125 اس سے بہتر دین یعنی نظام حیات کس کا ہو سکتا ہے؟ جو مکمل طور سے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور وہ محسن بھی ہو یعنی اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے والا۔ ایسا شخص دراصل ملت ابراہیم کا فرد ہے وہ ابراہیم جنہوں نے ہر باطل سے کنارہ کر لیا تھا اور اسی لئے اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا۔

ع 18 11 15 وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝

4:126 یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو تمام بلندیوں اور پستیوں کا مالک ہے۔ اللہ نے ہر چیز کو اپنے قانون کے احاطے میں لے رکھا ہے۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝

4:127 (خواتین کا معاشرے میں خاص کردار اس لئے بھی ہے کہ نئی نسلوں کی نگہبان ہیں۔2:223) لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں احکام پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے، اللہ ان کے بارے میں بذات خود روشنی دکھاتا ہے اور تم لوگوں کو اس کتاب میں اپنے قوانین بیان فرماتا ہے۔ جو عورتیں یتیم ہوں یا معاشرے میں خود کو تنہا محسوس کرتی ہوں ان سے نکاح کرو تو ان کی مجبوری کے باعث ان کا حق مہر ہرگز نہ روکنا یعنی اپنے مال و جائداد سے انہیں کھلے دل سے حصہ دینا۔ اور ان کے ساتھ جو یتیم بچے ہیں ان سے بھی نہایت عمدہ اور منصفانہ سلوک کرتے رہنا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ یتیم اور بیوہ عورتوں سے نکاح کی آرزو بھی رکھو اور ان کا حق انہیں نہ دو۔ تم جو کام بھی ایسا کرو گے جس سے بندوں کی دلجوئی ہو اور انہیں مالی اور سماجی فائدہ پہنچے تو جان رکھو کہ اللہ تمہارے اس عمل خیر کو بخوبی جانتا ہے۔ (لہٰذا اس کا اجر کریم مل کر رہیگا۔ (8:41, 4:3, 2:240, 2:215, 2:83

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

4:128 اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ ہو یا بے رغبتی، لاپروائی کا خوف ہو تو دونوں کے لئے کچھ حرج نہیں کہ آپس میں مل بیٹھیں اور اصلاح کی تدبیر کریں۔ صلح میں بہت سے فائدے ہیں۔ انسان کی نفسیات میں خود غرضی کا شائبہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو اور اللہ کے احکام کا خیال رکھو تو (اللہ تمہارے کام سنوار دے گا۔) اس لئے کہ وہ تمہارے ہر کام سے پوری طرح آگاہ ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

4:129 (ہنگامی حالات میں مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔4:3) لیکن یاد رہے کہ تم اپنی بیویوں میں برابر کا سلوک ہرگز نہ کر سکو گے خواہ کتنا ہی چاہو لیکن ایسا نہ ہو کہ ایک بیوی کی طرف پورے کے پورے نہ جھک جانا کہ ایک بیوی سے ایسے دور ہو جاؤ کہ اس کی حالت ایسی ہو جائے گویا اس کا شوہر بھی ہے اور نہیں بھی۔ اپنے گھریلو حالات کی اصلاح کرو۔ اللہ کے احکام کو پیش نظر رکھو کیونکہ اللہ تمہاری خطاؤں کے مضر اثرات سے حفاظت کرنے

والا نہایت مہربان ہے۔[لہٰذا تم بھی ایک دوسرے کی خطاؤں کو درگزر کرو اور آپس میں مہربانی سے پیش آؤ]

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝

4:130 تمام کوششوں کے بعد اگر کوئی میاں بیوی جدائی کا فیصلہ کرلیں تو اللہ اپنے لامحدود وسائل سے دونوں کے لئے آسانی پیدا کردے گا۔اللہ بہت وسعت وکشائش والا، حکمت والا ہے۔[جس معاشرے میں نظام الٰہی نافذ ہو وہاں کوئی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔]

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝

4:131 جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمیں میں ہے سب اللہ کا ہے۔(لہٰذا اس کے وسائل لامحدود ہیں) جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی انہیں نصیحت کی گئی تھی اور اب تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ اللہ کے ارشادات ہمیشہ ذہن میں رکھنا۔اس طرح تمہارا معاشرہ بھی اسی حسن وخوبی سے چلے گا جیسے تمام کائنات۔اور اگر تم حق کی روشنی کے بجائے باطل کے اندھیروں میں بھٹکو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمیں میں ہے وہ سب اللہ کا ہے۔اس طرح اللہ غنی اور سب تعریف کا مالک ہے۔[غنی = امیر = جو کسی کا محتاج نہ ہو۔عموماً بے نیاز اور بے پروا بھی لکھا جاتا ہے لیکن غنی کے بہترین معنی یہ ہیں کہ وہ تمام مخلوقات کا محسن ہے اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں۔دیکھئے 14:8]

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

4:132 پھر سن لو کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور اللہ کافی کارساز ہے۔(اسے نظام کائنات چلانے کے لئے کسی کی مدد درکار نہیں اور اپنے بندوں کے بگڑے کام بنانے والا بہترین کارساز بھی وہی ہے۔)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝

4:133 اے بنی نوع انسان! یاد رکھو کہ اگر اللہ چاہے تو تم کو نابود کردے اور تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے۔اللہ اس بات پر پوری طرح قادر ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ ع 19 8 16

4:134 (اللہ نے انسانوں کو اختیار وارادہ عطا کیا ہے۔)اب جو چاہے کہ اسے اس دنیا ہی میں سب فوائد حاصل ہو جائیں اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے فوائد موجود ہیں۔اللہ سب کچھ سننے اور دیکھنے

والا ہے۔ (لہذا تم اس بات کو غور سے سنو اور اپنی بصیرت کا استعمال کرو۔)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

4:135 اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو عدل وانصاف کی راہ میں گواہی دینے کے لئے جم کر کھڑے ہو جایا کرو اگرچہ تمہاری گواہی خود تمہارے خلاف ہو یا والدین اور رشتے داروں کے خلاف ہو اور بلا لحاظ اس کے کہ کوئی مالدار ہے یا غریب۔ اس لئے کہ اللہ تمہارے مقابلے میں ان سب کے قریب تر ہے۔ اپنی خواہشات اور جذبات کے پیچھے ہرگز نہ چلنا کیونکہ تم عدل میں پیچھے رہ جاؤ۔ اگر تم جان بوجھ کر گواہی کو الجھاؤ گے یا بچ نکلنے کی کوشش کرو گے تو یاد رکھو کہ زندگی میں جو کچھ کرتے رہتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

4:136 اے لوگو! جو ایمان سے سرفراز ہوئے ہو (اور خود کو مسلم کہتے ہو۔) ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے پیغمبر پر نازل فرمائی ہے۔ اور اس کتاب یعنی قانون پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی تھی اور جس شخص نے اللہ، اس کے ملائکہ اور کتابوں کا، رسولوں کا، اور یوم آخر کا انکار کیا وہ گمراہی کی راہ پر بہت ہی دور جا پڑا۔ [نوٹ کیجئے کہ اہل ایمان کو بھی ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ قرآن میں گزشتہ کتابوں میں جو سچائیاں باقی رہ گئی ہیں ان سچائیوں کو تسلیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دیکھئے۔ 5:48, 3:78, 2:101 ۔ یقینی ایمان صرف از روئے بصیرت حاصل ہو سکتا ہے یعنی غور و فکر سے۔ اس طرح پیدائشی مسلمان ہونا کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ دیکھئے 12:108۔ ملائکہ = فرشتے، اللہ کی کائناتی قوتیں۔ دیکھئے سورۃ "الرعد" پہلی تین آیات]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝

4:137 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں پھر انکار کر دیتے ہیں پھر ایمان لاتے ہیں اور پھر منکر ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد کفر کی راہ میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں، اللہ انہیں اپنی مغفرت کی حفاظت میں نہیں لے گا اور نہ انہیں روشن راہ گزر پر چلائے گا۔ [نوٹ کر لیجئے کہ قرآن میں دین سے پھر جانے والے مرتد کی کوئی دنیاوی سزا مقرر نہیں اور

دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ 2:256]

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ

4:138 ایسے منافقوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے، اور انہیں جو اہل ایمان کو چھوڑ کر منکرین حق کو دوست اور مددگار بناتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ

4:139 کیا وہ کافروں کے ساتھ دوستی سے عزت وشان تلاش کرتے ہیں؟ لیکن عزت تو سب کی سب اللہ کی ہے اور انسانوں کو اس کے احکام کی پیروی سے حاصل ہو سکتی ہے۔[63:8, 35:10, 3:25]

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۙ

4:140 اس نے پہلے ہی کتاب میں یہ بات تم پر نازل کر دی ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کا انکار سنو اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہو تو ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو سوائے اس کے کہ وہ کسی اور موضوع پر بات کرنے لگیں ورنہ تم پر وہی الزام وارد ہوگا جو ان پر وارد ہے۔ بے شک اللہ منافقین اور منکرین حق سب کو جہنم میں جمع کرے گا۔[4:63, 6:68]

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۠ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ

ع 20 7 17

4:141 (منافقین موقع پرستی سے کام لیتے ہیں) وہ تم کو دیکھتے رہتے اور انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے تمہیں کامیابی عطا ہو تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو تمہارے خلاف تھوڑی سی بھی کامیابی نصیب ہو تو اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کیا ہم نے تمہارا ساتھ نہیں دیا تھا؟ اور اہل ایمان سے تمہاری حفاظت نہیں کی تھی لیکن اللہ سب کے درمیاں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا یہ اسکا قانون ہے کہ اللہ منکرین حق کو سچے مومنوں پر غلبے کا کوئی راستہ نہ دے گا۔[کافروں کا غلبہ ثابت کرتا ہے کہ خود کو اہل ایمان کہنے والے سچے مومن نہیں ہیں۔]

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ

4:142 جو منافق ہیں وہ اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں لیکن اللہ کے قانون کے مطابق دراصل وہ خود کو دھوکا دے رہے

ہوتے ہیں۔(2:9) یہ لوگ اگر صلوٰۃ کے اجتماعات میں کھڑے ہوتے ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لئے نیم دلی سے ایسا کرتے ہیں اور ان میں کم لوگ ہیں جو اللہ کو اور اس کے احکام کو خاطر میں لاتے ہیں۔(یا اللہ کے احکامات کے پیچھے بھی چلتے ہیں)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

4:143 وہ مکھیوں کی طرح کبھی اِدھر کے اور کبھی اُدھر کے ہو جاتے ہیں اور جو اللہ کے قانون کے مطابق گمراہی اختیار کرتا ہے تم دیکھو گے کہ ایسے لوگوں کو کبھی ٹھیک راہ نہیں ملے گی۔[دیکھئے 4:88۔ ذباب = مکھی جس کے بارے میں علم نہیں ہوتا کہ اڑے گی تو کہاں بیٹھے گی]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

4:144 اے لوگو جنہوں نے ایمان کی سعادت اختیار کی ہے منکرین حق کو اہل ایمان کی جگہ اپنے مددگار ساتھی نہ سمجھنا نہ بنانا۔کیا تم اللہ کو اپنے خلاف کھلا ثبوت پیش کرو گے؟

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

4:145 کیونکہ منافقین (تمہارے کھلے دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔) لہٰذا وہ آتش کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

4:146 سوائے ان کے جو صحیح راہ پر لوٹ آئیں اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ کے احکام کو مضبوطی سے تھام لیں اور خلوص کے ساتھ اللہ کے تجویز کردہ نظام حیات کو اپنا لیں۔ایسے لوگ اہل ایمان میں شمار ہوں گے اور اللہ سب اہل ایمان کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

4:147 ذرا سوچو کہ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم اس کی عطا کردہ نعمتوں کو بندوں پر استعمال کر کے عملی طور پر شکر ادا کرو گے اور اس کے قوانین پر ایمان رکھو گے۔اللہ قدر شناس اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

4:148 مثالی معاشرے کی تشکیل کے لئے یاد رکھو کہ اللہ سخت بات کو یا کھلے عام کسی کو برا کہنے والے کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اس شخص پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ کس پر کیا ظلم ہوا ہے۔)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝

4:149 تم معاشرے میں خفیہ طور سے یا کھلے طور سے لوگوں کی بھلائی یا خیر کے کام کرو گے اور لوگوں کی خطائیں معاف کرو گے تو خوب سمجھ لو کہ اللہ خطاؤں کو معاف کرنے والا ہر شے پر قادر ہے اور اس نے ہر بات کے اصول مقرر کر رکھے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

4:150 ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان اس طرح فرق کرتے ہیں گویا اللہ کا حکم کچھ اور ہے اور پیغمبر کچھ اور کہتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پیغمبروں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور اس طرح ایک درمیانی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

4:151 یہ لوگ ہیں جو پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع 21 11 1

4:152 اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر بصیرت کی رو سے ایمان لاتے ہیں اور پیغمبروں میں کسی سے فرق نہیں کرتے بلکہ سبھی کو مانتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کے اجر عطا فرمائے گا۔ اللہ خطاؤں کے مضر اثرات سے حفاظت کرنے والا مہربان ہے۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

4:153 (لوگ عجیب باتیں کرتے ہیں۔) اہل کتاب آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان پر لکھی ہوئی کتاب آسمان سے اتار لائیں۔ موسیٰ سے یہ اس سے بھی بڑے مطالبات کر چکے ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا ہمیں اللہ کو آمنے

سامنے دکھایئے جبکہ ان کی ذہنی کیفیت یہ تھی کہ جیسے ہی ان کے آس پاس بجلی کی کڑک ہوئی تو سہم کر رہ گئے۔ پھر اس کے بعد بھی انہوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا جبکہ روشن ہدایات ان کے پاس آ چکی تھیں۔ ہم نے اس جرم کو بھی معاف کر دیا۔ پھر ہم نے موسیٰؑ کو ان کی راہنمائی کے لئے مزید روشن نشانیاں دیں۔ [2:55]

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

4:154 پھر ہم نے بلند کوہ سینا کے دامن میں وعدہ لیا اور ان سے کہا شہر کے بڑے دروازے سے انکساری کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ یوم سبت میں تجاوز نہ کرنا یہ بہت پختہ عہد تھا جو ہم نے ان سے لیا۔ (2:63)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

4:155 لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا اور اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیا۔ اس طرح انبیاء کے مشن کو کمزور کرتے رہے اور بعض انبیاء کو ناحق قتل بھی کرتے رہے۔ کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر غلاف پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ نے ان کے مستقل کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ ان کی غور و فکر کی صلاحیتیں جاتی رہیں لہذا ان میں سے کم ہی لوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝

4:156 ان کا کفر یہاں تک بڑھا کہ مریم پر بہت ہی بڑا بہتان باندھا۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝

4:157 پھر یہ بھی کہتے رہے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے پیغمبر کو قتل کر دیا ہے۔ درحقیقت انہوں نے انہیں نہ قتل کیا اور نہ صلیب دی البتہ وہ شبہ میں پڑ گئے۔ انہیں یہی لگا اور سارا معاملہ ان کے لئے مشتبہ ہو گیا۔ جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں اور شک میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اصل حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ وہ صرف وہم و گمان کر پیروی کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

4:158 بلکہ اللہ نے انہیں اپنی جناب سے بلند درجہ عطا کیا۔ بے شک اللہ غلبے اور حکمت والا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

4:159 اہل کتاب میں سے ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنی زندگی میں اور موت سے قبل اس سچائی پر یقین کرے جو ابھی بیان ہوئے ہے۔ قیامت کے دن عیسیٰ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔[5:116-117 عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے نہ مصلوب اور نہ آسمان پر اٹھائے گئے کیونکہ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے لہٰذا آسمانوں پر اللہ کی پاس جانا بے معنی ہے۔]

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝

4:160 یہودیوں کے ظلم کے سبب ہم نے ان پر کچھ اچھی چیزیں حرام کر دی تھیں جو پہلے ان کے لئے جائز تھیں۔ اور بہت سی چیزوں کا حصول ہم نے ان کے لئے ناممکن بنا دیا تھا کیونکہ وہ بہت سے لوگوں کو اللہ کی سچی راہ سے روکتے تھے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

4:161 انہوں نے سود کو بھی جائز قرار دے دیا تھا جس سے انہیں منع کیا گیا تھا لیکن وہ ہر طرح سے لوگوں کے مال ناحق کھانے لگے تھے۔ ہم نے منکرین حق کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع 22 10 2

4:162 البتہ یہودیوں میں ایسے بھی ہیں جو صاحب علم ہیں اور حق پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ اسے مانتے ہیں اور ان کتابوں کو بھی جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ وہ احکام الٰہی کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور معاشرے میں زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم انہیں عنقریب اجر عظیم سے نوازیں گے۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

4:163 (قرآن کا پیغام نیا نہیں۔) ہم نے آپ پر اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح اور ان کے بعد کے انبیاء پر وحی کی تھی۔ یہی پیغام ہم نے ابراھیم، اسمٰعیل، اسحٰق، اور یعقوب اور ان کی نسلوں کو دیا تھا۔ اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کو وحی کی تھی اور داؤد کو بھی ہم نے کتاب روشن زبور عطا کی تھی۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ

4:164 (ہم نے سب قوموں پر پیغمبر بھیجے۔) ہم نے کئی پیغمبروں کے حالات جو آپ سے پہلے گزر چکے بیان کئے ہیں اور کئی پیغمبروں کے حالات آپ سے بیان نہیں کئے۔ موسیٰؑ کا ذکر تو ہم کر چکے ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام بھی کیا تھا۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

4:165 سب پیغمبروں نے لوگوں کو خوشخبریاں بھی دیں اور تنبیہ بھی کی تا کہ لوگوں کو اللہ سے یہ شکوہ نہ رہے کہ ہمیں راہنمائی نہیں ملی۔ اللہ زبردست قوت رکھنے والا حکیم ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

4:166 لیکن اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ جو کتاب اس نے آپ پر نازل کی ہے وہ اس نے اپنے علم سے نازل کی ہے۔ (وہ علم جو تمام کائنات کو محیط ہے لہٰذا) ملائکہ یعنی کائناتی قوتیں بھی امن کی سچائی پر گواہی دیتی ہیں اور گواہ تو اللہ ہی کافی ہے۔ [کائنات کا سائنسی مشاہدہ بھی قرآن کے سائنسی ارشادات کی تصدیق کرتا ہے۔]

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝

4:167 جو لوگ ایسی اٹل سچائیوں کا انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں وہ گمراہی میں بہت ہی دور جا پڑے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝

4:168 جو لوگ حق سے انکار کرتے ہیں اور انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں اللہ نہ انہیں بخشے گا نہ انہیں ہدایت کی راہ دکھائے گا کہ وہ بخشش کے لائق ہو جائیں۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

4:169 ہاں! جہنم کی راہ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ [لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا حقوق انسانی کی بہت بڑی خلاف ورزی ہے۔]

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

4:170 اے لوگو! اب تو پیغمبر تمہارے رب کی جانب سے پیغام حق لے کر آ گئے ہیں تو سچائی کو قبول کرنا ہی تمہارے

لئے بہتر ہے اور اگر تم انکار کرو گے تو یاد رکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے وہ اللہ جو سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ (اس کے احکام کی پیروی سے انسان نظام کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۚ

ع 23 ص 9 ب

4:171 اے اہل کتاب اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سچ کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے پیغمبر اور کلام پانے والے تھے اور اللہ نے مریم سے جو وعدہ کیا تھا اس وعدے کی تکمیل تھے۔ اور انہیں وہی ارادہ اور اختیار کی صلاحیت بخشی گئی تھی جو دیگر انسانوں کو بخشی جاتی ہے۔ [15:29, 32:7-9, 38:72] اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ٹھیک ٹھیک ایمان لاؤ اور ہرگز نہ کہو "تین" باز آ جاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ معبود تو صرف ایک اللہ ہے اور اس کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے وہ سب اسی کا ہے اور اللہ تمام کائنات کے لئے کافی نگہبان ہے۔ [تین یعنی یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں۔ سینٹ پال نے مسیحیت کو تین خداؤں یعنی تثلیث کا عقیدہ دیا تھا۔ باپ بیٹا اور روح القدس نہ کہ عیسیٰؑ نے۔]

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝

4:172 مسیح ہرگز اللہ کی خدمت میں کوئی عار نہیں رکھتے تھے نہ ہی قریب ترین ملائکہ اس کی خدمت بجالانے میں کچھ عار سمجھتے ہیں۔ جو شخص اللہ کا بندہ ہونے میں شرم و عار سمجھے اور اس بارے میں تکبر کرے تو بالآخر اللہ سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

4:173 جو بھی اس بات پر ایمان رکھے گا کہ بہترین نظام حیات صرف اللہ عطا کر سکتا ہے اور ایسے کام کرے گا جن سے ان کی اپنی اور معاشرے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو اللہ انہیں ان کے اجر سے نوازے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی عطا کرے گا اور جنہوں نے بندہ ہونے سے عار اور تکبر کیا ان کو اللہ کے قانون کے مطابق دردناک عذاب ہوگا۔ (وہ

پچھتاتے رہیں گے۔کاش! سیدھی راہ پر چلے ہوتے۔) انہیں اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ملے گا نہ مددگار۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

4:174 اے بنی نوع انسان تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے قائل کر دینے والی تعلیم آ چکی ہے اور تم پر سچائی کی روشنی نازل فرما دی ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

4:175 جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اس کے احکام کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے جلد ہی وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل کے سائے میں داخل کرے گا اور اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع 24 5 4

4:176 اے پیغمبر! لوگوں نے آپ سے ایسے شخص کی وراثت کے بارے میں پوچھا ہے جس کے نہ والدین ہوں اور نہ بچے۔ اگر ایسا شخص (بغیر وصیت کئے) فوت ہو جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے میراث کا 1/2 حصہ ملیگا۔ اگر اس کی بہن پہلے فوت ہو جائے تو اس شخص کو بہن کی میراث ملے گی۔ اگر بہن کے کوئی بچے نہ ہوں۔ اگر ایسے تنہا شخص کی دو بہنیں ہوں تو انہیں وراثت کا 2/3 حصہ ملے گا۔ اگر اس شخص کی بہنیں بھی ہوں اور بھائی بھی ہوں تو بھائی کا حصہ بہن سے دگنا ہوگا کیونکہ اس پر سب اہل خانہ کی ذمہ داری ہے۔[4:11, 2:80] اللہ تمہارے لئے قوانین وضاحت سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم قیاس آرائیاں نہ کرتے پھرو۔ اللہ ہی ہے جسے ہر شے کا علم ہے۔

سورة المآئدة

[مترجم کا نوٹ]

یہ قرآن کریم کی پانچویں سورۃ ہے اور اس میں 120 آیات ہیں۔ مائدہ کو عام طور پر کھانے کی میز پر بچھایا جانے والا کپڑا سمجھا جاتا ہے اور یہ تصور بھی عام ہے کہ مسیحؑ کے حواریوں کے لئے آسمان سے سجا سجایا مائدہ کھانے لئے اترا کرتا تھا۔ درحقیقت اس کے معنی ہیں اللہ کا عطا کردہ رزق جو اس کے احکام کے تحت حاصل ہو اور معاشرے میں اس کی تقسیم منصفانہ ہو۔ جس معاشرے میں نظام الٰہی قائم ہوگا وہاں کوئی فرد بھوکا نہ سوئے گا۔ اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے کہ سوائے خنزیر کے سبزی خور چوپائے حلال ہیں۔ شراب سے منع کیا گیا ہے البتہ اس کے لئے حرام کا لفظ استعمال نہیں ہوا کیونکہ وہ خوراک میں شامل نہیں۔ ناحق کسی انسان کی جان لینا ایسا ہے جیسے پوری انسانیت کا قتل۔ اس سورۃ میں جوئے، چوری، بت پرستی کے علاوہ وضو اور نکاح اور دیگر موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سورۃ میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اپنے بندوں کے لئے بہترین نظام حیات نازل فرما دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

المنزل 2 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ①

5:1 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو اپنے قول و قرار اور معاہدوں کو پورا کیا کرو۔ (ایک عہد یہ ہے کہ) تمام سبزی خور چوپائے تمہارے لئے حلال ہیں سوائے ان کے جن کا ذکر آگے آتا ہے (5:3)۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ حج کے دوران شکار کرنا جائز نہیں۔ اللہ تمہیں وہی حکم دیتا ہے جو اس کے لامحدود علم کے مطابق تمہارے فائدے میں ہے۔

الربع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝

5:2 اے اہل ایمان! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ ان تحفوں اور نہ ان اونٹوں کی جن کے گلوں میں ہار پہنا دئے گئے ہیں تا کہ وہ مکہ میں قربانی کے لئے پہنچائے جائیں۔ نہ ان لوگوں کی بے حرمتی کرنا جو عزت واحترام کے گھر کو جا رہے ہوں اور اپنے پروردگار کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہوں۔ جب حج مکمل ہو جائے تو تم شکار بھی کر سکتے ہو۔ دیکھو لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں ان پر زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کرے (48:25)۔ اصول یہ ہے کہ اجتماعی فائدے کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور راست باز زندگی گزارنے میں اور ایسے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو جن سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہو اور لوگوں کے درمیان فاصلے بڑھتے ہوں۔ اللہ کو یاد کرتے رہو بے شک اللہ کا قانون گرفت کرنے میں شدید ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

5:3 تمہارے لئے حرام کئے گئے مردار، لہو، لحم خنزیر اور ہر وہ چیز جو غیر اللہ کے نام منسوب کر دی گئی ہو۔ (مثلاً کسی بت کا چڑھاوا، قبر کی نیاز یا کسی مردہ زندہ درویش سے منسوب چیز)۔ وہ جانور بھی تم پر حرام ہے جو گلا گھونٹ کر مر گیا ہو یا چوٹ لگ کر یا گر کر یا سینگ لگ کر مر جائے۔ یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر یہ کہ تم مرنے سے پہلے اسے ذبح کر لو اور وہ جانور بھی حرام ہیں جو بتوں کے تھان پر ذبح کیا جائے۔ یہ بات بھی ناجائز ہے کہ تم ایک دوسرے کا حصہ تیروں کے ذریعے یا قرعہ اندازی سے تقسیم کرو۔ ایسا کرنا بے حکمی ہے۔ سنو! آج کے دن حق کے دشمن تمہارے دین کی ناکامی سے ناامید ہو گئے ہیں تو ان سے مت ڈرو صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو نظام حیات کے طور پر پسند کیا۔ جو کھانے پینے کی چیزیں ہم نے حرام کی ہیں اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے تو انہیں اتنا سا استعمال کر سکتا ہے کہ جان بوجھ کر نافرمانی کرنا اس کا مقصد نہ ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

5:4 وہ آپ سے مزید پوچھتے ہیں کہ کون کونسی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں۔ کہہ دیجئے کہ سب پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور وہ شکار بھی حلال ہے جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھار رکھا ہو۔ جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اسی طرح تم نے انہیں سکھایا تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اسے کھالیا کرو لیکن کھانے سے پہلے اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اللہ کو ہمیشہ یاد رکھو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (اس جملے پر غور فرمایئے "جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے"۔ قرآن کا یہ انداز ہے کہ انسان تاریخ سے اور اپنے ماحول سے جو بھی سیکھتا ہے اللہ اسے اپنی ذاتِ عالی سے منسوب کرتا ہے۔ آیت نمبر 2:222 میں بھی آپ اس کی ایک مثال دیکھ سکتے ہیں جہاں بیویوں سے قریبی تعلق کا ذکر ہے۔)

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ع 1

5:5 آج کے دن تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ (یعنی تم انہیں بلا تکلف کھانے کی دعوت بھی دے سکتے ہو۔) اور اہل ایمان پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں نکاح کے لئے تم پر جائز ہیں۔ نہایت اہم بات یہ ہے کہ تم بطور مہر اپنے مال و جائداد میں سے ان کا حصہ کھلے دل سے ادا کرو اور شادی کا یہ بندھن میاں بیوی کے لئے ہمیشہ پاک دامنی کا باعث بن کر رہے۔ نہ تو نکاح کے بعد اور لوگوں سے جنسی تعلق ہو اور نہ ہی خفیہ دوستیاں ہوں بلکہ نہایت ایماندارانہ نکاح کا رشتہ استوار رہے۔ (4:24) جو کوئی بھی اپنے ایمان کو عمل سے جھٹلائے گا اس کا کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور آخرت میں اسکا شمار نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

5:6 (نکاح کے بندھن سے جو گھرانہ وجود میں آتا ہے وہ معاشرے کی اکائی ہوتا ہے اور معاشرے میں ایسا نظام الٰہی قائم کرنا تمہارا اولین فریضہ ہے جس میں احکام الٰہی کی پیروی آسان ہو جائے۔) اے لوگو! جو ایمان کی سعادت سے اور بصیرت کی رو سے فیض یاب ہوئے ہوں جب تم اجتماعات صلوٰۃ میں شامل ہوا کرو تو پہلے وضو کر لیا کرو تا کہ تم نفسیاتی طور سے تیار ہو جاؤ۔ پہلے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو پھر سروں پر نرمی سے ہاتھ پھیر لو اور پھر ٹخنوں تک اپنے پیروں کو دھولو۔ اگر کسی میاں بیوی نے قریبی تعلقات قائم کئے ہیں تو غسل کر لو۔ البتہ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر لو۔ (پاکیزہ مٹی کا قصد کیا کرو) پھر اپنے مونہوں (چہروں) اور بازوؤں کو گرد و غبار سے پونچھ لیا کرو۔ کہ اللہ تمہارے لئے کوئی دشواری نہیں چاہتا، آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہیں پاکیزگی اختیار کرنے کے طریقے سمجھاتا ہے جو نفسیاتی بھی ہوتی ہے اور جسمانی بھی۔ اور وہ اپنی نعمتوں کی تکمیل تم پر چاہتا ہے تا کہ تم عملی طور پر اس کا شکر ادا کرو یعنی اس کا عطا کیا ہوا علم اور ہر طرح کا فضل اس کے بندوں تک پہنچاؤ۔

[از راہ کرم ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ آپ کے زیر نظر "قرآن خود اپنی نظر میں" ہے۔ یہ لغوی ترجمے سے زیادہ تصریف آیات کی بنیاد پر مفہوم بھی ہے اور ترجمہ اور تفسیر بھی۔ 4:43]

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

5:7 اللہ نے جو نعمتیں تم پر نازل فرمائی ہیں انہیں یاد رکھا کرو اور ان کا ذکر کرتے رہا کرو۔ اس عہد کو بھی یاد کرتے رہا کرو جو تم پر ایک فریضہ ہے جب تم نے کہا تھا، ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ زندگی کا سفر امن و سلامتی کے ساتھ طے کرو جیسا اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ وہ اللہ جو دلوں کے احوال سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

5:8 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو سچی گواہی دینے کے لئے خالصتاً اللہ کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ دیکھنا کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے دور نہ کر دے۔ عدل کو ہمیشہ پیش نظر رکھو وہ اللہ کی فرمانبرداری کے عین قریب

ہے۔اللہ کی فرمانبرداری اختیار کئے رکھو۔وہ اللہ جو تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

5:9 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوئے اور اپنی اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے والے کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی خطائیں معاف کردے گا اور انہیں اجر عظیم سے نوازے گا۔[ایک بار پھر سمجھ لیجئے کہ غفرہ ہیلمٹ اور زرہ بکتر کو کہتے ہیں۔ہم جب بھی اللہ کے احکام یا قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو اس کی چھاپ ہماری ذات پر لگ جاتی ہے۔اللہ کی مغفرت کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہمیں اس چھاپ کے مضر اثرات سے محفوظ کردیتا ہے۔]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

5:10 وہ لوگ جو ہماری آیات کا کھلا انکار کرتے ہیں یا روزمرہ کی عملی زندگی میں انہیں جھٹلاتے ہیں وہ لوگ ایسی رکاوٹ کا سامنا کریں گے جو ناقابل عبور ہے۔[جحیم = جہنم = ناقابل عبور رکاوٹ۔زندگی مسلسل ارتقا کا نام ہے۔اگر زندگی کہیں ٹھہر جائے تو آخرت میں ایسے لوگوں کی حالت اس طرح ہوگی کہ جو نہ جئیں گے نہ مریں گے۔(69:27 زندگی کا مسلسل ارتقا رسمی عبادات اور وظیفوں وغیرہ سے نہیں صرف انسانیت کی خدمت سے ہوسکتا ہے جس سے انسان کو لازوال زندگی عطا ہوتی ہے۔دیکھئے 13:17, 2:177)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع 6

5:11 اے اہل ایمان! اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھا کرو جو اس نے تم پر کیں۔ایک قوم ایسی بھی تھی جو تمہارے خلاف جارحانہ عزائم رکھتی تھی لیکن اللہ نے تم کو ان سے محفوظ رکھا۔اللہ کی تجویز کردہ امن وسلامتی کی راہ پر چلتے رہو اور یاد رکھو کہ اہل ایمان وہ ہیں جو بہترین کوشش کے بعد اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(8:60, 4:71)

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

5:12 دیکھو اللہ نے بنی اسرائیل سے نظم وضبط کا عہد لیا۔ہم نے ان میں بارہ (قائد) لیڈر مقرر کئے۔پھر اللہ نے ان سے کہا، میں تمہارے ساتھ ہوں جب تک تم میرے احکام کے پیچھے پیچھے چلو گے۔اپنا مال لوگوں پر خرچ کرو گے۔

میرے پیغمبروں پر ایمان رکھو گے اور ان کے ساتھ تعاون کرو گے اور اللہ کو ایسا قرض حسنہ دو گے جو تمہیں دونوں جہانوں میں کئی گنا واپس ملے گا۔ 2:261 پھر میں تمہاری خطائیں معاف کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے شفاف نہریں بہتی ہیں۔ جو کوئی اس عہد کے بعد تم میں سے منکر ہو گا وہ سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

5:13 جب انہوں نے اپنا عہد توڑ دیا تو ہم نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہمارے قانون نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ نتیجۃً یہ کہ اب وہ کلام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں۔ الفاظ کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کر دیتے ہیں اور پیغام الٰہی کا بڑا حصہ تو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں گویا وہ بھول ہی گئے جو انہیں یاد رکھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ (اے پیغمبر!) سوائے چند لوگوں کے تم ان سے دھوکہ اور خیانت کا تجربہ کرتے رہو گے لیکن آپ ان سے درگزر کرتے رہیے اور ان سے بہتر معاملہ کرتے رہیے۔ اس لئے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

5:14 ہم نے ان لوگوں سے بھی عہد لیا تھا جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں لیکن انہوں نے بھی بڑا حصہ پیغام الٰہی کا نظر انداز کر دیا جو کہ انہیں یاد رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ لہٰذا ہمارے قانون کے مطابق قیامت تک ان کے فرقوں میں دشمنی اور نفرت پیدا ہو گئی۔ اللہ انہیں قیامت میں بتا دے گا جو کچھ وہ جان بوجھ کر اپنے ہاتھوں سے غلط باتیں لکھتے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

5:15 اے اہل کتاب! دیکھو اب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آ پہنچے ہیں جو وضاحت سے تمہیں وہ سب سمجھا دیتے ہیں جو تم چھپایا کرتے تھے اپنی کتاب میں سے اور درگزر کرتے ہیں تمہاری بہت سی باتوں کو اور تمہارے بہت سے قصور بھی معاف کر دیتے ہیں۔ غور کرو کہ اب تمہارے پاس اللہ کی جانب سے روشن ہدایت اور واضح کتاب آ چکی ہے۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

5:16 اس کتاب سے اللہ اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف اپنے حکم سے چلاتا ہے۔ اس کی ہدایت سراسر صراط مستقیم ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

5:17 ان لوگوں نے صاف طور پر کفر کیا جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے۔ فرما دیجئے اللہ کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور سب کچھ جو زمین پر ہے فنا کرنا چاہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور ملکیت اور جو کچھ ان کے درمیان ہے صرف اللہ کی ہے۔ وہ سب کچھ اپنے قانون تخلیق کے مطابق پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

5:18 یہود و نصاریٰ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے۔ فرمایئے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے؟ نہیں! تم سب فانی انسان ہو اللہ کے تخلیق کردہ۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق لوگوں کو بخشتا اور سزا دیتا ہے۔ (اور یہ قانون تمہارے لئے بھی ہے۔) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی ملکیت اور بادشاہی اللہ کی ہے۔ بالآخر سب کا ٹھکانہ اس کے پاس ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع 3 8 7

5:19 اے اہل کتاب! ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ حق کی وضاحت کریں۔ ان سے پہلے پیغمبروں کے نزول میں ایک وقفہ رہا ہے۔ اب تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا نہیں آیا۔ اب تو یہ بشیر و نذیر تمہارے پاس آ پہنچے ہیں اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۡ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

5:20 ایک زمانے میں موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا، اے میری قوم! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں۔ تمہارے درمیان پیغمبر بھیجے اور تمہیں بادشاہت بھی عطا کی اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا جو اور لوگوں کو عطا نہیں کیا تھا۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

5:21 اے میری قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے نام کر دی ہے۔ دیکھنا مقابلے کے وقت پیچھے نہ پلٹنا ورنہ تم بہت نقصان اٹھاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝

5:22 وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اس سرزمین میں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں۔ ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ خود وہاں سے چلے نہ جائیں اور اگر وہ وہاں سے چلے جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

5:23 پھر وہ لوگ جو اللہ کا خوف رکھتے تھے ان میں سے دو آدمی جن پر اللہ کی عنایات تھیں بولے جراءت کے ساتھ شہر کے پھاٹک میں داخل ہو جاؤ اور جیسے ہی تم داخل ہو گے تم غالب ہو جاؤ گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝

5:24 لیکن موسیٰ کے لوگ کہنے لگے اے موسیٰ ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے جبکہ وہ لوگ موجود ہیں۔ تم اور تمہارا اللہ دونوں جاؤ اور لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

5:25 موسیٰ نے کہا، میرے پروردگار! میں صرف اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی کر دیجئے۔

ع 4 7 8 قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

5:26 اللہ نے کہا، اب یہ سرزمین ان لوگوں پر چالیس برس کے لئے حرام کر دی گئی ہے۔ یہ لوگ زمین میں مارے مارے پھریں گے لیکن تم نافرمان لوگوں کا کچھ غم نہ کرنا۔ [اللہ نے بنی اسرائیل کو بار بار ان کی سرکشی پر سزائیں دیں۔

2:259، 17:5۔ بالآخر نبوت بھی بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل میں منتقل ہوگئی جن میں محمدؐ پیدا ہوئے۔]

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

وقف لازم

5:27 (اے پیغمبرؐ!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کے سچے حالات پڑھ کر سنا دیجئے۔ جب وہ دونوں الگ الگ ایسا عمل بجالائے کہ اس سے اللہ کی قربت نصیب ہو (انکی محنت ثمر بار ہو) پس ان میں سے ایک کا عمل قبول ہوا (اس کی محنت ثمر بار ہوگئی) اور دوسرے کا عمل نا قبول ہوا، اس نے (جس کا عمل نا قبول ہوا) دوسرے (جس کا عمل قبول ہوا) سے کہا کہ میں تجھے قتل کر دونگا۔ اس نے کہا سوائے اس کے کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے عمل قبول کرتا ہے جو اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے مضر اثرات سے حفاظت طلب کرنے والے ہیں۔ (آدم کے دو بیٹوں سے مراد اولین انسانوں کے دو لوگوں کا واقعہ بیان ہوا ہے۔)

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

5:28 اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو بھی میں تیرے قتل کے لئے اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ کا خوف رکھتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

5:29 میں دیکھ رہا ہوں کہ تو دو خطاؤں میں پڑ رہا ہے۔ میری خطا میں بھی اور اپنی خطا میں بھی۔ یوں تو آتشِ سوزاں کا ساتھی ہوگا کیونکہ ظلم کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ [دو خطائیں ایک تو مجھے قتل کرنے اور دوسری تیرے اپنے اندر کے انسان کو نہ قتل کرنے کی۔]

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

5:30 اس کی انا نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر اکسایا لہٰذا اس نے اسے قتل کر دیا۔ وہ آناً فاناً ان لوگوں میں سے ہوگیا جو ہمیشہ کا نقصان اٹھانے والے ہیں۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

معانقہ وقف النبی مدلل

5:31 پھر اللہ تعالیٰ (کے قانون کے مطابق سراغ لگانے کے لئے حکومت) نے ایک تیز فہم آدمی (کھوجی) کو

مقرر کیا (جو لاش کی برآمد کے لئے جگہ جگہ سے) زمین کو کھودتا تھا تا کہ قاتل پر ظاہر کر دے کہ اُس نے کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیا تھا۔ (اِس پر اُس نے) کہا 'ہائے افسوس کہ میں عاجز ہو گیا کہ میں ہوتا اس تیز فہم آدمی جیسا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپاتا (اس طرح کہ یہ سراغ نہ لگا سکتا۔) غراب = کوّا = کھوجی = تیز فہم آدمی۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

5:32 اس واقعہ کی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو کوئی کسی انسان کو قتل کرے گا سوائے اس کے کہ قانون کے مطابق جان کا بدلہ لیا جائے یا زمین میں فساد پھیلانے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام انسانیت کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص ایک جان کو بچائے گا اس نے گویا تمام انسانیت کی جان بچائی۔ ہمارے پیغمبر کھلی سچائیاں لے کر ان کے پاس آتے رہے لیکن اس کے باوجود ان میں بہت سے لوگ زمین میں برائی کی حدوں کو پار کر جاتے ہیں۔

اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ۙ

5:33 جو لوگ اللہ اور رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور زمین میں خونریزی کرتے پھرتے ہیں ان کی منصفانہ اور مساوی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا صلیب دی جائے یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ (عدالت فیصلہ کرے تو) انہیں ملک بدر کیا جائے۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ [اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ = اسلامی ریاست کی مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت۔ ہاتھ پاؤں کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے فساد کرنے کی طاقت چھین لی جائے۔ دیکھئے 5:33 ، 5:34۔ ملک بدر ہونا اور عمر قید عدالت وقت کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ 5:33 اور آیت 5:34 کو تدبر کے ساتھ پڑھنا بہت اہم ہے۔]

ع 5 9 اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

5:34 (یہ سزائیں ان مجرموں پر سے ٹل سکتی ہیں۔) جنہوں نے تمہارے قابو آ جانے سے پہلے اپنے جرائم سے عملی طور پر توبہ کر لی۔ خوب جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [جو فسادی اپنے پکڑے جانے سے پہلے خود کو حکومت

وقت کے حوالے کردے وہ آیت 5:33 کی سخت سزاؤں سے بچ جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

5:35 اے اہل ایمان! اللہ کے احکام ہمیشہ یاد رکھو اور اس کی فرمانبرداری کے ذریعے اس کے قریب تر ہونے کی کوشش کرو اور اس کی راہ میں بھرپور کوشش کرو تا کہ تم صحیح معنوں میں فلاح پاؤ [وسیلہ = دل و دماغ سے چاہنا۔ آیات 2:186 اور 17:57 ان بہت سی آیات میں شامل ہیں جو وسیلہ بطور شفاعت کی نفی کرتی ہیں۔ عام طور پر غلط مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ کسی پیر فقیر کے وسیلے سے اللہ تک پہنچا جائے۔]

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

5:36 جو منکرین حق ہیں اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین پر ہے اور اتنا ہی اور پھر وہ چاہیں کہ یہ سب فدیہ کے طور پر دے کر یوم قیامت کے عذاب سے بچ جائیں تو یہ سب کچھ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کے لئے درد انگیز عذاب ہوگا۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

5:37 وہ آگ سے باہر آنا چاہیں گے لیکن اس سے باہر آ نہیں سکیں گے کیونکہ ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

5:38 (چوری ایک ایسا جرم ہے جو معاشرے سے احساس تحفظ چھین لیتا ہے۔) ایک عادی چور مرد ہو یا عورت ان کی چوری کرنے کی صلاحیت ختم کر ڈالو۔ یہ ان کے اعمال کا مناسب بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے دوسروں کے لئے باعث عبرت ہے۔ بے شک اللہ قوت و حکمت والا ہے۔ [لغت قریش میں سارق عادی چور کو کہتے ہیں۔ قطع ید لغوی طور سے ہاتھ کاٹنا۔ وضاحت کے لئے تصریف آیات کے اصول کے تحت دیکھئے آیت 12:31۔ کیا مصر کی عورتوں نے یوسفؑ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ پھینکے تھے؟ وہاں بھی قطع ید کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن میں کئی جگہ اللہ کے ہاتھ کا ذکر ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے معنی اللہ کی قوت اور اختیار کے ہیں۔ اسی طرح آیت 5:38 میں قطع ید کو استعارے کے طور پر سمجھنا بہتر ہے۔]

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

5:39 اور جو شخص چوری کرنے کے بعد آیندہ کے لئے اپنی غلط راہ سے واپس لوٹ آئے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [اگر چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو توبہ اور اصلاح کا موقع کیسے ملے گا؟]

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝

5:40 کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کی ہے۔ (لہٰذا قانون بھی اسی کا ہے۔) وہ اپنے قانون کے مطابق سزا دیتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق بخشتا ہے اور اللہ نے ہر شے اور واقعے کے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

الوقف على الاول اجوز 12 ع

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْیٌ ۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

5:41 اے رسول! آپ ہرگز ان لوگوں کے لئے غم ناک نہ ہوں جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں۔ زبان سے تو کہتے ہیں ہم نے مانا کہ نظام الٰہی بہترین نظام حیات ہے لیکن ان کے دل ایمان نہیں رکھتے۔ ایسے لوگوں میں جو یہودی ہیں ان کا بھی غم نہ کیجئے۔ یہ غلط باتیں گھڑنے کے لئے اور ایسے لوگوں کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں جو ابھی آپ کے پاس نہیں آئے۔ یہ آپ کی باتیں سنتے ہیں اور انہیں ادل بدل کر لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ انہیں یہ نصیحت بھی کر ڈالتے ہیں کہ تمہیں (پیغمبرؐ سے) ایسا حکم ملے تو قبول کر لینا اور اگر ایسا حکم نہ ملے تو اسے چھوڑ دینا۔ جو شخص اللہ کے قانون میں فتنہ انگیزی کرے ایسے شخص کے لئے آپ بھی اللہ سے ہدایت کا اختیار نہیں رکھتے۔ اس طرح کا رویہ اختیار کرنے والے لوگوں کے دلوں کو اللہ بھی جھوٹے عقیدوں سے پاک نہیں کرتا لہٰذا ان کے لئے اس دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

يَضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

5:42 یہ لوگ جھوٹی باتیں گھڑنے کے لئے (آپ کی باتیں) سنتے ہیں اور اس جاسوسی کے لئے باقاعدہ رشوت کھاتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے پاس اپنے مابین کسی فیصلے کے لئے حاضر ہوں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کی درخواست قبول کرلیں یا انکار کر دیں۔ (اس لئے کہ انہوں نے ابھی تک قرآن کو تسلیم نہیں کیا اور تورات بہرکیف ان کے پاس موجود ہے۔) اگر آپ انکار فرمادیں تو وہ آپ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر آپ فیصلہ کرنا قبول فرمالیں تو ان کے درمیان بالکل عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ عدل وانصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع 9 10

5:43 یہ لوگ کیوں کر آپ سے اپنے فیصلے کرواتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں ان کے لئے اللہ کا قانون موجود ہے۔ لیکن وہ اس سے پھر جاتے رہے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

5:44 ہم نے تورات نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور انبیاء جو ہمیشہ اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے تھے اسی کے ذریعے یہودیوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے اور ان مشائخ اور علماء بھی اللہ کی کتاب کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے۔ انہیں کہہ دیا گیا تھا کہ لوگوں سے نہ ڈرنا بلکہ میرے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرنا اور میری آیات کو ذرا سے فائدے کے لئے بیچ نہ ڈالنا۔ یاد رکھنا کہ جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق نہ حکومت کرتے ہیں نہ فیصلے کرتے ہیں وہی لوگ تو کافر ہوتے ہیں۔ [آیات کو بیچنا یعنی کسی شخص کو خوش کرنے کے لئے آیات کے الفاظ یا معنی توڑ مروڑ کر پیش کرنا یا سیاق وسباق سے جدا کر کے مفہوم بدل دینا اور اس ''خدمت'' کے بدلے مال لینا۔]

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

5:45 ہم نے ان (یہودیوں) کے لئے قانون مقرر کیا تھا' جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم بطور قصاص ہوں گے اور جو کوئی بدلہ معاف کر دے گا تو وہ اس کے لئے صدقے کا کفارہ بن جائے گا۔ جو شخص بھی اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

5:46 اور ان کے بعد ہم نے انہی کے قدموں پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو تورات میں سچائیوں کی تصدیق کرتے تھے۔ ہم نے انہیں انجیل عطا کی جو ان سچائیوں کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے تورات میں بیان ہو چکی تھی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی جو سیدھی راہ پر چلنا چاہتے تھے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

5:47 اہل انجیل کو چاہئے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق فیصلے کیا کریں۔ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق حکومت اور فیصلے نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

5:48 (اے پیغمبرؐ!) اب ہم نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی ہے جو پہلی کتاب (بائبل) میں سچائیوں کے تصدیق کرتی ہے اور اس پر نگران ہے لہٰذا آپ لوگوں کے درمیان اس کتاب کے مطابق فیصلے کیجئے جو اللہ نے آپ پر نازل فرمائی ہے اور اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ ہم نے تم میں سے ہر معاشرے کے لئے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن جو کچھ اس نے تم سب کو عطا کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ ان میں خود اپنی آزمائش کر لیں۔ لہٰذا معاشرے کی بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کرو۔ بالآخر تم سب اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر وہ تمہیں سمجھا دے گا کہ تم اختلاف کیوں کیا کرتے تھے۔

[23:52, 21:92, 2:148, 2:101]

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

5:49 (ایک بار پھر تاکید کی جاتی ہے کہ) آپ لوگوں کے درمیان اس کتاب کے مطابق فیصلے کریں جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ اس بات سے احتیاط کیجئے کہ جو کچھ اللہ نے آپ پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں آپ کو بہکا نہ دیں۔ اگر یہ لوگ نہ مانیں تو جان لیجئے کہ اللہ نے ان کے جرائم کے سبب انہیں سزا دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ع 7 7 11 اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

5:50 کیا یہ لوگ دور جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں اللہ سے بہتر حکم کس کا ہوسکتا ہے؟

وقف لازم وقف منزل عندالمعض وقف حفران

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

5:51 اے اہل ایمان! (چونکہ قرآن تمہاری ریاست کا آئین ہے لہٰذا) یہود و نصاریٰ کو اپنے مددگار ساتھی نہ بنانا۔ وہ تو ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور جو کوئی ان میں سے اپنا مددگار ساتھی چنے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو جان بوجھ کر غلط کام کرتے ہیں۔ [اس آیت میں ملکی سیاست کا ذکر ہے۔ انفرادی سطح پر یہود و نصاریٰ سے دوستی کے لئے دیکھئے 60:7-9]

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝

5:52 جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے تم ان کو دیکھو گے کہ یہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے (یعنی دشمن غالب نہ ہوجائیں لیکن) اللہ مومنین کو فتح و کامرانی عطا کرے گا اور اس کا حکم آپہنچے گا۔ پھر یہ منافق اپنے دلوں میں آنے والے وسوسوں پر پچھتائیں گے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

اللّٰهُ خٰسِرِيْنَ ۝

5:53 اہل ایمان پھر حیرت سے کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ منافق بڑے نقصان میں پڑ جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

5:54 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے دین سے منحرف ہوگا تو اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جنہیں وہ پسند کرے گا اور وہ اسے پسند کریں گے۔ وہ اہل ایمان کے ساتھ نرمی کریں گے اور کافروں کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں ہر طرح کی کوشش کریں گے اور کسی الزام دینے والے کی پرواہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو اپنے قانون کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ اللہ وسعت رکھنے والا اور علم والا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝

5:55 تمہارے اصل دوست تو اللہ اور اس کا رسول ہیں اور وہ لوگ جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے جو معاشرے میں نظام الٰہی قائم کرتے اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام نافذ کرتے ہیں اور ہمیشہ احکام الٰہی کے آگے جھکتے ہیں۔

ع 8 6 12 وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

5:56 جو اللہ اور اس کے رسول سے اور اہل ایمان سے دوستی رکھے گا وہ اللہ کی جماعت میں ہوگا جو بالآخر غالب آ کر رہے گی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

5:57 اے اہل ایمان! ان لوگوں کو اپنے ساتھی مت بنانا جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے خواہ وہ لوگ ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی یا دیگر منکر حق۔ اللہ کے احکام کا خیال رکھو اگر تم مومن ہو۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

5:58 جب تم کو صلوٰۃ کے اجتماعات کے لئے آواز دی جاتی ہے تو یہ لوگ اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عقل کو استعمال نہیں کرتے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

5:59 کہئے اے اہل کتاب! کیا تم ہم پر اس بات کا بدلہ لیتے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے اس سے پہلے نازل ہوئے ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ دراصل تم میں اکثر لوگ سیدھی راہ سے پھسل جاتے ہیں۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝

5:60 کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے ہاں اس سے بھی بدتر بدلہ پانے والے کون ہیں؟ وہ جنہیں اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا اور وہ قانون مکافات کا شکار ہوئے اور ان کی عادات واطوار بندروں اور خنزیروں جیسی ہو گئیں پھر وہ سرکش حاکموں اور مذہبی پیشواؤں کے غلام ہو گئے۔ ایسے لوگوں کا برا ٹھکانہ ہے کیونکہ وہ سیدھی راہ سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝

5:61 جب یہ اہل ایمان کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے لیکن جب حالت کفر میں آتے ہیں اور اسی حالت میں لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

5:62 آپ ان میں سے بہت سوں کو دیکھیں گے جو ایسے کام کرتے ہیں جو انسانی صلاحیتوں کو گھٹاتے ہیں اور معاشرے میں زیادتیاں کرتے، دشمنیاں بڑھاتے اور ناجائز مال کھاتے ہیں۔ بے شک نہایت برے کام ہیں جو یہ کرتے ہیں۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

5:63 بھلا ان کے مشائخ علماء انہیں ایسے نقصان دہ کاموں اور ناجائز مال کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے۔ یہ لوگ بھی برائی ہی کے تانے بانے بنتے ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ع 9 12

5:64 یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ اصل میں انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور وہ ایسا کہنے پر اللہ کی رحمت سے دور ہوتے ہیں۔ نہیں! اللہ کے دونوں ہاتھ اس کے فضل کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ وہ اپنے قانون کے مطابق اپنے فضل کو نچھاور کرتا ہے۔ اے پیغمبر! آپ کا پروردگار آپ پر جو کچھ نازل کرتا ہے ان میں بہت سے حسد کے باعث سرکشی اور کافری میں اور بڑھ جاتے ہیں لہٰذا ہم نے ان کے درمیان یوم قیامت تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے۔ کتنی ہی بار انہوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو اللہ نے اس کو بجھا دیا۔ یہ ملک میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا [بہت سے لوگ قرآن کی مخالفت اس لئے بھی کرتے ہیں کہ وہ انسانی مساوات کا پیغامبر ہے]

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

5:65 اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور اللہ کے احکام پر چلتے تو ہم ان کے برے اعمال کو مٹا دیتے اور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع 10 13

5:66 پہلے اگر انہوں نے تورات اور انجیل کو قائم رکھا ہوتا اور دیگر کتابوں کو جو ان کے رب نے ان پر نازل فرمائیں تو انہیں آسمانوں اور زمین کی نعمتیں حاصل ہوتیں۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو بھی ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والے کام بھی کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

5:67 اے رسول جو کچھ آپ کا پروردگار آپ پر نازل فرماتا ہے وہ سب لوگوں تک پہنچا دیا کیجئے۔ اگر آپ نے

ایسا نہ کیا تو پیغمبری کا فرض ادا نہ کیا۔ اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا اور اللہ ان لوگوں کو ہدایت یافتہ نہیں کرتا جو جانے بوجھے حق کو جھٹلاتے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

5:68 فرما دیجئے اے اہل کتاب! تم کسی بصیرت و بنیاد پر نہیں ہو سکتے جب تک تم تورات اور انجیل پر اور جو کچھ تمہارے رب نے تم پر اب نازل کیا ہے اس پر قائم نہ ہو جاؤ۔ (اے پیغمبرؐ!) جو آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں میں بہت سوں کو (حسد کے سبب) سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتا ہے لیکن آپ منکرین حق لوگوں پر کچھ غم نہ کیجئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

5:69 جو لوگ ایمان لائے ہیں اور وہ جو یہودی، ستارہ پرست یا نصرانی ہیں ان میں جو بھی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے گا اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے والے کام کرے گا انہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ پچھتاوا۔ (دیکھئے آیات 89:1-3, 7:157, 2:135-137, 2:62)

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝

5:70 ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ان کی طرف پیغمبر بھی بھیجے۔ جب بھی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا جس کے پیغام کو وہ پسند نہیں کرتے تھے تو کسی پیغمبر کو جھٹلا دیتے تھے اور کسی کو قتل بھی کر دیتے تھے۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

5:71 وہ سمجھتے تھے کہ ان پر اس طرح کوئی آفت نہیں آئے گی لہٰذا وہ بصیرت کے لحاظ سے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اللہ نے انہیں توبہ کا موقع دیا۔ اس کے باوجود وہ پھر اپنی بصیرت کو اندھا اور بہرہ کر بیٹھے۔ ان میں ایسا کرنے والے بہت سے لوگ تھے۔ اللہ تو ان کے ہر کام کو دیکھ رہا تھا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

5:72 ان لوگوں نے یقیناً کفر اختیار کیا جو کہتے ہیں کہ خدا تو مسیح ابن مریم ہیں جبکہ مسیح نے کہا تھا اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا اللہ نے ایسے لوگوں پر جنت حرام کر دی ہے۔ اور ان کا ٹھکانہ آتش جہنم ہے۔ جو لوگ سچائی کو اپنے بلند مقام سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ [ظلم = غلط کام = انسانی حقوق کی خلاف ورزی = ایذا رسانی = کسی شے کو اس کے جائز مقام سے ہٹانا۔]

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

5:73 ان لوگوں نے بھی یقیناً کفر کیا جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ اس معبود یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ باز نہیں آئیں گے تو جنہوں نے حق سے انکار کیا ہے وہ تکلیف دہ عذاب پائیں گے۔

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

5:74 کیا ان کے لئے بہتر نہیں کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

5:75 مسیح ابن مریم سوائے ایک پیغمبر کے کچھ نہ تھے جیسے وہ سب پیغمبر جو ان سے پہلے گزر چکے اور ان کی والدہ سچی خاتون تھیں۔ دیکھئے کہ ہم ان کے لئے اپنی آیات کتنی وضاحت سے بیان کرتے ہیں اور پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح وہم و گمان کی وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

5:76 فرمائیے کیا تم اللہ کے سوا اس کی بندگی کرو گے جس کو تمہارے نفع و نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ ع 10 11 14

5:77 فرما دیجئے، اے اہل کتاب: اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو پہلے خود گمراہ ہوئے اور پھر بہتوں کو گمراہ کر گئے اور وہ لوگ جواب بھی سیدھی راہ سے بھٹک رہے ہیں۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

5:78 بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے حق سے انکار کیا یا اسے چھپایا انہیں داؤد اور عیسیٰ ابن مریم نے پیغام دیا کہ وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ نافرمانی کرنا ان کا معمول تھا اور وہ حد سے بڑھ گئے تھے۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

5:79 مزید یہ کہ وہ ایک دوسرے کو برائیوں سے روکتے نہیں تھے۔ یہ کتنی غلط بات تھی جو وہ کرتے ہی چلے گئے۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

5:80 تم آج بھی دیکھتے ہو کہ ان میں بہت سے لوگ منکرین حق کا ساتھ دیتے ہیں اس طرح جو کام وہ اپنے لئے آگے بھیجتے ہیں وہ ان کے لئے اچھے ثابت نہ ہوں گے۔ اللہ ان سے ناخوش ہے لہٰذا وہ حالت عذاب میں رہیں گے۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

5:81 اگر وہ اللہ اور نبی اور جو کتاب ان پر نازل کی گئی ہے اس پر ایمان لے آتے تو وہ منکرین حق کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سچائی کی راہ سے پھسلے جاتے ہیں۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

5:82 (اے پیغمبرؐ!) آپ دیکھیں گے کہ اہل ایمان کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور مشرک ہیں۔ اہل ایمان سے محبت میں قریب تر آپ انہیں پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان میں ایسے عالم اور درویش ہیں جو تکبر نہیں کرتے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

5:83 وہ جب اس کتاب کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر نازل ہوئی ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ حق کو پہچان لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارے پروردگار ہم ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں لہٰذا ہمیں گواہوں میں لکھ لیجئے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

5:84 آخر ہم اللہ پر اور اس سچائی پر ایمان کیوں نہ لائیں جو ہم تک پہنچ گئی ہے۔ ہم دل سے آرزو رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جنہوں نے اپنی اصلاح کی اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے کے کام کئے۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

5:85 ان کے اس قول کی وجہ سے اللہ نے انہیں ان باغات سے نواز دیا جن کے نیچے شفاف نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ جو لوگ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں گے انکا صلہ تیار ہے۔

ع 11 5 1 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

5:86 اور جن لوگوں نے حق کی مخالفت کی اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ دوزخ کے ساتھی ہوں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

5:87 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے۔ جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [ترکِ دنیا اور پاکیزہ چیزوں سے خود کو محروم کرنے سے روح کی صفائی نہیں ہوتی۔]

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

5:88 جو کچھ اللہ نے تمہیں حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے اسے کھاؤ، پیو۔ اس کے ساتھ احکام الٰہی کا خیال رکھو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ

اَيْمَانَكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

5:89 اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن سوچی سمجھی قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا۔ ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس ضرورتمندوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک انسان کو جسمانی غلامی، انتہائی غربت، ظلم یا بھاری قرض سے آزاد کرنا۔ جس کو یہ وسائل میسر نہ ہوں وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم حلف اٹھا چکو اور اسے توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اللہ تمہارے لئے اپنے پیغامات وضاحت سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو۔ [2:183]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

5:90 اے اہل ایمان شراب، جوا، بت، تیروں یا قرعہ سے حصوں کی تقسیم شیطان کی ناپاک دستکاری ہے۔ اس سے بچتے رہو تاکہ تم دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کرو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

5:91 شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان (یعنی تمہاری خود غرضانہ خواہشات) تمہارے درمیان دشمنی اور رنجش پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ کے احکام کو یاد رکھنے سے روکتا ہے اور معاشرے میں صلوٰۃ (نظام الٰہی) کی پیروی سے باز رکھتا ہے تو کیا تم باز رہو گے؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

5:92 اللہ کی اطاعت کرو اور پیغمبر کی اطاعت کرو یعنی اس نظام حیات کی جو پیغمبر نے اللہ کی وحی کے مطابق قائم کیا ہے۔ اس حکم کا خاص خیال رکھنا۔ اگر تم بے پروائی کرو گے تو اتنا جان لو کہ ہمارے رسول کا فریضہ پیغام الٰہی کو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ع 12 7 2

5:93 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوئے ہیں اور معاشرے کی بھلائی کے کام کرتے ہیں ان پر کچھ الزام نہیں۔

جو کچھ (ناجائز) چیزیں وہ کھا پی چکے اب جبکہ وہ امن وسلامتی کی راہ پر چلتے ہیں، ایمان رکھتے ہیں اور صلاحیت بخش کام کرتے ہیں، یوں سمجھو کہ جو ایمان لانے کے بعد احکام الٰہی کا خیال رکھتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو مخلوقات پر احسان کرتے ہیں یعنی انہیں ہر طرح فائدہ پہنچاتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

5:94 اے اہل ایمان! اللہ کی جانب سے تم اپنی فرمانبرداری کو آزما سکو گے کہ (حج کے دوران) تمہارے ہاتھوں اور اسلحہ کی پہنچ میں شکار آ جائے تو تم اسے جانے دو۔ اللہ کو خوب علم ہے کون غائبانہ اس کے قانون کی خلاف ورزی سے ڈرتا ہے۔ جو بھی ان قوانین کو توڑے گا پھر اسے اَلم انگیز عذاب ملے گا۔ [22:88, 5:89]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

5:95 اے اہل ایمان! جب تم احرام میں (حج) ہو تو کسی شکاری جانور کو مار نہ ڈالنا۔ جس نے جان بوجھ کر اسے قتل کیا اس پر لازم ہے کہ ایک پالتو جانور کعبہ بھیجے جو کفارہ ہوگا اور ضرورتمندوں کے لئے ایک تحفہ۔ دو عادل انسان یہ فیصلہ کریں گے کہ کون سا پالتو جانور قیمت میں اس شکاری جانور کے برابر ہے جو مارا گیا۔ وہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں گے کہ جانور کو کعبہ پہنچا دیا گیا ہے۔ جو شخص یہ کفارہ نہ دے سکے وہ حسب استعداد کچھ مسکینوں کے کھانے پینے کا اہتمام کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ [5:89] جو پہلے ہو چکا وہ اللہ نے معاف کر دیا ہے اب جو دہرائے گا وہ اللہ کے قانون کی نظر میں مجرم ٹھہرے گا۔ اللہ قادر مطلق ہے اور سزا کا اختیار رکھتا ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

5:96 تمہارے لئے پانی کے جاندار شکار کرنا اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے لئے اور جو کشتی میں سفر کر رہے ہیں ان کے لئے عمدہ رزق ہے۔ البتہ حج کے دوران خشکی کے جانوروں کو شکار نہ کرنا۔ اللہ کے احکام ہمیشہ پیش نظر رکھو جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

5:97 اللہ نے کعبہ کو عزت کا گھر قرار دیا ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے واضح نشانی بنایا ہے تا کہ وہ یہاں (باہم صلاح مشورے سے دنیا بھر میں) امن وسلامتی قائم کریں۔ اس طرح امن کے ان مہینوں میں حج کرنے والوں کے لئے تحفے اور اونٹ جو اجتماع کی خرد ونوش کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وہاں لائے گئے ہیں یہ سب نظام الٰہی کا مقرر کردہ ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ چاہے وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں اور اللہ ہر شے اور واقعہ سے ہمہ وقت آگاہ ہے۔ [2:194]

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

5:98 یہ بھی جان رکھو کہ اللہ کا قانون مکافات گرفت میں سخت ہے۔ اس کے ساتھ اللہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

5:99 رسول کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔ (وہ عالم الغیب نہیں ہیں) اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ع 13 7 3

5:100 فرما دیجئے کہ برائی اور اچھائی ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ ہر چند کہ برائی تمہارے دلوں کو لبھائے۔ اے اہل فکر! ان باتوں کو یاد رکھو تا کہ تمہارے علم وعمل کی کھیتیاں دونوں جہانوں میں پروان چڑھیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

5:101 اے لوگو! جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی ہے بے مقصد سوال نہ کیا کرو کہ اگر تم پر وہ چیزیں ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر نزول قرآن کے زمانے میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی۔ اللہ اس بات کو درگزر فرماتا ہے اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ [عام اصول تمہیں دے دیا گیا ہے کہ سب اچھی اور پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے جائز ہیں۔

[22:40, 15:1, 11:1, 5:35, 5:3]

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

5:102 تم سے پہلی قوموں نے ایسے ہی باریک باریک سوال کئے تھے اور پھر جو احکام نازل ہوئے تھے ان سے انکار کر بیٹھے۔ [2:68]

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

5:103 اللہ نے کسی مویشی یا پالتو جانور پر مخصوص نشان لگا کر بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام جیسے نام نہیں رکھے لیکن منکرین حق اللہ پر جھوٹ باندھتے ہی آئے ہیں۔ ان میں اکثر ایسے ہیں جو اپنی عقل کا ٹھیک استعمال نہیں کرتے۔ [اس دور کے عرب بعض جانوروں کو نذر مان کر کھلا چھوڑ دیتے تھے یا عورتوں کے لئے حرام سمجھتے تھے یا صرف پجاریوں کے لئے حلال۔]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

5:104 جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور رسول سے رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ جس طریق پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے وہی ہمیں کافی ہے۔ بھلا اگر ان کے آباؤ اجداد نہ علم رکھتے ہوں نہ ہدایت یافتہ ہوں!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

5:105 اے اہل ایمان! تم اپنے کاموں کے لئے اپنی شخصیت کو سنوارنے یا بگاڑنے کے خود ذمہ دار ہو۔ کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم روشن راہ پر چلو بالآخر تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا کہ تم نے کیسے اعمال کئے اور زندگی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

5:106 اے اہل ایمان (اس سے پہلے) جب تم میں سے کسی کی موت آ پہنچے دو معتبر گواہ اپنے لوگوں میں مقرر کرلیا کرو تا کہ تمہاری وصیت پر گواہی دے سکیں اور اگر تم سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت واقع ہونے لگے تو غیروں کے دو افراد کو گواہ کرلو۔ اگر گواہوں کے بارے میں تمہیں کچھ شک ہو تو اجتماع صلوٰۃ کے بعد دونوں گواہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اپنی گواہی کا کسی قیمت پر سودا نہیں کریں گے۔ اگرچہ معاملہ ہمارے قریبی رشتہ دار کا ہو اور نہ چھپائیں گے جو گواہی ہم اللہ کے نام پر دے چکے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم خطا کار ہوں گے۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

5:107 پھر اگر یہ معلوم ہو کہ ان دونوں نے حق پوشی کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے تو دیگر متعلقہ افراد میں سے دو اور لوگ ان کی جگہ لیں اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم دونوں کی گواہی ان کی گواہی سے زیادہ مضبوط ہے اور ہم حقیقت سے باہر نہیں جائیں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو حقوق انسانی کو پامال کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع 14 8 4

5:108 گواہی کا یہ طریقہ آسان ہے لہٰذا لوگ سچی گواہی دیں اور اس بات کا خوف کریں کہ غلط شہادت دینے والوں کی قسمیں سچی گواہی دینے والوں کی قسموں کے بعد رد کردی جائیں گی۔ قوانین الٰہی کا خیال رکھو اور اس کے احکام کو غور سے سنو۔ اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا جو اس کے احکام کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۖ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

5:109 وہ دن جب اللہ اپنے پیغمبروں کو جمع فرمائے گا اور پوچھے گا تمہیں اپنے لوگوں سے کیا جواب ملا تھا؟ وہ کہیں گے ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بعد انہوں نے آپ کے پیغام کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ صرف آپ ہیں جو غیب کی باتوں سے پوری طرح واقف ہیں۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ۚ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِيْ ۚ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِيْ ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

5:110 اسی طرح اللہ عیسیٰ ابن مریم سے فرمائے گا، اے عیسیٰ ابن مریم خود پر اور اپنی والدہ پر میری نعمتوں کو یاد کرو۔ میں نے تمہیں پاک وحی سے سچائی کی قوت عطا کی اور تمہیں اس قابل بنایا کہ لوگوں سے کم عمری میں اور ضعیفی میں دانشمندانہ بات کر سکو اور تمہیں کتاب وحکمت تورات وانجیل کا علم عطا کیا۔ تم نے انہیں خاک سے اٹھا کر انسانیت کی بلندی تک پہنچایا۔ میرے ہی حکم سے تم اندھی پیروی کرنے والوں کو بصیرت کی راہ پر لاتے تھے اور میرے حکم سے ان لوگوں کو بھلا چنگا کر دیتے تھے جن پر معاشرے کی ناانصافیوں نے زخم لگا دئے تھے اور میرے ہی حکم سے ان لوگوں کو حیات نو عطا کرتے تھے جو بے مقصد زندگی گزار رہے تھے۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ بنی اسرائیل تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے تھے حالانکہ تم ان کے پاس سچائی کی کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے۔ پھر ہم نے ان کے ہاتھوں تمہیں نقصان پہنچانے سے روک دیا۔ وہ لوگ جو انکار حق پر تلے ہوئے تھے یہی کہتے رہ گئے کہ یہ سب تو نرا دھوکہ ہے۔ [7:176, 6:123, 4:157, 3:111, 3:45۔ سحر = دھوکہ = حیرت زدہ کرنے والا کام یا کلام۔ غور فرمایئے کہ اس آیت میں تشبیہ واستعارے کا بہترین استعمال کیا گیا ہے۔]

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيّٖنَ أَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝

5:111 (اے عیسیٰؑ) یاد کرو جب میں نے حواریوں کی طرف حکم بھیجا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ بولے، ہم ایمان لاتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے آپ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

5:112 پھر حواریوں نے کہا، اے عیسیٰ ابن مریم کیا تمہارا پروردگار یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر سجا سجایا دسترخوان آسمان سے نازل فرما دے۔ عیسیٰؑ نے کہا، اگر تم اللہ کے قوانین پر ایمان رکھو تو۔ (نظام الٰہی قائم کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آسمان

وزمین سے اللہ کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔7:96)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

5:113 حواری بولے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس خوان سے کھائیں پئیں اور ہمیں یقین ہو جائے کہ آپ نے ہم سے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور ہم اس سچائی پر گواہ رہیں گے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

5:114 عیسیٰ ابن مریم نے کہا، اے اللہ ہمارے پروردگار! ہمیں نظام الٰہی قائم کرنے کی توفیق دیجئے جس میں ہر شخص کو وافر رزق عطا ہوتا ہے۔ جب یہ ہو جائے گا تو وہ دن ہمارے لئے اور آنے والوں کے لئے عید (خوشی اور جشن) کا موقع ہوگا اور یہ آپ کے جانب سے کھلی نشانی ہوگی کہ آپ کا عطا کردہ طرز حیات سب کے لئے رزق کریم کا باعث ہوتا ہے اور یقیناً آپ بہترین رازق ہیں۔[3:7 کائنات میں نافذ کردہ اللہ کے اصول کبھی بدلتے نہیں، لہٰذا نہ جسمانی طور پر اللہ کے لشکر اترتے ہیں اور نہ کھانے پینے کے سجے سجائے خوان۔]

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع 15 5

5:115 اللہ نے فرمایا، میں تم پر اپنی نعمتیں نازل کرونگا لیکن اس کے بعد جو لوگ تم میں سے ناشکری کریں گے اور کفر اختیار کریں گے انہیں میرا قانون مکافات ایسی سزا دے گا جو کسی قوم کو نہیں دی گئی۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

5:116 اور اس وقت کو یاد رکھنا جب (قیامت میں) اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو معبود سمجھو؟ عیسیٰ کہیں گے آپ عالی مرتبت بلند شان والے ہیں۔ میرے کہنے کے لائق یہ بات ہرگز نہ تھی جو سچائی سے ذرا بھی دور ہو۔ اگر میں نے ایسا کہا تو آپ یقیناً اس بات کا علم رکھتے۔ آپ خوب جانتے ہیں جو میرے دل و دماغ میں ہے البتہ میں نہیں جانتا جو آپ کے ذہن میں ہے۔ آپ علم غیب پر پوری طرح حاوی ہیں۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

5:117 میں نے ان سے ہرگز کوئی ایسی بات نہیں کہی جس کا آپ نے حکم نہ دیا ہو۔ میں نے ان سے کہا تھا ایک ہی اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گواہ تھا لیکن جب آپ نے مجھے موت دی تو آپ ہی ان کے نگران تھے اور آپ تو ہر چیز اور واقعہ سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

5:118 اگر آپ انہیں سزا دیں تو بہرکیف وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں اپنی مغفرت کی حفاظت میں لے لیں تو آپ قوی اور حکمت والے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

5:119 (قیامت میں ان مکالمات کے بعد) اللہ فرمائے گا، آج وہ دن ہے کہ سچ کہنے اور عملی طور سے سچی زندگی گزارنے والوں کو ان کی سچائی سے بے اندازہ فائدہ پہنچے گا۔ ان کے لئے لہلہاتے باغ ہیں جنہیں شفاف نہریں سیراب کرتی رہتی ہیں۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں شاد و آباد رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے وہ اللہ سے خوش ہیں۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع 16 5 6

5:120 (یاد رکھو) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور ان سب چیزوں کی جو ان میں ہے سب اللہ کی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اس نے ہر چیز اور ہر واقعے کے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

سورۃ الانعام

مترجم کا نوٹ: قرآن کریم کی اس چھٹی سورۃ میں 165 آیات ہیں۔ انعام مویشیوں یا پالتو چوپایوں کو کہتے ہیں۔ جیسا ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ سورتوں کے عنوانات کا ان میں مذکور احکام وارشادات سے تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اس سورۃ میں آپ دیکھیں گے کہ چوپایوں کے مختصر بیان کے علاوہ اس سورۃ میں بھی علم وحکمت کی بہت سے ارشادات موجود ہیں۔ ازراہ کرم یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی سورۃ کے مکی یا مدنی ہونے سے مفہوم پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ نقصان یہ ہوتا ہے کہ اندازوں اور موضوعہ تاریخ وروایات پر مبنی داستانوں کو قرآنی آیات سے جوڑنے کی کوشش میں قرآن فہمی پر بہت منفی اثر پڑتا ہے۔ اور علامہ اقبال کا یہ شعر پوری طرح صادق آجاتا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

شان نزول کے مطابق کسی آیت کو کسی واقعہ سے جوڑ دینے کا بہت بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب جو زمان ومکان کی حدوں سے آزاد ہے چند تاریخی واقعات کی زنجیروں میں جکڑی جاتی ہے۔ ایک اور اہم گزارش بھی یاد رکھئے وہ یہ کہ میں نے کم از کم 50 سے زیادہ ترجمے اور تفاسیر خاص طور سے اس نکتہ کو اجاگر کرنے کے لئے دیکھے اور یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ کسی بھی دو مترجمین یا مفسرین کی رائے آپس میں نہیں ملتی کہ فلاں سورۃ مکہ میں نازل ہوئی یا مدینہ میں۔ اس سورۃ کی آیات نمبر 84, 85 اور 86 میں یکے بعد دیگرے بہت سے انبیاء کے نام دئے گئے ہیں جو نوحؑ سے شروع ہوتے ہیں۔ اس بات سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ غالباً آدم کا نام "آدمِ ثانی" اولین انسانوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ نام "حوا" ہمیں قرآن میں نہیں ملتا۔ انہیں مرا الآدم یعنی آدم کی بیوی یا سب خواتین کی نمائندہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آدم اولین انسانوں میں ایک بلند حیثیت کے حامل شخص ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۚ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①

6:1 زبان وعمل کی سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیروں اور اجالوں کو بھی پیدا کیا۔ ایسے عظیم الشان خالق کی موجودگی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کا انکار کرتے ہیں یا اس کے بارے میں غیر قرآنی عقائد رکھتے ہیں اور اس کے برابر اوروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝

6:2 یہ وہی اللہ ہے جس نے تم انسانوں کو مٹی یعنی غیر نامیاتی (inorganic) مادے سے پیدا کیا اور تمہارے لئے زمین پر حیات وموت کا قانون مقرر کر دیا اور تم لوگ ہو کہ اب بھی اس بارے میں جھگڑتے ہو اور شک میں پڑے رہتے ہو۔ [56:60, 13:38, 10:49, 7:34, 3:144]

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝

6:3 وہ آسمانوں میں بھی اللہ ہے اور زمین میں بھی۔ وہ تمہاری سب باتیں جانتا ہے جو تم خفیہ رکھتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اور وہ تمہارے ہر ہر کام سے واقف ہے۔

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝

6:4 اور جب بھی اللہ کی آیات میں سے کوئی آیت ان کے پاس آتی ہے تو وہ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

6:5 اسی طرح انہوں نے سچائی کو جھٹلایا ہے جو ان کے پاس آ چکی ہے۔ عنقریب وہ جان لیں گے کہ وہ کیا شے تھی جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝

6:6 کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہمارے قانون نے ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو تباہ کر ڈالا ہم نے انہیں زمین میں کتنی قوت عطا کی تھی جو تمہیں عطا نہیں کی۔ ہم نے ان پر بلندی سے پانی برسایا اور ان کی سرزمین پر نہریں بہائیں لیکن جب وہ انسانیت میں پیچھے رہنے لگے تو ہمارے قانون نے انہیں تباہ کر دیا اور ان کے بعد نئی قوموں کو عروج بخشا۔

وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

6:7 (اے پیغمبر!) اگر ہم آپ پر کاغذ کی چھپی چھپائی کتاب نازل فرماتے جسے وہ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو

جنہوں نے انکار کا ارادہ کر رکھا ہے یہی کہتے کہ یہ سب کھلے فریب (جھوٹ) کے سوا کچھ نہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝

6:8 وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوتا لیکن اگر ہم (نظر آنے والا) فرشتہ نازل فرماتے تو اسی وقت انصاف کر دیا جاتا اور انہیں پھر کوئی مہلت نہ ملتی۔ [اللہ چاہتا ہے کہ لوگ بصیرت کی رو سے ایمان لائیں نہ کہ معجزوں اور عام مشاہدے سے بالاتر باتوں سے۔ 25:22, 16:33, 12:108]

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

6:9 (اس قانون کا تقاضہ ہے کہ) اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو اسے آدمی کی شکل ہی میں بھیجتے۔ اس طرح وہ اسی شبہ میں گرفتار رہتے جس میں اب گرفتار ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع 1 10

6:10 آپ سے پہلے رسولوں کا بھی مذاق اڑایا گیا ہے لیکن جن جن باتوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے انہی چیزوں نے انہیں آ گھیرا۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

6:11 فرما دیجئے زمین پر خوب چلو پھرو اور دیکھو کہ حق کو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

6:12 (تاریخ سے اور کائنات کی جانب توجہ کرو) ان سے پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ فرمایئے بے شک اس اللہ کا جس نے اپنی ذات پاک پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔ (اور وہ تمام جہانوں کی پرورش بے غرضی سے کرتا ہے۔) قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں وہ تم سب کو جمع کرے گا۔ ان لوگوں نے خود کو خسارے میں ڈالا ہے جو اس کے قوانین پر ایمان نہیں لاتے۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

6:13 جو مخلوق بھی رات اور دن میں بستی ہے سب اسی کی ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ

اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

6:14 کہئے کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں؟ جو آسمانوں اور زمین کو صفر سے پیدا کرنے والا ہے وہ سب کے کھانے پینے کا رزق نازل فرماتا ہے اور خود کھانے پینے کی احتیاج نہیں رکھتا۔ یہ بھی کہہ دیجئے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس کے آگے سب سے پہلے سر جھکانے والا بنوں اور یہ بھی مجھے کہا گیا ہے کہ تم ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا۔

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

6:15 کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

6:16 اس دن جو شخص اس عذاب سے بچا لیا گیا اس پر بہت رحمت فرمائی گئی اور یہی قابل دید کامیابی ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

6:17 اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی سے کوئی تکلیف پہنچے تو اسی کے قوانین کے تحت وہ تکلیف دور ہوتی ہے اور اگر اس کے احکام کی فرمانبرداری سے تمہیں کچھ فائدہ پہنچے تو ہر صورت میں یاد رکھو کہ وہ ہر شے پر قادر ہے اور اس نے ہر چیز کے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

6:18 وہ ہمہ وقت اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ حکمت والا باخبر ہے۔

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ وقف لازم

6:19 پوچھئے سب سے بڑھ کر گواہی کس کی ہے؟ اور پھر کہئے، اللہ کی جو مجھ میں اور تم میں گواہ ہے اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک یہ پہنچے آگاہ کر دوں۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ کہہ دیجئے کہ میں تو اس بات کی گواہی نہیں دیتا۔ یہ بھی کہئے کہ صرف وہ ہی ایک معبود ہے اور جن کو تم لوگ اس کا شریک بناتے ہو میں اس شرک سے بری الذمہ ہوں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وقف لازم

ع 2 10 8 6:20 جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ اسے اس طرح پہنچانتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو پہنچانا کرتے ہیں۔ وہی لوگ ایمان نہیں لاتے جو خود کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝

6:21 اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ جو لوگ چیزوں کو ان کے مقام پر نہ رکھیں۔ اللہ کا قانون انہیں کامیابی تک نہیں پہنچاتا۔ [کشتی کو پانی پر رکھیں تو تیرے گی نیچے رکھیں تو ڈوب جائے گی۔]

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝

6:22 جب ہم ان سب کو جمع کریں گے تو مشرکین سے پوچھیں گے وہ سب کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝

6:23 ان سے کوئی بہانہ بن نہ پڑے گا بس یہ کہیں گے اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم مشرک نہیں تھے۔

انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

6:24 دیکھئے! وہ کس طرح اپنے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں اور خود ان کی اپنی بنائی ہوئی باتوں نے انہیں کس درجہ گمراہ کر دیا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

6:25 ان میں ایسے بھی ہیں جو بظاہر آپ کی بات غور سے سنتے ہیں لیکن ہمارے قانون نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں کہ کچھ سمجھتے نہیں اور ان کی سماعت چھین لی ہے۔ ایسے لوگ سچائی کی سب نشانیاں دیکھ کر بھی اس پر یقین نہیں کرتے یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو منکرین حق یہی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

6:26 وہ اس (قرآن) سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے محروم رہتے ہیں اور اس طرح خود ہی کو تباہ

کرتے ہیں اور اتنا بھی شعور نہیں رکھتے (کہ کس نعمت سے خود کو محروم کر رہے ہیں۔)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

6:27 اگر آپ انہیں دیکھیں جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کاش! ہم پھر دنیا میں لوٹا دئے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیات کو ہرگز نہ جھٹلائیں بلکہ اہل ایمان میں شامل ہو جائیں۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

6:28 لیکن جو سچائی یہ اپنے آپ سے پہلے چھپایا کرتے تھے وہ ان پر واضح ہو جائے گی۔ اگر وہ دنیا میں واپس بھی لوٹا دئے جائیں تو جن کاموں سے ان کو منع کیا گیا تھا پھر سے وہی کریں گے۔ اس لئے کہ وہ خود فریبی کے عادی ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝

6:29 اس وقت تو وہ یہی کہتے ہیں کہ زندگی صرف اس دنیا کی ہے اور ہم پھر اٹھائے نہیں جائیں گے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ع 10

6:30 اگر آپ انہیں دیکھیں جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ فرمائے گا کہو یہ سب کچھ حقیقت ہے؟ وہ کہیں گے یقیناً ہمارے پروردگار کی قسم یہ حقیقت ہے۔ وہ کہے گا تو پھر عذاب کا مزہ چکھو کہ تم حق سے انکار بھی کیا کرتے تھے اور اسے چھپایا بھی کرتے تھے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

6:31 جو لوگ اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں وہ گھاٹے میں ہیں۔ جب قیامت کی گھڑی یکایک ان پر آپہنچے گی تو وہ حسرت سے کہیں گے ہم نے اپنی زندگی کو ضائع کیا۔ وہ اپنے کاموں کے بوجھ گویا اپنی پیٹھ پر اٹھائے پھریں گے۔ برے کاموں کا برا بوجھ ہے جو انہیں اٹھانا ہوگا۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

6:32 (آخرت کی دائمی حیات کے مقابلے میں) اس دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغلہ ہے۔ بہت اچھا تو آخرت کا گھر ہے ان لوگوں کے لئے جو راہ راست پر چلتے ہیں۔ کیا تم لوگ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے؟

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

6:33 ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں آپ کو رنج پہنچاتی ہیں لیکن یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ خود پر ظلم کرنے والے اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

6:34 آپ سے پہلے جو رسول آئے انہیں بھی جھٹلایا گیا تھا۔ جتنے جھوٹ یہ لوگ گھڑتے تھے اور رسولوں کو اذیت پہنچاتے تھے سب رسول ان حالات میں ثابت قدم رہے یہاں تک کہ ہماری مدد انہیں آ پہنچی۔ کوئی نہیں جو اللہ کے اصولوں کو بدل سکے۔ آپ کو رسولوں کی خبریں تو پہنچ ہی چکی ہیں۔ [48:23, 40:85, 33:38, 18:27, 17:77, 10:64, 6:116]

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ النصف

6:35 اگر ان کی بے رخی آپ پر گراں گزرتی ہے تو سمجھ لیجئے کہ اگر آپ زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالیں یا کوئی سیڑھی لے کر آسمان تک پہنچ جائیں اور ان کے لئے کوئی معجزہ لے آئیں تو پھر بھی وہ اپنی روش نہ بدلیں گے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہٰذا آپ ہرگز ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جو اللہ کے قوانین سے لاعلم رہتے ہوں۔ [اللہ نے انسانوں کو اختیار و ارادہ عطا کیا ہے لہٰذا انہیں بصیرت کی رو سے سچائی پر ایمان لانا چاہئے۔ 12:108, 10:98, 2:256]

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ وقف لازم | وقف منزل | علامہ علی مولا

6:36 حق کو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو غور سے اور کھلے دل سے سنتے ہیں۔ جو لوگ مر چکے ہیں انہیں اللہ کی طرف واپس لوٹایا جائے گا۔ [اور جو لوگ بغیر سوچے سمجھے زندگی گزارتے ہیں وہ گویا زندگی میں مردہ ہیں۔ 10:100, 2:260]

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

6:37 وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے پروردگار کی جانب سے کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوتا؟ فرما دیجئے کہ اللہ معجزہ

نازل کرنے پر قادر ہے لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے کہ (اللہ اپنا قانون نہیں توڑتا۔)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝

6:38 (غور وفکر کرو تو کائنات میں ہر طرف نشانیاں موجود ہیں۔) زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں نہ دو پروں پر اڑنے والا کوئی پرندہ مگر ان کی بھی تمہاری طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کا بیان باقی نہیں چھوڑا۔ بالآخر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ (اور وہ انہیں سب کچھ سمجھا دے گا۔)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

6:39 وہ جو ہمارے پیغامات کو جھٹلاتے ہیں وہ گویا بہرے اور گونگے ہیں جو اندھیروں میں رہنا چاہتے ہیں۔ جو گمراہ ہوتا ہے وہ اللہ کے قانون کے مطابق اور جو راہ راست پر چلتا ہے وہ بھی اللہ کے قانون کے مطابق چلتا ہے۔ جو گمراہی چاہے اس کے لئے گمراہی ہے اور جو راہ راست چاہے اس کے لئے راہ راست ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

6:40 فرما دیجئے، کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ جب تم پر اللہ کا عذاب آ پہنچے تو تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکار رہے ہو۔ جواب دو اگر تم سچے ہو۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ ع 4 11 10

6:41 بلکہ تم صرف اسی اللہ کو پکارتے ہو۔ اور جنہیں تم نے اُس کے شریک بنایا ہے انہیں بھول جاتے ہو پھر اللہ اپنے قانون کے مطابق تمہاری اُس مشکل کو دور کرتا ہے جس کیلئے تم اُسے پکارتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

6:42 ہم نے آپ سے پہلے کی قوموں پر بھی پیغمبر بھیجے ہیں۔ جب انہوں نے ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کی تو انہیں نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں چاہئے تھا کہ اس وقت انکساری سے کام لیتے۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

6:43 لیکن جب ہمارے قانون مکافات نے ان کی گرفت کی تو پھر بھی انہوں نے انکساری اختیار نہ کی۔ مسلسل

نافرمانی سے ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور ان کی نفسانی خواہشات ان کے کاموں کو آراستہ کر کے دکھاتی رہی۔ [5:13, 2:74]

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

6:44 جب انہوں نے ہر نصیحت اور تنبیہ کو جان بوجھ کر فراموش کر ڈالا تو ہم نے ان پر اچھی چیزوں کے دروازے کھول دئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں سے خوشی کے جشن مناتے چلے گئے تو ہمارے قانون نے ان کو اچانک آ پکڑا۔ پھر وہ مایوسی میں ڈوب کر رہ گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

6:45 اس طرح جو لوگ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے تھے انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا۔ (7:129, 6:6) [اللہ ان کی جگہ اور لوگ لے آیا جو ان جیسے نہیں تھے۔ 11:57, 10:14] بے شک سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ [13:11, 8:53]

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

6:46 فرمایئے! غور کرو اگر اللہ تمہاری قوت، سماعت اور بصارت چھین لے اور تمہارے دلوں پر ایسی مہر لگا دے کہ کوئی اچھی بات ان میں نہ اتر سکے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ایسا ہے جو تمہیں یہ سب لوٹا دے۔ دیکھو ہم کس طرح اپنے پیغامات مختلف زاویوں سے سمجھاتے ہیں لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو پھر بھی ان سے روگردانی کئے جاتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

6:47 یہ بھی فرما دیجئے کبھی تم نے اس بات پر غور کیا کہ اللہ کا عذاب بے خبری کی حالت میں اچانک بھی آ سکتا ہے یا کھلے نشانات کے بعد بھی۔ کیا کبھی ایسی قوم بھی تباہی سے بچی ہے جو انسانی حقوق کو پامال کرتی ہو؟

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

6:48 ہم نے جتنے بھی پیغمبر بھیجے ہیں وہ اچھے کاموں کے انجام کی خوشخبری سنانے والے ہوتے تھے اور برے کاموں کے نتائج پر تنبیہ کیا کرتے تھے تو جس نے بھی امن و سلامتی کی راہ اختیار کی اور معاشرے کی اصلاح کی کوشش کی

اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ وہ پچھتاوے کا شکار ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

6:49 اور جنہوں نے ہمارے پیغامات کو جھٹلایا انہیں اس لئے سزا ملے گی کہ وہ نظم وضبط سے باہر نکل جاتے تھے اور راہ راست سے دور ہو جاتے تھے۔ [91:9-10, 7:147]

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع 5 9 11

6:50 انہیں فرما دیجئے کہ میں تمہیں کبھی نہیں کہتا کہ میں اللہ کے خزانے رکھتا ہوں اور نہ ہی میں غیب کا علم رکھتا ہوں۔ میں یہ بھی تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ (جبکہ تم اپنے آباؤ اجداد کی اندھی پیروی کرتے ہو۔) کہہ دیجئے کیا دل کا اندھا اور بصیرت سے کام لینے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور وفکر سے کام نہ لو گے؟

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

6:51 جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جمع کئے جائیں گے انہیں نصیحت کر دیجئے کہ اللہ کے سوا ان کا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ شفاعت کرنے والا۔ لہٰذا وہ صاحب کردار بنیں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

6:52 کبھی ان لوگوں کو دور نہ کیجئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ آپ ہرگز ان کے کاموں کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ وہ آپ کے کاموں کے ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ نے انہیں دور کیا تو آپ کا شمار ناانصافوں میں ہوگا۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

6:53 اس طرح ہم بعض لوگوں کی ایک دوسرے سے آزمائش کرتے ہیں کہ مالدار لوگ غریبوں کی نسبت کہتے ہیں، کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے فضل کیا ہے۔ کیا اللہ شکر گزاروں سے واقف نہیں؟

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

6:54 جب ہماری آیات پر ایمان رکھنے والے آپ کے پاس آئیں تو انہیں "سلام علیکم" کہا کیجئے۔ یعنی تم پر سلام و رحمت ہو۔ تمہارے پروردگار نے اپنی ذات پاک پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی نادانی سے برائی کر بیٹھے اور پھر توبہ کر کے راہ راست پر آ جائے، اپنی اصلاح کر لے اور لوگوں کا حق ادا کر دے تو یاد رہے کہ اللہ بخشش کر کے اپنی حفاظت میں لینے والا نہایت مہربان ہے۔

ع 5 12 وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

6:55 ہم اپنے قوانین کو اس طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں کہ معمولی خطا کرنے والوں اور ان مجرموں میں بہت فرق ہے جو اوروں کی محنت کا پھل کھا جاتے ہیں۔ [مجرم = وہ شخص کو دوسروں کی محنت کا پھل چرا لے۔]

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

6:56 فرما دیجئے مجھے سختی سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں اور قوتوں کا بندہ بنوں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کہئے کہ اگر میں تمہاری خواہشات کی پیروی کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میرا شمار ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ ہوگا۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝

6:57 فرما دیجئے میرے پاس اپنی صداقت کا اپنے رب کی جانب سے ثبوت موجود ہے جس سے تم انکار کرتے ہو۔ ہاں یہ میرے اختیار میں نہیں ہے کہ میں اس عذاب کو لے آؤں جس کے لئے تم جلدی کرتے ہو۔ حکومت اور فیصلے تو سب اللہ کے اختیار میں ہیں۔ وہ حق بات بیان فرماتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

6:58 کہہ دیجئے کہ اگر وہ آخری فیصلہ جس کے لئے تم جلدی کرتے ہو میرے اختیار میں ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ایک طرف ہو گیا ہوتا۔ اللہ ان لوگوں کو بخوبی جانتا ہے جو حقوق انسانی کو پامال کرتے ہیں۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

6:59 اس کے علاوہ غیب کی کنجیاں تو اسی (اللہ) کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خشکی اور تری میں جو کچھ ہے وہ سب اس کے علم میں ہے۔ اس کے علم کے بغیر ایک پتہ تک نہیں گرتا۔ نہ تو اناج کا کوئی دانہ زمین کے نیچے اندھیروں میں ہے اور نہ کوئی تازہ یا خشک چیز ایسی ہے جو اس کے علم میں نہ ہو۔ ہر چیز کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 7 5 13

6:60 وہی ہے جو رات کو نیند کی حالت میں تم پر وفات کی کیفیت طاری کر دیتا ہے اور دن میں جو کچھ تم کرتے ہو اس سے باخبر رہتا ہے۔ پھر دن میں تمہیں اٹھا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ تمہاری موت حیات اختتام کو پہنچتی ہے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جب وہ تمہارے سب اعمال تمہیں بتا دے گا اور یہ کہ تم نے اپنی زندگی کیسے گزاری۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝

6:61 وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ وہ تمہاری حفاظت کے سامان بھیجتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں کسی پر موت وارد ہوتی ہے تو ہمارے فرشتے یعنی موت وحیات کے قوانین اسے وفات دے دیتے ہیں۔ ہمارے قوانین کسی طرح کوتاہی نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۡ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

6:62 پھر سب لوگ اللہ کے پاس لوٹائے جائیں گے جو تمہارا برحق مولا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ نہایت جلد حساب لیتا ہے۔ [نوٹ کیجئے کہ مولا یعنی مالک یا آقا صرف اللہ ہے۔ انسانوں کو مولانا یعنی ہمارے آقا کہنا ٹھیک نہیں ہے۔]

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

6:63 کہیے کون ہے جو تمہیں جنگلوں، دریاؤں اور سمندروں کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے جب تم اسے عاجزی سے چپکے چپکے پکارتے ہو۔ اس وقت کہتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس مشکل سے نجات بخشے تو ہم ہمیشہ اس کے شکر گزار

رہیں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

6:64 فرما دیجئے اللہ ہی تو ہے اس طرح کی مشکل سے اور ہر درد و کرب سے نجات بخشتا ہے اور تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝

6:65 کہیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک دوسرے سے جنگ کا مزا چکھا دے۔ دیکھئے ہم کس طرح اپنی آیات کو مختلف زاویوں سے یعنی تصریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ اپنی عقل و دانش کا استعمال کر سکیں۔ [تمہارے اوپر سے یعنی ظالم آمریت۔ پیروں کے نیچے سے یعنی عوام کی بغاوت۔]

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

6:66 پھر بھی آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلایا۔ ہر چند کہ وہ سراسر حق ہے۔ انہیں بتا دیجئے کہ میں تم پر وکیل یا نگراں نہیں ہوں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

6:67 اس کتاب میں دی گئی ہر خبر اپنے وقت پر پوری ہو کر رہے گی اور تم بنی نوع انسان جلد ہی یہ بات جان لو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

6:68 جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات کے بارے میں توہین آمیز باتیں کر رہے ہیں تو اپنی توجہ ہٹا لیجئے جب تک وہ کسی اور موضوع پر بات کرنے لگیں۔ اگر شیطان یعنی آپ کے بکھرے ہوئے خیالات اس اصول کو بھلا دیں تو یاد آنے پر ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھئے جو سچ اور جھوٹ کو ملا کر خود پر ظلم کرتے ہیں یا انسانوں کی حق تلفی کے منصوبے بناتے ہیں۔ [یہاں لفظ ظالمین کو ذرا تفصیل سے ترجمہ کیا گیا ہے۔]

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

6:69 جولوگ صاف ستھری زندگی گزارتے ہیں ان پر ایسے لوگوں کی کوئی ذمہ داری نہیں سوائے اس کے کہ انہیں نرمی سے نصیحت کردیں۔ ممکن ہے کہ وہ بھی راہ راست پر چلنے لگیں۔ [دیکھئے تقویٰ 2:41]

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ع ۱۰/۱۶

6:70 اوران لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ ہاں انہیں نرمی سے اس لئے نصیحت کر دیا کیجئے کہ کوئی شخص اپنے کاموں کے نتیجے میں تباہ نہ ہو جائے۔ پھر اللہ کے سوا نہ تو اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ پھر وہ کتنا ہی معاوضہ دینا چاہے تو اسے قبول نہ ہوگا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنے ہاتھوں سے تباہی کماتے ہیں۔ ان کے لئے پچھتاوے کے گھونٹ ہوں گے اور دردناک سزا کیونکہ وہ احکام الٰہی سے کفر کیا کرتے تھے۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۡ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

6:71 فرما دیجئے کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو ہمیں نہ کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں جبکہ اللہ نے ہمیں ہدایت عطا فرما دی ہے۔ یہ تو ایسی بات ہوگی جیسے کسی کو اس کے شیطان صفت ساتھیوں نے بھٹکا دیا ہو اور وہ زمین پر حیران پریشان پھرتا ہو حالانکہ اس کے مخلص دوست اسے سیدھی راہ کی طرف بلائیں۔ کہہ دیجئے کہ سچی راہنمائی تو اللہ کی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سب جہانوں کے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کریں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

6:72 اور یہ کہ ہم نظام الٰہی قائم کریں اور سلامتی کی راہ پر چلیں۔ وہی تو ہے جس کی طرف تم سب جمع کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۙ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي

الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

6:73 وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ایک اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کیا اور جس دن وہ فرمائے گا کہ "ہو جا" تو نئی کائنات پیدا ہو جائے گی۔ اس کا ہر قول اٹل سچائی ہے اور اس دن بھی بادشاہت اسی کی ہوگی جب صور پھونکا جائے گا۔ وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر شیء کا علم رکھتا ہے۔ وہ حکمت والا باخبر ہے۔ [38:27, 3:191]

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ لِأَبِيْهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّيْ أَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

6:74 اس وقت پر غور کرو جب ابراھیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیسی عجیب بات ہے کہ آپ بتوں کو معبود سمجھتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اور آپ کی قوم صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

6:75 اور ہم نے اس طرح ابراھیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پر غور کرنا سکھایا کہ وہ یقین کے درجے کو پہنچ گئے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَأٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ الْأٰفِلِيْنَ ۝

6:76 (اپنی قوم کو انہوں نے اس طرح سبق دیا کہ) ایک رات جب رات کا اندھیرا ان پر چھا گیا تو انہوں نے ایک سیارہ دیکھا۔ وہ بول اٹھے کیا یہی میرا پروردگار ہے؟ لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو انہوں نے کہا غروب ہو جانے والے میرے دل کو نہیں بھاتے۔

فَلَمَّا رَأَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَأَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝

6:77 پھر ایک رات انہوں نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگے کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھی راہ نہ دکھائے گا تو میں بھٹکنے والوں میں ہو جاؤں گا۔

فَلَمَّا رَأَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

6:78 پھر جب انہوں نے سورج کو جگمگاتے دیکھا تو کہنے لگے کیا یہ میرا پروردگار ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو! غور کرو جن چیزوں کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

[ابراھیمؑ یقیناً جانتے تھے کہ آسمانی کُرّے پروردگار نہیں ہو سکتے وہ اپنی قوم کو مثالوں سے سمجھا رہے تھے۔]

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

6:79 میں نے اپنی تمام تر توجہ اس کی طرف کر لی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی ابتداء کی۔ میں تو سیدھی راہ پر چلنے والا شخص ہوں جس نے ہر باطل سے منہ موڑ لیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

6:80 ان کی قوم نے ان سے بے جا بحث کی تو انہوں نے کہا، کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو جبکہ وہی ہے جس نے مجھے راہنمائی عطا کی۔ جو لوگ اس کے ساتھ شریک بناتے ہیں میں ان سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ میرے رب کے قوانین کے خلاف مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔ میرے رب کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ کیا تم غور و فکر نہ کرو گے؟

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

6:81 میں کیوں ان سے ڈروں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو جبکہ تم اللہ کے شریک بنانے سے نہیں ڈرتے جس کے لئے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ طرفین میں کون ہے جو امن و سلامتی کا مستحق ہے؟ جواب دو اگر تم جانتے ہو۔ (33:39, 29:41, 3:150)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ع 12 15

6:82 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اپنے ایمان کو چھپا کر اپنی ذات پر ظلم نہیں کرتے۔ انہی کے لئے دلی اطمینان ہے اور وہی درست راہ پر ہیں۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

6:83 یہ دلائل ہیں جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم پر عطا کئے۔ ہم اپنے قانون کے مطابق لوگوں کے درجے بلند کرتے ہیں۔ آپ کا پروردگار حکمت والا جاننے والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

6:84 ہم نے انہیں اسحٰق (اور ان کا بیٹا) یعقوب عطا کئے اور انہیں ہم نے ہدایت سے سرفراز کیا۔ ان سے پہلے ہم

نے نوح کو راہنمائی عطا کی تھی اور ان کی نسل میں داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو۔ جو لوگ بنی نوع انسان کے فائدے کے کام کریں ہم انہیں ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾

6:85 اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، اور الیاس، سب ایسے صالح لوگ تھے جو معاشرے کی اصلاح کیا کرتے تھے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۸۷﴾

6:86 اور اسمٰعیل، الیسع، یونس، اور لوط انہیں ہم نے جہانوں کے لوگوں پر فضیلت دی تھی۔

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

6:87 اور ان کے آباؤ اجداد آئندہ نسلوں اور بہن بھائیوں کو بھی ہم نے سیدھی راہ دکھائی تھی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

6:88 یہ ہدایت اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو اپنے قانون کے مطابق نوازتا ہے۔ اگر وہ شرک کرتے تو ان کے سب اعمال ضائع ہو جاتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

6:89 یہ وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب وحکمت اور نبوت عطا کی۔ اب اگر لوگ اس سچائی سے انکار کریں تو ہم ایسے لوگوں کو فائز کریں گے جو منکرین حق نہ ہوں گے۔

ع 10 8 16 اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

6:90 یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی تھی تو تم بھی اس ہدایت کی پیروی کرو۔ فرما دیجئے میں تم سے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ یہ کتاب تو سب انسانوں کے لئے یاددہانی ہے جو انہیں دونوں جہانوں میں اعلیٰ مقام عطا کر سکتی ہے۔ [ذکر = یاددہانی = یاد رکھنا = بلند مقام عطا کرنے والی کتاب۔]

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

6:91 لوگوں نے اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ جب انہوں نے کہا اللہ تو کسی انسان پر اپنا کلام نازل نہیں کرتا۔ فرمایئے کہ پھر موسیٰ پر کس نے کتاب نازل کی جس میں انسانوں کے لئے روشنی اور رہنمائی تھی۔ اور جسے تم نے علیحدہ علیحدہ اوراق پر لکھ رکھا ہے۔ اس میں تم کچھ تو ظاہر کرتے ہو اور زیادہ چھپاتے ہو۔ تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جنہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے آباؤ اجداد۔ فرما دیجئے کہ اللہ ہی نے (موسیٰ" پر کتاب نازل کی تھی) اس کے بعد انہیں اپنی بے کار گفتگو میں کھیلنے کے لئے چھوڑ دیجئے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

6:92 اور یہ قرآن ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتاب میں محفوظ سچائیوں کی تصدیق کرتی ہے تاکہ آپ مرکزی شہر مکہ اور اس کے اردگرد کی آبادیوں کو آگاہ کر دیں۔ جو لوگ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ کی حفاظت کرنا ہے۔ [یہاں سے یہ پیغام دنیا بھر میں پھیلے گا۔ 12:104, 6:90, 2:101]

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

6:93 اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے جبکہ اس پر کوئی وحی نہ آئی ہو۔ یا وہ شخص جو کہے کہ میں بھی ایسی بات نازل کر سکتا ہوں جیسی کتاب اللہ نے نازل کی ہے۔ اگر آپ ایسے ظالموں کو دیکھیں کہ جب وہ موت میں مبتلا ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہہ رہے ہوں اب اپنی انا کو باہر نکالو۔ وہ دن آتا ہے جب تمہیں اللہ کے بارے میں ناحق باتیں کہنے کے بدلے رسوا کن عذاب دیا جائے گا اور اس لئے کہ تم اللہ کی آیات کے سامنے تکبر کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ع 11 4 17

6:94 اب تم ہمارے پاس تنہا آئے ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تم نے اپنا سب کچھ جو ہم نے عطا کیا تھا وہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ہم تمہارے ساتھ وہ سفارش کرنے والے بھی نہیں دیکھتے جن کو تم نے اللہ کا شریک بنایا تھا۔ تمہارے وہم وگمان کے سب رشتے ٹوٹ چکے ہیں اور تمہارے باطل خیالات نے تمہیں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

6:95 بے شک وہ اللہ ہی ہے جو اناج کے دانوں اور بیجوں کو کھول کر ان سے پودے اور درخت اگاتا ہے۔ وہ جان دار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ ایسا ہے تمہارا اللہ۔ پھر کہاں تم وہم وگمان کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

6:96 وہی صبح کی روشنی کو بکھیرنے والا ہے اور اسی نے رات کو سکون کا باعث بنایا۔ سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں اور تمہارے لئے وقت کا حساب رکھنے کے ذرائع ہیں۔[10:5] یہ خاکہ (ڈیزائن) ہے اسکا جو غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

6:97 اور وہی تو ہے جس نے ستارے بنائے جن سے تم خشکی اور دریا میں زمین اور سمندر کے اندھیروں میں راستہ ڈھونڈتے ہو۔(36:40, 21:23) ہم نے اپنی نشانیاں تمام کائنات میں بکھیر دی ہیں ہر اس قوم کے لئے جو علم حاصل کرتے اور اسے استعمال کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝

6:98 وہی تو ہے جس نے تمہاری زندگی کی ابتدا ایک واحد جرثومہ حیات (خلیہ) سے کی۔ پھر اس نے ارتقاء کے مراحل ایک منزل سے دوسری منزل تک مقرر کئے۔ اس طرح ہم اپنی آیات ہر اس قوم کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہیں جو غور وفکر سے کام لیتی ہے اور انہیں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔[11:6]

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ

مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

6:99 اور وہی ہے جو بلندی سے مینہ برساتا ہے پھر ہم اس سے ہر قسم کی نباتات، سرسبز پودے اور ان کی کونپلوں میں سے جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجوروں کے گچھے، انگوروں کے باغ، زیتون اور انار۔ دیکھو کہ اسی پانی سے ہم ملتے جلتے اور بالکل مختلف پھل پیدا کرتے ہیں۔ تم ان پھلوں پر غور کرو اور ان کے پکنے پر نظر کرو۔ یہ ہر اس قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو بصیرت کی بنیاد پر ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

ع 12 6 18 وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

6:100 اس کے باوجود لوگ اللہ کے شریک ان دیکھی مخلوق کو ٹھہراتے ہیں حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہ ان کے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جس کی کوئی علمی دلیل ان کے پاس نہیں ہوتی۔ اللہ کی شان بہت بلند ہے اس سے جو کچھ بے کار باتیں وہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

6:101 وہ تو آسمانوں اور زمین کی ابتداء کرنے والا ہے۔ اس کے یہاں اولاد کیوں کر ہو جبکہ اس کی صاحبہ ہی نہیں۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے اور واقعہ سے پوری طرح آگاہ ہے۔ [دیکھئے 112:3 یہ بھی نوٹ کیجئے کہ اللہ اپنے قانون کو کبھی نہیں توڑتا لہٰذا اس نے اپنے لئے جب زوجہ نہیں چنی اور اسی سبب سے اس کے یہاں بیٹا نہیں ہو سکتا تو حضرت مریم کے یہاں بغیر شوہر کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ مریم نے خفیہ طور پر شادی کر لی تھی۔ مزید تفصیل سورۃ مریم میں دیکھئے۔]

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

6:102 ایسا ہے اللہ تمہارا پروردگار اس کے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا اسی کی محکومی اختیار کرو۔ وہ ہر شے اور واقعہ پر نگران اور کارساز ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

6:103 کوئی نگاہ اسے دیکھ اور سمجھ نہیں سکتی جبکہ وہ ہر ایک نگاہ کو دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جو ہر چیز سے باخبر ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ۝

6:104 فرما دیجئے تمہارے پروردگار کی جانب سے تم تک بصیرت آموز پیغام آ چکے ہیں تو جو بھی بصیرت سے کام لے گا وہ اپنے فائدے کے لئے اور جو آنکھیں بند کر کے نابینا بنا رہے گا اس نے اپنے ساتھ زیادتی کی۔ میں تم پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

6:105 اس طرح ہم اپنی آیات مختلف زاویوں سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ لیں کہ آپ نے اس قرآن کو خوب سمجھ کر دل میں اتار لیا ہے اور تصریف کے ذریعے ہم اس کتاب کو ان لوگوں کے لئے واضح کر دیتے ہیں جو اپنے سیکھے ہوئے علم پر عمل کرتے ہیں۔

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

6:106 آپ کے پروردگار کی جانب سے آپ پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس کی پیروی کیجئے کہ اسے بھیجنے والا وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکین کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔ [29:61, 21:20]

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝

6:107 اگر اللہ کا قانون ہوتا کہ کوئی شرک نہ کرتا تو وہ انسانوں کو اختیار و ارادے کے بغیر پیدا کر دیتا۔ (حق کو باطل سے جدا کر دیا گیا ہے۔ 2:256) ہم نے آپ کو ان پر نگران نہیں بنایا اور نہ ہی آپ ان کے ذمہ دار وکیل ہیں۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

6:108 (اے اہل ایمان!) جنہیں یہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں انہیں برا نہ کہنا کہ وہ نادانی سے اللہ کو ناحق برا نہ سمجھیں۔ اس طرح ہم نے ہر قوم کے اعمال ان کی نظروں میں اچھے کر دکھائے ہیں۔ پھر انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ ان کو بتائے گا کہ انہوں نے اپنی زندگی کیسے کاموں میں گزار دی۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

6:109 وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ اس کتاب پر ضرور ایمان لے آئیں۔ فرما

دیجئے اللہ کے معجزات تو کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں۔ تم لوگ کیا جانو کہ ان کے پاس خاص معجزہ بھی آ جائے تب بھی ایمان سے فیض یاب نہ ہوں۔

ع 13 10 19 وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

6:110 ہمارا قانون ان کے دلوں اور ان کی بصیرت کو اس لئے الٹی سوچ میں ڈال دیتا ہے کہ انہوں نے پہلی بار ہی بغیر سوچے سمجھے قرآن سے انکار کر دیا۔ اب ہم انہیں ان کے باغیانہ رویے کی وجہ سے اپنی سرکشی میں بھٹکنے دیتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

6:111 اگر ہم ان پر فرشتے نازل کرتے اور مردے بھی ان سے کلام کرتے اور ہر طرح کے معجزوں کو ان کے سامنے جمع کر دیتے تو وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کی وجہ سے ایمان سے فیض یاب نہ ہوتے۔ اس لئے کہ ان میں سے اکثر جہالت کو اختیار کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

6:112 اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شہری اور دیہی آبادیوں میں پیدا کئے جو ایک دوسرے کو اپنی لفاظی سے بہکاتے رہتے تھے۔ اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ (ان کی یہ حرکتیں لوگوں کے لئے آزمائش ہیں) انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور جو کچھ باتیں وہ ایجاد کرتے ہیں انہیں نظر انداز کر دیجئے۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

6:113 وہ ایسے کام اس لئے کرتے تھے کہ جو لوگ مستقبل کے فوائد اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور وہ انہیں چاہنے لگیں اور اس طرح وہ جو کمائی کرتے ہیں دوسرے بھی وہی کرنے لگیں۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

6:114 (فرما دیجئے) کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور منصف تلاش کروں جبکہ وہی ہے جس نے آپ پر یہ مفصل کتاب نازل فرمائی ہے۔ ہم نے جن کی طرف یہ کتاب بھیجی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ آپ کے رب کی جانب سے حق ہے۔

آپ ان لوگوں میں نہ ہوں جو بحث برائے بحث کرتے ہیں۔

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

6:115 آپ کے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں کامل ہیں۔ اس کی باتوں اور قوانین کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سب کچھ سننے والا ہے۔ اللہ کے قوانین اٹل ہیں

[48:23, 40:85, 33:62, 33:38, 18:27, 17:77, 10:64, 6:115, 6:34]

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

6:116 (لوگ کہتے رہیں گے دیکھو اکثریت کیا کر رہی ہے لہٰذا وہی ٹھیک ہے۔) اگر آپ زمین پر بسنے والی لوگوں کی اکثریت کی بات مانیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ اس لئے کہ اکثر لوگ وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ قیاس کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور سنی سنائی باتوں پر چلتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

6:117 صرف آپ کا رب صحیح راہ بتاتا ہے کیوں کہ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی سب سے بہتر جانتا ہے جو سیدھے روشن راستوں پر چلتے ہیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝

6:118 (ایک مثال یہ ہے کہ لوگ کچھ بھی کہیں) کہ وہ چیزیں کھالیا کرو جنہیں اللہ نے حلال کیا ہے۔ اور وہ اسی کے نام سے منسوب کی گئی ہیں۔ اگر اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔ [5:3-4, 3:93]

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝

6:119 تمہیں کیا ہوا ہے کہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہو اور انہیں کھانے سے انکار کرتے ہو جو خالصتاً اللہ کے نام سے منسوب کی گئی ہیں۔ اس نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں اور یہ کہ مجبوری کی حالت میں تم یہ ناجائز چیزیں بھی کھا سکتے ہو۔ بہت سے مذہبی پیشوا اپنی جھوٹی انا کی وجہ سے بغیر جانے بوجھے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کی مقرر کردہ حدوں سے باہر نکل جاتے ہیں۔ [5:3]

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝

6:120 ہر وہ کام جس سے تمہاری شخصیت مجروح ہوتی ہو چاہے وہ کام لوگوں پر ظاہر ہو یا پوشیدہ ضرور ترک کر دو۔ جو لوگ اسطرح کے کاموں سے اپنی جھولی بھرتے ہیں وہ عنقریب اس کا صلہ پائیں گے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ ع 14 11 1

6:121 کوئی چیز اللہ کا نام لئے بغیر نہ کھاؤ، نہ ایسی چیز جسے غیر اللہ سے منسوب کر دیا گیا ہو۔ یہ صریح بے حکمی ہوگی اور احکام الٰہی کی راہ سے دور جا پڑنے کی بات ہوگی۔ شیطان فطرت لوگ اپنے ساتھیوں کو جوش دلاتے ہیں کہ تم سے بحث کرتے رہیں اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو سمجھو کہ انہیں اللہ کے ساتھ شریک سمجھ لیا۔

[6:145, 5:3, 2:173]

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

6:122 جو شخص مُردوں کی طرح جیتا تھا پھر ہم نے اس کو اپنی راہنمائی سے اصل زندگی بخشی وہ گویا لوگوں میں ہماری عطا کردہ روشنی میں چلتا ہے۔ کیا اس شخص کی مثال ایسی ہو سکتی ہے کہ کوئی اندھیرے میں پڑا ہو اور اس سے نکلنا ہی نہ چاہے اور اپنے حال میں خوش ہو۔ اسی طرح منکرین حق جو کچھ کرتے ہیں وہ کام انہیں اچھے لگتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

6:123 اور اس طریقے سے ہم نے ہر بستی کے بڑے لوگوں یعنی جو بزرگ بنے بیٹھے ہیں اور جھوٹے مکر و فریب کا جال پھیلاتے، میں انہیں موجود پایا کہ یہ اپنی سازشوں کے تانے بانے بنتے رہتے ہیں، لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ سازشیں خود اپنی ذات کے خلاف کرتے ہیں۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ رکوع 15 وقف منزل

6:124 جب انہیں کوئی آیت پہنچائی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اسے قبول نہ کریں گے جب تک ہم پر ایسی ہی آیت نازل نہ ہو جو اللہ کے پیغمبر کو عطا کی جاتی ہے لیکن اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنا پیغام کس کے سپرد کرنا ہے۔ جو لوگ جرائم کرتے پھرتے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں بہت چھوٹا درجہ پائیں گے اور ان کی سازشوں کے سبب انہیں سخت سزا دی

جائے گی۔[مجرم = دوسروں کا حق مارنے والے = اوروں کی محنت کا پھل کھانے والے۔]

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

6:125 جو بھی اللہ کے قانون ہدایت کو اپناتا ہے اللہ اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جو اندھیری وادیوں میں بھٹکنا چاہے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیا جاتا ہے گویا وہ بلندیوں کی طرف چڑھ رہا ہو۔ اس طرح اللہ کا قانون منکرین حق کے لئے دشواری پیدا کر دیتا ہے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

6:126 تمہارے رب کی طرف سے سیدھی راہ تو یہی ہے جس کی آیات کو ہم نے تصریف کے ذریعے یعنی مختلف زاویوں سے بیان کر دیا ہے۔ ہر اس قوم کے لئے جو انہیں دل میں اتار لے اور اس طرح انہیں بلند مرتبہ حاصل ہو۔

[ذکر = یاددہانی = دلوں میں اتار لینا = احکام کو روزمرہ زندگانی میں پیش پیش رکھنا = بلند مرتبہ حاصل کرنا۔ 21:10]

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

6:127 ان کے لئے اپنے رب کے پاس امن وسلامتی کی بستیاں ہیں اور ان کے اعمال کے بدلے میں وہ ان کا مددگار ساتھی رہے گا۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

6:128 اور اس دن جب وہ ان سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اے صحرائی باشندو! تم نے شہریوں سے بہت فائدے حاصل کئے تو شہری کہیں گے کہ، اے ہمارے پروردگار! ہم ایک دوسرے سے مفاد پرستی کا تعلق رکھتے رہے اور بالآخر اس مرحلے تک پہنچ گئے جو آپ نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا یعنی موت تک۔ اللہ فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانہ آتش ہے جس میں تم رہو گے جب تک اللہ کا قانون تمہیں رہائی نہ بخشے۔ بے شک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ع 15 8 2

6:129 یہ ہمارا قانون ہے کہ انسانی حقوق کو پامال کرنے والے ایک دوسرے کے دوست اور ساتھی ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ اس شراکت سے بہت کچھ فائدے حاصل کرتے ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝

6:130 اے صحرائی اور شہری بستیوں والو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میرے پیغامات تم کو سناتے رہتے تھے اور اس دن کے آنے سے خبردار کرتے رہتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اپنی ذات کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ہوا یہ کہ دنیا کی زندگی کے جھمیلوں نے ہمارا مستقبل اوجھل کر دیا تھا۔ وہ اپنے خلاف یہاں تک گواہی دیں گے کہ انہوں نے سچائی کو ٹھکرا دیا تھا۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝

6:131 آپ کا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے اور وہاں کے باشندوں کو کچھ بھی خبر نہ ہو۔ [ہر قوم میں پیغمبر بھیجے گئے اور ہر قوم اپنے کردار سے آگاہ ہوتی ہے۔ دیکھئے سورہ نمبر 11 ھود]

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

6:132 سب افراد اور سب قوموں کے درجے ان کے اعمال سے بنتے ہیں اور آپ کا رب ہرگز غافل نہیں کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ (اور اپنی زندگی کی مہلت کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں 2:8)

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝

6:133 تمہارا رب غنی اور نہایت رحمت والا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو تمہیں نابود کر دیتا اور تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آتا جس طرح اس نے تمہیں گزری ہوئی مخلوق سے پیدا کیا ہے۔ [زندگی کے ارتقا کے لئے دیکھئے 22:5]

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

6:134 کچھ شک نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا اور تم اللہ کے قوانین سے بچ نہیں سکتے۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

6:135 فرما دیجئے! اے میری قوم کے لوگو تم اپنی جگہ جو چاہے کرو اور میں اپنی جگہ عمل کرتا ہوں جلد ہی تم جان لو گے کہ بالآخر کامیابی کی منزل کس کے لئے ہے۔ یہ بات طے ہے کہ وہ انسانی حقوق کو سلب کرنے والوں کو پائیدار کامیابی عطا نہیں کرتا۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

6:136 اور یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں، فصلوں اور مویشیوں کا ایک حصہ الگ کر کے کہتے ہیں یہ اللہ کا ہے اور اپنے باطل خیال کے تحت کہتے ہیں کہ یہ ہمارے دوسرے معبودوں کا ہے۔ ان کے جھوٹے معبودوں کا حصہ تو اللہ (کے بندوں) تک نہیں پہنچتا لیکن جو حصہ انہوں نے اللہ کے لئے مقرر کیا تھا وہ ان کے بتوں تک ضرور پہنچ جاتا ہے۔ کیسے غیر منصفانہ فیصلے یہ لوگ کرتے ہیں۔ [مذہبی پیشوا سب کھا جاتے ہیں۔ اللہ کو وہی پہنچتا ہے جو ضرورتمندوں پر خرچ کیا جائے۔ 6:141]

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

6:137 اسی طرح ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے خوشنما بنا دیا ہے بہت سے مشرکوں کے لئے اپنی اولاد کا قتل کرنا تاکہ انہیں (مالی طور پر) ہلاک کرتے رہیں اور تاکہ ان کے دین کو غلط ملط کر دیں۔۔ اگر اختیار و ارادہ اللہ کا قانون نہ ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور ان جھوٹے عقیدوں کو جو وہ گھڑتے ہیں۔ (اولاد کا حق پیروں کے نذر کرنے کو قتل اولاد کہا گیا ہے۔)

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۗ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

6:138 وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں فلاں مویشی اور کھیتی کی پیداوار صرف ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جنہیں ہم چاہیں۔ وہ اپنے باطل عقیدوں کے تحت بعض جانوروں کی سواری کو حرام قرار دیتے ہیں اور مویشیوں پر اللہ کا نام نہیں لیتے یعنی انہیں اپنے بتوں سے منسوب کر دیتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹ ہیں جو وہ اللہ کے نام پر گھڑتے ہیں۔ جلد ہی وہ انہیں اپنے غلط عقیدوں اور کاموں کا بدلہ دے گا۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

6:139 وہ کہتے ہیں کہ جو بچہ جانوروں کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری بیویوں پر حرام ہے۔ اور اگر کوئی بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو اس کے کھانے میں بیویوں کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔ وہ حکمت والا، سب کچھ جاننے والا انہیں عنقریب ان کی ایجادات کا بدلہ دے کر رہے گا۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ع 16 11 3

6:140 بڑے خسارے میں ہیں وہ لوگ جو بے وقوفی اور جہالت سے اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر گویا انہیں قتل کر دیتے ہیں اور جو وسائل اللہ نے انہیں عطا کئے ہیں اپنے بچوں کو ان سے محروم رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ اپنی بنائی ہوئی باتوں کو اللہ سے منسوب کرتے ہیں۔ یہ لوگ اتنے گمراہ ہو چکے ہیں کہ کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۡ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

6:141 وہی ہے جو تمہارے لئے باغات اور سبزے کی نعمتیں طرح طرح کے کھجور کے درخت اور کھیتی پیدا کرتا ہے جن کے مختلف اقسام کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون، انار وغیرہ۔ ان پھل بوٹوں میں بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض مختلف ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کا لطف اٹھاؤ، کھاؤ، پیو لیکن یاد رہے کہ جس دن فصل کاٹو اس دن اللہ کا حق اسے دے دو۔ اللہ کی نعمتوں کو ضائع نہ کرو۔ وہ ضائع کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [اللہ کا حق یہ ہے کہ ضرورت مندوں کا حصہ ان تک پہنچایا جائے۔ دیکھئے: 2:219,2:3 ,9:60 ,11:64 ,55:10 نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم میں اللہ کا حق اس آیت کے سوا کہیں بیان نہیں ہوا لہٰذا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تقسیم انسانوں نے بنائی ہے۔]

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

6:142 چوپایوں میں اس نے کچھ سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے بنائے اور کچھ کھانے کے لئے اور ان کی جلدیں بستر بنانے میں استعمال ہوتی ہیں۔ جو رزق اور وسائل اللہ نے تمہیں عطا کئے ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ اور شیطان فطرت

لوگوں کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

6:143 آٹھ قسم کے چوپایوں کی مثال لو دو دو بھیڑیں ، دو دو بکریاں، ان سے پوچھئے کہ اللہ نے ان کے نروں کو حرام کیا ہے یا ماداؤں گویا جو بچہ ماداؤں کے پیٹ میں موجود ہو۔ بصیرت کی رو سے مجھے کوئی سند بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع 17 4

6:144 اور دو دو اونٹوں میں سے اور دو دو گایوں میں سے ان سے پوچھئے کہ اللہ نے ان کے نروں کو حرام کیا ہے یا ماداؤں کو یا جو بچہ ماداؤں کے پیٹ میں موجود ہو اس کو۔ بھلا جس وقت اللہ نے تم کو ایسا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ پھر اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور لوگوں کو بغیر صحیح علم کے گمراہ کرے۔ جو لوگ اللہ کے پیغامات کو نچلے درجے میں رکھتے ہیں اللہ مداخلت کر کے انہیں راہنمائی عطا نہیں کرتا۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

6:145 فرما دیجئے! جو وحی مجھ پر آتی ہے میں اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کے سوا کسی کو حرام نہیں پاتا جو کوئی کھانے والا کھا سکے۔ مردار، بہتا ہوا لہو، خنزیر کا گوشت، کیونکہ یہ انسان کی اخلاقی ترقی میں رکاوٹ بنتا ہے اور کوئی بھی چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام منسوب کر دی گئی ہو۔ اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ اس کا ارادہ نافرمانی کا ہو نہ حد سے بڑھنے کا تو آپ کا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ [5:3, 2:173]

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۗ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

6:146 جو لوگ یہودی ہیں ان پر ہم نے پنجوں والے جانور حرام کر دئے تھے اور گائے، بھیڑ اور بکری کی چربی حرام کر دی تھی سوائے اس کے جو ان کی کمر پر لگی ہو یا آنتوں میں جڑی ہو یا ہڈی میں ملی ہو۔ یہ سزا نہیں ان کی باغیانہ روش

کے سبب دی گئی تھی۔ ہم اپنے ہر قول میں صادق ہیں۔ [4:160]

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

6:147 پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو فرما دیجئے کہ تمہارا رب بے انتہا رحمت والا ہے لیکن اس کے قانون مکافات سے مجرم لوگ بچ نہیں سکیں گے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝

6:148 جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے آباؤ اجداد اور نہ ہم کسی شے کو حرام ٹھہراتے۔ ان سے پہلے بھی لوگ غلط بیانی اسی طرح کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے قانون کی گرفت کو دیکھ لیا۔ فرمایئے، کیا تمہارے پاس ان باتوں کا کوئی علمی ثبوت ہے؟ اگر ہے تو ہمارے سامنے پیش کرو بلکہ تم لوگ محض وہم و گمان کی پیروی کرتے ہو اور قیاس کے گھوڑے دوڑاتے ہو۔ [انسان کو اختیار و ارادے کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ 18:29 ,76:3 ، 90:10]

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

6:149 فرمایئے کہ حرف آخر تو صرف اللہ کے پاس ہے۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ایک خاص جبلّت اور فطرت پر پیدا کر کے ہدایت یافتہ بنا دیتا۔ (جیسے دوسری مخلوق خود بخود اللہ کے قوانین پر چلتی ہے۔ 41:11 ,16:49)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝

ع 18 6 6

6:150 فرما دیجئے! اپنے گواہوں کو لاؤ جو بتائیں کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام کی ہیں پھر وہ جو گواہی دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں اس لئے کہ آپ ان لوگوں کی خود ساختہ خواہشات کی پیروی نہیں کریں گے۔ وہ تو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت کی جواب دہی کے بھی منکر ہیں۔ (مذہبی پیشواؤں کے بنائے ہوئے حلال و حرام کو مان کر) وہ اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

6:151 فرمایئے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے پروردگار نے ایک مقدس فریضے کا علم دیا ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کی ضروریات پوری کرو۔ غربت کے خوف سے نہ اپنے بچوں کو قتل کرو نہ انہیں تعلیم و تربیت سے محروم رکھو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ نہ کھلے طور سے نہ چھپ کر بے حیائی کے قریب تک جاؤ۔ کسی شخص کو قتل نہ کرو کہ اللہ نے اسے حرام ٹھہرایا ہے۔ سوائے اس کے کہ یہ ایک عدالت کا منصفانہ فیصلہ ہو۔ تمہیں اس نے اس لئے یہ حکم دیئے ہیں تاکہ تم اسے اپنے ذہنوں میں اتار لو اور سوجھ بوجھ سے کام لینا سیکھو۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

6:152 یتیموں کے مال کے نزدیک تک نہ جانا سوائے اس کے کہ ان کے فائدے میں ہو۔ یہاں تک کہ وہ ذہنی طور پر نہایت پختہ ہو جائیں۔ اپنے تمام معاملات میں ناپ تول پورے انصاف کے ساتھ کیا کرو۔ ہم کسی شخص پر ایسی ذمہ داری نہیں ڈالتے جو اس کی بساط سے زیادہ ہو۔ ہماری راہنمائی سے تمہاری شخصیت میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور جب بھی تم کوئی رائے دو تو پورے عدل کے ساتھ چاہے وہ کسی رشتے دار کے خلاف پڑتی ہو۔ اس طرح اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ اللہ تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہے تاکہ تم انہیں یاد رکھو اور دونوں جہانوں میں بلند مرتبہ حاصل کرو۔ [اللہ کا عہد 9:111, 1:4-5]

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

6:153 (کہیئے) کہ یہ میری سیدھی راہ ہے تم اس راہ پر چلو۔ اسی راہ کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو جو تمہیں اللہ کی راہ سے دور لے جائیں۔ تمہیں اللہ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم بے داغ زندگی گزار سکو۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ع 19 4 6

6:154 ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی جو مکمل تھی جس میں احسن احکامات تھے لوگوں کے لئے وہ کتاب مفصل تھی جو اس دور کے تقاضے پورے کرتی تھی۔ اس میں روشنی اور رحمت تھی تا کہ لوگ اپنے پروردگار سے ملاقات پر یقین رکھیں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

6:155 اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے نہایت مبارک ہے۔ اس کی پیروی کرو گے تو تمہاری زندگی سنور جائے گی اور تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ دونوں جہانوں میں تم پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ

6:156 ہم نے قرآن اس لئے بھی نازل کیا ہے کہ تم شکوہ نہ کرو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر یعنی یہود و نصاریٰ پر کتابیں اتری ہیں اور ہم قطعی غافل رہے کہ دراصل ان کتابوں میں لکھا کیا تھا؟ [5:48, 2:101]

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ

6:157 یا تم یہ کہتے کہ اگر ہم پر کوئی کتاب الٰہی آتی تو ہم ان گروہوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ اب تو تمہارے پاس کھلی ہوئی سچائیاں تمہارے رب کی جانب سے آ پہنچی ہیں۔ اس میں روشنی بھی ہے اور رحمت بھی۔ تو کون ہے جو اپنی ذات پر اس سے زیادہ ظلم کرے جو اللہ کے پیغامات کو جھٹلائے اور انہیں نظر انداز کرے۔ ہمارا قانونِ مکافات بہت جلد ان لوگوں کو بدلہ دے گا جو اسے نظر انداز کرتے اور ہماری آیات کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ بڑی سزا ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے نظر انداز کرتے ہیں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

6:158 کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان پر بھیجے جائیں یا خود آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کے کچھ آیات بھیجے جائیں لیکن جس دن آپ کے پروردگار کے نشانات بھیجے جائیں گے اس دن کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ

نہ دے گا۔ اور نہ اس شخص کو جس نے ایمان کو زبانی جمع خرچ بنالیا اور معاشرے کی فلاح کے کچھ کام نہ کیے۔ فرما دیجئے تم انتظار میں مگن رہو ہم اپنی کوششوں کے نتیجے کے منتظر ہیں۔ [13:17, 12:108]

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

6:159 جو لوگوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی کی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ گئے۔ (اے پیغمبر!) آپ کو ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا پھر وہ ان کو خبر دے گا کہ وہ کیسے کام کیا کرتے تھے۔

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

6:160 جو بھی لوگوں کی بھلائی کا ایک کام لے کر آئے گا اس کا دس گنا اجر پائے گا اور جو کوئی لوگوں کو نقصان پہنچانے والا ایک کام لے کر آئے گا اسے اسی ایک کام کی سزا ملے گی اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

6:161 فرما دیجئے کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ ہمیشہ قائم رہنے والا دین ابراہیم جو حق پر قائم تھے اور ہر باطل سے منہ موڑ چکے تھے اور وہ ہرگز مشرک نہ تھے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

6:162 فرما دیجیے کہ نظام الٰہی کے سب فرائض، انہیں عملی شکل دینے کے طریقے، میری تمام زندگی اور میری موت اس اللہ کے لئے وقف ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

6:163 اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں ان لوگوں میں سب سے آگے ہوں جو اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

6:164 یہ بھی فرمائیے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کروں؟ جبکہ وہی ہر چیز کو پروان چڑھانے والا ہے۔ کوئی شخص سوائے اپنے اعمال کے فائدے کا حقدار نہیں اور نہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھائے گا۔ بالآخر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تمہیں صاف صاف بتا دے گا۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

النصف ع 20 11

6:165 وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں دیگر قوموں کا جانشین بنایا۔ زندگی میں جس اونچ نیچ مشکل اور آسانی سے تمہارا واسطہ پڑتا ہے تم ان تبدیلیوں سے کس طرح نمٹتے ہو؟ یہ بات یاد رکھو کہ اسی معیار کے مطابق اور جو کچھ ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس کے مطابق تم لوگوں کے درجے متعین ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے اونچے نیچے۔ تمہارے رب کا قانون گرفت تیز رفتار ہے اور تمہارا پروردگار مغفرت وحفاظت کرنے والا مہربان ہے۔ [یہ اصول افراد پر بھی صادق آتا ہے اور قوموں پر بھی۔ [13:11, 10:14]

سورۃ الاعراف

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس ساتویں سورہ میں 206 آیات ہیں۔ آیت نمبر 46 اور 48 میں اعراف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ عرف = کسی چیز کا بلند ترین حصہ اور اعراف اس کی جمع ہے یعنی بلندیاں۔ تشبیہ کے طور پر علم و دانش کی بلندی۔ اکثر اوقات اعراف کو آسمانوں پر ایک انتظار گاہ سمجھا جاتا ہے جہاں لوگ بہشت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہوں گے۔ بعض مفسرین نے اعراف کو ایسی جگہ تصور کیا ہے جہاں لوگوں کے گناہوں کو دھویا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسے جنت اور جہنم کے درمیان دیوار سمجھتے ہیں۔ ہمارے بہت سے مفسرین نے ان گنت آیات کو یہود و نصاریٰ اور مشرکین پر چسپاں کیا ہے یا آخرت سے جوڑ دیا ہے۔ قرآن تو تمام انسانیت کے لئے ہمیشہ رہنے والی رہنمائی ہے۔ اہلِ علم و دانش انسانیت کے لئے نعمت ہوتے ہیں اور اس سورۃ کا نام انہی سے منسوب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓصٓ ۝

7:1 المص۔ اللہ لطیف، مجید، صادق کا ارشاد ہے کہ

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

7:2 (اے پیغمبرؐ!) یہ کتاب جو آپ پر نازل ہوئی ہے اس سے آپ اپنے دل پر بوجھ محسوس نہ کریں۔ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو تنبیہ کریں جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب میں ان کے لئے یاددہانی ہے اور یہ انہیں دنیا اور آخرت میں اعلیٰ مقام عطا کر سکتی ہے۔ [53:21 میں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر قرآن کو پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا]

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

7:3 تم لوگ اس کتاب کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب نے بھیجی ہے اور اس کو چھوڑ کر جھوٹے

آقاؤں کی پیروی نہ کرو۔تم میں سے کتنے کم لوگ اس بات کو یاد رکھتے ہیں؟

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝

7:4 کتنی ہی بستیاں ہمارے قانون نے تباہ کر ڈالیں۔ان پر ہمارا عذاب کبھی رات کو آتا تھا جب وہ سوتے تھے یا دن میں جب وہ دوپہر کو آرام کرتے تھے۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

7:5 اس وقت وہ یہی کہا کرتے تھے جب ہمارے قانون کی گرفت کو دیکھتے آہ! ہم کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

7:6 ہم یقیناً ان لوگوں سے سوال کریں گے جنہیں ہم نے اپنے رسول بھیجے اور رسولوں سے بھی سوال کریں گے۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝

7:7 پھر ہم پوری داستان انہیں بتائیں گے کہ ہم کبھی غیر حاضر نہیں ہوتے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

7:8 اس دن انصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا تو جن لوگوں کے اعمال وزنی ہوں گے وہی لوگ فلاح پائیں گے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

7:9 اور جن کے اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے وہ لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے خود کو بڑے گھاٹے میں ڈالا اس لئے کہ وہ ہمارے پیغامات کو (بندوں کی لکھی ہوئی کتابوں سے) نچلے درجے میں رکھتے تھے۔

ع 1 10 8 وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

7:10 ہم ہی نے تمہیں زمین میں اقتدار عطا کیا اور اس میں تمہاری معیشت کا انتظام کیا پھر بھی تم میں کم لوگ ہیں جو ضرورتمندوں تک ان کا حق پہنچا کر عملی طور سے شکر ادا کرتے ہیں۔[31:12, 16:114, 6:141۔شکر صرف زبان سے ادا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی نعمتوں میں ضرورت مندوں کو شریک کر کے ادا ہوتا ہے۔]

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۡ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝

7:11 ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل وصورت بنائی۔اس کے بعد ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تم آدمی کے

خدمت گار رہنا۔ انہوں نے خدمت گزار ہونے کا وعدہ کیا۔ ایک ابلیس یا شیطان تھا جس نے خدمت گزار رہنے کا عہد نہیں کیا۔ [فرشتے = کائناتی قوتیں۔ ابلیس یا شیطان = نفسانی خواہشات جو انسان کو احکام الٰہی کے خلاف ابھاریں۔]

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

7:12 اللہ نے پوچھا تمہیں آدم کی خدمت سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ ابلیس نے کہا، میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی یعنی غیر نامیاتی مادے سے۔ [عقل و حکمت کے مقابلے میں جذبات آتشین ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ عزت و اکرام کا معیار رنگ و نسل نہیں کردار ہے۔ 49:13]

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

7:13 اللہ نے کہا تو اب نچلے درجے پر اتر جا تجھے تکبر کرنے کی اجازت نہیں لہٰذا یہاں سے چلا جا۔ اب تیرا شمار چھوٹے درجے والوں میں ہوگا۔ [یاد رکھئے کہ آدم و ابلیس کی داستان تشبیہ اور استعارے میں بیان ہوئی ہے۔ 3:7]

قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

7:14 ابلیس نے کہا 'مجھے اس دن تک مہلت دیجئے جب لوگ پھر سے زندہ کئے جائیں گے۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

7:15 اللہ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

7:16 وہ بولا' کیونکہ آپ نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے لہٰذا میں بھی آپ کے سیدھے راستے پر انہیں گمراہ کرنے کے لئے بیٹھوں گا۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝

7:17 اور پھر میں ان کے سامنے سے اور پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے ان کو نشانہ بناؤں گا۔ آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر لوگ آپ کے شکر گزار نہ ہوں گے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

7:18 اللہ نے کہا' یہاں سے بے عزت اور برائی لے کر نکل جا۔ جو کوئی ان میں سے تیری پیروی کرے گا میں ان سب کو اور تجھے ایک ساتھ جہنم میں بھر دوں گا۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

7:19 اللہ نے فرمایا' اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (ساتھی) جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو اور جو کچھ چاہو کھاؤں پیو مگر بٹوارے کے درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم خود پر ظلم کرو گے۔ [شجر ممنوعہ نہ بائیبل میں علم کا درخت تھا نہ امر ہونے کا نہ کسی درخت یا پودے کے پھل کا اور نہ جنسی ترغیبات کا۔ اس کا مطلب ہے انسانوں کا درخت کی شاخوں کی طرح بٹ جانا۔ 20:120, 2:213, 2:35 ۔ علامہ اقبال نے بہترین طور پر شجر ممنوعہ کی وضاحت کی ہے۔)

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

[آدم سے مراد اولین مرد و عورتیں ہیں]

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝

7:20 پھر شیطان نے دونوں کو دھوکے میں ڈالا تا کہ ان کے نقائص عیاں ہو جائیں۔ کہنے لگا تم دونوں کے رب نے اس درخت سے اس لئے منع کیا ہے کہ تم کہیں فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہ بن جاؤ۔

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

7:21 شیطان نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارا مخلص مشیر ہوں۔ [گزشتہ چند آیات پر غور فرمایئے کہ قرآن عورت پر مرد کو بہکانے کا الزام نہیں دیتا۔ بعض مترجم بائیبل کی تقلید میں یہ غلطی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ ہے کہ دونوں سے غلطی ہوئی۔ دونوں نے توبہ کی اور اللہ نے دونوں کو معاف فرما دیا۔ یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ بائیبل میں مذکور ازلی گناہ (original sin) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اول یہ کہ دونوں کی خطا معاف کر دی گئی تھی۔ دوئم یہ کہ قرآن کے مطابق کوئی شخص کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لہٰذا اولادِ آدم اپنے آباؤ اجداد کے کاموں کا بوجھ ہرگز نہیں اٹھائے گی۔]

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

7:22 پھر شیطان یعنی نفسانی خواہشات نے دونوں کو دھوکے سے انسانیت کی نچلی سطح پر جینا سکھایا۔ انہوں نے تقسیم اور فرقہ آرائی کے درخت کا مزا چکھ لیا اور اولین انسان درخت کی شاخوں کی طرح گروہ بندی کا شکار ہو گیا۔ اس طرح ان کے نقائص ان پر ظاہر ہوئے تو انہوں نے ظاہری اخلاق سے ان نقائص کو چھپانے کی کوشش کی پھر مردوں اور عورتوں کی جانب ان کے پروردگار کا ارشاد پہنچا۔ کیا میں نے تمہیں تقسیم در تقسیم کے درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور تمہیں بتا نہیں دیا تھا کہ شیطان یعنی تم مردوں اور عورتوں کی خود غرضانہ نفسانی خواہشات تمہارا کھلا دشمن ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

7:23 انہوں نے کہا ہمارے پروردگار! ہم نے بے شک خود پر ہی ظلم کیا ہے۔ اگر آپ ہمیں اپنی مغفرت اور رحمت کی حفاظت میں نہ لیں گے تو ہم سب بڑے خسارے میں پڑ جائیں گے۔ [دیکھئے کہ انسانوں نے اپنی خطا کا اقرار کر کے اللہ سے مغفرت چاہی جبکہ شیطان نے اپنی نافرمانی کا الزام اللہ کو دیا۔ آیت نمبر 7:16]

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

7:24 اللہ نے فرمایا کہ اب تم اپنا بلند مقام کھو چکے ہو۔ اب تم لوگ گروہ بندیوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے دشمنیاں رکھو گے۔ زمین تمہارے لئے اس ایک خاص وقت تک ٹھکانہ رہے گی اور اس میں تمہاری زندگی کا سامان رکھ دیا گیا ہے۔ [انسانوں کو متحدہ ملت بن کر رہنا تھا اور وہ ایک بار پھر اس مطلوبہ منزل تک پہنچ جائیں گے۔ 49:13, 10:19]

ع 15 قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

7:25 اللہ نے فرمایا تم زمین پر جیو اور مرو گے اور وہیں سے دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ [اگر اس دوران احکام الٰہی کی پیروی کی تو لوگ اپنی کھوئی ہوئی جنت پھر حاصل کر سکیں گے۔ 2:213]

يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

7:26 اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے ملبوسات نازل کئے ہیں تاکہ تمہاری جسم پوشی کرے اور تمہارے لئے زینت کا باعث ہو لیکن یاد رکھنا کہ بہترین لباس تمہارا کردار ہے جو تمہیں ظاہری اور باطنی سجاوٹ عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ کا پیغام ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے یاد رکھیں اور اس طرح دونوں جہانوں میں سربلندی حاصل کریں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

7:27 اے ابن آدم! دیکھنا کہ شیطان یعنی تمہاری ناجائز خواہشات تمہیں اسی طرح دھوکہ نہ دیں جیسے تمہارے آباؤاجداد کو دیا تھا اور انہیں بہشت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے چھپے ہوئے عیوب کو ظاہر کر دیا تھا۔ شیطان فطرت لوگ اور تمہاری نفسانی خواہشات گویا ایک قبیلہ ہیں جو تمہاری تاک میں رہتے ہیں۔ تم تو اکثر انہیں پہچان بھی نہیں سکتے لیکن وہ تمہاری تاک میں رہتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنا دوست بناتے ہیں جو احکام الٰہی کا انکار کرتے ہیں۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

7:28 جب لوگ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو بہانہ بناتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ فرما دیجئے کہ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کے بارے میں تم ذرا علم نہیں رکھتے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝

7:29 یہ بھی فرمائیے کہ میرا رب تو ہمیشہ حق و انصاف جیسے احکام دیتا ہے اور یہ کہ تم اپنے سارے وجود کو اس کے لئے وقف کر دو گویا کہ ساری زمین اس کی مسجد ہے (یعنی تمہاری فرمانبرداری کا مقام)۔ خلوص دل کے ساتھ اسی کے نظام حیات کی پیروی کرو اور صرف اسی کو پکارو۔ وہی ہے جو تمہیں عدم سے وجود میں لایا اور تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

7:30 تم میں سے دو گروہ ہوں گے۔ ایک جو اللہ کے روشن کئے ہوئے راستے پر چلے گا اور دوسرا گروہ جو گمراہی پر جما رہے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان فطرت لوگوں کو اپنا ساتھی بنا لیا ہے اور پھر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہنمائی پا چکے ہیں۔ [7:3، 22:13]

ع 3 10 يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

7:31 اے بنی آدم! اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرو گے تو تمہاری شخصیت سنور جائے گی اور تمہیں زندگی میں نفیس چیزیں عطا ہوں گی۔ اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو۔ کھاؤ پیو البتہ فضول خرچی سے بچتے رہو اور آرام و آسائش میں حد سے آگے نہ نکلو۔ بے شک وہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اسراف کرتے ہیں اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرتے ہیں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

7:32 (مذہبی پیشوا اپنی بنائی ہوئی حرام و حلال کی فہرستیں بنائے پھریں گے۔) فرما دیجئے! کون ہے جس نے زینت اور خوبصورتی کی چیزوں کو حرام کیا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہیں اور کس نے اس کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ رزق کو حرام ٹھہرایا ہے؟ فرمایئے کہ یہ ان کے لئے ہیں جنہوں نے اس دنیا کی زندگی میں سچائی اور امن کے پیغام کو قبول کیا اور یوم قیامت میں تو یہ خالصتاً انہی لوگوں کے لئے ہوں گی۔ اس طرح ہم اپنے پیغامات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ ہر اس قوم کے لئے جو علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے۔ [20:117, 17:18 کیونکہ اللہ سب انسانوں کا پروردگار ہے لہٰذا منکرین حق کو بھی اس دنیا میں اپنے رزق سے نوازتا ہے۔]

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

7:33 فرما دیجئے' میرا رب تو صرف ناشائستہ حرکتوں اور بے حیائی سے روکتا ہے خواہ وہ کھلے عام کی جائیں یا چھپ کر اور ان کاموں سے منع کرتا ہے جو افراد اور معاشرے کی صلاحیتوں کو ضرر پہنچائیں، ناحق باغیانہ روش کو حرام ٹھہراتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور وہ اس بات کو بھی منع کرتا ہے کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہ ہو۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

7:34 ان اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر قوم کے لئے زوال کا وقت معین ہے اور یہ قوانین عین وقت پر نافذ ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں قوموں کے زوال میں نہ گھڑی بھر دیر ہوتی ہے اور نہ جلدی۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُوْنَ ۝

7:35 اے بنی آدم! (ہم نے انسانی تہذیب کی ابتدا میں ہی نصیحت کر دی تھی کہ) جب ہمارے پیغمبر تم ہی میں سے مقرر ہو کر تمہارے پاس آئیں اور میرے پیغامات تمہیں سنائیں تو اصول یہ رہے گا کہ جو شخص بھی سیدھی راہ اپنائے گا اپنی اصلاح کر لے گا اور معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا نہ وہ غم ناک اور کسی پچھتاوے کا شکار ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

7:36 لیکن جو لوگ ہمارے پیغامات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے تکبر برتتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جو آتشِ جہنم کے ساتھی ہوں گے اور اس میں رہیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝

7:37 کون ہے جو خود پر اس سے بڑا ظلم کرے کہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ ایسے لوگ وہ ہیں کہ انہیں (انکے برے عملوں کی سزا کا وہ حصہ) پہنچتا ہے جو ہماری کتاب میں درج ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارے موت کے فرشتے ان تک پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں 'وہ سب کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے اور ان سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے انہوں نے ہمیں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اس طرح وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ سچائی سے انکار کرتے رہے تھے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝

7:38 اللہ ان سے فرمائے گا کہ گزرے ہوئے دیہی اور شہری نافرمان باشندوں کے ساتھ مل کر آتش جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ بعد میں آنے والا ہر گروہ پچھلے لوگوں کو الزام دے گا 'ہمارے پروردگار یہی ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں آتش کا دگنا عذاب دیجئے۔ وہ فرمائے گا سب کے لئے دگنا عذاب ہے اس لئے کہ تم نے اپنے علم سے کام نہیں

لیا۔

وَقَالَتْ اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ع 11

7:39 تو ان میں سے پہلے کے لوگ بعد والوں سے کہیں گے تم سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں نہ تم کسی طرح ہم سے بہتر ہوئے۔ جو کچھ تم نے اپنی زندگی سے کمایا اب اس کے بدلے میں عذاب کا مزا چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝

7:40 جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ انہیں بہشت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ ایسے ہی ناممکن ہے جیسے سوئی کے ناکے میں سے اونٹ گزر جائے۔ دوسروں کی محنت کا پھل کھانے والے مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

7:41 جہنم ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اور ہمارا قانون انسانی حقوق کو تلف کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

7:42 اور وہ لوگ جو ایمان سے فیض یاب ہو کر امن و سلامتی کا باعث بنتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے افراد اور معاشرے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو وہی لوگ ہیں جو ہمیشہ بہشت میں رہیں گے۔ یاد رکھو کہ ہم کسی شخص پر اس کی حیثیت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ [55:45-47, 3:133-136, 2:25]

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

7:43 ہم ان کے دلوں سے ہر طرح کے منفی جذبات نکال دیں گے اور ان کے نیچے شفاف پانی کی نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اتنی مبارک منزل کی راہ دکھائی۔ اگر اللہ ہمیں یہ

ہدایت نہ دیتا تو ہم یہ راستہ نہ دیکھتے۔ بے شک ہمارے رب کے پیغمبر حق لے کر آئے پھر ایک ندا آئے گی۔ یہ وہ بہشت ہے جس کا تمہارے اعمال کے نتیجے میں تمہیں وارث بنا دیا گیا ہے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

7:44 بہشت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے کہیں گے جو وعدے ہمارے رب نے ہم سے کئے تھے ہم نے انہیں سچ پایا ہے۔ کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدوں کو سچ پایا؟ وہ کہیں گے بالکل۔ اس وقت ایک منادی دینے والا پکار کر کہے گا 'وہ لوگ اللہ کی رحمت سے دور ہیں جنہوں نے انسانی حقوق کو پامال کیا تھا۔

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وقف لازم

7:45 یہی لوگ تھے جو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس راہ میں کجی پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ تو آخرت کی زندگی ہی سے انکار کیا کرتے تھے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

7:46 جنت اور جہنم کے لوگوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔ بلندیوں پر کچھ لوگ ہوں گے جو اپنی بصیرت سے لوگوں کی کیفیت سمجھتے ہوں گے۔ وہ اصحاب جنت کو "سلام علیکم" کہیں گے۔ یہ لوگ ابھی جنت میں داخلے کی امید رکھتے ہوں گے۔ (لفظ اعراف اُن لوگوں کے لئے آیا ہے جنہیں انسانیت میں بلند درجہ حاصل ہوا۔ اس میں بصیرت کی بلندی بھی شامل ہے)

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ ع 5 8 12

7:47 بلندیوں پر موجود لوگ جب اصحاب جہنم کو دیکھیں گے تو کہیں گے ہمارے پروردگار! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ فرمایئے جو دوسروں پر ظلم کیا کرتے تھے اور حقوق انسانی کو نظر انداز کئے رکھتے تھے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

7:48 بلندیوں پر فائز لوگ ایک اور گروہ کو اپنی بصیرت سے ان کی کیفیت دیکھ کر پہچان لیں گے اور کہیں گے

تمہارے جمع کئے ہوئے خزانے کچھ کام نہ آئے اور نہ تمہاری بڑی تعداد۔ اور جو تکبر تم کیا کرتے تھے وہ بھی کچھ کام نہ آیا۔
[غور فرمایئے تو سورۃ الاعراف کی ان آیتوں میں دنیاوی زندگی کا ذکر بھی ہو رہا ہے۔ آخرت کے جنت و جہنم کی طرح اس دنیا میں بھی جنتی اور جہنمی معاشرے ہماری نگاہوں سے گزرتے ہی رہتے ہیں۔]

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

7:49 (اعراف یعنی بلندیوں والے لوگ ان اہل جنت کی طرف اشارہ کر کے اہل جہنم سے کہیں گے) دیکھو! کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کا سایہ نہ ڈالے گا تو اے جنتی معاشرے کے لوگو! اب تم ہمیشہ کی بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ نہ تمہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ تم کبھی دل گرفتہ ہو گے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

7:50 جہنم والے پھر بہشت والوں کو پکاریں گے۔ ہمیں بھی بہتے ہوئے پانی سے کچھ فیض اٹھانے دو اور اس رزق سے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ انہیں جواب دینے کے لئے کہا جائے گا کہ اللہ نے بہشت کی نعمتوں کو ان لوگوں پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے پیغامات سے انکار کرتے تھے اور اس کی آیات کو چھپایا کرتے تھے۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

7:51 یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا تھا اور دنیاوی زندگی کی کشش نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو آج کے دن ہم انہیں اسی طرح نظر انداز کرتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔ وہ ہماری آیات کے بارے میں لمبی چوڑی بحثیں کرتے رہتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

7:52 (یہ وقت پھر نہیں آئے گا۔) ہم نے انہیں ایک ایسی کتاب عطا کر دی ہے جسے علم و دانش کے ساتھ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے روشن راہنمائی اور رحمت ہے جو اس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ [اس کتاب میں وہ قوت ہے کہ یہ جہنمی معاشروں کو جنت ارضی میں تبدیل کر سکتی ہے۔]

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا

مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع 6 6 13

7:53 کیا یہ لوگ اس وقت کے منتظر ہیں جب ان کے اعمال کے نتائج ان کی آنکھوں میں گھور رہے ہوں گے۔ جس دن نتائج سامنے آ جائیں گے تو اللہ کے پیغامات کو نظر انداز کرنے اور بھلا دینے والے کہیں گے آہ! بے شک ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچائی لے کر آئے تھے۔ کیا کوئی شفاعت کرنے والا ہے جو ہماری شفاعت کرے؟ یا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم دنیا میں واپس لوٹا دیئے جائیں تا کہ ان اعمال سے بہتر کام کریں جو ہم پہلے کر گزرے۔ لیکن اب تو انہوں نے خود کو بڑے خسارے میں ڈال لیا ہے اور جو جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے انہی نے انہیں بہکا دیا ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:54 (ابھی موقع ہے کہ تم غور کرو۔) اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے جس نے چھ مراحل میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ اپنی قدرت کے تخت شاہی پر تخت نشین ہو گیا۔ وہی رات پر دن کو غالب کرتا ہے۔ وہ دن اور رات جو ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہیں۔ اسی نے سورج اور چاند ستاروں کو پیدا کیا اور اپنے حکم کا تابع بنایا۔ سنو! کہ عالم خلق بھی اسی کا ہے اور عالم امر بھی اسی کا ہے۔ بڑا ہی برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ [عرش الٰہی = اس کا تخت قدرت = اقتدار کل = سرچشمہ حیات ۔ عالم امر میں اللہ اپنی مرضی کے مطابق قوانین بناتا ہے اور عالم خلق یعنی کائنات میں ان قوانین کو نافذ کرتا ہے اور پھر ان میں کبھی تبدیلی نہیں کرتا۔ 57:4, 7:54,3:10 2:13, 50:38, 41:10, 25:59, 11:7,]

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

7:55 اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ طور پر پکارو وہ اعتدال سے باہر نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

7:56 اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ نہ خونریزی کرو اور نہ بدعنوانی بلکہ اللہ کو خوف اور امید کے ساتھ یاد کرتے رہو۔ بے شک اللہ کی رحمت ان لوگوں کے قریب ہے جو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

7:57 وہی تو ہے جو خوشگوار ہوائیں بھیجتا ہے جو اس کی رحمتوں کی خوشخبری لے کر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہوائیں بھرے ہوئے بادلوں کو لے کر آتی ہیں تو ہم انہیں اس سرزمین کی طرف بھیج دیتے ہیں جس میں زندگی کے آثار نہیں ہوتے پھر ہم ان بادلوں سے مینہ برساتے ہیں جس سے ہر طرح کے پھل ہم پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو اور مردہ قوموں کو زندگی بخش سکتے ہیں۔ یہ بات ہم نے اس لئے بیان کی ہے تا کہ تم اس پر غور و فکر کرو۔ اسے یاد رکھو اور دونوں جہانوں میں بلند مقام حاصل کرو۔

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝ ع 7 5 14

7:58 ہمارا اصول ہے کہ جو زمین اچھی طرح تیار کی گئی ہو وہ عمدہ نباتات، پھول، پھل اور سبزیاں پیدا کرتی ہے۔ یہ سب اس کے پروردگار کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور جس زمین کو ٹھیک طرح تیار نہ کیا گیا ہو وہ تھوڑی سی فصل دیتی ہے۔ (یہی احوال قوموں کے عروج و زوال کا ہے) اس طرح ہم اپنی آیات کو تصریف کے ساتھ یعنی مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں۔ ہر اس قوم کے لئے جو اللہ کی رہنمائی پر شکر گزار رہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝

7:59 (اب کچھ گزرے ہوئے انبیاء اور ان کی قوموں کی تاریخ بیان کی جاتی ہے تا کہ تم سبق حاصل کرو) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا "اے میری قوم! صرف اللہ کی بندگی کرو یعنی اس کے بندوں کے کام آؤ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

7:60 ان کی قوم کے بڑوں نے جواب دیا ہم تو تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

7:61 نوح نے کہا "اے میری قوم! میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ جہانوں کے پروردگار کا پیغمبر ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

7:62 میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں۔ میں اللہ کی طرف سے وہ حقائق جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

7:63 تمہیں یہ بات عجیب کیوں لگتی ہے کہ تم ہی میں سے ایک انسان کے ذریعے تمہارے پروردگار نے ایسی تعلیم بھیجی ہے جس سے تم سربلند ہو سکتے ہو اور جو تمہیں تنبیہ کرتا ہے کہ تم راہِ راست پر چلو اور اللہ کی رحمت کے حقدار بنو۔

ع 8 15 فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝

7:64 لیکن جب انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے نوح اور ان کے ساتھیوں کو بحری جہاز میں بچا لیا اور ہماری آیات کو جھٹلانے والوں کو غرق کر دیا۔ وہ ایسی قوم تھی جو بصیرت سے عاری ہو چکی تھی۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

7:65 پھر قوم عاد کی طرف ہم نے ان ہی کے بھائی ھود کو بھیجا۔ انہوں نے کہا "اے میری قوم بندوں کے کام آ کر اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم سلامتی کی راہ پر نہیں چلنا چاہتے؟

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

7:66 ان کی قوم کے لیڈر جو منکرین حق تھے کہنے لگے "ہم دیکھتے ہیں کہ تم نادان ہو اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ تم جھوٹ تراشتے ہو۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:67 ھود نے کہا "اے میری قوم! مجھ میں نادانی کی کوئی بات نہیں۔ میں تو جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝

7:68 میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے امانت دار ناصح ہوں۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

7:69 تمہیں یہ بات عجیب کیوں لگتی ہے کہ تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے تمہارے پروردگار نے ایسی تعلیم

بھیجی ہے جس سے تم سر بلند ہو سکتے ہو۔ وہ تمہیں تنبیہ کرتا ہے کہ اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشیں بنایا اور تمہیں خوب آباد کیا تو تم اللہ کی قدرت کو یاد رکھو تا کہ کامیابیاں تمہارے قدم چومیں۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

7:70 وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ کی بندگی کریں اور جن کی پرستش ہمارے آباؤ اجداد کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں؟ اگر تم سچے ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے رہتے ہو۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

7:71 ھود نے کہا تمہارے پروردگار کا عذاب اور اس کا قانون مکافات تمہارے سر پر آ پہنچا ہے اور تم ہو کہ مجھ سے کچھ ناموں کی بحث میں پڑے ہو جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے گھڑ لئے ہیں۔ اللہ نے ان گھڑے ہوئے ناموں والے معبودوں کے لئے کوئی سند نازل نہیں فرمائی تو اب نتائج کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر رہوں گا۔ [53:22]

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

ع 9 16 7:72 [قوم عاد عرب میں مضبوط سلطنت رکھتے تھے لیکن جب انہوں نے اپنے پیغمبر کی بات نہ سنی تو (گویا) طوفانی ہواؤں نے انہیں تباہ کر دیا 41:16] ہم نے ھود اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان کی قوم کی جڑ کاٹ ڈالی کہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اور وہ ایسے نہ تھے جو کبھی ایمان لے آئیں۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

7:73 قوم عاد کے جانشینوں کی طرف ہم نے انہی کے بھائی صالح کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! بندوں کے ساتھ بھلائی کر کے اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ دیکھو! تمہارے پاس تمہارے رب کی علامت ہو گی۔ اس اونٹنی کو تم اللہ کی اونٹنی سمجھو جو تمہارے لئے فرمانبرداری کی علامت ہو گی۔ اسے اللہ کی زمین پر کھانے پینے کے لئے چھوڑ دو اور اسے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچانا ورنہ دردناک سزا تمہیں آ پکڑے گی۔ [اس قوم کے بڑے

بڑے زمیندار کھیتوں اور پانی کے وسائل کو اپنے کنٹرول میں رکھتے تھے جبکہ غریب لوگ پریشان حال تھے۔ اونٹنی دراصل ان غریبوں کی نمائندہ مقرر کی گئی تھی۔]

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

7:74 صالح نے کہا' یاد کرو کہ اللہ نے تمہیں قوم عاد کا جانشین بنایا اور بہت سی زمین تمہارے اختیار میں دی۔ تم وادیوں میں شاندار محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر تعمیر کرتے ہو تو اللہ کی قدرتوں اور نعمتوں کو یاد رکھو اور زمین میں فساد اور بدعنوانی نہ پھیلاؤ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

7:75 قوم کے بڑوں نے کمزور غریب لوگوں سے جو اہل ایمان تھے، پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہے کہ صالح کو اس کے پروردگار نے بھیجا۔ وہ بولے، صالح جو پیغام لائے ہیں ہم اس کی سچائی پر ایمان رکھتے ہیں۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

7:76 (بڑے زمیندار خوب سمجھتے تھے کہ مساوات سے تو انہیں مالی نقصان ہوگا) تو جنہوں نے تکبر کی راہ اپنا رکھی تھی ان غریبوں سے کہنے لگے جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

7:77 پھر انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی پھر کہنے لگے' اے صالح! ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے آئے ہو اگر تم واقعی رسولوں میں سے ہو۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

7:78 تباہی ان کے پاؤں تلے سے ایک زبردست زلزلے کی شکل میں آئی اور وہ اپنے گھروں میں مردہ پڑے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

7:79 صالح اس بستی سے دل گرفتہ ہو کر نکلے تو مخاطب قوم ہوئے اور کہتے جاتے تھے' اے میری قوم! میں نے تم

تک اپنے رب کا پیغام پہنچایا اور خلوص کے ساتھ تمہیں نصیحت کی لیکن تم اچھا مشورہ دینے والوں کو ناپسند کرتے تھے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:80 اور لوط کی داستان یہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا 'تم ایسی بے حیائی کے کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی قوم نے نہیں کیے۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

7:81 تم جنسی خواہش کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں اور مردوں کے پاس جاتے ہو بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو تمام حدیں پار کئے جاتے ہو اور اس طرح اپنا ہی زبردست نقصان کرتے ہو۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝

7:82 ان کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ لوط اور ان کے ساتھیوں کو اپنے شہر سے نکال دیں۔ یہ ذرا زیادہ پاکباز بننا چاہتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

7:83 بالآخر ہم نے لوط اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا سوائے ان کی بیوی کے کیونکہ وہ ایمان و عمل میں پیچھے رہ جانے والی تھیں۔ [پیغمبروں کی مفصل تاریخ سورۃ نمبر 11 ھود میں ملاحظہ کریں۔]

ع 10 12 17 وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

7:84 پھر ہم نے ان پر ایک غیر معمولی بارش برسائی۔ غور کرو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

7:85 اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے کہا 'اے میری قوم بندوں کے کام آ کر اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم تک تمہارے رب کا روشن پیغام آ پہنچا ہے تو اب ناپ تول کا خاص خیال رکھو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں نقصان نہ پہنچاؤ۔ نہ اصلاح کے بعد زمین میں فساد اور بدعنوانی کرتے پھرو۔ تمہارے لئے اسی میں بہتری ہے اگر تم ایمان کی سعادت حاصل کر کے امن و سلامتی پر استوار معاشرہ قائم کرو۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

7:86 حضرب شعیب نے فرمایا اے میری قوم تم راستوں میں اسلئے مت بیٹھا کرو کہ تم لوگوں کو دھمکاؤ۔ نہ اہل ایمان کو اللہ کی راہ سے روکا کرو۔ نہ اس سیدھی راہ میں کجی پیدا کیا کرو۔ یاد کرو جب تم تھوڑے سے ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تمہیں خوب آباد کیا۔ اس بات کا بھی خیال رکھا کرو کہ ماضی میں فساد پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

7:87 تم میں سے ایک گروہ نے اس پیغام کو قبول کرلیا ہے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو اس سے انکار کرتا ہے تو ذرا صبر سے انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے۔ وہ سب سے بہتر منصف ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝

7:88 قوم کے متکبر لیڈر بولے ہم یقیناً تمہیں اور ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ اگر تم ہمارے طریقے پر واپس نہ آئے۔ شعیب نے کہا اگرچہ ہم تمہارے طریق کو پسند نہ کریں؟

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

7:89 اگر ہم تمہاری راہ کو اپنائیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچالیا ہے تو ہمارا شمار اللہ پر جھوٹ گھڑنے والوں میں ہوگا۔ یہ ہمارے لئے ممکن ہی نہیں کہ ہم اللہ جو ہمارا رب ہے اس کی مرضی کے خلاف تمہاری راہ پر چلیں۔ ہمارا پروردگار (حق و باطل) ہر شے سے پوری طرح واقف ہے لہٰذا ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیجئے۔ اور آپ تو ہیں ہی بہترین فیصلہ کرنے والے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

7:90 جو قوم کے بڑے لیڈر تھے اور سچائی سے انکار کرتے تھے کہنے لگے لوگو! تم نے اگر شعیب کی پیروی کی تو تم بہت نقصان اٹھاؤ گے۔ [تجارت میں تمہارے بڑے منافع ختم ہو کر رہ جائیں گے۔]

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

7:91 پھر ایک زبردست زلزلے (گویا شدت سے ہلا کر اور الٹ کر پھینک دینے والا عذاب) نے انہیں آ پکڑا اور صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں زمین پر بے جان پڑے تھے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝

7:92 جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا ایسے برباد ہوئے گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہیں تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے کتنے بڑے نقصان میں پڑ گئے۔ انہوں نے خود کو گھاٹے میں ڈالا۔

ع 11 فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝

7:93 (شعیبؑ اللہ سے خبر پا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ راتوں رات وادی میں جا کر محفوظ رہے۔) جاتے جاتے کہنے لگے اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچائے اور تمہیں مخلصانہ مشورے دیئے۔ اب میں کیسے ان لوگوں پر آنسو بہاؤں جو حق سے انکار کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝

7:94 ہم نے جب بھی کسی بستی کی طرف نبی بھیجا تو ہمارے قانون نے وہاں کے باشندوں کو مشکلوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا تا کہ وہ تکبر چھوڑ کر انکساری کریں۔ [یہ تنبیہ اور آزمائش بھی اللہ کی رحمت ہوتی تھی کہ لوگ تباہی سے پہلے ٹھیک ہو جائیں۔]

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

7:95 پھر ہم نے ان کی مشکلات کی جگہ بہتر حالات پیدا کیے یہاں تک کہ وہ خوشحال ہو گئے لیکن بجائے شکر گزار ہونے کے وہ کہنے لگے یہ تو عام دستور ہے ہمارے آباؤ اجداد بھی اونچ نیچ اور مشکلات میں مبتلا ہوتے رہے۔ پھر ہمارے قانون نے اچانک انہیں آ پکڑا جب وہ اس کا خیال تک نہ کرتے تھے۔ [لوگ یہی سمجھتے رہے کہ مشکلیں اور آسانیاں اتفاق سے آتی جاتی ہیں۔]

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

7:96 اگر بستیوں کے لوگ ہمارے احکام اور قوانین پر یقین رکھتے اور سلامتی کی راہ پر چلتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن جب انہوں نے سچائی کو جھٹلایا تو ہمارے قانون نے انہیں ان کاموں کے سبب پکڑ لیا جن کے وہ عادی ہو چکے تھے۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝

7:97 کیا کسی بستی کے لوگ خود کو محفوظ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ رات کو ہمارے قانون کی گرفت میں آ جائیں جب وہ آرام سے سو رہے ہوں۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

7:98 یا پھر کسی بستی کے باشندے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں کہ ہمارا قانون مکافات انہیں دن میں آ پکڑے جب وہ ہنستے کھیلتے ہوں۔

ع 12 6 2 اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

7:99 کیا وہ اللہ کے قوانین کا آہستہ آہستہ آگے بڑھنا نہ سمجھ کر نڈر ہو جاتے ہیں؟ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کا قانون انہیں غیر مشروط سلامتی عطا کرتا ہے۔ یہ سوچ صرف ان لوگوں کی ہوتی ہے جو بالآخر بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

7:100 کیا یہ ان لوگوں کے لئے سبق نہیں جو گزری ہوئی نسلوں کے جانشین بنائے جاتے ہیں کہ ان کا انجام بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ اقوام عالم میں پیچھے رہ جانا خود ایک مصیبت ہے۔ ہمارا قانون ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں پر مہر لگا دیتا ہے پھر وہ نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

7:101 یہ تھیں کچھ بستیاں جن کے کچھ تاریخی واقعات ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ ان کے پیغمبر سچائی کی کھلی نشانیاں لے

کر آئے تھے لیکن وہ ایسے نہ تھے کہ جس بات سے پہلے انکار کر چکے ہوں اسے قبول کر لیں۔ اس طرح منکرین حق کے دلوں پر اللہ کا قانون مہر لگا دیتا ہے اور وہ بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝

7:102 ہم نے ان قوموں کی اکثریت میں عہد کی پابندی نہ پائی (17:70) اور ہم نے اکثریت کو فاسق ہی پایا جو نافرمانی سے باز نہیں رہتے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

7:103 ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے پیغام دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا لیکن انہوں نے خود کے ساتھ ظلم کیا اور اس پیغام کی عظمت کو نہ پہنچانا۔ دیکھو کہ فساد اور بدعنوانی پھیلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:104 موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں جہانوں کے پروردگار کا پیغمبر ہوں۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝

7:105 مجھ پر لازم ہے کہ اللہ کے بارے میں سوائے سچ کے کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے رب کی جانب سے ایسا پیغام لایا ہوں جس کی سچائی واضح ہے۔ اب تم بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

7:106 فرعون نے کہا اگر تم سچائی کی کھلی نشانیاں لائے ہو تو انہیں پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝

7:107 موسیٰ نے اپنے مضبوط دلائل بہت اعتماد اور دانش مندی کے ساتھ پیش کئے جو فرعون کے لئے گویا ایک اژدہا جیسے تھے۔ [نوٹ کیجئے کہ عصا، سانپ، اژدہا وغیرہ ان آیات میں تشبیہ کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔ دیکھئے 3:7]

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ع 13 3

7:108 موسیٰ کے یقین کو حاضرین نے روشن دیکھا۔ [20:17-21]

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝

7:109 قوم فرعون کے درباری اور لیڈر بولے یہ شخص تو ایک صاحب علم ساحر ہے۔ [اس کی باتوں میں دھوکا ہے۔]

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝

7:110 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ حمایت حاصل کر کے یہ تم لوگوں کو تمہاری سرزمین سے نکالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فرعون نے کہا اب تم ہی بتاؤ کہ تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ۙ

7:111 وہ بولے فی الحال موسیٰ اور اس کے بھائی کو نگاہ میں رکھیے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجئے۔

يَّاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝

7:112 کہ وہ ہوشیار مباشین کو آپ کے پاس لے کر آئیں۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

7:113 بڑے بڑے مباشین فرعون کے دربار میں حاضر ہوئے۔ کہنے لگے اگر ہم غالب رہے تو کیا ہمیں کچھ انعام ملے گا؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

7:114 فرعون نے جواب دیا ہاں! بلکہ تم میرے قریبی درباریوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝

7:115 پھر وہ بولے اے موسیٰ! یا تو تم ابتدا کرو اور یا ہمیں اپنا معاملہ پہلے پیش کرنے دو۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝

7:116 موسیٰ نے انہیں شروع کرنے کے لئے کہا۔ جب انہوں نے بات شروع کی تو گویا لوگوں کی آنکھوں کو حیران کر دیا۔ وہ اتنے مرعوب ہوئے کہ انہوں نے ایسی خطابت پہلے کبھی سنی ہی نہ تھی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ۚ

7:117 ہم نے موسیٰ کو حکم دیا پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دو اور دیکھو کہ تمہارے دلائل کس طرح ان کی جھوٹی خطابت کو نگل جاتے ہیں۔ [عصا = سہارا = قوت = قائل کر دینے والے دلائل۔]

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

7:118 تو حق غالب آیا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ باطل ثابت ہو گیا۔

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝

7:119 وہ اسی جگہ شکست کھا گئے اور بے عزتی سے ہمکنار ہوئے۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝

7:120 پھر مباحثے کے لئے آنے والے ماہروں نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:121 کہا کہ ہم پروردگار عالم پر ایمان لاتے ہیں۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

7:122 جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

7:123 فرعون طیش میں آ گیا۔ اور کہا کیا تم اس پر ایمان لاتے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو ایک سازش ہے جو تم سب نے مل کر شہر میں تیار کی ہے تا کہ تم میرے عوام کو بغاوت پر اکساؤ اور حکومت کا تختہ الٹ دو۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

7:124 میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور پھر تم سب کو صلیب پر چڑھا دوں گا۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝

7:125 انہوں نے جواب دیا ہمیں تو بالآخر اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہی ہے۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاۗءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ ع 14 18 4

7:126 کیا تم ہم سے محض اس بات کا انتقام لیتے ہو کہ جب ہمارے پروردگار کی آیات ہم تک پہنچیں تو ہم نے انہیں مان لیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ثابت قدم رکھئے اور اس حالت میں وفات دیجئے کہ ہم آپ کے سامنے سر

جھکانے والے ہوں۔[2:250]

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝

7:127 قوم فرعون کے بعض سرداروں نے کہا' کیا تم موسیٰ اور اس کے لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے کے لئے چھوڑ دو گے؟ اور اپنی حکومت اور اپنے معبودوں کو ترک کر دو گے؟ فرعون بولا' ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی لڑکیوں اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیں گے۔ ہمیں ان پر پوری قوت حاصل ہے۔[قتل = ذلیل وحقیر کرنا = غیر مؤثر بنا دینا = تباہ و برباد کر دینا = علم و تربیت سے محروم رکھنا۔ لڑکیوں اور عوتوں کو زندہ چھوڑ دینا = کمزور لوگوں کو آگے بڑھانا = ان لوگوں کو آگے بڑھانا جن میں جوہر اور جرأت کی کمی ہو]۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

7:128 موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے احکام سے مدد حاصل کیا کرو اور ثابت قدم رہو۔ یاد رکھو کہ زمین صرف اللہ کی ہے اور وہ اپنے بندوں کو اپنے قوانین کے مطابق اس کا وارث بناتا ہے۔ انجام ان ہی لوگوں کا اچھا ہوتا ہے جو اللہ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔[21:105]

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 15 3 5

7:129 وہ لوگ شکایتاً کہنے لگے' ہم نے تمہارے آنے سے پہلے بھی اذیت اٹھائی اور تمہارے آنے کے بعد بھی'۔ موسیٰ نے جواب دیا 'تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو تباہ کر دے گا اور تمہیں ان کی جگہ زمین میں اقتدار عطا کرے گا۔ پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

7:130 (فرعون کی حکومت کا غیر منصفانہ نظام پہلے ہی ڈول رہا تھا۔ 7:94) جب ہمارے قانونِ مکافات نے قحط اور زرعی پیداوار سے انہیں آزمایا (تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایسے مصائب سے نمٹنے کے لئے تیار نہ تھے۔) یہ موقع تھا کہ وہ ٹھہر کر ذرا سوچتے۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

7:131 لیکن ان کا رویہ یہ رہا کہ اگر انہیں کہیں سے فائدہ حاصل ہوتا تو کہتے کہ یہ ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے اور اگر کوئی مصیبت ان پر پڑتی تو وہ اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے۔ خوب غور سے سن لو کہ بدشگونی یا نیک شگونی کوئی شے نہیں ہوتی۔ ہر بات اللہ کے قانون کے مطابق واقع ہوتی ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات جانتے سمجھتے نہیں۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

7:132 آل فرعون یہی کہتے رہے جو کچھ نشانیاں تم ہم تک پہنچا رہے ہوتا کہ ہمیں اُن کے ذریعے دھوکا دے سکو تو جان لو کہ ہم ان پر ایمان لانے والے نہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

7:133 (ان کا نظام حکومت قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے بہت ناقص تھا۔) جب ہمارے قانون کے مطابق ان پر طوفان اور سیلاب آتے۔ ٹڈی دل چھا جاتے اور فصلوں، مویشیوں اور انسانوں کی بیماریاں آتیں تو وہ بہت نقصان اٹھاتے۔ یہ کھلی علامات تھیں کہ وہ اصلاح کی طرف متوجہ ہوں لیکن فرعون اور اس کے درباری ذمہ داری قبول کرنے کے لئے حد سے زیادہ متکبر تھے۔ وہ غلط نظام حکومت چلانے کے مجرم تھے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

7:134 (اور وہ وہم وگمان سے آزاد نہ ہوتے تھے۔) جب کوئی مشکل ان پر آتی تو وہ موسیٰ سے رجوع کرتے کہ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو کیونکہ اس نے تم سے عہد کر رکھا ہے تاکہ ہماری مصیبت دور ہو جائے پھر ہم تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

7:135 جب وہ مشکل ہمارے قانون کے مطابق اپنا وقت پورا کر لیتی تو وہ موسیٰ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ توڑ دیتے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

7:136 بالآخر ہمارے قانون مکافات نے انہیں آ گھیرا اور انہیں سمندر میں غرق کر ڈالا۔ وہ ہمارے پیغامات کو جھٹلاتے رہے تھے اور وہ ایسے لوگ تھے جو عیش پرستی کی حالت میں انجام سے غافل رہنا چاہتے تھے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝

7:137 اور وہ قوم جو مظلوم اور کمزور تھی ہم نے انہیں اس سرزمین کا وارث بنا دیا جس کے مشرق و مغرب میں ہم نے اپنی نعمتیں فراوانی کے ساتھ مہیا کر رکھی تھیں۔ آپ کے رب کے مبارک احکام بنی اسرائیل کے حق میں پورے ہوئے کیونکہ وہ ثابت قدم رہے تھے۔ فرعون اور اس کی قوم کی عظیم الشان تعمیرات کو ہم نے زمین سے ہموار کر دیا جو انہوں نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ بنائی تھی۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

7:138 جب (بنی اسرائیل) انہوں نے سمندر پار کر لیا (اور صحرائے سینا میں پہنچ گئے 2:50) تو بنی اسرائیل کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جو بتوں کی پرستش کر رہے تھے۔ وہ بولے 'اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ان کے معبودوں جیسا ایک معبود بنا دیجئے'۔ موسیٰ نے کہا 'تم ایسے لوگ ہو جو جہالت کے اندھیروں میں بھٹکنا چاہتے ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

7:139 یہ بت پرست جو کچھ کر رہے ہیں سراسر باطل ہے۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝

7:140 موسیٰ نے کہا 'کیا میں تمہارے لئے ایک اللہ کو چھوڑ کر اور معبود ڈھونڈوں جبکہ اس نے تم پر دیگر قوموں سے زیادہ فضل کیا ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ ع 16 12 6

7:141 (اے بنی اسرائیل!) یاد کرو جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی۔ وہ تمہیں خوفناک سزائیں دیا

کرتے تھے۔تمہارے بیٹوں کو قتل کیا کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔یہ تمہارے رب عظیم کے قانون مکافات کی جانب سے تم پر استقامت کا ایک بڑا اظہار تھا۔[(40:52, 28:4, 27:4, 2:49)۔قتل کے لئے دیکھئے 7:127]

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

7:142 پھر وہ وقت آیا جب ہم نے موسیٰ کو تیس راتوں کے لئے طلب کیا اور پھر مزید دس راتیں بڑھا کر چالیس راتوں کی مدت پوری کرنے کو کہا۔(طور سینا پر) جاتے ہوئے موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میں تمہیں ہماری قوم کا نگراں بناتا ہوں۔تم ان کی اصلاح اور امن وامان کا خیال رکھنا۔فساد پیدا کرنے والوں سے ہرگز متاثر نہ ہونا۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

7:143 جب موسیٰ مقررہ وقت پر پہنچے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو وہ بولے 'میرے پروردگار! مجھے اپنی ایک جھلک دکھایئے تاکہ میں آپ کو بہتر طور سے سمجھ سکوں۔اللہ نے کہا 'تم میری جھلک نہیں دیکھ سکتے۔اتنا کافی ہے کہ غور سے اس پہاڑ کی طرف دیکھو۔جب اللہ نے پہاڑ کو شدید بجلی کے ساتھ روشن کیا تو پہاڑ اس شدت کی گرج اور چمک سے جیسے دھل گیا۔جب موسیٰ نے پہاڑ پر نظر ڈالی تو موسیٰ کو ایسا محسوس ہوا جیسے پہاڑ ریزہ ریزہ گویا دھل کر رہ گیا ہو اور موسیٰ یہ تصور کرتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔جب ان کے ہوش وحواس بحال ہوئے تو بولے 'بے شک آپ کی شان نہایت عظیم بہت بلند ہے۔میں اپنی فرمائش سے باز آتا ہوں اور میں اہل ایمان کی صف اول میں شامل ہوں۔[غور فرمایئے کہ 7,369 فٹ اونچا کوہ طور آج بھی اسی طرح قائم ہے۔وہ کبھی ریزہ ریزہ نہیں ہوا تھا لہٰذا ہم نے اس آیت کا ترجمہ تشبیہ واستعارے کے طور پر کیا ہے۔آیات 2:55, 2:118, 7:155 ملاحظہ فرمایئے۔]

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

7:144 اللہ نے کہا 'اے موسیٰ میں نے تمہیں اپنے پیغام اور کلام کے ذریعے لوگوں سے منتخب کیا ہے۔لہٰذا جو کچھ تمہیں میں نے عطا کیا ہے اسے تھامے رکھو اور ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو عملی طور پر شکر گزار رہتے ہیں۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

7:145 ہم نے موسیٰ پر قانون تحریر شدہ شکل میں فرض کر دیا۔ اس میں ہر ضروری معاملے کے لئے مفصل نصیحت تھی اور کہا ان تعلیمات کی تختیوں کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ بھی انہیں تھامے رہیں۔ یہ بہترین تعلیمات ہیں۔ میں عنقریب تم سب کو دکھادوں گا کہ ان احکام کی خلاف ورزی کرنے والے کتنی پرخطر سمت میں رواں دواں ہیں۔ [39:18]

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

7:146 اگر یہ نافرمان لوگ میری سب آیات کو پڑھ لیں پھر بھی ملک میں ناحق تکبر کرتے رہیں گے۔ سب آیات دیکھنے کے بعد بھی اور ٹھیک ٹھیک راہنمائی پالینے کے بعد بھی وہ سچائی کو قبول نہ کریں گے لیکن گمراہی کی راہیں انہیں خوب روشن لگیں گی اور وہ انہیں قبول کر کے ان راہوں پر چلتے رہیں گے۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے پہلے ہی سے ہماری آیات کو جھٹلانے کا اور ان میں موجود حکمت و دانش سے غافل رہنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ [جو واقعہ اللہ کے قانون مکافات کے ذریعے ظہور میں آتا ہے اللہ اس واقعہ کو اپنی ذات پاک سے منسوب کر لیتا ہے۔ مثلاً فلاں بات اللہ کے قانون کے مطابق ہوئی = یہ کام اللہ نے کیا۔]

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع 17 7

7:147 جو لوگ ہمارے پیغامات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے ہیں ان کے سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ کیا انہیں اپنے کئے دھرے کے علاوہ بھی کوئی سزا ملتی ہے؟ [آخرت سے ملاقات = دوسری زندگی = مستقبل = آنے والا کل آج کی آخرت ہے = اعمال کی جزا و سزا۔ آخرت میں انصاف پر یقین نہ ہو تو انسان دنیاوی زندگی میں بے انصافیاں کرنے سے نہیں ڈرے گا۔]

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ ع 1 8

7:148 قوم موسیٰ نے موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد ایک بچھڑے کو زیورات کے ساتھ سنگارہ اور پھر اسکو معبود بنا لیا۔ یہ بچھڑا تو صرف ایک جسم تھا جو بچھڑے کی سی آواز دیتا تھا۔ انہوں نے کیوں نہیں غور کیا کہ انہوں نے اس بچھڑے کو نہ بات چیت کرتے دیکھا نہ یہ کہ وہ انہیں کوئی سیدھا راستہ دکھا سکے۔ پھر بھی انہوں نے اسے معبود بنا لیا۔ وہ لوگ ہی ایسے تھے جو اپنی ذات پر ظلم کیا کرتے تھے اور سچائی کو اس کا جائز مقام نہ دیتے تھے۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

7:149 جلد ہی انہیں اپنے کیے پر پشیمانی ہوئی اور انہیں احساس ہوا کہ وہ بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری خطاؤں کو بخش نہ دیا تو ہم بہت نقصان اٹھائیں گے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۡ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

7:150 جب موسیٰ ناراضگی اور افسوس کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو کہنے لگے تم نے میرے بعد کتنی خرابی اختیار کی۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے رب کا حکم فوراً آ پہنچے۔ پھر انہوں نے وہ تختیاں جن پر احکام لکھے تھے ان کے سامنے رکھ دیں اور اپنے بھائی ہارون کے ساتھ بڑی سختی سے پوچھ گچھ کی۔ ہارون نے جواب دیا۔ اے میری والدہ کے بیٹے! یہ لوگ میرے ساتھ نہایت سختی سے پیش آئے اور میرے صبر کو کمزوری سمجھتے ہوئے مجھے قتل کرنے پر تل گئے۔ آپ میرے مخالفین کو خوش ہونے کا موقع نہ دیجئے اور مجھے برا نہ سمجھئے۔ [داڑھی اور سر کے بال پکڑنا سخت پوچھ گچھ کا استعارہ ہے۔ آیت 20:94 ملاحظہ فرمایئے ہارونؑ اللہ کے پیغمبر نے فرقہ بندی پر شرک کو گوارا کر لیا۔ فرقہ بندی جسے اب مکاتب فکر کہنے لگے ہیں اندازہ لگایئے کہ کتنی بڑی لعنت ہے۔]

ع 18 4 8 قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۡ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

7:151 موسیٰ نے کہا' میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو اپنی مغفرت کی حفاظت میں لے لیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں رکھئے۔ آپ سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝

7:152 بہرکیف جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کی ناراضگی کا نشانہ بنے اور اس دنیا ہی کی زندگی میں بے عزت ہو کر رہ گئے۔ ہمارا قانون جھوٹ گھڑنے والوں کو ایسی ہی سزا دیتا ہے۔

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

7:153 جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن سے لوگوں کو نقصان پہنچے پھر توبہ کر کے صحیح راہ پر آ جاتے ہیں اور لوگوں کے حقوق ادا کر کے امن وسلامتی کا ماحول قائم کرتے ہیں تو پھر آپ کا رب اپنی مغفرت کی حفاظت میں لینے والا مہربان ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝

7:154 جب موسیٰ نے غصے پر قابو پا لیا تو انہوں نے وہ تختیاں اُٹھائیں (جو انہیں کوہ طور پر دی گئی تھیں) اور ان پر ایسی تعلیم لکھی ہوئی تھی جو ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت تھی جو اپنے پروردگار کی بے حکمی سے ڈرتے ہیں۔

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝

7:155 موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر (70) لوگ منتخب کر کے ہمارے مقرر کردہ وقت پر حاضر کئے۔ (کوہِ طور پر) جب انہیں زلزلے (جو بجلی کی گرج اور چمک کے ساتھ تھے) کے جھٹکے محسوس ہوئے تو موسیٰ نے کہا' میرے پروردگار! اگر آپ چاہتے تو انہیں اور مجھے پہلے ہی تباہ کر دیتے۔ لیکن کیا آپ ہمیں کچھ نادانوں کے سبب تباہ کریں گے جو ہم میں سے چند بیوقوفوں نے کی ہے؟ [2:55] مگر تیرا قانون مشیت ہے۔ اسی کے ساتھ آپ تو اپنی متعینہ اقدار کے مطابق کسی کو گمراہ اور کسی کو ہدایت یافتہ پاتے ہیں۔ اپنے قانون مشیت کے مطابق آپ ہی ہمارے کارساز ہیں۔ پس آپ ہی ہماری لغزش کے ضرر سے ہماری توبہ کی بدولت بچا لیں۔ اور آپ ہم پر رحم کریں۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ

7:156 ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دیجئے اور آخرت میں بھی۔ ہم نے آپ کی روشن راہ اختیار کر لی ہے۔ اللہ نے کہا' میری سزا تو میرے قانون کے تحت واقع ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنی رحمت خصوصاً ان لوگوں کے نام کر دونگا جو پاک باز زندگی گزارتے ہیں اور اپنے مال و دولت میں بندوں کے لئے ان کا حصہ رکھتے ہیں اور ان کے لئے جو ہماری آیات پر ایمان لا کر امن کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ع 19 9

7:157 اب جو لوگ غیر اسرائیلی رسول اور نبی (محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں جنہیں وہ تورات اور انجیل میں جو ان کے پاس ہے لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ وہ تمام اچھے چیزوں کو جائز اور ناپاک چیزوں کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کے بوجھ ہلکے کر دیتے ہیں جو وہ وہم و گمان کی صورت میں اٹھائے پھرتے تھے۔ وہ ان تمام ذہنی اور جسمانی زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں جنہوں نے انہیں غلامی میں جکڑا ہوا تھا اور لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لاتے ہیں تو جو بھی ان پر ایمان لاتے ہیں ان کا احترام کرتے ہیں ان کے ساتھ ہر طرح تعاون کرتے ہیں اور اس روشنی میں چلتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوئی ہے۔ یہی لوگ ہیں جو ہمیشہ کے لئے کامیاب رہنے والے ہیں۔ [دیکھئے 5:15-16, 65:11, 76:4 ۔ اُمّی = بے پڑھے لکھے = غیر تعلیم یافتہ = غیر اسرائیلی۔ تورات و انجیل میں محمدؐ کا استثناء 18:15-18۔ انجیل یوحنا 14:16، 16:7, 65:11 ۔ فارقلیط = وہ جو تعریف کیا گیا = دلوں کو راحت پہنچانے والا۔]

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

7:158 فرما دیجئے 'اے بنی نوع انسان! میں تم سب کی جانب اللہ کا رسول ہوں۔ وہ جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حیات اور موت کے قوانین سب اس کے ہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرو۔ وہ نبی جو غیر اسرائیلی ہیں خود اللہ، اور اس کے قوانین اور کلام پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں۔ ان کی پیروی کرو تا کہ تم زندگی کے روشن راستے پر گامزن ہو جاؤ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝

7:159 قوم موسیٰ پر بھی ہم نے راہنمائی نازل کی تھی لیکن ان میں صرف ایک گروہ ایسا تھا جو حق و انصاف کی راہ پر چلا اور عدل کی روش پر قائم رہا۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

7:160 ہم نے مناسب تنظیم کے لئے ان کی بارہ جماعتیں بنا دیں۔ جب ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی جماعت کو لے کر چٹانی علاقوں میں پانی کی تلاش میں نکلو۔ پھر وہاں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر جماعت کو اپنی اپنی جگہ کی پہچان ہو گئی جہاں سے وہ پانی حاصل کر سکتے تھے۔ ہم نے انہیں اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھا اور انہیں کھانے کے لئے من و سلویٰ عطا کیا اور کہا کہ ہم نے جو پاک چیزیں تمہیں بطور رزق عطا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ ہم نے ان کے ساتھ ذرہ نا انصافی نہ کی لیکن وہ اپنے ہی لوگوں کے حقوق پامال کرنے لگے۔ [من و سلویٰ = وہ رزق جس سے معاشرے کا کوئی فرد محروم نہ رہے۔ لغوی طور پر ''من'' لذیذ پھلوں کو کہتے ہیں اور ''سلویٰ'' پرندوں کے ذائقے دار گوشت کو۔ ''عصا'' لاٹھی کے علاوہ قوت ارادی کو بھی کہتے ہیں اور اتحاد کو بھی۔ موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں نے ان بارہ چشموں کو کھود ڈالا تھا جو مدت سے بند پڑے تھے۔ کیونکہ اس وقت موسیٰؑ اپنی قوم میں نظام الٰہی نافذ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے لہٰذا ان کو عطا کئے گئے رزق کے لئے اللہ کی طرف سے نازل ہونا فرمایا گیا ہے۔]

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْۗـــَٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

7:161 جب انہیں کہا گیا کہ اس بستی میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو اللہ کی نعمتوں کو استعمال کرو۔ اتنا

خیال رکھنا کہ بستی کے بڑے دروازے سے داخل ہوتے وقت عاجزی کے ساتھ حطة دل سے کہنا یعنی آپ ہمارے پروردگار! ہماری خطاؤں کو بخش دیجئے ہم اپنی اصلاح کا وعدہ کرتے ہیں تو ہم تمہاری خطاؤں کے برے نتیجے سے تمہیں اپنی مغفرت کی حفاظت میں لے لیں گے۔ ہم ان لوگوں کا اجر بہت بڑھا دیتے ہیں جو لوگوں سے مہربانی کے ساتھ پیش آتے اور انہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔[2:60، 3:7]

ع 20 5 10 فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

7:162 لیکن ان میں سے جو لوگ دوسروں کا حق مارنے پر تلے ہوئے تھے انہوں نے اپنے الفاظ و عمل کو بدل ڈالا جن کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ ہمارے قانون نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ وہ لوگوں کے حقوق پورے نہ کرتے تھے۔(34:5, 29:34 [2:59, 5:22, 7:134, 8:11])۔ آسمان سے عذاب بھیجا یعنی اپنے معینہ قانون کے مطابق ذلت یعنی غلامی کا عذاب بھیج دیا)

وَاسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

رکوع 21 معانقہ النصف

7:163 اور ان بنی اسرائیل سے اس شہر (ایلات) کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھا۔ وہاں انہوں نے سبت یعنی سنیچر کے دن کے بارے میں دیئے گئے حکم کی نافرمانی کی تھی۔ (انہیں سنیچر کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا لیکن یہود نے سنیچر کے دن انہیں شکار کرنا شروع کر دیا۔) اس طرح ہم نے انہیں اپنی آزمائش کرنے کا موقع دیا لیکن وہ ہر طرح سے نظم وضبط سے باہر نکلے جاتے تھے۔ [ایلات کے باشندوں نے گویا اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش بھی کی تھی کہ کبھی وہ سنیچر کے دن مچھلیوں کو ایک کونے میں جال کے ذریعے گھیر لیتے اور اگلے دن باہر نکال لیتے۔]

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

7:164 ان میں ایک گروہ نے نصیحت کرنے والوں سے کہا تم ایسے لوگوں کو کیوں تلقین کرتے ہو جنہوں نے اپنے اعمال سے اللہ کے عذاب و ہلاکت کو دعوت دے ڈالی ہے۔ انہوں نے جواب دیا' اس لئے کہ وہ تمہارے پروردگار سے معذرت کریں اور فرمانبرداری کے طور طریق اختیار کریں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

يَفْسُقُوْنَ۝

7:165 جب انہوں نے ہر اچھی نصیحت کو نظر انداز کر دیا تو ہم نے نصیحت کرنے والوں کو سزا سے بچا لیا اور جو خود پر ظلم کرتے رہے تھے انہیں ہمارے عذاب نے آ گھیرا اس لئے کہ وہ بے حکمی کے عادی ہو چکے تھے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَمَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ۝

7:166 جب وہ اپنی باغیانہ روش پر قائم رہے تو ہمارے قانون نے انہیں زندگی کی نچلی سطح پر اتار دیا اور ان کی ذہنیت بندروں جیسی ہو گئی جو یونہی بے مقصد اچھل کود میں اپنے دن پورے کر لیتے ہیں۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

7:167 پھر آپ کے پروردگار نے فیصلہ کیا کہ اللہ کے قوانین کا انکار کرنے والے یہودیوں پر یوم قیامت تک ایسے لوگوں کو مسلط رکھے گا جو انہیں اذیت پہنچاتے رہیں گے۔ بے شک آپ کے رب کا قانون جلد گرفت کرنے والا ہے اور (لوگ اپنی اصلاح کر لیں تو) وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [یہاں یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ 1948ء میں اسرائیل کے قائم ہونے تک اہل یہود دنیا بھر میں بکھر کر رہ گئے تھے اور ہر ملک میں ان کے ساتھ برا سلوک کیا گیا۔ اللہ کے قوانین سے مراد زبانی عقیدے نہیں بلکہ کائنات میں کارفرما اللہ کے اصول ہیں۔ 20 ویں صدی سے آج تک یہودیوں نے ان اصولوں کو یعنی سائنس اور ٹیکنالوجی کو بخوبی اپنایا ہے۔ جب کوئی قوم اپنی روش بدل لیتی ہے تو اسے اللہ کی تائید حاصل ہو جاتی ہے۔]

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝

7:168 ہم نے انہیں زمین پر آباد ملکوں اور بستیوں میں بکھیر کر رکھ دیا۔ (Diaspora) ان میں سے کچھ لوگ صاحب کردار ہیں اور کچھ ان سے مختلف ہیں۔ تاریخ میں ہم نے انہیں کبھی آسائشوں میں اور کبھی تکلیفوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ ہمارے قوانین کی طرف رجوع کریں۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

7:169 لیکن آنے والی نسلیں جو کتاب کی وارث ہوئیں اور زیادہ مادہ پرست ہوگئیں اور فوری فوائد کے پیچھے پڑ گئیں۔ پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت جلدی معاف کر دیئے جائیں گے اور کہتے ہیں کہ ہمیں جب بھی اسی طرح کا دنیاوی مفاد حاصل ہوگا تو ہم اسے جھپٹ لیں گے۔ کیا انہوں نے کتاب کو تھامے رکھنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ اور یہ نہیں کہا تھا کہ ہم اللہ کے بارے میں سچ کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ کتاب پڑھتے بھی رہتے ہیں۔ انہیں جاننا چاہئے کہ کامیابی کی منزل اور آخرت کی زندگی کہیں بہتر ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ یہ پیغام سن کر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے؟

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

7:170 وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں اور انہیں اپنی زندگیوں میں اور معاشرے میں نظام الٰہی قائم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ ہم اپنے اور معاشرے کی اصلاح کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ع 21 11

7:171 جب اس پہاڑ میں زلزلہ آیا جس کے دامن میں بنی اسرائیل ٹھہرے ہوئے تھے اور یوں لگنے لگا گویا ایک سائبان ہے جو اسطرح ہل رہا جو ان کے سروں پر گر پڑے گا۔ (انکی توہم پرستی نے انکے دلوں میں طرح طرح کے خیالات پیدا کئے تو وہ خوفزدہ ہوگئے) ہم نے ان سے کہا جو کچھ ہم نے تمہیں وحی کے ذریعے عطا کیا ہے اس پر کاربند رہو۔ (قدرتی حوادث سے خوف نہ کرو۔) بس تم وحی کے احکام کا خیال رکھو۔ [59:61, 13:31]

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ معانقة 7

7:172 (اللہ کی فرمانبرداری کے بارے میں) یاد رکھو کہ تمہارے رب نے بنی آدم سے نسل در نسل عہد لیا۔ کیا میں تمہارا پالنے والا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کہ یقیناً تو ہمارا رب ہے ہم اس کی گواہی دیتے ہیں یہ اس لئے کہ یوم قیامت میں تم لوگ یہ نہ کہو کہ ہمیں تو اس عہد و پیمان کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ [کیا میں تمہارا پالنے والا رب نہیں ہوں؟ زبانی

اقرار نہ تھا جیسے کہ عموماً سمجھا جاتا ہے کہ اللہ نے روحوں کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے یہ اقرار لیا تھا۔ پہلے تو بنی آدم پر غور فرمایئے یعنی اولین انسانوں کی نسلوں سے۔ دوسرے یہ کہ عملی شکل میں یہ اقرار آج بھی جاری ہے۔ غور وفکر کرنے والے لوگ جانتے ہیں کہ انسانوں ہی کی نہیں تمام کائنات کی پرورش کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ عہد واقرار انسانوں کی جبلت میں رکھ دیا گیا ہے۔]

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

7:173 یا تم یہ بہانہ نہ کرو کہ شرک تو ہمارے آباؤ اجداد نے ہم سے پہلے کیا تھا اور ہم تو ان کی اولاد تھے جو ان کے بعد پیدا ہوئے تو کیا آپ اہل باطل کے کاموں کی سزا ہمیں دیں گے؟ [دیکھئے آیت 2:134 تم سے اور لوگوں کے کاموں پرسش نہیں ہوگی اور 7:39 اور 53:15 میں ارشاد ہوتا ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔]

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

7:174 اس طرح ہم اپنے احکامات (اور ضروری تاریخ) کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ اس کتاب سے رجوع کریں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝

7:175 لوگوں تک ان کی خبر بھی پہنچا دیجئے جنہیں ہماری آیات پہنچیں اور انہوں نے ان آیات کو پھٹے پرانے لباس کی طرح پھینک ڈالا۔ پھر انہوں نے اپنی خودغرضانہ خواہشات کی پیروی کی اور راستے سے بھٹک گئے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

7:176 اگرچہ ہم تو اپنے قانون مشیت کے مطابق چاہتے تھے کہ اُسے اپنی آیتوں کی اتباع کی بدولت بلند مرتبہ عطا کریں لیکن وہ اپنی پست خواہشات کے پیچھے چلنے لگا۔ پھر ان کی زندگی سے چین وسکون جاتا رہا اور ان کی مثال اس کتے جیسی ہوگئی کہ اس پر سختی کرو تب بھی بے چین رہے اور چھوڑ دو پھر بھی بے چین رہے۔ یہ مثال اس قوم پر صادق آتی ہے جو ہماری آیات سے انکار کرتے ہیں۔ آپ انہیں یہ باتیں سنایئے تاکہ وہ ان پر غور وفکر کریں۔ [اللہ کی راہنمائی بوجھ ہلکے کرتی اور زنجیروں کو توڑ دیتی ہے۔ 7:157]

سَآءَ مَثَلًا ِالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

7:177 کیسی بری حالت ہوتی ہے اس قوم کی جو ہمارے پیغامات کو جھٹلاتی ہے اور یوں اپنے آپ پر ظلم کرتی ہے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

7:178 جس نے بھی اللہ کی راہنمائی اختیار کی وہ سیدھی راہ پر چل پڑا اور جس نے گمراہی اختیار کی تو ایسے ہی لوگ ہیں جو نقصان اٹھاتے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

7:179 (روشن راہنمائی عطا کرنے کے بعد) ہمارے قانون نے بہت سے دیہی اور شہری باشندوں کو جیتے جی جہنم میں ڈال دیا۔ ان کے دل و دماغ ہیں جن سے وہ سوچنے کا کام نہیں لیتے۔ ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ مشاہدہ نہیں کرتے اور ان کے کان ہیں جن سے وہ توجہ سے نہیں سنتے۔ یہ تو چوپائے بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ انہوں نے غافل رہنے کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ [چوپائے اس لئے بہتر ہوئے کہ وہ کم از کم اپنی فطرت اور جبلت سے تو کام لیتے ہیں۔]

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

7:180 (اس غیر انسانی زندگی کو بہتر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر انسانی حد تک اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرو۔ 2:138)۔ اللہ کے جتنے نام ہیں اور صفات ہیں وہ بہت خوب ہیں۔ اسے جس نام سے چاہے پکارو اور اس کی صفات کو یاد رکھو۔ (تاکہ تم اللہ کا رنگ اختیار کر سکو 2:138) اور ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو جو ان میں سے کسی ایک صفت کو لے کر حد سے نکل جاتے ہیں۔ وہ عنقریب اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔ [مثلاً مسیحیت نے اللہ کی رحمت اور محبت میں غلو کیا اور اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ اللہ عادل اور منصف بھی ہے۔ صرف یہ عقیدہ کہ اللہ نے اپنے بیٹے مسیح (عیسیٰؑ) کو انسانوں کے گناہوں کے کفارے کے لئے صلیب پر چڑھا دیا جو ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ اب دنیا میں جو چاہو کرتے پھرو۔ 4:171, 41:40]

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ ع 22 10 12

7:181 ان کے برعکس ہماری مخلوق میں ایسے بھی ہیں جو حق کی راہ دکھاتے ہیں اور معاشرے میں عدل کے ذریعے

توازن پیدا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

7:182 جولوگ ہمارے قوانین کو جھٹلاتے ہیں ہمارا قانون آہستہ آہستہ انہیں تباہی کے اس مقام تک لے آتا ہے جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

7:183 میں انہیں مہلت دیتا ہوں لیکن میرا قانون مکافات بہت قوی ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

7:184 (انکار کرنے سے پہلے) کیا ان لوگوں نے کبھی نہیں سوچا کہ ان کے رفیق (محمدؐ) کو کسی طرح کی دیوانگی لاحق نہیں ہے۔ وہ تو بس ایک تنبیہ کرنے والے ہیں۔ [انہوں نے ایک عمر تمہارے ساتھ گزاری ہے 10:16]

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

7:185 کیا وہ دیکھتے نہیں کہ اللہ کی سلطنت کو زمین اور آسمانوں پر اور یہ کہ اس نے ہر مخلوق پیدا کی ہے؟ کیا انہیں کبھی اس بات کا خیال آتا ہے کہ ان کی اپنی زندگی کا خاتمہ قریب ہو۔ (لہٰذا اللہ کے پیغامات پر غور کرنے کے لئے کسی کو لامحدود مہلت حاصل نہیں۔) تو پھر قرآن جیسی تعلیم کے بعد وہ کس چیز پر ایمان لائیں گے؟

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

7:186 جو اللہ کے قانون کے مطابق گمراہ ہوتا ہے اس کے لئے کوئی راہنما نہیں اور وہ انہیں اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ [2:15 ہدایت کا قانون سماعت، بصارت اور بصیرت سے کام لینا۔ گمراہی کا قانون آباؤ اجداد کی اندھی پیروی اور تکبر سے کام لینا۔]

يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وقف منزل وقف لازم

7:187 وہ آپ سے قیامت کی گھڑی کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟ فرما دیجئے اس بات کا علم تو

صرف میرے رب کے پاس ہے۔ وہ اسے مناسب موقع پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بہت بھاری سانحہ ہوگی اور اچانک تم پر آپڑے گی۔ پھر وہ آپ سے پوچھتے ہیں گویا کہ آپ (محمدؐ) قیامت سے بخوبی واقف ہیں۔ فرمایئے! اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (کہ قیامت کے وقت کا علم پیغمبروں کو بھی نہیں دیا گیا۔) [79:42, 42:17, 33:63]

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۭ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

معانقہ 8 ع 23 7 13

7:188 فرمایئے' میں تو اللہ کے قانون کے برخلاف خود اپنے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اگر میرے پاس علم غیب ہوتا تو میں بہت سے خزانے اپنے پاس جمع کر لیتا اور کبھی کوئی مشکل مجھے چھو نہ سکتی۔ میں تو ان لوگوں کے لئے نصیحت کرنے والا اور اچھی خبریں دینے والا ہوں جو ایمان لانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

7:189 (یہ تو رہی قیامت کی بات) وہی تو ہے جس نے تمہیں ابتداء میں ایک جرثومہ حیات (خلیے) سے پیدا کیا پھر اس کا جوڑا بنایا۔ (پھر ارتقاء کے عمل سے گزر کر تم انسان بن گئے۔) عورت اور مرد ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور باہمی رفاقت سے انہیں سکون حاصل ہوتا ہے۔ (30:21, 4:1) جب مرد عورت کی طرف التفات کرتا ہے تو اسے حمل قرار پا جاتا ہے۔ شروع میں یہ ہلکا سا بوجھ ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ یہ بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے پھر وہ دونوں اپنے رب کے حضور دعا کرتے ہیں یا اللہ اگر ہمیں ایک صحت مند بچہ عطا فرمائے تو ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

7:190 لیکن جیسے ہی وہ انہیں صحت مند بچہ عطا فرماتا ہے تو نعمت دینے والے کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرنے لگتے ہیں۔ لیکن وہ عالی مقام والا تو اللہ ہے۔ ان سب شریکوں سے بلند جو وہ تجویز کرتے ہیں۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝

7:191 وہ اتنا نہیں سوچتے کہ وہ اللہ کے ساتھ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

7:192 نہ وہ ان کی کچھ مدد کر سکتے ہیں نہ ہی اپنے کام آ سکتے ہیں۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝

7:193 جب تم انہیں صحیح راستے کی طرف بلاتے ہو تو وہ تمہاری بات نہیں مانتے۔ تمہارے لئے ایک جیسی بات ہے کہ تم انہیں سچ کی طرف دعوت دو یا خاموش رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

7:194 وہ ہستیاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تم جیسے بندے ہی تو ہیں۔ ان سے دعائیں کر دیکھو اور اگر تم سچے ہو تو جواب دو کہ کیا وہ تمہاری مرادیں پوری کرتے ہیں؟

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

7:195 اور یہ جو بت ہیں کیا ان کے پاؤں ہیں جن پر چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کچھ پکڑ سکتے ہیں؟ آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ فرمایئے تم اپنے تجویز کئے ہوئے شریکوں کو بلا لو اور جو تدبیر کر سکتے ہو کر گزرو پھر مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

7:196 میرا مددگار تو اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو معاشرے کی سدھار کے کام کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

7:197 اللہ کے سوا تم جنہیں پکارتے ہو ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ تمہاری نہ مدد کر سکتے ہیں نہ خود اپنے کام آ سکتے ہیں۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

7:198 جب آپ انہیں ہدایت کی دعوت دیتے ہو تو وہ سنتے ہی نہیں اور وہ آپ پر نگاہ تو ڈالتے ہیں لیکن دیکھتے نہیں۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

7:199 ان کے اس رویے کو درگزر کیجئے۔ بھلائی کی ترغیب دیتے رہئے اور ان کی طرف سے کنارہ کش ہو جایئے جو جہالت کے اندھیروں میں رہنا چاہتے ہیں۔

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

7:200 اگر شیطان صفت لوگ آپ کو بہکانے کی کوشش کریں تو اللہ کے احکام میں پناہ حاصل کیجئے۔ وہ ہر بات سننے والا جاننے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝

7:201 جو لوگ اللہ کے قوانین سے آگاہ رہنے والے ہیں وہ شیطان صفت لوگوں کے بہکاووں سے ہوشیار رہتے ہیں اور انہیں اپنی بصیرت کی رو سے پہچان لیتے ہیں۔

وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝

7:202 اور ان شیطان صفت لوگوں کے ساتھی ایک دوسرے کو مزید گمراہی میں دھکیلتے رہتے ہیں۔ پھر اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے۔

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ إِنَّمَآ أَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى إِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

7:203 جب آپ انہیں کوئی معجزہ نہیں دکھاتے جس کا مطالبہ وہ کرتے رہتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ سے درخواست کیوں نہیں کرتے؟ کہہ دیجئے میں تو اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے آتی ہے۔ یہ آیات بہ ذات خود تمہارے رب کے معجزات ہیں ان میں روشن رہنمائی اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو انہیں قبول کرتے ہیں۔

[یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی مرضی کے مطابق آیات بنالی جائیں 10:15, 11:113, 17:74, 68:9]

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

7:204 جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور دیگر باتوں سے خیال ہٹا لیا کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ

الْغٰفِلِيْنَ ۝

7:205 اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی اور احترام کے ساتھ بغیر آواز اونچی کئے صبح شام یاد کرو۔ اس بات سے غافل نہ رہنا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩

7:206 جو آپ کے رب کے قریب ہیں وہ اس کی بندگی میں تکبر نہیں کرتے۔ اس کی شان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اسی کے آگے سر جھکاتے ہیں۔

السجدة 19 ع 24 18 14

سورۃ الانفال

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی آٹھویں سورۃ ہے جس میں 75 آیات ہیں۔ محمدؐ نے یہ انقلاب بھی پہلی بار دنیا میں برپا کیا کہ قبیلوں، قافلوں اور بستیوں پر لوٹ مار کے حملے بند کر دیئے۔ دور جاہلیت میں مال غنیمت اور غلاموں اور کنیزوں کو حاصل کرنے کے لئے مختلف قبیلے برسر پیکار رہتے تھے۔ قرآن کریم نے صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی یا مظلوموں کی مدد کے لئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

8:1 وہ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمایئے کہ مال غنیمت اللہ اور رسول یعنی اسلام کی مرکزی حکومت کے لئے ہے۔ (جو اسے ریاست اور باشندوں کی فلاح کے لئے استعمال کریگی۔) تم اللہ کے احکام کا خیال رکھو اور آپس کے برادرانہ تعلقات کو اور بہتر بناؤ۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم واقعی اہل ایمان ہو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ۚ

8:2 اہل ایمان تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں پر اثر ہوتا ہے اور جب انہیں اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ وہ اپنی بہترین کوشش کے بعد اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ؕ

8:3 وہ جو صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو متاع حیات ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اسے انسانیت کے فائدے کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

8:4 یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ان کے رب کے پاس ان کے لئے بلند درجے ہیں۔مغفرت یعنی حفاظت اور رزق کریم ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

8:5 (جب ریاست مدینہ کے دفاع کا موقع آیا تو) آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ اپنے گھر سے اس اعتماد کی ساتھ نکلیں کہ حق آپ کے ساتھ ہے۔لیکن چند اہل ایمان ایسے بھی تھے جو حالات سے ناخوش تھے۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

8:6 (وہ تبادلہ خیال میں مشغول تھے کہ حملہ کرنے والوں کو مقام بدر پر روکا جائے یا انتظار کیا جائے۔) وہ آپ سے اختلاف کرنے لگے جبکہ باہم مشورے سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ان میں سے کچھ خوفزدہ بھی تھے گویا موت کی طرف روانہ کئے جارہے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

8:7 اللہ نے تم سب سے وعدہ کر رکھا تھا کہ دشمن کے دونوں گروہوں میں سے تمہارا آمنا سامنا ہوگا اور تمہیں کامیابی عطا ہوگی۔تم لوگ کمزور گروہ کو مغلوب کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ چاہتا تھا کہ اس کے قانون کے مطابق سچائی کا بول بالا ہو اور جارح منکرین حق کی جڑ کاٹ دی جائے۔[کہا یہ جاتا ہے کہ ابوسفیان کی قیادت میں قریش کا قافلہ بہت سا قیمتی سامان تجارت لے کر مکہ کو لوٹ رہا تھا اور مقام بدر سے بہت دور نہ تھا۔مسلمان اس پر حملہ کر کے آسان فتح اور بہت سا مال حاصل کر سکتے تھے۔اس کے علاوہ کفار مکہ کا لشکر اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کے لئے بدر کے قریب ابوجہل کی سربراہی میں پہنچ چکا تھا۔اب آیت نمبر 6 ایک بار پھر ملاحظہ فرمایئے۔]

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

8:8 اللہ کا قانون ہے کہ حق کامیاب ہوتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے۔چاہے یہ بات مجرموں کو کتنی ہی بری لگے۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

8:9 تم نے اپنے رب سے مدد کی درخواست کی تو اس نے تمہیں یقین دلایا۔یہ سمجھو کہ میں ہزار فرشتوں کو صف بہ

صف تمہاری مدد کے لئے بھیجوں گا۔[8:11]

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع 1 10 15

8:10 یہ تو اللہ نے تشبیہ کے طور پر انہیں بشارت دی تھی تا کہ ان کے دل مطمئن رہیں۔ اللہ کے قانون کے خلاف کسی کو مدد نہیں پہنچتی۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔[41:30, 3:125]

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝

8:11 وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ نے تم پر امن کی نیند مسلط کر دی اس حالت میں کہ تم پر آسمان سے پانی نازل کیا تا کہ تمہیں تر و تازہ اور پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسوں کی نجاست دور کر دے۔ اور تمہارے ذہنوں کو مربوط کر دے اور ان کے ساتھ (ریتلی میدان میں) تمہارے قدم جما دے۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝

8:12 وہ وقت قابل ذکر ہے جب ان کے رب نے مجاہدین میں بھرپور جذبہ پیدا کیا اور ان کے جی میں ڈالا کہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں، لہٰذا تم اہل ایمان ثابت قدم رہو میں ضرور کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب اور دھشت ڈال دیتا ہوں۔ تو اے اہل ایمان تم ان کی مرکزی کمان پر حملہ کر کے ان کے سپاہیوں کو بکھیر دو۔ [گردنوں کے اوپر وار اور انگلیوں کی پوریں توڑ دینا یہاں تشبیہ استعمال ہوا ہے اور آیت نمبر 47:4 میں بھی۔ صاف ظاہر ہے کہ تیر و تلوار کی جنگ میں کوئی فوجی کمانڈر اپنے سپاہیوں کو صرف گردنوں اور انگلیوں کا نشانہ بنانے کا حکم نہیں دے گا۔]

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

8:13 یہ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ جو لوگ بھی اس نظام کی مخالفت کریں گے وہ جان لیں کہ اللہ کا قانون گرفت کرنے میں شدید ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝

8:14 ان سے کہا جائے گا اب اپنے اعمال کی سزا کا ذائقہ چکھو۔ منکرین حق کے لئے آتش کا عذاب تیار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

8:15 اے ایمان سے فیض یاب ہونے والو جب تمہارا مقابلہ حق کے دشمنوں سے ہو تو کبھی پیچھے نہ ہٹنا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

8:16 جو ایسے موقع پر پیچھے ہٹے گا سوائے اس کے وہ جنگی حکمت عملی کے مطابق ہو یا اپنی فوج سے جا ملنے کے لئے تو اللہ اس سے ناراض ہوگا اور اس کی رہائش جہنم میں ہوگی۔ زندگی کے سفر کی یہ کتنی خراب منزل ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

8:17 ان مخالفین حق کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ انہیں اللہ نے قتل کیا اور جو تیر اندازی تم نے کی وہ بھی تم نے نہیں اللہ نے کی۔ (اس لئے کہ تم نے غزوہء بدر اس کی اجازت سے اپنے دفاع میں لڑی ہے۔ 22:39) وقت مناسب تھا کہ اہل ایمان کے سامنے ان کی محنتوں کا نتیجہ آ جائے۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

8:18 بے شک اللہ کافروں کی چالوں کو کمزور کر دینے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع 2 9 16

8:19 تم یہ چاہتے تھے مومن فتح پا کر دکھائیں تو بے شک مومنوں کی فتح تمہارے سامنے آ چکی ہے۔ اے منکرین حق اگر تم جارحیت سے باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے لیکن اگر تم پھر حملہ آور ہو گے تو ہمیں تیار پاؤ گے۔ تمہاری فوج کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو کچھ کام نہ آ سکے گی۔ اللہ تو اہل ایمان کے ساتھ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

8:20 (اے اہل ایمان! اس عظیم الشان فتح کے باوجود) اللہ اور رسول کی پوری پوری اطاعت کرتے رہنا۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ تم احکام سن رہے ہو اور تمہاری توجہ کسی اور طرف ہو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

8:21 دیکھنا! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاتا جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم نے احکام کو سن لیا لیکن درحقیقت توجہ سے سن کر

غور وفکر نہیں کرتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

8:22 جانداروں میں اللہ کے نزدیک سب سے برے وہ ہیں جو جان بوجھ کر بہرے گونگے بنے رہتے ہیں اور اپنی عقل وفکر کو استعمال نہیں کرتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

8:23 (جس صلاحیت سے کام لینا چھوڑ دیا جائے وہ جاتی رہتی ہے)۔ اگر ان میں سچ بات قبول کرنے کی آرزو ہوتی تو اللہ انہیں ایسا کر دیتا کہ وہ اسے قبول کر لے لیکن زبردستی قبول کروانہ اللہ کا قانون نہیں ہے چاہے وہ ادھر ادھر منہ پھیرے رہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

8:24 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو ہمیشہ اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت کی آواز پر لبیک کہو۔ رسول تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تمہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے احکام ایک بندے اور اس کی نفسانی خواہشات کے درمیان رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ (لہٰذا جیسے بھی کام کرو گے۔) بالآخر تم اسی کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ [53:24 اللہ کی رہنمائی نیکی اور بے جا خواہشوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔]

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

8:25 یاد رکھنا کہ انسانی حقوق پامال کرنے والوں کی سزا ان ہی لوگوں کے لئے نہیں ہوگی جو تمہارے درمیان زندگی گزارتے ہیں بلکہ دوسرے بھی اسکی گرفت میں آ جاتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کا قانون گرفت میں شدید ہے۔ [نوٹ کیجئے: جب کسی معاشرے میں ظلم وناانصافی کا دور دورہ ہو تو بے گناہ لوگ بھی سزا کی لپیٹ میں آ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اصلاح احوال کی کوشش نہ کی۔]

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

8:26 (ان احکام الٰہی کے برحق ہونے پر یقین رکھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ) تم تھوڑے سے تھے اور زمین

میں کمزور اتنے تھے کہ تمہیں ہمیشہ یہ خطرہ لاحق رہتا تھا کہ لوگ تمہیں (غلامی کے لئے) اچک کر نہ لے جائیں۔ پھر اللہ نے تمہارے اعمال کے بدلے میں ایسا ٹھکانہ دیا جہاں تم اکھٹے ایک بستی میں رہ سکتے ہو۔ اس نے اپنی مدد سے تمہیں تقویت بخشی اور پاک وسائل رزق عطا کئے تا کہ تم ضرورت مندوں کی مدد کر کے عملی طور پر شکر گزار بنو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

8:27 اے اہل ایمان! اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت سے کبھی خیانت اور دھوکہ نہ کرنا اور نہ ہی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں پیچھے رہنا جو تمہارے سپرد کی جائیں اور تم تو ان بھلائیوں اور برائیوں کو بخوبی جانتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ع 3 9 17

8:28 خوب جان رکھو کہ تمہارے مال و جائیداد اور اولاد کی کشش تمہارے ذاتی مفاد کو آگے بڑھاتی ہے۔ اگر تم نے اس کشش کے باوجود اجتماعی مفادات کا اور مستقبل کا خیال رکھا تو اللہ کے پاس دونوں جہانوں میں تمہارے لئے اجر عظیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

8:29 اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کے احکام کا خیال رکھو گے تو وہ تمہیں دنیا کی قوموں میں ممتاز حیثیت عطا کرے گا۔ وہ تمہاری شخصیت کے نقائص کو دور کر دے گا۔ تمہاری خطاؤں کے برے اثرات کو مٹا دے گا اور تمہیں اپنی مغفرت کی حفاظت میں لے لے گا۔ اللہ بڑا فضل عطا کرنے والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

8:30 (اے پیغمبرؐ!) یاد کیجئے جب کفار مکہ اس قسم کی تدبیریں کرتے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر دیں یا ملک بدر کر دیں۔ وہ ادھر اس قسم کی تدبیریں کرتے تھے اور ادھر ہمارا قانون مکافات ایسا بندوبست کر رہا تھا جو کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ سب سے بہترین تدبیر کرنے والا تو اللہ ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

8:31 جب ان تک ہماری آیات پہنچائی گئیں تو کہنے لگے ہم سب سن چکے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسی

باتیں کر سکتے ہیں۔ یہ تو گئے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

8:32 انہوں نے یہاں تک کہا کہ اگر یہ خوشخبریاں اور ڈراوے سچے ہیں تو ہم پر بلندیوں سے پتھروں کی برسات کیجئے یا کوئی اور دردناک عذاب دیجئے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

8:33 لیکن اللہ کا طریقہ کار ایسا نہ تھا کہ ان پر تباہی آ جاتی جبکہ آپ (انہیں اللہ کے پیغامات پہنچا رہے تھے) ان کے درمیان موجود تھے اور نہ ہی یہ بات اللہ کے شایان شان ہے کہ ان پر عذاب بھیجتا جبکہ ان میں سے کئی لوگ اللہ کی مغفرت طلب کر کے اس کی حفاظت میں آ جاتے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

8:34 لیکن اب صورتحال مختلف ہے۔ اللہ ان پر عذاب بھیج سکتا ہے۔ انہوں نے ان سب بلند مقاصد کی راہیں بند کر رکھی ہیں جن کے لئے ہم نے کعبے کو واجب الاحترام قرار دیا تھا۔ اب یہ اس قابل نہیں رہے کہ انہیں مسجد الحرام کا محافظ یا متولی رہنے دیا جائے۔ اس کی تنظیم سے صرف وہی لوگ وابستہ ہو سکتے ہیں جو قانون الٰہی کو ہر لحظہ یاد رکھیں لیکن ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں جنہیں علم ہی نہیں کہ مسجد الحرام کے نظم وضبط کا مقصد کیا ہے؟ [دیکھئے آیت 9:17 مشرکین کو مسجد الحرام کا انتظام سنبھالنے سے منع کیا گیا ہے۔ آیات 8:34 اور 9:17 کو ملا کر پڑھئے۔ آیت نمبر 3:17 پر بھی گہرا غور وفکر فرمایئے کہ حج صرف مسلمانوں پر نہیں تمام بنی نوع انسان پر فرض ہے۔ آیت 22:28 پر بھی غور فرمایئے کہ صرف مسلمان نہیں سب انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ انسانوں کی بنائی ہوئی انجمن اقوام متحدہ کے مقابلے میں انسانیت کا اتحاد کس درجہ زیادہ بابرکت ہے۔ علامہ اقبال نے خوب فرمایا،

ملّہ نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم

قوموں کا اتحاد بہتر ہے یا تمام انسانوں کا؟ مختصراً حج کا مقصد یہ ہے کہ ہر ملک اور شہر سے ذمہ دار افراد کے وفود یہاں پہنچیں اور زمین کو بہشت ارضی بنانے کے طریقے اختیار کریں۔ مزید آیات آپ آگے بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔]

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

8:35 (کعبہ اور اس کے پیغام کی عظمت کا انہیں کچھ شعور نہیں۔) اس علامتی خانہء خدا میں ان کی صلوٰۃ بھی سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے سوا کیا رہ گئی ہے؟ ان سے کہا جائے گا کہ اپنی اس کافرانہ روش کے بدلے میں عذاب کا مزا چکھو۔ [بیت 2:125]

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

8:36 جو لوگ اس طرح سرکشی کے ساتھ حق سے انکار کرتے ہیں وہ لوگوں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں۔ وہ اس مصرف میں خرچ کرتے رہیں گے اور ان کے حصے میں ذلت و حسرت ہی ملے گی۔ جو لوگ بھی نظام الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں بالآخر وہ تباہی اور بربادی کے جہنم کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ [یہ لوگ مسجد حرام سے روکنے کے لئے میلے ٹھیلے اور ناچ رنگ کی محفلیں سجایا کرتے تھے۔]

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع 9 18

8:37 اس طرح اللہ کا قانون برائی اور بھلائی کو جدا کر دیتا ہے اور خرابی پیدا کرنے والی جماعتوں کی درجہ بندی کر لیتا ہے اور پھر ان کے مجمع کو جہنم میں جھونک دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھوں نقصان اٹھایا۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

8:38 (منکرین حق) سے فرما دیجئے اگر وہ جارحیت بند کر دیں تو جو کچھ وہ کر چکے ہیں اسے معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ پلٹ کر آتے رہیں گے تو ان کا وہی انجام ہوگا جو پہلی قوموں کا ہوا۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

8:39 ان جارحین سے لڑو یہاں تک کہ زمین فتنہ و فساد سے پاک ہو جائے اللہ کا قانون مکمل طور پر نافذ ہو جائے پھر اگر یہ لوگ جارحیت سے باز آ جائیں تو یاد رکھیں کہ اللہ ان کے سب کاموں کو دیکھنے والا ہے۔ [12:108, 2:193]

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

8:40 اگر وہ پھر پلٹ کر آئیں گے تو تمہیں یاد رہنا چاہیے کہ اللہ تمہارا مولا یعنی آقا ہے۔ وہ کیسا اچھا آقا اور کار ساز اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ الربع 10

8:41 (جب تم جارحیت کے خلاف فتح حاصل کرتے ہو تو جو بھی مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے تو اس کا 1/5 حصہ اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت کے لئے ہے اور باقی ان لوگوں کے گھرانوں کے لئے ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں جان دی ہے اور یتیموں اور بیواؤں کے لئے اور وہ جو معذور ہو چکے ہیں یا ان کی آمدنی کسی بھی وجہ سے رک گئی ہے، وہ جو بے گھر ہو گئے ہیں یا سفر کے دوران ضرورتمند ہو گئے ہیں۔ اگر تم اللہ پر اور اس کی کتاب پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر لازم فرمائی ہے اور ان آیات پر ایمان رکھتے ہیں جو یوم الفرقان یعنی غزوہ بدر کے دن نازل ہوئی ہیں، جب دو فوجوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے ہر شے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

8:42 اس دن تم (میدان جہاد) ادھر قریب کے کنارے پر تھے اور تمہارے دشمن اُدھر دور کے کنارے اور قافلہ تمہاری نچلی طرف سے گزر رہا تھا۔ اگر تم آپس میں وعدہ کرتے (کہ غیر مسلح تجارتی قافلے کی مدد کرو گے) تو تم ضرور وعدہ خلافی کرتے کیونکہ تمہاری تعداد بہت کم تھی۔ لیکن تمہیں مسلح حملہ آوروں کے مقابل اس لئے لایا گیا تا کہ اللہ تعالیٰ بتا دے کہ جو بھی ہلاک ہوتا ہے وہ اللہ کے کھلے قانون کے مطابق اور جو زندہ ہے وہ بھی اللہ کے کھلے قانون کے مطابق۔ یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ [قرآن کے نزول کیساتھ ہی قبیلوں، بستیوں اور کاروانوں پر لوٹ مار کے لئے حملہ کرنا بند کر دیا گیا تھا۔ 38:40, 8:37, 47:4]

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

8:43 اللہ نے آپ کی نگاہ میں دشمن کی تعداد کو تھوڑا کر دکھایا تھا۔ (آپؐ جان گئے تھے کہ ان کی کثرت کسی کام نہیں آسکے گی۔) اگر اس نے آپ کو ان کی تعداد بہت زیادہ دکھائی ہوتی تو تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا۔ (کہ دشمن سے لڑائی کی جائے یا نہیں) لیکن اللہ نے آپ کو سلامتی کا فیصلہ کرنے کی توفیق دی۔ اللہ تو دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بخوبی واقف ہے۔

وَاِذْ يُرِيْكَهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ع 5 7 1

8:44 جب تم ایک دوسرے کے سامنے آئے تو دشمن کو تمہاری نظروں میں کم کر کے دکھایا گیا۔ [3:12] اس لئے کہ تم استقامت کے ساتھ میدان میں آئے تھے اور ان کی نگاہوں میں تمہیں اور بھی کم کر کے دکھایا۔ (وہ خوش فہمی میں رہے۔ اللہ چاہتا تھا کہ وہ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرے جو ہونا چاہیے تھا۔ تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق اسی کی طرف لوٹتے ہیں۔ [ہر عمل کی ابتدا اور انتہاء اللہ اسے محفوظ کر لیتا ہے۔]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

8:45 اے لوگو جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو جب بھی تمہارا دشمن فوج سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد رکھو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو۔ [8:10]

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

8:46 ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو ورنہ تمہارے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ اور تمہاری قوت جاتی رہے گی۔ ثابت قدمی اور صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ ثابت قدم رہنے والے صابرین کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

8:47 دیکھنا کہیں ان لوگوں (اپنے دشمنوں) کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے شیخی بگھارتے اور دکھاوے کی خاطر نکلتے ہیں حالانکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔ اللہ کا قانون انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ع 4/2

8:48 ان کے شیطان صفت ساتھی ان کے لائحہ عمل (پروگرام) کو بہت خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کے دن تم پر کوئی بھی لوگ غالب نہیں آ سکتے۔ ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے لیکن جیسے ہی دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو پاؤں پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کہا "ہمیں تم سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔ ہمیں تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ گرفت میں شدید ہے۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

8:49 منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں اندھی پیروی کی بیماری ہے اہل ایمان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کے دین نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا ہے لیکن جو بھی اپنی بہترین کوشش کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ رکھے گا وہ جان لے گا کہ اللہ قوت اور حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

8:50 اے رسول! اگر آپ دیکھ سکیں، جب (میدانِ جنگ میں) ملائکہ (مجاہدین اسلام کی فوج) ان کی روح قبض کر رہے ہوں گے (موت کے گھاٹ اتارتے ہوں گے) اور انہیں آگے اور پیچھے سے مار پڑتی ہوگی اور وہ ان سے کہتے ہوں گے، اب تم اس سوزناک عذاب کا مزا چکھنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

8:51 یہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجے۔ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

8:52 (انہیں تاریخ سے آگاہ کر دیا گیا تھا لیکن) انہوں نے وہی انجام اپنے لئے چنا جو آل فرعون کا اور ان سے پہلی قوموں کا ہو چکا تھا۔ وہ اللہ کے پیغامات کو جھٹلاتے تھے لہٰذا اللہ کے قانون نے انہیں انسانیت میں پیچھے رہ جانے پر

پکڑ لیا۔ اللہ کا قانون مکافات بڑی قوت والا اور مواخذہ کرنے میں بڑا ہی سخت ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

8:53 اللہ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو عطا کی گئی نعمتیں کبھی نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنے اندر ایسی نفسیاتی تبدیلی پیدا نہ کر لے جس سے وہ ان نعمتوں کی اہل نہ رہے۔ قوموں کے عروج و زوال کے قوانین اللہ کے بنائے ہوئے ہیں جو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

8:54 اسی قانون کے تحت قوم فرعون اور ان کی پیش رو اقوام کی قسمتوں کے فیصلے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات کو جھٹلایا تو ہمارے قانون نے انسانیت میں پیچھے رہ جانے کے سبب تباہ کر دیا اور قوم فرعون کو غرق کر دیا۔ یہ سب قومیں حقوق انسانی کو پامال کیا کرتی تھیں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

8:55 معیار الٰہی کے مطابق بدترین مخلوق وہ ہیں جو اللہ کے قوانین کو سرکشی سے ٹھکرا دیتے ہیں اور حق کو مانتے ہی نہیں۔

الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝

8:56 (اے پیغمبرؐ!) یہ آپ کے دور کے لوگ ایسے ہیں کہ جب آپ ان سے امن کا معاہدہ کر لیتے ہیں تو یہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور عہد شکنی کے نتائج سے بالکل نہیں ڈرتے۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

8:57 اب اگر یہ آپ سے جنگ کرنے آئیں تو انہیں ایسی شکست دیجئے کہ وہ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے مثال بن جائیں اور یاد رکھیں کہ عہد شکنی کا انجام کیا ہوتا ہے۔

ع 7 10 3 وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝

8:58 اگر آپ کو کسی سے عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو انہیں اطلاع دیئے بغیر معاہدہ نہ توڑیئے بلکہ ان سے گفتگو کر کے معاہدہ ختم کیجئے تاکہ دونوں ایک سطح پر آ جائیں۔ اگر اس طرح معاہدہ توڑنے سے انہیں کوئی نقصان پہنچتا ہو تو اس کی

تلافی کر کے ان سے مساوات کا سلوک کرو۔ اس لئے کہ اللہ عہد شکنی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝

8:59 معاہدہ توڑنے والے منکرین یہ خیال نہ کریں کہ وہ اللہ کے قانون مکافات سے بچ نکلیں گے۔ وہ ہرگز اسے بے بس نہیں کر سکتے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

8:60 دشمن سے مقابلہ کے لئے بھرپور تیاری کرو۔ ہر طرح کا سامان جنگ فراہم کرو خصوصاً گھوڑوں کی بہتات اور اپنی سرحدوں کو فوجی چھاؤنیوں سے مستحکم رکھو تا کہ وہ تم سے جنگ کرنے سے ڈرتے رہیں۔ وہ اللہ کے بھی دشمن ہیں اور تمہارے بھی دشمن ہیں۔ ان کے علاوہ تمہارے اور لوگ بھی دشمن ہیں جن کا ابھی تمہیں علم نہیں ہوا۔ اللہ انہیں جانتا ہے۔ ان تمام فوجی انتظامات کے لئے مال کی ضرورت ہوگی لہٰذا جو کچھ بھی تم نظام الٰہی کے قیام کے لئے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

8:61 اگر تمہارے دشمن امن کی طرف مائل ہوں تو تم بھی ان کی طرف مائل ہو جاؤ۔ پھر اس اللہ کی طرف بھروسہ رکھو جس کے قانون کے مطابق تم جنگ اور صلح کرتے ہو۔ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

8:62 اور اگر وہ امن کے نام پر آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ آپ کے لئے کافی ہوگا۔ وہی تو ہے جس نے آپ کو اپنی مدد سے اور اہل ایمان کے ذریعے قوت عطا کی ہے۔ [48:29, 18:28, 6:52]

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

8:63 اللہ نے اہل ایمان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے احترام اور محبت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر زمین کے سارے خزانے خرچ کر ڈالتے تو آپ ان کے دلوں میں یہ جذبات پیدا نہ کر سکتے لیکن یہ اللہ کا قانون ہے جس نے (مشترک اور نیک نظریہ کے سبب) ان کے درمیان قریبی تعلقات پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ بے شک قوت اور

حکمت والا ہے۔

ع 6/4 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

8:64 اے پیغمبر! آپ کے لئے کافی ہے اللہ اور وہ اہل ایمان جو آپ کی پیروی کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

8:65 اے پیغمبر! آپ اہل ایمان کی اجتماعی خامیوں کو دور کرتے رہیں اور انہیں جہاد کے لئے ابھارتے رہیے (آپ دیکھیں گے) کہ تم میں 20 ثابت قدم مخالفین کے 200 سپاہیوں پر غالب آ جائیں گے اور اگر 100 افراد تم میں ایسے ہوں گے تو وہ 1000 مخالفین پر غالب آ جائیں گے۔ آپ کے مخالفین ایسے لوگ ہیں جو بلند نظریے اور جماعت کے درمیان دلی تعلق کی قوت کو نہیں سمجھتے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

8:66 اس وقت اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تخفیف (کمی) کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ جانتا ہے کہ اہل ایمان میں سامان جنگ اور نظم وضبط کی تربیت میں کمزوری ہے۔ لہٰذا تم میں سے 100 ثابت قدم لوگ 200 مخالفین پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں ایسے لوگ 1000 ہوں تو 2000 مخالفین پر فتح پالیں گے۔ یہ سب اللہ کے اس قانون کی رو سے ہوگا جس کی تائید صبر واستقامت رکھنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

8:67 یہ بات پیغمبر کے شایان شاں نہیں کہ وہ قیدیوں کو اپنے قبضے میں رکھے سوائے حالت جنگ کے دوران۔ ممکن ہے کہ تم دنیا کے عارضی مفادات چاہو لیکن اللہ تمہارے لئے مستقل کامیابی اور آخرت کے فوائد چاہتا ہے۔ اللہ قوت وحکمت والا ہے۔ [جنگ ہوتے ہی قیدیوں کو احسان یا فدیہ کے تحت آزاد کرنا ہوگا۔ 47:4]

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

8:68 اگر اللہ نے اپنے لئے رحمت کو لازم نہ کر لیا ہوتا تو تم میں سے ان لوگوں کو بڑی سزا ملتی جو مال غنیمت کے

لالچ میں آ گئے تھے۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

8:69 وہ مال غنیمت جسے تم نے فتح کے بعد حاصل کیا ہے اسے حلال اور طیب سمجھو اور ہمیشہ اللہ کے قوانین کو سامنے رکھو۔ حفاظت اور رحمت کا سب سامان اللہ کے قوانین کے مطابق حاصل ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۵

8:70 اے نبی! وہ قیدی جو اس وقت آپ کے قبضے میں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کچھ بھلائی دیکھی تو وہ تمہیں اس سے بہتر نعمتیں عطا کرے گا جو تم سے لے لی گئی ہیں اور تمہاری ہر طرح سے حفاظت کی جائے گی۔ اللہ حفاظت و مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

8:71 لیکن اے رسول اگر ان لوگوں کا عہد شکنی اور خیانت کا ارادہ ہو تو تم سے پہلے بھی اس قسم کے لوگ اللہ سے خیانت کر چکے ہیں پھر اللہ نے ان کی گرفت کر لی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ہر قانون علم و حکمت پر مبنی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

8:72 جن لوگوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پھر اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میزبان بن کر ان کی مدد کی۔ یہ سب ایک دوسرے کے مددگار دوست ہیں۔ وہ لوگ جو ایمان تو لائے لیکن اپنے وطن کو نہ چھوڑا اور غیر اللہ کے نظام میں مخالفین کے ساتھ رہتے رہے تو تم پر ان کی کچھ مدد واجب نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ البتہ اگر وہ مجبوراً وہاں گھر چکے ہوں اور دینی بہن بھائیوں کی طرح تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد تم پر واجب ہے۔ سوائے ایسے لوگوں کے خلاف جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

8:73 منکرین حق ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر تم ان کی جارحیت کا مقابلہ نہ کرو گے تو زمین فتنہ وفساد سے بھر جائے گی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

8:74 اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی۔ ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں مسلسل جد وجہد کرتے رہے اور وہ لوگ جنہوں نے انہیں ٹھکانہ دیا اور ہر طرح سے مدد کی۔ یہ سب سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے حفاظت ومغفرت کا سامان اور رزق کریم ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع 10

8:75 اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے۔ ہجرت بھی کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ رشتہ داروں کا حق ایک دوسرے پر اور بھی زیادہ ہے۔ یہ اللہ کا قانون ہے۔ وہ اللہ جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

سورة التّوبه

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی نویں سورۃ ہے جس میں 129 آیات ہیں۔ اللہ کی شان اس بات سے بہت بلند ہے کہ وہ شرک یا کسی بھی گناہ پر غضب ناک ہو۔ توحید اور وحدانیت یعنی اللہ کے ایک ہونے پر ایمان رکھنے میں ہم انسانوں کا ہی فائدہ ہے۔ اس طرح تمام بنی نوع انسان کے ملت واحدہ بن جانے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ سورۃ توبہ سے پہلے عموماً ''بسم اللہ'' نہیں لکھی جاتی۔ بعض علماء سمجھتے ہیں کہ اس سورۃ کی بعض آیات میں مخالفین کے ساتھ سختی کا حکم دیا گیا ہے لیکن یہ دلیل ٹھیک نہیں۔ اللہ بہر حال رحمان و رحیم ہے۔ دیکھئے اس سورۃ کی آیت نمبر 107 اور آیت نمبر 10۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سورۃ ''الانفال'' ہی کا حصہ ہے۔ البتہ قرآن کریم میں درست حوالے دیئے جانا نہایت ہی اہم بات ہے لہٰذا سورۃ التوبہ کو قرآن کے ہر نسخے میں سورۃ نمبر 9 ہی لکھا گیا ہے۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

9:1 اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت ان معاہدات کو منسوخ کرتے ہیں جو مشرکین عرب کے ساتھ اہل ایمان نے کئے تھے (مشرکین عرب اپنے معاہدے پر قائم نہیں رہے)۔[9:4]

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝

9:2 (اے مشرکین عرب! جنہوں نے بار بار امن کے معاہدے توڑے ہیں) چار ماہ تک اس ملک میں رہو، گھومو پھرو۔ (اس کے بعد امن پسند شہری بن کر رہنا چاہو تو ٹھیک لیکن اگر فساد کرو گے تو) تم نظام الٰہی کو بے بس نہیں کر سکتے۔ اللہ کا قانون سرکشی اختیار کرنے والوں کو نیچا دکھائے گا۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

9:3 آج حج اکبر یعنی اس اجتماع عظیم کے دن تمام لوگوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظام الٰہی مشرکین عرب کے عہد و پیمان سے بری الذمہ ہے۔ اگر تم سرکشی سے باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ لیکن تم اسی طرح منہ موڑے رہے تو جان رکھو کہ تم اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے۔ نظام الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کو سخت سزا کی خوشخبری سنا دیجئے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

9:4 البتہ جو مشرکین تم سے کئے ہوئے معاہدوں پر قائم رہیں، تمہیں نقصان نہ پہنچائیں، نہ تمہارے خلاف اوروں کی مدد کریں ان کے ساتھ تمام معاہدات کی تکمیل کرو۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو عہد و پیمان کی پاسداری کرتے ہیں۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:5 جب حرمت کے مہینے گزر جائیں اور بعض مشرکین پھر بھی جارحیت کے مرتکب ہوں۔ نہ قانون پسند شہری بنیں اور نہ مملکت چھوڑ جائیں تو ایسے جارحین کے ساتھ جنگ کرو خواہ ان کا تعلق کسی قبیلے سے بھی ہو۔ موقع و محل کے اعتبار سے ان کے دلوں میں خوف بٹھا کر اور انہیں گھیر کر قیدی بنا لو لیکن اگر وہ جارحیت سے باز آ جائیں اور نظام الٰہی کی تائید کریں اور زکاۃ کے منصفانہ معاشی نظام کی بھی تائید کریں تو انہیں آزاد چھوڑ دو۔ بے شک اللہ حفاظت و مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

ع 1 6 7 وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

9:6 (اے پیغمبرؐ!) اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ کی درخواست کرے تو اسے حکومت کی جانب سے پناہ دیجئے۔ پھر اسے اللہ کا کلام سنایئے اور اس کے بعد اسے وہاں بھیج دیجئے جہاں وہ خود کو محفوظ و مامون محسوس کرے۔ آپ پر یہ مہربانی لازم ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابھی تک نظام الٰہی کی خوبیاں دیکھی نہیں ہیں۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا

لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۝

9:7 جن مشرکین نے بار بار عہد توڑا ہے اللہ اور رسول یعنی نظام الٰہی کے ساتھ اب ان کا معاہدہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہاں! ان میں سے جو لوگ اب بھی خلوص کے ساتھ معاہدہ امن کرنا چاہتے ہیں تو وہ مسجد الحرام میں عہد کریں۔ پھر وہ اس عہدنامے پر قائم رہیں تو لازم ہے کہ تم بھی قائم رہو۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو عہد کی پاسداری کرتے ہیں۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ۝

9:8 دیگر مشرکوں کے ساتھ عہدنامہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ تم جان چکے ہو کہ اگر انہیں فوجی برتری حاصل ہو جائے تو عہدنامے کا ذرا پاس نہ کریں۔ ایسے لوگ تمہیں اپنی باتوں سے خوش کر دیتے ہیں لیکن دل سے تمہارے مخالف ہوتے ہیں۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اصولوں کے پابند نہیں ہیں۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

9:9 یہ لوگ ذرا سے فائدے کی خاطر اللہ کی آیات کو بیچ ڈالتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ کس قدر برا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ [اللہ کی آیات کو بیچنا = ایک دو آیات پڑھ کر مسلمانوں میں مل جانے کی کوشش کرنا = آیاٹ کو بدل کر آگے پہنچا دینا = تعویذ گنڈے بنا لینا]

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ۝

9:10 ان کا تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان سے فیض یاب ہو جائے تو اس سے عام معاشرتی تعلقات توڑ لیتے ہیں۔ نہ ہی کسی عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ لوگ زیادتی پر تلے ہوئے ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝

9:11 اگر وہ اپنے طور طریقے ٹھیک کر لیں اور مملکت کے قانون پسند شہریوں کی طرح نظام صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ کے منصفانہ معاشی نظام کو مضبوط بنانے میں ساتھ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ ہم اپنے پیغامات ان لوگوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو سیکھنا چاہتے ہیں۔ [اس آیت کا عام ترجمہ کہ اگر مخالفین دن میں پانچ دفعہ نماز پڑھنے لگیں اور سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینے لگیں تو تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں، درست نہیں۔ آیت نمبر 2:256 میں ہمیشہ کے لئے ایک بنیادی اصول ارشاد ہو چکا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔]

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝

9:12 اگر وہ اب بھی اپنی قسموں اور عہد ناموں کو توڑتے رہیں اور تمہارے نظام الٰہی کو برا بھلا کہتے رہیں تو منکرین حق کے سرداروں سے جنگ کرو۔ انہیں اپنی قسموں کا ذرا بھی پاس ہو تو شاید اس طرح وہ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

9:13 کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو گے جو بار بار اپنی قسموں وعدوں اور عہد ناموں کو توڑتے رہتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے پیغمبر کو جلا وطن کرنے کی پوری کوشش کی اور ہر بار تم سے عہد شکنی کی۔ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ نہیں، وہ صرف اللہ ہے جس کا تمہیں خوف ہونا چاہیے اگر تم واقعی اہل ایمان ہو۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

9:14 ان سے لڑو۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور وہ ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا۔ اس طرح اہل ایمان کے دلوں سے ان مظالم کے داغ مٹ جائیں گے جو انہوں نے ماضی میں مشرکین کے ہاتھوں اٹھائے تھے۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:15 اور ان کے دلوں سے ماضی کے مظالم کا غصہ جاتا رہے گا۔ (اللہ کی رحمت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔) مخالفین میں سے جو بھی اللہ کی بارگاہ میں معافی کا طلبگار ہوگا اور درست راہ پر آ جائے گا تو اللہ علیم و حکیم اپنے قانون کے مطابق اسے قبولیت بخشے گا۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 2 10 8

9:16 کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ چونکہ تم نے ایمان کا اقرار کر لیا ہے اس لئے اب تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ تم میں سے کون نظام الٰہی کے قیام کے لئے جدوجہد کرتا ہے اور اللہ، رسول اور اہل ایمان

کے سوا کسی کو اپنا جگری دوست اور راز دار نہیں بناتا۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔ [2-1:29 3:141, 2:214]

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

9:17 نظام الٰہی کا قیام مشرکین کے ہاتھوں نہیں ہوگا۔ وہ مسجدوں یعنی نظام الٰہی کے مراکز کو نہ آباد کر سکتے ہیں نہ ان کی تنظیم کر سکتے ہیں۔ ان کے اعمال خود ان پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی سب کوششیں غارت ہو کر رہ جائیں گی اور یہ جہنم میں قیام کریں گے۔ [72:18, 30:13, 9:107]

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

9:18 نظام الٰہی کے مراکز کی تنظیم وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اللہ اور اس کے قانون مکافات اور اخروی زندگی پر یقین رکھیں۔ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا نظام قائم کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خوش گوار منزل کی راہیں کھلی دیکھ لیں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

9:19 کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کے پانی پینے کا انتظام کرنے اور مسجد الحرام کی دیکھ بھال سے کوئی شخص اس کے برابر ہو جاتا ہے جو اللہ اور اخروی زندگی پر یقین رکھے اور جو اللہ کی راہ میں مسلسل جدوجہد کرے اور نظام الٰہی کے قیام کی کوشش میں لگا رہے۔ اللہ کی نگاہ میں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ کا قانون ان لوگوں کو سعادت کی راہ نہیں دکھاتا جو کمزوروں پر ظلم کرتے رہتے ہیں۔ [خیراتی کام خوب لیکن بہتر عمل یہ ہے کہ ظلم سے باز رہا جائے اور اسے مٹایا جائے۔]

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

9:20 وہ جنہیں نظام الٰہی کی صداقت پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی اور جو اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار تک چھوڑ گئے اور نظام الٰہی کے قیام کے لئے مسلسل جدوجہد اپنے مال و جائداد اور اپنی جانوں سے کرتے رہے۔ اللہ کی راہ

میں ان کا درجہ بلند تر ہے اور یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں۔[آیات نمبر 18 ,19 ,20 کو ایک ساتھ پڑھ کر غور فرمائیے۔]

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝

9:21 ان کا رب ان کو ابھی سے اپنی رحمت و رضامندی کی خوشخبری سناتا ہے۔ ان کے لئے نعمتوں سے بھرے ہوئے باغ ہیں جن میں وہ مقیم ہوں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

9:22 وہاں وہ ہمیشہ آباد رہیں گے۔ بے شک اللہ کے پاس اجر عظیم موجود ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

9:23 اے اہل ایمان! (مضبوط ترین رشتے نظریہء حیات پر استوار ہوتے ہیں۔) اگر تمہارے آباؤ اجداد اور بہن بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنے مددگار ساتھی نہ بناؤ۔ تم میں سے جو کوئی انہیں اپنا ساتھی بنائے گا تو وہ خود پر ظلم کرے گا۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع

9:24 فرما دیجئے، اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور دیگر اہل خاندان اور جو مال دولت تم کماتے ہو اور تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے رہتے ہو، اور وہ گھر جو تمہیں اللہ اور اس کے رسول (یعنی نظام الٰہی کی مرکزیت) سے زیادہ عزیز ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں جدوجہد میں رکاوٹ بن جائیں تو پھر اپنی روش کے نتائج کا انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم یعنی قانون مکافات سامنے آ جائے (اور تمہاری خواہشات، خواب بن کر رہ جائیں۔) اللہ کبھی ان لوگوں کو سعادت اور فلاح کی راہ نہیں دکھاتا جو دائیں بائیں بھٹکتے پھریں۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

9:25 (تم ان سب لوگوں اور چیزوں کو اس لئے عزیز رکھتے ہو کہ کہیں تم بے یار و مددگار نہ رہ جاؤ۔ حالانکہ تم دیکھ چکے ہو کہ) اللہ نے کتنے ہی نازک مواقع پر تمہاری مدد کی ہے۔ غزوہ حنین کے دن جب تمہیں اپنی کثرت پر فخر تھا تو یہ بہتات تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین وسیع ہونے کے باوجود تم پر تنگ پڑ گئی اور تم الٹے پاؤں بھاگنے لگے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

9:26 پھر اللہ نے اپنے رسول اور اہل ایمان کے دلوں کو سکون عطا کیا اور تمہارے اندر جذبوں کے وہ لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور پھر مخالفین حق کو وہ سزا ملی جیسی سزا مخالفین کو ملنی چاہیے تھی۔ (48:4, 41:30, 9:40, 8:10, 3:125) نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی کسی جنگ کے دوران فرشتوں کے نازل ہونے کا ذکر آیا ہے وہ تشبیہ و استعارے کے طور پر ہوتا ہے۔ ثابت قدمی، حوصلہ مندی، اتحاد، نظم و ضبط وہ فرشتے ہوتے ہیں جو میدان جنگ میں فتح کا باعث بنتے ہیں۔]

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:27 پھر اللہ نے دوبارہ صحیح راہ پر آنے والوں کو قبول فرمایا۔ یہی اس کا قانون ہے اور اللہ مغفرت و حفاظت فرمانے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:28 اے اہل ایمان! مشرکین ناپاک خیالات کے حامل ہیں لہٰذا اس کی تنظیم کے لئے وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب تک نہ آئیں۔ اگر تمہیں تجارت میں نقصان کا اندیشہ ہو تو غم نہ کرو۔ اللہ تمہیں اپنے فضل سے نواز دے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ [دیکھئے آیات 9:17 اور 9:18]

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ ع 4 ق 5 10

9:29 ان لوگوں سے جنگ کرو جو مملکت کے اندر رہتے ہوئے اس کے قوانین توڑتے رہتے ہیں۔ یہ بات الگ سہی کہ وہ نہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور نہ اخروی زندگی پر۔ نہ ہی ان اصولوں کو اپنے اوپر واجب سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس

کے رسول نے واجب ٹھہرائے ہیں۔ نہ ہی وہ دین حق کو مانتے ہیں۔ ہر چند کہ انہیں پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (کیونکہ یہ لوگ اس طرح حکومت کے باغی ہیں لہٰذا ان سے لڑو۔) یہاں تک کہ وہ انکساری سے تاوان جنگ ادا کریں۔ [ہمارے تقریباً سب ہی مفسروں نے جزیہ کو ایک خاص ٹیکس سے تعبیر کیا ہے جو اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہریوں کو ادا کرنا ہوتا ہے۔]

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

9:30 (ان اہل کتاب میں اللہ کی طرف سے وحی آ جانے کے بعد) یہود نے کہا کہ مصری دیوتا عزیر Osiris اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ (عیسیٰؑ) کا بیٹا ہے۔ یہ اس قسم کی بے سند باتیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ صرف ان گزرے لوگوں کی باتیں دہراتے ہیں جو راہ حق سے بھٹک گئے تھے۔ اللہ ان کی مذمت کرتا ہے۔ یہ کن راہوں پر بہک نکلے ہیں؟

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

9:31 وہ اپنے مذہبی پیشواؤں اور درویشوں کو اللہ کی جگہ اپنا رب بنا بیٹھے ہیں اور ان کی خود ساختہ شریعت کو دین الٰہی سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ لوگ بھی ہیں جو مسیح ابن مریم (عیسیٰؑ) کو اللہ کی طرح بنائے بیٹھے ہیں۔ انہیں تو صاف حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ الٰہ واحد کی بندگی اور اطاعت کریں۔ اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں۔ وہ ان باتوں سے کہیں بلند ہے کہ لوگ اس کے شریک ٹھہرائیں۔ [تالمود میں عزیر یعنی عذرا فقیہ ربا عیوں اور درویشوں کو اللہ کا درجہ دیا گیا ہے۔ رہے نصاریٰ تو وہ پاپائے اعظم کو اور بہت سے گزرے ہوئے درویشوں کو خدائی درجہ دیتے ہیں۔]

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

9:32 وہ چاہتے ہیں کہ اپنی باتوں سے اللہ کے نور القرآن کو بجھا دیں لیکن اللہ ہرگز ایسا نہ ہونے دے گا اور وہ اپنے نور کو دنیا میں پھیلا کر رہے گا خواہ یہ بات منکرین حق کو کتنی گراں کیوں نہ گزرے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

9:33 وہی ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق دے کر بھیجا ہی اس لئے ہے کہ یہ نظام تمام دیگر نظاموں پر غالب

آئے خواہ یہ مشرکین کو کتنا ہی گراں گزرے۔ [61:8, 51:20, 48:20, 41:53, 18:48, 13:13]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

9:34 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو یاد رکھنا کہ بہت سے علماء اور مشائخ باطل طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اپنی خود ساختہ شریعت کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ جو لوگ سونے چاندی کے ڈھیر جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ نہیں کرتے آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

9:35 وہ دن آنے والا ہے جب سونے چاندی کے ان ڈھیروں کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ وہ مال ہے جو تم اپنے لئے ذخیرہ کیا کرتے تھے تو اب اپنے ذخیرے کا مزہ چکھو۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

9:36 (مذہبی پیشوائیت کے باطل نظاموں کو ختم کرنے کے لئے اللہ کا نور قرآن نازل ہوا ہے۔ اس جدوجہد میں جنگ کی نوبت بھی آسکتی ہے۔ بین الاقوامی معاہدات کی رو سے سال میں چار مہینے ایسے ضرور رکھے جائیں جن میں جنگ موقوف کر دی جائے۔ تم عرب چار مہینوں کو جنگ کے لئے حرام سمجھتے ہی ہو۔) اللہ کے معیار کے مطابق سال میں مہینے 12 ہی ہیں۔ یہ قانون اس وقت سے جاری ہے جب اللہ نے کائنات کو پیدا کیا۔ (زمین سورج کے گرد ایک سال میں اپنا چکر پورا کرتی ہے اور تم موسموں کے اعتبار سے اس ایک سال کے 12 مہینے گنتے ہو۔) ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے جنگ کے لئے حرام ہیں۔ یہی درست طریقہ ہے۔ ان مہینوں میں جنگ کر کے تم انسان اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا۔ ان کے علاوہ جب جنگ کا موقع آئے تو جارحیت کرنے والے مشرکین سے متحد ہو کر لڑو جیسے وہ متحد ہو کر تم سے لڑتے ہیں

اور جان رکھو کہ اللہ ان کے ساتھ ہے جو اس کے قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔ [چار مہینے جنگ موقوف کرنے پر عالمی برادری اتفاق کرلے تو اکثر جنگیں آگے نہ بڑھ سکیں گی۔]

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ ع 5 8 11

9:37 امن کے ان مہینوں کو معاہدہ ہو جانے کے بعد آگے پیچھے کرتے رہنا کھلی نافرمانی ہے۔ اس طرح منکرین حق خود کو اور زیادہ گمراہ کر لیتے ہیں۔ وہ امن کے مہینوں کی تعداد چار ہی رکھتے ہیں لیکن ایک ہی سال کے اندر یا مختلف سالوں میں انہیں آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح وہ اس چیز کو جائز ٹھہرا دیتے ہیں جسے اللہ نے ناجائز ٹھہرایا ہے۔ انہیں اپنے برے اعمال بھی اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ سچائی سے انکار کرنے والوں کو اللہ خوشگوار منزل کی طرف جانے والی راہ نہیں دکھاتا۔ [9:1-5, 2:192]

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝

9:38 اے اہل ایمان! تمہیں کیا ہوا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم میں سے کچھ زمین سے چمٹے جاتے ہو۔ کیا تم دائمی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی عارضی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ دنیاوی زندگی کے فائدے تو اخروی زندگی کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

9:39 اگر تم نظام الٰہی کے قیام اور بقاء کے لئے جدوجہد نہیں کرو گے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بہت الم انگیز ہوگا۔ اللہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔ اللہ نے ہر بات کے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ [قانون یہ ہے کہ زمین کی حکومت اسی قوم کے حصے میں آتی ہے جس میں اس کی صلاحیت ہو۔ 24:55, 12:105]

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

9:40 یادرکھو اگر تم پیغمبر کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ ہمیشہ کی طرح ان کی مدد کرے گا۔ تمہیں وہ وقت یاد ہوگا جب کافروں نے ان کو اپنے گھر اور شہر سے نکال دیا تھا۔ اس وقت وہ دو ہی شخص تھے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اس وقت پیغمبر اپنے ساتھی کو تسلی دیتے تھے" کچھ غم نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے ان کے ساتھی پر تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایسے لشکروں سے مدد دی جو آپ کو نظر نہیں آتے تھے۔ اس طرح مخالفین کی بات پست ہوئی اور عالی مقام بات تو اللہ ہی کی ہے۔ اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ [دیکھئے 9:26 یہ بات عام طور پر معلوم ہے کہ غار میں حضور اکرمؐ کے ساتھی حضرت ابوبکرؓ تھے۔]

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

9:41 (اہل ایمان اس بات کا خیال نہ کریں کہ وہ دشمن کے مقابلے میں کم ہیں۔) تھوڑے سے اسلحہ کے ساتھ ہو یا بھاری اسلحہ کے ساتھ۔ اصول یہ ہے کہ تم اپنے مال و جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے رہو۔ اگر تم بخوبی سمجھ سکو تو یہ بات تمہارے لئے نہایت خوب ہے۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ع 5 12

9:42 تمہارے درمیان ایسے لوگ بھی ہیں اگر انہیں ایسا معرکہ پیش آنے کی امید ہو جس میں انہیں کھلا فائدہ نظر آتا اور سفر بھی چھوٹا ہوتا تو وہ آپ کے پیچھے چل پڑتے لیکن اگر سفر انہیں طویل اور مشکل نظر آتا ہے تو اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں اگر ممکن ہوتا تو ہم ضرور آپ کے ساتھ چلتے۔ یہ رویہ خود ان کی ذات کے لئے مہلک ہے۔ اللہ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

9:43 آپ نے انہیں پیچھے رہنے کی اجازت دے دی۔ بہرحال اللہ نے اس بات کو درگزر کر دیا ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا انتظار کرتے تو خود سمجھ لیتے کہ کون سچا ہے اور کون ان میں جھوٹے ہیں۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

9:44 جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ کبھی آپ سے اپنے مال و جان سے جہاد کرنے میں آپ سے اجازتیں نہیں مانگتے پھریں گے، اللہ ان لوگوں سے خوب واقف ہے جو اس کے احکام پابندی سے بجالاتے ہیں۔

[جان سے جہاد = محنت ومشقت ۔= جنگ میں جان کا خطرہ۔]

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝

9:45 (اے پیغمبرؐ!) آپ سے بہانہ سازیاں اور اجازتیں طلب کرنے میں وہی لوگ پیش پیش ہونگے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین کے بارے میں ڈانواں ڈول ہیں۔ ان کے دلوں میں شک وشبہ کی کیفیت بسیرا کئے رہتی ہے اور اپنے ہی شبہات میں اِدھر اُدھر کی سوچوں میں پڑے رہتے ہیں۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

9:46 اگر باہر نکلنے کا ان کا ارادہ ہوتا تو وہ اس کے لئے تیاریاں کرتے۔ اللہ کو ان کی یہ روش پسند نہ آئی۔ لہٰذا سمجھو کہ اسی نے انہیں پیچھے روک دیا۔ (پھر پیغمبرؐ نے فرمادیا) انہی کے ساتھ جا بیٹھو جنہیں گھر بیٹھنا ہی ہوتا ہے۔ (مثلاً بچے، بوڑھے، بیمار، معذور اور اکثر خواتین)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

9:47 اگر وہ تمہارے ساتھ نکل بھی کھڑے ہوتے تو اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے اور تمہارے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے۔ وہ کوشش کرتے کہ کسی طرح تم میں کوئی فتنہ کھڑا کر دیں۔ اس طرح کے لوگ تم میں شامل ہیں جو ان کے بہکاوے میں آجاتے۔ اس لئے ان کا تمہارے ساتھ جانا خرابی ہی کا باعث ہوتا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون لوگ ایسی حرکتوں سے خود پر ظلم کرتے ہیں۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

9:48 پہلے بھی یہ لوگ فتنہ پھیلانے کی کوششیں کرتے رہے ہیں اور آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کا معاملہ آپ پر ظاہر کر دیا۔ حق آپہنچا اور یہ جلتے کڑھتے رہ گئے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

9:49 ان میں یہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں مجھے رخصت عطا فرمایئے اور آزمائش میں نہ ڈالئے۔ ایسا کہنے سے وہ فتنے میں پڑ ہی گئے ہیں۔ ان کے دلوں کی آگ انہیں پہلے ہی گھیرے ہوئے ہے اور جہنم نے منکرین حق کو گھیرا ہوا ہے۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝

9:50 ان کی کیفیت یہ ہے کہ اگر آپ کو کوئی آزمائش اور نعمت حاصل ہوتی ہے تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر کوئی دشواری آپ کو پیش آجائے تو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی اپنا بندوبست کر لیا تھا اور پھر خوش خوش لوٹ جاتے ہیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

9:51 فرما دیجئے' ہمیں جو بھی صورتحال پیش آئے وہ اللہ کے قانون کے مطابق ہوگی۔ وہی ہمارا آقا اور کارساز ہے۔ اہل ایمان! اپنی بہترین کوشش کے بعد اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ [از راہ کرم نہایت توجہ سے غور فرمایئے کہ اس آیت میں اور کئی دیگر آیات میں مولانا یعنی ہمارا آقا صرف اللہ کو کہا گیا ہے۔ ہر کسی شخص یا کسی مولوی کو مولانا کہنا ٹھیک نہیں۔ افسوس اور حیرت اس بات پر ہے کہ علماء کہلانے والے لوگ اپنے خطوط، کتابوں میں مولانا کو اپنے نام کا حصہ بنا لیتے ہیں اور نہ جانے کیوں انہیں اللہ سے خوف نہیں آتا۔]

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

9:52 فرما دیجئے' اے مخالفین کیا تم ہمارے لئے دو نعمتوں (میدان جنگ میں مارے جائیں یا فاتح ہو کر لوٹ آئیں) کے سوا بھی کچھ امید رکھتے ہو؟ ان دونوں صورتوں میں اللہ ہمیں اپنے اجر سے ضرور نوازے گا۔ رہے تم تو ہم سمجھتے ہیں کہ یا تو اللہ تمہیں خود سزا دے گا یا پھر ہمارے ہاتھوں۔ لہٰذا شوق سے انتظار کرو۔ ہم بھی اپنے یقین کے مطابق انتظار کرتے ہیں۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

9:53 (کچھ منافقین ایسے بھی ہیں جو دکھاوے کے لئے اہل ایمان کے مشن کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔) فرما دیجئے' تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔ تمہاری امداد ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ تم ایسے لوگ ہو جو بار بار سیدھی راہ سے نکلے جاتے ہو اور خود کو کسی نظم وضبط کا پابند نہیں سمجھتے۔ [آخری جملوں میں فاسقین کو وضاحت سے ترجمہ کیا گیا ہے۔]

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

9:54 سوچو کہ تمہاری مالی مدد کو قبولیت کیوں نہیں بخشی گئی۔ بات یہ ہے کہ تم پیغمبر کے لائے ہوئے پیغام الٰہی کی مخالفت کرتے ہو اور اللہ کے احکام کی پیروی کبھی کرتے بھی ہو تو سست روی کے ساتھ اور جب اس نظام کے لئے کچھ

خرچ کرتے ہو تو نہایت بے دلی کے ساتھ کرتے ہو۔ [107:5, 4:142]

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

9:55 آپ ان کے مال و جائداد، اولاد اور گروہ سے ذرا متاثر نہ ہوں۔ اللہ کا پروگرام ایسا ہے کہ یہی چیزیں دنیاوی زندگی میں ان کے لئے تکلیف دہ بن جاتی ہیں۔ اس حالت میں جب جان بھی دیتے ہیں تو اس طرح کہ ان کا شمار منکرین حق میں ہوتا ہے۔ [46:14-16, 4:32, 3:135, 9:85]

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝

9:56 وہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں جبکہ وہ اہل ایمان کے ساتھ نہیں۔ یہ لوگ بزدل ہیں جو دل کی بات کہنے سے ڈرتے ہیں۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝

9:57 ہنگامی حالات میں اگر انہیں کوئی بچاؤ کی جگہ یا غار یا زیر زمین پناہ گاہ مل جائے تو اس طرح بھاگ جائیں جیسے رسی تڑا کر کوئی جانور بھاگتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

9:58 ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم کے وقت آپ پر الزام لگاتے ہیں۔ وہ اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہیں۔ اگر آپ انہیں ان کے حق سے کچھ زیادہ دے دیتے تو یہ بہت خوش ہو جاتے لیکن کیونکہ آپ نے ان کے حق کو ملحوظ خاطر رکھا اور ان کے حق سے زیادہ نہ دیا لہٰذا وہ بگڑے بیٹھے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع 7 17 13

9:59 اللہ اور رسول یعنی نظام الٰہی نے انہیں جو کچھ دیا تھا اگر وہ اس پر خوش رہتے اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول انہیں مناسب موقع پر اور دیں گے تو ان کے لئے کیا ہی خوب ہوتا۔ انہیں یہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ ہم پوری خوش دلی سے اللہ سے رغبت رکھتے ہیں۔ [59:7]

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:60 نظام الٰہی کے مرکز کو جو بھی صدقات وصول ہوتے ہیں وہ غریبوں کے لئے ہیں جو اپنی ضروریات کے مطابق کما نہیں سکتے اور ان لوگوں کے لئے جن کی زندگی کسی بھی سبب سے ٹھہر گئی ہے۔ مثلاً چلتا ہوا کاروبار رک گیا ہے یا جن کی ملازمتیں چھوٹ گئی ہیں یا وہ معذور ہو گئے ہیں۔ صدقات میں ان کا بھی حصہ ہے جنہیں حکومت نے اس مال کا بندوبست سونپا ہے اور وہ لوگ جو اس نظام میں شامل ہونے سے مالی وجوہات کی بنا پر قاصر ہیں، وہ مرد اور عورتیں جو کسی قسم کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، وہ لوگ جو دشمنوں کے مقروض ہیں اور جو مملکت کے دفاع پر معمور ہیں۔ راہ گزر کے بیٹے جو بے گھر ہیں۔ یہ فریضہ اللہ نے عائد کیا ہے وہ اللہ جو ہر شے کا جاننے والا نہایت حکمت والا ہے۔

[ہمارے تقریباً سب ہی مفسرین نے آیت نمبر 9:60 کو زکوٰۃ سے منسلک کیا ہے۔ آیت ایک بار اور ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں صدقات کا ذکر ہے۔ زکوٰۃ تو وہ نظام ہے جو مرکزی حکومت مملکت میں نافذ کرتی ہے یعنی منصفانہ معاشی نظام۔ دیکھئے 2:219 , 6:141, 22:14]

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

9:61 ان میں ایسے مخالفین بھی ہیں جو نبی کو یہ کہہ کر ایذا دیتے ہیں کہ یہ تو بس بات سن لیتے ہیں اور کانوں کے کچے ہیں۔ فرمایئے، کہ تمہاری باتیں توجہ سے سننے والا تو تمہارے لئے سرتا پا خیر ہے۔ یہ نبی اللہ پر اور اہل ایمان کے خلوص پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ وہ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے رحمت ہیں جو تم میں سے ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ خود کو دردناک سزا کے لئے تیار کرتے ہیں۔ [پیغمبرؐ کوئی دنیاوی بادشاہ نہیں جو لوگوں کو دور کرے۔ وہ تو ہر شخص سے ملاقات کے لئے ہمیشہ موجود ہیں اور سب کی بات توجہ سے سنتے ہیں۔]

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

9:62 (اے اہل ایمان) لوگ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر تمہیں خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو (معاشرے کی خدمت کے ذریعے) خوش رکھیں اگر وہ واقعی ایمان رکھتے ہیں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

9:63 کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے پچھتاوے کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا اور یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ [قرآن کریم میں کئی جگہ ارشاد ہے کہ جنّت اور جہنّم کو تشبیہات کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ تو یہ بھی فرمایا کہ جہنّم کی آگ دلوں سے اٹھتی ہے اور دلوں ہی کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ آیت نمبر 104:7]

[اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں]۔ علامہ اقبال

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْٓا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝

9:64 منافقین کو خدشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کا حال بیان کر دے۔ فرما دیجئے، تم اپنے طنز و مزاح کی روش پر قائم رہو۔ تم دیکھو گے کہ یقیناً اللہ ان باتوں کو ضرور ظاہر کر دے گا جن سے تم ڈرتے ہو۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

9:65 اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ایسی باتیں کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ تو ان سے کچھ بن نہ پڑے گا۔ کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی باتوں میں دل لگی کرتے ہیں۔ فرمایئے، کیا تمہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ تم اللہ سے اس کی آیات اور اس کے رسول سے دل لگی کرتے ہو!

ع 7 14 لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

9:66 نہ بہانے بناؤ نہ معذرتیں کرو۔ تم لوگ تو ایمان کا اقرار کرنے کے بعد شیوہء کافری اختیار کر چکے ہو۔ ہم پھر بھی تم میں ایک گروہ کو معاف کر دیں گے لیکن دوسرا گروہ جس نے انسانی حقوق کو پامال کیا ہے اور دوسروں کی محنت کا پھل لوٹا ہے انہیں ہمارا قانون سزا دے کر رہے گا۔ [27:11, 25:70, 9:102, 4:17]

ع 7 15 اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

9:67 منافق مرد اور منافق عورتیں ایک جیسی روش پر چلتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ایسے کاموں کی تلقین کرتے ہیں جو

اخلاقی قدروں کے خلاف ہے اور ایسے کاموں سے روکتے ہیں جو اخلاقیات کے ضابطوں کے مطابق ہیں اور معاشرے کے لئے فلاح و بہبود کا باعث ہیں۔ یوں سمجھو کہ وہ فلاحی کاموں کے لئے اپنے ہاتھ بند کئے رہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے احکام کو بھلا دیا ہے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے۔ (وہ انہیں اپنی رحمت سے بے گانہ کر دے گا۔) منافقین ایسے لوگ ہیں جو سیدھی راہ سے ہٹ کر چلتے ہیں۔ [59:19 مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں۔ 9:71]

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۶۸﴾

9:68 اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور منکرین حق کو آتش جہنم کی وعید سنا دی ہے جو ان کا ٹھکانہ ہوگی۔ یہ ان کے لئے کافی ہے اور ان کے اعمال کا مناسب بدلہ ہے۔ اللہ نے انہیں اپنی رحمتوں سے محروم کر دیا ہے اور ان کے لئے اٹل عذاب تیار ہے۔ [4:145]

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

9:69 تم منافقین جیسے لوگ تم سے پہلے بھی گزر چکے ہیں۔ وہ قوت میں تم سے کہیں بڑھ کر تھے اور مال اور اولاد کی کثرت کی وجہ سے ان کی گروہ بندیاں بھی تم سے زیادہ مضبوط تھیں۔ وہ ان چیزوں سے جتنا فائدہ اٹھا سکتے تھے اٹھا چکے۔ اسی طرح تم بھی ان چیزوں سے کچھ عرصہ فائدہ اٹھا لو۔ لیکن ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کے فضول اعمال میں ان کی زندگی ضائع ہو جاتی ہے۔ ان کا کیا دھرا نہ دنیا میں کام آیا نہ آخرت میں کام آئے گا اور ایسے لوگ اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

9:70 کیا ان لوگوں تک گزری ہوئی قوموں کی خبریں نہیں پہنچیں؟ جیسے قوم نوح، عاد و ثمود اور قوم ابراھیم اور اہل مدین کی اور دیگر اقوام کی جن کی بستیاں الٹ دی گئی تھیں۔ ان کے پیغمبر سچائی کی کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے۔ اللہ تو ہرگز

بے انصافی کرنے والا نہ تھا لیکن یہ لوگ اپنے ہی ہم وطنوں کے حقوق پامال کیا کرتے تھے اور اس طرح خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

ع 15

9:71 ادھر مومن مرد اور مومن عورتوں کی صورتحال یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ساتھی ہیں۔ وہ عملی طور سے معاشرے میں ان باتوں کو عام کرتے ہیں جو اللہ کی دی ہوئی اخلاقی اقدار پر پوری اترتی ہیں اور خود مثال بن کر معاشرے میں ایسے کاموں سے منع کرتے ہیں جو اخلاقی قدروں کے خلاف ہوں۔ وہ مل جل کر ایسا نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جس میں اللہ کے احکام کی تعمیل آسان ہو جائے اور منصفانہ نظام معیشت (زکوٰۃ) استوار کرتے ہیں۔ وہ ہر معاملے میں اللہ اور اس کے رسول (یعنی مرکز اسلامی حکومت) کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ بہت جلد اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے فیض یاب ہوں گے۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا حکمت والا ہے۔ (دنیا دیکھ لے گی کہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ نظام حیات کتنی شوکت و حکمت پر مبنی ہے۔)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

9:72 یہ ہیں وہ مومن مرد اور مومن عورتیں جن کے لئے اللہ نے زندگی کی سدا بہار خوشگواریوں کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ان کے مسکن ایسے باغات ہوں گے جن میں رحمت الٰہی کی نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے رہنے کے لئے نہایت عمدہ گھر ہوں گے۔ باغوں میں گھرے ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ بے شک یہ نہایت عظیم کامیابی ہے۔ [57:12 , 66:8]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

9:73 اے پیغمبر! ان مخالفین اور منافقین کے خلاف پوری جدوجہد کیجئے اور اس نظریاتی جدوجہد میں ان سے سخت مقابلہ کیجئے۔ انہوں نے جہنم کو اپنا ٹھکانہ تجویز کر ہی لیا ہے۔ یہ کیسی خراب منزل ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

9:74 یہ مخالفین اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کہی لیکن ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد قولاً اور فعلاً کفر اختیار کیا۔ انہیں اپنی کسی سازش میں کامیابی نہیں ہوئی۔ انہیں نظام الٰہی میں کوئی خامی تو نظر نہیں آئی بلکہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان کے لئے اچھا ہے کہ ٹھیک راہ پر واپس آ جائیں لیکن اگر وہ اب بھی اپنی روش سے باز نہ آئے تو اللہ کا قانون انہیں دنیا اور آخرت میں سخت سزا دے گا۔ پھر وہ ملک میں نہ حامی پائیں گے نہ مددگار۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

9:75 ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس نے انہیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم ضرور صدقات اور خیرات کریں گے۔ اور اپنی سب خامیوں کی اصلاح کر کے اچھے لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

9:76 لیکن جب اللہ نے ان پر اپنی نعمتوں کی فراوانی کر دی تو وہ بخل کر کے سب کچھ اپنے لئے سمیٹ کر بیٹھ گئے۔ وہ اپنے وعدوں سے پھر گئے اور اب بھی منہ پھیر کے چل دیتے ہیں۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

9:77 اللہ کے قانون نے ان کے دلوں میں نفاق کا بیج بو دیا ہے۔ اس دن تک جب وہ اللہ سے ملیں گے۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ توڑا اور پھر جھوٹ بولتے چلے گئے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

9:78 کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے خیالات سے، خفیہ حرکتوں سے اور پوشیدہ مجلسوں سے بخوبی واقف ہے۔ اللہ تو ہر غیب کا سب سے بڑا جاننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

9:79 یہ منافقین ایسے لوگ ہیں جو اہل ایمان کو طعنے دیتے رہتے ہیں۔ ان کو بھی جنہوں نے دل کھول کر صدقات دیئے اور ان کو بھی جن کے پاس اپنی جسمانی توانائی و محنت کے سوا دینے کو کچھ نہ تھا۔ یہ دونوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ (مال

دار اہل ایمان کو ریا کاری کا طعنہ دیتے ہیں اور غریبوں کی غربت کا مذاق اڑاتے ہیں۔) دراصل اللہ کا قانون مکافات ان کی ہنسی اڑاتا ہے کہ ان کے لئے الم ناک عذاب تیار ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع 10 8 16

9:80 (اے پیغمبر! ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ ان کے خیر خواہ ہیں لیکن) آپ کی آرزوئیں انہیں اس تباہی سے نہیں بچا سکتیں جو قانون الٰہی کی رو سے ان پر آنے والی ہے لہٰذا آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں، یہاں تک کہ 70 بار استغفار کریں، اللہ کا قانون انہیں معاف نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ (ان کی لغزشیں چھوٹی نہیں) وہ اللہ اور اس کے رسول کی کھلی مخالفت کرتے ہیں۔ جو لوگ اس طرح صحیح راہ سے دور جا پڑیں ان پر سعادت کی راہیں اللہ کے قانون کی رو سے کشادہ نہیں ہوتیں۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

9:81 منافقین جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے رسول اللہ کے جانے کے بعد اپنے اس طرح بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے۔ ان پر یہ بات گراں تھی کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے۔ کہتے تھے لوگو! اس غضب کی گرمی میں باہر نہ نکلنا۔ فرما دیجئے کہ آتش جہنم اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ اگر وہ سمجھ سکیں۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

9:82 اگر وہ اس حال میں خوش ہیں تو وہ تھوڑا ہنس لیں لیکن بعد میں انہیں بہت رونا ہے جو ان کے اپنے اعمال کی جزا ہوگی۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝

9:83 اگر پھر کبھی ایسی صورت پیدا ہو کہ ان کا کوئی گروہ آپ کے ساتھ چلنے کی اجازت مانگے تو فرما دیجئے تم میرے ساتھ کبھی باہر نہیں نکلو گے اور نہ ہی میرے ساتھ مل کر دشمن سے لڑنے کی اجازت پاؤ گے۔ تم وہ لوگ ہو جو پہلی بار بیٹھے رہنے پر راضی ہوئے لہٰذا اب بھی ان کے پاس بیٹھو جو پیچھے گھروں میں رہ جاتے ہیں۔ (عورتیں، بچے، بوڑھے،

بیمار اور معذور۔)

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

9:84 (ایسے پکے منافقین سے معاشرتی تعلقات توڑ لیجئے۔ مثلاً) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کے جنازے میں شریک نہ ہوں، نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ ان لوگوں نے موت آ جانے تک اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور ہمیشہ نافرمان رہے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

9:85 آپ ان کے مال، اولاد، خاندان اور قبیلے کی کثرت سے ذرا متاثر نہ ہوں۔ (یہی چیزیں تو انہیں راہ حق سے روکتی ہیں۔) اللہ کا پروگرام ایسا ہے کہ انہیں چیزوں سے ان لوگوں کو دنیا میں سزا ملے گی یہاں تک کہ جب ان کی جان جاتی ہوگی اس وقت بھی کفر کرتے ہوں گے۔ [9:55, 8:28, 18:32, 63:9, 68:14, 57:20, 2:155 مال و اولاد اور خاندان کی محبت میں یہ ممکن ہے کہ انسان احکام الٰہی سے غافل ہو جائے۔ اس بات کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیے۔]

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

9:86 جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر یقین رکھو اور اس کے رسول کے ہمراہ نظام الٰہی کے قیام اور استحکام کے لئے جدوجہد کرو تو کچھ صاحب حیثیت اور صحت مند افراد آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں کہ ہمیں پیچھے رہنے والوں یعنی گھروں کی دیکھ بھال کے لئے چھوڑ دیجئے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

9:87 وہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ ان کے اس رویے کی وجہ سے اللہ کا قانون ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ پھر وہ فہم و فراست سے عاری ہو جاتے ہیں۔ [مثلاً اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ خوف صرف عمل پیہم سے دور ہوتا ہے اور موت کا خوف انسان کو جیتے جی مار ڈالتا ہے۔ [2:277, 6:48, 6:81]

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

9:88 لیکن پیغمبر اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان سے فیض یاب ہوئے ہیں اپنے مال اور جان کے ساتھ مصروف جدو جہد رہتے ہیں۔ ان سب کے لئے ہر طرح کی نعمتیں ہیں اور ان سب کے اعمال کی کھیتیاں ہمیشہ سر سبز و شادات رہیں گی اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

ع 11 9 17 اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

9:89 اللہ نے ان کے لئے خوش نما باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے شفاف پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں آباد رہیں گے۔ یہی تو بلند درجے کی کامیابی ہے۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

9:90 صحرانشینوں میں سے بھی کچھ لوگ بہانے لے کر آتے ہیں کہ انہیں پیچھے رہنے کی اجازت دی جائے۔ جو لوگ زبان سے ایمان کا اقرار کرنے کے بعد عملاً منکر رہے ان کے لئے الم انگیز سزا تیار ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:91 کمزوروں، ضعیفوں پر کچھ الزام نہیں کہ وہ گھر بیٹھ رہیں نہ مریضوں اور ان لوگوں پر الزام ہے جن کے پاس زادراہ (اسباب وسامان، ضروریات سفر و جہاد) موجود نہیں۔ شرط یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مخلص ہوں۔ جو لوگ کسی طرح بھی لوگوں کو فائدہ پہنچائیں ان پر کچھ الزام نہیں۔ قانون الٰہی میں مغفرت و رحمت کی بہت گنجائش ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝

9:92 نہ ان لوگوں پر کچھ الزام ہے جو آپ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ انہیں سواری (اونٹ، گھوڑا) عنایت کریں۔ اور آپ نے فرمایا، میرے پاس تمہارے لئے سواری کا بندوبست موجود نہیں ہے۔ پھر وہ مجبوراً لوٹ گئے اس طرح کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ ان کے پاس اتنا مال بھی نہیں کہ کوئی سواری خرید سکیں۔ [48:17]

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

9:93 وہ لوگ موردِ الزام ہیں جو سب کچھ رکھتے ہوئے آپ سے اجازت مانگتے ہیں کہ پیچھے عورتوں میں بیٹھے رہیں۔ اللہ کے قانون نے ان کی سست روی اور آرام پسندی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ اب وہ گویا جاننے بوجھنے سے قاصر ہیں۔ (اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ دشمن ان کے گھروں تک بھی پہنچ سکتا ہے۔)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

9:94 جب تم میدان جنگ سے ایسے لوگوں کے پاس واپس لوٹو گے تو وہ تم اہل ایمان سے طرح طرح کے بہانے بنائیں گے۔ کہہ دینا اس قسم کی بہانہ سازیاں نہ کرو۔ ہم تمہاری باتوں پر یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے (پیغمبرؐ پر وحی کے ذریعے) ہمیں تمہارے سب حالات بتا دیے ہیں۔ باقی رہی مستقبل کی بات تو اللہ اور اس کا رسول یعنی مرکزِ نظامِ الٰہی تمہارے اعمال کو پرکھیں گے۔ یاد رہے کہ بالآخر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ہر حاضر کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا کہ تم نے کیسے کاموں میں زندگی گزاری۔

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۙ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

9:95 جب تم اور اہل ایمان لوٹ کر ان کی جانب واپس آ جاؤ گے تو وہ تمہیں اللہ کی قسمیں کھا کر اپنے سچا ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کریں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ ٹھیک ہے تم ان سے درگزر کرو۔ انہوں نے اپنے دلوں کو ناپاک کر دیا ہے۔ جو کچھ یہ اپنے ہاتھوں سے کماتے ہیں اس کا بدلہ جہنم کا ٹھکانہ ہے۔

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

9:96 وہ قسمیں کھاتے رہیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ تو اللہ کا قانون ہے کہ وہ ان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا جو اس کی راہ چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کر لیں۔ [9:125, 24-23-9]

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:97 صحرا نشین بدو کفر اور منافقت میں بہت شدید ہیں۔ اور اسی قابل ہیں کہ وہ حدود اور احکام کو نہ جانیں جو اللہ

نے نازل فرمائے ہیں اپنے رسول پر۔ اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

9:98 اوران صحرانشینوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نظام الٰہی کے لئے اور اللہ کے بندوں پر جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اپنے اوپر جرمانہ سمجھتے ہیں۔ (ہر چند کہ کسی کو اس کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔) وہ تم اہل ایمان پر کسی گردش کے آجانے کی امید میں جیتے ہیں۔ ان کا یہ رویہ خود ان کے لئے مصیبتوں کی گردش بنے گا۔ اللہ جو سب کچھ سننے جاننے والا ہے۔ اس کے قانون میں کوئی عمل بے نتیجہ نہیں رہتا۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع 12 10 1

9:99 لیکن انہیں صحرانشینوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور اس کے قوانین پر اور یوم آخرت پر دل سے یقین رکھتے ہیں اور جو کچھ مال وجان کے وسائل وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی نگاہ میں قربی مقام حاصل کرنے کا ذریعہ اور پیغمبر کی خدمت میں ادب واحترام کے ساتھ تعاون کو تیار رہتے ہیں۔ خوب سن لو کہ یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں اپنے درجے بلند کرتے ہیں۔ اللہ انہیں اپنی رحمت کے دائرے میں داخل کرتا ہے۔ بے شک اللہ کے نظام میں گزری خطاؤں کی مغفرت کی بہت گنجائش ہے اور وہ رحمت والا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

9:100 (اللہ کی بارگاہ میں اونچے درجوں کی بات ہو رہی ہے تو) جن لوگوں نے ایمان سے فیض یاب ہونے میں سبقت کی مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے ان کی پیروی میں انسانی فلاح کے کام کئے اللہ ان سب سے راضی ہے اور وہ سب اس سے راضی ہیں۔ ان سب کے لئے ایسے پر بہار باغات تیار کئے گئے ہیں جن میں شفاف پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ سب سے بڑی کامیابی تو یہی ہے۔ (مہاجرین وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اسلامی ریاست مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انصار وہ جنہوں نے انہیں خوش آمدید کہا اور ہر طرح ان کی مدد کی۔ مہاجرین اور انصار کا یہ معاملہ حالات کے مطابق دنیا میں کہیں بھی صادق آتا ہے۔)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝

9:101 تمہارے اردگرد بعض صحرانشیں بدو منافق بھی ہیں اور اہل مدینہ میں بھی بعض ایسے ہیں جو منافقت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو بار سزا دیں گے اور بالآخر عذاب عظیم کی طرف دھکیل دیں گے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:102 پھر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں۔ انہوں نے ملے جلے کام کئے۔ کچھ اچھے کچھ برے۔ نظام الٰہی میں ان کی توبہ قبول کئے جانے کی بہت گنجائش ہے اس لئے کہ اللہ غفور رحیم ہے اور اس کے نظام میں راہ راست پر لوٹ آنے کا بڑا اجر ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

9:103 لہٰذا اے پیغمبر! مملکت کے اخراجات کے لئے ان کا پیش کیا ہوا صدقہ قبول کر لیا کیجئے۔ اور دیگر اہل ایمان کے ساتھ ان کے دل و ذہن کی پاکیزگی اور ان کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی ان کے لئے دلی تسکین کا باعث ہوتی ہے۔ بے شک یہ احکام اس اللہ کی جانب سے ہیں جو ہر شے سے باخبر صاحب حکمت ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

9:104 جو لوگ نہیں جانتے انہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے صدقات (یعنی نیک نیتی سے اللہ کے بندوں پر خرچ کئے ہوئے وسائل قبول فرماتا ہے اور یہ اللہ ایسا ہے جو بھولے بھٹکوں کو سیدھی راہ پر واپس آ جانے پر اپنی رحمت سے نوازنے والا رحیم ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

9:105 فرما دیجئے (تمہاری توبہ قبول کر لی گئی ہے۔) اب معاشرے کی بھلائی کے کام کرو۔ اللہ تمہارے اعمال پر

نگاہ رکھے گا اور اس کا پیغمبر اور اہل ایمان بھی تمہاری کارکردگی پر نظر رکھیں گے۔ تمہارے سب کام بالآخر اس اللہ کی میزان میں تولے جائیں گے جو ہر خفیہ اور ظاہر شے سے واقف ہے پھر اللہ تمہیں خوب سمجھا دے گا کہ تم نے کیسے کام کئے اور زندگی کس ڈھنگ سے گزاری۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:106 اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کے حکم کے لئے ملتوی کر دیا گیا خواہ اللہ انہیں سزا دے یا ان پر رجوع رحمت ہو۔ اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے اور صاحب حکمت ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

9:107 (منافقین اس حد تک جا پہنچے کہ) ان میں سے کچھ لوگوں نے نظام الٰہی کو ضرر پہنچانے کے لئے اور اہل ایمان میں کافرانہ روش اور فرقہ بندی پھیلانے کے لئے علیحدہ مسجد بھی بنا ڈالی۔ اس مسجد کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ جو لوگ پہلے ہی سے اللہ اور رسول سے جنگ کرتے آئے ہیں ان کے لئے کمین گاہ بن جائے۔ پوچھنے پر وہ قسمیں اٹھائیں گے کہ ہم نے یہ کام نیک نیتی سے کیا ہے لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ (یہ مسجد ضرار کا ذکر ہے جو حضور اکرمؐ نے مسمار کروا دی تھی۔)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

9:108 آپ ہرگز اس مسجد میں جا کر کھڑے نہ ہونا البتہ جس مسجد کی بنیاد یوم اول سے تقویٰ یعنی معاشرے کی بھلائی پر رکھی گئی اس لائق ہے کہ آپ وہاں جایا کریں۔ وہاں ایسے لوگ جاتے ہیں جو اپنے نفس کو اپنے خیالات اور اعمال کو پاکیزہ رکھنا پسند کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اپنے خیالات اور اعمال کو پاکیزہ رکھتے ہیں اور فرقہ بندی سے پاک رکھتے ہیں۔ [6:159-160]

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

9:109 جس نے اپنی عمارت کی بنیاد معاشرے کی بھلائی اور اللہ کی رضا پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت

کی بنیاد ایسے کچے تودوں پر رکھی ہو جو آہستہ آہستہ ٹوٹتے جا رہے ہوں۔ (فرقہ بندی پر قائم کی جانے والی) ایسی عمارت اپنے بنانے والے کو ساتھ لے کر جہنم میں جا گرے گی۔ جو لوگ اللہ کے قوانین سے سرکشی کرتے ہیں ان پر کامیابیوں کی راہیں کشادہ نہیں ہوتیں۔

ع 13 11½ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

9:110 یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی گویا کہ ان کے دل پاش پاش ہو رہے ہوں۔ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ؕ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

9:111 اللہ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلے میں ان کے لئے باغ بہشت ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں یعنی نظام الٰہی کے دفاع کے لئے حسب ضرورت لڑیں گے پھر دشمن کو قتل کر کے فتح یاب ہوتے ہیں یا اپنی جان دیتے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ تورات اور انجیل میں بھی مذکور تھا اور اب اسے قرآن میں دہرایا گیا ہے۔ کون ہے جو وعدہ پورا کرنے میں اللہ سے بہتر ہو تو جو تجارت تم نے اللہ سے کی ہے اس پر خوشی مناؤ۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

9:112 معاشرے کے یہ افراد توبہ کرنے والے ہوتے ہیں یعنی جہاں محسوس کریں کہ ان کا قدم غلط سمت میں اٹھ گیا ہے وہیں رک کر ٹھیک راستے پر آ جاتے ہیں۔ اللہ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ کائنات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہر ایک چیز اپنے خالق کی حمد و ثنا کی منہ بولتی تصویر ہے۔ وہ جب بھی سفر کرتے ہیں تو قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کے احکام کے آگے جھکے رہتے ہیں اور سر تسلیم خم کئے دیتے ہیں۔ وہ عملی طور سے ان اخلاقی اقدار کو فروغ دیتے ہیں جنہیں اللہ نے بھلائی قرار دیا ہے اور عملی طور سے ان برائیوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں جنہیں اللہ نے برائی قرار دیا ہے۔ اور اللہ نے جو دائرہ کار متعین کیا ہے اس کی حدود میں رہتے ہیں۔ نافرمانی نہیں

کرتے۔ لہٰذا اہل ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے۔ [66:5 ،33:35, 3:104]

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

9:113 نہ یہ نبی کے شایان شان ہے نہ دیگر اہل ایمان کے لئے کہ وہ مشرکین کے لئے اس سزا سے محفوظ رہنے کی آرزو کریں جو انہیں دوزخ میں ملنے والی ہے خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝

9:114 ابراھیم نے تو اپنے والد کے لئے اللہ سے مغفرت چاہنے کا وعدہ کیا تھا کہ شاید وہ ایمان سے فیض یاب ہو جائیں لیکن جب ان پر یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ تو اللہ کا دشمن ہے تو ابراھیم اس سے بے زار ہو گئے۔ بلاشبہ وہ بہت ہی بردبار انسان تھے۔ [7:71, 6:109 ,3:61]

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

9:115 اللہ کے شایان شان نہیں کہ کسی قوم کو سیدھی راہ دکھا کر یونہی گمراہ ہو جانے دے جب تک اللہ اس قوم پر واضح نہ کر دے کہ انہیں کن کاموں سے بچنا چاہیے۔ بے شک یہ قوانین اللہ نے بنائے ہیں جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

9:116 بے شک اللہ ہی کے لئے بادشاہی ہے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور اسی کے قانون کے مطابق قوموں کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی تمہارا کارساز اور مددگار نہیں ہو سکتا۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:117 اسی اللہ نے اپنے پیغمبر کو اپنی رحمت سے نوازا اور مہاجرین و انصار کی اس جماعت کو بھی جنہوں نے بڑے نامساعد حالات میں پیغمبر کے پیچھے قدم اٹھایا۔ کوئی اور گروہ ہوتا تو ان کے دل ڈانواڈول ہو جاتے۔ پھر اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے فیض یاب کیا۔ یقیناً وہ ان پر نہایت شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔

ع 14 8 3 وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

9:118 اور اسی طرح ان تینوں افراد کو بھی اپنی رحمت سے نوازا جو جنگ کے موقع پر پیچھے رہ گئے تھے اور ان کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ [106:9] زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی تھی اور وہ خود اپنے آپ سے تنگ آ گئے تھے۔ جلد ہی انہوں نے جان لیا کہ اللہ کے سوا انہیں کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ انہوں نے توبہ کی اور اللہ نے ہی انہیں توبہ کی توفیق بخشی تھی۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

9:119 اے اہل ایمان! اللہ کے احکام کو یاد رکھو اور راست بازوں کی صحبت اختیار کرو۔ [29:89]

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًاۤ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

9:120 اہل مدینہ اور اردگرد رہنے والے صحرانشینوں کے لئے جائز نہیں تھا کہ وہ اللہ کے پیغمبر کا ساتھ چھوڑ دیتے اور اپنے ذاتی معاملات کو پیغمبر پر ترجیح دیتے۔ اس لئے کہ بھوک پیاس ہر طرح کی تکلیف، تھکان اور مشقت جو وہ اٹھاتے اور اللہ کی راہ میں ان کا جو قدم وہاں پڑتا جہاں اس کا پڑنا منکرین حق مخالفین کے غیظ و غضب کا باعث ہوتا اور ہر وہ نقصان جو انہیں دشمن سے پہنچتا ان میں سے ہر ایک چیز ان کے لئے عمل صالح بنتی چلی جاتی۔ اللہ کبھی ان لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا جو انسانیت کے فائدے کے لئے قدم اٹھاتے ہیں۔

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

9:121 وہ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں کم یا زیادہ اور جب بھی وہ کسی وادی سے گزرتے ہیں تو یہ سب کچھ ان کے لئے اعمال صالح کے طور پر لکھ لیا جاتا ہے تاکہ ان کو ان کے کاموں کا بہترین صلہ دے۔

ع 15 4 4 وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝

9:122 مومنین کو سب کے سب مل کر سفر یا جنگ پر نہیں نکلنا چاہیے۔ ہر جماعت میں سے ایک گروہ مرکز میں آ کر نظام الٰہی کے متعلق پوری سمجھ بوجھ حاصل کریں پھر واپس جا کر اوروں کو آگاہ کریں۔ اس طرح فہم حاصل کرنے سے پوری قوم اپنے آپ کو غلطیوں سے محفوظ رکھ سکے گی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

9:123 اے اہل ایمان! جو دشمن تمہارے آس پاس پھیلے ہوئے ہیں ان سے جنگ کرو تا کہ وہ تمہاری قوت کو محسوس کر لیں۔ خوب جان لو کہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو اس کے قوانین کا خیال رکھتے ہیں۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

9:124 ایسے لوگ بھی ہیں کہ اسی سورۃ کے نازل ہونے پر کہتے ہیں، تم میں سے کس کا ایمان اس سورۃ نے بڑھا دیا ہے۔ جو لوگ ایمان کے لئے اپنا سینہ کشادہ کر چکے ہیں تو نئے احکام سے ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اس پر خوشیاں مناتے ہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

9:125 البتہ جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کا روگ ہے ان کی پریشانیاں بڑھتی ہی جاتی ہیں اور وہ حالت کفر ہی میں اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ [95:9]

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

9:126 کیا یہ دیکھتے نہیں کہ سال میں ایک یا دو بار تمہارے ہاتھوں آزمائے جاتے ہیں۔ [14:9] پھر بھی یہ اپنی غلط روش سے باز نہیں آتے اور نہ سمجھتے ہیں (کہ منافقت بری شے ہے۔)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

9:127 جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں یہ پوچھتے ہوئے کہ تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ وہ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ اللہ کے قانون کے تحت ان کے دل ہی پھر چکے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

9:128 (اگر یہ ذرا سوچتے سمجھتے تو بہت شکر گزار ہوتے کہ) تم ہی میں سے تمہارے لئے پیغمبر آئے ہیں جو اتنے دردمند ہیں کہ تمہاری ذرا سی تکلیف سے انہیں بہت رنج ہوتا ہے اور ان کی نہایت آرزو اور کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح تم اہل ایمان کی بہتری ہو جائے کہ وہ تمہارے لئے بہت رحمدل اور مہربان ہیں۔

ع 16 5 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

9:129 جو لوگ ایسی شفیق ہستی سے روگردانی کریں اے پیغمبر! انہیں فرما دیجئے، کہ وہ اللہ میرے لئے کافی ہے جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہ سرچشمہء حیات اور کائنات کا مرکزی کنٹرول سنبھالنے والا پروردگار ہے۔ [عرش = آسمان = بلندی = تخت عظیم = قدرت کاملہ کا اختیار 4:32, 59:25 , 5:20 ; 2:13, 3:10, 54:7]

سورة يونس

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 10 ویں سورۃ ہے اور اس میں 109 آیات ہیں۔ یونسؑ آج کے عراق سلطنت بابل کے قریب ملک نینوا میں بھیجے گئے۔ دراصل نینوا قدیم آشواری تہذیب (Assyria) کا مرکز تھا۔ یونسؑ کا زمانہ 700 ق۔م کے آس پاس ہے۔ نینوا دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر واقع تھا اور اس کی آبادی ایک لاکھ سے ذرا زیادہ تھی۔ اس سورۃ میں ایک سبق یہ بھی دہرایا گیا ہے کہ غلط روش پر چلنے والی قوموں کو بغیر تنبیہ کے اللہ کا قانون تباہ نہیں کرتا اور ہر قوم کو فنا ہونے سے پہلے مہلت کا وقفہ دیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کے مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

المنزل 3

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝

10:1 الٓرٰ ۔ اللہ لطیف ورزاق کا فرمان ہے کہ یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت سے بھرپور ہیں۔

وقف النبی ﷺ

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝

10:2 کیا لوگوں کو یہ بات عجیب لگتی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کو ان کی غلط روشِ زندگی کے نتائج سے آگاہ کرے اور ان لوگوں کو خوشخبری دے جو اس وحی کو قبول کرتے ہیں کہ ان کے پروردگار کے نزدیک ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ (جو لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول کو فوق البشر ہونا چاہیئے جو انہیں معجزے اور عجوبے دکھاتا رہے وہ) منکرین کہتے ہیں کہ یہ شخص تو صریحاً جھوٹا ہے۔ [وہ آیات الٰہی کی بے مثل خطابت دیکھ کر کبھی آپ کو جھوٹا کہتے ہیں کبھی شاعر اور کبھی دیوانہ۔ قدرت کے قوانین سے ماورا کائنات میں کوئی واقعہ پیش نہیں آتا اور اللہ کے قوانین نہ کبھی بدلتے ہیں نہ وہ انہیں کبھی خود توڑتا ہے ہر چند کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ معجزے کے لئے لازم ہے کہ قوانین الٰہی سے ہٹ کر یا مافوق الفطرت واقعات پیش آئیں اور ایسا کبھی نہیں ہوتا۔]

دیکھئے آیات نمبر 40:85, 35:43, 33:62, 33:38, 18:27, 17:77, 10:64, 6:34

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

10:3 تمہارا پروردگار (جس نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے) وہ اللہ ہے جس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو چھ مراحل میں پیدا کیا اور اس کا نظام چلا رہا ہے۔ وہ ہر امر کا بخوبی انتظام کرتا ہے۔ کوئی شفاعت کرنے والا اس کی عدالت میں کھڑا نہیں ہوسکتا سوائے اس کے وہ سچی گواہی دے رہا ہو۔ ایسا ہے تمہارا اللہ جو پروردگار ہے۔ لہٰذا تم اس کی اطاعت کرو۔ کیا تم غور وفکر سے کام نہیں لیتے؟

[چھ مراحل 2:255, 7:54, 11:7, 16:111, 25:59, 41:10, 50:38, 57:4]

اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝

10:4 تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ تم جو بھی روش اختیار کرو تمہارا ہر قدم اسی کے قانون کی طرف اٹھے گا۔ اللہ کا یہ ارشاد برحق ہے۔ وہ اپنی ہر تخلیق کو نقطہء آغاز سے پیدا کرتا ہے اور پھر اسے ارتقاء سے گزار کر تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ جو لوگ آیات الٰہی پر ایمان لاتے اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے والے کام کرتے ہیں انہیں وہ پورے انصاف کے ساتھ صلہ عطا فرماتا ہے۔ جو لوگ سچائی سے انکار کرتے ہیں انہیں وہ پورے انصاف کے ساتھ صلح عطا فرماتا ہے۔ جو لوگ سچائی سے انکار کرتے ہیں ان کے لئے پچھتاوے کے کڑوے گھونٹ اور دکھ دینے والا عذاب ہے کہ انہوں نے اتنی کھلی سچائیوں کو ٹھکرا دیا تھا۔ [24:33 , 3:34 , 22:45 , 31:53]

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

10:5 وہی تو ہے جس نے سورج کو تابناک اور چاند کو خوشگوار روشنی بنایا اور ان کی منزلیں مقرر کیں۔ اس طرح تم برسوں کا شمار اور کاموں کا حساب کرتے ہو۔ اللہ نے یہ سب کچھ مبنی برحق پیدا کیا ہے۔ وہ اپنے قوانین کو ان لوگوں کے لئے وضاحت سے بیان کرتا ہے جو علم وبصیرت سے کام لیں۔ (کائنات کا وجود حقیت ہے۔ 6:97, 17:12)

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝

10:6 یقیناً رات اور دن کی گردش میں اور کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر اس قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو فطرت کی قوتوں کی تسخیر کر کے کاروان زندگی میں پیچھے رہ جانے کے نقصانات سے بچے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۝

10:7 جو لوگ ہم سے ملنے کی آرزو نہیں رکھتے اور دنیاوی زندگی کی معمولی خوشیوں سے مطمئن ہو بیٹھتے ہیں وہی لوگ ہیں جو ہمارے پیغامات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ [اللہ سے ملاقات۔ دیکھئے 36:81, 35:16, 22:25, 70:69, 69:15, 56:60-61 21:104, 19: 14,11:107, 5:44 ۔ان آیات سے اندازہ ہوتا ہے کہ قیامت کے بعد نئی کائنات وجود میں آئے گی اور اس کے قوانین بھی مختلف ہوں گے۔ آیت نمبر 2:55 صرف دنیاوی زندگی میں اللہ سے ملاقات کو رد کرتی ہے۔]

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

10:8 آیات الٰہی سے غفلت برتنے والے لوگوں کا ٹھکانہ پچھتاوے کی آگ ہوگی۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

10:9 اور وہ لوگ جو آیات الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے تسخیر فطرت کریں گے اور اپنی صلاحیتوں کو معاشرے کے کام سدھارنے میں صرف کریں گے تو اس یقین کے سبب ان کا رب ان کے لئے خوشگوار راہیں کشادہ کر دے گا۔ ایسا سرسبز معاشرہ جو اس دنیا میں بھی نعمتوں سے بھرپور ہوگا اور آخرت میں بھی گویا وہ ایسے باغات میں رہیں گے جن میں شفاف نہریں بہتی ہیں۔

دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ع 1 10 6

10:10 یہ لوگ ایسا معاشرہ تشکیل کریں گے جو ان کے اس دعوے کی تصویر ہوگا۔ اے اللہ! تیری شان اس بات سے بہت بلند ہے کہ کسی کی کوششوں کو ضائع کر دے اور ان کے آپس کے تعلقات امن و سلامتی کو استوار رکھیں گے۔ ان کی اس عملی دعوت کا نتیجہ بالآخر یہ ہوگا کہ ہر دیگر قوم اٹھے گی اور کہے گی کہ جو پروردگار ہے، اس کا نظام اس کی تعریف و ستائش کی گواہی دے رہا ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۚ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

10:11 جس طرح انسان اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے جلدی کرتا ہے اسی طرح اگر اللہ کا قانون مکافات بھی لوگوں کو سزا دینے میں جلدی کرتا تو غلط روش پر چلنے والوں کا وقت کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی آرزو نہیں رکھتے ہم انہیں مہلت دیئے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں جتنا بہکنا ہے بہکتے رہیں۔ (یا صحیح راہ پر آ جائیں۔)

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾

10:12 انسان (جب اپنے جذبات کا غلام ہو تو) حالت یہ ہوتی ہے کہ جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو لیٹا بیٹھا کھڑا ہمیں پکارتا ہے لیکن جب ہمارے قانون کے مطابق اس سے وہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو وہ اس طرح بے پروا ہو کر چلتا ہے جیسے اس نے ہمیں مصیبت میں یاد ہی نہ کیا تھا اور وہ پھر شرک میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ حدود فراموش لوگ خود اپنا نقصان کرتے ہیں اور انہیں اپنے کام خوش نما دکھائی دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾

10:13 ہمارے قانون مکافات نے اس طرح کی روش کے سبب تم سے پہلے کی بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا۔ وہ حقوق انسانی کو پامال کرتے تھے اور اس طرح خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ ان کے رسول واضح بصیرت افروز احکام لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے سچائی کو تسلیم نہ کیا۔ جو قوم مجرموں کی قوم ہو اس طرح کہ دوسروں کی محنت کا پھل چرا لیتی ہو ہمارا قانون انہیں ہمیشہ اس کا مناسب بدلہ دیتا آیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

10:14 اب ہم نے تمہیں زمین میں ان قوموں کا جانشین بنایا ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ تم لوگ کس طرح کے کام کرتے ہو۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾

10:15 مگر جب ان لوگوں کے سامنے ہمارے روشن پیغامات پیش کئے جاتے ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آیئے یا پھر اسی میں کچھ تبدیلیاں کر دیجئے۔ فرما دیجئے یہ

ناممکن ہے کہ میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کروں۔ میں تو خود اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی سے ڈرتا ہوں۔ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب لوگوں کو اپنے کئے کی سخت سزا ملے گی۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

10:16 کہیئے اگر اللہ چاہتا تو میں نہ یہ قرآن تمہیں پڑھ کر سناتا اور نہ تمہیں اس کے نزول سے آگاہ کرتا۔ (میں تو اللہ کا فرمانبردار ہوں۔) دیکھو! اس سے پہلے ایک عمر میں نے تمہارے درمیان گزاری ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ (تمہیں لوگ مجھے ہمیشہ صادق وامین کہتے آئے ہو۔)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

10:17 سوچو کہ جو شخص اللہ پر جھوٹ باندھے اور وہ شخص جو اس کی آیات کو جھٹلائے اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے؟ اللہ کا قانون ہے کہ وہ مجرموں کو مستقل کامیابی عطا نہیں کرتا۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

10:18 یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اپنا معبود بناتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ فائدہ۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔ (گویا اللہ کو ایسی باتیں بتائیں گے جو وہ نہیں جانتا۔) کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو کوئی ایسی خبر دینا چاہتے ہو جو وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔ وہ پاک، بڑی شان والا ہے اور ان باتوں سے بہت بلند جو تم مشرکانہ طور پر کہتے ہو۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

10:19 پہلے سب انسان ایک ہی ملت ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد ذاتی مفاد پرستوں کی وجہ سے باہم اختلاف کرنے لگے۔ اگر انسانوں کے لئے ارادہ واختیار کا قانون آپ کے رب نے نہ بنایا ہوتا تو وہ آپس میں اختلاف کر کے ایک دوسرے کے دشمن نہ ہوتے۔ [76:2-3, 16:9, 11:118, 2:256, 2:213, 2:30-36]

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ع 2 10 7

10:20 لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پیغمبر پر اپنے رب کی جانب سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ فرما دیجئے، غیب

کے سب معاملات اللہ کے اختیار میں ہیں۔ میں جس نظام زندگی کی دعوت دیتا ہوں اس کے نتائج ابھی تمہاری نظروں سے اوجھل ہیں۔ لہٰذا تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (وہی نتائج معجزہ ہوں گے۔)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝

10:21 (بات ذرا انتظار کی ہے لیکن) لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ذرا سی تکلیف بھی پہنچنے کے بعد ہم انہیں راحت کا مزا چکھائیں تو ہمارے احکام سے منہ موڑنے کی تدبیریں سوچنے لگتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کا قانون تدبیر سازی میں سب سے زیادہ تیز رفتار ہے۔ ہماری مقرر کردہ کائناتی قوتیں تمہاری ہر تدبیر محفوظ (ریکارڈ) کرتی رہتی ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

10:22 وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں چلنے پھرنے اور سیر و سفر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور ہوا موافق ہوتی ہے تو یہ بہت خوش ہوتے ہیں لیکن جب تیز ہوا کا جھکڑ انہیں آلیتا ہے اور سمندر کی موجیں انہیں گھیر لیتی ہیں تو یہ اللہ کو اس طرح پکارنے لگتے ہیں جیسے احکام الٰہی کے مخلص اطاعت گزار ہیں۔ پھر کہتے ہیں اے اللہ! اگر تو ہمیں اس بلا سے نجات دے تو ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

10:23 لیکن جب ہم انہیں نجات دے دیتے ہیں تو سب کچھ بھول کر ملک میں ناحق سرکشی اور فساد پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اے لوگو! یاد رکھو کہ تمہاری بغاوت اور سرکشی کا نقصان تمہیں ہی پہنچتا ہے۔ احکام الٰہی کی نافرمانی سے تمہیں تھوڑا سا فائدہ دنیاوی زندگی میں مل بھی گیا تو تمہارے لوٹنے کی جگہ ہمارے ہی پاس ہے۔ پھر ہم تمہیں صاف صاف بتا دیں گے کہ تم زندگی میں کیا کچھ کرتے رہے۔ [اصل زندگی تو انسان کی شخصیت ہے جو موت سے نہیں مرتی۔ 9-10:91]

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ أَتٰىهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْأٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

10:24 دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے کہ ہم نے بادلوں سے مینہ برسایا اور زمین کے مختلف نباتات، پیڑ، پودے بڑھے، پھولے جو انسانوں اور مویشیوں کو خوراک فراہم کرتے ہیں۔ فصلیں زمین کو رنگا رنگ پھولوں، پھلوں سے خوشنما بنا دیتی ہیں۔ فصلوں والے سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ ان کھیتوں پر پوری طرح قادر ہیں۔ اتنے میں ہمارے قانون کی ایک گردش رات یا دن کے کسی حصے میں آتی ہے تو لہلہاتی ہوئی فصلیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو جاتی ہیں جیسے کل ان کا نام ونشان تک نہ تھا۔ ہم اس طرح اپنے قوانین صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تا کہ غور فکر کرنے والے لوگ انہیں خوب سمجھ لیں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا إِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

10:25 (یہ تھی دنیاوی زندگی کی مثال) اللہ تو دار سلام یعنی ایسی بستی کی طرف دعوت دیتا ہے جس میں ہمیشہ کی سلامتی، سکون وامن ہے اور جس میں ذرا سی بھی تخریب نہیں۔ وہ ہر اس شخص کو کامیابی کی روشن راہیں دکھاتا ہے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔

لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

10:26 جو لوگ لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے ہیں انہیں بہترین صلہ ملتا ہے اور بہت کچھ اس سے زیادہ۔ ان کے چہرے ذلت ورسوائی سے کبھی غبار آلود نہیں ہوتے۔ ان کا معاشرہ ایک ایسی جنت بن جاتا ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ (یہ بہشت انہیں دونوں جہانوں میں ملتی ہے۔ 30:16 , 60:55 , 42:80)

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَأَنَّمَآ أُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

10:27 لیکن وہ لوگ جو اوروں کی زندگی میں مشکلات پیدا کرتے ہیں اسی قسم کی مشکلیں ان کے سامنے آتی ہیں۔ ان کے چہرے ذلت ورسوائی سے غبار آلود ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے قانون کے مطابق انہیں اس انجام سے بچانے والا

کوئی نہیں۔ وہ یوں بھٹکتے پھرتے ہیں جیسے اندھیری رات کی سیاہی نے ان کے چہروں کو ڈھانپ لیا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جہنم تیار کی ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾

10:28 جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے تو ان سے کہیں گے ذرا یہاں ٹھہرے رہو تم بھی اور وہ بھی جنہیں تم اللہ کے شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ پھر ہمارے قانون کے مطابق ان میں تفرقہ پڑ جائے گا اور ان کے بنائے ہوئے شریک کہیں گے کہ تم ہماری پرستش تو نہیں کیا کرتے تھے۔

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾

10:29 ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے۔ ہمیں تو تمہاری پرستش کا ذرا علم نہ تھا۔

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾

النصف ع 3 10 8

10:30 جو کچھ کسی شخص نے پہلے کیا ہوگا وہ یہاں اس وقت اسی تجربے سے گزرے گا اور وہ اپنے سچے آقا اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ جو کچھ عقیدے انہوں نے گھڑے تھے وہی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے اور ان کا سب کیا کرایا رائیگاں جائے گا۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾

10:31 (اس دنیا میں ان کے لئے سوچنے کا وقت ہے۔) اے پیغمبر! ان سے پوچھئے وہ کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق عطا کرتا ہے۔ وہ کون ہے؟ جو سماعت اور بصارت پر مکمل اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو بے جان چیزوں سے زندگی کی ابتدا کرتا ہے؟ اور زندہ چیزوں سے بے جان چیزیں نکالتا ہے۔ ذرا سوچو کہ وہ کون ہے جو اس کائنات کے انتظام کو بحسن وخوبی چلا رہا ہے؟ وہ بول اٹھیں گے "اللہ" آپ ان سے یہ کہیے کہ پھر تم کیوں احکام الٰہی کا خیال نہیں رکھتے۔ (جب تم مانتے ہو کہ پوری کائنات میں اسی اللہ کے قوانین جاری وساری ہیں تو اپنی زندگیوں میں اس کے قوانین کو کیوں نظر انداز کرتے ہو؟ 43:84, 29:60, 21:21, 10:50, 3:61)

فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾

10:32 یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار برحق۔ کھلی سچائی آ جانے کے بعد سوائے گمراہی کے کونسا راستہ کھلا ہے؟ تم اس اللہ کو چھوڑ کر وہم وگمان کی وادیوں میں بھٹکنا چاہتے ہو۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

10:33 آپ کے رب کا ہر ارشاد سچا ہی ہوتا ہے۔ ان لوگوں پر جو بار بار سیدھی راہ سے پھسلتے ہیں اور نافرمانی کرتے رہتے ہیں انہیں ایمان کی دولت نصیب نہیں ہوگی۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

10:34 (پھر بھی اے پیغمبر آپ اپنا فرض پورا کیجئے۔) ان سے پوچھئے جن ہستیوں کو تم اللہ کا شریک سمجھتے ہو کیا ان میں کوئی ایسی ہستی بھی ہے جو کسی شے کی تخلیق کی ابتدا کر سکے؟ اور پھر اس کو ارتقاء کے مراحل سے گزار کر آخری شکل تک لے جائے۔ کہیے وہ صرف اللہ ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے اور پھر انہیں ارتقاء کے مراحل سے گزار کر تکمیل تک لے جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے پھر تم خیالات کی کن وادیوں میں بھٹک رہے ہو۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۠ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

10:35 ان سے کہیے جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں کوئی ہستی ایسی بھی ہے جو تمہاری راہنمائی ایسے نظام کی طرف کر دے جس کے نتائج تعمیری ہوں۔ کہہ دیجئے صرف اللہ ہے جو ایسے نظام کی طرف رہنمائی کر سکتا ہے۔ جو اتنے تعمیری نظام کی راہ دکھائے اس کی پیروی کرنی چاہیے یا ان ہستیوں کی جو اپنی راہنمائی بھی نہ کر سکیں۔ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کیسے عجیب فیصلے کرتے ہو؟

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

10:36 اکثر لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ یقیناً گمان سچائی کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا اور نہ انسان کو سچائی سے بے نیاز کر سکتا ہے۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں سب اللہ کے علم میں ہے۔ (وہ خوب جانتا ہے کہ لوگ کس طرح وہم وگمان اور قیاس کے پیچھے چلتے ہیں۔)

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

10:37 (سچائی تو اس قرآن میں ہے۔) یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور ہستی قرآن جیسی عظیم الشان کتاب (جس میں فصاحت و بلاغت بھی ہے، حکمت و دانش بھی، تاریخی اور سائنسی حقائق بھی) مرتب کر سکے۔ جو کتابیں پہلے نازل ہو چکی ہیں یہ ان میں موجود سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے۔ معاشرتی قوانین کو یہ کتاب اس طرح بیان کرتی ہے کہ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ [5:48, 2:101]

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

10:38 کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ تم بھی اس طرح کی ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن کو تم بلا سکو بلا بھی لو۔ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو۔ (11:13, 2:32)

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

10:39 بلکہ انہوں نے بغیر اس علم کو سمجھے انکار کر دیا اور اس کتاب کی عظمت کو پرکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ایسے ہی حق کو جھٹلایا تھا تو دیکھئے کہ ان کا انجام کیسا ہوا؟ انہوں نے خود پر ظلم کیا تھا۔ [27:84,

10:41 تاویل = قرآنی لائحہ عمل (پروگرام) کے بہترین نتائج ظاہر ہونا یعنی قرآن کی عملی تفسیر۔ کچھ لوگوں نے تاویل کے معنی غلط سمجھے ہیں اور کہا ہے کہ اس کتاب کو صرف چند مخصوص لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ ع 10 9

10:40 انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جو فہم قرآن کا صحیح طریقہ اختیار کر کے اس پر ایمان لے آئیں گے اور انہی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بلا سوچے سمجھے ایمان لانے سے انکار کر دیں گے۔ اے پیغمبر! آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون لوگ ملک میں فساد اور لاقانونیت کا بول بالا چاہتے ہیں۔ [آیات نمبر 36 اور 40 پر توجہ فرمایئے قرآن فہمی اور اسے تسلیم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ غیر جانبدارانہ طور پر اس کتاب کی بلند علمی سطح کو پہنچا جائے۔ دوسری یہ کہ قرآن جو عملی نظام پیش کرتا ہے اس کی برکتیں دیکھنے کا انتظار کیا جائے۔ تیسرے یہ اس کتاب نے جن قوموں کے تاریخی حوالے دئے ہیں ان کے انجام سے آگاہی حاصل کی جائے۔]

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

10:41 اگر اب بھی یہ آپ کو جھٹلائیں تو فرما دیجئے میں اپنے لائحہ عمل (پروگرام) کے مطابق عمل کرتا ہوں اور تم اپنے

لائحہ عمل کے مطابق عمل کرو۔ عنقریب نتیجہ سامنے آجائے گا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اور کرتے رہو گے میں اس سے بری الذمہ ہونگا۔ اسی طرح تم میرے کاموں کے ذمہ دار نہیں ہو گے۔ [109:1-6]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

10:42 ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر بڑے غور سے آپ کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کے خیالات کہیں اور ہوتے ہیں آپ ایسے بہروں کو کس طرح سنا سکتے ہیں جو اپنے عقل وشعور کو استعمال ہی نہیں کرتے۔ [47:16]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

10:43 اور وہ بھی ہیں جو آپ کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں اور آپ کی طرف یوں دیکھتے ہیں جیسے ان کی پوری توجہ آپ کے ارشادات پر ہے لیکن وہ صرف دیکھ رہے ہوتے ہیں اور ان کے خیالات کہیں اور ہوتے ہیں۔ آپ ایسے اندھوں کو ہدایت کی راہ کیسے دکھا سکتے ہیں جو عقل وبصیرت سے کام ہی نہیں لیتے۔ [7:198]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

10:44 اللہ انسانوں کے ساتھ ذرا سی ناانصافی نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنی ذات کے ساتھ ناانصافی کرتے ہیں۔ [وہ اتنے سنہری موقع کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ کی عطا کی ہوئی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال نہ کرنا خود پر ظلم کرنا ہے اور یہ انسانی درجے سے نچلی سطح کی بات ہے۔ 7:179]

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

10:45 جب اللہ انہیں یوم حشر میں جمع کرے گا وہ خیال کریں گے گویا اس دنیا میں ایک دن کا کچھ حصہ گزار کر گئے ہیں اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے۔ جو لوگ اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہت نقصان میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے ہدایت کی روش اختیار نہ کی۔ [کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک دن یا چند روز گزار کر گئے ہیں۔ 20:103-4, 10:7]

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝

10:46 (اے پیغمبر!) ہم انہیں جو نصیحت آموز وعدے سنا رہے ہیں ان میں سے بعض آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ

لیں گے اور بعض اس وقت پورے ہوں گے جب ہم آپ کو وفات دے دیں گے۔ جلد یا بدیر انہیں ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں اللہ ان پر خود گواہ ہے۔ [43:42, 23:95, 13:40]

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

10:47 ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا ہے اور جب ان کا رسول آ جاتا ہے (تو وہ انہیں غلط اور صحیح راستے صاف صاف بتا دیتا ہے۔) پھر ان کے تمام معاملات کا فیصلہ عدل وانصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ذرا زیادتی نہیں ہوتی۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

10:48 اب یہ لوگ بھی پوچھتے ہیں کہ اگر تم اہل ایمان سچے ہو تو بتاؤ کہ (ہماری تباہی کے) وعدے کب پورے ہوں گے؟

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾

10:49 فرما دیجئے' (یہ میرے اختیار کی بات نہیں) میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نقصان اور نفع کی قدرت نہیں رکھتا جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ ہر قوم کی ایک معیاد ہوتی ہے۔ جب ان کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو نہ وہ اسے ایک گھڑی ٹال سکتے ہیں اور نہ پہلے لا سکتے ہیں۔ [23:43, 13:38]

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾

10:50 کہہ دیجئے' کیا تم نے سوچا کہ اگر اس کا عذاب تم پر اچانک رات کو آ جائے یا دن کی رونق میں تمہیں گھیر لے تو تمہارے پاس اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ مجرم لوگوں کو پھر جلدی کس بات کی ہے؟

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾

10:51 یا تم یہ سوچ رہے ہو کہ جب وہ تباہی آ جائے گی تو دیکھا جائے گا اور اسے دیکھ کر تم اللہ کی آیات پر ایمان لے آؤ گے لیکن اس وقت صرف اتنا کہا جائے گا یہی ہے وہ تباہی جس کے لئے تم اتنی جلدی مچایا کرتے تھے۔ [اس وقت ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ جب اعمال کے نتائج سامنے آ جائیں تو مہلت کا وقفہ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ دیکھئے 10:91]

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

10:52 پھران لوگوں سے جوحقوق انسانی کو پامال کیا کرتے تھے اور کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے، کہا جائے گا اب دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔ کیا یہ سب تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سوا کچھ اور صلہ ہے؟

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۭ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

10:53 وہ بار بار آپ سے پوچھتے رہتے ہیں کیا یہ واقعی سچ ہے؟ کہیے یقیناً سچ ہے میرے رب کی قسم اور تم قوانین الٰہی سے نہ فرار حاصل کر سکتے ہو اور نہ ہی انہیں بے بس کر سکتے ہو۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

10:54 اس وقت اگر کسی شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں اور وہ ان سب کو دے کر چھٹکارا پالے تو یہ ممکن نہ ہوگا۔ جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو شرمندگی سے منہ چھپاتے پھریں گے لیکن ان کے درمیان پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا سی زیادتی نہیں ہوگی۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

10:55 خوب سن لو (اللہ کے قانون کو کوئی بے بس نہیں کر سکتا) آسمانوں اور زمین میں کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے اس پر اللہ ہی کا اقتدار و اختیار ہے۔ یہ بھی سن لو کہ اللہ کا ارشاد اور وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ زمین و آسمان کا مشاہدہ کر کے اتنی سی بات نہیں جان سکتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

10:56 وہی افراد اور قوموں کو زندگی عطا کرتا ہے اور اسی کے قانون کے مطابق ان کا اختتام ہوتا ہے۔ بالآخر تم سب اور تمہارے اعمال اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

10:57 اے بنی نوع انسان! یہی قانون ہے جو اب تمہارے پروردگار کی جانب سے نصیحت بن کر آ گیا ہے۔ اس میں ہر اس الجھن کا علاج موجود ہے جو تمہارے دل و دماغ کو بے چین رکھتی ہے۔ جو لوگ اسے قبول کر لیتے ہیں انہیں یہ خوشگوار منزل کی راہ دکھا دیتا ہے اور اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

10:58 اعلان کر دیجئے کہ یہ بے مثل رہنمائی اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ اس کے مل جانے پر چاہیے کہ تم جشنِ مسرت مناؤ۔ یہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جسے تم بڑے شوق سے جمع کرتے رہتے ہو۔ [قرآن کا نزول ماہ رمضان میں ہوا لہٰذا عید الفطر دراصل یہی جشن مسرت ہے۔]

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

10:59 ان سے کہیے (جب یہ عظیم الشان ضابطہ قانون آ چکا ہے) تو کبھی اس بات پر تم نے غور کیا ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہے تو اس میں سے کسی چیز کو تم حرام قرار دیتے ہو اور کسی کو حلال کہتے ہو۔ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دے رکھی ہے؟ بلکہ تم خود ہی فیصلے کر لیتے ہو اور اسے شریعت کا نام دے کر اللہ کے نام سے منسوب کر دیتے ہو۔ یہ تو اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھنے کی بات ہے۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ع 6 7 11

10:60 جو لوگ اللہ پر اس طرح کے جھوٹ باندھتے ہیں انہوں نے یوم قیامت کے بارے میں کیا سمجھ رکھا ہے؟ (انہیں اللہ کے قانونِ مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔) اللہ تو لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہ اس فضل کی قدر پہچانتے ہیں نہ عملی طور پر شکر کرتے ہیں۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

10:61 (اے پیغمبرؐ!) جس حال میں بھی آپ ہوتے ہیں اور جس قدر قرآن کا حصہ ان تک پہنچاتے ہیں اور اے لوگو! تم کوئی بھی کام کرو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں اور تمہارے ہر لمحے کی مصروفیت سے واقف ہوتے ہیں۔ کائنات کی پستیوں میں اور بلندیوں میں ذرہ برابر (ایٹم جیسی) کوئی شے ایسی نہیں نہ اس سے چھوٹی نہ اس سے بڑی کوئی بھی چیز ہو سب ایک روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ [روشن کتاب ۔ قانونِ الٰہی کا دفتر]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

10:62 یادرکھو جولوگ اللہ کے قوانین پر عملاً ایمان لاکر اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں انہیں نہ باہر سے کوئی خوف محسوس ہوتا ہے اور نہ وہ اندرونی طور پر غم ناک ہوتے ہیں۔ [2:38]

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

10:63 [ان اولیا اللہ کا کوئی الگ گروہ نہیں ہوتا۔] اللہ کے رفیق وہی لوگ ہیں جو اس کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

10:64 ان کے لئے دنیا میں بھی شادمانیاں ہیں اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہی بڑی کامیابی ہے۔ [ترک دنیا، خانقاہیت ''ریاضتیں'' سب غیر قرآنی حرکتیں ہیں۔ اہل ایمان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں خوشگوار زندگی ہے۔ 57:27]

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

10:65 آپ ان مخالفین کی باتوں سے کبھی آزردہ نہ ہوں۔ قوت وعزت اور اقتدار سب اللہ ہی کو حاصل ہے اور اسی کے قوانین کے مطابق انسانوں کو ملتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

10:66 یادرکھو جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور اسی کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو پکارتے ہیں دراصل کسی اور چیز کی پیروی نہیں کرتے بلکہ اپنے ہی وہم وگمان کے پیچھے اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝

10:67 اس کی قدرت کا اتنا مظاہرہ بھی تمہارے سمجھنے کے لئے کافی ہونا چاہیے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور کام کرنے کے لئے دن کو روشن بنایا۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو بات کو سنتے سمجھتے ہیں کھلی نشانیاں ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

10:68 انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کا ایک بیٹا بھی ہے۔ (کیا اِسے اپنی مدد کے لئے اولاد کی ضرورت ہے؟) اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے۔ وہ ہر احتیاج سے پاک ہے۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کیا تم لوگوں کے پاس اس عقیدے کی کوئی سند بھی ہے؟ یا تم اللہ سے ایسی باتیں منسوب کرتے رہتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

10:69 فرما دیجئے' جو لوگ اپنے عقیدے گھڑ کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں وہ بالآخر کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ [علم کی روشنی اور قرآنی حقائق پھیلنے کے ساتھ ساتھ باطل عقیدے مٹتے جائیں گے]

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

10:70 مذہبی پیشوائیت کو جھوٹے عقیدے گھڑنے سے کچھ دنیاوی فائدے تو حاصل ہو جاتے ہیں لیکن آخر کار فیصلہ ہمارے (اللہ) قانون کی رو سے ہوگا اور انہیں ہمارے ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت منکرین حق کو اپنے اعمال کے تباہ کن نتائج چکھنے پڑیں گے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

10:71 [سچائی کی مخالفت کے نتائج کیسے ہوتے ہیں اس کی سرگزشت گزری ہوئی اقوام کی تاریخ پر غور کرو۔] پہلے انہیں قوم نوح کی داستان بتائیے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا 'اے میری قوم! اگر تم کو میرا یہاں ٹھہرنا اور تمہیں اللہ کے قوانین سے آگاہ کرنا ناگوار لگتا ہے تو یاد رکھو کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے۔ تم سب مل جل کر اور اپنے حمائیتیوں کو بلا کر میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو پوری کوشش کے ساتھ کر ڈالو۔ خیال رکھنا کہ تمہاری کوشش میں کچھ کمی نہ رہ جائے۔ پھر کر گزرو جو کرنا چاہتے ہو۔ اور مجھے ذرا سی مہلت نہ دو۔ (میں اس کے قوانین پر عمل کروں گا اور وہ مجھے کامیاب کرے گا۔)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

الثلث وقف لازم ع 12 15

10:72 اگر تم مخالفت کی راہ سے منہ موڑ لو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو صرف اللہ عطا کرے گا۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کروں۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

10:73 اس کے باوجود انہوں نے نوح کو جھٹلایا اور مخالفت جاری رکھی تو ہم نے نوح اور ان کے ساتھیوں کو جو کشتی میں سوار تھے طوفان سے بچالیا اور انہیں ان کے دشمنوں کا جانشین بنادیا اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کردیا۔ غور کرو کہ جن لوگوں کو ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کردیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا ہوگا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

10:74 نوح کے بعد بھی ہم نے مختلف قوموں کی طرف رسول بھیجے۔ وہ ان کے پاس واضح پیغامات لے کر آئے لیکن وہ ان کے پیغام کو سمجھنے سے پہلے ہی اسے جھٹلا دیتے۔ جو لوگ اپنی ضد میں حد سے بڑھ جائیں ہمارا قانون ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور پھر ان میں غور و فکر کی صلاحیت باقی نہیں رہتی۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

10:75 پھر ان قوموں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنے پیغامات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ انہوں نے بھی سرکشی اور تکبر کی راہ اپنائی۔ وہ ایسی قوم بن چکے تھے جو کمزوروں کی محنت کا پھل لوٹ لیتے تھے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

10:76 جب ان کے سامنے ہمارا برحق لائحہ عمل (پروگرام) پیش کیا گیا تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ یہ تو کھلا جھوٹ ہے۔ [سحر = جھوٹ = دھوکا]

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝

10:77 موسیٰ نے ان سے کہا جو پیغام حق ان کے پاس آیا ہے تم اسے جھوٹ کہتے ہو۔ یاد رکھو کہ جن لوگوں کے دعوے جھوٹے ہوتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ (اور تم دیکھ لو گے کہ میں اپنے مشن میں کس طرح کامیاب ہوتا ہوں۔)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ۝

10:78 انہوں نے کہا' کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم ہمیں اپنے بزرگوں کے طور طریقوں سے پھیر دو اور ملک میں تم دونوں کی سرداری ہو جائے لہٰذا ہم تمہاری باتوں کو ہرگز نہیں مانیں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ۝

10:79 فرعون نے حکم دیا کہ (ملک میں) جتنے سحر انگیز مقرر اور مذہبی پیشوا ہیں انہیں میرے سامنے پیش کرو۔

[7:111-124]

فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝

10:80 جب وہ آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا' تم جو کچھ پیش کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰي مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۝

10:81 جب انہوں نے اپنے دلائل کو پیش کر دیا تو موسیٰ نے کہا' جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ سراسر باطل ہے۔ اسے اللہ عنقریب ناکام کر دے گا۔ تمہارے اس باطل مذہب اور نظام کا مقصد انسانیت میں فساد برپا کرنا ہے اور اللہ کا قانون ہے کہ فساد کرنے والوں کے کام کبھی سنور انہیں کرتے۔

ع 12 13 وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝

10:82 تم دیکھ لو گے کہ اللہ اپنے قانون محکم کے ذریعے نظام حق و انصاف کو قائم کرتا ہے۔ خواہ یہ مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ۝

10:83 لیکن موسیٰ کی اپنی قوم کے صرف چند نوجوان ہی ایمان لائے اس خوف کے باوجود کہ فرعون اور ان کے سردار ان پر زیادتی کریں گے۔ بے شک فرعون ملک میں انتہائی ظالم بادشاہ تھا اور وہ انتقام لینے میں حد سے گزر جاتا تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰي يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ۝

10:84 (موسیٰؑ نے کہا) اے میری قوم! جب تم صداقت پر ایمان لا چکے ہو اور اللہ پر یقین رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔ صرف اس طرح تم اس کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کر سکو گے۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ

10:85 انہوں نے کہا ہم اللہ اور اس کے احکام پر پورا بھروسہ رکھیں گے۔ پھر کہنے لگے' ہمارے پروردگار ہمیں ظالموں کی اس قوم کا نشانہ بننے سے محفوظ رکھیے۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

10:86 اور ہمیں منکرین حق سے اپنی رحمت کے طفیل نجات عطا فرمایئے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

10:87 (پھر عملی اقدام کا آغاز ہوا۔) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی پر وحی بھیجی کہ مصر میں جس جگہ تمہاری قوم ہے وہیں ان کی تربیت شروع کر دو۔ فی الحال اپنی جماعت کے کارکنوں (ممبروں) کے گھروں ہی میں احکام الٰہی کی پیروی کے مراکز قائم کرلو اور اہل ایمان کو اس نظام کے بہترین نتائج کی خوشخبری دیتے رہو۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

10:88 موسیٰ کے کہا اے ہمارے پروردگار! فرعون اور اس کے سرداروں کو جو ٹھاٹھ باٹھ اور دنیاوی زندگی کا مال و متاع فراوانی سے مل رہا ہے اس کے بل بوتے پر وہ لوگوں کو آپ کے راستے سے بھٹکاتے ہیں۔ ہمارے پروردگار! اس لئے آپ ان کے مال و دولت کو تباہ کر دیجئے اور جس دل و دماغ سے یہ ایسی ظالمانہ تدبیریں سوچتے ہیں اسے سلب کر لیجئے۔ یہ لوگ احکام الٰہی کو ہرگز نہ مانیں گے جب تک اس طرح کا دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

10:89 اللہ نے کہا ہم نے تم دونوں کی دعا سن لی ہے۔ اب تم اپنے لائحہ عمل (پروگرام) میں ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کا طریقہ اختیار نہ کرنا جو نہیں جانتے کہ ہمارے قوانین نتیجہ پیدا کرنے میں کچھ وقت لیتے ہیں۔

[20:36, 20:42]

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

10:90 بالآخر ہم نے بنی اسرائیل کو صحیح وسلامت بحر کے پار اتار دیا۔ فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا تا کہ انہیں پکڑ کر سخت سزا دی جائے۔ (انہیں اپنی قوت اور سرکشی میں خیال ہی نہ آیا کہ وہ خود بحر میں غرق ہو سکتے ہیں۔) یہاں تک کہ جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا 'اب میں اس ہستی پر ایمان لاتا ہوں جس کے سوا کسی کا اختیار واقتدار نہیں۔ یعنی وہی اللہ جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں۔ مجھے بھی ان لوگوں میں شمار کیا جائے جو اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

10:91 جواب ملا کہ اب ایمان لاتا ہے جبکہ تو زندگی بھر نافرمانیاں کرتا رہا اور انسانیت میں فساد پھیلاتا رہا۔ [موت کو دیکھ کر ایمان یاد آیا۔ ایمان تو وہ ہے جو ڈر اور خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ بصیرت کی رو سے اپنایا جائے۔ 12:108]

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ ع 9 10 14

10:92 آج ہم صرف تیری لاش کو محفوظ رکھ لیں گے تا کہ وہ ان لوگوں کے لئے جو تیرے بعد آنے والے ہیں عبرت کا باعث ہو۔ انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ہمارے قانون مکافات کی غیر محسوس علامتوں سے غافل رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

10:93 پھر ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی اور رزق طیب عطا کیا۔ ہر چند کہ علم ان کو پہنچتا رہا لیکن وہ آپس میں اختلاف کرتے رہے۔ (اب یہ اس وحی قرآن سے بھی اختلاف کرتے ہیں۔) اے پیغمبر! آپ کا رب انقلاب کے دن اور پھر یوم قیامت میں ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں یہ جھگڑتے رہتے ہیں۔ [دیکھئے 59:2 نبی کریمؐ اور صحابہ کرام کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی ذلت آمیز شکست کی داستان۔]

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

10:94 اب اگر تم میں سے کسی شخص کو اس قرآن میں کوئی شک ہو جسے ہم نے اس قوم پر نازل کیا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو اس سے پہلے کتاب الٰہی یعنی تورات وانجیل پڑھتے رہے ہیں وہ گواہی دیں گے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ عین حق ہے۔ (وہ فرعون اور بنی اسرائیل کی داستان سے پوری طرح واقف ہیں۔) تو ایسے ہی لوگ ہوں گے جو نہ شک وشبہ کرنے میں اور نہ بحث ومباحثے میں پڑیں گے۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

10:95 اور نہ ان لوگوں میں شامل ہونا جو آیات الٰہی کو جھٹلاتے ہیں اور اس طرح بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

10:96 جن لوگوں نے اپنا مزاج ایسا بنا لیا ہے کہ وہ اپنی ضد پر اڑے رہتے ہیں اور عقل وفکر سے کام نہیں لیتے انہیں ایمان کی سعادت نصیب نہیں ہوگی۔ [10:100 , 10:74]

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

10:97 ہر چند کہ ان کے سامنے کیسی ہی کھلی کھلی نشانیاں کیوں نہ آ جائیں اور یہاں تک کہ وہ اپنے اعمال کے صلے میں تباہ کن عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ [10:88 , 10:90]

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

10:98 قوم یونس کے سوا کوئی قوم ایسی نہیں گزری جنہوں نے ایمان سے فائدہ اٹھایا ہو اور اس طرح تباہی سے بچ گئے ہوں۔ جب قوم یونس صحیح وقت پر ایمان لے آئی تو ہمارے قانون نے وہ عذاب ان سے ٹال دیا جو انہیں دنیا میں رسوا کر دیتا۔ تباہی سے پہلے ایمان لانے کے سبب ہم نے انہیں ایک مدت تک زندگی کی خوشگواریوں سے نوازا۔ [9:147-8] (یونسؑ کی قوم نینوا میں پست حال زندگی بسر کر رہی تھی۔ جب انہوں نے اپنے پیغمبر کی بات مانی تو وہ صدیوں تک خوشحال رہے۔ 880 ق۔م تا 612 ق۔م۔ پھر مدین والوں نے انہیں فتح کر لیا۔ اس دوران قوم یونسؑ نے کتاب الٰہی کو چھوڑ کر اپنے مذہبی پیشواؤں کی اطاعت کو اپنا لیا تھا۔ اہل مدین نے نینوا کا 60 میل چوڑا خوبصورت شہر جلا کر راکھ کر دیا۔ ملک کا آشوری بادشاہ اپنے محل میں جل کر مر گیا اور اس کے ساتھ ہی آشوری خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

10:99 (یہ سب اس لئے ہے کہ ہر شخص اور ہر قوم اللہ کے قانون کے مطابق ایمان یا انکار کی راہ اپنانے کے لئے آزاد ہے۔) اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو زمین کے سب لوگ ایمان سے فیض یاب ہو جاتے۔ (اور دوسری چیزوں کی طرح بے ارادہ واختیار پیدا کر دیئے جاتے۔) تو اے پیغمبر! آپ لوگوں کو کیسے مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ سب ایمان لے آئیں۔ [2:4-6 , 2:256]

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

10:100 یہ کسی شخص کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہمارے قانون ہدایت کے خلاف ایمان لے آئے۔ جو لوگ عقل وفکر سے کام نہیں لیتے وہ الجھاؤ میں ہی زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ [قانونِ ہدایت، کشادہ ذہن، غور وفکر، انکساری، بصیرت کی پیروی نہ کہ آباؤ اجداد اور معاشرے کی۔ 10:39, 6:126]

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

10:101 ان سے کہیے ذرا غور سے دیکھو تو آسمان وزمین اور، کائنات میں کونسا قانون کارفرما ہے؟ لیکن جو لوگ پہلے ہی سے فیصلہ کر چکے ہوں کہ وہ سچائی کو تسلیم نہیں کریں گے انہیں یہ نشانیاں اور تنبیہات کچھ کام نہیں آ سکتیں۔ [41:53 , 2:6-7]

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

10:102 کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے اور ان پر بھی وہی کچھ گزرے جو ان سے پہلی قوموں پر گزری۔ فرما دیجئے اگر یہ بات ہے تو انتظار کرتے رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر رہتا ہوں۔ (نتائج خود بتا دیں گے 11:93)

ع 10 11 15 ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

10:103 قانون یہ ہے کہ بالآخر ہم اپنے رسولوں اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کو نجات دیتے ہیں اس لئے کہ اہلِ ایمان کی اس جماعت کو محفوظ رکھنا ہم پر واجب ہوتا ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

10:104 کہہ دیجئے اے لوگو! اگر تمہیں اب بھی میرے پیش کردہ نظام حیات کی صداقت کے بارے میں کوئی شک ہو تو یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ان ہستیوں کی محکومیت اختیار کر لوں جنہیں تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو۔ میں تو صرف اس اللہ

کی اطاعت کروں گا جس کے اختیار میں خود تمہاری (حیات و) موت ہے۔ مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں اہل ایمان کی جماعت میں رہوں۔[61:3 , 7:71, 6:109]

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

10:105 اور اپنی تمام تر توجہ اس نظام حیات پر مرکوز کرلوں تو اے اہل ایمان تم بھی مشرکین کی روش اختیار نہ کرنا جو لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین کو تسلیم کرتے ہیں۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

10:106 اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کو مت پکارو کہ وہ تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم بھی انہی میں سے ہو جاؤ گے جو احکام الٰہی سے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

10:107 یاد رکھو کہ اگر تمہیں اللہ کے قانون کے مطابق کوئی تکلیف پہنچے تو کوئی اسے دور نہیں کرسکتا سوائے اس کے کہ تم اسی کے قانون کی طرف رجوع کرو۔ اسی طرح اس کے قانون کے مطابق کوئی تمہیں فائدہ پہنچنے والا ہو تو کوئی اس کے فضل کو روک نہیں سکتا۔ وہ اپنے بندوں کو اپنے قانون کے مطابق فضل سے نوازتا ہے اور وہ خطاؤں کو درگزر کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

10:108 فرما دیجئے اے بنی نوع انسان! تمہارے پروردگار کی جانب سے وہ نظام زندگی آ گیا ہے جو عین برحق ہے تو جو بھی اس راہ پر گامزن ہوگا اس سے خود کو فائدہ ہوگا اور جو دیگر راہیں اختیار کرے گا اس کا نقصان بھی اسے ہی ہو گا۔ میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔ (کہ تمہیں زبردستی راہ راست پر چلاؤں۔)

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ع 11 6 16

10:109 اے پیغمبر! آپ خود اس قرآن کی پیروی کرتے رہیے جو آپ کو وحی کے ذریعے عطا کیا گیا ہے اور اس پر ثابت قدمی سے جمے رہیے۔ یہاں تک کہ اللہ کا قانون مکافات آپ میں اور ان مخالفین میں آخری فیصلہ کر دے۔ وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ ھود

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کی گیارھویں سورۃ ہے اور اس میں 123 آیات ہیں۔ ھودؑ نہایت قوی قوم عاد کی طرف بھیجے گئے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ نوحؑ کے بعد وہ اگلے پیغمبر تھے جو 9000 سال ق۔م میں تشریف لائے۔ وہ جزیرہ نمائے عرب میں نازل کئے جانے والے پہلے پیغمبر تھے۔ خیال رہے کہ جزیرہ نمائے عرب کے باشندے اس وقت عرب نہیں تھے۔ سورۃ ھود میں کئی پیغمبروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس میں یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجے اور کسی رسول نے اپنی خدمات کا معاوضہ نہیں چاہا۔ انہیں شدید مخالفت کا سامنا بھی ہوا اور جان نثار ساتھی بھی ملے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھئے کہ قرآن کریم کی آیات میں تشبیہات، تمثیلات اور استعارات کا کثرت سے استعمال ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ

11:1 الٓرٰ۔ الف لام را۔ اللہ لطیف رازق کا ارشاد ہے کہ یہ وہ کتاب اور ضابطہ حیات ہے جس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار کئے گئے ہیں اور ایسے واضح اور نکھرے ہوئے انداز سے بیان کئے گئے ہیں کہ ان میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کہ یہ اس اللہ کی بارگاہ سے نازل ہوا ہے جو نہایت حکمت والا بھی ہے اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا بھی۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ

11:2 اس تعلیم کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی محکومیت اختیار نہ کرو۔ (میں خود اسی کی اطاعت کرتا ہوں اور) میں اس کی طرف سے تمہیں تنبیہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ (تنبیہ یہ کہ اس ضابطہء حیات کی خلاف ورزی کرنے کا انجام تباہ کن ہوگا اور خوشخبری یہ کہ اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کا انجام نہایت خوشگوار ہوگا۔)

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۭ

11:3 تم سب اپنے رب سے اپنی حفاظت کا سامان طلب کرو اور دیگر راہوں کو چھوڑ کر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مدت معینہ تک جو تم خود اپنے اعمال و کردار سے طے کرو گے نہایت خوشگوار سامان زندگی سے فیض یاب کرے گا۔ جو انسانوں کو نعمتیں بہم پہنچائے گا اللہ اسی قدر اسے اپنے فضل سے نوازے گا۔ اگر تم اس اصول سے انحراف کرو گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ ایک دن تم پر بڑی تباہی آ جائے گی۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

11:4 تمہارا ہر قدم اللہ کے قانون کی طرف اٹھ رہا ہے وہ اللہ جس نے ہر عمل اور اس کے نتیجے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں اور ان پر اسے پورا پورا اختیار ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

11:5 دیکھو! یہ روگردانی کرنے والے اپنے ذہنوں کو لپیٹ لیتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش کہ سینے کے اندر چھپا کر کچھ اور رکھیں اور باہر کچھ اور ظاہر کریں اور اس طرح سمجھ لیں جیسے وہ اللہ سے کچھ چھپا لیں گے۔ جب یہ کپڑوں میں لپٹتے ہیں یعنی اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش کریں تو یہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ یہ جو کچھ چھپائیں اور جو کچھ ظاہر کریں اللہ سب جانتا ہے۔ وہ تو دلوں میں گزرنے والے خیالات تک سے واقف ہے۔ [71:7]

الجزء 12

وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

11:6 (آیت نمبر 3 میں ارشاد کردہ فضل و رزق اللہ نے تمام مخلوقات کے لئے پیدا کیا ہے لیکن اس کی تقسیم کی ذمہ داری انسان پر ڈالی ہے۔) زمین میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں جس کی ضروریات کی ذمہ داری اللہ نے نہ لے رکھی ہو۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اسے اپنے ارتقاء میں کن منزلوں سے گزرنا ہوگا اور ارتقاء کے سفر میں کون کون سے سامان کی ضرورت ہوگی۔ یہ سب قانون الٰہی کی کتاب روشن میں لکھا ہوا ہے۔ [55:29, 41:10, 36:47, 29:60, 6:99, 2:152]

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَي الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

11:7 وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو چھ مراحل سے گزارا۔ (تاکہ ذی حیات اشیاء کے لئے مناسب ماحول وجود میں آ جائے۔) اس نے سرچشمہ حیات کی بنیاد پانی پر رکھی اور موت و حیات

پر اسی کا اقتدار ہے۔ موت و زندگی کی کشمکش ہم نے اسی لئے رکھی ہے کہ تم خود دیکھ سکو کہ کون اپنی زندگی احسن طریقے سے گزار رہا ہے۔ احسن زندگی اس کی ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے لیکن بہت سے لوگ اس لائحہ عمل کو نہیں سمجھتے۔ اگر آپ ان سے کہیں کہ تم موت کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے تو منکرین حق جھٹ سے کہہ دیں گے "نہیں، یہ تو سب کھلا جھوٹ ہے۔" دیکھئے آیات نمبر: [92:5-18, 67:2, 45:24, 21:30, 2:11]

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

11:8 اگر ہم مدت مہلت تک ان سے ان کے کاموں کی سزا روک لیں تو کہہ دیں گے کہ کونسی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے؟ یاد رکھو جس روز وہ ان پر واقع ہوگا تو ٹل نہ سکے گا اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے ہیں وہی انہیں گھیر لے گی یعنی قانون مکافات۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝

11:9 اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں اور پھر اسے واپس لے لیں تو وہ مایوس ہو کر شکر گزاری کو بھی بھول جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝

11:10 اور اگر ہم اسے کسی ضرر کے بعد نعمت کا مزا چکھائیں تو وہ کہتا پھرتا ہے مجھ سے سب بلائیں دور ہو گئیں اور وہ خوشیاں مناتا فخر کرتا پھرتا ہے۔ [آیات نمبر 9 اور 10 میں ان لوگوں کا رویہ ارشاد ہوا ہے جو زندگی کی بلند قدروں کو نہیں مانتے اور مادی چیزیں ہی ان کے نزدیک زندگی ہوتی ہیں۔]

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

11:11 لیکن جو لوگ زندگی کی اعلیٰ قدروں پر یقین رکھتے ہیں وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اپنی اور لوگوں کی صلاحیتیں بڑھانے والے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت یعنی تباہیوں سے محفوظ رہنے کا سامان اور بہت بڑا اجر ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

11:12 اے پیغمبر! کیا یہ ممکن ہے کہ آپ وحی کے بعض حصوں کو صرف اس لئے چھوڑ دیں کہ یہ ان پر گراں گزرتی ہے

اوران کی ایسی باتیں بھی آپ کو دکھ دیتی ہیں کہ اس رسول پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا؟ اور کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہیں چلتا؟ آپ تو صرف برائیوں کے انجام سے ڈرانے والے ہیں اور ہر شے کا کارساز تو اللہ ہے۔ [94:1-3]

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

11:13 - کیا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قرآن از خود بنالیا ہے؟ فرما دیجئے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جسے بلا سکتے ہو بلالو۔ [10:38, 2:23]

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

11:14 لیکن اگر وہ تمہاری بات نہ سنیں اور کوئی تمہاری مدد کو نہ پہنچے تو تمہیں جان لینا چاہیے کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اور اسی کا علم لئے نازل ہوا ہے اور یہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کائنات میں سب اقتدار و اختیار اسی کا ہے۔ کہو اب تم اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہو؟

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝

11:15 ہمارا قانون ہے کہ جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ یہیں دے دیتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی۔ [17:18]

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

11:16 لیکن کیونکہ ان لوگوں نے دنیا کی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھا لہٰذا آخرت میں ان کے لئے پچھتاوے کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔ جو محل وہ بناتے ہیں وہ برباد ہوئے اور جو کام وہ کرتے رہے سب غارت ہو گئے۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۫ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

11:17 جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے روشن سچائی رکھتے ہوں اور ایک گواہ (پیغمبر) بھی اس کی جانب سے آیات ان تک پہنچاتا ہو اور اس قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی ہو جس کی راہنمائی میں اس قوم کو زندگی کی کتنی آسائشیں فراہم ہو گئی تھیں۔ جو بھی ان باتوں پر غور کرے گا ایسے لوگ تو قرآن پر ایمان لاتے ہیں البتہ جو لوگ اس سے انکار کرتے ہیں، وہ خواہ کسی فرقے، جماعت سے تعلق رکھتے ہوں ان کا ٹھکانہ پچھتاوے کی آگ ہے۔ تم اس حقیقت کے بارے میں ذرا بھی شک نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کی جانب سے حق ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ

ایمان کی سعادت حاصل نہیں کرتے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۸﴾

11:18 (یہود و نصاریٰ کے مذہبی پیشوا کہتے ہیں کہ قرآن ان کی شریعت کے خلاف ہے لہٰذا یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوسکتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی شریعت خود ساختہ شریعت ہے۔) تو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور اسے دین الٰہی کہہ کر پیش کرے۔ یہ لوگ اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے خلاف بہتان باندھا تھا۔ یاد رکھو اس طرح کے ظالم اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ [لعنت = رحمت الٰہی سے محرومی 2:79 , 6:113, 6:136, 9:34, 22:52

5:48, 3:77, 2:101]

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

11:19 یہ لوگ اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے لوگوں کو اللہ کی سچی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور اس سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حیات اخروی پر ان کا ایمان ہی نہیں۔ (اور مذہب کو انہوں نے پیشہ بنا رکھا ہے۔)

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ؕ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

11:20 لیکن یہ روئے زمین پر اللہ کے قانون مکافات سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے دگنا عذاب ہوگا کیونکہ نہ حق کی بات سن سکتے تھے اور نہ بصیرت سے کام لیتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

11:21 اس روش سے یہ لوگ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں اور ان کی بہتان طرازیاں انہیں مزید گمراہی کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

11:22 بے شک یہ لوگ آخرت میں بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (اگرچہ کچھ دنیاوی فائدے حاصل

کرلیں۔)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

11:23 لیکن وہ لوگ جو نظام الٰہی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور معاشرے کے بگڑے کام سنوارتے ہیں اور اس طرح اپنے پروردگار کے حضور سر جھکاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ہمیشہ سرسبز وشادات رہنے والے باغات میں رہیں گے۔

ع 2 16 2 مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

11:24 ان دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص تو نابینا اور بہرہ ہو اور دوسرا روشن نگاہ اور بخوبی سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہوسکتی ہے؟ کیا اس کے بعد بھی (ایمان اور اعمال صالح کے فوائد پر) غور نہیں کرو گے؟ [39:35, 13:16, 11:25]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

11:25 (اب اس سورۃ میں قوموں کی مختصر تاریخ شہادت کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔) ہم نے نوح کو ان قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا میں تمہیں واضح طور سے بتانے کے لئے آیا ہوں کہ تمہاری موجودہ روش کا نتیجہ اچھا نہیں ہے۔ (لغوی طور پر میں تمہیں کھلی تنبیہ کرنے آیا ہوں۔)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

11:26 تم صرف اللہ کی محکومیت اختیار کرو۔ (اگر تم نے موجودہ روش نہ چھوڑی تو) میں تمہارے بارے میں ایک دردناک یوم عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

11:27 اس پر قوم کے بڑے اور امیر لوگ جنہوں نے کفر کی روش اپنا رکھی تھی کہنے لگے ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ تمہارے پیچھے یونہی سرسری طور پر لگ گئے ہیں وہ نیچ قوم کے لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی کہ ہم پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہو۔ حاصل یہ کہ ہم تم لوگوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ [17:70]

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

11:28 نوح نے کہا اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے غور کیا ہے کہ میں اپنے پروردگار کی جانب سے روشن صداقت لے کر آیا ہوں اور اس نے مجھے اپنی بارگاہ سے ایسا نظام حیات دے کر بھیجا ہے جو سراسر رحمت ہے۔ تم اس سچائی کو دیکھنے سے قاصر ہو کیونکہ تم اس پیغام کو بصیرت سے نہیں جذبات سے پرکھ رہے ہو۔ اب کیا ہم تمہیں اس بات کے لئے مجبور کر سکتے ہیں جو تمہیں اتنی گراں گزرتی ہے۔

وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

11:29 اے میرے لوگو! اس بات پر بھی غور کرو کہ میں اس خدمت کے لئے تم سے کوئی مال و دولت نہیں چاہتا۔ میری محنت کا معاوضہ تو صرف اللہ کے ذمے ہے۔ لیکن میں یہ ہرگز نہیں کر سکتا کہ جو لوگ نظام الٰہی کی صداقت پر ایمان لے آئے ہیں اس لئے دھتکار دوں کہ تم انہیں رزیل سمجھتے ہو۔ اگر میں ایسا کروں تو جب یہ اپنے رب سے ملیں گے تو میرے متعلق کیا کہیں گے۔ تم انہیں رزیل اور جاہل کہتے ہو لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم خود تکبر میں آ کر جاہل بن گئے ہو۔ [از راہ کرم ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ یہ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ نہیں ہے بلکہ جو الفاظ ہم بظاہر ترجمے میں شامل کرتے ہیں وہ قرآن کی کسی اور آیت سے تسلسل اور وضاحت کی خاطر شامل کئے جاتے ہیں۔ اسی کو تصریف الآیات کہتے ہیں۔]

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

11:30 میں اگر ان غریب لوگوں کو دھتکار دوں تو میری قوم کے لوگو یہ سوچو کہ اللہ کے مقابل کون میرے کام آئے گا؟ مجھے کون اس کے قانون سے بچا سکے گا؟ کیا تم اس بات پر غور نہیں کر سکتے؟

وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

11:31 ہاں! ٹھیک ہے کہ میں ایک عام آدمی ہوں۔ میں نے کب دعویٰ کیا ہے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کا علم جانتا ہوں۔ نہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ یہ بھی سمجھ لو کہ جن لوگوں کو تم حقیر سمجھتے ہو میں ان کے بارے میں کوئی منفی خیالات نہیں رکھتا کہ اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں خیر و خوبی سے نہیں نوازے گا۔ اللہ سب سے بہتر جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ان کی نیتوں کا فیصلہ کرنے لگوں تو میں بے انصافوں میں

شامل ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

11:32 وہ لوگ بولے اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا۔ اب اگر سچے ہو تو وہ تباہی جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ اور قصہ ختم کرو۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

11:33 نوح نے کہا' اس تباہی کا لانا میرے اختیار میں نہیں۔ وہ اللہ کے قانون کے مطابق آئے گی اور تم نہ اسے بے بس کر سکو گے اور نہ اس سے فرار حاصل کر سکو گے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

11:34 خوب سمجھ لو کہ میرا خلوص اور میری نصیحت پھر تمہارے کچھ کام نہ آ سکے گی۔ اللہ کا ارادہ اس کے قانون سے ظاہر ہوا کرتا ہے کیونکہ وہی تمہارا پروردگار ہے اور تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھ رہا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ ع 3 11 3

11:35 (اللہ نے نوحؑ سے فرمایا) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے یہ باتیں اپنے دل سے گھڑ لی ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اگر میں نے دل سے گھڑی ہیں تو اس کا وبال مجھ پر ہوگا اور میں تمہارے جرائم سے بری ہوں۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

11:36 نوح سے کہا گیا کہ جو لوگ اس وقت تک تمہاری قوم میں سے ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ لہٰذا ان کی حرکتوں پر غم نہ کرو۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

11:37 اب تم ہماری زیر نگرانی ہماری وحی کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو اور ان ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا۔ یہ سب ہمارے قانون مکافات کے تحت غرق کر دیئے جائیں گے۔ [11:44 ,23:27] بائیبل کے تحت عام غلط فہمی ہے کہ طوفان نوح دنیا بھر میں آیا تھا لیکن نوح کی قوم تو بابل یعنی آج کے عراق میں دجلہ اور فرات کے درمیان آباد تھی۔ اس دوران دنیا کے دیگر ملکوں میں تہذیبیں سلامت رہیں۔]

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝

11:38 چنانچہ نوح نے کشتی بنانی شروع کردی۔ جب ان کی قوم کے سردار ادھر سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے۔ اس کے جواب میں نوح کہتے کہ آج تم ہماری ہنسی اڑا رہے ہو تو اڑالو۔ قریب ہے کہ ہم تمہاری حماقتوں پر ہنسیں جس طرح آج تم ہمارا تمسخر اڑاتے ہو۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

11:39 زیادہ وقت بھی نہیں لگے گا۔ تم عنقریب دیکھ لوگے کہ وہ رسوا کن عذاب کس پر آتا ہے اور وہ عذاب ٹلنے والا نہیں ہوگا۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝

11:40 آخر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ارد گرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی گرداب کی طرح جوش مارتا ہوا وادی میں آنا شروع ہوگیا تو ہم نے نوح سے کہا ہر ضرورت کی چیز کے دو دو جوڑے اپنے ساتھ کشتی میں رکھ لو اور اپنے گھر والوں کو اور جو بھی ایمان سے فیض یاب ہوئے ہوں اُن سب کو کشتی میں سوار کرلو سوائے ایسے شخص کے جس کے اعمال پر قانون مکافات کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے۔ ان سب کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔ [11:44-45, 66:10 نوحؑ کا بیٹا اور ان کی بیوی نافرمانوں میں سے تھے۔ وہ کشتی میں سوار نہیں ہوئے اور غرق ہوگئے۔]

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

11:41 اب نوح نے لوگوں سے کہا کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ یہ اللہ کے نام پر چلے گی اور اسی کے نام سے رکے گی۔ میرا رب حفاظت کرنے والا مہربان ہے۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۡ وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

11:42 وہ کشتی پہاڑ جیسی بلند موجوں کے درمیان بحفاظت چلی جا رہی تھی۔ نوح نے اپنے بیٹے کو آواز دی جو ابھی تک اہل ایمان کی جماعت میں شامل نہیں ہوا تھا۔ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی پر سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ جا۔

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝

11:43 اس نے کہا' میں اس پہاڑ پر پناہ لے لوں گا جو مجھے سیلاب سے بچالے گا۔نوح نے کہا' آج اللہ کے قانون کے مطابق آنے والے اس طوفان سے کوئی بچانے والا نہیں۔اس سے وہی بچ سکے گا جو اللہ پر ایمان لا کر اس کے دامن رحمت میں پناہ لے لے۔اتنی بات ہوئی تھی کہ باپ بیٹے کے درمیان ایک بلند موج حائل ہوگئی اور وہ بھی اوروں کے ساتھ ڈوب گیا۔

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

11:44 اور اللہ کا حکم ہوا۔اے زمین' تو اپنا پانی پی لے اور اے بادلو' تم تھم جاؤ۔چنانچہ وہ غضب ناک سیلاب تھم گیا اور نوح کی کشتی صحیح سلامت ''کوہ جودی'' پر جا ٹھہری۔اللہ کی ندا آئی' ظالمین کی قوم کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیا گیا ہے۔[دریائے دجلہ کے مشرق میں ارارات کی پہاڑیوں میں ''جوڈیا'' Judea نامی پہاڑ پر آج بھی کشتی نوح کے آثار ملتے ہیں۔]

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

11:45 نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا اے میرے رب! میرا بیٹا تو میرے اہل وعیال میں سے تھا اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میرے اہل وعیال کو بچا لیا جائے گا۔آپ کے وعدے ہمیشہ سچے ہوتے ہیں اور آپ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

11:46 اللہ نے کہا' اے نوح! تم اہل وعیال کا صحیح مفہوم نہ سمجھے۔وہ بے شک تمہارا بیٹا تھا لیکن اس کے اعمال غیر صالح تھے۔پہلے علم حاصل کیا کرو پھر اس کے مطابق مطالبہ کیا کرو۔میں نے اس لئے تمہیں یہ نصیحت کی ہے تا کہ تم جاہلوں سے ممتاز رہو۔[اپنے اور بیگانے کے اس معیار کو ہمیشہ یاد رکھنا۔]

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

11:47 نوح نے کہا' میرے رب! میں آپ ہی سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے بے سروپا سوال کرنے سے بچا لیجئے۔ اگر آپ نے نہ بچایا اور رحمت نہ فرمائی تو میں ناکام رہ جاؤں گا۔

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

11:48 اللہ نے فرمایا' اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتر آؤ اور ان لوگوں کو بھی ساتھ لے لو جن پر ہماری سلامتی اور برکتیں ہیں۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فراوانی کے ساتھ متاع حیات ملے گا۔ پھر آگے جا کر جو لوگ نافرمانی کی روش اپنائیں گے وہ سخت سزا کے حق دار ہوں گے۔ [11:15-16 بائیبل اور مختلف تواریخ میں ایک ناقابل یقین بات یہ بھی ملتی ہے کہ نوحؑ نے زمین پر موجود ہر مخلوق، ہر جانور، پرند، مچھلی، مویشی، وحشی، درندے، کیڑے، مکوڑے کا ایک ایک جوڑا کشتی میں اس لئے رکھ لیا تھا تا کہ کسی جانور کی نسل دنیا سے ناپید نہ ہو جائے لیکن توجہ فرمایئے کہ لاکھوں اقسام کے جوڑے رکھنے کی گنجائش ٹائی ٹینک سے ہزار گنا بڑے جہاز میں بھی ممکن نہ ہوتی۔ دوسری بات یہ کہ نسلیں نابود ہونے کا سوال ہی نہ تھا کیونکہ یہ طوفان صرف دجلہ وفرات کی وادیوں تک محدود تھا۔]

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

ع 14 ● معانقۃ و الوقف علی الضمیر اسم واللہ 12

11:49 (اے پیغمبرؐ!) یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم بذریعہ وحی آپ کو بتا رہے ہیں۔ نہ ہی آپ اور نہ آپ کی قوم اس سے پہلے اس تاریخ سے آگاہ تھی۔ ہم آپ کو تاریخ اور مستقبل کے علم غیب سے اس لئے آگاہ کرتے ہیں تا کہ آپ ان مثالوں کو یاد رکھتے ہوئے پوری استقامت کے ساتھ اپنے لائحہ عمل (پروگرام) پر گامزن رہیں اور ہمیشہ یاد رکھئے کہ لازوال کامیابی کا ٹھکانہ صرف ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝

11:50 اسی طرح قوم عاد کے پاس انہی کے بھائی بندوں میں سے ھود کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ انہوں نے کہا' اے میری قوم! تم صرف اللہ کی محکومیت اختیار کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا پوری کائنات میں نہ کوئی معبود ہے نہ صاحب اقتدار۔ یہ جو عقیدے تم جان سے عزیز رکھتے ہو یہ تو لوگوں کے گھڑے ہوئے ہیں۔ [اگر آپ اس موقع پر سورۃ ابراھیم کی آیت یعنی 14:8 دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق ہے مخلوق کی بندگی، پرستش، عبادات سے قطعی بے نیاز اور بہت بلند ہے۔ توحید کو چھوڑ کر بہت سے خدا تسلیم کرنے سے انسانوں کا اپنا نقصان ہوتا ہے۔ وہ قبیلوں، قوموں میں بٹ کر ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں جبکہ قانون الٰہی یہ ہے کہ جس طرح اللہ ایک ہے اسی طرح بنی نوع انسان بھی ایک ہے۔ 10:19]

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

11:51 اے میری قوم کے لوگو! میں اپنی مخلصانہ خدمات کے لئے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرا اجر اس اللہ کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ (کیا تم عقل سے کام نہیں لے سکتے کہ ایک بے لوث شخص مخلصانہ بات ہی کہے گا۔)

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

11:52 اے میری قوم! تم اپنی غلط روش کے سبب آنے والی تباہی سے بچنے کے لئے اللہ کے قوانین کی آغوش میں حفاظت طلب کرو اور اپنے باطل عقائد چھوڑ کر اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ۔ وہ تمہیں بلندیوں سے سیراب کرے گا اور تمہاری قوت میں اور اضافہ کرے گا۔ اس پیغام کو سننے کے بعد بھی سرزمین میں مجرمین کی طرح دوڑے نہ پھرو جو کمزوروں کی محنت کا پھل چھین لیتے ہیں۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

11:53 انہوں نے کہا، اے ھود! تم نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی معجزہ پیش نہیں کیا اور ہم لوگ ایسے تو ہیں نہیں کہ محض تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں بلکہ ہم تمہاری باتوں پر یقین نہیں کرتے۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ

11:54 ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تم پر ہمارے کسی معبود کی مار پڑ گئی ہے۔ ھود نے کہا، میں اس پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں تمہارے شرک سے قطعی بیزار ہوں۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝

11:55 (اللہ کے سوا تم اپنے سب معبودوں کو بلا لو اور) جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو سب کے سب مل کر کر ڈالو اور مجھے ذرا سی مہلت نہ دینا۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

11:56 میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔ کائنات میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں جو اس کے قانون کی گرفت سے باہر ہو۔ میرا رب حق اور عدل کی سیدھی راہ پر ہے۔ (لہٰذا تم بھی اسی راہ پر چلو۔ غور فرمایئے اور یاد رکھیئے کہ اس آیت میں ارشاد ہوا ہے کہ میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔ اس مختصر ارشاد سے اس باطل عقیدے کی نفی ہو جاتی ہے کہ زندگی Cyclicle ہے۔ دائرے میں گھومتی ہے۔ نظام کائنات میں ہر شے سیدھی ارتقاء کی راہ پر گامزن ہے۔

یہ آخر الذکر ارشاد قرآن کریم کا ہے۔)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝

11:57 اگر تم اس راہ سے منہ موڑو گے تو میرا کام تو فقط اتنا تھا کہ نہایت خلوص سے تم تک اللہ کا پیغام پہنچا دوں۔ اب میرے رب کا قانون تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝

11:58 پھر جب (وقفہء مہلت ختم ہونے پر) ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ھود اور ان کے ساتھیوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے آنے والی تباہی سے بچا لیا۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۛ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

11:59 یہ تھی قوم عاد۔ وہ اپنے پروردگار کے قوانین کی نافرمانی کرتے تھے اور اپنے رسولوں سے سرکشی برتتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اپنے قومی لیڈروں کا کہا مانتے تھے جو اپنی بات اونچی رکھنے کے عادی تھے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝ ع 11 5

11:60 انجام یہ ہوا کہ وہ حال اور مستقبل دونوں زندگیوں میں اللہ کی رحمت سے محروم کر دیئے گئے۔ یاد رکھنا کہ عاد نے اپنے رب سے کفر کیا تھا۔ سنو کہ عاد جو قوم ھود تھی دھتکاری گئی۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ ع 12

11:61 پھر ہم نے قوم ثمود کی طرف اس کے بھائی بندوں میں سے صالح کو رسول بنا کر بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ کی محکومی اختیار کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی صاحب قوت و اقتدار نہیں۔ اس نے تمہیں اس ملک میں ترقی دی اور اچھی طرح آباد کیا۔ اسی کے قوانین سے تحفظ چاہو اور اسی سے رجوع کرو۔ میرا پروردگار دور نہیں قریب ہے اور تمہاری ہر پکار سنتا ہے۔ [2:186]

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ ۛ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۛ وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

11:62 انہوں نے کہا' اے صالح! پہلے ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں (کہ تم اپنے بزرگوں کے مذہب کا بول بالا کرو گے۔) اب تم ہم سے یہ کہتے ہو کہ ہم انہیں معبود ماننا چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں۔ جو دعوت تم ہمیں دیتے ہو ہمیں تو اس کی سچائی میں بڑا ہی شک ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝

11:63 صالح نے کہا' اے میری قوم کے لوگو! کیا تم نے غور بھی کیا ہے کہ میں اپنے رب کا عطا کردہ کتنا روشن پیغام لے کر آیا ہوں اور اس نے مجھے کتنی رحمتوں سے نوازا ہے۔ پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو مجھے اللہ کی گرفت سے بچا سکتا ہے۔ تم تو مجھے تباہ کن نقصان کی طرف بلاتے ہو۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝

11:64 (صالحؑ کی قوم کے زمیندار زمین پر قبضہ کئے بیٹھے تھے اور غریبوں کا استحصال کرتے تھے لہٰذا اللہ نے ان کی اطاعت گزاری کے لئے ایک واضح امتحان مقرر کیا۔ یہ ایک اونٹنی تھی جو غریبوں کی جیسے ایک نمائندہ تھی۔) صالح نے کہا' اے میری قوم! یہ ایک اونٹنی ہے جسے تم اللہ کی اونٹنی سمجھو۔ اللہ کی اس نشانی کو میں اللہ کی زمین میں کھلا چھوڑتا ہوں تا کہ اس میں جہاں چاہے پھرے، چرے اور پانی پیئے۔ اگر تم نے اسے آزاد رہنے دیا تو یہ تمہاری روش میں مثبت تبدیلی کی علامت ہوگی لیکن اگر تم نے اسے نقصان پہنچایا تو ثابت ہو جائے گا کہ تم اپنی غلط روش پر قائم رہنا چاہتے ہو۔ (یعنی بڑے زمیندار غریب کسانوں پر ظلم کرتے رہیں گے۔) پھر تم پر وہ تباہی آ جائے گی جسے میں بہت قریب دیکھ رہا ہوں۔ [91:13]

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝

11:65 لیکن انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ صالح نے کہا ٹھیک ہے۔ اب تم اپنے گھروں میں تین دن اور موج کر لو پھر تم پر تباہی آ جائے گی۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو ہرگز جھوٹا ثابت نہیں ہوگا۔ علامہ اقبال نے کس خوبی سے بیان فرمایا،

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں

[غور فرمایئے کہ قرآن کریم کی رو سے فیوڈل سسٹم غلط ہے۔ حضور اکرمؐ نے بھی فرمایا ہے کہ زمین اس کی ہے جو اس پر کام

کرے۔اس آیت میں لفظ ''عقر'' استعمال ہوا ہے۔یہ لفظ جانوروں کی پچھلی ٹانگوں کے عضلات Hamstrings کاٹ دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کے بعد وہ ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔اسی وجہ سے یہ لفظ جانوروں کے ہلاک کرنے کے معنوں میں بھی آجاتا ہے۔]

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

11:66 پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے صالح اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کو اپنی رحمت سے رسوا کن عذاب سے بچالیا۔یقیناً آپ کا رب قوی اور غالب ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

11:67 اور ان سرکش لوگوں کو (جیسے) زلزلے کی زوردار کڑک نے آلیا اور وہ اپنے گھروں میں بے جان پڑے رہ گئے۔ [7:78]

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝ ع

11:68 وہ گھر اس طرح ویران ہوگئے گویا کوئی ان میں بسا ہی نہ تھا۔یاد رکھنا کہ قوم ثمود نے اپنے پروردگار سے سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔(اور وہ غریبوں کے حقوق پامال کرتے تھے۔) قوم ثمود اللہ کی رحمت سے دور ہوگئی۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝

11:69 (ایسا ہی انجام قوم لوطؑ کا بھی ہوا۔داستان یہ ہے کہ) ہمارے پیغام بردار خوشخبری دینے کے لئے ابراہیم کی طرف بھیجے گئے۔ انہوں نے سلام دعا کہی۔ابراہیم نے اسی طرح سلام دعا سے جواب دیا۔پھر ابراہیم جلد ہی اندرون خانہ سے مہمانوں کی تواضع کی خاطر بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ۝

11:70 ابراہیم نے کیا دیکھا کہ وہ مہمان کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ان کا یہ رویہ ابراہیم کو ذرا ناگوار سا لگا اور ان کے دل میں مہمانوں کی جانب سے فکرمندی کے خیالات آئے۔(اس زمانے میں بابل، نینوا اور مشرق وسطی کے کئی علاقوں میں دستور تھا کہ کوئی مہمان ناراض ہوتا تو وہ کھانا نہیں کھاتا تھا۔درحقیقت وہ پیغامبر لوط کے پاس اللہ کے حکم کے مطابق صحیح وقت پر پہنچنا چاہتے تھے۔پیغامبر بولے، کچھ اندیشہ نہ کیجئے۔ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(تاکہ ان کی تباہی سے پہلے انہیں سمجھانے کی ایک کوشش اور کرلیں۔جیسے قوم ثمود کی تباہی سے پہلے اونٹنی امتحان کے طور پر مقرر

کی گئی تھی۔ (54:27, 11:64)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝

11:71 ابراہیم کی بیوی بھی پاس ہی کھڑی تھیں تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے ابراہیم کی بیوی کو اسحاق اور ان کے بعد ایک پوتے یعقوب کی خوشخبری دی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝

11:72 وہ بولیں 'اوہو! میرے ہاں اس بڑھاپے میں بیٹا کس طرح ہوسکتا ہے اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

11:73 پیغامبر بولے 'تم اللہ کے کاموں پر تعجب کرتی ہو۔ اے اہل خانہ! یہ تو تمہارے لئے اللہ کی رحمت اور برکت ہے۔ بے شک وہ سب تعریفوں کا مالک ہے اور اس کی شان نہایت بلند ہے۔[51:29]

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝

11:74 جب ابراہیم کے دل کو اطمینان و مسرت عطا ہوئی تو وہ ان مہمانوں سے قوم لوط کے متعلق سوال جواب کرنے لگے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝

11:75 بے شک ابراہیم نہایت بردبار تھے اور اپنے سینے میں بہت دردمند دل رکھتے تھے۔ وہ ہر معاملے میں ہماری طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝

11:76 انہوں نے کہا 'اے ابراہیم! اس موضوع کو چھوڑ دیجئے۔ اس بارے میں آپ کے پروردگار کا حکم آچکا ہے۔ اب اس قوم کے اعمال کے نتائج سامنے آنے والے ہیں لہٰذا اب ان پر وہ تباہی آنے والی ہے جو لوٹ نہیں سکتی۔

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝

11:77 پھر جب ہمارے پیغامبر ابراہیم سے رخصت ہو کر لوط کے پاس پہنچے تو لوط انہیں دیکھ کر پریشان ہو گئے اور دل ہی دل میں کہنے لگے آج کا دن تو بڑی مصیبت کا دن ہے۔ (ممکن ہے یہ پیغامبر قوم لوطؑ کی تباہی لے کر آئے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے وہ مہمانوں کے ساتھ قوم کے سلوک سے پریشان ہوں جیسا کہ اگلی آیت میں واضح بیان ہے۔)

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝

11:78 اور لوط کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ بے حیائی کے کام پہلے ہی ان کا شیوہ تھا۔ (اور قوم لوطؑ ہم جنس پرستی میں مبتلا تھی)۔ لوط نے کہا 'اے میری قوم! یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرو) یہ تمہارے لئے جائز اور پاکیزہ ہیں۔ احکام الٰہی کا خیال کرو اور میرے مہمانوں کے سامنے تو مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو نیک خو ہو۔

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝

11:79 وہ کہنے لگے آپ خوب جانتے ہیں کہ ہمیں عورتوں سے جنہیں آپ اپنی بیٹیاں کہتے ہیں کچھ دلچسپی نہیں اور آپ خوب جانتے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝

11:80 لوط نے کہا 'کاش! میرے پاس تمہارے مقابلے کے لئے قوت ہوتی یا کوئی اور شدید طاقت ہوتی۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝

11:81 اب لوط کے مہمان بولے 'اے لوط! ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ پر ہرگز حاوی نہ ہو سکیں گے اور آپ ان کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گے۔ جب رات کا تھوڑا سا حصہ گزر جائے تو اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ اور اس سرزمین کو اس عزم کے ساتھ چھوڑنا کہ پھر کبھی ادھر مڑ کر نہ دیکھو گے۔ آپ کے سب ساتھی آپ کے ساتھ چلے جائیں گے۔ لیکن آپ کی بیوی آپ کے ساتھ نہیں جائے گی۔ یہ دوسری جماعت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اسے وہی مصیبتیں پیش آئیں گی جو دوسروں کو پیش آنے والی ہیں۔ ان کی تباہی کے لئے صبح کا وقت مقرر ہو چکا ہے اور صبح تو بہت قریب ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝

11:82 جب اس تباہی کا وقت آ گیا تو ہم نے اُس بستی کو اُلٹ پلٹ کر پیوند خاک کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ان ظالموں پر مٹی کے پکے ہوئے کھنگر کے پتھر پے در پے اور لگاتار برسائے۔ [51:24]

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ ع 7 15 7

11:83 وہ پتھر آپ کے رب کی جانب سے موت کا پیغام بن کر ان پر برسنے لگے۔ اللہ کا عذاب ظالموں سے بہت دور نہیں ہوا کرتا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝

11:84 اور اسی طرح ہم نے قوم مدین کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! صرف اللہ کی محکومیت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم تجارت میں بہت کامیاب ہو لیکن تم پر لازم ہے کہ اپنے ناپ تول کے پیمانوں کو ٹھیک رکھو۔ اگر تم نے اپنی روش کو درست نہ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ ایک دن عذاب تمہیں گھیر لے گا۔ [قوم مدین مدینہ اور دمشق کے درمیان 2000 ق۔م سے آباد تھی۔]

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

11:85 اے میری قوم کے لوگو! ناپ تول کو درست رکھو۔ اپنے معاشی نظام کو عدل و انصاف پر استوار کرو اور لوگوں کو ان چیزوں میں نقصان پہنچانا چھوڑ دو۔ تمہاری اس حرکت سے زمین میں فساد پھیل رہا ہے۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

11:86 اگر تم یقین کرو تو اللہ کی عطا کردہ انصاف کی کمائی تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔ میں تمہیں حق کا پیغام پہنچاتا ہوں لیکن میں تم پر داروغہ نہیں جو زبردستی تمہیں سیدھی راہ پر چلاؤں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝

11:87 انہوں نے کہا اے شعیب! ہم تو سمجھے تھے کہ تیری صلوٰۃ تیرا ذاتی معاملہ ہے۔ تو اپنے طور سے عبادت کرتا رہے گا اور ہم اپنے طور سے۔ یہ کیسی صلوٰۃ ہے جو تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے معبودوں اور پرستش کے طریقوں کو چھوڑ دیں اور یہ تیری کیسی صلوٰۃ ہے جو کہتی ہے کہ ہم اپنی دولت یوں حاصل کریں اور یوں خرچ کریں۔ کیا ہمارے بزرگ سب جاہل تھے؟ اور تو ہی ایک دانش مند، بردبار اور صحیح راہ پر چلنے والا شخص ہمارے معاشرے میں اٹھا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

11:88 شعیب نے کہا اے میری قوم! غور کرو کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن ہدایت لے کر آیا ہوں اور تم دیکھتے ہو کہ اس نے مجھے رزق کریم سے نوازا ہے۔ میں ہرگز یہ نہیں کر سکتا کہ ایک بات سے تمہیں منع کروں، خود اسے کرنے لگوں۔ میں خلوص دل کے ساتھ اپنی حیثیت کے مطابق تمہارے معاملات کی اصلاح چاہتا ہوں۔ مجھے عمل کی توفیق اللہ ہی سے ملے گی جب میں خود اس کے قانون پر عمل کروں گا۔ مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے اور میں ہر لحظہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝

11:89 اے میری قوم! میری مخالفت کو ذاتی مخالفت سمجھ کر کوئی ایسا جرم نہ کر بیٹھنا جس سے تمہارا بھی وہی حشر ہو جائے جو نوح، ہود، اور صالح کی قوموں کا ہوا تھا یا قوم لوط جیسی تباہی جو زمان و مکان کے اعتبار سے تم سے دور بھی نہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

11:90 تم موجودہ روش کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی راہ پر آ جاؤ تو آنے والی تباہی سے بچ سکتے ہو۔ ابھی وقت ہے کہ بے انصافی کو چھوڑ کر میرے پروردگار کی طرف آ جاؤ جو نہایت مہربان اور شفیق ہے۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝

11:91 وہ بولے اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کوئی صاحب قوت بھی نہیں ہو۔ ہمیں تمہاری برادری کا خیال ہے ورنہ ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

11:92 شعیب نے کہا اے میرے لوگو! کیا تمہارے نزدیک میرا قبیلہ اللہ سے زیادہ طاقتور اور معزز ہے؟ اب میں سمجھا جو تم اللہ کا نام لیتے ہوا سے تم نے یونہی تکلفاً اللہ کہہ چھوڑا ہے۔ اگر تم غور کرتے تو جان لیتے کہ میرے پروردگار کا قانون تمہارے سب اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝

11:93 (میرے پاس کہنے کو اب اور کیا رہ گیا ہے) اے میرے لوگو! تم اپنے راہ عمل (پروگرام) کے مطابق کام کرتے رہو میں اپنے پروگرام کے مطابق کام کرتا ہوں۔ نتائج جلد ہی بتادیں گے کہ کس پر رسوائی کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ تم بھی حالات کی سمت کو دیکھو اور میں بھی دیکھتا ہوں۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

11:94 اور جب ہمارا فیصلہ نتائج لے کر آ گیا تو ہم نے شعیب اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کو اپنی رحمت کے مطابق بچالیا اور جن لوگوں نے سرکشی اختیار کر رکھی تھی انہیں (گویا) زلزلے کی مہیب آواز نے آلیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں بے جان پڑے تھے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ ع 12

11:95 وہ بستی ایسی ہوگئی جیسے وہاں کبھی کوئی بسا ہی نہ تھا۔ دیکھو مدین کے لوگ بھی ثمود کی طرح اللہ کی رحمت سے محروم رہ گئے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

11:96 اسی طرح ہم نے موسیٰ کو اپنے پیغامات اور واضح دلیل دے کر بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝

11:97 وہ (موسیٰؑ) فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس پہنچے تو وہ (سردار لوگ) حسب معمول فرعون کی بات مانتے رہے حالانکہ فرعون کے احکام منصفانہ نہیں آمرانہ ہوتے تھے۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

11:98 (ہم نے موسیٰؑ سے کہا' جب بنی اسرائیل تمہارے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں گے تو یہ فرعون ان کے پیچھے اپنی قوم کو لے کر نکلے گا اور خود ان کی قیادت کرے گا اور اس طرح انہیں تباہی کے ٹھکانے پر لے جائے گا۔ 14:28) آخرت کی زندگی میں ان کی یہی حالت ہوگی۔ فرعون اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انہیں جہنم میں جا اتارے گا جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝

11:99 چنانچہ یہی ہوا۔ وہ قوم اس دنیا میں بھی اللہ کی رحمت سے دور ہوگئی اور اخروی زندگی میں بھی۔ خراب کوششوں کا کیسا خراب صلہ ہوتا ہے!

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝

11:100 گزری ہوئی قوموں میں سے چند ایک کی تاریخ ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض آبادیاں تو ابھی تک باقی ہیں اور بعض سرے سے مٹ چکی ہیں۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

11:101 ہم نے ان پر ذرا ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود اپنے آپ پر انسانی حقوق کو پامال کر کے ظلم کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے جو جھوٹے معبود بنا رکھے تھے وہ ان کے کسی کام نہ آ سکے۔ جب آپ کے رب کا حکم آ پہنچا تو ان کے معبودان کی تباہی میں اضافے کا باعث بن گئے۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

11:102 ہمارا قانون یہ ہے کہ جب بھی کوئی قوم ظلم و سرکشی پر اتر آئے اور انسانی حقوق کی کچھ پرواہ نہ کرے تو آپ کے رب کا قانون ان کی گرفت کر لیتا ہے۔ یہ گرفت دردناک اور سخت ہوتی ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

11:103 جو شخص بھی اور جو قوم بھی تباہ کن نتائج اور عذاب آخرت سے ڈرے ان کے لئے ان آیات میں عبرت ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں سب اکٹھے کئے جائے گے اور یہی وہ دن ہوگا جب سب لوگ اللہ کے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

11:104 ہم اس دن کو اپنے قانون مہلت کے مطابق ایک مدت معینہ تک ملتوی کر رہے ہیں۔

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝

11:105 اس دن کوئی شخص قانون الٰہی کے خلاف بات تک نہ کر سکے گا۔ لوگوں کے دو گروہ ہوں گے۔ شقی اور سعید۔ شقی وہ جو اللہ کی نعمتوں سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ یہ بڑے بدقسمت ہوں گے۔ سعید لوگ وہ ہوں گے جو اللہ کی

نعمتیں پائیں گے اور یہ بڑے خوش بخت ہوں گے۔ [36:59]

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ

11:106 وہ لوگ جو معاشرے اور افراد کی زندگیوں میں تخریب کاریاں کرتے رہے، خود اپنے آپ پر پچھتاوے کی آگ کو دعوت دیں گے اور وہ اس میں چیخنے واویلا کرتے رہیں گے۔ [21:100]

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

11:107 یہ دکھ درد کی اس آگ میں اس وقت تک رہیں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں۔ ایسی قوموں پر تباہی اس دنیا میں ہی مسلط ہو جاتی ہے اور یہ آپ کے رب کے بنائے ہوئے قوانین میں سے ایک قانون ہے۔ آپ کا رب ہر کام اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے اور یہ قوانین وہ عالم امر میں اپنی مرضی سے بناتا ہے۔ (اور پھر عالم خلق میں بعض کو کائنات میں انہیں نافذ کر دیتا ہے جہاں یہ ہمیشہ غیر متبدل رہتے ہیں۔) [اس کائنات کی جگہ نئی کائنات وجود میں آئے گی۔ دیکھئے: [70:9, 69:16, 25:22, 21:104, 14:48]

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝

11:108 ان کے برعکس ہر خوش بخت قوم اپنے اعمال کے نتیجے میں زندگی کی خوشگواریوں سے فیض یاب ہوگی۔ اور وہ اس جنت میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں۔ یہ آپ کے پروردگار کا قانون ہے کہ ان لوگوں پر نعمتوں کی فراوانیاں کبھی ختم نہ ہونگی۔ [95:6 ملاحظہ فرمائیے کہ شقی یعنی بد بخت اور سعید یعنی خوش بخت قومیں اپنے اعمال ہی کا نتیجہ دیکھیں گی۔ تخریب کاروں کے لئے تخریب اور سوسائٹی کے لئے تعمیری کام کرنے والوں کے لئے لازوال نعمتیں۔]

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ع 14

11:109 جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے خود ساختہ معبودوں کی محکومیت اختیار کرتے ہیں آپ ان کے انجام کے بارے میں ذرا شک نہ کیجئے۔ انہوں نے اپنی اطاعت کا سرچشمہ ان ہی فانی ہستیوں کو بنا رکھا تھا جس طرح ان سے پہلے ان کے بزرگوں نے کیا تھا۔ ہم ان کا نصیب یعنی ان کا حصہ بغیر کمی بیشی کے انہیں دے کر رہیں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

11:110 ان آیات میں ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے پہلے موسیٰ کو دی گئی کتاب میں بھی کہا تھا لیکن لوگوں نے اس میں اختلاف پیدا کر دیا۔ اگر ہمارا قانون مہلت نہ ہوتا تو آپ کا رب ان کے درمیان اختلاف کا فیصلہ پہلے ہی کر چکا ہوتا۔ مہلت کی اس مدت کی وجہ سے وہ شش و پنج میں پڑے رہتے ہیں کہ شاید وہ اللہ کی گرفت سے آزاد رہیں گے۔

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

11:111 انہیں جان لینا چاہیے کہ آپ کے پروردگار کے قانون مکافات ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیتا ہے۔ اپنے اعمال کے ذریعے وہ خود اپنی زندگی سے کیا سلوک کرتے ہیں اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

11:112 آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے آپ ثابت قدمی سے اس کی تعمیل کیجئے اور جو لوگ غلط روش کو چھوڑ کر سیدھی راہ پر آ جاتے ہیں اور آپ کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہیں وہ سب اعتدال کی روش اپنائیں۔ کسی معاملے میں حد سے نہ بڑھیں۔ تم انسان جو بھی کام کرتے ہو اللہ ان پر نگاہ رکھتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

11:113 تم اہل ایمان ان لوگوں کی روش کے قریب تک نہ جانا جو اللہ کے بندوں کے حقوق سلب کرتے ہیں اور بے کسوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اگر تم ذرا بھی ان کی روش پر چلے تو بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں میں لپیٹے جاؤ گے۔ یاد رکھنا کہ اللہ کے سوا تمہیں بچانے والا کوئی ساتھی نہیں اور کوئی حامی اور ناصر نہیں۔ [بے کسوں پر ظلم کر کے ان کی محنت کا پھل چرا لے جانے والے مجرم تم اہل ایمان سے مصالحت کی کوشش بھی کریں گے۔ تم ہرگز ان کے دام میں نہ آ جانا۔ 17:74, 10:15]

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

11:114 اور صلوۃ قائم کرو صبح، شام اور رات گئے۔ بے شک نیکیاں بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت کو عملاً اپنائیں (سیدھی راہ پر زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ تم دن رات اس بات کا جائزہ لو کہ تمہارے معاشرے میں اللہ کے احکام کی پیروی کرنا دشوار نہیں ہے۔ بے شک ایسے کام جن سے بندگانِ الٰہی کو فائدہ پہنچتا ہو ان برائیوں کو مٹا دیتی ہیں جن سے اور لوگوں کی زندگیوں میں مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ یہ وہ اصول ہے جو یاد رکھنے اور یاد دلانے کے لائق ہے)۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

11:115 اپنے پروگرام پر نہایت استقامت سے جمے رہیے۔ اللہ کبھی ان لوگوں کی محنتوں کا ثمر ضائع نہیں کرتا جو لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

11:116 جو قومیں اور بستیاں تم لوگوں سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں کم ہی لوگ ایسے تھے جو ملک میں فساد اور بدعنوانی کو روکتے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کو ہر مشکل سے نجات دی لیکن دیگر لوگ جو مالی فوائد کی خاطر کمزوروں کے حقوق پامال کرتے رہے ان کا شمار ایسے مجرموں میں کیا گیا جو دوسروں کی محنت کا پھل کھانے کے عادی ہو چکے تھے۔ [11:86]

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

11:117 یہ بات ان کی تباہی کا سبب بنی ورنہ آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو از راہ ظلم تباہ کر دے جبکہ ان بستیوں کے مکین حالات کو سنوارنے والے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝

11:118 آپ کے رب کے لئے پروگرام تشکیل دینا قطعی مشکل نہ تھا کہ سب انسان ایک ملت بن کر رہتے۔ وہ چاہتا تو انسانوں کو بھی دیگر مخلوق کی طرح بلا اختیار وارادہ پیدا کر دیتا اور اس طرح وہ سب مجبوراً ایک ہی راہ پر چلتے لیکن اس نے انسانوں کو صاحب اختیار وارادہ پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ آپس میں اختلاف کرنے سے باز نہیں رہتے۔ [5:48]

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

11:119 اللہ تو رحمان ورحیم ہے۔ ان اختلافات سے بچنے کی صورت یہ بتائی ہے کہ سب لوگ مل جل کر اللہ کے احکام کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ یہ قانون آپ کے رب کی خاص رحمت ہے اور اسی قانون کی طرف رجوع کرنے کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ [51:56, 2:256 , 2:36] بالآخر بنی نوع انسان ایک امت بن کر رہے گی۔ لیکن اس دوران جو لوگ اختلافات کو بھڑکاتے رہیں گے وہ سب کے سب جہنم میں جائیں گے خواہ وہ تہذیب یافتہ ہوں یا خانہ بدوش [7:197]

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

11:120 اے پیغمبر! ہم آپ کو گزرے ہوئے رسولوں کی خبریں اس لئے دیتے ہیں کہ اس طرح آپ کا دل استقامت اختیار کرے کہ پہلے انبیاء کو بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اب تو آپ کے پاس تمام حقائق پہنچا دیئے گئے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی قدریں بھی بیان کر دی گئی ہیں تا کہ اہل ایمان کو یاد رکھنے اور غور و فکر کرنے میں آسانی ہو اور انہیں اقوام عالم میں سربلندی حاصل ہو۔ [ذکر = یاد دہانی = نصیحت۔ وہ پیغام جو ذہن سے دل تک اتر جائے = وہ پیغام جو انسانوں کو سربلندی عطا کرے۔ [21:10]

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝

11:121 جو لوگ ایمان کی سعادت حاصل نہیں کرتے آپ بھی ان سے وہی کہیے جو سابقہ انبیاء نے کہا تھا کہ تم اپنے پروگرام پر عمل کرتے رہو۔ ہم اپنے پروگرام پر عمل کرتے ہیں۔ [11:93 ملاحظہ کیجئے کہ قرآن کریم میں لوگوں پر جبر کا حکم کہیں نہیں ملتا۔]

وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

11:122 پھر تم بھی نتائج کا انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 10 14 10

11:123 (اے رسول! آپ کی جانب سے یہ اعلان اللہ کے اٹل قانون پر استوار ہے۔) وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کے ہر غیب سے آگاہ ہے اور کائنات کی ہر شے اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے مصروف عمل ہے۔ ہر بات اور ہر شے اسی کی طرف رجوع کرتی ہے یعنی تمام معاملات کا فیصلہ اس کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ بس آپ اسی کی اطاعت کرتے رہیں اور اپنے اعمال کے خوب تر نتیجے کے لئے اسی پر بھروسہ رکھیں۔ آپ کا پروردگار انسانوں کے کسی عمل سے بے خبر نہیں۔

سورة يوسف

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 12 ویں سورۃ ہے اور اس میں 111 آیتیں ہیں۔ اس سورۃ میں یوسفؑ کا قصہ نہایت خوبصورتی سے ارشاد ہوا ہے۔ حسب معمول یہاں بھی قرآن کریم بائبل کے بعض حصوں کی تائید کرتا ہے اور بعض حصوں کی اصلاح فرماتا ہے۔ کتاب اللہ میں کوئی تاریخی واقعہ بلا مقصد بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان میں سے ہر ایک میں بنی نوع انسان کے لئے حکمت و دانائی اور نصیحت کے سبق ملتے ہیں۔ یعقوبؑ کے والد اسحٰقؑ تھے جو ابراہیمؑ کے فرزند تھے۔ یعقوبؑ کے 12 بیٹے تھے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یوسفؑ 1700 ق۔م میں حیرون فلسطین میں پیدا ہوئے اور بائبل کے مطابق انہوں نے 110 برس کی عمر پائی۔ اس سورۃ میں ہمیں سب سے اہم سبق یہ ملتا ہے کہ ایک اچھے سربراہ (لیڈر) میں دو خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اخلاص اور صلاحیت۔

ابتداء ہی میں یہ اہم بات نوٹ کر لیجئے کہ یوسفؑ کے دور کے مصری بادشاہ کو قرآن نے ملک یعنی حکمران یا شاہ کہا ہے نہ کہ فرعون۔ بائبل کی پہلی کتاب ''پیدائش'' میں بادشاہ کو فرعون کہا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ فرعون کا خطاب تو مصر کے ان بادشاہوں نے اختیار کیا تھا جو 1500 ق۔م کے بعد کی نیو کنگ ڈم (New Kingdom) میں حکمران ہوتے رہے۔ یوسفؑ کا تعلق اولڈ کنگ ڈم (Old Kingdom) کے زمانے سے ہے کیونکہ وہ 200 برس پہلے 1700 ق۔م کے آس پاس ہو گزرے تھے۔ موسیٰؑ کا دور 1400 ق۔م کا ہے جو نیو کنگ ڈم کے فرعونوں کا دور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کی اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

12:1 الٓرٰ۔ الف۔لام۔را۔ اللہ لطیف و رزاق کا ارشاد ہے کہ یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو واضح ہے اور سچائی کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

12:2 ہم نے قرآن کو واضح اور فصیح زبان میں اس لئے نازل کیا ہے کہ تم عقل و حکمت سے کام لے سکو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

12:3 (اے پیغمبرؐ!) ہم اس قرآن کو بہترین طریقے سے آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے آپ نہیں جانتے تھے کہ وحی کیا ہوتی ہے۔ ہم اس میں گزری ہوئی قوموں کی داستانیں نہایت خوبی سے بیان کرتے ہیں جن سے آپ پہلے باخبر نہیں تھے۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝

12:4 یوسف کی داستان یوں شروع ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور چاند اور سورج کو دیکھا جو سب احترام سے میرے آگے جھکے ہوئے ہیں۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

12:5 (یعقوبؑ نے کہا) اے میرے بیٹے! اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف خفیہ تدبیریں کرنے لگ جائیں گے۔ شیطان یعنی خودغرضی اور حسد کے جذبات انسان کے کھلے دشمن ہوتے ہیں اور بھائی بھائی کا دشمن بنا دیتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ع 1 11

12:6 مجھے لگتا ہے کہ تیرا پروردگار تجھے کسی عظیم مقصد کے لئے منتخب کرے گا اور تجھے ایسی فراست عطا کرے گا کہ تو معاملات کی تہہ تک پہنچ جایا کرے گا۔ وہ تیرے ذریعے یعقوب کے گھرانے پر اپنی نعمتیں مکمل کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے تیرے آباؤ اجداد ابراہیم اور اسحٰق پر بے حد و حساب نعمتیں کی تھیں۔ تیرا پروردگار ہر بات سے واقف ہے اور اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

12:7 یوسف اور ان کے بھائیوں کی داستان میں ان لوگوں کے لئے علم و بصیرت کی نشانیاں ہیں جو حقیقت جاننے کے آرزومند ہوتے ہیں۔

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝

12:8 وہ (دس بھائی) آپس میں کہتے رہتے تھے کہ یوسف اور اس کا بھائی (بن یامین) ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم کتنے سارے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ابا اس معاملے میں غلطی پر ہیں۔

اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝

12:9 چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کر دیا جائے یا اسے کسی دور دراز جگہ چھوڑ دیا جائے۔ پھر ابا کا دھیان تمہاری طرف ہی رہے گا۔ ان کے بعد تم نیک لوگ بن جانا۔ (پھر تمہارے سب کام سنور جائیں گے)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

12:10 ان میں سے ایک نے کہا' نہیں! یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اسے کسی کنوئیں کی تہہ میں ڈال دو۔ گزرتے ہوئے قافلوں میں سے کوئی اسے نکال کر لے جائے گا۔ کرنا ہے تو یہ کرو تمہارا مقصد حل ہو جائے گا۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝

12:11 (اس منصوبے پر سب متفق ہو گئے۔ باپ کے پاس آ کر کہنے لگے۔) ابا جان! آپ یوسف کے بارے میں ہم پر کبھی اعتماد نہیں کرتے جبکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

12:12 کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ یہ کھائے پیئے، کھیلے کودے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝

12:13 باپ نے کہا' مجھے اس بات سے فکر ہوتی ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

12:14 وہ بولے' ابا جان! ہم مضبوط نوجوانوں کی جماعت ہیں۔ ہماری موجودگی میں اسے بھیڑیا کھا جائے تو تف ہے ایسی زندگی پر۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

12:15 بالآخر وہ یوسف کو ساتھ لے گئے اور پکا ارادہ کر لیا کہ اسے گہرے کنوئیں کی تہہ میں ڈال دیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی۔ (جی میں ڈالا) ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم خود انہیں اس حرکت سے آگاہ کرو گے اور وہ کچھ سمجھ نہ سکیں گے۔ (کہ تم بچ کیسے گئے اور اتنے اعلیٰ منصب تک کیسے پہنچ گئے۔)

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝

12:16 رات ہوئی تو وہ روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝

12:17 کہنے لگے ابا جان! ہم جنگل میں ایک دوسرے سے دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر یہ ہوا کہ بھیڑیا آیا اور وہ اسے کھا گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم کتنے سچے کیوں نہ ہوں آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

12:18 وہ یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر ساتھ لے آئے تھے۔ یعقوب نے کہا نہیں! تم نے یہ کہانی اپنے دل سے گھڑی ہے جو تمہیں خوب لگتی ہے۔ بہرکیف میں صبر و ہمت سے کام لوں گا۔ جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس کے بارے میں اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

12:19 ادھر یہ ہوا کہ ایک قافلہ وہاں سے گزرا اور انہوں نے پانی کے لئے اپنا سقہ بھیجا۔ وہ اس کنوئیں پر پہنچا اور اس میں ڈول لٹکایا۔ ابن نے ساتھیوں کو پکارا۔ خوشخبری سنو یہ تو ایک چھوٹا سا لڑکا ہے اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا۔ (کہ بازار میں اسے اچھے داموں بیچ دیں گے۔ اللہ ہر لمحے ان کے کاموں سے آگاہ تھا۔)

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ ع 2 14 12

12:20 پھر اس کو تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔ وہ یوسف کی قدر و قیمت سے قطعی ناواقف تھے۔

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۖ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

12:21 مصر میں جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو عزت و اکرام کے ساتھ رکھنا۔ ممکن ہے یہ ہمارے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسف کے پاؤں جمادئے اور ایسا انتظام کر دیا کہ اس کی اچھی تعلیم و تربیت ہو جائے اور اس میں معاملہ فہمی کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اللہ اپنے امور کو کامیاب بنا کر رہتا ہے لیکن اکثر انسان ان مراحل کو نہیں سمجھتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

12:22 یوسف جب اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم انہیں حکمت وعلم سے نواز چکے تھے۔ ہمارا قانون ہے کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

12:23 جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے وہ اس کی طرف مائل ہوگئی۔ ایک دن دروازے بند کر کے کہنے لگی جلدی یہاں آؤ۔ انہوں نے کہا اللہ محفوظ رکھے۔ میرے پروردگار نے مجھے حسنِ کردار سے نوازا ہے۔ وہ ناشکروں کو کامیابی عطا نہیں کرتا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝

12:24 لیکن اس عورت نے ایسے حالات پیدا کر دیے کہ اگر یوسف کے سامنے اپنے پروردگار کی واضح اخلاقی قدر نہ ہوتی تو وہ بھی اس پر مائل ہو جاتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بے حیائی سے دور رہا اور برائی سے بچا رہا۔ اس نے اپنے حسن سیرت سے ثابت کر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

12:25 یوسف دروازے کی طرف بھاگے کہ کسی طرح باہر نکل جائیں اور وہ عورت ان کے پیچھے بھاگی۔ عورت نے پیچھے سے یوسف کی قمیص پکڑ لی اور ان کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی۔ دروازے پر اس عورت کا خاوند کھڑا تھا۔ وہ عورت بولی جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہئے سوائے اس کے کہ اسے قید خانے میں بند کر دیا جائے یا اس سے بھی زیادہ دردناک سزا دی جائے۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

12:26 یوسف نے کہا سچ یہ ہے کہ اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس عورت کے گھرانے کے ایک فرد نے جو وہاں موجود تھا کہا کہ اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

12:27 اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو عورت نے جھوٹ بولا ہے اور یوسف سچا ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

12:28 چنانچہ جب قمیص کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹا تھا۔ اس پر اس عورت کے خاوند نے بیوی سے کہا 'تم جیسی عورتیں بڑی مکار ہوتی ہیں اور تمہاری چالیں خطرناک ہوتی ہیں۔

ع 3 13 يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝

12:29 یوسف سے کہا' (میاں صاحبزادے!) اس معاملے سے درگزر کرو۔ اور (بیوی سے کہا) تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ۔ بے شک خطا تیری ہی ہے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

12:30 شہر کی عورتوں نے چہ منگوئیاں شروع کر دیں کہ عزیز مصر کی بیوی اپنے خادم پر ریجھ گئی ہے۔ اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ ہم صاف سمجھ سکتے ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے یا اس نے غلط طریقہ اختیار کیا۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝

12:31 پھر جب اس (عزیز کی بیوی) نے ان کی خفیہ تجویز کے متعلق سنا تو انہیں بلا بھیجا اور (ان کی تجویز کے مطابق) ان کے لئے تکیہ بردار مسندیں تیار کیں اور انہیں ہر ایک کو (آرام دہ) مسکن دیا۔ اور اس مجلس میں یوسف کو کہا کہ ان کے سامنے آ جاؤ۔ پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے یوسف کو بڑا نیک کار پایا اور (انہیں برائی پر آمادہ کرنے کی طاقت قطع کر لی، مایوس ہو گئیں اور بے ساختہ) بول اٹھیں کہ اللہ پاک ہے یہ انسان نہیں، یہ تو کوئی بزرگ ملک ہیں۔

(قطعن ایدہم = کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیئے یا زخمی کر لئے کہ اپنے حسن و جمال کی جس طاقت کے ساتھ یوسف کو برائی پر آمادہ کرنے آئی تھیں اس میں ناکام ہو گئیں۔ عربی ادب میں ید معنی طاقت اور زور بھی ہے اور قطع معنی ختم کر لینا بھی ہے۔)

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

12:32 عزیز مصر کی بیوی نے اپنی سہیلیوں سے کہا' یہ ہے وہ خادم جس کے لئے تم مجھے طعنے دیتی تھیں۔ میں نے اسے اس کے ارادے سے پھیرنے کے لئے سب کچھ کیا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اگر اب بھی اس نے میرا کہا نہ مانا تو اسے قید میں بھیج کر رہوں گی اور اس طرح وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

12:33 یوسف نے کہا' اے پروردگار! جس بات کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کے مقابلے میں مجھے قید میں جانا کہیں زیادہ پسند ہے۔ اگر آپ نے توفیق عطا نہ فرمائی اور میں ان کے فریب میں آ کر ان کی طرف مائل ہو گیا تو میرا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن تک اپنے رب کی روشن راہنمائی پہنچی ہی نہیں۔ [آیت کے آخری حصے میں جہالت کو معنوی طور سے بیان کیا گیا ہے۔]

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

12:34 ان کے پروردگار نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان سے عورتوں کا مکر وفریب دور کر دیا۔ اللہ سب کچھ سننے والا، جاننے والا ہے۔ (لہٰذا وہ لوگوں کے دلوں کا حال بھی سمجھتا ہے۔)

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِیْنٍ ۝ ع 6 14

12:35 (اب ان عورتوں نے یوسفؑ کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا۔) منصفوں نے سب کے بیانات سنے اور کچھ عرصے کے لئے یوسف کو قید خانے بھیج دیا۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

12:36 یوسف کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانے میں آئے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے کہا' میں نے خواب دیکھا ہے کہ شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا' میں نے دیکھا کہ میں سر پر روٹیوں کی ٹوکری اٹھائے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ اے یوسف! کیونکہ آپ بھلے انسان نظر آتے ہیں تو ہمیں بتایئے کہ ان خوابوں کا مطلب کیا ہے؟

قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

12:37 یوسف نے ان سے کہا کہ میں تمہارے کھانے کے وقت سے پہلے تمہارے خوابوں کی تعبیر بتادوں گا۔لیکن یاد رکھنا کہ جو کچھ میں کہوں گا اس علم کی بنا پر کہوں گا جو میرے پروردگار نے عطا کیا ہے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

12:38 میں ابراھیم، اسحٰق اور یعقوب جیسے بزرگ آباء کے دین پر ہوں۔ ہم کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔ یہ اللہ کا فضل ہم پر بھی ہے اور دوسرے انسانوں پر بھی جو توحید پرست ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کے احسانات کا عملی طور سے شکر ادا نہیں کرتی۔ [عملی شکر یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی عنایات کو اس کے بندوں تک پہنچایا جائے۔]

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

12:39 (اس پر بھی غور کرو کہ) اے میرے قید خانے کے ساتھیو! ایک شخص صرف ایک آقا کا نوکر ہے اور وہ بھی ایسا جو تمام اختیارات کا مالک ہے اور دوسرا شخص ہے جو بیک وقت بہت سے آقاؤں کی نوکری کرتا ہے تو دونوں میں کون بہتر ہے؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

12:40 تم جن چیزوں کی اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ حکم، اختیار و اقتدار اور حق حکومت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے۔ یہی محکم نظام حیات ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۝

12:41 (اب اپنے خوابوں کی تعبیر سنو۔) اے میرے جیل کے ساتھیو! تم میں سے ایک جس نے دیکھا ہے کہ وہ انگور نچوڑ رہا ہے وہ اپنے آقا کی ساقی گری کرے گا اور دوسرا جو ہے وہ سُولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ کھائیں گے۔ تم نے جو پوچھا یوں سمجھو کہ یہ جواب قطعی فیصلہ ہے۔

ع 7 15 وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ۠ ۝

12:42 ان میں سے جس کے متعلق یوسف کا خیال تھا کہ وہ چھوٹ جائے گا اس سے یوسف نے کہا جب تم اپنے آقا کے پاس جاؤ تو جو کچھ میں نے شروع میں کہا ہے ان باتوں کا ذکر ضرور کر دینا۔ (وہ قید سے رہا ہو گیا۔) لیکن شیطان نے (یعنی اس کے بے تکے خیالات نے) اسے بھلا دیا کہ ان باتوں کا ذکر اپنے آقا سے کرے۔ اس بات کو کئی برس ہو گئے اور یہ قید میں پڑے رہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝

12:43 ادھر ایک رات مصر کے بادشاہ نے کہا 'میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے ہرے ہیں اور سات سوکھے ہوئے۔ اے درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ۝

12:44 انہوں نے کہا یہ محض پریشان خیالی ہے ویسے بھی ہم خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں جانتے۔

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝

12:45 ان دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی اسے مدت کے بعد یوسف یاد آ گئے اس نے کہا 'مجھے قید خانے میں جانے کی اجازت دی جائے۔ میں آپ کو اس کی تعبیر لا کر بتا دوں گا۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

12:46 (چنانچہ وہ قید خانے میں آیا۔) اے سچے یوسف! ہمیں اس خواب کی تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے۔ میں اس کی تعبیر ان لوگوں تک پہنچاؤں گا اور وہ آپ کی قدر پہچانیں گے۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝

12:47 (ایک حرف شکایت کہے بغیر) یوسف نے کہا 'تم لوگ سات سال تک خوب محنت سے کھیتی باڑی کرو اور جب

فصل کاٹو تو سوائے اتنے دانوں کے جو تمہارے کھانے کے لئے ضروری ہوں باقی اناج خوشوں کے اندر ہی رہنے دو۔ (تاکہ وہ کیڑوں سے محفوظ رہے۔)

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝

12:48 اس کے بعد سات سال ایسے آئیں گے جو خشک سالی کی وجہ سے سخت مصیبت کے ہوں گے۔ ان سات سالوں میں وہ غلہ استعمال کرنا جو تم نے خوشوں میں چھوڑ دیا ہوگا۔ تھوڑا سال بیج کے طور پر باقی رکھ چھوڑنا۔

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ ع 7/16

12:49 پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جب خوب مینہ برسے گا۔ فصلیں بہت خوب ہونگی اور لوگ بافراط اناج اور پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝

12:50 (یہ تعبیر سن کر بادشاہ دنگ رہ گیا۔) بادشاہ نے حکم دیا' اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ جب قاصد ان (یوسفؑ) کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے (مجھے بدکاری پر آمادہ کرنے کی) اپنی تمام قوت صرف کر دی تھی۔ بے شک میرا پروردگار ان کی چالوں سے پوری طرح باخبر ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

12:51 (بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کیا۔) ان عورتوں سے کہا' سچ سچ بتاؤ اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ وہ بول اٹھیں' بے داغ ہے اللہ کی ذات لیکن ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ عزیز کی بیوی نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے وہ میں ہی تھی جس نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور بے شک وہ سچا ہے۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝

12:52 یوسف نے کہا' میں چاہتا تھا کہ سب جان لیں کہ میں ایسا شخص نہیں ہوں جو خفیہ طور پر بھی خیانت کروں اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب کو بالآخر کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

12:53 (زلیخا) عزیز مصر کی بیوی نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا' میں اپنی بے گناہی کا دعویٰ نہیں کرتی۔ میری خرابی نفس نے مجھے بہکا دیا تھا۔ انسان کی خواہشات اسے برائی کے لئے اکساتی رہتی ہیں سوائے یہ کہ میرا پروردگار رحم فرمائے۔ میرا پروردگار ہی لغزشوں سے محفوظ رکھنے والا' رحمت فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝

12:54 بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ۔ میں اسے اپنا مشیر خاص بنانا چاہتا ہوں۔ تو جب بادشاہ نے یوسف سے بات مکمل کر لی تو کہا' آج سے تم ہمارے ہاں اونچا مرتبہ رکھتے ہو جس پر پورا بھروسہ کیا جا سکے۔

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝

12:55 یوسف نے بادشاہ سے کہا' مجھے زمینی خزائن اور مالیات کا نگراں بنا دیجئے میں بخوبی واقف ہوں کہ ان خزانوں کی حفاظت کیسی کی جاتی ہے۔ [دیکھئے کہ ایک بہترین رہنما کے دو اوصاف اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ حفیظ اور علیم۔ یعنی حفاظت کرنے والا اور امور کو سمجھنے والا]

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

12:56 اس طرح ہم نے یوسف کو مملکت مصر میں صاحب اختیار بنا دیا کہ جیسا چاہے اس کے انتظامات کو چلائے۔ ہم اپنے قانون کے مطابق لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور جو شخص پاکیزہ زندگی بسر کرے اور لوگوں کو فائدہ پہنچائے اس کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتے۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ع

12:57 اور حسن عمل کے نتائج ان کی آخرت کو بھی سنوار دیتے ہیں۔ جو لوگ قوانین الٰہی کی صداقت پر یقین رکھیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کریں انہیں ہمیشہ کی کامرانیاں میسر آتی ہیں۔

وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

12:58 (چند سال گزر گئے) یوسف کے بھائی آئے۔ یوسف نے انہیں پہچان لیا لیکن انہوں نے یوسف کو نہ پہچانا۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

12:59 جب یوسف انہیں غلہ اور سامان دے چکے تو کہا کہ پھر آنا تو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی

میرے پاس لے کر آنا۔ میں سخاوت کے ساتھ سامان دیتا ہوں اور مہمانوں کا قدر دان ہوں۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ۝

12:60 اگر تم اسے (بن یامین کو) میرے پاس نہ لائے تو نہ تمہیں اناج ملے گا اور نہ ہی تم میرے قریب آسکو گے۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ۝

12:61 وہ بولے' ہم اس کے والد کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے کہ اسے آنے دے۔ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ۝

12:62 یوسف نے اپنے خدام سے کہا' کہ ان کی رقم ان کے تھیلوں میں رکھ دو تا کہ جب یہ گھر پہنچ کر اپنا سامان کھولیں تو وہ پہچان لیں کہ یہ تو انہی کی رقم ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ وہ اس بار اپنے اہل خانہ کے ساتھ واپس آئیں۔ (اہل خانہ کے ساتھ اس لئے کہ قحط کے دوران ہر خاندان کو فی کس راشن دیا جاتا تھا۔)

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝

12:63 چنانچہ جب وہ لوٹ کر اپنے والد کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا' اے ابا جان! ہمیں دوبارہ اناج اور سامان اسی صورت میں مل سکے گا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو روانہ کر دیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم اس کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۝

12:64 اس پر یعقوب نے کہا' کیا میں اس کے بارے میں بھی تم پر اسی طرح اعتبار کر لوں جس طرح اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تم پر اعتبار کیا تھا؟ یہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا کیونکہ وہی سب سے بہتر محافظ اور رحم و کرم فرمانے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ۝

12:65 جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کے اناج کے ساتھ ان کی رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ وہ بولے' اے ابا جان! ہم اور کیا چاہ سکتے ہیں۔ ہماری رقم بھی ہمیں لوٹا دی گئی ہے۔ ہم اپنے گھرانے کے لئے کھانے پینے کا سامان لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔ (جو رقم بچی ہے) ہم ایک لدا ہوا اونٹ اور بھی لا سکیں گے۔ جو

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝

12:76 پھر شاہی کارندوں نے تھیلوں کی تلاشی لینی شروع کی۔ پہلے اور بھائیوں کے تھیلے دیکھے اور آخر میں یوسف کے بھائی کا تھیلا دیکھا تو اس میں سے پیالہ برآمد ہو گیا۔ اس طرح ہم نے (اللہ نے) یوسف کے لئے اپنے بھائی کو روک لینے کی صورت پیدا کر دی ورنہ شاہ مصر کے قانون کے مطابق یوسف اپنے بھائی کو اپنے پاس روک نہیں سکتے تھے۔ یہ صرف اللہ کی رضا سے ممکن تھا۔ اس طرح ہم اپنے قوانین کے مطابق لوگوں کے درجات بلند کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو ہر صاحب علم و تدبیر سے بڑھ کر ایک (اللہ) ہستی ہے جس کے دائرہ علم و اختیار میں سب کچھ ہے۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

12:77 اب یوسف کے بھائی بولے اگر اس نے چوری کی ہے تو کچھ تعجب کی بات نہیں اس کا ایک بھائی تھا جس نے کافی پہلے اسی طرح چوری کی تھی۔ یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا لیا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا صرف اتنا کہا تم شریف لوگ نظر نہیں آتے۔ (یوسفؑ کی چوری کی حقیقت جو تم بیان کرتے ہو صرف اللہ جانتا ہے)

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

12:78 یوسف کے بھائیوں نے کہا اے حاکم (یوسفؑ) اس کے والد بہت بوڑھے ہیں۔ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں۔

ع 11 قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

12:79 یوسف نے کہا بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں جس کے تھیلے سے مال برآمد ہوا ہے۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا شمار ظالموں میں ہوگا۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

12:80 جب وہ یوسف کی طرف سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح مشورہ کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا کیا تمہیں یاد ہے کہ ابا جان نے اللہ کے نام پر تم سے عہد لیا تھا اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم حد سے گزر چکے ہو۔ میں تو اس جگہ سے ہلوں گا بھی نہیں جب تک میرے ابا مجھے حکم نہ دیں یا اللہ میرے لئے کوئی اور تدبیر پیدا کر دے۔

وہ سب سے بہتر منصف ہے۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

12:81 تم سب اپنے ابا کے پاس جاؤ اور انہیں کہو 'ابا جان! آپ کے بیٹے نے چوری کی۔ ہم صرف ان معاملات کی نگرانی کر سکتے تھے جو ہم جانتے ہیں۔ جو کام اس نے چوری چھپے کیا اس بارے میں اس کی حفاظت کیسے کرتے؟

وَاسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

12:82 آپ اس بستی والوں سے پوچھ سکتے ہیں جہاں یہ واقعہ ہوا یا ان قافلے والوں سے دریافت کر سکتے ہیں جو ہمارے ساتھ آئے ہیں۔ ہم آپ سے سچ بیان کر رہے ہیں۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

12:83 (جب وہ فلسطین واپس پہنچے تو) یعقوب نے کہا 'یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑ لی ہے تو صبر ہی بہتر ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایک دن اللہ مجھے ان سب سے ملا دے گا۔ اس لئے کہ وہ ہر شے ہر واقعہ کا علم رکھتا ہے اور ایسا صاحب حکمت ہے جس کے قانون کے مطابق تمام امور اپنے منطقی انجام تک پہنچتے ہیں۔ [''ان سب'' یعنی یوسفؑ، بن یامین اور سب سے بڑا بیٹا جو وہاں رہ گیا تھا۔]

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

12:84 باپ نے بیٹوں کی طرف سے رخ پھیر لیا اور کہا 'آہ! یوسف کا غم پھر سے تازہ ہو گیا۔ اس غم میں یعقوب کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائی رہتی تھیں۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

12:85 بیٹے یہی کہتے رہتے اللہ شاہد ہے کہ آپ یوسف کا ذکر کرتے کرتے بیمار پڑ جائیں گے یا جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

12:86 یعقوب جواب میں کہتے 'میں اپنے غم کا اظہار اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں۔ میں اللہ کے عطا کردہ علم سے وہ جانتا ہوں جو تم سوچ بھی نہیں سکتے اور حقائق کا علم نہیں رکھتے۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَاْيْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَاْيْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

12:87 اے میرے بچو! تم ایک بار پھر جاؤ، یوسف کا کچھ سراغ لگاؤ اور بن یامین کا حال احوال دریافت کرو۔ دیکھو! اللہ کی سکون بخش رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہونا۔ وہی لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں جو اس کی صفات پر یقین نہیں رکھتے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝

12:88 (چنانچہ وہ پھر مصر گئے اور یوسفؑ سے کہا) اے عزیز حاکم مصر! ہم پر اور ہمارے گھرانے پر بڑی مصیبت وارد ہوئی ہے لہٰذا ہم سرمایہ بھی تھوڑا سا لا سکے ہیں۔ آپ اس کے بدلے میں ہمیں صدقے کے طور پر پورا سامان عنایت کر دیجئے۔ بے شک اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں اجر کریم عطا کرتا ہے۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝

12:89 یوسف نے نرمی سے کہا' کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنی جہالت میں یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

12:90 وہ چونک اٹھے' کیا تم یوسف ہو؟ کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بن یامین ہے۔ اللہ نے ہمیں اپنے احسانات سے نوازا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بھی احکام الٰہی کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور مشکل میں استقامت اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ اس طرح حسن سیرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝

12:91 وہ بول اٹھے' اللہ کی قسم اللہ کے قانون کے تحت تم ہم سے بہت افضل ہو۔ ہم تو خطاؤں کے پتلے ہیں۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

12:92 یوسف نے کہا' بس! آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب سے زیادہ رحیم ہے۔ [مغفرت = احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کر کے اللہ کی حفاظت میں آ جانا۔]

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ ع 10 14 4

12:93 اب تم ایسا کرو کہ میری قمیص اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے ابا جان کے سامنے پیش کرو۔ وہ اپنی بصیرت سے

ساری بات سمجھ جائیں گے۔ پھر تم اپنے سب اہل خاندان کو لے کر یہاں آ جانا۔ [غور فرمایئے۔ یعقوبؑ نابینا نہیں ہوئے تھے نہ یوسفؑ کی قمیض دیکھ کر ان کی بینائی لوٹنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ آیت نمبر 93 میں لفظ بصیرت استعمال ہوا ہے جسے دل کی نگاہ کہہ سکتے ہیں۔ جب یعقوبؑ یوسف کی بھیجی ہوئی شاہی قمیض دیکھیں گے تو انہیں اطمینان ہو جائے گا کہ حالات بالکل ٹھیک ہیں۔]

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝

12:94 جیسے ہی یوسف کے بھائیوں کا قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے والد نے کہنا شروع کر دیا' مجھے یوسف کی عظمت کی مہک آ رہی ہے۔ تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تمہارے والد بہک گئے ہیں۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝

12:95 جو لوگ یعقوب کے اردگرد موجود تھے کہنے لگے واللہ! آپ اسی پرانی غلطی میں بہک رہے ہیں۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

12:96 (جب قافلہ فلسطین یعنی کنعان پہنچ گیا۔) خوشخبری دینے والے نے یوسف کی قمیص کو یعقوب کے سامنے پیش کر دیا تو ان کی بصیرت اور زیادہ اجاگر ہو گئی۔ کہنے لگے میں تم سے کہتا آیا ہوں کہ مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم دیا گیا ہے جو تمہیں نہیں دیا گیا۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝

12:97 بیٹوں نے کہا' ابا جان! ہمارے لئے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے۔ ہم انسانی اقدار میں بہت ہی پیچھے رہ گئے تھے اور بے شک بڑے ہی خطا کار تھے۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

12:98 یعقوب نے کہا' میں اپنے رب سے تمہاری بخشش کی درخواست کروں گا تا کہ تم اس کی رحمت و حفاظت میں آ جاؤ۔ وہ نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝

12:99 جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے والدین کو بڑے احترام سے اپنے پاس بٹھایا اور کہا' اب آپ مصر ہی میں رہئے۔ انشاء اللہ آپ یہاں اطمینان سے زندگی بسر کریں گے۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

12:100 پھر اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور تمام اہل کار، درباری بھائی اور خدام ان کے انتہائی تعظیم بجالائے۔ اس وقت یوسف نے کہا ابا جان! آپ جانتے ہیں یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو میں نے اتنا عرصہ پہلے دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے اس خواب کو سچ کر دکھایا۔ اس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے قید خانے سے نکال کر اقتدار تک پہنچا دیا اور اس کے بعد آپ سب کو صحرائی زندگی سے نکال کر یہاں لے آیا اور یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا جب میرے بھائیوں کو خود غرضانہ خواہشات نے میرے اور بھائیوں کے درمیان مخالفت کا فاصلہ پیدا کر دیا تھا۔ بے شک میرا پروردگار اپنے قوانین کو بہت لطیف انداز سے بروئے کار لاتا ہے۔ اور وہ ہر شے اور واقعہ کا جاننے والا صاحب حکمت ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

12:101 اے میرے پروردگار! آپ نے نہ صرف مجھے اقتدار و اختیار عطا کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ (ریاست) کے معاملات کی تہہ تک پہنچنے کا علم اور صلاحیت بھی عطا فرمائی۔ آپ کائنات کو نقطہء آغاز سے تشکیل دینے والے ہیں۔ آپ ہی ہیں جو دونوں جہانوں میں میرے کارساز ہیں۔ مجھے توفیق دیجئے کہ میں تمام زندگی آپ کے احکام بجالاتا رہوں اور پھر میرا شمار ان لوگوں میں ہو جنہوں نے اپنی شخصیت کو بھی نکھارا اور لوگوں کے کام بھی سنوارے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

12:102 (اے رسولؐ) یہ اگلے وقتوں کی وہ خبریں ہیں جو ہم آپ پر وحی کرتے ہیں۔ آپ برادران یوسف کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ اپنی سازش پر متفق ہو گئے تھے اور وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

12:103 آپ خلوص دل سے کتنا ہی چاہیں اکثر لوگ ایمان کی نعمت سے فیض یاب نہیں ہوں گے۔

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۧ

ع 11 11 5

12:104 حالانکہ آپ ان سے اپنی خدمات کا کچھ صلہ نہیں چاہتے۔ یہ قرآن تو تمام انسانوں کے لئے ضابطہء حیات ہے۔ (یہ لوگ قبول نہ کریں گے تو کوئی بات نہیں دیگر قومیں اسے قبول کریں گی۔)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

12:105 (قرآن تو صداقت کا تحریری ثبوت ہے۔) یہ لوگ تو کائنات میں اللہ کی کتنی ہی نشانیوں کو دیکھتے چلے جاتے ہیں اور پھر بھی ان سے بے خبری کی روش اختیار کرتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

12:106 اور تو اور لوگوں میں اکثر لوگ اللہ پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود مشرک رہتے ہیں۔ (اور اللہ کو چھوڑ کر دوسری قوتوں کے آگے سر جھکاتے ہیں۔)

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

12:107 کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن بیٹھے ہیں کہ اللہ کے قانون مکافات کے ذریعے ان پر کوئی ایسی تباہی نہیں آئے گی جو ان پر چھا جائے یا ان پر ناگہاں قیامت آ پڑے جس کے بارے میں انہوں نے سوچا تک نہ ہو۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

12:108 (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی جانب بصیرت اور سمجھ بوجھ کی بنیاد پر دعوت دیتا ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ (ہم معجزے دکھا کر تمہاری عقلوں کو ماؤف نہیں کرتے۔) اللہ وہم و گمان کی باتوں سے بہت بلند ہے۔ اور میں ہرگز ان لوگوں میں نہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو اپنا کارساز سمجھتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

12:109 (ان کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ ایک انسان اللہ کا رسول کیسے ہو سکتا ہے!) سو ہم نے آپ سے پہلے کی بستیوں میں رہنے والوں کے لئے ہمیشہ مردوں ہی کو وحی دے کر بھیجا تھا۔ کیا یہ لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے (بہانہ سازی کرنے والوں کا) بالآخر انجام کیا ہوا وہ لوگ جو پاک بازی سے زندگی گزارتے ہیں ان کے لئے آخرت کا مستقل ٹھکانہ کیا ہی خوب ہے۔ یہ بھی دیکھو کہ دنیا میں کیسی کامیابیاں ان کے حصے میں آئیں؟ کیا تم اپنی عقل و فکر کو استعمال نہیں کرو گے؟

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

12:110 تاریخ میں ایسا بھی ہوا ہے کہ رسول بھی مایوس ہو جایا کرتے تھے کہ انہوں نے اللہ کی مدد کے بارے میں جو وعدے کئے تھے لوگ انہیں جھوٹ سمجھ رہے ہیں پھر ہماری نصرت ان تک آ پہنچی تھی اور ہم اپنے قانون کے مطابق اپنے رسولوں (اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں) کو آنے والی تباہی سے بچا لیا کرتے تھے۔ لیکن وہ لوگ جو مجرم تھے اور دوسروں کی محنت کا صلہ لوٹ لیا کرتے تھے ان سے وہ عذاب ٹلا نہیں کرتا تھا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع 12 7 6

12:111 سابقہ قوموں کے حالات و کوائف میں عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لئے عبرت کا بہت سامان ہے۔ اور یہ قرآن کوئی گھڑی ہوئی روایت بھی نہیں۔ جو کتابیں ان لوگوں (اہل کتاب) کے پاس ہیں ان میں موجود سچائیوں کی تصدیق کرتی ہیں۔ اس میں ہر وہ اصول اور قانون تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جو انسانی معاشرے کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ جو قوم بھی اس کتاب کی سچائی پر یقین رکھے گی یہ ان کے لئے رحمت کا مینارۂ نور ہوگی۔

سورۃ الرّعد

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 13 ھویں سورہ ہے اور اس میں 43 آیات ہیں۔ ایک بار پھر آپ کو یاد دلا دیں کہ آپ کے زیر نظر کتاب ''قرآن خود اپنی نظر میں'' کتاب عظیم کا لفظی ترجمہ نہیں ہے بلکہ مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ نمبر 3 آیت نمبر 7 کے مطابق ہم نے ہر مناسب جگہ تشبیہ و استعارے کو بلا جھجک استعمال کیا ہے۔ ہم نے اس ترجمے کے لئے رسول کریم کے زمان و مکان یعنی 1400 برس پہلے کی لغت کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ کاوش کی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں دنیا کی ہر زبان میں وقت کے ساتھ ارتقاء ہوتا رہتا ہے۔ قرآن کریم کی سب سے پہلی تشریح امام طبری نے فرمائی جو 310ھ میں فوت ہوئے تھے۔ ان تین صدیوں میں زبان عربی میں کافی تبدیلیاں آ چکی تھیں۔ خلافت عباسیہ کا دور تھا جہاں اہل فارس کی تہذیب اسلامی سلطنت پر چھائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ بہت سے عباسی خلفاء کی مائیں اور بیویاں اس دور کے فارس اور آج کے دور کے ایران سے تعلق رکھتی تھیں اور بہت سے وزراء بھی اہل فارس سے۔ امام طبری نے 30 جلدوں میں قرآن کی تفسیر لکھی اور 13 جلدوں میں اسلامی تاریخ۔ وہ خود اعتراف کرتے ہیں کہ تحریر کے وقت ان کے سامنے لکھا ہوا کاغذ کا ایک پرزہ تک نہ تھا لہٰذا انہوں نے جو کچھ لکھا راویوں سے زبانی سن کر لکھا۔ صدیوں کے اس وقفے میں ان سے کتنی غلطیاں صادر ہوئی ہونگی یہ سوچ کر عقل حیران ہوتی ہے۔ امام طبری میں البتہ اتنی جراءت ضرور تھی کہ انہوں نے اپنی تاریخ کے شروع میں لکھا کہ پڑھنے والے کو یاد رہنا چاہئے کہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں لوگوں سے سن کر لکھ رہا ہوں لہٰذا اگر کوئی بات عجیب لگے یا طبیعت پر گراں گزرے تو مجھے الزام نہ دیجئے۔ الزام دینا ہو تو ان راویوں کو دیجئے جنہوں نے مجھے یہ داستانیں سنائیں ہیں۔

امام احمد بن حنبل نے بہت اعتماد کے ساتھ لکھا کہ تین کتابیں ایسی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔ ملاحم یعنی خواب اور پیشگوئیاں، مغازی یعنی غزوات اور تیسرے قرآن کی تفسیریں۔ امام حنبل کو یہ بات اس لئے بھی لکھنی پڑی کہ امام طبری نے شان نزول کا عقیدہ ایجاد کر لیا تھا یعنی وہ ہر آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس آیت کا ناطہ دور قدسی کے کسی واقعہ سے جوڑ دیتے تھے کہ فلاں واقعہ ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ فلاں لڑائی ہوئی تو اس لئے ہوئی۔

اس سورۃ کی آیت نمبر 13 کو ملاحظہ فرمایئے کہ بجلی کی کڑک کو بھی فرشتوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ بے شک قرآن کی روشنی میں فرشتے پر لگائے اڑتی ہوئی حسین مخلوقات نہیں بلکہ کائنات میں جاری و ساری فطرت کی قوتیں ہیں۔ سورۃ الرعد

میں اہم ترین بات 13:17 میں کہی گئی ہے کہ زمین پر صحیح معنوں میں قیام تو اس کا ہے جو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝

13:1 المر۔ الف لام میم را۔ اللہ لطیف مجید رازق کا فرمان ہے کہ یہ اس کتاب کی آئتیں ہیں جو (اے پیغمبر!) آپ کے رب کی جانب سے آپ پر سچ سچ نازل کی جاتی ہیں۔ لیکن اکثر لوگ اس بات پر یقین نہیں کرتے۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝

13:2 وہی اللہ جس نے آسمانوں اور بڑے بڑے اجرام فلکی کو فضا میں بلند کر رکھا ہے اور جیسا کہ تم دیکھتے ہو کوئی ستون انہیں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ پھر یہ کہ کائنات کا مرکزی کنٹرول اسی کے پاس ہے اور اس نے سورج، چاند (اور دیگر ستاروں، سیاروں کو) اپنے قانون کا تابع بنا رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک طے شدہ مدت تک اپنے متعین کردہ راستے پر چلا جا رہا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کا قانون تم انسانوں کی زندگیوں پر محیط ہے۔ اس نے اپنے احکام کو وضاحت سے بیان کیا ہے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تمہیں اسی کے بنائے ہوئے قوانین کا سامنا ہے اور ایک دن تم اس کا سامنا کرو گے۔

وَہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَاَنۡہٰرًا ؕ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝

13:3 وہی اللہ ہے جس نے زمین کی سطح کو تمہاری نظر میں اس طرح سے پھیلا دیا ہے کہ تم اس پر آسانی سے رہ سکو اور اس نے زمین پر راستے بھی بنائے ہیں اور نہریں بھی اور اس میں ہر طرح کے پھل پھول کے جوڑے بنا دیئے۔ اس نے زمین کی گردش کا قانون بھی ایسا بنایا کہ رات کی تاریکی دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ان تمام امور میں غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے کتنی ہی نشانیاں ہیں۔

وَفِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ وَّنَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَہَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُکُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝

13:4 دیکھو کہ زمین کے مختلف قطعات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے کسی میں انگوروں کے باغ ہیں۔ کسی میں اناج کی کھیتیاں، کہیں کھجور کے اونچے اونچے درخت ہیں۔ درختوں میں سے بعض کی شاخیں بہت سی ہوتی ہیں اور بعض کی تھوڑی سی۔ غور کرو کہ یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں لیکن مختلف پودوں اور درختوں کے پھل الگ الگ خوبیاں رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے پھلوں کے ذائقے اوروں سے بہتر ہوتے ہیں۔ ان تمام امور میں عقل وفکر سے کام لینے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

13:5 اگر تمہیں ان باتوں پر حیرت ہوتی ہے تو اس سے زیادہ حیرت کی بات لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا اس کے بعد ہم ایک نئے انداز سے پھر پیدا ہوں گے؟ یہ لوگ تو درحقیقت اپنے پروردگار سے منکر ہوتے ہیں۔ (وہ سمجھتے ہیں کہ جسم کی موت کے ساتھ انسانی زندگی کا اختتام ہو جاتا ہے۔) یہ لوگ جہالت کی زنجیروں میں اس طرح جکڑے ہوئے ہیں گویا ان کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں۔ (انسانی زندگی کے ارتقاء سے انکار کر کے) یہ لوگ اپنے لئے پچھتاوے کی آگ میں جلتے رہنے کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

13:6 بجائے اس کے کہ وہ آپ کی جدوجہد کے خوشگوار نتائج کا انتظار کریں آپ سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ تباہی جس سے آپ انہیں ڈراتے ہیں وہ جلدی سے آ جائے۔ ان سے پہلے کی قوموں کا رویہ بھی ایسا ہی تھا لیکن آپ کے رب نے انسانوں کی مغفرت وحفاظت کے لئے قانون مہلت رکھا ہے۔ اس دوران ظلم کی جو روش وہ اپناتے ہیں انہیں اصلاح کا وقفہ دیا جاتا ہے لیکن جب وہ اپنی اصلاح نہ کریں تو انہیں جاننا چاہیے کہ آپ کے پروردگار کا قانون بڑا ہی سخت گیر ہے۔

ع 1 7 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

13:7 جو لوگ اللہ کے قوانین کو سچ نہیں مانتے وہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ اس رسول پر اپنے پروردگار کی جانب سے کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوتا۔ (اے نبیؐ) آپ کا کام تو ان لوگوں کو اللہ کے قوانین سے آگاہ کرنا ہے کہ اگر وہ اپنی غلط روش پر قائم رہے تو ان کا معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر قوم کے لئے راہنما ضرور بھیجا گیا ہے اور

آپ اس قوم کے لئے اور آنے والوں کے لئے راہنما ہیں۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

13:8 (اعمال اور ان کے نتیجے میں جو وقفہ ہوتا ہے اس کی سیدھی سادی مثال ان کے سامنے ہے۔) جب بھی کوئی مؤنث حاملہ ہوتی ہے تو حمل مختلف مراحل سے گزرتا ہے۔ اللہ بخوبی جانتا ہے کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اور رحم کے اندر کونسی چیزیں گھٹتی رہتی ہیں اور کونسی بڑھتی رہتی ہیں۔ نیز یہ کہ کونسا بچہ تکمیل کو پہنچتا ہے اور کونسا ناتمام رہ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے جو اللہ نے مقرر کر رکھے ہیں۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝

13:9 اللہ کے یہ اصول اور پیمانے کائنات کی ہر شے کو محیط ہیں۔ (ہر عمل اپنا نتیجہ پیدا کر کے رہتا ہے۔) وہ اللہ عالم الغیب ہے اور آشکار چیز سے بھی واقف ہے۔ عظیم المرتبت نہایت عالی مرتبہ ہے۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝

13:10 اس کے لئے ایک ہی بات ہے خواہ تم میں سے کوئی اپنی بات چھپائے یا ظاہر کر دے یا کوئی شخص رات کی تاریکی میں چھپے یا دن کی روشنی میں کھلے عام چلے پھرے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

13:11 ہر شخص کے آگے اور پیچھے اللہ نے ایسی قوتوں کو مقرر کر رکھا ہے جو اس کے حکم کے مطابق اس شخص کے ہر عمل کو اس طرح محفوظ رکھتی ہیں کہ کوئی عمل ضائع نہ ہو پائے۔ یاد رکھو اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اس طرح کوئی قوم اللہ کے قانون کے مطابق مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے تو اس مصیبت کو کوئی دور نہیں کر سکتا اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ [82:10-14, 8:53]

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ

13:12 (دیکھو انسان کی زندگی کس طرح خوف اور امید کے بین بین گزرتی ہے۔) بجلی کی چمک اور کڑک سے تم میں خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے اور یہ امید بھی کہ پانی سے بھرے ہوئے بادل برسنے والے ہیں۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝

13:13 بادلوں کی گرج دیگر ملائکہ یعنی کائناتی قوتوں کی طرح اپنے فرائض کی تکمیل میں سرگرداں رہتے ہیں۔ وہی تو ہے جس کے قانون کے مطابق بجلی زمین پر گر کر تباہی کا باعث بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ کے مکمل اختیار واقتدار کو دیکھتے ہوئے بھی یہ لوگ آپ سے اس کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اس کا قانون تو بڑی قوت والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

13:14 برحق پکارنا تو اللہ ہی کو پکارنا ہے۔ جن کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار نہ سنتے ہیں نہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دور سے پانی کے ذخیرے کی طرف ہاتھ بڑھائے اور سمجھے کہ پانی اس تک خود بخود پہنچ جائے گا۔ اس طرح تو پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح جو لوگ اس کے قانون سے انکار کرتے ہیں ان کی آرزوئیں بے نتیجہ رہتی ہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ السجدة 20

13:15 (یہ منکرین دیکھتے نہیں کہ) کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو بھی ہے چاہتے نہ چاہتے اللہ کے قانون کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔ خود ان کے اپنے جسم کے سائے صبح سے شام تک اسی کے قانون کی پیروی میں اپنی سمت بدلتے رہتے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

13:16 فرمایئے! کہ پھر آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ یعنی خارجی کائنات میں کس کا قانون کارفرما ہے؟ کہیے اللہ ہی کا ہے کہ نہیں؟ پھر ان سے پوچھئے کہ پھر تم نے اپنے دل کی دنیا میں اس کے بجائے اوروں کو کارساز کیوں سمجھتے ہو جو خود اپنے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے؟ کیا نابینا اور دیکھنے والا ایک جیسے ہوتے ہیں؟ کیا اندھیرا اور روشنی ایک جیسے ہوتے ہیں؟ (پھر تم اتنے صاف دلائل کو سمجھ نہیں سکتے؟) یہ لوگ جنہیں اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں کیا انہوں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو اللہ نے پیدا کی ہے؟ کیا ان کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ اللہ کی مخلوق اور ان لوگوں کے مقرر کیے ہوئے شریکوں کی مخلوق ایک جیسی ہوگئی ہے؟ کہہ دیجئے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ وہ تمام قوتوں کا واحد مالک اور سب پر غالب ہے۔ از راہ کرم یہاں دی گئی تصریف آیات پر ضرور غور فرمایئے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ

13:17 (اگر یہ سوال پیدا ہو کہ تخلیقات میں اتنا تنوع اور مختلف اقسام کیسے موجود ہیں تو اس مثال پر غور کرو۔) وہی بلندیوں سے مینہ برساتا ہے تو ندی نالے اپنی مقدار کے مطابق بہہ نکلتے ہیں۔ پانی کے بہاؤ سے زمین کا میل کچیل سطح پر آ جاتا ہے تو سیلاب کی رو اسے بہا کر لے جاتی ہے یا یوں سمجھو کہ جب لوگ کسی دھات کو آگ میں تپاتے ہیں تا کہ اس سے زیورات یا دیگر ضرورت کی چیزیں بنائیں تو اس کا کھوٹ جھاگ بن کر اوپر آ جاتا ہے اور خالص دھات نیچے رہ جاتی ہے۔ اسی طرح کائنات میں اللہ کے قانون کے مطابق تخریبی چیزیں جھاگ کی طرح بہہ جاتی ہیں۔ اصول یہ ہے کہ جو کوئی انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے زمین پر صحیح معنوں میں قیام تو اسی کا ہے۔ اس طرح اللہ مثالوں کے ذریعے تمہیں بات سمجھاتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۧ

13:18 ایسی مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنے رب کی دعوت پر حسن وخوبی کے ساتھ لبیک کہتے ہیں (یہ جانتے ہوئے کہ ان کی کوشش رائیگاں نہ جائے گی۔) مگر وہ لوگ جو اس کی دعوت پر لبیک نہیں کہتے تو بالآخر وہ وقت آئے گا کہ وہ چاہیں گے کہ ان کے پاس تمام روئے زمین کی دولت ہو بلکہ اتنی ہی اور ہو اور وہ اس تمام دولت کو فدیے میں دے کر تباہی سے بچ جائیں تو یہ ممکن نہ ہوگا۔ اس وقت ان کے اعمال کا حساب ان کے حق میں بہت برا ہوگا۔ ان کا ٹھکانہ بچھتاؤں کی دولت ہوگی۔ وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے!

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ

13:19 بھلا وہ شخص جو یقین رکھتا ہے کہ آپ کے پروردگار کی طرف سے حق آ پہنچا ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو نابینا بنا رہے۔ بات یہ ہے کہ وہی لوگ غور کر سکتے ہیں جو اپنی عقل وفکر کو استعمال کریں۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ

13:20 عقل وفکر کو استعمال کرنے والے وہ لوگ جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو نبھاتے ہیں اور اپنے اقرار میں ذرا کمی نہیں کرتے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم | ع 11 8 | النصف

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝

13:21 جو انسانیت کے تعلقات کو مضبوط رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ انہیں اپنے اعمال کا مشکل حساب دینا نہ پڑے۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

13:22 وہ نہایت استقامت سے اپنے پروردگار کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں تا کہ احکام الٰہی کی پیروی سب کے لئے آسان ہو جائے۔ جو کچھ رزق اور صلاحیتیں انہیں عطا کی ہیں انہیں وہ خفیہ اور اعلامیہ طور پر اللہ کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ افراد اور معاشرے کی خامیوں کو اپنے اعمال حسنہ سے دور کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دونوں جہانوں میں کامیابیاں اور سرفرازیاں ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝

13:23 ان کے لئے اس دنیا میں بھی بہشت ہے اور آخرت میں بھی جس میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے بزرگوں، شوہروں، بیویوں اور بچوں میں سے جس نے بھی صلاحیت بخش کام کئے ہوں گے وہ بھی ان بہشتوں میں ہوں گے اور ہر جانب سے ملائکہ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے آئیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

13:24 اور ملائکہ انہیں سلام علیکم کہیں گے یعنی تمہارے لئے ہر طرح کا امن اور سلامتی ہے اس لئے کہ تم نے نہایت استقلال سے ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا۔ دیکھو تمہاری زندگی کا انجام کتنا خوشگوار ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

13:25 ان کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ مضبوطی سے باندھے ہوئے عہد کو توڑا اور انسانیت کے رشتوں کو کاٹ ڈالا جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا اور دنیا میں فساد برپا کیا ان کے لئے اللہ کی رحمت سے محرومی ہے اور انجام بہت ہی خراب ہے۔

ع 3 اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝

13:26 اللہ نے زرق اور سامان معیشت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں جو فراوانی کی کوشش کرے گا اسے فراوان رزق مل جائے گا اور جو نپی تلی کوشش کرے اسے نپا تلا ملے گا۔ (جو اپنی کھیتی میں محنت کرتا ہے اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔) جو لوگ سمجھتے ہیں کہ زندگی بس اس دنیا کی ہے اور صرف دنیاوی مفاد پر خوش ہو رہتے ہیں انہیں جاننا چاہیے کہ ہمیشہ کی اخروی زندگی کے مقابلے میں دنیا کے فوائد تو بہت قلیل متاع ہیں۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

13:27 یہ سب کچھ جان لینے کے باوجود ایسے لوگ بھی ہیں جو ان آیات کی صداقت پر یقین نہیں رکھتے اور کہتے رہتے ہیں کہ اس پیغمبر کو اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں دیا گیا؟ ان سے کہہ دیجئے کہ گمراہی اور ہدایت کا معاملہ اللہ نے اپنے قانون کے مطابق انسان کے اپنے اختیار پر چھوڑ دیا ہے۔ جو شخص صحیح راستے کی طرف رجوع کرے گا اللہ اسے اپنی راہ دکھا دے گا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝

13:28 جو لوگ اللہ کی بتائی ہوئی صداقتوں پر ایمان لاتے ہیں انہیں اللہ کی یاد سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ ایمان تو انہیں کا ہے جو دل و دماغ کے پورے اطمینان کے بعد سچائی کو تسلیم کریں ایک بار پھر سن لو کہ دلی اطمینان اسی ایمان کے نتیجے میں حاصل ہو سکتا ہے جو اپنے اختیار اور ارادے سے اپنایا گیا ہو۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝

13:29 جو لوگ اس طرح ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے لوگوں کی اور معاشرے کی حالت سنور جائے ان کے لئے ہر طرح کی خوشگواریاں ہیں اور بہت ہی عمدہ منزل۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝

13:30 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو اس قوم کی طرف اس طرح رسول بنا کر بھیجا ہے جیسے ان سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے۔ بس آپ ان تک وہ پیغام پہنچاتے رہیے جو ہم آپ کو وحی کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ جو رحمان ہے اسے نہیں مانتے۔ کہہ دیجئے 'وہی میرا پروردگار ہے جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ع 4 5/10

13:31 اگر کوئی ایسا قرآن بھی ہوتا جس سے پہاڑ حرکت میں آ جاتے یا زمین کے فاصلے طے ہو جاتے یا اس سے مردے بھی بولنے لگ جاتے (تو یہ لوگ پھر بھی ایمان نہ لاتے۔) یہی سبب ہے کہ اللہ نے تمام امور کو اپنے قوانین کا پابند کر رکھا ہے۔ کیا اہل ایمان یہ اصول سمجھے نہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سبھی انسان صحیح راہ پر چلتے۔ جو لوگ دعوت حق سے انکار کرتے ہیں ان کے اعمال کے بدلے ان پر مصیبتیں آتی رہیں گی۔ یہ مصیبتیں ان کے گھروں کے قریب آ پہنچیں گی یہاں تک کہ اللہ کی تنبیہ عملاً ظاہر ہو جائے۔ اللہ کے وعدے ہمیشہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ اللہ کا قانون ہدایت یہ ہے کہ انسان عقل و بصیرت سے کام لے نہ کہ معجزوں کی امید رکھے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

13:32 (اے رسولؐ) آپ سے پہلے بھی پیغمبروں سے تمسخر کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے قانون مہلت کے مطابق منکرین حق کو اصلاح عمل کا وقفہ فراہم کیا۔ اور پھر انہیں انکے اپنے اعمال کی پاداش میں پکڑ لیا۔ (پھر انہوں نے جانا) کہ اللہ کی گرفت کتنی سخت ہوتی ہے۔

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

13:33 کیا وہ اللہ جس کا اقتدار اعلیٰ ہر ذی نفس پر قائم ہے کیا اسے ان ہستیوں کی ضرورت ہے جنہیں وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ان سے کہئے ذرا ان شریکوں کے نام تو بتاؤ۔ کیا تم اللہ کو ایسی خبریں پہنچاتے ہو جو روئے زمین پر اللہ کے علم سے باہر رہ گئی ہے یا تم لوگ محض سنی سنائی باتوں کی تقلید کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ منکرین حق کو اپنے گھڑے ہوئے فریب بہت اچھے لگتے ہیں اور اس طرح وہ خود کو ہدایت کی راہ سے روک لیتے ہیں جو اللہ کے قانون ہدایت کی خلاف ورزی کر کے بھٹک جائے اس کے لئے کوئی راہنما نہیں ہوا کرتا۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

13:34 ان کی غلط روش کے نتیجے میں ان پر اس دنیا میں بھی تباہی ہے اور آخرت کی سزا تو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ اور انہیں اللہ کے قانون مکافات سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۡ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝

13:35 جولوگ درست راہ پر چلیں گے ان کے لئے جنت کی زندگی ہوگی۔ اس جنت کی مثال یوں سمجھو کہ ایک باغ ہے جس میں شفاف پانی کی نہریں جاری ہیں۔ ہمیشہ شاداب رہنے والے اس باغ میں ہمیشہ تازہ بہ تازہ پھل ہوں گے اور درختوں کے خوشگوار سائے۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جنہوں نے امن وسلامتی کی راہ پر زندگی کا سفر طے کیا اور جولوگ سچائی سے انکار کرتے رہے، اسے چھپاتے رہے اور اس کی مخالفت کرتے رہے۔ ان کا انجام آتش دوزخ ہوگی۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝

13:36 وہ لوگ جنہیں اس کتاب میں بہترین ضابطہء حیات عطا کیا گیا ہے وہ آپ کی جانب ہر وحی کے نازل ہونے پر خوش ہوتے ہیں۔ رہے ایسے لوگ جن پر یہ احکام ناگوار گزرتے ہیں انہیں کہہ دیجئے مجھے تو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ جو واحد ہے اسی کی اطاعت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ میں تمہیں یہی پیغام دیتا ہوں، اسی اللہ کی جانب بلاتا ہوں اور خود بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع 5 6 11

13:37 اس طرح ہم نے اس کتاب کو فیصلہ کن حکم نامہ بنا کر صاف صاف الفاظ میں نازل کیا ہے۔ اے پیغمبر! اگر آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے جبکہ صحیح علم آپ کے پاس آچکا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ کے مقابلے میں آپ کا نہ کوئی کارساز ہوسکتا ہے اور نہ کوئی اللہ سے بچانے والا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝

13:38 (بعض لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ انہی جیسا ایک انسان رسول کیوں بنا دیا گیا؟) تو ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جو آپ ہی کی طرح انسان تھے اور ان کے بیوی بچے بھی ہوا کرتے تھے۔ (یہ لوگ معجزوں اور تباہی کے مطالبے بھی کرتے ہیں۔) لیکن یہ بات کسی رسول کے اختیار میں نہیں ہوتی کہ وہ کوئی ایسی طبعی نشانی جب چاہے لے آئے۔ کائنات میں کوئی شے اور کوئی واقعہ اللہ کے قانون اور اس کی اجازت کے بغیر ظہور میں نہیں آتا۔

(اور وہ خود اپنے قانون کو کبھی نہیں توڑتا۔) کائنات میں ہر چیز اور ہر واقعہ کے لئے یہ قانون مقرر ہے کہ وہ اپنے نتیجہ خیز ہونے میں کتنا وقت لیتے ہیں؟ [اسی طرح قوموں کی بھی اجل ان کے اعمال کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔]

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝

13:39 اسی اللہ کا قانون ہے کہ جو قوم بقا کے لائق نہیں ہوتی اسے مٹا دیا جاتا ہے اور جو قوم اپنے اعمال کے تحت خود کو بقا کے لائق ثابت کر دیتی ہے اسے بقا عطا ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ ان قوانین کے مطابق ہوتا ہے جو تخلیق کائنات کے ساتھ اللہ نے مقرر کئے تھے۔ یہی ام الکتاب ہے۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝

13:40 جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ تو بہر حال ہو کر رہیں گی۔ ممکن ہے ان میں سے بہت سی باتیں آپ خود پوری ہوتے دیکھ لیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اس سے پہلے آپ کو وفات دے دیں۔ بہر کیف آپ کا کام تو اللہ کے پیغام کو پہنچا دینا ہے اور نتائج کو دیکھنا ہمارا کام ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

13:41 کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ (اس سے مراد سمندروں کا کٹاؤ جو ہر لحہ ہوتا رہتا ہے اور زمین سکڑتی جاتی ہے؟) اللہ کے حکم کو رد کرنے والا کوئی نہیں کیونکہ اس کا ہر حکم ایک اٹل فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کا قانون نتائج کو بروئے کار لانے میں بہت تیز رفتار ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

13:42 ان سے پہلے لوگوں نے بڑی تدبیریں کر دیکھیں لیکن سب تدبیریں قانون الٰہی کے مطابق ہی نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ کوئی شخص کچھ بھی کرے وہ بخوبی جانتا ہے۔ منکرین حق عنقریب جان لیں گے کہ آخری کامیابی اور آخرت کا گھر کس کے لئے ہے۔

ع 6 8 12

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

13:43 جو حق سے انکار کر بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ فرما دیجئے، میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے۔ اس کے قانون کے مطابق جو فیصلہ ہوگا وہ میری صداقت کی گواہی دے گا۔ اور ہر وہ شخص بھی میری صداقت کا گواہ ہے جسے اس کتاب کا علم عطا کیا گیا ہے اور جو اللہ کے قوانین کو سمجھتا ہے۔

سورة ابراهيم

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 14 ویں سورۃ ہے اور اس میں 52 آیات ہیں۔ ابراہیمؑ 1800 ق۔م کے آس پاس 'اُر' بابل میں رہے۔ پھر وہ شام اور بالآخر مکہ کو ہجرت فرما گئے۔ وہ یہودیوں اور عربوں کے جدامجد ہیں اور نظریاتی طور پر سب مسیحیوں اور مسلمانوں کے۔ اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے تھے۔ اسحٰقؑ کے بیٹے یعقوبؑ کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی جبکہ اسمٰعیلؑ کی نسل عربوں میں شامل ہوئے جن میں اللہ کے آخری پیغمبر محمدؐ 570ء میں پیدا ہوئے۔ ابراہیمؑ کے والد آزر بابل کے مشہور بادشاہ نمرود شداد کے مہا پجاری تھے۔ اور وہ سلطنت میں بادشاہ کے بعد ابراہیمؑ کو آزر کا جانشین ہونا تھا لیکن اللہ کے پیغمبر تو بت پرست نہیں وہ تو بت شکن ہوتے ہیں۔ وہ جہاں بھی رہے انہوں نے خالص توحید الٰہی قائم کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نمرود کے درباریوں کے غصے کی آگ سے بچایا تھا۔ یہ شعلوں والی آتش نہ تھی جیسا کہ عام طور پر اسے سمجھا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ

14:1 آلر۔ ال را۔ الف لام را۔ اللہ لطیف و رازق کا فرمان ہے کہ (اے پیغمبرؐ!) احکام الٰہی پر مشتمل یہ کتاب ہم نے آپ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ اس کے ذریعے بنی نوع انسان کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لائیں اور ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں اس اللہ کی راہ پر ڈال دیں جو نہایت قوت والا اور ہر تعریف کا مستحق ہے۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ

14:2 وہ اللہ جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا مالک ہے جس میں ہر شے اس کے لائحہ عمل کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔ جو لوگ اس کے قوانین کی مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے بڑی تباہی ہے۔ (اللہ کے کائناتی قوانین کو اگر غیر مسلم بھی اپنائیں گے تو وہ دنیا میں ترقی کریں گے جیسا کہ ہم چند صدیوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔)

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

14:3 جولوگ دنیاوی زندگی سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ اسے اخروی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور اس سیدھی راہ میں کجی اور مشکلات پیدا کرتے ہیں وہ بڑی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ [کجی پیدا کرنا = اپنے خودساختہ عقیدوں اور شریعت کو وحی پر ترجیح دینا۔]

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

14:4 ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں وہ اپنی قوم کی زبان میں اللہ کا پیغام پہنچاتے تھے تاکہ ہر حکم وضاحت سے بیان کردیں۔ اس کے بعد لوگوں کو اختیار ہے کہ جس کا جی چاہے غلط راہ پر چلتا رہے اور جس کا جی چاہے اللہ کے قانون کے مطابق سیدھی راہ اختیار کرلے۔ یہ قانون اس اللہ کا ہے جو نہایت قوت وحکمت رکھتا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

14:5 اس اصول کے مطابق ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات واحکام دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ اور انہیں اللہ کے ان دنوں کی یاد دلاؤ یعنی تاریخ کا وہ دور جب نظام الٰہی قائم ہوا تھا۔ ان تاریخی واقعات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو مستقل مزاجی سے کام لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی کوششیں بارآور ہوں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ ع 1 6 13

14:6 جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کی ان عنایات کو یاد رکھو کہ اس نے تمہیں کس طرح فرعون کی قوم سے نجات دلائی۔ وہ تمہیں کیسے کیسے عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہاری قوم کے نوجوانوں جن میں جوہر مردانگی ہوتی تھی انہیں ذلیل کرتے تھے اور جو اس سے عاری تھے ان کی حوصلہ افزائی اور مدد کرتے تھے۔ تمہارے پروردگار نے تمہیں اس بڑی مصیبت سے نجات دلا کر (تم پر احسان کیا۔ 2:49)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝

14:7 اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کیا کہ اگر تم اس عظیم انقلاب پر شکر کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بڑھاؤ گے تو ہمارے قانون کے مطابق تمہیں اور بہت کچھ عطا کیا جائے گا لیکن اگر تم ناشکرے ہو کر نکمے بیٹھے رہو تو میرے قانون کے مطابق سخت تباہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

14:8 لہٰذا موسیٰ نے صاف صاف کہہ دیا کہ تم کیا تمام دنیا کے انسان ناشکری کی راہ اختیار کر لیں تو اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا وہ تمہاری لفاظیوں کا محتاج نہیں۔ (اس کی فرمانبرداری میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

14:9 (موسیٰؑ نے یہ بھی کہا) کیا تم تک خبر نہیں پہنچی کہ تم سے پہلی قوموں پر کیا بیتی تھی۔ قوم نوح قوم عاد اور قوم ثمود اور وہ جو ان کے بعد آئے اور جن کے حالات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ ان کے رسول ان تک واضح پیغامات لے کر آئے تھے تو انہوں نے اتنی مخالفت کی کہ ان کی آواز کو بلند نہ ہونے دیا۔ وہ ان کے چہروں پر ہاتھ رکھ دیا کرتے تھے کہ خاموش رہیں۔ وہ کھلے بندوں کہتے تھے کہ جو پیغامات تم لے کر آئے ہو ہم انہیں نہیں مانتے ہیں۔ جس نظام کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس کی صداقت اور کامیابی کا بالکل یقین نہیں بلکہ اس کے متعلق ہمارے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

14:10 ان کے رسولوں نے کہا' کیا تم اس اللہ کے بارے میں شک کرتے ہو جس نے آسمانوں اور زمین کی ابتدا کی۔ وہ تمہیں صرف اس لئے اپنے نظام کی طرف دعوت دیتا ہے کہ تمہیں اس تباہی سے بچنے اور انسانیت میں پیچھے رہ جانے سے محفوظ رکھے اور اس طرح تمہیں ایک مدت معینہ تک زندگی کی خوشگواریوں سے نوازے۔ اس کے جواب میں وہ کہتے کہ تم تو ہماری ہی طرح کے ایک انسان ہو۔ تم چاہتے ہو کہ تم ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے طور طریقوں سے روک دو تو ایسا کرو کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

14:11 ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بے شک ہم تم جیسے انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے مقام نبوت پر فائز کرنا چاہے تو اس پر یہ احسان کر دیتا ہے۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم تمہیں کوئی معجزہ قانون الٰہی کے خلاف دکھائیں۔ اہل ایمان اپنی کامیابی کے لئے بہترین کوشش کر کے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ ع 6 14

14:12 یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں جبکہ اس نے ہمیں زندگی کی مختلف راہیں صاف صاف دکھا دی ہیں لہٰذا اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی وجہ سے ہمیں اذیت بھی دو گے تو ہم صبر و استقامت سے کام لیں گے۔ جب اللہ اتنی قدرتوں کا مالک ہے تو ہر بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

14:13 جو لوگ سچائی سے انکار کرتے تھے انہوں نے اپنے رسولوں کو دھمکی دی کہ یا تو ہمارے مذہب پر آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے۔ ان کے پروردگار نے وحی بھیجی کہ فکر مت کرو ہم ان ظالموں کو تباہ کر دیں گے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝

14:14 اور پھر ہم تمہیں ان کے بعد اس سرزمین میں آباد کر دیں گے۔ یہ قانون ہر اس قوم کے لئے ہے جو جانتی ہے کہ میرا اور میرے قانون کا مقام کتنا عالی ہے اور جو میری تنبیہات کا خوف رکھے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

14:15 منکرین نے کھلا فیصلہ چاہا اور رسولوں نے اللہ کے قوانین کا سہارا لیا۔ بالآخر ہر سرکش اور باغی ناکام ہو کر رہ گیا۔

مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝

14:16 یہ ایک جہنم تھی جو مستقل ان کے پیچھے لگ گئی۔ اس ذلت کی زندگی میں ان کا کھانا پینا بھی ایسی قوم کو ذرا قوت نہ دے سکا۔ (ماء صدید = لفظی معنوں میں گندا پانی = وہ کھانا پینا جو صرف جسم کے کام آئے لیکن وہ قوم اس عارضی زندگی میں ذہنی ترقی نہ کر سکے۔ 47:15)

يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

14:17 اس ذلت کی زندگی میں کھانا پینا بھی ان کے لئے دشوار ہوگیا تھا۔ انہیں ہر طرف موت کے سائے دکھائی دیتے تھے لیکن انہیں موت بھی نہیں آتی تھی۔ سخت عذاب ان کا پیچھا کر رہا تھا۔ [20:74]

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

14:18 جو لوگ بھی اپنے پروردگار کے قوانین کا انکار کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ جس پر آندھی کے دن زور کا جھکڑ چلے اور ان کے پلّے کچھ نہ رہے۔ یہ ہے بہت دور کی گمراہی کا انجام۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

14:19 (اللہ کے احکام کے خلاف جو کام کئے جائیں وہ کوئی ٹھوس نتیجہ پیدا نہیں کرتے۔ راکھ ہو جاتے ہیں۔) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ کائنات میں ہر شے تعمیری نتیجہ مرتب کرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ ایک مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہہ دیجئے اللہ تمہیں اپنے قانون کے مطابق اس راکھ کی طرح اڑا دے گا اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے گا۔ [7:146 14:24 13:17 9:39 4:133]

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

14:20 عظیم قدرتوں والے اللہ کے لئے ایسا کرنا ذرا مشکل نہیں۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ ع 9 15

14:21 وہ سب کے سب اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ کمزور لوگ اپنے متکبر لیڈروں سے کہیں گے ہم تو تمہارے پیچھے چلا کرتے تھے تو آج تم کیا اللہ کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ سکتے ہو۔ لیڈر کہیں گے اگر ہم نے اللہ کا قانون ہدایت اپنایا ہوتا تو ہم تمہیں بھی سیدھی راہ دکھاتے۔ اب تو وہ وقت آچکا ہے چاہے ہم آہیں بھریں یا اس تباہی کو صبر سے برداشت کریں ہمارے لئے فرار کی کوئی راہ نہیں۔ [40:47 38:60 37:27 34:22 33:67]

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

14:22 اس وقت شیطان (یعنی ان کی خود غرضانہ خواہش) انہیں چھوڑ دے گا اور کہے گا اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ وعدہ تو میں نے بھی کیا تھا لیکن وہ جھوٹا تھا۔ میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا۔ میں نے تمہیں باطل کیطرف بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا لہٰذا تم مجھے الزام نہ دو خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ اب میں بھی چیخ پکار کرتا ہوں اور تم بھی چیخ پکار کر رہے ہو۔ میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم پہلے مجھے شریک بناتے تھے اور اللہ کی طرح میری اطاعت کیا کرتے تھے۔ بے شک ظالموں، سرکشوں اور انسانی حقوق کو پامال کرنے والوں کے لئے دردانگیز عذاب ہے۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝

14:23 مگر وہ لوگ جو اللہ کے قوانین کی سچائی پر یقین رکھتے ہوئے ایسے کام کریں گے جو معاشرے کی اور خود اپنی صلاحیتوں کو بڑھاتے ہوں جو کسی کی زندگی میں کسی کمی کو پورا کرتے ہوں ان کے لئے سرسبز و شاداب باغ ہیں جن میں شفاف پانی کی نہریں ہیں۔ یہ باغ خزاں نا آشنا ہوں گے اور وہ اپنے پروردگار کے مطابق ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے۔ اخروی جنت میں اور دنیا کی جنت نظیر معاشرے میں وہ ایک دوسرے کو دل سے سلام کہیں گے اور امن و سلامتی کی کوشش کریں گے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ۝

14:24 دیکھو اللہ پاکیزہ نظریہء حیات یوں پیش کرتا ہے۔ اس کی مثال ایک نفیس پھل دار درخت کی سی ہے جس کی جڑیں زمین میں خوب استوار ہوں اور اس کی شاخیں فضا کی بلندیوں میں جھول رہی ہوں۔ یعنی ایسا نظریہ جو دنیاوی زندگی میں بھی خوشگواریاں عطا کرے اور اخلاقی قدریں بھی بلند ہوں۔

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

14:25 پاکیزہ نظریہ اس شجر کی مانند ہے جو اپنے رب کے حکم سے ہر موسم میں پھل دیئے چلا جاتا ہے۔ اللہ اس طرح غیر محسوس حقائق کو محسوس مثالوں سے سمجھاتا ہے تاکہ لوگ سمجھ لیں۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۣ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

14:26 اس کے برعکس غلط نظریہء حیات کی مثال ایک ایسے نکمے درخت کی سی ہے جس کی کمزوری جڑ زمین کے اوپر ہی اوپر ہو نہ کہ گہرائی میں اور شجر کو ذرا سا قرار نہ ہو گویا اب گرا کہ جب گرا۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع 16

14:27 جولوگ اللہ کی صداقتوں پر ایمان رکھتے ہیں اللہ انہیں دونوں جہانوں میں قوت وثبات عطا کرتا ہے اور جولوگ اس نظریے اور نظام حیات سے سرکشی اختیار کرتے ہیں ان کی کوشش رائیگاں رہ جاتی ہیں۔ کائنات میں جو بھی وقوع پذیر ہوتا ہے وہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

14:28 کیا تم نے ماضی اور حال کی قوموں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا حالانکہ اللہ نے تو ان قوموں کو ان آیات سے نوازا تھا لیکن انہوں نے ان عنایات کا غلط استعمال کیا اور یوں سمجھو کہ اپنی قوم کو ایسی منڈی میں لے کر گئے جہاں کوئی خریدار نہ تھا۔ (یعنی اپنی قوموں کو غلط منزل پر جا پہنچایا۔)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

14:29 یعنی ایسی جہنم جو پچھتاووں کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔ کیسی بری جگہ انہوں نے اپنے قافلے کو جا اتارا۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

14:30 انہوں نے تو اللہ کے مقابل کتنے ہی معبود کھڑے کر لئے۔ (یعنی مذہبی پیشوائیت کے پیچھے چل پڑے۔) جنہوں نے پوری قوم کو اللہ کی راہ سے بہکا دیا۔ (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے 'تم نے بھی ان قوموں جیسی روش اختیار کر رکھی ہے تو دنیاوی زندگی کے چند روزہ فائدے حاصل کر لو لیکن اس کے بعد تمہاری منزل بھی تباہی اور بربادی ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

14:31 اور میرے مخلص بندوں سے جو میرے احکام کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں فرما دیجئے کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے نظام صلوۃ کو قائم کرتے چلے جائیں جہاں احکام الٰہی کی پیروی آسان ہوتی جائے اور ہم نے انہیں جو جسمانی اور مالی وسائل عطا کئے ہیں انہیں حسب ضرورت خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح معاشرے کی فلاح کے لئے صرف کرتے جائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جب نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ دوست داری۔ [2:254]

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

14:32 (اس طرح تمہارے معاشرے میں وہ نظام قائم ہو جائے گا جس کے وسائل پہلے سے مہیا کر دیئے گئے۔) اللہ ہی تو ہے جس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو پیدا کیا۔ وہی فضا سے مینہ برساتا ہے جس کی بدولت وہ تمہارے لئے طرح طرح کے میوے اور سامان رزق پیدا کرتا ہے۔ اسی نے تمہارے لئے کشتیوں اور جہازوں کو مسخر کر دیا جو اللہ کے قانون کے مطابق دریاؤں اور سمندروں میں چلتے پھرتے ہیں اور اس نے تمہارے لئے نہروں کو بھی مسخر کر دیا تا کہ زراعت کے لئے آبپاشی کر سکو۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝

14:33 اور اس نے تمہارے لئے سورج اور چاند کو ایک مقرر راہ پر لگا دیا اور رات اور دن کو تمہاری خدمت پر لگا دیا۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ ع 5 7 17

14:34 اس کے علاوہ تمہیں وہ سب کچھ عطا کیا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اگر تم اللہ کی ایسی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو نہ کر سکو لیکن بے شک انسان نے ظلم اور دھاندلی کے ذریعے ایک دوسرے کا حق چھیننا شروع کر دیا اور قدرت کے خزانے زخیرہ اندوزی کر کے دوسروں سے چھپانے لگا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

14:35 (اس طرح کی ناانصافیوں کی روک تھام کے لئے ابراھیم نے نظام الٰہی کی بنیاد رکھی اور انسانیت کا ایک مرکز قائم کیا۔ (2:125) پھر ابراھیم نے اللہ سے دعا کی 'اے میرے رب! اس بستی کو ایسا مرکز بنا دے کہ یہ مظلوموں کے لئے امن وسلامتی کی جگہ بن جائے اور مجھے اور میری اولاد کو ہر طرح کی صنم پرستی سے محفوظ فرما دے۔ یعنی ہم ہر اس چیز سے بچے رہیں جو تیری اطاعت کے راستے میں حائل ہوں۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

14:36 اے میرے رب! ان بتوں اور ان کے پجاریوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ جو میری پیروی کرے گا وہی میرا ہوگا اور جو میری توحید پرستی سے نافرمانی کرے گا تو اس کا معاملہ تیرے سپرد ہے جو غفور الرحیم ہے۔ ان کی حفاظت اور پرورش کا انتظام تیرے ہی قانون کے مطابق ہوگا۔ خواہ کوئی مومن ہو یا کافر۔ [11:15 2:124 60:4]

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝

14:37 اے ہمارے پروردگار! میں نے تیرے واجب الاحترام گھر کے پاس اپنی کچھ اولاد کو لا بسایا ہے جو ایک ایسی

وادی میں واقع ہے جہاں سبزے اور کھیتی کا نام ونشان نہیں۔ ہمارے رب! میری نسلیں یہاں ایسا نظام قائم کریں جس میں تیرے احکام کی پیروی آسان ہو جاتی ہے۔ تو کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور تو ان سب کے لئے سامان رزق اور میوے فراہم کر دے تا کہ یہ معیشت کی طرف سے مطمئن ہو کر ایسا کام کریں کہ ان کی کوشش بار آور ہوتی چلی جائیں۔ (شکر = احسان مندی = کوششوں کا بار آور ہونا = اللہ کی نعمتوں کو اس کے بندوں تک پہنچانا۔)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝

14:38 ہمارے پروردگار! جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے بلکہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں کوئی چیز نہیں جو تجھ سے پوشیدہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝

14:39 (میں اللہ کی رحمت کے طفیل اس پروگرام کی کامیابی کی پوری امید رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ) اللہ نے مجھے بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحٰق جیسے فرزند عطا کر دیئے جو اس کی حمد وستائش کے پیکر ہیں لہٰذا مجھے پورا یقین ہے کہ میرا رب میری دعا کو قبول فرمائے گا۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۣ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝

14:40 یہ دعا کہ میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو توفیق عطا فرما کہ ہم نظام صلوٰۃ قائم کر لیں۔ ہمارے رب! میری اس آرزو کو ضرور پورا کر دے۔

ع 6 7 18 رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

14:41 ہمارے پروردگار! میری یہ بھی دعا ہے کہ مجھ سے میرے والدین سے اور دیگر اہل ایمان سے کچھ خطائیں ہو گئی ہوں تو ہمیں حساب کے دن ان خطاؤں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنا۔ (9:114)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝

14:42 (اے رسولؐ!) آپ اس مشن کی تکمیل کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ یہ خیال تک نہ کیجئے کہ اللہ ظالموں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ ہم نے ظہور نتائج کو ان کے لئے مؤخر کر دیا ہے۔ جس دن دہشت کے سبب ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۝

14:43 یہ لوگ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر بھاگے چلے جائیں گے۔ ان کی آنکھیں پلک جھپکنا بھول جائیں گی اور ان کے دل امیدوں سے خالی ہو جائیں گے۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾

14:44 لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دیجئے جب جب تباہی انہیں آلے گی۔ پھر اُس وقت یہ ظالم اور سرکش لوگ التجا کریں گے۔ ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مہلت عطا کر تا کہ ہم تیری دعوت کو قبول کر لیں اور تیرے رسولوں کی پیروی کریں۔ کیا؟ تم تو پہلے بڑی بڑی قسمیں اٹھایا کرتے تھے کہ تمہاری قوتوں کو زوال آ ہی نہیں سکتا۔

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۙ﴿۴۵﴾

14:45 یاد کرو تم ان لوگوں کے مکانوں اور بستیوں میں رہا کرتے تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ اور اب تمہیں طرح طرح کی مثالوں سے ہم سمجھاتے ہیں۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ۚ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ؕ﴿۴۶﴾

14:46 ہم نے تمہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان لوگوں نے نظام الٰہی کی مخالفت میں طرح طرح کی چالیں چلیں۔ ایسی چالیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۙ﴿۴۷﴾

14:47 تم ایسا خیال تک نہ کرنا کہ اللہ اپنے پیغمبروں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ اللہ بڑی قوتوں کا مالک ہے اور اس کے قانون سے کوئی فرار ممکن نہیں۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۙ﴿۴۸﴾

14:48 وہ دن آئے گا جب یہ زمین ایک اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ اللہ جو الٰہ واحد ہے، اس کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے۔ (اس آیت کا مفہوم تشبیہ کے اعتبار سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسانوں کی زندگی میں ایک قلب ماہیت یعنی مکمل انقلاب برپا ہوگا اور ان کے معاشرے میں اللہ جو بزرگ و برتر کا قانون حرف آخر ہوگا۔) [33-9:31 13:31 18:48 41:53 48:20 51:20 16:9]

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۙ﴿۴۹﴾

14:49 اس دن آپ انسانیت کے مجرموں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں جکڑے ایک طرف کئے جا رہے ہوں گے۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ

14:50 وہ اپنے بھڑکائے ہوئے شعلوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور محسوس کرتے ہوں گے گویا ان کے جسم سے تارکول چپک کر رہ گیا ہے۔

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

14:51 یہ سب اس لئے ہوگا کہ ہر شخص اللہ کے قانون کے مطابق اپنے کئے کا بدلہ پالے۔ بے شک اللہ کا قانون حساب لینے میں بہت تیز محاسب ہے۔

ع 7 11 19 هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

14:52 یہ قرآن تمام بنی نوع انسان کے نام اللہ کا واضح پیغام دیتا ہے تا کہ انہیں پہلے سے آگاہ کر دیا جائے اور وہ خوب جان لیں کہ وہی صاحب اختیار ہے اور اس لئے بھی یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اپنی عقل وفکر کو استعمال کرنے والے لوگ اسے خوب سمجھ لیں اور یاد رکھیں۔[33-9:31 18:48 61:9 اگر آخری دس آیات کو تشبیہ سمجھا جائے تو یہ غزوات کی جانب اشارہ کرتی ہیں اور لغوی اعتبار سے سمجھا جائے تو قیامت کا نقشہ کھینچتی ہیں۔]

سورۃ الحِجر

مترجم کا نوٹ: الحجر پتھروں اور چٹانوں کی وادی کو کہتے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی 15 ھویں سورۃ ہے اور اس میں 99 آیات ہیں۔ ازراہ کرم ایک بار پھر دل میں بٹھا لیجئے کہ دنیاوی کتابوں کی طرح قرآن کریم کے ابواب یا سورتوں کے عنوان ایک موضوع پر مشتمل نہیں ہوتا۔ سورتوں کے عنوانات بنیادی طور پر حوالوں کے لئے ہوتے ہیں تاکہ آیات کی درست نشان دہی ہو سکے۔ مثال کے طور پر 15:1 کے معنے ہوں گے سورۃ نمبر 15 آیت نمبر 1۔ صالحؑ اور شعیبؑ کی قومیں اپنے اپنے زمانوں میں اسی وادی میں آباد تھیں۔ لوطؑ وادی کے شمال میں بحیرہ مردار کی بہتات کی وجہ سے یہ وادی الحجر کہلائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

15:1 الر۔ا۔ل۔را اللہ لطیف رازق کا فرمان ہے کہ یہ آیات اس قرآن کی ہیں جو اپنی تشریح خود آپ کرتا ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

15:2 وہ لوگ جو اس کتاب حکیم کی اس طرح مخالفت کر رہے ہیں بالآخر حسرت سے کہیں گے، کاش! ہم نے اسے تسلیم کر لیا ہوتا اور اس طرح ہم بھی مسلم ہوتے۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

15:3 اس وقت آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے کہ کھائیں پئیں اور زندگی سے لطف اندوز ہوں۔ وہ وقت دور نہیں جب مہلت کے وقفے کے بعد انہیں اپنی غلطیوں کا علم ہو جائے گا۔ [صرف جسمانی سطح پر جینا حیوانوں کا شیوہ ہے۔ 47:12 ایسے لوگوں کو انہیں دنیا میں لمبی چوڑی آرزوئیں زندگی کے بلند مقاصد سے غافل رکھتی ہیں۔]

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتٰبٌ مَّعْلُوْمٌ ۝

15:4 ہم نے کسی قوم کو مہلت دیئے بغیر تباہ نہیں کیا۔ دنیا کی تاریخ انہیں اس قانون سے اچھی طرح آگاہ کر دیتی ہے۔ [13:43]

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝

15:5 نہ کوئی قوم مہلت کے وقفے سے پہلے تباہ ہوتی ہے اور نہ اس کے بعد زندہ رہتی ہے۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝

15:6 اس وقت تو ان کا یہ حال ہے کہ کہتے رہتے ہیں 'اے وہ جس پر ذکر و نصیحت کی کتاب نازل ہوئی ہے وہ تو محض ایک دیوانہ ہے۔

لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

15:7 اگر تو سچا ہے تو ہمارے سامنے فرشتوں کو پیش کیوں نہیں کر دیتا۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝

15:8 لیکن ہم فرشتوں کو اس وقت نازل فرماتے ہیں جب نتائج سامنے آنے کا وقت آ پہنچے اور پھر منکرین کو مزید مہلت نہیں ملا کرتی۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

15:9 بے شک ہم نے قانون و نصیحت کی اس کتاب کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہوں گے۔ [6:116]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝

15:10 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے گروہوں اور بستیوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

15:11 (لوگوں کا طریقہ یہی رہا ہے کہ) جب بھی ان کی طرف رسول بھیجا گیا انہوں نے اس کا مذاق اڑایا۔

كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝

15:12 ہمارے قانون کے مطابق مجرموں کے دلوں میں یہ رجحان ہمیشہ پایا جاتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝

15:13 وہ نظام الٰہی کی صداقت کو بلا سوچے سمجھے ٹھکرا دیتے ہیں اور پہلے لوگوں کا انداز یہی رہا ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝

15:14 ایسے لوگوں کی اندھی ضد کا یہ عالم ہے کہ اگر ہم ان کے سامنے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں اور یہ اس میں

چڑھنے بھی لگیں۔

ع 15 1 1 لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝

15:15 تو کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مخمور ہوگئی ہیں بلکہ ہم پر سحر (دھوکا) کر دیا گیا ہے۔ [لیکن قرآن کریم بصیرت کے ذریعے سمجھ میں آتا ہے 2:108]

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

15:16 (یہ لوگ جادو، ٹونے، ستارہ پرستی، مستقبل بینی جیسے توہمات میں گرفتار ہیں۔) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے فضا کی بلندیوں میں ستاروں، سیاروں کے چمکدار گرے بنائے جو دیکھنے والوں کو بہت خوشنما نظر آتے ہیں۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

15:17 اور انہیں ہم نے ہر تخریبی قوت سے محفوظ کر رکھا ہے اور شیطان فطرت لوگ نزول قرآن کے بعد ستارہ شناسی اور برجوں کے نام پر لوگوں کو دھوکہ نہیں دے سکیں گے۔ (سوائے ان لوگوں کے جو اس کتاب سے آگاہ نہ ہوں۔)

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝

15:18 اب اس قسم کی قیاس آرائیوں کے پیچھے علم و بصیرت کا چمکتا ہوا شعلہ موجود ہے۔

[72:8 67:5 52:38 37:8 26:210]

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

15:19 زمین کو ہم نے ایک ایسا کرہ بنایا ہے جو تمہیں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور اس میں مضبوطی کے ساتھ پہاڑ جڑ دیئے ہیں۔ یہ پہاڑ پانی کو برف کی صورت میں ذخیرہ کئے رکھتے ہیں اور مناسب وقت پر دریاؤں میں روانی پیدا کرتے ہیں اور اس طرح ہم زمین میں طرح طرح کی نباتات بڑے توازن کے ساتھ اگاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝

15:20 زمین کی اس پیداوار کو ہم نے تمہارے لئے روزی کا سامان بنایا اور اس مخلوق کے لئے بھی جس کے رازق تم نہیں ہو۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

15:21 ہمارے سوا کوئی ایسا نہیں جس کے پاس ہر شے کے لامحدود خزانے ہوں لیکن ہم انہیں ایک مقررہ مقدار میں مخلوق کے سامنے لاتے ہیں۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝

15:22 اس مقصد کے لئے ہم پانی کے بخارات سے لدی ہوئی ہوائیں چلاتے ہیں جو بلندیوں سے بادل بن کر مینہ برساتے ہیں۔ یہ پانی زمین میں پھیل کر تمہارے پینے اور دیگر کاموں کے لئے ہم ہی عطا کرتے ہیں۔ یہ سب خزانے رکھنے والے تم نہیں ہو۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝

15:23 یقیناً ہم زندگی اور موت کے قوانین پر اقتدار رکھتے ہیں اور اصل ملکیت اور وراثت تو سب ہماری ہے۔ [56:63-74 51:4]

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝

15:24 تم میں سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ہم انہیں بھی جانتے ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں انہیں بھی ہم ہی جانتے ہیں۔ ہم یہ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ تم انسانوں میں کون اپنے اعمال میں آگے بڑھیں گے اور کون پیچھے رہیں گے۔

ع 2 10 2 وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

15:25 آپ کا پروردگار بے شک ان سب کو جمع کرے گا۔ وہ پروردگار جو حکمت و علم والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

15:26 (جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے 37:11) ہم نے انسان کی تخلیق کی ابتداء ایک ایسے غیر نامیاتی مادے سے کی جو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتا تھا۔

وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝

15:27 انسانی تہذیب کی ابتداء میں ہم نے اولین لوگوں کو بھڑکیلا مزاج دے کر پیدا کیا۔ (دیکھئے سورہ 72 الجن) [یہ بھی ممکن ہے کہ "من قبل" میں بیان کی گئی مخلوق انسان سے پہلے کی کوئی اور مخلوق جو آتشین ماحول کے مطابق زندہ رہ سکتی تھی اسے جان کہتے ہیں۔]

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

15:28 جب آپ کے رب نے ملائکہ یعنی فطرت کی قوتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتی ہوئی مٹی سے انسان کی تخلیق کی ابتداء کرنے والا ہوں۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾

15:29 تو جب میں اسے ارتقاء کے مراحل سے گزار کر اس میں اپنی توانائی سے اختیار وارادہ عطا کر دوں تو تم اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینا۔

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾

15:30 تو سب ملائکہ نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ (یعنی انسان میں یہ صلاحیت رکھ دی گئی کہ وہ فطرت کی قوتوں کو مسخر کر سکے۔)

إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾

15:31 لیکن اس کے سرکش جذبات اس کے آگے نہ جھکے۔ ابلیس یعنی اس کے سرکش جذبات سر تسلیم خم کرنے والوں کے ساتھ نہ تھے۔ (قرآن کریم نے تخلیق آدم اور ملائکہ وابلیس کی داستان محاکاتی (یعنی ڈرامائی) انداز میں بیان کی ہے اور اس داستان میں تشبیہ اور استعارے کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ اس موضوع اور ارتقاء کی تفصیل کے لئے دیکھئے:

[57:25 49:13 10:19 51:49 31:28 30:20 22:45 21:30 20:50 16:8
6:99 4:1 3:7]

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾

15:32 اللہ نے کہا 'اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو انسان کے آگے سر جھکانے والوں میں شامل نہ ہوا؟

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾

15:33 اس نے کہا 'مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں انسان کے آگے سر جھکاؤں جسے آپ نے کھنکتی ہوئی مٹی سے بنایا ہے۔ (میرا مزاج تو آتشیں ہے گویا مجھے آپ نے آگ سے بنایا ہے 18:50)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾

15:34 اللہ نے کہا 'اب تو نکل جا کہ تو رحمت وسعادت سے محروم ہو گیا ہے۔

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾

15:35 یہ محرومی تیرے ساتھ آخرت تک لگی رہے گی۔

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾

15:36 اس نے کہا 'میرے پروردگار! مجھے اس دن تک مہلت عطا کیجئے جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا۔

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۙ

15:37 اللہ نے کہا ٹھیک ہے تجھے مہلت دی جاتی ہے۔

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝

15:38 ایک مقررہ وقت تک [جو صرف اللہ کو معلوم ہے]

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۙ

15:39 اس نے کہا میرے پروردگار! جس طرح تو نے مجھے دنیا کی سعادتوں سے محروم کر دیا ہے تو میں بھی انسانوں کو دنیاوی زندگی میں برائیاں دلکش بنا کر پیش کروں گا اور ان سب کو راہ راست سے بہکا دوں گا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝

15:40 سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔ [7:12-18 نوٹ کیجئے کہ ابلیس یعنی انسان کی انا اور سرکش جذبات، قصہء آدم و ابلیس کے اس محاکاتی طرز بیان میں اپنی گمراہی کا الزام اللہ کو دے رہا ہے جبکہ آدم اور اس کی زوجہ یعنی انسان کی بصیرت نے اپنی خطا قبول کر کے توبہ کر لی تھی۔]

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝

15:41 اللہ نے کہا جس راہ پر میرے مخلص بندے چلیں گے وہی سیدھا متوازن راستہ ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝

15:42 میرے ان بندوں پر تجھے کچھ دسترس حاصل نہ ہوگی۔ تیرا اثر انہی پر ہوگا جو تیرے بہکاوے میں آ کر تیرے پیچھے چل پڑیں۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۙ

15:43 اور ان سب کے لئے تباہی کا جہنم ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

ع 3 19 3 لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝

15:44 اس جہنم تک پہنچنے کی راہیں مختلف ہوں گی اور ہر گروہ کا مخصوص راستہ ہوگا۔ (سیدھا راستہ ایک ہوتا ہے۔ غلط راہیں بہت ہوتی ہیں۔)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۙ

15:45 لیکن اللہ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے والے سرسبز و شاداب منزل پر پہنچیں گے جہاں اللہ کی رحمت

کے سرچشمے جاری ہوں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝

15:46 ان سے کہا جائے گا ان باغات میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

15:47 ایسے لوگوں کو دنیاوی معاشرے میں اور پھر آخرت میں ہم ان کے دلوں میں کوئی رنجش باقی نہ رہنے دیں گے۔ یہ منظر ہوگا کہ بہن بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے معزز لوگ تخت پر بیٹھے ہوں گے۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝

15:48 نہ انہیں وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی نہ تھکان ہوگی اور وہ کبھی وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

15:49 اے پیغمبر! میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ میں بہت مغفرت کرنے والا ان کی حفاظت اور بقا کا سامان رکھنے والا مہربان ہوں۔ [16:9]

وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝

15:50 اور (میرے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے) میرے قانون میں سخت سزا اور الم انگیز تباہی ہے۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ وقف لازم

15:51 اس عذاب کی ایک مثال انہیں ابراھیم کے مہمانوں کا احوال سنا دیجئے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝

15:52 جب وہ ابراھیم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا 'ہم آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ ابراھیم نے کہا 'ہمیں تم سے کچھ اندیشہ سا ہے۔ (کہ تم اجنبی ہو اور اچانک آ پہنچے ہو)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

15:53 انہوں نے کہا اندیشہ نہ کیجئے۔ ہم تو آپ کو ایک صاحب علم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝

15:54 ابراھیم نے کہا 'تم مجھے یہ خوشخبری دیتے ہو جبکہ مجھے بڑھاپے نے آ پکڑا ہے۔ اب کس بات کی خوشخبری ہے؟

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝

15:55 انہوں نے کہا' ہم آپ کو سچی بشارت دیتے ہیں۔ آپ ناامید نہ ہوں۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝

15:56 ابراھیم بولے (میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں) اپنے رب کی رحمت سے گمراہوں کے سوا کون ناامید ہوتا ہے؟

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

15:57 کہا' یہ بتاؤ کہ تم کس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہو۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ۙ

15:58 وہ بولے' ہم مجرموں کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ۙ

15:59 (تا کہ اللہ کے حکم سے انہیں تباہ کر دیں) سوائے لوط کی جماعت کے لوگوں کے جنہیں ہم (اللہ کے حکم سے) بچالیں گے

ع 4/16 اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

15:60 البتہ لوط کی بیوی کہ جس کے بارے میں اللہ نے ٹھہرا دیا ہے کہ وہ (نافرمانی کے سبب) پیچھے رہ جائے گی۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝ۙ

15:61 پھر جب وہ پیغمبر لوط کے گھر گئے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝

15:62 تو لوط نے کہا' تم اجنبی سے لوگ ہو۔

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝

15:63 انہوں نے کہا' (یہ ٹھیک ہے' ہم یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں) لیکن ہم آپ کے پاس وہ فیصلہ کن بات لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ لوگ جھگڑتے رہتے ہیں۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

15:64 ہم آپ کے پاس یقینی بات لے کر آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں۔

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾

15:65 آپ اپنی جماعت کو لے کر کچھ رات گئے یہاں سے نکل جائیں۔ اس بستی سے اس طرح نکلیے کہ آپ میں سے کوئی ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھے اور اس طرف چلے جایئے جہاں آپ کو حکم ہوا ہے۔ [11:81]

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾

15:66 اور ہم نے لوط کی طرف وحی بھیجی کہ صبح ہوتے ہوتے اس قوم کو جڑ سے کاٹ دیا جائے گا۔

وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾

15:67 ادھر شہر کے لوگ خوش خوش دوڑے چلے آئے۔

قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾

15:68 لوط نے ان سے کہا 'دیکھو! یہ لوگ میرے مہمان ہیں۔ مجھے ان کے سامنے رسوا نہ کرنا۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

15:69 تم احکام الٰہی کی خلاف ورزی سے ڈرو اور میری تذلیل کا باعث نہ بنو۔

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾

15:70 وہ لوگ کہنے لگے 'کیا ہم نے تمہیں روکا نہ تھا جہاں والوں (دوسری قوم) کی (حمایت اور مہمان نوازی) سے۔

قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾

15:71 اس پر لوط نے ان سے کہا 'یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں ان سے نکاح کرنا بالکل درست ہے۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾

15:72 اللہ نے فرمایا لوط سے 'یہ لوگ ہرگز آپ کی بات نہیں مانیں گے اگرچہ آپ انہیں عمر بھر سمجھاتے رہیں۔ وہ اپنی خواہشات میں مدہوش ہو رہے ہیں'۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾

15:73 پھر ہوا یہ کہ ان لوگوں کو سورج کے طلوع ہوتے ہی (گویا) ہیبت ناک زلزلے نے آ پکڑا۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾

15:74 اور ہم نے اس بستی کو الٹ کر رکھ دیا اور ان پر کھنگر کے پتھر برسائے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝

15:75 دیکھو! اس قصے میں ان لوگوں کے لئے عبرت کی بڑی نشانیاں ہیں جو فہم و فراست سے کام لیتے ہیں۔

وَاِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ۝

15:76 اور وہ بستی تو اس راہ پر واقع تھی جہاں تم لوگ آج بھی آتے جاتے رہتے ہو۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝

15:77 بے شک اس واقعہ (اور ان کھنڈرات) میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ کے قانون مکافات پر یقین رکھتے ہیں۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ۝

15:78 اسی طرح ایکہ کے باشندے بھی بڑے سرکش تھے۔ (ایکہ یعنی گھنے جنگل کے رہنے والے قبیلہ مدین کے لوگ = قوم شعیبؑ)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ (رکوع 5 ع 19)

15:79 لہٰذا ہم نے انہیں بھی سزا دی۔ یہ دونوں بستیاں کھلی شاہراہ پر واقع ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

15:80 اور حجر کے باشندوں یعنی قوم ثمود نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

وَاٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝

15:81 ہم نے انہیں اپنے پیغامات بھیجے لیکن وہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔

وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ۝

15:82 (وہ اتنی طاقتور قوم تھی کہ) وہ پہاڑوں کو تراش کر ان میں اپنے گھر بناتے تھے تاکہ ہر آفت سے محفوظ رہ سکیں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُصْبِحِیْنَ ۝

15:83 (لیکن ان کے یہ مضبوط گھر بھی انہیں تباہی سے بچا نہ سکے) ایک صبح انہیں (گویا) زلزلے کی مہیب آواز نے آ پکڑا۔

فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

15:84 اور جو کچھ انہوں نے اتنی کوشش سے بنا رکھا تھا ان کے کسی کام نہ آیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝

15:85 (یہ چند مثالیں ہیں کہ) آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس مقصد سے پیدا کیا ہے کہ یہاں تعمیری نتائج پیدا ہوتے رہیں۔ (اے پیغمبر!) انقلاب ضرور آ کر رہے گا۔ (آپ نے ہمارا پیغام پہنچا دیا۔) اب آپ خوشگوار طور پر ان سے الگ رہیں۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں اور اپنا لائحہ عمل جاری رکھیں۔ [73:10]

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

15:86 یہ آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اعمال کا نتیجہ کیسے مرتب ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝

15:87

ہم آپ کو تاریخ کے متعدد واقعات بتا رہے ہیں جو اپنے آپ کو دہراتے رہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ قرآن عظیم عطا کیا ہے۔ جس کے قوانین کے تحت قوموں کی موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

15:88 آپ ان چیزوں کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جن سے ہم نے ہر طرح کے لوگوں کو نوازا ہے اور نہ ان کی نافرمانیوں پر غم کریں بلکہ اپنی تمام تر توجہ اور شفقت اہل ایمان پر مرکوز رکھیں۔ [15:94]

وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝

15:89 انہیں یاد دلاتے رہئے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے والا ہوں کہ برے کاموں کا انجام برا ہوتا ہے۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝

15:90 جو لوگ انسانوں میں طبقاتی تقسیمیں پیدا کرتے تھے ہم نے ان پر تباہی نازل کی تھی۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝

15:91 جو لوگ نزول قرآن کے بعد بھی فرقہ بندی میں مبتلا ہوں گے اور انسانوں میں طبقاتی تقسیم پیدا کریں گے وہ گویا اس قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہوں گے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

15:92 آپ کا پروردگار شاہد ہے کہ ان سب لوگوں سے باز پرس کی جائے گی۔

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

15:93 جو کام وہ کیا کرتے تھے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾

15:94 لہٰذا آپ اپنے لائحہ عمل پر جمے رہیں جس کا حکم آپ کو دیا گیا ہے اور ان لوگوں سے ہٹ کر اپنا کام کرتے رہیے جو اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾

15:95 ہنسی اڑانے والوں کے خلاف ہم آپ کے لئے کافی ہیں۔

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾

15:96 جو لوگ اللہ کے ساتھ دیگر معبود ٹھہراتے ہیں انہیں عنقریب اپنی روش کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾

15:97 ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں آپ کے دل کو ٹھیس پہنچاتی ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾

15:98 لیکن آپ اپنی بہترین کوشش کرتے رہیے کہ اتنی اعلیٰ راہنمائی عطا کرنے والا آپ کا رب ہر حمد و ستائش کا مستحق ہے اور اس کا تجویز کردہ نظام بذات خود اس کی حمد و ثنا کا شاہکار بن جائے گا۔ آپ اور آپ کی جماعت احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہیے۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾ ع 6 20

15:99 آپ اپنے پروردگار کی اس طرح اطاعت کرتے رہیے کہ آپ کی پاکیزہ کوششوں کا ثمر دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور اپنوں اور غیروں کے لئے یقینی شہادت بن جائے کہ صرف نظام الٰہی ہی کے تحت ایک بابرکت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

سورة النحل

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی سولہویں سورۃ ہے اور اس میں 128 آیات ہیں۔ شہد کی مکھی کمال کی مخلوق ہے۔ یہ محنت کرتی ہوئی باغات اور جنگلوں میں پھرتی ہے۔ پھولوں کا رس چوستی ہے اور اسے شہد میں تبدیل کر دیتی ہے۔ پھر اپنی محنت کے حاصل کو اوروں کے اجتماعی فائدے کے لئے چھتے میں جمع کر لیتی ہے۔ ننھے سے اس کیڑے کے بے لوث عمل میں انسانوں کے لئے کتنا بڑا اسبق ہے۔ ایک دلچسپ بات: شیکسپیئر نے لکھا تھا 'شہد کی مکھیاں نر سپاہی ہوتے ہیں جن کا ایک بادشاہ ہوتا ہے لیکن ''النحل'' صیغہ ءمؤنث ہے۔ شیکسپیئر سے ہزار برس پہلے قرآن کریم شہد کی مکھیوں کی کالونی کا بالکل سائنٹیفک نقشہ پیش کرتا ہے۔ 1993ء میں جرمن سائنسدان کارل وان فرش Karl Von Frisch کو اس مخلوق پر عالیشان ریسرچ کرنے پر نوبل پرائز ملا۔ اس نے انکساری سے کہا 'میرے لئے یہ بات باعث اعزاز ہے کہ اسلام کی کتاب میری تحقیق کی تائید کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

16:1 دیکھو! اللہ کا حکم آ پہنچا ہے۔ ٹھہرو اور غور و فکر کرو۔ اس قرآن کے سمجھنے میں جلد بازی نہ کرنا۔ یہ اللہ بزرگ و برتر نے نازل فرمایا ہے جو ان باتوں سے بہت بلند ہے جو مشرک لوگ اس کے بارے میں کہتے رہتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝

16:2 وہ اپنے قانون کے مطابق اپنے بندوں میں سے جسے مناسب سمجھے اس کی طرف ملائکہ کو وحی دے کر بھیجتا ہے تا کہ اس وحی کے ذریعے لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی اطاعت کے لائق نہیں لہٰذا میرے احکام و قوانین کا خیال رکھنا۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

16:3 وہی اللہ جس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو فی الحقیقت پیدا کیا ہے جن قوتوں کو یہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ ان سے بہت بلند ہے۔ [اللہ نے کائنات کو بالحق پیدا کرنے کا ذکر کئی بار فرمایا ہے۔ بالحق کے ایک معنی

یہ بھی ہیں کہ کائنات کو ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے جس میں سب اعمال اپنے نتائج پیدا کرتے ہیں۔]

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝

16:4 پہلے ذرا انسان پر ہی غور کرو کہ اس نے انسان کو مذکر اور مؤنث نطفے کے ملاپ سے پیدا کیا اور وہ آج تک اللہ کے برحق ہونے کے بارے میں جھگڑتا چلا آیا ہے۔ اگر کائنات میں تعمیری جہت کارفرما نہ ہوتی تو وہ نطفے سے انسان نہیں بن سکتا تھا۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

16:5 اور ان مویشیوں کو دیکھو جنہیں اس نے تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے۔ تم ان کی اون اور کھالوں سے خوبصورت اور سردی سے بچانے والے لباس بھی بناتے ہو اور انہی میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا گوشت تم کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝

16:6 اور ان میں جمال کا پہلو بھی دیکھو جب تم انہیں صبح کی بھیگی فضا میں باہر چرانے کے لئے لے جاتے ہو اور شام کی شفق میں انہیں چرا کر واپس لاتے ہو تو یہ مناظر تمہیں کتنی مسرت بخشتے ہیں۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

16:7 اور وہ دور دراز مقامات تک تمہارے لئے بار برداری کا کام دیتے ہیں۔ اگر تمہیں یہ بوجھ اٹھا کر وہاں پیدل جانا پڑے تو یہ سفر تمہارے لئے کتنا مشکل ہو جائے۔ بے شک تمہارا رب نہایت شفیق، مہربان ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

16:8 اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر بھی غور کرو کہ تم ان سے سواری کا کام لیتے ہو اور وہ تمہاری شان اور زینت کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی وہ اور مخلوق پیدا کرے گا جنہیں تم ابھی نہیں جانتے۔

ع وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

16:9 تم دیکھتے ہو کہ یہ تمام جانور کس طرح اس راستے پر چلے جاتے ہیں جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ (جانور اپنی جبلت کے مطابق ہر کام کرتے ہیں۔) اگر اللہ چاہتا تو وہ تم انسانوں کو بھی اسی طرح بے اختیار پیدا کر دیتا تب تم بھی جانوروں کی طرح اللہ کے متعین کردہ راستے پر چلتے رہتے۔ (لیکن اس نے تمہیں باختیار بنایا ہے۔)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝

16:10 (اب ایک بار پھر کائنات پر غور کرو۔) وہی اللہ ہے جو بلندیوں سے مینہ برساتا ہے جو تمہارے پینے کے کام

آتا ہے اور تم اپنی زمینوں کو سیراب بھی کرتے ہو جس سے درخت پرورش پاتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو چراتے ہو۔

يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝

16:11 اسی پانی سے وہ تمہارے لئے فصلیں اگاتا ہے اور کتنے مختلف النوع کے پودے اور درخت اور بیلیں، زیتون، کھجور، انگور وغیرہ اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ اللہ کی اس تخلیق میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۙ ۝

16:12 اسی نے رات اور دن، سورج اور چاند اور ستاروں کو اپنے حکم سے تمہاری خدمت کے لئے کام پر لگا رکھا ہے۔ اس نظام میں بھی ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ۝

16:13 اور اس نے تمہارے لئے زمین میں جو کچھ پیدا کیا ہے وہ کتنے مختلف رنگ، قسمیں اور خاصیتیں لئے ہوئے ہے۔ اس حقیقت میں بھی ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو کائنات کی بامقصد تخلیق کو سمجھتے ہیں۔ (اور فطرت کی کتاب یعنی کائنات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ انسانی علم کے ذرائع چار ہیں۔ 1- اللہ کی کتاب ''القرآن'' 2- کائنات اور اس میں موجود اشیاء 3- انسان کی اپنی ذات 4- تاریخ۔)

وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝

16:14 اور وہی ہے جس نے سمندر کو اپنے قانون کا تابع بنایا ہے کہ تم اس سے تر و تازہ گوشت کھا سکو اور اس میں سے زیورات کے لئے پہننے کے لئے موتی، مونگے اور مرجان وغیرہ نکالو جو تم اتنے شوق سے پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اور جہاز لہروں پر تیرتے پھرتے ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو کہ تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کرتی ہیں۔

وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۙ ۝

16:15 اور اس نے زمین کو ایسا بنا دیا (کہ گردش کے باوجود) تم اس پر آرام سے بیٹھتے اور چلتے پھرتے ہو اور اس نے

زمین پر پہاڑ بنائے جو اپنے اندر پانی کے خزانے رکھتے جس سے نہریں بہتی ہیں اور زمین پر راہ گزاریں بنائیں تاکہ تم ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جاسکو۔ [21:31 ,31:10 ,78:6-7 پہاڑ علم الارضیات کے اولین شاہکار ہیں۔ اولین زمانے میں اور آج بھی زمین کی گہرائیوں میں پگھلا ہوا مادہ موجود تھا اور ہے جب زمین کی سطح سرد ہو کر سخت ہوئی تو گہرائیوں سے یہ پگھلا ہوا مادہ سطح سے پھوٹ پڑا اور بلند ہو گیا۔ اس طرح پہاڑ زمین کی اندرونی سطحوں کو بڑی بڑی میخوں کی طرح تھامیں رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے زلزلوں کی قوت کم ہو جاتی ہے۔]

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

16:16 اور خشکی کے راستوں میں ایسے نشانات بنائے جن سے تم اپنے سفر کی سمت پہچانتے ہو اور رات کی تاریکیوں میں روشن ستارے تمہارے لئے نشانات راہ بنتے چلے جاتے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

16:17 تو جو ہستی اتنی مخلوقات پیدا کرے کیا وہ ایسا ہے جو کچھ بھی تخلیق نہ کر سکے۔ کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

16:18 اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ اللہ جو غفور رحیم ہے تخریبی قوتوں سے حفاظت کرنے والا اور سامان رحمت ورزق فراہم کرنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝

16:19 اللہ بخوبی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ تمہاری خفیہ صلاحیتوں کو بھی جانتا ہے اور جو صلاحیتیں ظاہر ہو چکی ہیں انہیں بھی جانتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝

16:20 ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں جو کچھ تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ع 2 12 8

16:21 ان لوگوں کی یہ حالت ہے کہ مُردوں سے مرادیں مانگتے ہیں جنہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

16:22 تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے جسے کائنات پر اقتدار حاصل ہے۔ (جو لوگ فوری نتائج اور فوائد کے خوگر ہیں۔) وہ آخرت کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اتنی واضح حقیقت سے انکار کرتے ہیں کہ ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ تکبر اور سرکشی ان کی عقل و بصیرت کو مفلوج کر دیتی ہے۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝

16:23 (نظام الٰہی کو تسلیم نہ کرنے کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ وہ انسانی مساوات کا درس دیتا ہے۔) لیکن یہ جو کچھ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو بہانے کھلے عام بناتے ہیں اللہ ان سے بخوبی آگاہ ہے۔ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

16:24 اور جب ان سے کہا جاتا ہے تمہیں معلوم بھی ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو یہی کہتے رہ جاتے ہیں کہ یہ سب تو گزرے ہوئے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ ع

16:25 ان کے بڑے یوم قیامت میں اپنے کئے کا بوجھ کمر پر لادے ہونگے اور ان لوگوں کے اعمال کا بھی کچھ بوجھ انہیں اٹھانا ہوگا جنہیں وہ جہالت کی بنا پر گمراہ کرتے ہیں۔ غور کرو کتنا برا، کتنا بھاری ہے وہ بوجھ جسے یہ لوگ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں۔ [29:13]

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

16:26 ان سے پہلے لوگوں نے بھی اسی طرح کی حیلہ سازیاں کی تھیں تو اللہ کے قانون نے ان کی عمارتوں کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور چھتیں ان کے اوپر آ گریں اور عذاب نے انہیں ان سمتوں سے آ لیا جو انہوں نے سوچا تک نہ تھا۔

[یہاں عمارتوں اور بنیادوں سے مراد ان قوموں کا غلط نظام زندگی بھی ہے۔]

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝

16:27 پھر قیامت کے دن بھی اللہ کا قانون انہیں رسوا کرے گا۔ اللہ پوچھے گا 'میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بل بوتے پر تم نظام الٰہی کی مخالفت کیا کرتے تھے، جنہیں علم عطا کیا گیا تھا وہ کہیں گے ہم جانتے تھے کہ ایک دن حق کو

جھٹلانے والے بڑی رسوائی اور مشکل کا شکار ہوں گے۔ [6:22]

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

16:28 جن لوگوں نے نظام الٰہی کی مخالفت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اسی روش پر چلتے رہے یہاں تک کہ موت کے فرشتے ان کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہم تو ایسے ہیں کہ کبھی برائی کرتے ہی نہ تھے۔ بہت خوب! بے شک جو کچھ تم کیا کرتے تھے اللہ اسے جاننے والا ہے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

16:29 لہٰذا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں بسیرا کرو۔ دیکھو تکبر کرنے والوں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے! [ہدایت کی راہ میں بنیادی رکاوٹیں تین ہوتی ہیں۔ 1- آباؤ اجداد کی اندھی تقلید 2- اس طرح کا تکبر کہ میں سب جانتا ہوں یا میں اوروں سے بہتر ہوں۔ 3- اگر میں نے دین حق قبول کر لیا تو لوگ کیا کہیں گے؟]

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝

16:30 سیدھی راہ پر چلنے والوں سے لوگ پوچھتے ہیں بھلا اب تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں خیر! یعنی ایسا کلام جو سراسر خیر ہے اور زندگی کے ہر گوشے کو محیط ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اس دنیا میں لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور دنیا ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آتی ہے۔ اور وہ جو آخرت کا گھر ہے اس کا کیا کہنا! مستقل خیر و عافیت۔ اللہ کی روشن کی ہوئی راہ پر زندگی کا سفر طے کرنے والوں کا گھر کیا خوب ہے!

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝

16:31 ہمیشہ شاداب رہنے والے باغات جن میں شفاف پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ وہاں ان کے لئے ہر وہ شے ہوگی جو وہ چاہیں۔ سیدھے راستے پر زندگی کا سفر طے کرنے والوں کے لئے ان کے حسن عمل کا بدلہ اللہ یونہی دیا کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

16:32 ایسے لوگ جب موت سے ہمکنار ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں پاکیزہ جان کر سلام علیکم کہتے ہیں۔ انہیں امن و سلامتی کی خوشخبریاں دیتے ہوئے کہتے ہیں تم اپنے اعمال کے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

16:33 کیا یہ لوگ ابھی تک اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آ پہنچیں یا آپ کے رب کا فیصلہ یہیں ہو جائے۔ ان سے پہلے جو لوگ گزر چکے وہ ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے۔ اللہ نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔ وہ خود کمزوروں پر ظلم کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع 9 10

16:34 وہ معاشرے میں لوگوں کی زندگیاں بگاڑا کرتے تھے تو یہی اعمال ان کے لئے مصیبت بن گئے اور جس تباہی کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی تباہی نے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

16:35 جو لوگ اللہ کے اقتدار میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد اللہ کے سوا کسی کی محکومی اور اطاعت اختیار نہ کرتے اور نہ ہی اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی یہی روش اختیار کر رکھی تھی اور پیغمبروں کے ذمے تو واضح طور پر لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا دینا تھا۔ [43:20, 36:47, 6:149]

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

16:36 ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا تا کہ لوگ صرف اللہ کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کریں اور شیطان صفت پیشواؤں سے بچتے رہیں تو ان میں سے کچھ لوگوں نے اللہ کا تجویز کردہ روشن راستہ اختیار کر لیا لیکن دیگر لوگوں نے خود پر گمراہی کی مہر ثبت کر دی۔ جب تم دنیا میں گھومو پھرو تو دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ [18:29]

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

16:37 (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے دل میں آرزو رکھتے ہیں کہ یہ لوگ صحیح راستہ اختیار کر لیں لیکن جو کوئی جانتے بوجھتے گمراہی اختیار کرے اللہ انہیں زبردستی روشن راہ پر نہیں چلاتا۔ ایسے لوگوں کا مددگار بھی کوئی نہیں ہوتا۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

16:38 یہ لوگ اس بات پر اللہ کی قسمیں کھانے میں کتنی توانائی خرچ کرتے ہیں کہ جو قوم ایک دفعہ مردہ ہو جائے اسے اللہ کبھی نہیں اٹھائے گا لیکن اللہ کا وعدہ جو ان سے کیا جاتا ہے برحق ہے البتہ اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ مردہ قومیں صحیح تعلیم و تربیت سے پھر زندہ ہو سکتی ہیں۔ [21:96, 13:11 یہ آیت مردوں کے جی اٹھنے پر بھی صادق آتی ہے۔]

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾

16:39 جب ایسی قوم کو اللہ کا واضح پیغام پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنے اختلافات کو سمجھ لیتے ہیں اور جو منکرین حق تھے وہ بھی جان لیتے ہیں کہ وہ اپنے دعووں میں جھوٹے تھے۔

ع 5 6 11 إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾

16:40 ہمارا قانون اتنی قوت والا ہے کہ ہم جب کسی بات کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہ بات ظہور میں آ جاتی ہے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ ع

16:41 (احساس زیاں بیدار ہونے کے بعد ایسی قوم کے بکھرے ہوئے لوگ) جو اللہ کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر جاتے ہیں جبکہ ان پر ظلم کیا گیا ہو۔ انہیں بتا دیجئے کہ ان کے لئے دنیا میں بھی بھلائیاں اور خوبیاں ہیں اور آخرت کا اجر تو کہیں زیادہ ہوگا۔ اگر لوگ اس قانون سے باخبر ہوتے۔

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾

16:42 کہ جو لوگ اپنے لائحہ عمل (پروگرام) پر استقامت سے جمے رہتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کے لئے دونوں جہانوں کی سرفرازی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾

16:43 (جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ان جیسا ایک انسان پیغمبر کیسے بنا دیا گیا انہیں جاننا چاہیے کہ) ہم نے آپ سے پہلے جنہیں وحی دے کر بھیجا وہ سب آدمی ہی تھے۔ اگر تمہیں اس حقیقت کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لو جن پر پہلے صحیفے نازل کئے گئے تھے۔

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ لعلهم

16:44 ہم نے ان سب پیغمبروں کو روشن دلائل اور حکمت پر مبنی صحیفے نازل کئے تھے۔ اسی طرح اب ہم نے آپ کی

طرف یہ ضابطہء احکام وقوانین بھیجا ہے تا کہ آپ سب لوگوں پر واضح طور سے ظاہر کر دیں کہ ان کے لئے کیا پیغام بھیجا گیا ہے اور وہ اس پیغام پر غور وفکر کر سکیں۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ

16:45 جو لوگ پُر فریب چالیں چلتے رہتے ہیں اور معاشرے میں تخریب پیدا کرتے رہتے ہیں کیا وہ اس بات پر مطمئن بیٹھے ہیں کہ قانون الٰہی انہیں زمین میں نیچا دکھا دے۔ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی سزا ان پر بھیجے جو ان کے وہم وگمان سے نہ گزری ہو۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۙ

16:46 یا اللہ انہیں روزمرہ کی زندگی میں مشغول چلتے پھرتے پکڑ لے اور وہ کسی صورت اللہ کے قانون مکافات کو بے بس نہیں کر سکتے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

16:47 یا انہیں رفتہ رفتہ زوال پذیر کر دے کیونکہ تمہارا پروردگار مہربان اور رحیم ہے اور وہ سب قوموں کو مہلت کا وقفہ دیتا ہے۔ [39:54, 7:182, 6:65]

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝

16:48 کیا انہوں نے اللہ کی تخلیق کردہ چیزوں پر غور نہیں کیا؟ (جس طرح اس کا قانون کائنات میں نافذ ہے اسی طرح تمہارے معاشرے میں ہونا چاہیے۔) کتنی ہی چیزوں کے سائے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں لوٹتے رہتے ہیں اور اس طرح اللہ کے آگے عاجزی کے ساتھ سر تسلیم خم کیے رہتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

16:49 اور کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر شے اس کے قوانین کے آگے سجدہ ریز ہے خواہ وہ جاندار مخلوق ہو یا فطرت کی قوتیں اور ان میں سے کسی کو سرکشی کی مجال نہیں۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩

16:50 وہ اپنے پروردگار کے اعلیٰ مقام سے واقف ہیں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتے ہیں۔ یہ سب اشیاء انہی کاموں میں مشغول رہتی ہیں جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ [24:41]

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

السجدة 3 ع 10 12

16:51 اسی عظیم الشان اللہ کا کہنا ہے کہ دو خداؤں کا عقیدہ نہ رکھیں۔ معبود برحق تو صرف ایک ہے۔ لہٰذا میرے اور صرف میرے احکام کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرو۔ (مجوسی دو خداؤں کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بھلائی کا خدا "یزداں" اور برائی کا خدا "اہرمن"۔ اس آیت سے یہ بات پھر ظاہر کی جارہی ہے کہ اللہ صرف آسمانوں کا نہیں زمین کا بھی وہی اللہ ہے لہٰذا انسانی معاشرے میں اسی کا قانون نافذ ہونا چاہئے۔ 43:84, 29:60, 21:19)

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝

16:52 آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کا تجویز کردہ نظام حیات کائنات میں قائم رہنے والا ہے۔ پھر تم اللہ کے سوا کسی اور کی بتائی ہوئی راہ پر چلو گے؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝

16:53 تمہیں جو کوئی نعمت میسر ہے سب اللہ کی عطا ہے اور جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کرتے ہو۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

16:54 پھر جیسے ہی اس کے قانون کے مطابق وہ تکلیف تم سے دور کردی جاتی ہے تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ [28:78]

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

16:55 تاکہ جو کچھ انہیں ملا ہے اسے چھپا کر رکھیں اور اس طرح ناشکری کریں۔ تو تم ان نعمتوں سے جو فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھالو۔ اس کا نتیجہ بہت جلد دیکھ لو گے۔ (نظام زندگی وہی اچھا ہے جس میں اللہ کی عنایات سب کے لئے کھلی رہیں۔ 41:10)

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝

16:56 بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ ہمارا عطا کیا ہوا سامان حیات اور رزق کچھ ان ہستیوں تک پہنچا دیتے ہیں جن کی حقیقت کا انہیں علم نہیں۔ (یعنی بطور نذر نیاز، پیروں کو دے دیتے ہیں یا قبروں پر چڑھاوے چڑھا دیتے ہیں۔) اللہ کی قسم جو عقیدے تم گھڑتے ہو ان کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

16:57 ان میں کچھ کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ بیٹیاں رکھتا ہے۔ اس کی ذات پاک ایسی باتوں سے بہت بلند ہے۔

پھر وہ اپنے لئے وہ چاہتے ہیں جو ان کا جی چاہتا ہے۔ (یعنی بیٹے)

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝

16:58 اور ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ جب ان میں کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری ملتی ہے تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

16:59 جو خوشخبری اسے ملی اسے وہ افسوسناک سمجھ کر اپنے لوگوں سے منہ چھپائے پھرتا ہے۔ اس کی سوچ کو یہ خیال پکڑ لیتا ہے کیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ اُف! کتنا تباہ کن ہے جو فیصلہ یہ کرتے ہیں۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ع 7 15 13

16:60 جو لوگ بھی آنے والی زندگی میں یقین نہیں رکھتے اور فوری مفادات کو پیشِ نظر رکھتے ہیں وہ معاشرے میں بری مثالیں قائم کرتے ہیں جبکہ اللہ کی اعلیٰ ترین صفات بہترین مثال پیش کرتی ہیں۔ [2:138, 23:27]

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝

16:61 (تمام کائنات میں ہمیشہ سے ارتقاء ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا) اگر اللہ انسانوں کو ان کی ظالمانہ روش، حقوق انسانی کی پامالی اور بے راہ روی پر فوراً گرفت کیا کرتا تو دنیا میں کوئی انسان چلتا پھرتا نظر نہ آتا لیکن وہ ایک وقت مقررہ تک انہیں مہلت دیتا ہے اور جب وہ وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ [35:45]

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۚ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ۝

16:62 یہ لوگ اللہ کے متعلق ایسے تصورات قائم کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لئے بھی پسند نہیں کرتے اور پھر ان کی زبان پر اس جھوٹ کی تکرار رہتی ہے کہ ان کا انجام بخیر ہوگا لیکن ان کے لئے تو آتش سوزاں کی تباہی ہے جس میں وہ دھکیل دیئے جائیں گے۔ [56:10]

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

16:63 اللہ شاہد ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے کی قوموں کی طرف رسول بھیجے لیکن ان قوموں کی خود غرضانہ خواہشات اور مفاد پرستیوں نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہوں میں خوشنما کر دکھائے۔ وہی مفاد پرستیاں آج اس قوم کے اعصاب پر بھی سوار ہیں لہٰذا جو تباہی ان قوموں پر آئی تھی وہی المناک تباہی ان پر آئے گی۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

16:64 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ پر یہ کتاب اسی لئے نازل کی ہے کہ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں انہیں ظاہر کر دیں اور آپ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے یہ ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

ع 8 5 14 وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝

16:65 جس طرح اللہ بلندیوں سے مینہ برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین پھر سے زندہ ہو جاتی ہے۔ (اسی طرح یہ کتاب مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے۔) اس بات میں ان لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو سچائی کو بغور سننے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

16:66 پھر تمہارے لئے مویشیوں میں بھی قدرت کے سبق ہیں۔ ہم تمہیں ان کے پیٹ سے خالص دودھ پینے کے لئے عطا کرتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار اور صحت بخش غذا ہوتی ہے۔ یہ صاف ستھرا دودھ ان کے نظام ہاضمہ میں جو غذا ہوتی ہے وہاں سے تیار ہو کر خون میں مل جاتا ہے۔ (سوچو کہ یہ نظام کس کا بنایا ہوا ہے۔) [23:21]

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

16:67 اسی طرح تم کھجور اور انگور کے میووں پر غور کرو۔ تم ان سے نشہ آور چیز بھی بناتے ہو اور پاکیزہ رزق بھی حاصل کرتے ہو۔ اس نظام میں بھی عقل و فکر سے کام لینے والوں کے لئے حق کو پہچاننے کی نشانیاں ہیں۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝

16:68 (اللہ کے قوانین کی لطافت پر غور کرنے کے لئے شہد کی مکھی کی مثال سامنے رکھو۔) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو وحی بھیج رکھی ہے یعنی اس کی فطرت میں یہ صلاحیت جگا دی ہے کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ان اونچی اونچی چھتریوں میں جو لوگ (تیرے لئے) بناتے ہیں اپنے چھتے بنا۔

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

16:69 پھر ہر طرح کے پھلوں پھولوں سے رس چوستی پھر اور ان راہوں پر چلتی چلی جا جو تیرے رب نے تیرے لئے آسان کر رکھی ہیں۔ پھر ان کے بطن سے مختلف رنگوں کا کیسا لذیذ رس نکلتا ہے جس میں انسانوں کے لئے غذائیت کے علاوہ شفا کا سامان بھی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو نظام عالم پر غور و فکر کرتے ہیں۔ (مترجم کے نوٹ کو ایک بار پھر ملاحظہ کریں۔ یہ بھی غور فرمایئے کہ انسانوں کی کسی بستی میں اگر اس طرح کا نظام کارفرما ہو کہ سب لوگ اپنی محنت کے ماحصل کو ایک بیت المال میں جمع کرا دیں جہاں سے ہر شخص اپنی ضرورت کے مطابق لے سکے تو وہ بستی جنت ارضی کا نمونہ پیش کرے گی۔)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ ع 9 5 15

16:70 وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں پیدا کرتا ہے اور پھر تمہیں وفات دیتا ہے۔ تم میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو بڑھاپے کی عمر تک پہنچتے ہیں جس میں جسمانی قوتوں میں ضعف آنے کے ساتھ ساتھ ذہن میں بھی اتنی کمزوری آ جاتی ہے کہ انسان سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہو جاتا ہے۔ یہ سب اس اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے جو ہر چیز کے پیمانے اپنے لامتناہی علم کے مطابق مقرر کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

16:71 (اپنے گھروں کو دیکھو۔ بچوں اور بوڑھوں میں کمائی کی صلاحیت نہیں ہوتی لہٰذا تم ان کی ضروریات پوری کرتے ہو۔ پھر اپنے معاشرے میں ایسا کیوں نہیں کرتے؟) اللہ کا قانون ہے کہ اس نے تم میں سے بعض کو رزق کمانے کی صلاحیت اوروں سے زیادہ دی ہے تو جن لوگوں کو زیادہ رزق عطا ہوا ہے وہ اس میں اپنے ملازمین کا فاضل حصہ انہیں کیوں نہیں دیتے تاکہ اس طرح سب لوگ اللہ کے عطا کردہ رزق میں برابر کے شریک ہو سکیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں بھی انکار کی سبیل ڈھونڈتے ہیں؟ [70:24, 43:32, 39:49, 30:28, 28:78, 16:53]

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝

16:72 اللہ نے تم میں سے تمہارے جوڑے پیدا کر دیئے اور تمہاری بیویوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور ایسے لوگ بھی ہیں جو کام کاج میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔ (یہ اپنی محنت سے کماتے ہیں اور گھر کی خواتین اور بیٹیوں سمیت سب میں ہر فرد کی ضرورت کے مطابق رزق تقسیم ہو جاتا ہے) لیکن لوگ یہ کرتے ہیں کہ انسانی معاشرے میں ایک غلط طریقہ اختیار کر لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

16:73 وہ اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کے قوانین پر چلتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں سامان رزق کا ذرا اختیار نہیں رکھتیں اور نہ کسی کو اختیار دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ (معاشرے میں بھی تقسیم رزق کا وہی اصول نافذ ہونا چاہیے جو گھروں میں ہوتا ہے۔)

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

16:74 لوگو اللہ کے بارے میں غلط مثالیں مت گھڑو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کہ اس نے رزق کمانے کی صلاحیتیں لوگوں میں مختلف اس لئے رکھی ہیں کہ ایک کی صلاحیتیں دوسرے کا کام آئیں جیسے کوئی بڑھئی ہے تو دوسرا انجینئر۔)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

16:75 اللہ ایک مثال پیش کرتا ہے۔ ایک شخص کسی کا غلام ہے کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جسے ہم نے رزق حسنہ سے نوازا ہے اور وہ اسے اپنے اختیار و ارادے سے پوشیدہ اور ظاہر اللہ کے بندوں پر خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ سب تعریف اللہ ہی کو زیب دیتی ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ (کہ اگر تمام انسانوں کی صلاحیتیں یکساں ہوتیں تو وہ مشین کے پرزوں کی طرح ہوتے۔)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع 10 6 16

16:76 اللہ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے۔ دو شخص ہیں ایک ایسا جو کم عقل ہے اور کسی بات پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ مکمل طور پر اپنے آقا پر انحصار کرتا ہے اور کوئی بھلا کام نہیں کرتا۔ کیا ایسا بے عقل شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے جو خود بھی زندگی کے سیدھے راستے پر چلتا ہے اور معاملے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر انصاف کے ساتھ کرتا ہے۔ (اس مثال سے انسان کے مجبور

اور صاحب اختیار وارادہ ہونے کا فرق سمجھو۔)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

16:77 آسمانوں اور زمینوں کی ہر وہ چیز جو تمہارے فہم، ادراک اور احساس سے بالاتر ہے وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو انقلابات برپا ہوتے رہتے ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ جب انقلاب عظیم رونما ہوگا تو گویا آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر۔ اللہ نے ہر چیز کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

16:78 تم خود اپنے ارتقاء پر غور کرو۔ تم اللہ کے قانون کے مطابق جب شکم مادر سے باہر آتے ہو تو تمہیں کسی طرح کا علم نہیں ہوتا۔ اللہ ہی نے تمہیں سماعت، بصارت اور سوچنے کی صلاحیتیں عطا کی ہیں تا کہ تم ان سے کام لے کر اپنی شخصیت کو ترقی دے سکو اور اس طرح عملی طور پر شکر گزاری کرو۔ (شکر = شکر گزاری = صلاحیتوں کا بہترین استعمال = اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں دوسروں کو شریک کرنا۔)

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

16:79 کیا تم لوگوں نے پرندوں پر غور نہیں کیا؟ کہ بلند فضائیں ان کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں۔ کتنے اطمینان سے وہ ہواؤں میں اڑتے رہتے ہیں۔ سوچو قانون الٰہی کے سوا کونسی قوت ہے جو انہیں تھامے رکھتی ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں جو بصیرت کی رو سے اللہ کے وجود اور اس کی حاکمیت پر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ (یہ قانون اللہ ہی کا بنایا ہوا ہے کہ ہوا سے زیادہ وزنی اشیاء اس میں اڑ سکتی ہیں اور پانی سے زیادہ وزنی اشیاء، کشتیاں، جہاز وغیرہ پانی پر تیر سکتے ہیں 24:41)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

16:80 اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے گھروں کو تمہارے رہنے کی جگہ بنایا اور ان کے علاوہ مویشیوں کی کھالوں سے تمہارے لئے خیمے بنا دیئے۔ تم کہیں ڈیرہ جماؤ یا وہاں سے کہیں اور چلے جاؤ ان خیموں کو اپنے ساتھ لئے پھرتے ہو اور

ان مویشیوں کی اون، پشم اور بالوں سے تمہارے لئے کیسی کارآمد چیزیں بنا دیں جو ایک مدت تک تمہارے کام آتی ہیں۔[نوٹ کیجئے کہ انسان اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے جو کچھ سیکھتا اور کرتا ہے اللہ ان کاموں کو اپنے نام سے منسوب کرتا ہے یعنی ہم ایسا کرتے ہیں۔ہم نے یہ کیا۔]

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝

16:81 اور اللہ ہی نے تمہارے لئے درختوں کے ٹھنڈے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے جن میں تم محفوظ رہ سکو اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں دھوپ کی تمازت سے محفوظ رکھتے ہیں اور لوہے کے زرہ بکتر بنائے جو تمہیں حالت جنگ میں تیر و تلوار سے بچائیں۔ وہ اس طرح تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور ان نعمتوں کو (مستقبل میں) کامل کرے گا تاکہ تم اس کے قانون کے آگے سر تسلیم خم کرو۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

16:82 (اے پیغمبرؐ! اتنی وضاحتوں کے بعد بھی) یہ لوگ حقیقت سے منہ موڑیں تو آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ اس پیغام کو ان تک صاف صاف پہنچا دیں۔ [اور اپنے ساتھیوں کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ رکھیں]

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ع 11 7 17

16:83 یہ لوگ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو خوب پہچانتے ہیں اور پھر بھی دلی طور سے ان کا انکار یوں کرتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو ان نعمتوں میں شریک نہیں کرتے۔ اکثر لوگ اس طرح ناشکری کرتے ہیں۔ (ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ ہم آیات کا لغوی ترجمہ نہیں مفہوم بیان کر رہے ہیں۔ 16:84, 16:71)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

16:84 وہ یوم انقلاب قریب ہے جب ان ہی بستیوں اور قبیلوں میں ایسے لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے جو اس کتاب کی صداقت کی گواہی دیں گے۔ جو لوگ اس نظام کی مخالفت کر رہے ہیں انہیں اس سرکشی کی گنجائش نہ ملے گی اور انہیں بہانہ سازی کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ [41:24, 16:89, 16:77, 4:41]

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

16:85 وہ لوگ جو ظلم پر کمر بستہ ہیں جب وہ (میدان جنگ میں) سزا پانے لگیں گے تو پھر اس سزا میں نہ کچھ کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مزید مہلت ملے گی۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

16:86 اور جب یہ لوگ اپنے بنائے ہوئے اللہ کے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہ وہی ہمارے شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے لیکن وہ شریک ان کی بات کو یہ کہہ کر لوٹا دیں گے کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

16:87 اس دن وہ اللہ کے آگے سر تسلیم خم کریں گے اور جان لیں گے کہ جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝

16:88 جو لوگ اس نظام کی مخالفت کرتے آئے ہیں اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہیں ہم ان پر ایک کے بعد ایک عذاب بڑھائیں گے اس لئے کہ وہ فساد برپا کرتے رہتے تھے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ع 12 6 18

16:89 وہ دن جب ہم ہر قبیلے کے اندر سے ان کے خلاف گواہ کھڑے کریں گے اور ان سب پر (اے پیغمبرؐ!) آپ کو گواہ بنائیں گے۔ اس لئے کہ ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل فرمائی ہے جو تمام امور کو صاف صاف بیان کر دیتی ہے اور جو لوگ اس کتاب کو تسلیم کریں ان کے لئے رحمت اور مستقبل کے لئے خوشخبری ہے۔ [قرآن کریم میں ہر اس چیز کا بیان ہے جس کا وحی کے ذریعے بتایا جانا ضروری تھا۔ 4:41]

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

16:90 یاد رکھو کہ اللہ تمہیں ہر شخص کے ساتھ منصفانہ سلوک کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ۔ اپنے اہل خاندان کی مدد اپنے مال و جان سے کرو اور وہ تمہیں بے حیائی اور بخل سے اور ایسے کاموں سے منع کرتا ہے جو معاشرے کے لئے ضرر رساں ہوں اور سرکشی کا باعث ہوں۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اسے یاد رکھو اور اقوام عالم

میں بلند مقام حاصل کرو۔[فحش = بے حیائی= بخل۔منکر= وہ کام جنہیں قرآن نے منع کیا ہے= ایسے اعمال جن سے معاشرے کو نقصان پہنچے۔عدل= انصاف= اعتدال کی زندگی، احسان= لوگوں کے فائدے کے کام کرنا۔بغی= سرکشی= نافرمانی= معاشرے) میں ہیجان انگیزی۔ذکر= یاد رکھنا= دل میں اتار لینا= بلند مقام حاصل کرنا۔]

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۝

16:91 جب اللہ کے ساتھ یا اس کے نام پر کوئی وعدہ کرو تو اسے ضرور پورا کرو۔اپنے قول و قرار اور قسموں کے ذریعے لوگوں کو جس بات کا یقین دلاؤ تو انہیں مت توڑو جبکہ تم اللہ کے نام کو اپنے عہد پر ضامن بنا چکے ہو۔تم جو کام بھی کرتے ہو اللہ انہیں بخوبی جانتا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۝

16:92 دیکھا اس نادان عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے بڑی محنت سے چرخے پر دھاگہ بنایا اور پھر خود ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔تمہاری (ایمانی) حالت ایسی ہی ہوگی اگر تم قسمیں کھا کھا کر ایک دوسرے کو دھوکہ دو اس لئے کہ کچھ لوگ گفتگو میں دوسرے لوگوں سے زیادہ غالب رہتے ہیں۔اللہ اس طرح تمہیں اپنی آزمائش کرنے کا موقع دیتا ہے۔جن باتوں میں تم باہم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن اللہ تم پر ان کی حقیقت ظاہر فرما دے گا۔ [57:20 ایک روایت جو قرآن کے عین مطابق ہے اس میں ارشاد ہے کہ سچائی عہد کی پابندی اور امانت دار کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ایک مغربی دانشور کا اچھا قول ہے کہ انسان واحد مخلوق ہے جو وعدہ کر سکتی ہے۔]

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝

16:93 اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی راستے پر چلا دیتا۔لیکن اس نے تمہیں اختیار و ارادہ دے کر پیدا کیا ہے لہٰذا جو گمراہی اختیار کرنا چاہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور جو ہدایت اختیار کرنا چاہے وہ صحیح راہ پر چلتا ہے۔اللہ نے گمراہی اور ہدایت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ایسا اس لئے کیا گیا ہے تاکہ تم اپنے کاموں کے لئے ذمہ دار ٹھہرو۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝

16:94 پھر سن لو کہ اپنی قسموں اور وعدوں سے ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دینا ورنہ تمہارے درمیان انتشار برپا ہو جائے گا۔ ایسا کہ تمہارے قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائیں گے۔ تمہاری اس طرح کی کیفیت (لوگوں کے لئے) اللہ کے راستے میں روکاوٹ بن جائے گی اور تمہیں اس برائی کا ذائقہ چکھنا پڑے گا اور تم سخت سزا کے مستحق ہو جاؤ گے۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

16:95 جو وعدہ تم اللہ کے نام پر کرتے ہو اسے ذاتی مفاد کی خاطر ذرا سے فائدے کے لئے بیچ نہ ڈالنا۔ پابندیء عہد کا جو صلہ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے کہیں بہتر ہے اگر تم سمجھنے کی کوشش کرو۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

16:96 جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہو جانے والا ہے اور جو کچھ تم اللہ کے پاس جمع کرواؤ گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ جو لوگ آسانی اور تنگی دونوں صورتوں میں استقامت کے ساتھ ٹھیک راہ پر چلتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے اچھے کاموں سے بھی بہتر ہوگا۔ [16:97, 16:94, 38:54]

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

16:97 جو شخص بھی ایسے کام کرے گا جن سے اس کی اپنی اور لوگوں کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ایسے لوگوں کو ہم دونوں جہانوں میں پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اگر انہیں اللہ اور اس کے قوانین پر ایمان ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم ان کے بہترین کاموں سے بھی کہیں بہتر صلہ دیں گے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

16:98 جب تم قرآن کے مطابق زندگی بسر کرو گے تو تمہیں چاہیے کہ اپنی انا اور شیطان صفت لوگوں سے ہوشیار رہ کر قوانین الٰہی میں پناہ ڈھونڈو۔ (شیطان = Ego = انا = سرکش جذبات = شیطان صفت لوگ۔)

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

16:99 ان تخریبی قوتوں کا ایسے لوگوں پر کچھ زور نہیں چلتا جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہیں اور اپنی بہترین کوششوں کے بعد اپنے پروردگار (کی رحمت) پر تکیہ کرتے ہیں۔

ع 13 11 19 اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَي الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝

16:100 ان تخریبی قوتوں کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو انہیں اپنا ساتھی بناتے ہیں اور اس طرح شرک میں مبتلا

ہو جاتے ہیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

16:101 جب ہم گزشتہ صحیفوں میں دیئے گئے کسی حکم کی جگہ نیا حکم دیتے ہیں تو شیطان صفت لوگ کہتے ہیں تم تو اپنی طرف سے باتیں گھڑ لیتے ہو جبکہ اللہ بخوبی جانتا ہے کہ مستقل پیغام نازل کرنے کا وقت یہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی اکثریت علم کی بارگاہ میں تہی دامن ہے۔ [2:106]

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

16:102 فرما دیجئے کہ اس قرآن کو آپ کے پروردگار نے روح القدس کے ذریعے مستند سچائی کے ساتھ نازل فرمایا ہے تاکہ جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوئے ہیں ان کی زندگی کی راہوں کو روشن رکھے اور جو لوگ اسے تسلیم کریں انہیں اعلیٰ مستقبل کی خوشخبری دے دو۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝

16:103 ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے کوئی آدمی سکھا پڑھا جاتا ہے لیکن جس شخص کی جانب یہ اشارہ کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح عربی میں نازل ہوا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

16:104 جو لوگ اللہ کی آیات کو ماننا ہی نہیں چاہتے انہیں اللہ زبردستی ہدایت نہیں دیتا اور بالآخران کے لئے دردناک تباہی ہے۔ [2:6]

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

16:105 جو لوگ جھوٹ گھڑتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں وہ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ جھوٹ پر جھوٹ بولے چلے جاتے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

16:106 جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے سوائے اس کے جو زبردستی کفر کی بات کہنے پر مجبور کیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو اس بارے میں فیصلہ یہ ہے کہ جو دل کی رضامندی سے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے گا ایسے لوگوں پر اللہ کے قانون کے مطابق بڑی تباہی آتی ہے۔ (جبکہ مجبور کئے جانے والے پر کچھ الزام

نہیں۔)

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

16:107 (جولوگ ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرتے ہیں) وہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا اور اللہ ان لوگوں کی راہنمائی نہیں کرتا جو صداقت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

16:108 یہ وہ لوگ ہیں جن پر فوری مفادات اس طرح غالب آجاتے ہیں کہ ان میں سننے سمجھنے اور دیکھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی گویا قانون الٰہی نے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور وہ اپنے نفع نقصان سے غافل ہو کر زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

6:109 بلاشبہ یہ لوگ دوسری زندگی میں بھی خسارے میں رہیں گے۔

ع 14 10 20 ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

16:110 (جن لوگوں کے دلوں میں ایمان کا اطمینان ہو) انہیں تمہارے رب کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے کے بعد ہجرت کرنی پڑی اور پھر وہ نہایت استقامت کے ساتھ نظام الٰہی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ انہیں تمہارا پروردگار ان سب مراحل سے گزرنے کے بعد حفاظت اور رحمت عطا کرے گا۔ وہ غفور، رحیم ہے۔

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

16:111 بالآخر وہ دن آئے گا جب ہر شخص خود اپنی وکالت کر رہا ہوگا اور اس کے ذہن میں اپنے ہی اعمال کے خلاف خیالات ابھر رہے ہوں گے گویا وہ خود اپنے آپ سے جھگڑتا ہوگا لیکن اس وقت اعمال کے نتائج پورے پورے سامنے آجائیں گے۔ (اور اللہ کی عدالت میں) کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

16:112 مثال کے طور پر اللہ ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے جو بیرونی خطرات سے محفوظ و مامون تھی اور اس کے باشندے اطمینان سے رہتے تھے۔ اس بستی میں ہر سمت سے سامان رزق آتا تھا لیکن انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی

ناقدری کی اور ان نعمتوں کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے ذخیرہ کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کے قانون کے تحت ان پر بھوک اور خوف مسلط کر دیئے گئے اور یہ سب ان کی اپنی حرکتوں کا انجام تھا۔ [جس معاشرے میں اہل قوت مال دولت ذخیرہ کرنے لگیں وہاں عام لوگ غریب ہو جاتے ہیں اور اس معاشرے کا امن وچین لٹ جاتا ہے۔ 6:44]

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

16:113 پھر ان ہی میں سے اللہ کا ایک پیغمبر آیا لیکن انہوں نے اس پیغمبر (کی تعلیم مساوات) کو جھٹلا دیا۔ جب وہ اپنی ظالمانہ روش پر قائم رہے تو مکمل تباہی نے انہیں آلیا۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

16:114 (اس مثال سے عبرت حاصل کرو۔) اور اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ رزق تمہیں عطا کیا ہے اسے بحسن وخوبی استعمال کرو اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر اس طرح کرو کہ ان میں اوروں کو بھی شریک کرو۔ اگر تم واقعی اس کے احکام کی پیروی کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

16:115 یاد رکھو کہ اس نے کھانے پینے کی چیزوں میں تم پر صرف یہ چیزیں حرام کی ہیں۔ مردار، لہو، لحم خنزیر اور کوئی بھی ایسی چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے منسوب کی گئی ہو لیکن اگر کوئی شخص بھوک سے مجبور ہو جائے اور اس کی نیت میں نافرمانی اور حد سے گزرنا نہ ہو تو ان چیزوں کو کھا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اللہ کا قانون اسے ان چیزوں کے استعمال کی وجہ سے نفس انسانی کو ضرر پہنچانے والے اثرات سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

16:116 اور یونہی کوئی جھوٹی بات تمہاری زبان پر آجائے اسے مت کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور وہ حرام ہے کہ یہ اللہ پر جھوٹ گھڑنا ہوگا۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ فلاح یاب نہیں ہوں گے۔ (قرآن میں حلال وحرام پوری طرح بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد اپنی مرضی سے یا انسانوں کی لکھی ہوئی کتابوں کے مطابق حلال وحرام کی فہرستیں بنانا اللہ کے نزدیک بڑا جرم ہے۔)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

16:117 تھوڑا سا عارضی فائدہ تو ہے مگر اس کے بدلے انہیں دردناک عذاب ہوگا۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

16:118 ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کردی تھیں جن کا ذکر ہم آپ سے کر چکے ہیں۔(6:147) ہم نے ان پر کوئی زیادتی نہیں کی تھی۔انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تھا۔ [4:160]

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع 15 9 21

16:119 (یہود پر کچھ چیزیں بطور سزا حرام کی گئی تھیں کیونکہ وہ نافرمانی کئے چلے جاتے تھے۔) پھر آپ کا پروردگار! جو لوگ نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں اور اس کے بعد فوراً واپس لوٹ کر وہاں آ جائیں جہاں ان کا قدم غلط سمت کی طرف اٹھ گیا تھا اور اس طرح اپنی اصلاح کرلیں تو آپ کا پروردگار توبہ اور اصلاح کے بعد ان کے لئے مغفرت کرنے والا رحیم ہوگا۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

16:120 (ابراھیمؑ سب انسانوں کے لئے ایک بہترین مثال ہیں۔) بے شک ابراھیم ایک ایسے فرد تھے جو تمام خوبیوں کا مجموعہ تھے۔انہوں نے اللہ کی اطاعت میں ہر باطل شے سے منہ موڑ لیا تھا۔اور وہ ان لوگوں میں ہرگز نہ تھے جو اللہ کے سوا اور ہستیوں کو فرمانبرداری کے لائق یا صاحب اختیار سمجھتے ہوں۔ [14:35-37, 2:124-126]

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

16:121 وہ اللہ کی نعمتوں کی شکرگزاری عملی طور پر ایسے کرتے تھے کہ اللہ نے انہیں (توحید کے اولین علامتی گھر کی تعمیر کے لئے) منتخب کرلیا تھا اور ان کی راہنمائی اس راہ پر کردی تھی جو سیدھی اور متوازن ہے۔

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

16:122 ہم نے انہیں اس دنیا میں بھی خوبیوں اور خوشگواریوں سے نوازا تھا اور آخرت کی زندگی میں بھی ان کا شمار ایسے لوگوں میں ہوگا جنہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کی تکمیل کرلی تھی اور معاشرے کی اصلاح بھی کی تھی۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

16:123 (اے پیغمبرؐ!) اسی لئے ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے کہ آپ ہر باطل سے منہ موڑ کر اسوہء ابراھیم کی پیروی کریں۔[2:125] وہ ان لوگوں میں ہرگز نہ تھے جو اللہ کے سوا اور ہستیوں کو اطاعت کے لائق یا کارساز سمجھتے

ہیں۔

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

16:124 (یہود دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسوہء ابراھیمؑ کی پیروی کرتے ہیں لیکن) ان پر سبت کا عذاب آیا ہی اس لئے تھا کہ انہوں نے (اسوہء ابراھیمؑ) میں بڑے اختلافات پیدا کر دیئے تھے۔ جن امور میں یہ آج بھی جھگڑتے ہیں آپ کا پروردگار یوم قیامت میں ان کے مابین فیصلہ کر دے گا۔ [60:163, 4:154, 4:47, 2:65]

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

16:125 آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف دانش اور دل پذیر نصیحت سے دعوت دیتے رہیں اور اختلافی معاملات میں بھی ان کے ساتھ بہت خوبی سے بات چیت کریں بے شک آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں۔

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝

16:126 گفتگو میں بھی آپ اسی حد تک جائیں جس حد تک وہ آپ کے پیچھے پڑے رہیں۔ اگر آپ اپنی سچی دلیل پر استقامت کے ساتھ جمے رہیں اور ان کی ناگوار باتوں کو برداشت کریں تو یہ رویہ ان سب کے لئے بہت اچھا ہے جو صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝

16:127 (اے پیغمبرؐ!) ہر موقع پر ثابت قدم رہیے اور یہ ثابت قدمی بھی آپ کو اللہ سے عطا ہوئی ہے۔ ان کی حالت پر غم نہ کیجئے اور نہ ان کی چالبازیوں سے تنگ دل ہوں۔

ع 16 9 22 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝

16:128 بے شک اللہ کی تائید ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو سلامتی کی سیدھی راہ اختیار کریں اور جو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں۔

سورۃ بنیٓ اسرآءیل

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 17 ویں سورۃ ہے اور اس میں 111 آیات ہیں۔ اسے سورۂ اسراء بھی کہا جاتا ہے۔ اسراء رات کے سفر کو کہتے ہیں اور عموماً اسے معراج پر محمول کیا جاتا ہے۔ معراج یعنی آسمان کی طرف چڑھنا۔ معراج کا لفظ قرآن میں نہیں آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ لہٰذا کسی فرد کا آسمان پر جا کر اس سے ملنا عقل و بصیرت کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ حضور اکرمؐ راتوں رات حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ ہجرت کا یہ مشہور واقعہ 622ء میں پیش آیا۔

اَسریٰ کا لفظ آیت نمبر 26:52 میں موسیٰؑ کی مصر سے ہجرت کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ آیت نمبر 17:2 مسجد اقصیٰ یعنی دور کی مسجد کا ذکر ہے اور اس سے مراد مدینہ شہر اور اس کی سب سے پہلی مسجد ہے جہاں مسلمان حضور اکرمؐ کی آمد سے پہلے اجتماعات صلوٰۃ کیا کرتے تھے۔ یروشلم کی مشہور ''مسجد اقصیٰ'' جسے غلطی سے قبلہء اول سمجھا جاتا ہے وہ حضور اکرمؐ اور صحابہ کرام کی حیات مبارکہ میں موجود نہیں تھی۔ اسے ہجرت کے ستر (70) برس بعد 691ء میں بنو امیہ کے خلیفہ عبدالملک بن مروان نے تعمیر کروایا تھا۔ قبلہء اول ہمیشہ سے خانہء کعبہ رہا ہے۔ دیکھئے آیت نمبر 3:96۔ ہر چند کہ موضوعہ روایات کی بنیاد پر یہ عقیدہ چلا آیا ہے کہ رسولؐ راتوں رات بیت المقدس اور آسمان کا سفر کر کے، اللہ سے مل کر اور یروشلم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی امامت کر کے راتوں رات واپس مدینہ تشریف لے آئے تھے لیکن قرآن کریم میں اس بات کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ مزید وضاحت کے لئے سورۃ الاسریٰ کے بعد سورۃ النجم کا بھی صحیح ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔ یاد رکھئے قرآن میں کئی جگہ ارشاد ہے کہ اللہ کبھی اپنے قوانین نہیں بدلتا۔ لہٰذا کسی پیغمبر کا خواہ وہ عیسیٰؑ ہوں یا محمدؐ، آسمان پر چڑھ جانا محض ایک غلط فہمی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کی اسم عالی کے نام سے جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

17:1 (گزشتہ سورۃ کے آخر میں اہل مکہ کی سازشوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ رسولؐ کو جان بحق کر دینا چاہتے تھے۔) انسانی وہم وگمان سے برتر ہے وہ ذات پاک جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام (مکہ) سے نکال کر دور کی مسجد (مدینہ) کی بابرکت کشادہ سرزمین کی طرف لے گیا تا کہ ہم اسے اپنے قوانین نافذ کرنے کا موقع دیں اور وہاں نظام الٰہی کی تشکیل کی جائے جو سب لوگوں پر آشکار کر دیئے جائیں۔ یقیناً وہ سب کچھ سننے دیکھنے والا ہے۔ (اس لئے اس کا ہر فیصلہ علم وحکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ مدینے کا ماحول اس انقلاب کے لئے بہت سازگار ہے۔)

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝

17:2 (اکثر انبیاء کو ہجرت سے سابقہ پڑا ہے۔) ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب اور ضابطہ حیات عطا کیا تھا جس میں بنی اسرائیل کے لئے روشن راہنمائی عطا کی تھی۔ ان سے کہا گیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ سمجھنا۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝

17:3 انہیں بتایا گیا تھا کہ تم ان لوگوں کی نسل میں سے ہو جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کر کے طوفان سے بچایا تھا۔ نوح ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝

17:4 اس کے ساتھ ہی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب تورات میں یہ بھی بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور بہت سرکشی اختیار کرو گے۔

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝

17:5 تو جب ان دونوں میں پہلا وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے خلاف طاقت ور بندے اٹھا کھڑے کئے۔ وہ تمہاری بستیوں کے اندر پھیل گئے۔ (اور تمہیں چن چن کر پکڑا۔) اور اس طرح ہمارا پہلا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ [بابل کا سخت گیر بادشاہ بخت نصر بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اپنے ملک لے گیا۔ یہ 586 ق م کی بات ہے۔]

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝

17:6 پھر ہم نے حالات کو تمہارے حق میں پلٹ دیا۔ ہم نے مال و دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت سے تمہاری مدد کی اور تم کو جماعت کثیر بنا دیا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۡ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝

17:7 تم نے دیکھ لیا کہ جب تم نے حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کی تو تمہاری حالت کتنی اچھی ہوگئی اور جب تم نے اس کے خلاف معاشرے مین بدنظمی پیدا کی تو اس کی سزا بھی تم کو مل کر رہی۔ اس طرح دوسرا وعدہ پورا ہونے کا وقت آ گیا اور تمہارے دشمنوں نے تمہیں ذلیل وخوار کیا اور جس طرح پہلے لوگ تمہاری مسجد (ہیکل) میں جا گھسے تھے اسی طرح یہ لوگ وہاں جا گھسے اور جو کچھ ان کے قابو آیا انہوں نے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ (70ء میں رومن جنرل ٹائٹس نے یروشلم پر بڑا حملہ کیا اور اہل بابل کی طرح بڑی تباہی مچائی۔ 17:104)

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

17:8 اب یہ موقع ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں پھر اپنی رحمت سے نوازے۔ (جبکہ پیغمبر آخر الزماںؐ تمہارے درمیان میں ہیں 7:157) لیکن اگر تم پھر وہی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی سلوک کریں گے۔ جو لوگ راہِ راست اختیار کرنے سے انکار کرتے ہیں ہم نے ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ [افراد اور قوموں کا ترقی سے رک جانا بذات خود ایک جہنم ہے۔]

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝

17:9 اب یہ قرآن ہے جو سیدھی متوازن اور روشن راہ دکھاتا ہے اور ان لوگوں کو خوشخبری دیتا ہے جو اسے تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کی راہنمائی میں ایسے کام کرتے ہیں جن سے اپنی اور معاشرے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع 1 15 1

17:10 اور جو لوگ آنے والی زندگی پر یقین نہیں رکھتے (وہ دنیاوی مفاد کے پیچھے لگ کر دوسروں کا حق مارتے ہیں۔) ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝

17:11 (ان حرص وہوس کے بندوں کا یہ حال ہے کہ) انہیں انسان کی خیر وشر کی تمیز نہیں رہتی وہ نقصان دہ چیزوں کو بھی اسی طرح دعوت دیتا ہے جیسے فائدہ مند باتوں کو۔ (وحی سے بے بہرہ انسان عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ 21:37)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝

17:12 (دیکھو کہ ہم نے بہت سی اضداد پیدا کی ہیں۔) مثلاً ہم نے رات اور دن بنائے۔ ان دونوں میں تمہارے

لئے نشانیاں ہیں۔ رات تاریکی کی نشانی ہے اور دن کی نشانی روشن ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل اور رزق تلاش کرو اور (رات دن کے آنے جانے سے) برسوں کا شمار کر سکو اور اس حساب سے اپنے کیلنڈر بناؤ۔ ہم نے اس کتاب میں ہر شے کی تفصیل وضاحت سے بیان کر دی ہے۔ [55:5, 24:44, 10:6; 6:97]

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝

17:13 (اس تفصیل ہی کا ایک حصہ ہے کہ) ہم نے ہر انسان کے اعمال کو یوں سمجھو کہ کتاب کی شکل میں اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ ایک کھلی کتاب کی طرح۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝

17:14 کہا جائے گا 'لے اپنا اعمال نامہ خود پڑھ لے۔ آج تو خود اپنا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝

17:15 (وہ دن آنے سے پہلے خوب سمجھ لو کہ) جو شخص سیدھی روشن راہ پر چلتا ہے تو خود اپنے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے اور جو شخص غلط راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی خود اسے ہوتا ہے۔ اس لئے کہ (ہمارے قانون کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ہم نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ کسی قوم کی طرف بغیر رسول بھیجے افراد اور قوموں پر عذاب نازل کریں۔ (اسی لئے پیغمبر لوگوں کو دونوں راستے دکھا دیتے ہیں۔ اب قرآن ہمیشہ کے لئے اللہ کا پیغامبر ہے۔)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝

17:16 ہمارا قانون ہے کہ جب کوئی بستی تباہی کی طرف بڑھتی ہے تو اس سے پہلے وہاں کے خوشحال لوگ احکام الٰہی کی نافرمانی کرنے لگتے ہیں (اور عوام بے حسی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔) اس طرح ان پر اللہ کا قول عملی طور پر صادق آتا ہے کہ ہم اس بستی کو اس طرح مٹا دیتے ہیں کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ [16:86, 14:21, 10:28, 7:38]

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا ۝

17:17 غور کرو کہ نوح کے بعد کتنی ہی قومیں تھیں جنہیں ہمارے اسی قانون مکافات نے تباہ کر ڈالا۔ آپ کا پروردگار اس امر کو بخوبی جاننے اور دیکھنے والا ہے کہ اس کے بندے کب اقوام عالم میں اور انسانی خوبیوں میں پیچھے رہتے جا رہے ہیں۔ [ذنب = جانور کی دم = پیچھے رہ جانا = عام ترجموں میں ہر گناہ کو ذنب سمجھ لیا جاتا ہے = کسی شخص پر تہمت یا بہتان

لگا دیا جائے تو وہ بھی اس کی نیک نامی کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ قرآن نے کئی مقامات پر ذنب کو ان آخری معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔]

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

17:18 البتہ یہ بھی ہمارا قانون ہے کہ جو کوئی دنیا کے فوری مفاد چاہتا اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے تو ہم اپنے قانون کے مطابق کم یا زیادہ اسے دے دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایسے شخص نے آنے والی زندگی کے لئے کوشش نہ کی لہٰذا اس کے لئے ہم نے تباہ کن انجام تیار کر رکھا ہے۔ ایسے اشخاص اور قومیں تباہی کے اس جہنم میں رسوائی اور پچھتاوے کے ساتھ دھکیل دی جاتی ہیں۔ [11:15-16, 2:200]

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝

17:19 اور جو فرد یا قوم آنے والی زندگی کی خوشگواریوں کے لئے بھی اخلاقی اقدار پر ایمان رکھتے ہوئے کوشش کرے تو ایسے لوگ ہیں جن کی کاوشیں دنیا اور آخرت میں خوشگوار نتائج سے فیض یاب ہوتی ہیں۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝

17:20 ہم ان دونوں طرح کے لوگوں کے لئے اپنی عطا اور نعمت یکساں کھلی رکھتے ہیں۔ آپ کے رب کی عطائیں سب کے لئے کھلی ہیں۔ (خواہ وہ مومن ہو یا کافر) اور آپ کے رب کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ [42:20]

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝

17:21 دیکھئے! کہ ہم نے بعض لوگوں پر اوروں سے زیادہ فضل کیا ہے یعنی دنیا میں بعض لوگ اور قومیں معیشت میں اوروں سے آگے بڑھ جاتی ہیں لیکن بہت بڑا فرق آنے والی زندگی کا ہے۔ جو قوم اللہ کی دی ہوئی اخلاقی قدروں کا خیال رکھتی ہے اس کے درجات بہت بلند ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسی ہی قوم ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں۔

ع 2 12 2 لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝

17:22 اللہ کے ساتھ کسی اور کو صاحب اقتدار نہ سمجھو ورنہ ملامت زدہ اور بے کس ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝

17:23 اس کے لئے آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ صرف ایک اللہ کے اقتدار کو تسلیم کرو اور کسی اور کو اس

کے ساتھ شامل نہ کرو۔ اس کے بعد سب سے پہلا حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نہایت بہترین سلوک کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے عمر رسیدہ یا کمزور ہو جائیں تو ذرا اونچی آواز سے نہ بولنا یہاں تک کہ ان کو اُف تک نہ کہنا۔ انہیں دوری کا احساس تک نہ ہونے دینا اور ان کی خدمت کے لئے ہمیشہ دستیاب رہنا۔ اور جب بھی ان سے بات کرو بہت ادب واحترام کے ساتھ بات کرنا۔ [36:68]

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

17:24 ان دونوں کے لئے ہمیشہ عاجزی کے ساتھ رحمت کے پر جھکائے رکھو اور اپنے پروردگار سے بھی دعا کیا کرو۔ اے میرے رب! ان دونوں پر اسی طرح رحمت فرما جیسے انہوں نے بچپن میں مجھے محبت وشفقت سے پالا تھا۔ (بچوں کی دیکھ بھال تو فطری طور سے حیوانات بھی کرتے ہیں۔ والدین کی دیکھ بھال صرف انسانوں کا اعزاز ہے۔)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝

17:25 تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دل میں کیا ہوتا ہے۔ تم والدین کی باتوں کو برا مانتے ہو اور ان کی تعظیم کرنا چھوڑ دیتے ہو۔ لیکن اگر تم اپنی شخصیت کی تکمیل کرنا چاہتے ہو اور اپنی ذات کی صلاحیتیں بڑھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اللہ اس کے احکام کی طرف رجوع کرنے والوں کو ایسا سامان حفاظت عطا کرتا ہے جو اس کی شخصیت کو بکھرنے سے بچائے رکھتا ہے۔ بے شک اللہ اس کے احکام کی طرف رجوع کرنے والوں کے لئے غفور ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝

17:26 جو لوگ تمہارے قریبی رشتے دار ہیں انہیں ان کا حق دیتے رہو اور مسکینوں کو یعنی وہ لوگ جن کا چلتا ہوا کاروبار ٹھہر گیا ہے اور راہ گزر کے بیٹے یعنی اس مسافر اور بے گھر کا حق اسے دیتے رہو جو ضرورت مند ہو گیا ہے لیکن مال کو ہرگز بے جا خرچ نہ کرنا۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝

17:27 جو لوگ اللہ کے عطا کردہ مال و دولت کو بے جا اڑاتے ہیں وہ شیطانوں کے بھائی بند ہیں اور شیطان وہ ہوتا ہے جو اپنے رب کی عنایات کو ضائع کر کے اس کی ناشکری کرے۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝

17:28 اگر تم اپنے رب کی رحمت یعنی خوشحالی کے انتظار میں ہو جس کی تمہیں امید ہے اور رشتے داروں اور ضرورتمندوں کی فوری مدد نہ کر سکو تو اتنا ضرور کرنا کہ ان سے بہت خوشگوار انہ انداز میں بات کرنا۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝

17:29 (مال خرچ کرنے میں احتیاط رہے کہ) نہ تو بخل سے، نہ تو اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ لو کہ لوگ تمہیں ملامت کریں اور نہ ہی اپنے ہاتھ کو اتنا کھلا چھوڑ دو کہ خالی ہاتھ مایوس ہو کر بیٹھ جاؤ۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ ع 3

17:30 تمہارے رب کا قانون ہے کہ جو حصول رزق کے لئے مناسب کوشش کرے اسے کشادگی عطا ہو جاتی ہے اور جو نپی تلی کوشش کرے اسے اسی پیمانے کے تحت ملتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی سب کوششوں سے باخبر ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے۔[53:39] اللہ اپنے بندوں کو ان کی کوشش اور اپنے قانون کے مطابق سامان حیات عطا کرتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

17:31 اور غربت کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بے شک اسکا قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔[قتل = مار ڈالنا = عزت واحترام کی زندگی سے محروم کرنا = تعلیم وتربیت سے محروم رکھنا۔ جس معاشرے میں نظام الٰہی ہوگا وہاں بنیادی ضروریات زندگی کی ذمہ داری اس نظام پر ہوگی]

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝

17:32 خواہ تم مرد ہو یا عورت بغیر نکاح کے جنسی تعلق کے قریب تک نہ پھٹکنا۔ اس سے معاشرے میں بے حیائی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور تمہاری شخصیت کا ارتقا ٹھہر جاتا ہے۔ (ساء سبیلا کے تحت وہ سب معنی آجاتے ہیں جو درج کئے گئے ہیں۔)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝

17:33 کسی شخص کو ہرگز قتل نہ کرنا کہ اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی جرم کے بدلے میں قرآن کے قانون کے مطابق صرف ایک عدالت یہ حکم دے سکتی ہے۔ (یعنی سزائے موت کا حکم) جو شخص ظلم سے مارا جائے ہم نے اس کے وارثوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں اور فدیہ لے کر راضی نامہ بھی کر سکتے ہیں لہٰذا قتل کے معاملے میں معاشرہ حد سے بڑھ کر سزائیں نہ دے۔ وارث یہ یاد رکھیں کہ قانون ان کا مددگار ہے۔ [42:40, 6:152, 5:32, 2:178]

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝

17:34 یہ اصول ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص معاشرے میں بے یار و مددگار، تنہا رہ جائے یا کوئی بیوہ یا یتیم ہو اس کے مال کے قریب تک نہ پھٹکو سوائے اس کے کہ یہ ان کی بہتری کی صورت ہو۔ یتیم بچوں کے مال و جائداد ان کے حوالے کرو جب وہ عقل و فکر میں پختہ یعنی بالغ ہو جائیں۔ اور جو وعدہ تم کسی سے کرتے ہو اسے پورا کرو۔ عہد و اقرار کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ [6:153, 4:6]

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

17:35 اور جب کسی چیز کو ناپو تو پورا پورا ناپو اور جب تولو تو ہمیشہ ٹھیک ترازو سے تولو۔ اس طریق میں تمہارے لئے بہت بھلائیاں ہیں اور ان کا انجام بھی نہایت خوشگوار ہے۔ (ناپ تول میں ملک و قوم کی معیشت کو عدل و انصاف پر استوار کرنا شامل ہے۔ 83:1-3)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝

17:36 یہ بات اہم ہے کہ بغیر جانے بوجھے کسی چیز کے پیچھے پڑ جاؤ۔ اپنی سماعت، بصارت اور ذہن سے پہلے صحیح علم حاصل کرو۔ یاد رکھو کہ تم سے ان صلاحیتوں کے بارے میں پرسش ہوگی۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

17:37 (حرکات و سکنات کی اپنی زبان ہوتی ہے۔) زمین پر تکبر کے ساتھ نہ چلو۔ نہ تو اس طرح تم زمین میں شگاف پیدا کر سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی طرح اونچے ہو سکتے ہو۔ [40:75, 31:19, 3:187]

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝

17:38 یہ سب اخلاقی برائیاں ہیں جو تمہارے پروردگار کی نگاہ میں بہت ناپسندیدہ ہیں۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

17:39 (اے پیغمبرؐ!) یہ حکمت کی وہ باتیں ہیں جو آپ کا رب آپ کی طرف وحی کرتا ہے۔ (اے سننے پڑھنے والے!) اللہ کے ساتھ کسی کو اقتدار اعلیٰ میں شریک نہ کرو اور اسی کے احکام کی اطاعت کرو ورنہ اس تباہی کے جہنم میں جا گرو گے جس میں ملامت زدہ دھتکارے ہوئے لوگ جا گرتے ہیں۔ [2:269]

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝ ع 10 4

17:40 (لیکن لوگ عجیب توہمات عقیدے رکھتے ہیں۔) کیا تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے بیٹوں کو ترجیح دی

ہے؟ اور اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ۔ہے۔ کتنی بڑی بات ہے جو تم بلا سوچے سمجھے زبان پر لے آتے ہو۔ [16:57]

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

17:41 ہم نے اس قرآن کو مختلف زاویوں سے واضح کیا ہے تا کہ یہ اصول لوگوں کے دلوں میں اتر جائیں لیکن جن لوگوں نے انکار کی روش اختیار کر رکھی ہو وہ حقیقت سے اور دور ہوتے جاتے ہیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝

17:42 کہہ دیجئے کہ اگر ان کے قول کے مطابق اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے تو وہ بھی سرچشمہء حیات کے مالک ،قادر مطلق اللہ کی طرف رجوع کرنے کا راستہ ڈھونڈتے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝

17:43 وہ تو بڑی شان والا اور عالی مرتبت ہے۔ان باتوں سے کہیں عالی جو یہ لوگ کہتے ہیں۔کائنات میں کبریائی صرف اسی کے لئے ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

17:44 ساتوں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ کے لائحہ عمل (پروگرام) کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں۔کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کے لائحہ عمل کی تکمیل میں مشغول نہ ہو یہاں تک کہ ان کے کاموں سے واضح ہو جاتا ہے کہ سب تعریف صرف اللہ کے لئے ہے۔یہ اور بات ہے کہ تم اپنی موجودہ علمی سطح پر ان کا طریقہء کار نہیں سمجھتے۔اللہ بہت تحمل والا بردبار ہے اور وہ نہایت خوبی سے تمام کائنات کی حفاظت کرتا ہے۔(جب تم کائنات کا بہتر علم حاصل کر لو گے تو بخوبی سمجھ لو گے کہ خالق صرف ایک ہے اور اس کی مخلوق میں کوئی بھی معبود ہونے کے لائق نہیں۔)

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝

17:45 (جو لوگ خود ساختہ عقیدے لے کر آتے ہیں) اور آنے والی زندگی پر یقین نہیں رکھتے ان کا یہ حال ہے کہ جب آپ ان کے سامنے قرآن پیش کرتے ہیں تو آپ کے اور ان کے درمیان ایک نفسیاتی پردہ حائل ہو جاتا ہے جو آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔

وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝

17:46 اور ہمارے قانون کے مطابق ان کے دلوں پر بھی پردے پڑ جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ جب آپ قرآن میں اپنے رب وحدہٗ لاشریک کا ذکر کرتے ہیں (اور ان کے بتوں اور پیشواؤں کو شامل نہیں کرتے۔) تو یہ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ [40:12; 39:45]

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

17:47 بظاہر یہ لوگ آپ کی بات بغور سن رہے ہوتے ہیں لیکن ہم خوب جانتے ہیں جو یہ سننا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد یہ اپنے ساتھیوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو چھپ کر مشورے کرتے ہیں اور ظالم لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تم تو ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ [47:16, 10:42, 7:198]

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝

17:48 دیکھئے! یہ آپ کے بارے میں کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں جو انہیں اتنی گمراہ کر دیتی ہیں کہ اب وہ سیدھی راہ پا ہی نہیں سکتے۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝

17:49 (رسولؐ کو مسحور کہنے والے لوگ) یہ بھی کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ ایک نئی تخلیق بنا کر کھڑے کئے جائیں گے۔ [17:98]

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۝

17:50 کہہ دیجئے' اگر چہ تم پتھر یا لوہا بن جاؤ (پھر بھی اٹھائے جاؤ گے۔)

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ؕ قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ۝

17:51 یا کوئی اور مخلوق بن جاؤ جن کے ذہن اور بھی زیادہ سخت ہوں۔ پھر وہ کہیں گے' بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا۔ ان سے کہیے' وہی اللہ جس نے تمہیں پہلی مرتبہ صفر سے پیدا کیا تھا۔ پھر وہ آپ کے آگے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ کہہ دیجئے' عجب نہیں کہ اس کا وقت قریب ہی ہو۔ [سورۃ یٰسین: آیات 51-52 سے

معلوم ہوتا ہے کہ موت اور قیامت کے درمیان گہری نیند کا وقفہ ہے لہٰذا قیامت کو قریب کہا گیا ہے۔]

ع 5 12 5 يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

17:52 جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد وثناء کے ساتھ جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم نے دنیا میں بہت تھوڑا وقت گزارا تھا۔

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝

17:53 (لہٰذا اس چھوٹی سی زندگی میں اچھے کام کرلیں) میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ بہت اچھی اور خوشگوار باتیں کیا کریں۔ شیطان یعنی تمہاری انا اور خود غرضانہ خواہشات لوگوں میں رنجشیں پیدا کرتا ہے۔ بے شک شیطان ہمیشہ سے انسان کا کھلا دشمن ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

17:54 تمہارا پروردگار تمہیں سب سے بہتر جانتا ہے۔ اگر تم اس کے قوانین کے مطابق چلو گے تو وہ تم پر اپنی رحمتیں نچھاور کرے گا اور اگر تم اس کی خلاف ورزی کرو گے تو اس کے قانون کے مطابق تباہی اور بربادی تمہارے حصے میں آئے گی۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو ان پر داروغہ یا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ (آپ کا کام تو وضاحت سے پیغام کا پہنچا دینا ہے۔)

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

17:55 اور آپ کا رب ان سب کے حالات سے باخبر ہے۔ (ہم نے مختلف قوموں پر اپنے پیغمبر بھیجے۔ وہ سب توحید کی تعلیم دیتے تھے البتہ ان دائرہ کار اور پیغام کی وسعت اور پائیداری مختلف تھی۔ اس بنا پر) ہم نے بعض انبیاء کو اوروں پر فضیلت دی۔ انہی میں داؤد جیسے نبی بھی تھے جنہیں ہم نے زبور بھی دی (اور اس کے ساتھ ایک عظیم الشان مملکت بھی۔

(38:19-20, 34:10, 21:79, 2:136 2:253, 2:62,

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

17:56 یہ لوگ جن ہستیوں کو اپنے خیال میں اللہ کے سوا صاحب اختیار سمجھتے ہیں ان سے کہیے ان کو پکارتے رہو۔ نہ تو وہ تمہاری کسی مصیبت کو دور کر سکتے ہیں نہ تمہاری بدحالی بدل سکتے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

17:57 بلکہ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے یہاں اچھا مرتبہ ڈھونڈتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بے شک آپ کے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

17:58 کوئی قوم کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہمارا قانون یوم قیامت سے پہلے تباہ نہ کردے یا انہیں سخت سزا سے نہ گزارے۔ یہ بات ہمارے قانون مکافات میں صاف لکھ دی گئی ہے۔

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝

17:59 ہمیں اس بات نے کبھی آیات بھیجنے سے نہیں روکا کہ پہلے لوگ انہیں جھٹلاتے رہے۔ مثلاً ہم نے قوم ثمود پر کھلی نشانی اونٹنی کی شکل میں بھیجی۔ (اسے نقصان پہنچایا تو یہ بڑی نافرمانی ہوگی اور اس کے نتیجے میں وہ برباد ہو جائیں گے۔) لیکن اس قوم نے غلط راہ اختیار کی اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ ہم اپنے پیغامات بھیجتے ہیں تو اس لئے تاکہ قومیں غلط روش کے نتائج سے ڈریں۔ [27:45, 26:141, 11:89, 7:73]

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ ع

17:60 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے کہا ہے کہ آپ کا پروردگار سب لوگوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کے علم و اقتدار سے کوئی باہر نہیں اور آپ کو یہ بصیرت عطا کی کہ جو لوگ بنی نوع انسان کے ایک ملت ہونے کی مخالفت کریں گے انہیں قوموں، قبیلوں، ذاتوں، برادریوں میں تقسیم ہونے کا کڑوا درخت چکھنا پڑے گا جس کا ذکر قرآن میں کر دیا گیا ہے۔ ہم نے انہیں تنبیہ پہنچا دی ہے لیکن ایک مدت تک ان کی سرکشی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ [44:44, 38:82, 37:65, 17:60, 15:39, 14:26, 7:19]

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝

17:61 (اس سرکشی کا ذکر 2:30-39 میں کیا جا چکا ہے۔) جب ہم نے کائناتی قوتوں کو کہا کہ انسان کی خدمت گزاری کرنا تو انہوں نے سر جھکا دیا لیکن ابلیس یعنی انسان کی انا اور انسان کی ذاتی خواہشات نے کہا' کیا میں اس

کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا؟ اور اس طرح اس نے مادی چیزوں کی کشش رکھ دی ہے۔

[آدم=آدمی=انسان=انسانیت 2:30-39, 15:27-31, 7:11-14]

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

17:62 ابلیس بولا اے اللہ! دیکھ یہی وہ مخلوق ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھے یوم قیامت تک مہلت دے تو میں اس کی نسل میں چند لوگوں کے سوا سب کی ناک میں رسی باندھ کر جہاں چاہوں گا لئے پھروں گا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝

17:63 اس پر اللہ نے کہا' چلا جا، جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا تباہی کا جہنم ہوگی جو تمہارے اعمال کی کافی جزا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

17:64 ان میں سے جس پر تیرا بس چلے انہیں اپنی آواز سے للچاتے اور بہکاتے رہنا۔ (میڈیا، شوبزنس اور صوتی پروپیگنڈے سے) اور انہیں لڑائیوں اور جنگوں میں الجھائے رکھنا اور مال و دولت کی مدد بزنس شراکت اور ہمہ وقت تیار قرضوں سے للچاتے رہنا۔ تو ان کے بچوں کو غلط تعلیمی پروگراموں اور نقصان دہ سیر و تفریح میں مشغول رکھنا اور ان سے خوشنما وعدے کرتے رہنا۔ لوگو یاد رکھو تمہارے اندر کا شیطان اور شیطان صفت لوگ جو وعدے کرتے ہیں سب فریب پر مبنی ہوتے ہیں۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝

17:65 البتہ میرے مخلص بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا پروردگار ان کے لئے کافی کارساز ہوگا۔

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

17:66 (تمہارے رب کا قانون بھروسے کے لائق ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ تمہارا پروردگار ہی ہے جو تمہارے لئے دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں اور جہاز چلاتا ہے تاکہ تم اس کا رزق اور فضل تلاش کر سکو۔ بے شک وہ تم پر نہایت مہربان ہے۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝

17:67 اگر تمہیں دریا یا سمندر میں کوئی مشکل لاحق ہوتی ہے تو جن کو تم پکارا کرتے ہو سوائے اللہ کے سب غائب ہو جاتے ہیں اور جب ہم تمہیں خشکی پر حفاظت سے اتار دیتے ہیں تو تم اس سچائی سے منہ موڑ لیتے ہو کہ امن وسلامتی صرف قوانین الٰہی سے وابستہ ہے لیکن انسان بہت ناشکرا واقع ہوا ہے۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ۝

17:68 پھر جب تم امن وعافیت کے ساتھ خشکی پر آ جاتے ہو (تو یہ بھول جاتے ہو کہ اللہ کے قوانین پوری کائنات کو محیط ہیں۔) وہ تمہیں زمین میں بھی دھنسا سکتا ہے اور تم پر زبردست آندھی بھی بھیج سکتا ہے جس سے بچانے والا کوئی نہ ہو۔

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ۝

17:69 یا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ تمہیں ایک بار پھر دریا یا سمندر کے سفر پر جانے کے اسباب پیدا کر دے اور تم پر زوردار ہوائی طوفان بھیج کر تمہیں غرق کر دے اس لئے کہ تم نے اس کا کوئی قانون توڑا تھا۔ پھر تمہیں اپنے مقدمے کی پیروی کے لئے کوئی نہ مل سکے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۝ ع 7 10 7

17:70 (کائناتی قوتیں بہت قوی ہوتی ہیں لیکن) ہم نے بنی آدم کو اعزاز واکرام سے نوازا ہے اور انہیں طبعی (Physical) قوانین کا علم دیا اور اس طرح انہیں خشکی اور تری پر سفر کے لائق بنایا اور انہیں خوشگوار سامان زندگی عطا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسانوں کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝

17:71 (لیکن انسان کی شخصیت یا نفس کے درجات اس کے اعمال کے مطابق طے ہوتے ہیں۔) وہ دن آئے گا جب سب انسان اپنے اعمال ناموں کے ساتھ بلائے جائیں گے تو جس کا اعمال نامہ برکت اور سعادت کے ساتھ دیا جائے گا وہ اسے خوشی خوشی پڑھے گا اور لوگوں کے اجر میں ذرا کمی نہیں کی جائے گی۔ [15:13۔ یمین = دایاں = برکت وسعادت]

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

17:72 جوکوئی اس زندگی کو نابینوں کی طرح بے سوچے سمجھے گزارے گا وہ آخرت میں بھی نابینا ہوگا اور صحیح اور متوازن راہ سے دور بھٹکا ہوا۔ (جو قوم اس دنیا میں ذلت کی زندگی گزارے گی وہ اس لئے کہ اس قوم نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی۔ اس بات کا نتیجہ بھی سامنے آئے گا۔ 15:13, 20:124)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝

17:73 (اے پیغمبرؐ!) لوگوں نے بہت کوشش کی ہے کہ آپ کو ہماری بھیجی ہوئی وحی سے دور کر دیں اور ہمارے نام سے اس وحی کے خلاف باتیں گھڑ لیں۔ اگر آپ ایسا کر لیتے تو وہ آپ کے دوست بن جاتے۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا ۝

17:74 اگر وحی کی صداقت پر آپ ثابت قدمی سے قائم نہ رہتے تو آپ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ [68:9, 11:113, 10:15]

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝

17:75 (اگر آپ ان کی طرف مائل ہو جاتے تو) ہم آپ کو زندگی میں بھی دوہرا اور مرنے پر بھی دوہرے عذاب کا مزا چکھاتے۔ پھر آپ کو ہمارے خلاف کوئی مددگار نہ ملتا۔ (کیونکہ آپ کے ایسا کرنے سے پوری انسانیت کو نقصان پہنچتا۔)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

17:76 (کیونکہ انہوں نے جان لیا کہ وہ آپؐ کے پائے ثبات کو لغزش نہیں دے سکتے۔) تو انہوں نے چاہا کہ یہ لوگ آپ کو اس شہر (مدینہ) سے بھی جلاوطن کر دیں۔ اگر وہ ایسا کر سکتے تو جلد ہی آپس میں خلفشار کا شکار ہو جاتے اور آپ کے بعد تھوڑا ہی عرصہ وہاں رہ سکتے۔ (آپؐ کا وجود مدینہ میں قبیلوں کے درمیان توازن کا سبب ہے۔)

ع 7 8 سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝

17:77 جتنے رسول ہم نے پہلے بھیجے ہیں ان کے بارے میں آپ ہمارا یہی قانون کارفرما پائیں گے۔ (کہ جن لوگوں نے پیغمبروں کو جلاوطن کیا انہیں جلد ہی نتائج بھگتنے پڑے۔) تم کبھی ہمارے قانون میں ذرا سی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

17:78 آپ غروب شمس سے لے کر رات کے اندھیرے تک دل جمعی سے اجتماعات صلوٰۃ قائم کریں اور فجر کے وقت قرآن پر غور و تدبر کیا کریں۔ بے شک قرآن پر غور و تدبر سے آپ اپنی راہوں کو روشن پائیں گے۔ [42:38]

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

17:79 (سربراہ مملکت کی حیثیت سے پیغمبر کے فرائض زیادہ ہیں۔) آپ رات کے کچھ حصے میں بھی اپنے لائحہ عمل (پروگرام) کی کامیابی کے لئے بیدار رہیے۔ عنقریب آپ کا رب ایک نہایت معزز مقام پر فائز کرے گا۔ (آپؐ کے اصحاب بھی حسب ضرورت رات کے کچھ حصے میں آپ کے ساتھ شامل ہوا کریں گے۔ 73:2-3)

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

17:80 کہیے اے میرے رب! مجھے زندگی کے ہر مرحلے میں صداقت اور عزت کے ساتھ داخل ہونے اور اس مرحلے سے صداقت اور عزت کے ساتھ گزرنے کی توفیق عطا فرمایئے اور اپنی جناب خاص سے بھرپور مدد کیجئے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

17:81 آپ اعلان کر دیجئے کہ نظام حق کا دور (پیغام قرآن) آ گیا اور باطل کی تخریبی قوتوں کا دور گزر گیا۔ باطل ہوتا ہی مٹ جانے کے لئے ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

17:82 ہم نے قرآن کو (اسی لئے) نازل کیا ہے جس میں انسانیت کے تمام امراض کی شفا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے رحمت ہے جو اسے قبول کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ قرآن ظالموں کے لئے گھاٹے کا باعث ہے (کیونکہ اس میں دیا گیا مساوات کا اصول مظلوموں کو آزاد کر دیتا ہے)۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝

17:83 (قرآن کی اخلاقی قدروں سے دور رہنے والوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ) جب ہم لوگوں کو اپنی نعمتیں عطا کرتے ہیں تو وہ ہمارے قوانین سے روگرداں ہو کر ایک طرف نکل جاتا ہے اور کوئی مشکل آ پڑے تو فوراً مایوس ہو جاتا ہے۔ [41:51]

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

17:84 کہیے کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقے پر چلنا چاہتا ہے اور اپنے خود ساختہ عقیدوں کی زنجیروں میں خود کو جکڑ لیتا ہے۔ آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ کون روشن راہ ہدایت پر ہے۔ (قرآن کریم سب زنجیروں کو توڑ دیتا ہے اور لوگوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔ 7:157)

ع 9 9 وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

17:85 لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کر رہے ہیں انہیں کہہ دیجئے روح تو قوت الٰہی ہے جس سے ارادہ اور اختیار انسانوں کو عطا کیا گیا ہے۔ روح وحی بھی ہے جو تمہارے رب کے عالم امر سے پیغمبروں کو بھیجی جاتی ہے اور اس کے بارے میں تمہیں کم علم عطا کیا گیا ہے۔ رہی روحانی کیفیت تو وہ سوائے تمہاری اپنی ذات یا شخصیت کے کوئی شے نہیں۔ (نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم میں روح انسانی کا کہیں ذکر نہیں آیا۔ اس کی جگہ قرآن نفس کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔)

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝

17:86 وحی نبی کے اپنے اختیار سے نازل نہیں ہوتی جو کچھ ہم نے (اے پیغمبرؐ) وحی کیا ہے اگر ہم اسے سلب کر لیں تو کوئی قوت ایسی نہیں جو ہماری بارگاہ میں آپ کی وکالت کر سکے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝

17:87 یہ وحی آپ کے رب کی رحمت ہے۔ بے شک آپ پر اس کا فضل ہمیشہ عظیم رہا ہے۔ (وحی کی حقیقت کو صرف نبی سمجھتا ہے۔) کشف والہام کی طرح یہ دل سے نہیں اٹھتا بلکہ اللہ کے عالم امر سے وحی نازل ہوتی ہے۔ [87:6-7, 6:116]

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝

17:88 کہہ دیجئے (یہی سبب ہے کہ) سب انسان شہری اور دیہی جمع ہو جائیں اور اس قرآن کی مثال لا سکیں تو ہرگز اس کی مثال نہ لا سکیں گے۔ ہر چند کہ ایک دوسرے کی کتنی ہی مدد کیوں نہ کر لیں۔ [11:13, 10:38, 2:23]

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

17:89 اور ہم نے لوگوں کے سمجھنے کے لئے اس قرآن میں تصریف آیات کا اصول استعمال کیا ہے۔ جس کے تحت آیات کو مختلف زاویہ نگاہ سے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ بلا سمجھے سوچے اس سے انکار کئے چلے جاتے ہیں اور اس نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔ [17:41]

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝

17:90 بلکہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ہم آپ کی باتوں کو اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک آپ ہمارے لئے زمین سے پانی کا چشمہ جاری نہ کر دیں۔ (17:59 لوگ فکر و بصیرت سے غور کرنے کے بجائے معجزے دیکھنا چاہتے

ہیں۔)

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ

17:91 یا آپ کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہا نکالیں۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۙ

17:92 یا یہ کہ جیسا خیال کرتے ہیں اس کے مطابق ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں یا پھر اللہ اور فرشتوں کو ہمارے روبرو لے آئیں۔ [6:36, 26:187]

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝

ع 10 9 10

17:93 یا پھر ایسا ہو کہ آپ کے لئے سونے کا ایک محل تیار ہو جائے۔ یا پھر آپ ہماری نگاہوں کے سامنے آسمان پر چڑھ جائیں۔ نہیں بلکہ ہم اس وقت تک آپ کے آسمان پر چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک وہاں سے ہم پر کوئی کتاب نازل نہ کریں جسے ہم پڑھ سکیں۔ (اے رسولؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ میرا رب ان باتوں سے بہت بلند ہے۔ (تمہاری خاطر اپنے قوانین کو توڑ دے)۔ ایمان لانا ہے تو صرف بصیرت کی رو سے لانا ہوگا۔ 12:108) کیا میں ایک انسان اور پیغام پہنچا دینے والے کے سوا کچھ اور ہوں؟

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝

17:94 جب کبھی لوگوں کے پاس ہماری راہنمائی آئی تو اسے قبول کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ رہی کہ لوگ کہتے رہے کہ اللہ ایک انسان کو رسول بنا کر کیوں بھیجتا ہے؟

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝

17:95 فرما دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے چلتے پھرتے ہوتے اور بستے ہوتے تو ہم ان کے پاس فرشتے ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ [43:60]

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝

17:96 یہ بھی کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان حتمی فیصلہ اللہ کی نگرانی میں ہوگا اس لئے کہ وہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے۔ (اللہ انسانوں کے خلوص کو بھی خوب سمجھتا ہے اور ان کی بہانہ سازیوں کو بھی۔)

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝

النصف

17:97 حقیقت یہ ہے کہ صحیح راہ پر وہی شخص ہوتا ہے جو اللہ کی ہدایت پر چلتا ہے اور جو شخص اس راہنمائی کو چھوڑ دیتا ہے اسے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں مل سکتا کیونکہ وہ دنیاوی زندگی میں اندھے، گونگے اور بہرے بن کر جی رہے تھے اس لئے ہم قیامت کے دن بھی انہیں اوندھے منہ اٹھائیں گے۔ پچھتاوے کا جہنم ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ جب یہ آگ ہلکی پڑنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝

17:98 ان کا یہ انجام اس لئے ہوگا کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، چھپایا اور اس نعمت کی ناشکری کی۔ (اور وہ بضد رہے کہ زندگی تو بس اس دنیا کی ہے۔) جب ہم ہڈیوں کا ڈھانچہ اور پھر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر از سر نو تخلیق کئے اور اٹھائے جائیں گے۔ [17:49]

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

17:99 کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین میں تمام سلسلہء کائنات کو پیدا کیا ہے۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اس زندگی کی طرح ایک اور زندگی پیدا کر دے۔ اسی لئے اس نے اس زندگی کے لئے موت مقرر کر رکھی ہے جس کے وارد ہونے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ وہ لوگ جہالت کے اندھیروں میں رہتے ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

ع 11 7 11 قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝

17:100 (جو شخص صرف دنیاوی زندگی کا طالب ہوا اور اخروی زندگی کا طالب نہ ہوا اور اخروی زندگی کے اجر پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ تنگ دل ہو جاتے ہیں۔) فرمایئے کہ اگر تمہارے پاس میرے رب کی نعمتوں کے خزانے بھی ہوتے تو تم ان کو تجوریوں میں بند کر کے رکھتے اس خوف سے کہ کہیں خرچ نہ کرنا پڑ جائے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰي تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝

17:101 (انبیاء کی مخالفت کا انجام برا ہوتا ہے۔ یہ بات سمجھانے کے لئے آپ اپنے لوگوں کو اقوام موسیٰؑ اور

آل فرعون کی مثال دیجئے۔) ہم نے موسیٰ کو نو کھلی کھلی نشانیاں عطا کی تھیں۔ان سے کہیے کہ بنی اسرائیل سے دریافت کر دیکھیں[27:12, 7:133, 2:83] جب وہ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا اے موسیٰ میرا خیال ہے کہ تم پر کسی نے سحر کر دیا ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝

17:102 موسیٰ نے کہا 'تم خوب جانتے ہو کہ ان کھلی کھلی آیات اور نشانیوں کو رب کائنات نے نازل فرمایا ہے۔اور اے فرعون! میرا خیال ہے کہ تم ان پیغامات کو جھٹلا کر اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہو۔

فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝

17:103 (جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے) کہ فرعون نے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو مصر سے نکال دینے کا منصوبہ بنایا۔پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو غرق کر دیا۔(سورۃ انعام 6:151 پر غور فرمایئے۔ موسیٰؑ کو درحقیقت 9 کام پر مبنی تختی عطا کی گئی تھی۔)

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ۝

17:104 اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم ملک میں امن وسکون کے ساتھ رہو۔پھر جب ہمارا آخری وعدہ پورا ہوگا تو ہم تمہیں ایک جگہ (فلسطین میں) جمع کر لیں گے۔[1948ء میں اسرائیل کے قیام تک وہ دنیا میں منتشر تھے اور ذلت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔اس کیفیت کو "انتشار یہود" Diaspora کہا جاتا ہے۔سابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کو فلسطین میں آخری اور مکمل تباہی کے لئے اکٹھا کیا جائے گا۔اللہ کے پہلے دو وعدوں کے لئے ملاحظہ فرمایئے: 7:157 17:5 اور 17:7]

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ رکوع

17:105 اب ہم نے حق کے ساتھ اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور یہ پوری سچائی کے ساتھ آپ تک پہنچا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو ان لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے جو حق کو تسلیم کر لیں اور سب انسانوں کے لئے نافرمانی کے تخریبی نتائج سے آگاہ کر دینے والا بنایا ہے۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ۝

17:106 اور ہم نے قرآن کو آپ کے ذریعے لوگوں تک مرحلے وار پہنچایا ہے۔ہم نے اسے نازل کیا اور آپ اسے لوگوں تک ٹھہر ٹھہر کر پہنچاتے رہیں۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝

17:107 ان سے کہہ دیجئے تم لوگ اسے مانو یا نہ مانو وہ لوگ جنہیں گزشتہ صحیفوں کا علم عطا کیا گیا ہے وہ اس قرآن کو سنتے ہیں تو اس کی عظمت کو پہچان لیتے ہیں اور اس کے آگے انکساری سے جھک جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝

17:108 اور کہتے ہیں بڑی شان والا ہے ہمارا رب اور ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

السجدة 4

وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝

17:109 اور وہ سجدے میں روتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور زیادہ خشوع اور انکساری سے (قرآن) پڑھتے چلے جاتے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝

17:110 آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان اس کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں۔ اور صلوٰۃ نہ بلند آواز میں ادا کرو نہ بہت پست آواز سے بلکہ ان دونوں کے درمیان مناسب طریقے سے (اللہ کو اس کے ذاتی اور صفاتی نام سے پکارو تو کچھ فرق نہیں پڑتا اور اللہ کے احکام کی پیروی کرو تو نہ دکھاوے کے لئے کرو اور نہ چھپنے کی نیت سے کرو بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال کی روش اختیار کرو۔) [7:180]

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝

ع 12 11 12

17:111 اور ان سے یہ بھی کہیے کہ تمام حمد اللہ کے لئے ہے۔ نہ اس نے کبھی بیٹا بنایا ہے نہ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور نہ اسے کسی کمزوری کے سبب مددگار کی ضرورت ہے۔ اس کی عظمت کو پہچان کر اس کے لائحہ عمل کو اس دنیا میں بھی غالب کرو (جس طرح وہ دیگر کائنات میں غالب ہے۔ [74:3, 9:33]

سورۃ الکھف

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 18 ویں سورۃ ہے اور اس میں 110 آیات ہیں۔ سورۃ کا عنوان اس غار پر ہے جس میں کچھ نوجوانوں نے رومن حکمران ''وقیانوس'' (Decius) کے دور میں پناہ لی تھی۔ Decius 251 - 249ء کے دوران رومی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ وہ خود تو بت پرست تھا لیکن توحید پرست مسیحیوں (Unitarian Christians) کو ایذا دیا کرتا تھا جو عیسیٰؑ کے سچے پیروکار تھے۔ یہ غار آج کے ترکی کے شہر ''افسوس'' (Ephesus) میں واقع تھا۔ 19 ویں صدی میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران شہر ''ازمیر'' کے جنوب میں یہ شہر دریافت ہوا ہے۔ غار میں پناہ لینے والے ان نوجوانوں کو تاریخ میں ''سات سونے والے'' The seven sleepers کا نام دیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں انہیں ''اصحاب الرقیم'' بھی فرمایا گیا ہے یعنی ''صحیفے والے''۔ ہمارے خیال میں یہ نوجوان عیسیٰؑ کی خالص توحید پرستانہ انجیل کو اپنے پاس رکھتے تھے۔ عیسائیت میں بہت سے عقیدے مثلاً تثلیث، خون کا کفارہ، عیسیٰؑ کی خدائی اور اللہ کی فرزندی بادشاہ وقیانوس کے 75 برس بعد 325ء میں شاہ قسطنطین کے زمانے میں ہونے والی نیقیہ (Nicea) کانفرنس میں اختیار کئے گئے۔ یہ نوجوان مجاہد تھے جو ملک میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر توحید کا انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔

سورۃ الکہف میں اللہ نے اپنے احکام اور قوانین تین تاریخی واقعات کی صورت میں ہم تک پہنچائے ہیں جن میں تشبیہ واستعارے کا استعمال نہایت خوبی سے کیا گیا ہے۔ سچے انقلابات دل ودماغ سے شروع ہوتے ہیں اور خونی انقلابات درحقیقت فسادفی الارض کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ

18:1 کائنات کا تمام حسن وتوازن اس بات کی زندہ گواہی ہے کہ اللہ تمام حمد کے لائق ہے۔ وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی نہ رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ

18:2 یہ قرآن سیدھی اور واضح بات کہتا ہے تا کہ لوگوں کو ان کی غلط روش کے سخت انجام سے ڈرائے۔ جو اللہ کے قانون کے مطابق واقع ہوگا اور جو لوگ قرآن کو تسلیم کر لیں ان کے صلاحیت بخش اعمال کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دیں۔

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ

18:3 ایک ایسی پر کیف حالت جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ [14:25]

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝

18:4 علاوہ ازیں یہ کتاب الٰہی ان لوگوں کو تنبیہ کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ [17:111]

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

18:5 اس عقیدے کی کوئی علمی سند نہ ان کے پاس ہے نہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس تھی۔ کیسی سخت بات ہے جسے یہ منہ سے نکالتے ہیں جبکہ یہ عقیدہ سراسر جھوٹ ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝

18:6 (اے پیغمبرؐ! آپ اپنی مہربان طبیعت کے سبب) ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنی جان گھلا ڈالیں گے کہ یہ لوگ اس کلام صادق (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝

18:7 (غار میں پناہ لینے والے یہ نوجوان تارک الدنیا نہیں تھے۔ وہ خوب سمجھتے تھے کہ) ہم نے (اللہ نے) زمین کو زینت و آسائش کی چیزوں سے سجایا ہے تا کہ ہم لوگوں کے لئے اس سجاوٹ کو آزمائش کا ذریعہ بنا دیں اور وہ خود دیکھ لیں کہ ان ترغیبات کے باوجود کون ایسے کام کرتا ہے جو متوازن زندگی گزارے اور دیگر انسانوں کو فائدہ پہنچائے۔ [67:2, 18:46, 18:30-31, 57:27]

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝

18:8 زمین کے بارے میں ہمارا قانون یہ ہے کہ جس کھیتی کی دیکھ بھال نہ کی جائے وہ بنجر اور خشک ہو کر رہ جاتی ہے۔ (اسی طرح انسان اپنی زندگی کی صلاحیتوں کو استعمال نہ کرے اور تارک الدنیا ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد گزرتی ہے۔ دین الٰہی ترک دنیا یا خانقاہیت میں کس طرح بدل دیا جاتا ہے اس کے لئے تاریخ اصحاب الکہف کے قصے کو بطور مثال یہاں بیان کیا جاتا ہے۔)

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝

18:9 کیا تم سمجھتے ہو کہ اصحاب کہف (غار میں پناہ لینے والے) اور صحیفہ الٰہی (انجیل) کو تھامے رکھنے والے ہماری نشانیاں تھیں جو قانون فطرت سے جداگانہ ہستیاں تھیں؟

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

18:10 بات یہ ہے کہ کچھ نوجوان تھے جو ملک میں دینی انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے لیکن (بادشاہ دقیانوس اور اس کی فوجوں نے اس انقلاب کی سخت مخالفت کی تو) وہ ایک بڑے غار میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے تہہ دل سے ہماری مدد چاہی 'اے ہمارے پروردگار! اپنی جناب خاص سے اپنی رحمت عطا کر۔ اس طرح کہ ہمیں سامان حیات بھی پہنچتا رہے اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے معاملات کو ٹھیک طرح سے سرانجام دیتے رہیں۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝

18:11 چنانچہ وہ اس غار میں کئی برس تک باہر کی دنیا سے الگ تھلگ رہے۔ (ان کے ساتھی چپکے سے غار میں آتے جاتے اور غار میں ہدایات لیتے رہے)

ع 1 12 13 ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝

18:12 پھر ہم نے ایسے اسباب پیدا کئے کہ وہ غار سے باہر آ سکیں اور خود موازنہ کر سکیں کہ کونسی جماعت نے وقت کا بہترین استعمال کیا ہے۔ ان نوجوانوں کی جماعت نے یا ان کے مخالفوں نے؟

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝

18:13 (ہر چند کہ اس بارے میں طرح طرح کی افواہیں عام ہو چکی ہیں لیکن اے پیغمبرؐ!) ہم آپ کو ان کی صحیح تاریخ بتاتے ہیں۔ بے شک یہ نوجوان اپنے پروردگار پر کامل یقین رکھتے تھے اور اس بنا پر ہم نے ان کی راہوں کو اور زیادہ روشن کر دیا تھا۔

وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝

18:14 اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا لہٰذا وہ پورے جذبے کے ساتھ یہ پیغام لے کر کھڑے ہوئے۔ ہمارا پروردگار تو وہ ہے جو پوری کائنات کا پالنے والا ہے۔ ہم اس کے سوا نہ کسی کا سہارا ڈھونڈیں گے نہ کسی اور کا اقتدار تسلیم کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم نے اس اصول پر سمجھوتہ کر لیا تو ہم اور ہمارا پاکیزہ فریضہ اور مقصد بکھر کر رہ

جائیں گے۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

18:15 اس وقت ہماری قوم کے عوام وخواص کی یہ حالت ہے کہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو خدائی کا درجہ دے رکھا ہے۔ (اور بادشاہ کے درباریوں کے کہے پر چلتے ہیں۔) اور بات صاف ہے کہ ان لوگوں کے پاس اپنی غلط روش کے لئے علم وعقل کی بارگاہ سے کوئی سند بھی تو موجود نہیں۔ (جن لوگوں کی یہ پرستش کرتے ہیں وہ تو فانی ہیں۔) تو اس سے بڑھ کر غلط روش پر چلنے والا کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر اس طرح جھوٹ باندھے کہ اس کے سوا اوروں کی پرستش کرتا پھرے۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝

18:16 (اپنے لائحہ عمل (پروگرام) کی ابتدا ہی میں ان نوجوانوں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے یہ طے کرلیا تھا کہ) اب جبکہ تم لوگوں سے جدا ہونے کا فیصلہ کر چکے ہو جو اللہ کو چھوڑ کر اوروں کے کہنے پر چلتے ہیں تو دور پہاڑوں میں غار کے اندر پناہ حاصل کرو۔ تمہارا پروردگار تمہیں اپنی رحمت سے نوازے گا۔ تمہاری ضروریات زندگی غار میں پہنچتی رہیں گی اور اللہ تمہارے سب امور کو آسان بنادے گا۔ (جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے اللہ کی رحمت بہت وسیع المعنی اصطلاح ہے۔ اس میں ضروریات زندگی، سامانِ نشوونما شامل ہوتے ہیں جیسے شکم مادر جنین یا بچے کی پرورش کا ہر سامان بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔)

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝

ع 2 5 14

18:17 جس غار میں انہوں نے پناہ لی تھی اس کا نقشہ کچھ ایسا تھا کہ اگر تم اسے طلوع آفتاب کے وقت دیکھو تو اس کی شعاعیں غار کے دائیں جانب پڑتی تھیں اور غروب آفتاب کے وقت غار کے بائیں حصے کو چھوتی ہوئی گزر جاتی تھیں یعنی غار شمالاً جنوباً واقع تھا۔ دھوپ کی حدت اس کے اندر نہیں پہنچتی تھیں اور وہ غار اندر سے بہت کشادہ تھا جہاں وہ آرام سے رہتے تھے۔ یہ غار اللہ کے حکم سے اسی طرح بنا ہوا تھا اور اللہ نے ان نوجوانوں کی رہنمائی اس طرف کردی تھی کیونکہ اصول یہ ہے کہ جو اللہ کی رہنمائی ڈھونڈتا ہے وہ اس کی راہنمائی پالیتا ہے اور جو گمراہی کا خریدار ہو اسے کوئی مددگار میسر

نہیں آتا اور نہ کوئی انگلی تھام کر اسے سیدھی راہ پر لے جاتا ہے۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝

18:18 غار میں اپنے قیام کے دوران وہ نوجوان حالات سے پوری طرح آگاہ اور محتاط رہتے تھے۔ سوتے بھی وہ باری باری تھے کہ دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ وہ اس وسیع و عریض غار میں اپنی پوزیشن بھی دائیں بائیں بدلتے رہتے ہیں اور ان کا وفادار کتا غار کے دہانے پر اپنے اگلے پاؤں پھیلائے راستہ روکے بیٹھا رہتا تھا۔ (وہ ان کے لئے شکار بھی کرتا تھا) اور کسی ممکنہ خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے چاک و چوبند رہتا۔ ان نوجوانوں نے وہاں کا ماحول کچھ ایسا بنا رکھا تھا جو نہایت بارعب تھا۔ اگر کوئی شخص وہاں آ بھی جاتا تو خوف زدہ ہو کر الٹے پاؤں فرار ہو جاتا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝

18:19 جب مناسب وقت آ گیا تو ہم نے انہیں غار سے باہر نکالا تا کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ انقلاب کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے تم کتنا عرصہ اس غار میں رہے؟ تو انہوں نے کہا ایسا لگتا ہے کہ ہم اس میں دن بھر یا دن کا کچھ حصہ ہی رہے ہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر بحث ختم کر دی کہ تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ ہم یہاں کتنا عرصہ رہے۔ باہر کے حالات جاننے کا سیدھا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ایک آدمی کو سکہ دے کر شہر کو بھیجو۔ وہاں وہ دیکھے اچھا کھانا کہاں ملتا ہے۔ وہ وہاں سے کھانا خرید لے لیکن احتیاط رکھے کہ تمہارے متعلق کسی کو پتہ نہ چلے۔ (غار میں رہنے والوں نے وہاں ایک مدت گزاری لیکن جب وقت گزر جاتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے یہ ایک آدھ دن ہی کی بات تھی۔)

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

18:20 اس لیے کہ اگر لوگوں پر تم ظاہر ہو گئے تو یا تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا مجبور کر دیں گے کہ ان کا مسلک اختیار کر لو۔ اگر ایسا ہوا تو وہ تمہیں کامیابی کبھی نصیب نہیں ہوگی۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝

18:21 ادھر ہم نے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ لوگ ان کے حال سے واقف ہو گئے۔ اس دوران حالات بدل چکے تھے اور اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ ان نوجوانوں کے ہاتھوں پورا ہونا ہی تھا اور اس انقلاب کی کامیابی میں شک وشبہ کی کوئی بات نہیں تھی۔ (ملک میں توحید کا نظام قائم ہو گیا اور اپنی عمر پوری کرنے کے بعد وہ نوجوان وفات پا گئے۔) پھر لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگے کہ ان کی قبروں پر ایک نمایاں عمارت بنا دی جائے۔ ان کا رب بخوبی ان لوگوں کے احوال اور نیتوں سے واقف تھا۔ بالآخران لوگوں کو تجویز بالا رہی جو کہتے تھے کہ ہم یہاں ایک ایسی عبادت گاہ بنائیں گے جس کے ذریعے اللہ کے نام کا بول بالا ہوگا۔ [ایک مدت گزری کہ آنے والے لوگوں نے اس عبادت گاہ کو خانقاہ میں تبدیل کر دیا۔ ان انقلابی نوجوانوں کے مجاہدانہ کارناموں کو بھول کر لوگ ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھانے اور منتیں ماننے لگے پھر ایسی باتوں میں الجھنے لگے کہ ان میں کس کا درجہ زیادہ بلند تھا اور اصل میں وہ لوگ تھے کتنے؟]

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ ع 3 5 15

18:22 کچھ لوگ کہتے تھے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا دوسرے کہنے لگے کہ نہیں! وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ کچھ اندازے لگاتے رہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے کہ میرا رب ہی سب سے بہتر ان کی تعداد سے واقف ہے کہ وہ تعداد میں کتنے تھے؟ آپ بحث میں پڑنے کے بجائے اتنا کہہ دیا کیجئے کہ ان کا ٹھیک شمار اللہ ہی جانتا ہے اور کم لوگ اس بھولی بسری داستان کو صحیح صحیح جانتے ہیں۔ تم لوگ بھی اس بارے میں سرسری سی بات کرو اور لوگوں میں کسی سے غیر اہم باتوں کے بارے میں سوالات نہ کرتے پھرو۔ [ماضیء بعید اور مستقبل کے امور کا تعلق درحقیقت علم غیب سے ہو جاتا ہے جو صرف اللہ کو حاصل ہے۔]

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝

18:23 (اور علم غیب کے بارے میں انسان کی یہ حالت ہے) کہ تم خود بھی کسی سے یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں یہ کام ضرور کل کر دوں گا۔

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝

18:24 کیونکہ انسان اسی وقت کوئی کام کر سکتا ہے جب اللہ کے قوانین کے مطابق اس کے اسباب جمع ہوں۔ اگر انسانی حد تک ان اسباب کو جمع کرنے میں بھول چوک ہو جائے تو اپنے رب کے قوانین کی طرف توجہ کرو اور امید رکھو کہ

تمہارا پروردگار تمہیں بہترین راہنمائی عطا کرے گا۔ [لہٰذا کہنا یہ چاہیے کہ اللہ کی جانب سے اسباب میسر آ گئے تو میں یہ کام ضرور کرونگا۔]

وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝

18:25 (اس طرح اس امر کا تعلق بھی علم غیب سے ہے کہ) وہ نوجوان غار میں کتنا عرصہ رہے؟ کوئی کہتا ہے کہ وہ وہاں 300 سال رہے اور کوئی کہتا ہے نہیں! 309 سال رہے۔

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ۝

18:26 (اے پیغمبرؐ! آپ اس بحث میں نہ پڑیں) فرمایئے اللہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ وہاں کتنا عرصہ رہے؟ ہر وہ بات جو انسان کے حواس کے بس میں نہ ہو اسے غیب کے امور کہا جاتا ہے اور غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور وہ کائنات کی ہر شے کو جانتا ہے۔ وہی سب سے بہتر دیکھنے والا اور سننے والا ہے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ [اصحاب کہف نے اللہ ہی کو اپنا مددگار بنایا تھا اور یہی ان کا پیغام تھا۔]

وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

18:27 (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے پروردگار کی کتاب کو جو آپ پر وحی کی جاتی ہے لوگوں تک پہنچاتے رہیے۔ یہ اللہ کے ابدی قوانین ہیں جنہیں کوئی بدل نہیں سکتا اور تم لوگوں کو ایک اللہ کے سوا کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ [کلمات الٰہی یعنی اللہ کے قوانین تھیوری میں اور سنت الٰہی یعنی اللہ کے قوانین جو کائنات میں عملی طور پر نافذ ہیں۔]

[38:23, 40:85, 33:62, 33:38, 18:27, 17:77, 10:64, 6:116, 6:34, 6:19]

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

18:28 (اصحاب کہف کے قصے میں صبر و استقامت کا سبق ہے۔) اے پیغمبر! آپ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے لائحہ عمل (پروگرام) پر عزم و استقامت کے ساتھ جمے رہیے۔ یہ لوگ ایسے ہیں جو صبح و شام اللہ کی رضا کے لئے اپنے پروردگار کی دعوت کو عام کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ ہرگز ان سے نظر نہ پھیریں اور دنیاوی زندگی کی زینت آپ کو ایسا سوچنے بھی نہ دے۔ آپ کسی ایسے شخص کی بات پر توجہ نہ کریں جس کے دل کو ہمارے قانون ہدایت نے ہم سے اور ہماری یاد سے غافل کر دیا ہے، جو اپنی خواہشوں کی پیروی کرتا ہو یہاں تک کہ اس کا معاملہ (اللہ کی نگاہ میں) حد

سے گزر چکا ہو [89:29-30, 8:52-54, 6:52]

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

18:29 لوگوں سے کہہ دیجئے کہ یہ کتاب تمہارے رب کی جانب سے سراسر حق ہے اس کے باوجود جس کا جی چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے البتہ جو لوگ کمزوروں پر ظلم کرنے والے اور حقوق انسانی کو پامال کرنے والے ہیں۔ (انہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ ہم نے ایسے ظالموں کے لئے آتش تیار کر رکھی ہے جو انہیں ایک خیمے کی شکل میں گھیرے ہوئے ہوگی۔ جب وہ پانی مانگیں گے تو ان کی اپنی جھلسا دینے والی حرکات ان کے چہروں پر شعلے بھڑکائے گی۔ اور جو اذیتیں انہوں نے دوسروں کو پہنچائی تھیں انہی اذیتوں کے گھونٹ انہیں پینے کے لئے دیئے جائیں گے۔ کتنا خوفناک ہے پینے کا یہ گھونٹ اور کتنی تکلیف دہ ہے ان کے آرام کرنے کی جگہ۔ [9:34-35]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝

18:30 البتہ جو لوگ قرآن کے دیئے ہوئے نظام حیات پر یقین رکھیں گے اور اس کے ارشاد کردہ صلاحیت بخش لائحہ عمل (پروگرام) پر عمل کریں گے تو ہمارا قانون ہے کہ ہم کسی ایسے اچھے کام کرنے والے کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ ع 9 16

18:31 یہی لوگ ہیں جن کے لئے ہمیشہ سرسبز رہنے والے باغ ہیں جن میں رحمت الٰہی کی نہریں بہتی ہیں۔ ان کی خوشحالی کا یہ عالم ہوگا کہ وہ سونے کے کنگن اور سبز ریشم کے لباس پہنے ہوں گے۔ (جو عزت و اکرام کی علامت ہوں گی۔) اور وہ عزت و اکرام کے تخت پر نرم تکیے لگائے بیٹھا کریں گے۔ یہ کیا ہی خوب خوشگوار معاوضہ ہے۔ ایسی آسائشیں جو ان کے لئے شاہانہ وقار کی بلندی کا باعث ہوگی۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝

18:32 ان کے لئے ایک مثال بیان کر دیجئے کہ دو آدمی تھے جن میں ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عنایت کئے تھے اور ان کے گرد کھجوروں کے درخت لگا دیئے تھے اور درمیان میں طرح طرح کی زراعت پیدا کر دی تھی۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝

18:33 یہ دونوں باغ بہت پھل پھول پیدا کرتے اور اس پیداوار میں کبھی کمی نہ ہوتی تھی کیونکہ ہم نے ان دونوں

باغات کے درمیان ایک نہر جاری کر رکھی تھیں۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝

18:34 ہر طرح کے ثمر سے وہ شخص مالدار ہو گیا تو اپنے دوست سے باتوں باتوں میں ایک دن کہنے لگا دیکھو! میں تم سے کہیں زیادہ خوشحال ہوں اور مال و دولت کے علاوہ میرے گروہ اور جماعت بھی کتنے زیادہ ہیں۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝

18:35 وہ کہتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا تو گویا تکبر کی بنا پر خود اپنی ذات پر ظلم کر رہا تھا۔ بولا' میں نہیں سمجھتا کہ میرا مال و جائداد کبھی تباہ ہو سکے گی۔

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝

18:36 میرے خیال میں انقلاب کی گھڑی یا قیامت کبھی برپا نہ ہو گی۔ اگر بالفرض میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی گیا تو مجھے وہاں اس سے بھی بہتر مقام ملے گا۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝

18:37 بالآخر اس کے دوست نے اسکی باتوں کے درمیان کہا' کیا تو اس ہستی کے قانون مکافات سے انکار کرتا ہے جس نے تیری تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا' پھر اس کو بذریعہ ارتقا نطفے سے آگے بڑھایا اور پھر تجھے ایک آدمی کی شکل میں نمودار کر دیا۔ [کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے باغات کی شادابی میں قانون الٰہی کا کوئی دخل نہیں؟ [56:63-73, 28:78]

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝

18:38 لیکن میرا رب تو وہی اللہ ہے جو تمام کائنات کی نشو و نما کرتا ہے۔ میں تو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔ (خود اپنی ہنرمندی کو بھی نہیں۔) [28:78]

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝

18:39 کیا ہی اچھا ہوتا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوتا تو کہتا' میں شکر گزار ہوں اس اللہ کا جس کے قانون کے مطابق یہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور کسی ہستی میں یہ طاقت نہیں کہ اللہ کے سوا یہ چیزیں پیدا کر سکے۔ اگر تو مجھے مال و اولاد میں خود سے کم تر دیکھتا ہے تو۔

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝

18:40 تو کیا عجب کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر چیز عطا فرما دے یا یہ کہ اس کے قانون کے مطابق تیرے باغ پر کوئی ایسی آسمان سے ناگہانی آفت آ پڑے۔ اور وہاں مٹی کے بنجر تودوں کے سوا کچھ نہ رہ جائے۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝

18:41 یا ایسا ہو کہ ایک صبح وہ دیکھے کہ تیری نہر کا پانی اتنا نیچے اتر جائے کہ تو کسی صورت اسے واپس نہ لا سکے۔

[67:20]

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝

18:42 بالآخر اس کے کئے کرائے کے سب ثمر کو تباہی نے گھیر لیا۔ وہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ آہ! میں نے ان باغات پر کتنا خرچ کیا تھا اور آج سب کچھ اپنی چھتریوں پر گر پڑا۔ پھر اس نے کہا' کاش! میں اپنے پرودگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝

18:43 اور جن ساتھیوں پر اسے ناز تھا وہ اللہ کے قانون مکافات کے مقابلے میں کچھ کام نہ آ سکے۔ وہ کسی طرح سے اپنی مدد نہ کر پایا۔

ع 5 13 17 هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝

18:44 یہ مثال یہاں اس لئے بیان کی گئی ہے کہ کائنات میں تمام تر اقتدار برحق صرف اللہ کا ہے۔ زندگی اس کے احکام کے مطابق بسر کی جائے تو اس کا اجر نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝

18:45 لوگوں سے دنیاوی زندگی کی ایک مثال اور بیان فرما دیجئے جیسے ہم نے بلندیوں سے زمین پر پانی برسایا تو زمین کی ہلکی پھلکی نباتات اس کے ساتھ مل کر بڑھنے پھولنے لگی لیکن وہ ہمیشہ قائم رہنے والی نہ تھی بلکہ جلد ہی سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو گئی اور ہوائیں اسے ادھر سے ادھر اڑاتی پھرتیں۔ اللہ ہر شے پر کامل اقتدار رکھتا ہے۔ (اسی اللہ کا قانون یہ ہے کہ اس کھیتی کی دیکھ بھال کی گئی ہوتی تو وہ پروان چڑھتی۔ انسان بھی اپنی زندگی کی فصل کی نگہداشت قوانین الٰہی کے مطابق کرے تو اسے ایسے باغات ملیں گے جنہیں کبھی زوال نہیں۔)

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ۝

18:46 مال، دولت اور اولاد دنیا کی رونق اور زینت ہیں (7:32) یہ زندگی کا انتہائی مقصد نہیں۔ ہمیشہ باقی رہنے والی وہ نیکیاں ہیں جن سے انسان کی اپنی صلاحیتیں نکھریں اور ایسے اعمال جن سے معاشرے کی اصلاح اور ترقی ہو۔ اصل خیر تمہارے رب کی نگاہ میں یہی ہے جس کا معاوضہ بھی خوب تر ہے۔ ایسا پاکیزہ اجر جس کے لئے انسانوں کو آرزو رکھنی چاہیے۔ [19:76]

وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝

18:47 یہ نتائج اس دن سامنے آ جائیں گے جب ہم اہل قوت و مال اور اہل اقتدار لوگوں کو ان مقامات سے ہلا دیں گے جہاں وہ پہاڑوں کی طرح جمے بیٹھے ہیں اور معاشرے کے روندے ہوئے لوگوں کو اونچے مرتبے عطا کریں گے۔ ہم سب کو اس طرح یکجا کریں گے کہ کسی کو چھپنے کا یارا نہیں ہوگا اور سب انسان برابر ہوں گے۔ [18:48]

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝

18:48 سب لوگ آپ کے پروردگار کے قانون کے سامنے ایک ہی صف میں کھڑے ہوں گے۔ پھر انسانی معاشرے کی وہی حالت ہو جائے گی جس حالت میں ہم نے انہیں شروع میں پیدا کیا تھا یعنی تمام بنی نوع انسان ایک ہی معاشرہ (کمیونٹی) ہوگا۔ تم لوگ تو سمجھتے تھے کہ ہم نے تمہارے لئے یہ دن مقرر ہی نہیں کیا تھا۔ [10:19, 2:213]

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ ع 6 5 18

18:49 اس دور میں اس کتاب (قرآن) میں دیا گیا نظام حیات نافذ العمل ہوگا۔ اس کے احکام کو دیکھ کر انسانی حقوق پامال کرنے والے اور دوسروں کی محنت کا پھل چھیننے والے خوف سے کانپ رہے ہوں گے اور پکارتے ہوں گے، ہائے! شامت یہ کیسی کتاب ہے جو نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی بات کو۔ کوئی حکم ایسا نہیں ہے مگر اس کتاب نے اسے لکھ رکھا ہے اور یہ نظام کیسا ہے جس میں ہر شخص کا کیا اس کے سامنے آ جاتا ہے۔ یقیناً (اے پیغمبرؐ!) آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝

18:50 (شروع میں جب انسان کو تخلیق کیا گیا تھا 18:48) ان ارشادات کو یاد کرو جب ہم نے کائنات کی قوتوں

کو حکم دیا کہ وہ آدم کے خدمت گزار بنیں۔ سب نے وعدہ کیا لیکن اس کے سرکش جذبات نے آدم کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا۔ ابلیس کیا تھا؟ انسان کے مخفی باغیانہ جذبات جو اپنے پروردگار کے حکم کے منکر ہوئے جبکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ۔ابلیس اور اس کے یہ ساتھی معاشرے کو جہنم بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اس طرح خود پر ظلم کرتے ہیں انہیں اس کے بدلے میں تباہی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ [2:30-38]

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝

18:51 میں نے انہیں نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا اور نہ خود انہوں نے اپنی خلقت دیکھی ہے نہ میں ناتواں تھا کہ مجھے کسی کو اپنا دست و باز و بنانے کی ضرورت پڑتی۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝

18:52 جس دن اللہ مشرکین سے کہے گا کہ اب ان کو پکارو جنہیں تم میرے شریک سمجھا کرتے تھے۔ وہ ان کو پکاریں گے مگر وہ ان کو کچھ جواب نہ دے سکیں گے اور ہمارا قانون ان کے درمیان خلیج حائل کر دے گا۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ ع 7 4 19

18:53 مجرموں کے پیچھے ان کی کارستانیوں کی آگ بھڑک رہی ہوگی اور وہ سوچتے ہوں گے کہ اس آگ میں اب گرے کہ جب گرے اور انہیں وہاں سے فرار کی کوئی راہ میسر نہ ہوگی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝

18:54 دیکھو! ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے آیات کو مختلف زاویوں سے بیان کر دیا ہے۔ اور طرح طرح کی مثالیں پیش کر دی ہیں لیکن انسان کی یہ حالت ہے کہ وہ سب چیزوں سے زیادہ بڑھ کر بحث و جدل میں مبتلا ہوتا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝

18:55 جب لوگوں کے پاس روشن راہنمائی آ گئی تو کس چیز نے انہیں اسے قبول کرنے سے روکا کہ وہ اپنے پروردگار سے اس کے قانون پر چلتے ہوئے سامان حفاظت طلب کریں۔ یہی کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی راہ پر چلنا چاہتے تھے پھر ان پر بھی وہی ہوا جو گزری ہوئی نسلوں کی طرح ہوتا رہا یہاں تک کہ ہمارا عذاب ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝

18:56 ہم تو اپنے پیغمبروں کو اس لئے بھیجتے ہیں تا کہ وہ لوگوں کو راہ راست پر چلنے کے عمدہ نتائج کی خوشخبری دیں اور غلط روش زندگی اختیار کرنے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ البتہ جو لوگ سچائی سے انکار کا طور اپناتے ہیں وہ بے سند بحث و تکرار کرتے ہیں کہ کسی طرح سچ کو جھٹلا سکیں اور میری آیات و تنبیہات کو ہنسی میں اڑا دیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

18:57 اپنے آپ پر ظلم کرنے والا اس شخص سے بڑھ کر کون ہوگا جس کے سامنے اس کے پروردگار کی آیات و احکام پیش کیے جائیں اور وہ ان سے منہ پھیر لے۔ اور اس حقیقت کو بھلا دے کہ اس نے کیسے کام اپنے لئے آگے بھیجے ہیں۔ ہمارے قانون کے مطابق ایسے لوگوں کے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں جن سے ان میں غور و فکر کی صلاحیت ہی نہیں رہتی اور ان کے کانوں میں گویا ایسی گرانی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ صداقت سن ہی نہیں سکتے۔ تم کتنا ہی انہیں راہِ روشن کی طرف بلاؤ وہ کبھی راہ پر نہیں آئیں گے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا ۝

18:58 (اے پیغمبرؐ!) آپ کا پروردگار مغفرت کرنے والا نہایت رحمت والا ہے۔ اگر وہ ایسے لوگوں کو ان کی کرتوتوں کے سبب فوراً پکڑنے لگے تو ان پر جلد عذاب نازل کر دے لیکن ان کے لئے مہلت کا ایک وقفہ مقرر ہے جس کے بعد انہیں چھٹکارے کا موقع نہ مل سکے گا۔ [جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے افراد اور قوموں کے لئے قانون الٰہی میں مہلت کا وقفہ ہوتا ہے جس کے دوران لوگ عذاب سے پہلے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ جب اللہ کی رحمت اور رحمان اور رحیم ہونے کا ذکر ہوتا ہے تو ان الفاظ کا مفہوم بہت وسیع ہوتا ہے یعنی جس طرح رحم مادر نہایت سلیقے کے ساتھ جنین یا طفل کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ جنین تکمیل کے سب مراحل مکمل کر لے۔ اسی طرح اللہ رحمان و رحیم اپنی رحمت کے ذریعے پوری کائنات کی نشوونما کرتا چلا جاتا ہے۔]

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ ع 6 20

18:59 (ہمارا غیر متبدل قانون ہمیشہ یہی رہا ہے۔ 18:55) یہ جو پہلے کی بستیاں ہمارے قانون کے مطابق پہلے تباہ ہوئی ہیں محض اس لئے کہ انہوں نے انسانی حقوق پامال کئے تھے۔ ظلم و جبر کی راہ اپنائی تھی اور انہیں وقفہ مہلت پورا ہونے کے بعد حسب وعدہ ایک مقررہ وقت پر تباہ کر دیا تھا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝

18:60 (ان بستیوں نے احکام الٰہی کو چھوڑ کر اپنی محدود عقل کے مطابق نظام ہائے زندگی قائم کئے تھے۔ انسان کی محدود عقل اور وحی کی ازلی اور ابدی صداقت کو سمجھنے کے لئے وہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے جو موسیٰ کو (نبوت ملنے سے پہلے) پیش آیا تھا۔ ایک دن موسیٰ نے اپنے نوجوان ساتھی سے کہا' میں اپنی علم کی تشنگی بجھانے کے لئے عقل وبصیرت کا سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ دونوں دریا مل جائیں خواہ اس سفر میں میری عمر بھی جائے۔ [ایک دریا انسانی عقل کا دوسرا علم وبصیرت کا۔ انسانی عقل موجودہ حالات اور اسکا فوری ردعمل پیش کرتی ہے جس سے انسان اپنے حالات کا فوری حل تلاش کرتا ہے اور ان چیزوں کو نہیں جانتا جو ان حالات کے پیچھے پوشیدہ طور پر کارفرما ہے۔ لیکن دوسرا علم وبصیرت کا وہ سرچشمہ ہے جو انسان کو وہ چیزیں بتاتا ہے جو اس کی آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ یہی وہ علم وبصیرت کا شعور ہے جو وحی کی روشنی میں وسیع ہو جاتا ہے اور جس سے انسان اپنی زندگی کی مشکلات کا مستقل حل اور دائمی جنت پا جاتا ہے۔]

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝

18:61 لیکن جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو وہ اس مچھلی کو بھول چکے تھے جو انہوں نے زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھی تھی۔ مچھلی نے اپنا راستہ بنایا اور دریا میں غائب ہو گئی۔ [نوٹ کیجئے کہ زندہ مچھلی ہزاروں برس سے دنیا بھر کے لوگوں میں دنیاوی زندگی اور اس کی آسائشوں کی علامت ہے یعنی موسیٰ" وحی کے نزول سے پہلے ہی دنیا کی معمولی آسائشوں سے بے پرواہ ہو گئے۔]

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝

18:62 جب دونوں کچھ ہی دور اور چلے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان ساتھی سے کہا' ہم دونوں کے لئے کھانے کا انتظام کرو۔ اس طویل سفر سے ہم کافی تھک گئے ہیں۔

قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝

18:63 ان کے ساتھی نے کہا' یاد کیجئے کہ جب ہم نے چٹان کے پاس کچھ دیر آرام کیا تھا اس وقت میں مچھلی وہیں بھول گیا تھا اور میرے منتشر خیالات نے اس بات کا ذکر کرنا یاد نہ رہنے دیا۔ پھر کتنے عجیب طریقے سے وہ مچھلی دریا میں اپنا راستہ بنا گئی۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

18:64 موسیٰ نے جواب دیا' یہی تو وہ جگہ ہے جسے ہم ڈھونڈ رہے تھے۔ پھر وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر کچھ دور واپس لوٹ گئے۔ [یہی وہ مقام تھا جہاں انسانی عقل اور وحی کے دریا آپس میں ملے تھے۔ غور فرمایئے کہ اس مقام پر موسیٰؑ کے ساتھی کا ذکر ختم ہو جاتا ہے کیونکہ قرآن غیر ضروری تفصیلات میں نہیں جاتا۔]

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝

18:65 (موسیٰؑ نے اس علم و بصیرت کی وسیع وادی میں سفر کی ابتدا کی۔) موسیٰ کو وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ملا جسے ہم نے اپنی جناب سے رحمت سے نوازا تھا اور اپنی جناب سے علم عطا کیا تھا۔ [اب جو صاحب علم انہیں ملے ہیں اور بظاہر عجیب کام کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی کوئی حقیقی شخصیت نہیں۔ آیات میں موسیٰؑ کے ذہنی سفر کا ذکر ہے۔ اکثر مفسرین نے اس تصوراتی صاحب کو خضر کا نام بھی دیا ہے اور بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ آج بھی بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں لیکن اس عقیدے کی کچھ دلیل ثبوت یا برہان آپ کو قرآن کریم میں نہیں ملے گا۔]

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

18:66 [اب موسیٰؑ کے تصوراتی سفر کا نئی سمت میں آغاز ہوتا ہے۔] موسیٰ نے اس شخص کو کہا' کیا میں آپ کے ہمراہ چل سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ علم و رشد سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

18:67 اس شخص نے کہا' لیکن یقینی بات ہے کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰي مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝

18:68 اور تم صبر کیسے کر سکو گے جبکہ تم کوئی ایسی بات دیکھو گے جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو گی۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝

18:69 موسیٰ نے کہا' انشاءاللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی نافرمانی کسی بات میں نہ کروں گا۔

ع 9 11 21 قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝

18:70 اس شخص نے کہا' ٹھیک ہے۔ اگر تم میرے ساتھ چلتے ہو تو مجھ سے کچھ سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں خود تم سے کسی بات کا ذکر کروں۔

فَانْطَلَقَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ۝

18:71 پھر وہ دونوں چلے۔ یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس شخص نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰ بولے' آپ نے کشتی میں شگاف کر دیا ہے تا کہ اس میں سوار لوگ غرق ہو جائیں!

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

18:72 اس شخص نے موسیٰ سے کہا 'میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ ضبط سے کام نہ لے سکو گے'

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝

18:73 موسیٰ نے کہا' جو بھول مجھ سے ہوئی اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملے میں مجھ پر سختی نہ کیجئے۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا نُّكْرًا ۝

18:74 پھر دونوں چلے یہاں تک کہ راستے میں انہیں ایک لڑکا ملا اور اُس شخص نے اسے مار ڈالا۔ موسیٰ بولے' آپ نے ایک بے گناہ جان کو مار ڈالا۔ کیا اس نے ناحق کسی کا خون بہایا تھا؟ آپ نے یہ تو بہت ہی بری بات کی ہے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

18:75 اس شخص نے کہا' کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝

18:76 موسیٰ بولے' اب اس کے بعد میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے۔ آپ نے مجھ سے کافی بہانے سن لئے ہیں۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝

18:77 خیر! وہ دونوں پھر چلے۔ جب وہ ایک بستی میں پہنچے تو انہوں نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ ہمارے کھانے کا انتظام کر لو تو انہوں نے مہمان داری سے صاف انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو کسی وقت بھی گر سکتی تھی۔ اس شخص نے اس کی مرمت کر کے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا کہ' اگر آپ چاہتے تو ان سے اس کام کا معاوضہ لے سکتے تھے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝

18:78 اس شخص نے کہا' اب مجھ میں اور تم میں علیحدگی کا وقت آ گیا ہے' [تم نے اعتراض اس بات پر کیا ہے کہ معاوضہ کیوں نہیں لیا؟] لیکن اب میں تمہیں ان باتوں کی صحیح وجہ بتاتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝

18:79 وہ کشتی غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے گزر اوقات کرتے تھے اور میں نے اس کشتی کو عیب دار اس لئے بنایا کہ ان لوگوں کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی چھین لیتا تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝

18:80 اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ بہت نیک اور امن پسند تھے لیکن یہ لڑکا بہت سرکش اور قانون شکن تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اس کے والدین اس کے جرائم کی وجہ سے مشکل میں نہ پڑ جائیں۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝

18:81 ان کا پروردگار انہیں اس کے بدلے اور اولاد عطا کر دے گا جو لوگوں کا خیر اندیش ہو اور معاشرے میں فائدہ مند کام کرے۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ ع 10 12 1

18:82 اور وہ جو دیوار تھی وہ بستی کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور ان کے نیک باپ نے اس دیوار کے نیچے ان لڑکوں کا خزانہ چھپا رکھا تھا۔ تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور پھر وہ اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے اور میں نے کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ ہے ان باتوں کی حقیقت جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

[ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ خضر نام کے کسی پیغمبر کا ذکر قرآن میں نہیں۔ یہ تینوں واقعات جو بیان ہوئے ہیں یہ واقعات نہیں بلکہ موسیٰؑ کا تصور ہے جس میں وہ عقل اور وحی میں فرق سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔]

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝

18:83 [یہ تو تھی قبل از نبوت موسیٰؑ کی جستجوئے حق کی داستان] اے رسول! لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہیے کہ میں تم سے اسکا کچھ حال بیان کرتا ہوں۔ [بعض دیگر مفسرین کی طرح ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ ذوالقرنین دراصل سلطنت فارس کے عظیم توحید پرست فرمانروا سائرس اعظم (Cyrus) تھے جن کا دور حکومت 590 تا 529 ق۔م ہے]

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الۡاَرۡضِ وَاٰتَيۡنٰهُ مِنۡ كُلِّ شَيۡءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾

18:84 ہم نے اسے زمین میں مضبوط اقتدار عطا کیا تھا اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ضروری اسباب بھی مہیا کئے تھے۔

فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

18:85 وہ ایک مہم پر روانہ ہوا اور ہمیشہ کی طرح صحیح مقاصد کے لئے صحیح طریقے اختیار کئے۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾

18:86 (وہ Lydia ''لیڈیا'' کے مغربی علاقوں سے ہوتا ہوا بحیرہ ءاسود (Black Sea) جا پہنچا۔ وہاں اسے ایسا دکھائی دیا جیسے سورج بحیرہ اسود کے سیاہ پانی میں ڈوب رہا ہے۔ اس کے قریب ہی اسے ایک قوم ملی (جنہوں نے بلاسبب ذوالقرنین سے جنگ چھیڑ دی اور شکست کھائی۔) ہم نے کہا 'اے ذوالقرنین! تمہیں اختیار ہے چاہو تو انہیں سزا دو اور چاہو تو ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸۷﴾

18:87 ذوالقرنین نے وہاں اعلان کروایا 'اب جو کوئی کمزوروں پر ظلم کرے گا یا حقوق انسانی کو پامال کرے گا ہم اسے سزا دیں گے۔ پھر ایسا شخص سخت ترین سزا پانے کے لئے اپنے رب کے حضور لوٹایا جائے گا۔

وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالۡحُسۡنٰى ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا ﴿۸۸﴾

18:88 لیکن جو کوئی بھی نظام الٰہی کی صداقت پر ایمان رکھے گا اور سماجی فلاح و بہبود کے کام کرے گا ہم اسے دلکش انعام عطا کریں گے اور ہم اسے اس کے ان کاموں میں ہر طرح کی سہولت فراہم کریں گے۔ [گزشتہ دونوں آیات میں ذوالقرنین نے صیغہء جمع استعمال کیا ہے۔ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کے تحت اللہ نے بھی اپنے لئے دونوں صیغے واحد و جمع ''میں اور ہم'' استعمال فرمائے ہیں۔ ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ہم کلامی سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذوالقرنین یا سائرس اعظم غالباً ایک صاحب وحی پیغمبر تھے۔ ان کے اقوال و کردار سے بھی یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔]

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

18:89 (مغرب کے اس علاقے میں امن و سلامتی کا ماحول پیدا کرنے کے بعد ذوالقرنین مشرق کی جانب ایک مہم پر

روانہ ہوئے) انہوں نے ایک بار پھر صحیح مقصد کے لئے صحیح طریقہ اختیار کیا اور اک مہم پر روانہ ہوئے۔ [یہ آج کے افغانستان صوبہ بلخ کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔]

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ

18:90 (یہ مہم مشرق کی جانب تھی۔) اس مہم میں ذوالقرنین ایک ایسی قوم تک جا پہنچے جو کھلے میدانوں میں رہتی تھی۔ ہم نے ان پر سورج کی طرف سے کوئی اوٹ نہیں بنائی۔

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝

18:91 یہ تھی ان کی حالت زار۔ اس کے برعکس ذوالقرنین کے پاس جو ساز و سامان تھا اس کا ہمیں خوب علم تھا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝

18:92 (اپنے وسائل سے اس خانہ بدوش قوم کی مدد کرنے کے بعد) ذوالقرنین نے اپنا سفر جاری رکھا۔ (اور اس بار کا کیشیا چیچنیا جا پہنچا)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝

18:93 جب ذوالقرنین دو عظیم پہاڑی سلسلوں کے درمیان پہنچا تو وہاں اسے ایک ایسی قوم ملی جو اس کی بات کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝

18:94 ان لوگوں نے (ترجمان کے ذریعے) کہا 'اے ذوالقرنین! اس پار یاجوج و ماجوج کے وحشی قبائل آباد ہیں جو زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں آ کر لوٹ مار کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ ہمارے اور ان کے درمیان اس پہاڑی درے کو ایک دیوار بنا کر بند کر دیں تو ہم آپ کو باقاعدہ خراج دینے کے لئے تیار ہیں۔ [دیکھئے: 21:96 آیت نمبر 9:29 بھی ملاحظہ فرمائیے اور نوٹ کیجئے کہ جزیہ = تاوان جنگ اور یہاں خراج = باقاعدہ ادائیگی Tribute]

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝

18:95 ذوالقرنین نے کہا 'میرے پروردگار نے جو کچھ مجھے عطا کر رکھا ہے وہ بہت ہے۔ مجھے تم صرف افرادی قوت فراہم کر دو پھر میں تمہارے اور ان کے درمیان روک بنا دوں گا۔

اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ قِطۡرًا ﴿۹۶﴾

18:96 مجھے لوہے کے بڑے بڑے تختے لا کر دو۔ (اس کے انجینئروں نے اپنی ماہران کاریگری سے اس پہاڑی درے کو بند کر دیا۔ زیر نظر آیات میں صیغہء واحد متکلم کا استعمال ہو رہا ہے لیکن یہ انداز ذوالقرنین، اس کی افواج اور ماہرین کے مابین گفتگو کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔) جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار اٹھا کر ان کے برابر کر دی تو اس نے کہا کہ اب بھٹیاں سلگاؤ اور انہیں ہوا دو جب اس طرح لوہا سرخ ہو گیا تو کہا 'اب پگھلا ہوا تانبہ لاؤ تا کہ اس پر انڈیل دیا جائے'

فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ یَّظۡہَرُوۡہُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَہٗ نَقۡبًا ﴿۹۷﴾

18:97 اس طرح اب وہ دونوں جنگجو قبیلے یاجوج اور ماجوج نہ تو اس دیوار پر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔

قَالَ ہٰذَا رَحۡمَۃٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ۚ وَکَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا ﴿۹۸﴾

18:98 بادشاہ نے کہا 'یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے۔ بہر حال جب میرے رب کے قانون کے مطابق اس دیوار کی مدت پوری ہو جائے گی تو یہ زمین کے ساتھ ہموار ہو جائے گی اس لئے کہ میرے پروردگار کا حکم اور قانون اپنی جگہ اٹل ہے۔

وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا ﴿۹۹﴾

18:99 (ذوالقرنین نے ٹھیک کہا تھا کہ اس طرح کی تعمیرات وقت گزرنے کے ساتھ بے حیثیت ہو جاتی ہیں۔) تاریخ کے دھارے کے ساتھ ہمارے قانون کے مطابق کچھ قومیں دیگر قوموں پر حملہ آور ہوں گی۔ جنگ کی بگل بجیں گے اور سب قومیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے مقابل اکٹھی ہو جائیں گی۔

وَّعَرَضۡنَا جَہَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضَا ﴿۱۰۰﴾

18:100 اور اس دن ہم جہنم کو ان لوگوں کے قریب لے آئیں گے جو ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں۔

الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَکَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾ ع 11 19 2

18:101 وہ لوگ جنہوں نے گویا اپنی آنکھوں پر پردے ڈال رکھے تھے اور ان کے کان نصیحت کی بات سننے سے

عاری ہو چکے تھے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

18:102 کیا جو لوگ میرے اٹل قوانین سے انکار کرتے ہیں یا انہیں چھپاتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو مجھے چھوڑ کر اپنے ساتھی بنالیں گے۔ ہم نے تو ایسے کافروں کے لئے جہنم میں میزبانی کا سامان تیار کر رکھا ہے۔

قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ﴿۱۰۳﴾

18:103 کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ سب سے زیادہ گھاٹے میں رہنے والے لوگ اپنے اعمال کے سبب سے کون ہوں گے؟

اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾

18:104 یہ وہ لوگ ہیں جو دنیاوی زندگی میں اپنی تمام تر کوششیں غلط راہوں میں صرف کر دیتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ بنا رہے ہیں وہ بڑی اچھی کاری گری ہے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾

18:105 (ایسے لوگ ہر زمانے اور ہر معاشرے میں نظر آجاتے ہیں) وہ اپنے رب کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اس کا یقین ہی نہیں رکھتے کہ انہیں اپنے رب سے یعنی اس کے قانون مکافات سے ملنا بھی ہے۔ ان کا سب کچھ کیا کرایا اس طرح ضائع ہوگا کہ یوم قیامت میں ان کے اعمال تولنے کے لئے میزان تک کھڑی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ رُسُلِیۡ ہُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

18:106 یہ جہنم ان کے اعمال کا مناسب بدلہ ہوگی۔ وہ میرے احکام اور میرے پیغمبروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَہُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

18:107 ان کے برعکس جو لوگ ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین رکھیں گے اور معاشرے کی صلاحیت بڑھانے والے کام کریں گے تو ان کی مہمان نوازی کے لئے جنت کے اعلیٰ ترین حصے دونوں جہانوں میں انہیں ملیں گے۔

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡہَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

18:108 وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے اور انہیں کبھی آرزو بھی نہ ہوگی کہ کسی اور جگہ ان کی میزبانی کی جائے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝

18:109 فرما دیجئے' یہ سب اس عظیم کائنات کا حصہ ہوگا جس کی نشوونما کرنے والا میرا رب اس عظیم کارخانے کو چلا رہا ہے کہ اگر تمام سمندر اس کے قوانین کو لکھنے کے لئے روشنائی ہو جائیں تو انہیں لکھنے کے لئے وہ سمندر نا کافی پڑ جائیں اگرچہ ہم ویسا ہی سمندر اس میں اور شامل کر لیں۔ [31:27]

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ ع 12 9 3

18:110 (یہ سب اللہ رب العزت کی تخلیق ہے۔) کہیے کہ میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ بس مجھے وحی عطا کی گئی ہے کہ تم سب کے لئے صاحب اقتدار ہستی صرف ایک ہے تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ایسے کام کرے جو اور لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ معاشرے کی خامیوں کو دور کریں اور اپنی اور اوروں کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔ اور اپنے رب کی فرمانبرداری میں کسی کو شریک نہ کریں۔

سورۃ مریم

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 19 ویں سورۃ ہے اور یہ 98 آیات پر مشتمل ہے۔ ایک نہایت اہم اصول اس سورۃ میں دہرا کر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ عالم امر میں اللہ اپنے قوانین لامحدود علم وحکمت کے تحت بناتا ہے اور عالم خلق میں ان قوانین کو نافذ کر دیتا ہے اور پھر انہیں کبھی تبدیل نہیں کرتا۔

غور فرمایئے کہ اگر قوانین قدرت بدلتے رہتے مثلاً درخت سے ٹوٹ کر سیب آج زمین پر گرتا اور کل آسمان کی طرف پرواز کر جاتا یا آج پانی نشیب کی طرف بہتا اور کل بلندی کی طرف تو انسان کی تمام علمیت اور سائنس دھری کی دھری رہ جاتی۔ کشش ثقل، مقناطیسیت، بجلی، موسموں کا تغیر، برسات وغیرہ، بے شمار قدرتی مظاہر غیر متبدل قوانین کی زنجیروں میں جکڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس سورۃ کی مناسبت سے یہ بات قابل غور ہے کہ رحم مادر میں حمل کے لئے نر اور مادہ خلیوں کا ملاپ از بسکہ ضروری ہے۔ اللہ نے کتاب حکیم میں متعدد بار فرمایا ہے کہ قادر مطلق ہونے کے باوجود وہ اپنے قوانین کبھی نہیں بدلتا۔ عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش نصاریٰ ہی کر طرح مسلمانوں میں بھی بہت مشہور ہے۔ بلکہ ایک عقیدے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ یہود کے نزدیک عیسیٰؑ معاذ اللہ مریم اور یوسف نجار کے ناجائز بیٹے تھے۔ قرآن کریم نے حضرت مریم کو اس بہتان سے پاک کیا۔ ساتھ ہی ساتھ قدرت کے قوانین کو اٹل قرار دینے کے لئے آیت نمبر 6:101 میں صاف فرما دیا کہ اللہ کے یہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ اس کی کوئی صاحبہ ہی نہیں۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ صاحب یا ساتھی کے بغیر مریم کے یہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟

مریمؑ کا ذکر قرآن کریم میں بائیبل سے زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ غیر معمولی عزم و کردار کی خاتون تھیں۔ زکریاؑ مریمؑ کے بزرگ ہم عصر تھے اور دونوں تقریباً 13 صدیاں پہلے گزرے ہوئے ہارونؑ کی نسل میں تھے۔ یہ دونوں گھرانے کنعان میں مقدس خانقاہوں کے منتظم تھے۔ زکریاؑ مریمؑ کے بزرگ رشتے دار تھے۔ عیسیٰؑ اپنی والدہ کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یوسف نجار نسبتاً کم عمری میں فوت ہو گئے تھے۔ اہم بات یہ ہے کہ قرآن کریم نے مریمؑ کو اخت ہارونؑ (ہارونؑ کی بہن) بھی کہا ہے۔ مستشرقین اور بہت سے پادری اسے قرآن کی غلطی سمجھتے ہیں جو ان کی نادانی ہے۔ یہ درست ہے کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی ایک بڑی بہن بھی تھیں لیکن ان کا نام ''میریم'' تھا۔ Miriam پرانے زمانے میں اپنے کام یا فریضے کی مناسبت سے بہن بھائی کہہ لیتے تھے۔ خواہ ان کے درمیان صدیاں حائل ہوں۔

مریمؑ کو بزرگوں نے خانقاہ میں داخل کر دیا تھا۔ معترض پادری یہ بھول جاتے ہیں کہ بائیبل میں عیسیٰؑ کو آدم کا بیٹا بھی کہا ہے اور داؤدؑ کا بیٹا بھی۔ اسی طرح زکریاؑ کی بیوی ایلزبتھ (Elizbeth) کو بھی ہارونؑ کی بیٹی لکھا ہے۔ عیسیٰؑ کو ابن آدم قرار دینا صاف ظاہر کرتا کہ وہ دیگر انسانوں کی طرح پیدا ہوئے تھے۔ سورۃ مریم کی آیت نمبر 22 میں مریمؑ کو اپنے گاؤں سے دور جاتے بتایا گیا ہے۔ خانقاہ میں داخل لڑکیاں آج کی Nuns کی طرح شادی نہیں کیا کرتی تھیں لیکن مریمؑ تاریخ میں خانقاہیت کے خلاف پہلی مؤنث آواز تھیں لہٰذا مریمؑ یوسف نجار اور دونوں گھرانوں نے اس شادی کو خفیہ رکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ

19:1 کھیعص. ک ھ ی ع ص۔ کریم ھادی (راہنما) یامن (باعث سعادت) علیم، صادق کا فرمان ہے:

ذِكۡرُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۖ

19:2 یہ اس رحمت و نوازش کا بیان ہے جو آپ کے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر کی تھیں۔

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝

19:3 جب زکریا نے اپنے رب کو دبی آواز سے پکارا۔ [3:37]

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝

19:4 اور کہا کہ اے میرے پروردگار میں بڑھاپے کو آ پہنچا ہوں اور میری ہڈیاں تک کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر سفید بالوں سے چاندی کی طرح چمک رہا ہے۔ اور میں کبھی تجھ سے دعا کر کے بے مراد نہیں لوٹا۔ اے میرے رب!

وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۝

19:5 [ہمارے جد امجد (یعقوبؑ) کی برکات و خصوصیات اس گھرانے میں نسل بعد نسل منتقل ہوتی ہوئی مجھ تک پہنچی ہیں۔] میرے بھائی بندوں میں کوئی اس لائق نہیں جو اس وراثت کا اہل ہو سکے۔ ادھر میری بیوی ہے جو بانجھ ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی جانب سے وارث عطا فرما دے۔

يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

19:6 وہ میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کے تبرکات اور حسن کردار کا امین بھی اور میرے رب! اسے ایسا بنائیے

جس سے آپ راضی ہوں۔

يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۝

19:7 اللہ نے کہا 'اے زکریا! ہم تمہیں ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس کا نام یحییٰ رکھنا۔ ہم نے پہلے یہ نام کسی کا نہیں رکھا۔ [19:65] اور تمہاری نسل مین اس کی بلندیء کردار کی مثال نہ ملے گی۔ [اسم میں نام کے علاوہ علمی صلاحیت اور حسن کردار بھی شامل ہے]

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ۝

19:8 (زکریاؑ دعا تو کر بیٹھے لیکن قبولیت پر حیران بھی ہوئے) کہنے لگے 'میرے رب! میرے یہاں بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـًٔا ۝

19:9 وحی سے پیغام آیا 'ایسا ہی ہوگا آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میرے لئے یہ بہت آسان بات ہے۔ ہم نے تمہیں بھی تو پیدا کیا تھا جب تم کچھ نہ تھے۔ ["کذٰلک" سے مراد ہے اسی طرح جیسے انسانوں کے یہاں بچے پیدا ہوتے ہیں 3:39]

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّىۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

19:10 زکریا نے کہا 'میرے پروردگار! اس بارے میں میرے لئے حکم ہو تو ارشاد فرما دیجئے۔ اللہ نے کہا 'تمہارے لئے حکم یہ ہے کہ تین دن رات مسلسل لوگوں سے بات نہ کرو۔ [2:40 19:26 اس زمانے میں لوگ چپ کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ غالباً یہ حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ لوگ بے جا سوال کر کے اس بزرگ جوڑے کو پریشان نہ کریں 3:40 اور 21:90 سے معلوم ہوتا ہے کہ زکریاؑ کی بیوی کا بانجھ پن جڑی بوٹیوں کے علاج سے ٹھیک ہوگیا تھا۔]

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ۝

19:11 پھر وہ حجرے سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے اور اشاروں سے وحی کا پیغام پہنچایا کہ صبح و شام اپنے تمام فرائض بخوبی بجالاتے رہنا۔ (اور میری چند روزہ غیر موجودگی کے دوران سست روی نہ اختیار کر لینا۔)

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ۝

19:12 (یحییٰؑ بشارت کے مطابق پیدا ہوئے اور ہوشمندی کو پہنچے۔) ہم نے کہا 'قوانین الٰہی کی پوری پیروی کرنا۔ ابھی وہ چھوٹے ہی تھے کہ ہم نے انہیں حکمت اور دانائی عطا کی۔

وَّحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾

19:13 ہم نے اپنی جناب سے یحییٰ کو نرم دلی اور بے داغ کردار عطا کیا۔ انہوں نے حق پرستی کو اپنا شعار بنایا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی ذات کو برائیوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ۙ﴿۱۴﴾

19:14 وہ اپنے والدین کا بہت ادب کرتے اور ان کی ہر خدمت بجالاتے۔ ان سے ایکبار بھی اپنے والدین کے ساتھ سخت بات یا نافرمانی نہ ہوئی تھی۔ وہ نرم مزاج انسان تھے اور سرکش ہرگز نہ تھے۔

ع 1 15 4 وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ۚ﴿۱۵﴾

19:15 ان پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ فوت ہوئے اور اس دن بھی سلام ہے جب وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ۙ﴿۱۶﴾

19:16 اے پیغمبر! اب آپ اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے۔ اس واقعہ سے جب وہ خانقاہیت کی زندگی کو چھوڑ کر (اپنے گاؤں ناصرہ Nazareth) چلی گئی تھیں۔ جو خانقاہ سے مشرق کی سمت واقع تھا۔

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾

19:17 (طویل مدت خانقاہ میں رہنے کی وجہ سے) وہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتی تھیں۔ ایک دن ہم نے مریمؑ کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جو (انہیں خواب میں) ایک اچھے بھلے انسان کی شکل میں سامنے آیا۔

قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

19:18 مریم نے گھبرا کر کہا' اگر تو احکام الٰہی کا پابند ہے تو سن لے کہ میں تجھ سے اللہ رحمان کی پناہ لیتی ہوں۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

19:19 اس نے کہا' میں تو تمہارے پروردگار کا پیامبر ہوں۔ پیام یہ ہے کہ وہ تمہیں ایک پاکیزہ بیٹا عطا کرے گا۔

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

19:20 مریم نے کہا' یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ میرے یہاں بیٹا ہو جب کہ آج تک مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ اور میں ہمیشہ پاک دامن رہی ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

19:21 اس نے کہا' یہ اسی طرح ہوگا جیسے اور لوگوں کے یہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ اسباب پیدا کرنا میرے لئے آسان ہے۔ وہ بچہ لوگوں کے لئے حق و باطل کے پرکھنے کی نشانی ہوگا اور اس طرح ہماری طرف سے باعث رحمت بنے گا اور یہ بات اللہ کے یہاں طے پا چکی ہے۔[3:39, 19:9, 3:47-44]

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝

19:22 [مریمؑ کو شروع ہی سے خانقاہی زندگی پسند نہ تھی اور وہ قدرتی زندگی گزرانا چاہتی تھیں۔ لہٰذا ان کے گھر والوں نے خاموشی سے ان کی شادی ''یوسف نجار'' کے ساتھ کردی۔] جب مریم حاملہ ہوئیں تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ بستی سے دور چلی گئیں۔ [تاکہ خانقاہیت کے رسم و رواج توڑنے پر لوگوں کے طعنوں سے محفوظ رہیں۔ نوٹ کر لیجئے کہ چار میں سے تین انجیلوں میں عیسیٰؑ کے والد مریمؑ کے شوہر کا نام یوسف نجار لکھا ہوا ہے۔]

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝

19:23 وضع حمل کا وقت آیا تو ''دردِ زہ'' ان کو کھجور کے درخت کی طرف لے گیا۔ درد اور بے سروسامانی کی حالت میں مریمؑ نے بے ساختہ کہا' اے کاش! میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور آج بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝

19:24 نشیب کی طرف سے آواز آئی 'غم نہ کرو۔ تمہارے پروردگار نے یہاں ایک ندی رواں کر رکھی ہے۔

وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝

19:25 اس درخت کو ذرا سا ہلاؤ تم پر تازہ اور پکی ہوئی کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝

19:26 تو کھاؤ پیو اور قلب کو سکون پہنچنے دو۔ اگر تمہیں کوئی فرد ملے تو اسے اشارے سے کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمان کے لئے خاموشی کا روزہ رکھا ہے۔ لہٰذا آج میں کسی سے بات نہیں کر سکتی۔ [آنکھیں ٹھنڈی کرو = اطمینان رکھو۔ اپنے دل کو سکون پہنچاؤ = شاداں و فرحاں رہو۔ اس سورۃ کی آیت نمبر 10 میں زکریا کو بھی خاموشی کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔]

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ۝

19:27 [میاں بیوی بچے کو لے کر ملک شام میں جا بسے۔ عیسیٰؑ کو عالم شباب میں نبوت کا شرف عطا کیا گیا۔ پھر یہ

گھرانہ واپس بیت المقدس آ گیا۔] مریمؑ اپنے بیٹے کو جو کبھی ان کے شکم میں رہا تھا۔ اب نوجوان تھا لے کر اپنے ان لوگوں کے پاس آئیں۔ وہ کہنے لگے اے مریم! تم نے تو ایک عجیب کام کیا ہے۔ (کہ خانقاہ کے ضابطوں کو توڑ ڈالا۔)

يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖ﴿۲۸﴾

19:28 اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارا باپ بے کردار تھا اور نہ تمہاری ماں نے خانقاہ کے اصولوں سے بغاوت کی تھی۔ [مریمؑ ہارونؑ کی نسل سے تھیں اور 1300 برس پہلے ان کا بھی خانقاہ یا ہیکل سے گہرا تعلق تھا۔ اس اعتبار سے لوگوں نے مریم کو ہارون کی بہن کہہ کر پکارا۔]

فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا ؕ﴿۲۹﴾

19:29 مریم نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا تو لوگ کہنے لگے ہم اس سے کیسے بات کریں جو کل کا بچہ ہے۔ کل ہی تو جھولا جھولا کرتا تھا۔

قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ۖ اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۙ﴿۳۰﴾

19:30 عیسیٰ نے جواب دیا۔ دیکھو! میں بھی اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی اور شرفِ نبوت سے نوازا ہے۔

وَّجَعَلَنِىۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۖ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۚ﴿۳۱﴾

19:31 اور میں جہاں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ قائم کروں اور زندگی بھر یہی میرا طریق زندگی رہے۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىۡ ۫ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ۚ﴿۳۲﴾

19:32 [تم میری والدہ کے ساتھ زبان درازی کرتے ہو۔] لیکن میں ہمیشہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کروں گا۔ مجھے اللہ نے سخت مزاج اور بے برکت نہیں بنایا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ؕ﴿۳۳﴾

19:33 (میں جس اللہ کا پیغام لایا ہوں اس کے نزدیک) جس دن میں پیدا ہوا تو امن و سلامتی کے ساتھ اور جس دن مروں گا تو امن و سلامتی کے ساتھ اور جس دن مجھے اخروی زندگی عطا ہوگی میں پھر بھی امن و سلامتی میں ہوں گا۔

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ؕ﴿۳۴﴾

19:34 یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کی ٹھیک سرگزشت جس کے بارے میں لوگ اتنا اختلاف کرتے ہیں۔ [یہود ان کی

پیدائش کو قابل اعتراض ٹھہراتے ہیں اور نصاریٰ انہیں اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔]

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝

19:35 یہ بات اللہ کے شایانِ شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے۔ (اسے کسی مددگار کی ضرورت نہیں۔) وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو حکم کرتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝

19:36 اور عیسیٰ نے ہمیشہ یہی کہا' بے شک اللہ ہی میرا پروردگار ہے۔ لہٰذا تم سب اسی کی فرمانبرداری کرو۔ یہی متوازن راہ راست ہے۔ [3:50]

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝

19:37 لیکن اہل کتاب کے فرقوں نے باہم اختلاف پیدا کیا۔ جن لوگوں نے سچائی سے انکار کیا ان کے لئے بڑی خرابی ہے۔ اس دن ان کی کیا حالت ہوگی جب حقیقت حال سب پر ظاہر ہوجائے گی۔ وہ وقت منکرین حق کے لئے بڑا ہی سخت ہوگا۔

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝

19:38 جس دن وہ ہمارے سامنے آئیں گے اس دن بہت بڑھ کر سنتے اور دیکھتے ہوں گے لیکن آج سچائی سے بھٹکنے والے کتنی دور کی کھلی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ [50:22]

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ (وقف لازم)

19:39 (اے رسولؐ!) آپ انہیں اُس آنے والے دن سے باخبر کردیں کہ وہ کتنے پچھتاوے کا دن ہوگا جب سب امور کے فیصلے ہوجائیں گے۔ اس وقت تو یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور سچی بات کا یقین ہی نہیں کرتے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ۝ ع 2 25 5

19:40 انہیں جان لینا چاہیے کہ زمین میں اور اس کے اوپر جو کچھ ہے سب کے مالک ہم ہیں اور ہر طرح کے معاملات ہمارے قانون مکافات کے گرد گردش کرتے ہیں اور سب کو لوٹ کر ہمارے ہی پاس آنا ہے۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ۘ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ۝

19:41 (اے پیغمبرؐ!) آپ اس کتاب میں ابرھیم کا بھی تذکرہ کردیجئے جو نہایت سچے پیغمبر تھے۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ۝

19:42 انہوں نے اپنے باپ سے کہا تھا 'اے میرے والد! آپ ایسی چیزوں کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں نہ ہی آپ کے کچھ کام آسکیں۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَٱتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ۝

19:43 اے میرے والد! مجھے وہ علم عطا ہوا ہے جو آپ کو نہیں ملا لہٰذا میری پیروی کیجئے۔ میں آپ کو وہ راہ دکھادوں گا جو سیدھی منزل مقصود کی طرف جاتی ہے۔

يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝

19:44 اے میرے والد! شیطان کی یعنی اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کی اور اپنے آباؤ اجداد کے بتوں کی اور اپنے جذبات کی پرستش نہ کیجئے۔ شیطان تو اللہ رحمان کا نافرمان ہے۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ۝

19:45 اے میرے والد! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ اللہ رحمٰن کی زد میں آجائیں اس لئے کہ آپ اللہ کے نافرمانوں سے دوستی رکھتے تھے۔

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِي يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَٱهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝

19:46 ابراھیم کے والد نے غصے میں کہا 'اے ابراھیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اور اپنے آباؤ اجداد کے مذہب و مسلک سے بغاوت کر بیٹھا ہے۔ اگر تو نے یہ طور طریقہ ترک نہ کیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا۔ بہتر ہے کہ تو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جا۔ [ابراھیمؑ کے باپ آزر اپنے دور کے سب سے طاقتور بادشاہ نمرود شداد کے مہنت یعنی مہا پجاری تھے۔ پرانے زمانے میں مہنت کی قوت اور اتھارٹی بادشاہ جیسی ہوتی تھی۔ آزر اپنے بیٹے پر کفر کا فتویٰ لگا کر انہیں سنگسار کر سکتے تھے۔ ابراھیمؑ کے دور میں بابل کے بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا کرتا تھا۔ یہ شداد وہی نمرود ہے جس نے تاریخ میں پہلی بار نہایت خوبصورت بہشت بنائی تھی اور وہ خدائی کا دعوے دار بھی تھا۔]

قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝

19:47 ابراھیم نے جواب میں سلام علیک کہا یعنی آپ پر سلامتی ہو۔ میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرتا رہوں گا کہ وہ آپ کو ایمان عطا کر کے کفر کی تباہیوں سے محفوظ رکھے۔ وہ مجھ پر بہت ہی مہربان ہے۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّي ۖ عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝

19:48 ٹھیک ہے۔ میں آپ سب کو چھوڑتا ہوں اور انہیں بھی جنہیں آپ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں۔ میں صرف

اپنے رب کو پکارتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہ رہوں گا۔ [60:4]

فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ۝

19:49 پھر ابراہیم اپنے اہل خاندان کو اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ (اور ملک شام میں جا بسے) وہاں ہم نے انہیں اسحٰق جیسا بیٹا اور پھر یعقوب جیسا پوتا عطا کیا اور ان سب کو ہم نے شرف نبوت سے نوازا۔

وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ۝ ع 3 10 6

19:50 اور انہیں اپنی رحمتیں اور نعمتیں عطا کیں اور انہیں ایسی صادق قوت گویائی عطا کی جس کی بدولت ان کا ذکر ہمیشہ کے لیے بلند ہو گیا۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۝

19:51 (اے پیغمبرؐ!) اب اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی کیجئے۔ وہ بہت ہی مخلص انسان اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔

وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ۝

19:52 ہم نے انہیں طور سینا کے قریب اپنی بابرکت وحی سے نوازا۔ [ایمن = بابرکت = پرسعادت]

وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ۝

19:53 اور انہیں اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو بھی نبوت عطا کر کے مددگار بنایا۔ [وھب = تحفہ عطا کرنا۔]

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۝

19:54 (اے پیغمبرؐ!) اسی طرح قرآن میں اسمٰعیل کا ذکر کیجئے۔ وہ اپنے قول کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔

وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ۝

19:55 وہ اپنے گھرانے اور اپنے ساتھیوں میں نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ (کہ مناسب وقت پر اس نظام کو معاشرے میں قائم کیا جائے گا۔) وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بہت مقبول تھے۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ۝

19:56 اور اس کتاب میں ادریس کا احوال بھی بیان کیجئے۔ وہ بھی سچائی کے لئے ڈٹ جانے والے نبی تھے۔

وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝

19:57 اور ہم نے انہیں بہت بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔[4:158 لفظ رفع پر ان دونوں آیات میں غور فرمائیے]

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩

السجدة 5

19:58 یہ سب وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے نسل آدم میں سے نبوت کا درجہ عطا کیا تھا اور اپنی نعمتوں سے نوازا تھا۔ (تاریخی اعتبار سے سوچو تو) یہ سب ان لوگوں کی نسل میں سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کروایا تھا۔ اور ان میں بہت سے ابراھیم اور یعقوب کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں ہم نے بہترین راہنمائی عطا کی تھی اور منصب نبوت کے لئے چن لیا تھا۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جب اللہ رحمان کی آیات ان کے سامنے آتیں تو وہ سوز و گداز کے ساتھ اللہ کے سامنے سجدے میں گر پڑتے اور رقت قلب سے ان کے آنسو جاری ہو جاتے۔ (پھر وہ اپنی سب توانائیاں اللہ کے مشن کو کامیاب کرنے میں صرف کر دیتے۔ 25:23)

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝

19:59 لیکن ان کے بعد کچھ نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نظام صلوۃ کو چھوڑ دیا یعنی احکام الٰہی کے پیچھے چلنے کے بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے۔ (اگر انہوں نے ان پیغمبر کی آمد کا موقع بھی گنوا دیا تو) یہ بہت جلد اپنے تباہ کن انجام سے جا ملیں گے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝

19:60 لیکن ان میں سے جو لوگ صحیح راہ پر واپس لوٹ آئیں گے قرآن کے ضابطہء حیات پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کریں گے' اپنی اصلاح کریں گے اور لوگوں کے بگڑے کام سنواریں گے تو وہ دونوں جہانوں میں جنتی معاشرے کا لطف و کرم محسوس کریں گے اور بالآخر ہمیشہ کے لئے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ان کے نام و اکرام میں ذرا سی کمی نہ کی جائے گے۔

جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝

19:61 اللہ رحمان نے اپنے بندوں کے لئے دائمی بہشت کا وعدہ کر رکھا ہے جو اس وقت ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے لیکن اللہ رحمان کا وعدہ یوں سمجھو کہ پورا ہو ہی گیا اس لئے کہ وہ بڑا ہی محکم وعدہ ہے۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝

19:62 ان سدا بہار باغوں میں وہ کوئی ناشائستہ بات نہ سنیں گے۔ ہر طرف امن و سلامتی ہوگی اور ان کی مزید ترقی

اور ارتقاء کے لئے ہر طرح کا ساز و سامان مسلسل ملتا رہے گا۔

تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ۝

19:63 یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو دنیا میں امن و سلامتی کی راہ پر چلا ہو۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝

19:64 اور فرشتے کہتے ہیں ہم صرف آپ کے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہمارے سب امور ماضی کے، حال اور مستقبل کے اسی ایک پروردگار نے مقرر کر رکھے ہیں اور آپ کا رب کائنات کی دیکھ بھال سے گھڑی بھر بھی غافل نہیں ہوتا۔ [جذبہ، یقین، جراءت و استقامت، پاکیزہ خیالی، مستقبل کی اچھی امیدیں، خوش دلی، حوصلہ، وغیرہ یہ سب ملائکہ ہیں جو مستحقین جنت کا خوب ساتھ دیتے ہیں۔]

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ع 4 15 7

19:65 یہ سب اس پروردگار کی تخلیق ہے جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا پالنے والا ہے لہٰذا اسی کی محکومی اختیار کرو اور اس پر استقامت سے جمے رہو۔ کیا تمہارے علم میں کوئی ہے جو اس جیسا ہو؟

وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ۝

19:66 اور انسان ہے کہ کہتا رہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو پھر دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا؟

اَوَلَا يَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ يَكُ شَيۡـًٔا ۝

19:67 کیا انسان اس بات پر غور نہیں کرتا کہ ہم اسے پہلے بھی پیدا کر چکے ہیں جب وہ کوئی شے نہ تھا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝

19:68 (اے پیغمبرؐ!) عنقریب آپ کا رب ان سب کو اور ان کے باغی سرغنوں اور شیطان صفت ساتھیوں کے ساتھ انہیں جمع کرے گا۔ دنیا میں وہ میدان جنگ میں گھٹنوں کے بل جھکنے پر مجبور ہوں گے اور اسی طرح آخرت میں ہم انہیں جہنم کے گرد اکٹھا کریں گے۔ [45:28]

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۝

19:69 پھر ہم ہر جماعت سے ایسے لوگوں کو علیحدہ کر لیں گے جو اللہ رحمٰن سے سرکشی میں بہت بڑھے ہوئے تھے یعنی اس کے نظام کی سخت مخالفت کرتے تھے۔

ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝

19:70 ہم خوب جانتے ہیں کہ ان میں کون کون جہنم کے زیادہ مستحق ہیں۔

وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۝

19:71 تم (باغیوں) میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو جہنم کے سامنے پیش نہ کیا جائے۔ آپ کے رب کے یہاں یہ بات حتمی طور سے طے پا چکی ہے۔[21:99, 19:86, 19:69]

ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ۝

19:72 پھر ہم یہ بات دہراتے ہیں کہ امن وسلامتی کی راہ پر چلنے والوں کو ہم محفوظ رکھیں گے۔ اور لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ [اول الذکر لوگوں کے کانوں میں جہنم کی آواز تک نہ آئے گی۔ 21:101-102]

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ۝

19:73 ان (ظالموں) کی یہ حالت ہے کہ جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں تو منکرین حق اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کے مکانات اور مالی حیثیت بہتر ہے اور کس کی محفلیں زیادہ آراستہ، پیراستہ اور پُر رونق ہیں۔ [ان لوگوں کے نزدیک راہ راست پر چلنے کا یہی جھوٹا معیار ہے۔]

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ۝

19:74 (اہل ایمان کی ابتدائی حالت دنیاوی اعتبار سے اس لئے نہیں ہوتی کہ سچائی پر لبیک کہنے والے اولین لوگ عموماً معاشرے کے غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن منکرین حق کو یہ معلوم نہیں کہ) ہمارے قانون میں اس سے پہلے کتنی ہی قوموں اور بستیوں کو ان کے غلط نظام حیات کے باعث تباہ کر ڈالا جو ظاہری زیبائش اور مال و دولت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔

قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ۝

19:75 (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے کہ جو لوگ غلط راہ اختیار کرتے ہیں اللہ رحمان انہیں اصلاح کے لئے مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج کو سامنے دیکھ لیں گے جس کے بارے میں انہیں آگاہ کیا جاتا تھا تو وہ عنقریب جان لیں گے کہ کس کی مالی حیثیت، مکانات اور کس کی محفلیں کم تر تھیں۔ ہمارا قانون یہ ہے کہ پہلے انہیں تنبیہ

کے طور پر ہلکی سی سزا دی جاتی ہے اور اگر وہ باز نہ آئیں تو پھر آخری بڑی سزا ان کے حصے میں آتی ہے۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

19:76 اور جو لوگ درست روش زندگی اختیار کرتے ہیں اللہ کا قانون انہیں روشن راہ دکھاتا چلا جاتا ہے۔ تمہارے پروردگار کے نزدیک وہی کام اچھے اور باقی رہنے والے ہیں جن سے تم لوگوں کے حالات سنورتے ہوں۔ ان کاموں کا بدلہ بہت ہی اچھا اور اور فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾

19:77 کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کو جھٹلاتا ہے اور پھر بھی کہتا ہے کہ مجھے مال و جائداد اور اولاد کی نعمتیں ہمیشہ حاصل رہیں گی۔

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

19:78 کیا ایسا شخص علم غیب رکھتا ہے یا اس نے اللہ رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

19:79 ہرگز نہیں! ہم اس کی ہر بات کو لکھتے جاتے ہیں اور اس کی غلط روش کے نتائج کو ٹالتے چلے جاتے ہیں۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

19:80 درحقیقت جو جو نعمتیں وہ گناتا ہے ان کے مالک ہم ہی ہیں اور وہ شخص ہمارے سامنے اکیلا خالی ہاتھ آئے گا۔

[19:95, 6:95]

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

19:81 ان لوگوں نے اللہ کے سوا دیگر معبود تجویز کر رکھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ان کے لئے باعث تقویت ہوں گے۔

ع 5 17 8 كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

19:82 ہرگز نہیں! جن ہستیوں کی یہ پرستش کرتے ہیں وہ ان کی پرستش سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوں گے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾

19:83 کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے منکرین حق پر شیطان صفت لوگوں کو مسلط کر رکھا ہے جو ان کی سوچ کو اس سمائے

رکھتے ہیں۔

فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا ۝

19:84 تم ان کے کاموں کے نتائج سامنے آنے کے لئے جلدی نہ کرو۔ ہمارا قانون مہلت ان کے دن گن چکا ہے۔

يَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِيۡنَ اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۝

19:85 اور وہ لوگ جو امن وسلامتی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اللہ رحمان انہیں ایک معزز وفد کی طرح ایک دوسرے کی مصاحبت میں جمع کرے گا۔

وَنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۝ وقف لازم

19:86 اور ہم مجرموں کی جو دوسرے کی محنت کا پھل غصب کیا کرتے تھے ایک تھکے ہوئے ریوڑ کی طرح جہنم کی طرف روانہ کردیں گے۔

لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۝ وقف لازم

19:87 کسی طرح کے لوگ وہاں سفارش یا شفاعت کا اختیار نہ رکھیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اللہ (رحمان) کے سامنے گواہی دینے کا اقرار حاصل کر رکھا ہو۔ [شفاعت = عام معنوں میں سفارش لیکن قرآنی مفہوم کے تحت گواہ کی حیثیت میں ساتھ کھڑے ہونا۔]

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ۝

19:88 ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے۔ (جو ہمیں بخشوا دے گا۔)

لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـًٔا اِدًّا ۝

19:89 یقیناً یہ ایک بہت ہی بڑی بات ہے جو تم زبان پر لاتے ہو۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ هَدًّا ۝

19:90 اتنا بڑا بول کہ جس سے گویا سارے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ گریں۔ [42:5]

اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ۝

19:91 اللہ (رحمان) کا بیٹا تجویز کیا!

وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝

19:92 اور اللہ (رحمان) کے شایان شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

19:93 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو بھی ہے اللہ (رحمان) کے روبرو بندے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝

19:94 بلاشبہ وہ سب اس کے دائرہ علم میں ہیں اور اس کے پاس سب کا شمار ہے۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

19:95 قیامت کے دن وہ سب اللہ کے پاس اکیلے آئیں گے۔ (کوئی کسی کا ساتھ نہ دے سکے گا۔ 6:95)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝

19:96 یہ اللہ (رحمان) کا قانون ہے کہ جو اس کے قوانین پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسروں کی حالت سنوارتے ہیں وہ خلقت کے دلوں میں ایسے نیکوکاروں کے لئے محبت پیدا کر دے گا۔ [110:2]

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝

19:97 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے اپنے احکام آپ کی زبان میں سمجھنے کے لئے آسان کر دیئے ہیں تاکہ آپ ان لوگوں کو بہترین نتائج کی خوشخبری دیں جو زندگی کا سفر امن وسلامتی کے ساتھ طے کرنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کو تنبیہ کریں جو اپنی ضد پر اڑے رہتے ہیں۔

ع 6 16 9 النصف

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

19:98 (لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ) ہمارے قانون مکافات میں ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو تباہ کر دیا۔ کیا تم ان میں سے کسی شخص کو بھی دیکھتے ہو یا ان کی سرگوشی بھی سنتے ہو۔

سورۃ طٰہٰ

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 20 ویں سورۃ ہے اور اس میں 135 آیات ہیں۔ ان میں زیادہ تر آیات مختصر ہیں اور ان میں تشبیہ و استعارے کا نہایت برمحل اور خوبصورت استعمال کیا گیا ہے۔ ''طٰہٰ'' خود ایک استعارہ ہے جو کاملیت کی طرف استعارہ کرتا ہے۔ پورے چاند یا قمر کو بھی طٰہٰ کہا گیا ہے اور اسی طرح محمدؐ کو بھی ''طٰہٰ'' یعنی ''نبیء کامل'' فرمایا گیا ہے۔ تمام انبیائے کرام مقصد کے اعتبار سے ایک تھے۔ وہ سب توحید اور انسانی مساوات کا درس دیتے تھے۔

تاریخ کے بہت سے فلاسفروں، سیاستدانوں اور حکمرانوں نے روٹی کپڑا مکان یعنی انسان کی بنیادی ضروریات کی اہمیت کا تصور سورۃ طٰہٰ سے لیا ہے۔ دنیا میں کوئی نظام حیات قابل تعریف نہیں ہوسکتا جب تک وہ افراد و معاشرۃ کی بنیادی ضروریات پوری نہ کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

طٰهٰ ۝

20:1 اے نبیء کامل!

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝

20:2 ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ [94:1-6]

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

20:3 یہ تو ہر اس شخص کے لئے ایک تذکرہ ہے جو ڈرتا ہو کہ اپنی صلاحیتوں کی تکمیل سے محروم نہ رہ جائے۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝

20:4 یہ اس ہستی کی جانب سے نازل ہوا ہے جس نے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو پیدا کیا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

20:5 وہ اللہ رحمٰن جس کے اختیار میں تمام کائنات کا مرکزی اختیار اور اقتدار (کنٹرول) ہے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝

20:6 آسمانوں میں اور زمینوں میں اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے اور جو کچھ پستیوں اور گہرائیوں میں ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے لائحہ عمل (پروگرام) کی تکمیل کے لئے مصروف تگ وتاز ہے۔

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝

20:7 تم کوئی بات بلند کہو وہ اسے بھی جانتا ہے اور تمام بھیدوں اور خفیہ باتوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

20:8 اللہ! کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے سب نام اور صفات وہی ہیں جو سب سے اچھے ہیں۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ ع

20:9 [بلند مقصد (مشن) کی تکمیل میں کچھ دشواریوں سے گزر کر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یہ بات موسیٰؑ کی مثال سے ظاہر ہوتی ہے] اے پیغمبر! کیا آپ کو موسیٰ کی خبر ملی ہے؟

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝

20:10 جب انہوں نے صحرا میں آگ دیکھی تو اپنے اہل خانہ سے کہا 'تم یہاں ٹھہرو! ممکن ہے میں تمہارے لئے انگارہ لے آؤں یا اوپر کوئی (شخص) ایسا مل جائے جو ہمیں اندھیری رات میں راستے کا پتہ بتا سکے۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝

20:11 جب موسیٰ قریب پہنچے تو آواز آئی 'اے موسیٰ!

اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

20:12 میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم اب وحی کی مقدس وادی میں قدم رکھ چکے ہو۔ [جوتیاں اتار دو یعنی تمہارے مشن کی راہ میں آسانیاں پیدا کر دی جائیں گی۔ [18:65] جوتیاں اُتار دو کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اب اطمینان وسکون سے ہماری ہدایت واحکام سنو]

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝

20:13 میں نے تمہیں منتخب کر لیا ہے لہٰذا جو بات وحی کی جائے اسے توجہ سے سنو۔ [20:40, 79:16]

اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝

20:14 بے شک میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا صرف میری اطاعت کرو اور میرے ذکر کو بلند کرنے کے لئے نظام صلوٰۃ قائم کرو۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝

20:15 تمہارے ہاتھوں ایک عظیم انقلاب برپا ہونے والا ہے اور اس کے ظہور کا وقت اس وقت پوشیدہ ہے تاکہ ہر شخص کو اس کی محنت کا صلہ مل سکے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

20:16 جو بھی تمہارے مقصد (مشن) کو ناممکن سمجھے یا اس پر یقین نہ رکھے بلکہ اپنے ذاتی فائدوں کے پیچھے پڑے رہیں۔ انہیں اپنے ساتھ شامل نہ کرنا ورنہ تمہاری ناکامی کا سبب بن جائیں گے۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝

20:17 (اللہ نے موسیٰؑ کو احکام دینے کے بعد پوچھا) اے موسیٰ! کیا تم اپنی صلاحیتوں سے آگاہ ہو؟

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝

20:18 موسیٰ نے عرض کی یہ احکام تو میرے لئے ہمیشہ قوت بخش رہیں گے۔ انہی کے ذریعے میں اب اپنے عوام کو (جو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح ہیں۔) عمل کی راہ پر گامزن کروں گا۔ مستقبل میں جو حالات پیش آئیں گے ان میں ان ہی اصولوں سے راہنمائی لوں گا۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝

20:19 فرمایا اے موسیٰ! ٹھیک ہے اب انہیں لوگوں تک پہنچاؤ۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝

20:20 جب موسیٰ نے اپنے لوگوں کو یہ احکام پہنچا دیئے تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ قوم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

[7:107-108 28:32, 26:32-33, ان آیات کا لغوی ترجمہ نہیں مفہوم پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کی تائید لغت قریش پر موجود ذرائع سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً راغب، قاموس، لسان العرب، تاج العروس وغیرہ]

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝

20:21 اللہ نے کہا ان احکام کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور کسی مرحلے پر خوف نہ کرنا۔ ہم تمہارے سب امور کو روز اول سے سنوار دیں گے۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝

20:22 پورے اعتماد کے ساتھ اپنے مشن کو آگے بڑھاؤ یہاں تک کہ کامیابی روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

تمہاری کامیابی لوگوں کے لئے ایک نشان بن کر رہے گی۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرَى ۚ

20:23 ہم تمہیں اپنی قدرت کی بڑی نشانیاں دکھائیں گے۔ [79:20]

ع 1 24 10 اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ

20:24 اب تم فرعون کی طرف جاؤ جو سرکشی اور تکبر میں حد سے گزر گیا ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ

20:25 عرض کی اے میرے پروردگار! مجھے وسعت قلب عطا فرما دیجئے۔ [94:1]

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ

20:26 تاکہ میرے سب کام آسان ہو جائیں۔ [94:5]

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ

20:27 اور میری گفتگو میں تاثیر پیدا کر دیجئے۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۙ

20:28 تاکہ میری بات وہ لوگ خوب سمجھ لیں۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ

20:29 اور میرے گھرانے میں کسی کو میرا نائب مقرر فرما دیجئے۔

هٰرُوْنَ اَخِي ۙ

20:30 ہارون جو میرا بھائی ہے۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ

20:31 اور اسے میری قوت بازو بنائیے۔

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ

20:32 اور اسے میرے مقصد (مشن) میں میرا ساتھی بنا دیجئے۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ

20:33 تاکہ ہم دونوں مل کر آپ کی راہ میں پوری جدوجہد کریں

وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ۙ

20:34 اور ہم آپ کے نام کو بلند کرتے رہیں۔

اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا ۚ

20:35 آپ ہم دونوں کو اپنی نگاہ کرم میں رکھئے۔

قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى ۞

20:36 اللہ نے کہا اے موسیٰ! تمہاری درخواست قبول کر لی گئی ہے۔ [10:89]

وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ۙ

20:37 ہم نے ایک بار پھر تم پر عنایت کی ہے۔

اِذۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ۙ

20:38 (جب تم پیدا ہوئے تھے۔) ہم نے تمہاری ماں کی طرف ایک واضح پیغام بھیجا تھا۔

اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ ۞ وقف لازم

20:39 کہ اس بچے کو ایک صندوق میں رکھو اور دریا میں ڈال دو۔ دریا کی لہریں اسے ساحل تک لے جائیں گے جہاں سے یہ بچہ اس شخص تک پہنچ جائے گا جو میرے احکام کا مخالف اور اس بچے کا دشمن ہے۔ اور میں نے تمہیں ایسا بنا دیا تھا کہ لوگ تم سے محبت کریں اور تم میری نگاہوں کے سامنے پروان چڑھو۔

اِذۡ تَمۡشِىۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى مَنۡ يَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ ؕ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّيۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ؕ فَلَبِثۡتَ سِنِيۡنَ فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوۡسٰى ۞

20:40 اس وقت تمہاری بہن نے جو تمہاری نگرانی پر لگائی گئی تھی، (محل کے) لوگوں سے کہا کیا میں تمہیں بتاؤں وہ شخص جو ذمہ لے اس کا (20:38-40) 'اس طرح ہم نے تمہیں تمہاری والدہ تک پہنچا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کرے۔ (یاد کرو کہ جب تم جوان ہوئے) تو تم نے نادانستہ طور پر ایک آدمی کو مار ڈالا پھر ہم نے تم کو اس پریشانی سے نجات دی۔ پھر تمہیں کئی آزمائشوں سے گزارا۔ اس کے بعد تم کئی برس اہل مدین کے پاس رہے۔ پھر اے موسیٰ! تم اس مقام تک آ پہنچے (کہ ہم نے تمہیں نبوت سے نوازا)

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِيۡ ﴿۴۱﴾

20:41 اس طرح میں نے تمہیں اپنے ایک خصوصی کام کے لئے تیار کیا ہے۔

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِيۡ وَلَا تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىۡ ﴿۴۲﴾

20:42 اب تم اور تمہارا بھائی دونوں ہمارے احکام کو لے کر (فرعون کے پاس) جاؤ اور مجھے یاد رکھنے میں کوتاہی نہ کرنا۔

اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾

20:43 دونوں ایک ساتھ فرعون کے پاس جاؤ اور یاد رکھنا کہ وہ تکبر اور سرکشی میں حد سے گزرا ہوا ہے۔

فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿۴۴﴾

20:44 پھر جب تم اس سے بات کرو تو بہت نرمی سے بات کرنا تا کہ وہ غور کرے اور اپنی غلط روش کے نتائج سے ڈرے۔

قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ يَّفۡرُطَ عَلَيۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ يَّطۡغٰى ﴿۴۵﴾

20:45 دونوں نے کہا' ہمارے پروردگار! ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ وہ اچانک آپے سے باہر نہ ہو جائے۔ (اور بات ہی نہ سنے)

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِىۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

20:46 اللہ نے کہا' تم بالکل نہ گھبراؤ میں تمہارے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں۔

فَاۡتِيٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۬ؕ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰى ﴿۴۷﴾

20:47 تم بے خطر اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے رسول ہیں لہٰذا بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو اور انہیں اذیت دینے سے باز آ جاؤ۔ ہم تمہارے پاس تمہارے پروردگار کا حکم لے کر آئے ہیں۔ جو شخص ہدایت کی روشن راہ پر چلتا ہے اس کے لئے امن و سلامتی ہے۔

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾

20:48 دیکھو ہماری طرف اللہ کا پیغام آیا ہے کہ جو سچائی کو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے تباہی مقرر ہے۔

قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۴۹﴾

20:49 فرعون نے کہا' پہلے یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا پروردگار ہے کون؟

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝

20:50 موسیٰ نے کہا' ہمارا پروردگار وہی ہے جس نے ہر شے کو تخلیق کیا۔ اس کی ضروریات عطا کیں پھر اسے راہ دکھائی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ۝

20:51 پھر اس نے موسیٰ سے کہا کہ جو لوگ پچھلی نسلوں میں گزر چکے ہیں ان کا حال کیا ہوگا۔ [فرعون نے اپنے درباریوں کے سامنے انہیں مشتعل کرنے کے لئے یہ مشکل سوال پوچھا کیونکہ وہ تو موسیٰؑ کے پیغام سے واقف ہی نہ تھے۔]

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ۝

20:52 موسیٰ نے جواب دیا' وہ میرے پروردگار کے پاس محفوظ ہیں (یعنی ان کے اعمال نامے)۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۝

20:53 وہی رب ہے جس نے تم سب کے لئے زمین کو رہنے کی جگہ بنایا اور اس میں سفر کرنے کے لئے راستے بنائے اور بلندیوں سے پانی برسایا جس کے ذریعے طرح طرح کی نباتات اور ان کے جوڑے پیدا کرتا ہے۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ۝ ع 2 30 11

20:54 تاکہ خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ اس سارے نظام میں عقل و بصیرت سے کام لینے والوں کے لئے روشن نشانیاں ہیں۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۝

20:55 (میرے رب کا فرمان ہے کہ) ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے۔ اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں ایک بار پھر نئی زندگی دے کر نکالیں گے۔

وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی ۝

20:56 اس طرح ہم نے اپنے احکام صاف صاف پیش کر دیئے لیکن وہ انہیں جھٹلاتا رہا اور صاف انکار کر دیا۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝

20:57 کہنے لگا 'اے موسیٰ! کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے (کہ بغاوت برپا کر کے) ہمیں ہمارے ہی ملک سے نکال دے۔ تو اپنے سحر انگیز بیان سے یہی کام کرنا چاہتا ہے۔

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝

20:58 تو ہم تیری سحر انگیزیوں کا جواب ایسی ہی سحر انگیزی سے دیں گے۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ تو ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تم۔ یہ مقابلہ ایک ہموار میدان میں ہوگا جس میں دونوں فریقوں کو مساوی موقع فراہم کیا جائے گا۔ [7:104-126 26:34-51, 10:76-82, فرعون اپنے مذہبی پیشواؤں اور موسیٰؑ کے درمیان مباحثہ چاہتا ہے۔]

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝

20:59 موسیٰ نے جواب دیا 'ٹھیک ہے تمہارے لئے تمہارا ہی قومی یوم جشن مقرر ہے۔ لوگوں کو اس دن صبح کے وقت جمع ہو جانا چاہیے۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝

20:60 فرعون یہ سن کر لوٹ گیا اور اس نے اپنی سب تدابیر کو جمع کیا اور مقررہ وقت پر طے شدہ مقام پر پہنچ گیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝

20:61 موسیٰ نے فرعون کے مذہبی پیشواؤں کو مخاطب کیا 'دیکھو! اس بات کا خیال رکھنا کہ اللہ کے ساتھ کوئی جھوٹ منسوب نہ کرنا ورنہ وہ تم سب کو تباہی سے ہم کنار کر دے گا۔ اصول یہ ہے کہ جو (اللہ کے بارے میں) جھوٹ گھڑتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝

20:62 یہ سنتے ہی ان مذہبی پیشواؤں نے آپس میں تنازعہ کیا اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝

20:63 (فرعون کے درباریوں نے جب یہ حالت دیکھی تو ان سے کہا) یہ دونوں (موسیٰؑ اور ہارونؑ) زبردست سحر بیاں ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ (ملک میں بغاوت برپا کر کے) اپنی سحر انگیزیوں سے تمہیں ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے مذہب کو نابود کر دیں۔

فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا ۚ وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى ۝

20:64 اپنی تمام ہنرمندیوں کو یکجا کرلو اور پھر یکسو ہو کر ان کا مقابلہ کرو۔ (یہ معرکہ بڑا ہی فیصلہ کن ہے۔) جو آج کے دن کامیاب رہے گا اسے اونچے درجے ملیں گے۔

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ۝

20:65 مذہبی پیشواؤں نے کہا 'اے موسیٰ! کیا تم پہلے اپنی بات کہو گے یا پہلے ہم مناظرے کی ابتداء کریں؟

قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى ۝

20:66 موسیٰ نے کہا 'تم ہی پہل کرو اور جو دلائل تمہارے پاس ہیں انہیں پیش کرو تو جب انہوں نے اپنے سب سے زور آور دلائل پیش کئے تو موسیٰ کے خیال میں وہ جیتے جاگتے بیانات تھے۔

فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ۝

20:67 موسیٰ کے دل میں ڈر پیدا ہوا کہ ان لوگوں کی لفاظی سامعین پر اثر نہ کر جائے۔ [7:116]

قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ۝

20:68 ہم نے کہا 'خوف نہ کرو، یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔

وَاَلۡقِ مَا فِىۡ يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى ۝

20:69 تم اپنا زاویہء فکر پورے اعتماد سے پیش کرو اور سچائی کی بے مثل قوت ان کی بناوٹی منطق کو نگل جائے گی۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے دھوکے کی تدبیر کے سوا کچھ نہیں۔ کوئی شخص سحر گری کا دعویٰ کرتا ہو یا سحر انگیز گفتگو کرتا ہو حق کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى ۝

20:70 (یہ ماجرا دیکھتے ہی) فرعون کے مذہبی پیشوا سجدے میں گر پڑے اور بولے 'ہم ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں۔

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ۫ وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى ۝

20:71 فرعون غصے میں بولا 'تم بغیر میری اجازت کے اس پر ایمان لے آئے۔ یہ (موسیٰؑ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں یہ سب سحر بیانی سکھائی ہے۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹواؤں گا اور تمہیں کھجوروں کے تنوں پر

سولی چڑھوادوں گا پھر تم جان لو گے کہ ہم دونوں میں سے کون زیادہ سخت اور یادر ہنے والا عذاب دے سکتا ہے۔ (میں یا موسیٰؑ کا رب؟)

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

20:72 انہوں نے (مذہبی پیشوا) نے کہا' سچائی کے جو آثار اور ثبوت ہمارے پاس آ گئے ہیں ان پر ہم آپ (یعنی فرعون) کو ہرگز ترجیح نہیں دیں گے اور نہ اس ہستی پر جس نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ آپ کو جو حکم دینا ہو دے دیجئے۔ آپ کا فیصلہ صرف دنیاوی زندگی کے متعلق ہی ہو سکتا ہے۔

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

20:73 ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں۔ وہ ہماری سابقہ خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔ اور جو دروغ گوئی پر آپ نے ہمیں مجبور کیا اس کے ضرر سے بھی ہمیں محفوظ رکھے گا۔ اللہ سب سے بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝

20:74 جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم کی حیثیت سے جائے گا تو اس کے لئے ایسی جہنم ہے جس میں (کوئی شخص) نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔ [14:17 ,87:13 جہنم میں نہ ہی Survival ہے اور نہ Immortality۔ یہ تقریباً گزر اوقات اور لافنائیت کا فرق ہے۔]

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝

20:75 اور جو شخص (اپنے رب کے پاس) ایمان دار ہو کر آئے گا اور اس نے اعمال بھی صلاحیت بخش کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بلند درجات ہوں گے۔

ع 3 22 12 جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝

20:76 اور ایسے لہلہاتے باغ جن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ آباد رہیں گے اور یہ ہر اس شخص کا صلہ ہے جس نے مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اپنی ذات کی تکمیل کر لی۔ [13:17]

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝

20:77 (پھر موسیٰؑ اور ہارونؑ بنی اسرائیل کی تربیت کرتے رہے۔) یہاں تک کہ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ

ہمارے بندوں کو لے کر (مصر سے) نکل جاؤ اور انہیں سمندر میں اس جگہ سے پار لے جاؤ جہاں اس وقت پانی اتر چکا ہے نہ تو تعاقب کرنے والوں سے ڈرنا اور نہ غرقابی سے۔ [یہ بحیرہ احمر کا عین شمالی حصہ تھا جہاں سے بنی اسرائیل مصر سے نکل کر صحرائے سینا کو ہجرت کر گئے کیونکہ اس وقت وہاں سرکنڈے اُگ رہے تھے لہٰذا تاریخ میں اسے ''سی آف ریڈز Sea of Reads کہا گیا۔]

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝

20:78 فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر کی موجوں نے انہیں ڈھانپ لیا، ڈبو دیا۔

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝

20:79 اور اس طرح فرعون نے اپنی قوم کو بھی گمراہ کیا اور سلامتی کی راہ نہ دکھائی۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝

20:80 اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دلائی اور کوہ طور کی دائیں جانب (موسیٰؑ کے ذریعے) بابرکت پیغامات بھیجے اور تم پر من وسلویٰ نازل کیا۔ (من = آسانی سے شکار کئے جانے والے پرندے اور ذائقے دار نباتات)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝

20:81 تاکہ جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں عطا کیا انہیں کھاؤ پیو لیکن سرکشی اختیار نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال کے ناخوشگوار نتائج کی شکل میں تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ جس قوم پر بھی اس طرح میرا غضب ہو وہ تباہ ہو جاتی ہے۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝

20:82 اور جو قوم اپنی غلط روش کو چھوڑ کر پھر سیدھے راستے پر آ جائے میرے احکام پر ایمان رکھے اور معاشرے کو سنوارنے کے کام کرے اور پھر اس روشن راہ پر قائم رہے تو میں غفار ہوں یعنی ان کے غلط اعمال کے نقصان سے محفوظ رکھنے والا۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝

20:83 (بنی اسرائیل صحرائے سینا میں تھے۔ ایک دن موسیٰؑ طور پر حاضر ہوئے۔ اللہ نے کہا) 'تم اپنی قوم کو چھوڑ کر اتنی جلدی کیوں آ گئے؟

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝

20:84 موسیٰ نے کہا' وہ میرے پیچھے میرے نقش قدم پر ٹھیک چل رہے ہیں۔ میرے رب! میں تو تیری رضا کی خاطر تیری طرف جلدی چلا آیا۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ۝

20:85 اللہ نے کہا' ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمایا اور سامری نے انہیں بہکا دیا ہے۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ۝

20:86 یہ سنتے ہی موسیٰ غصے اور افسوس کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنی قوم کی طرف پلٹے، کہنے لگے' اے میری قوم! کیا تمہارے پروردگار نے تم سے خوشگوار زندگی کے وعدے نہیں کیے تھے؟ کیا تمہیں یہ وعدے دور دراز محسوس ہوئے؟ یا تم نے ارادہ کر رکھا ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہو کہ تم نے مجھ سے کیا ہوا وعدہ بھی توڑ دیا۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِىُّ ۝

20:87 وہ کہنے لگے' ہم نے جان بوجھ کر عہد شکنی نہیں کی۔ ہوا یہ کہ ہم نے زیور جو پہنے ہوئے تھے وہ (اس صحرائی زندگی میں) بوجھ بن گئے تھے۔ لہٰذا ہم نے سب زیورات کو اتار دیا جیسے کہ سامری نے ہم سے کہا تھا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِىَ ۝

20:88 پھر اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنایا جو محض ایک جسم ہے اس میں صرف (بچھڑے کی سی) آواز تھی۔ پس (سامری اور) ان کے ساتھیوں نے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے لیکن (موسیٰؑ) اپنے اس معبود کو بھول گئے ہیں۔

ع 4 13 13 اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝

20:89 گویا وہ اتنی بات بھی نہ سمجھ سکتے تھے کہ وہ بچھڑا ان کی بات کا جواب تک نہ دے سکتا تھا اور یہ کہ کسی نقصان اور

فائدے کا ان کے لئے اختیار نہ رکھتا تھا۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝

20:90 اور ہارون پہلے ہی کہہ چکے تھے 'اے میرے لوگو! یہ شخص تمہارے لئے فتنہ پیدا کر رہا ہے اور تمہارا رب اللہ (رحمان) ہے۔ لہٰذا تم میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝

20:91 وہ کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آئیں ہم اس کی پرستش سے باز نہیں آئیں گے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝

20:92 (جب موسیٰؑ واپس آئے تو انہوں نے) کہا 'اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تو تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝

20:93 اس بات سے کہ تم میری راہ پر چلتے رہو۔ کیا تم نے بھی میری نافرمانی کی؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝

20:94 (ہارونؑ بولے) 'اے میرے ماں جائے بھائی! مجھ پر ناراض نہ ہو اور نہ سختی سے پیش آؤ۔ مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں فرقے پیدا کر دیئے ہیں اور میرے بنیادی اصول (قومی اتحاد) کا خیال نہ کیا۔ [یہ آیت اپنے اندر ایک اہم ترین پیغام رکھتی ہے۔ ہارونؑ کا جواب پھر دیکھئے اور غور کیجئے کہ اس جواب نے موسیٰؑ کو مطمئن کر دیا۔ فرقہ بندی ایسا جرم عظیم ہے کہ اس کے مقابل ایک پیغمبر نے عارضی شرک بھی گوارا کر لیا اور دوسرے پیغمبر ان سے متفق ہو گئے۔ اس آیت کے ترجمے میں ہم نے داڑھی اور سر پکڑنے کو محاوراتی بیان کیا ہے۔ یعنی "نہ سختی سے پیش آؤ"]

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝

20:95 پھر موسیٰ سامری کی طرف متوجہ ہوئے، اے سامری! تجھے اس بارے میں کیا کہنا ہے؟

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝

20:96 (موسیٰؑ نے پوچھا کہ اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے) اس نے کہا میں نے وہ چیز سمجھی ہے جسے لوگ نہیں

سمجھے۔ میں نے سابقہ رسول کے اثر (منسوب روایات) میں سے ایک اثر (روایت) لی اور اُسے لوگوں کے سامنے پیش کیا اور میرے نفس نے مجھے ایسا ہی سمجھایا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ ۖ وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝

20:97 (موسیٰؑ نے سامری سے کہا) 'اب تو ہمیشہ کے لئے یہاں سے چلا جا۔ اس زندگی میں تو یہی کہتا رہے گا' لوگو! مجھے نہ چھونا اور تیرے لئے مستقبل کے عذاب کا بھی وعدہ ہے جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا اور جس چیز کو خدا بنا کر تو پوجتا تھا اسے ہم ابھی جلا کر راکھ کر دیں گے اور پھر اس راکھ کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ [سامری اور دیگر لوگ دیکھ لیں گے کہ جھوٹے معبود کتنے بے بس ہوتے ہیں۔]

إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

20:98 (پھر موسیٰؑ نے ایک بار پھر اپنی قوم کو سمجھایا۔) یاد رکھو! تمہارا معبود صرف وہ اللہ تو الٰہ واحد ہے جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں۔ اس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝

20:99 (اے پیغمبرؐ!) اس طرح ہم آپ سے تاریخ کے ایسے ابواب بیان کرتے ہیں جو بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنی بارگاہ سے وہ اصول عطا کئے ہیں جو انسانوں اور قوموں کو سربلند اور سرفراز کر سکتے ہیں۔ [21:10 ذکر کے ایک معنی بلند نامی بھی ہیں۔]

مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝

20:100 جو شخص، جو قوم، اللہ کے اس ضابطہء قوانین سے منہ موڑے اسے یوم قیامت کو (یعنی جب انسان کی دنیاوی زندگی تمام ہو جائے گی۔) بہت بوجھ اٹھانا ہوگا۔ [انسان کا ہر عمل ایک مستقل نتیجہ پیدا کرتا ہے اور برے اعمال اس دنیا کے علاوہ آخرت میں انسان پر بوجھ بن جائیں گے۔

خٰلِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝

20:101 وہ ہمیشہ اس حالت میں رہیں گے۔ کتنا برا ہے وہ بوجھ جو قیامت کے دن اٹھانا ہوگا۔

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

20:102 جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو جمع کریں گے اس دن ان کی آنکھیں خوف سے پتھرائی

ہوں گی۔ [20:124]

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝

20:103 وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے تم دنیا میں بس کوئی دس دن رہے ہو گے۔

ع 5 15 14 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝

20:104 ہم جانتے ہیں کہ وہ اس وقت کیا کیا کہیں گے۔ جو ان میں سب سے زیادہ سمجھ دار ہو گا وہ کہے گا ہم تم وہاں بس ایک دن رہے ہوں گے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝

20:105 اور ابھی جو انقلاب آنے والا ہے اس کے بارے میں (اے رسولؐ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ جو بڑے بڑے لیڈر پہاڑوں کی طرح کھڑے ہیں۔ (ان کا کیا انجام ہو گا؟)۔ تو کہہ دیجئے کہ میرا رب انہیں جڑوں سے اکھاڑ دے گا۔ [18:47, 77:10, 78:20 نوٹ کر لیجئے کہ قوم کے سرکش لیڈروں کو قرآن کریم نے استعارۃً پہاڑ فرمایا ہے۔ البتہ یہ آیات یوم قیامت پر بھی صادق آتی ہیں۔]

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝

20:106 اور یہ سب زمین پر آ رہیں گے۔

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝

20:107 آپ دیکھیں گے کہ نہ ان میں کوئی کجی باقی رہے گی اور نہ غرور و تمکنت۔ [7:86]

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝

20:108 اس دن لوگ اس کے پیچھے چلیں گے جو آج انہیں ایک سیدھی سادی راہ کی دعوت دے رہا ہے اور اللہ رحمان کی مخالفت کی سب آوازیں دب جائیں گی اور آپ ہلکی آوازوں کے سوا کوئی آواز نہ سنیں گے۔ [18:1]

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝

20:109 اس دن کسی کی شفاعت یعنی رفاقت یا سفارش کام نہیں آئے گی سوائے اس کے جو اللہ رحمان کے قانون کے مطابق اچھی بات کہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝

20:110 اللہ ان کے ماضی کو بھی خوب جانتا ہے اور ان کے اعمال کے جو نتائج مرتب ہونے والے ہیں ان سے بھی

خوب واقف ہے۔اور کوئی نہیں جو اس کے علم کا اندازہ بھی کر سکے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝

20:111 اس زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہستی کے آگے چہرے عاجزی کے ساتھ جھکے ہوئے ہوں گے۔جس شخص نے بھی لوگوں پر ظلم کیا ہوگا وہ ناکام ونامراد رہے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝

20:112 اور ہر وہ شخص جس نے اوروں کے کام سنوارے ہوں گے اور پیغام الٰہی پر یقین رکھا ہوگا اسے نہ ناانصافی کا ڈر ہوگا نہ اپنے اجر کے ضائع ہونے کا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝

20:113 اس عظیم مقصد کے لئے ہم نے اس قرآن عربی کو وضاحت سے نازل کیا ہے اور مختلف زاویوں سے تنبیہ کردی ہے تاکہ وہ امن وسلامتی کی راہ پر چلیں یہاں تک کہ انہیں سربلندی کے ساتھ جینا آجائے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝

20:114 یہ اس اللہ کے قوانین ہیں جو نہایت بلند اور عالی ہے اور سچا بادشاہ ہے۔(اس کے احکام کی پیروی سے انسانوں کو بھی بلندی اور سرفرازی حاصل ہوتی ہے۔) اے رسول! قرآن جو آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔(اسے پہنچانے میں جلدی نہ کیجئے)۔ پہلے اس وحی کا نزول مکمل ہونے دیجئے اور دعا کیا کیجئے کہ میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرمایئے۔ [75:16] (اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ تمام قرآن ایک ہی رات میں نازل نہ ہوا بلکہ ٹھہر ٹھہر کر آیات نازل ہوئیں)

ع 6 11 15 وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝

20:115 (اللہ کی راہنمائی کے بغیر انسان خطا کا پتلا ہی رہتا ہے۔) ہم نے آدم سے عہد لیا تھا کہ وہ ہمارے احکام کو تھامے رکھے لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے آدمی میں عزم واستقلال کی کمی پائی۔[7:20 آدم=آدمی=اولین انسان]۔ ممکن ہے کہ آدم اولین دور میں ایک پیغمبر بھی گزرے ہوں۔البتہ آیت 6:84 میں انبیاء کا سلسلہ نوحؑ سے شروع ہوتا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ۝

20:116 (جیسا کہ 2:30-38 اور 7:11-25 پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔) جب ہم نے کائناتی قوتوں سے

کہا تھا کہ وہ انسان کے آگے سر تسلیم خم کردیں تو سب نے ایسا ہی کیا لیکن ابلیس نے انکار کر دیا۔ (انسان کی نفسانی خواہشات اور سرکش جذبات بھلائی کے مقابلے میں بغاوت کرتے رہتے ہیں۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ ابلیس ہر شخص کے اندر اس کا اپنا شیطان ہوتا ہے۔)

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝

20:117 ہم نے اسی وقت آدم سے کہہ دیا تھا 'اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری رفیقہ کا دشمن ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونوں کو جنت (کی زندگی) سے نکلوا دے اور اس طرح تمہیں بڑی مشکل میں ڈال دے۔ [جنتی زندگی میں ہر چیز آسانی سے میسر ہوتی ہے۔ اچھا معاشرہ دنیاوی جنت کہلایا جاتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ جنت صرف آسمانوں پر نہیں تمام کائنات کو محیط ہے۔ 3:133]

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝

20:118 یہاں نہ تمہیں بھوک لگتی ہے اور نہ روٹی کی فکر ستاتی ہے نہ تمہیں کپڑے اور مکان کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

20:119 یہاں پانی وافر ہے کہ نہ تمہیں پیاس ستائے اور نہ دھوپ کی تپش ہے۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝

20:120 لیکن شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ کہنے لگا 'اے آدم! کیا میں تم کو ایسے درخت کا پتہ بتاؤں جس کا ثمر تمہیں حیات جاوید دے اور تمہیں ایسی مملکت مل جائے جس پر کبھی زوال نہ آئے۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۛ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝

20:121 آدم اور اس کی رفیقہ دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے ان کے کردار کے نقائص ظاہر ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے خود غرضانہ رویے کو ظاہری اخلاق سے چھپانا چاہا۔ اس طرح آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور مغالطے میں پڑ گئے۔ [صدیوں سے یہ سوال حل طلب چلا آیا ہے کہ آخر شجر ممنوعہ تھا کیا؟ بائیبل نے اسے علم کا درخت بھی قرار دیا ہے اور حیات جاوداں کا بھی۔ مسلم علماء نے اکثر اسے گیہوں کا درخت لکھا ہے جبکہ گیہوں کا درخت نہیں پودا ہوتا ہے۔ شجر سے لفظ ''مشاجرت'' جو بنا ہے اس سے بات صاف ہو جاتی ہے یعنی درخت کی شاخوں کی طرح آپس میں تقسیم ہو جانا۔ قرآن کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدم کی جنت آسمانوں پر نہیں اسی زمین پر تھی جہاں زندگی کی ابتدا اور پھر ارتقاء ہوا تھا۔ اولین انسان سب مل جل کر رہتے تھے۔ تمام ضروریات سب کے لئے یکساں کھلی رہتی تھیں۔ پھر ان

کی خود غرضانہ خواہشات نے انہیں انفرادی ملکیت کا سبق پڑھایا۔ زمین پر لکیریں لگنی شروع ہوئیں تو میرا، تیرا کے جھگڑے شروع ہو گئے۔ یہی تھا جنتی زندگی کا اختتام جسے دوبارہ حاصل کرنا دائمی اور بدرجہا بہتر شکل میں انسان کا مقصود ہونا چاہیے۔ شجر ممنوعہ کے بارے میں علامہ اقبال کی فہم قابل توجہ ہے۔

[38:73-72, 18:50, 17:61,15:28-29, 7:11-26, 2:34-39]

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

یہاں یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم میں ''بی بی حوا'' کا نام نہیں آیا۔ آدم کی زوجہ کہا گیا ہے۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝

20:122 پھر آدم کے پروردگار نے مہربانی سے ان پر توجہ فرمائی اور انہیں سیدھی راہ دکھائی۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝

20:123 ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اب تم دونوں نسبتاً نچلی سطح پر آ چکے ہو۔ تم سب اولین انسان ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے رہو گے اور تمہاری ذاتی مفاد پرستیاں تمہارے درمیان عداوت پیدا کر دیں گی لیکن میری طرف سے تم لوگوں کی طرف جب بھی راہنمائی آئے تو جو شخص اس راہنمائی کی پیروی کرے گا وہ گمراہ نہ ہوگا نہ اس کی محنت رائیگاں جائے گی اور نہ وہ مشکلات کا شکار ہوگا۔ [یہاں 20:117 ایک بار پھر پڑھیے۔]

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝

20:124 اور جو کوئی میرے احکام کو نظر انداز کرے گا اس کی معیشت روزی اور زندگی تنگ ہو جائے گی اور ہم اسے قیامت کے دن بھی اس طرح سے اندھا کر کے اٹھائیں گے کہ آگے کی روشن راہیں اس کے سامنے تاریک ہوں گی۔

[20:102, 17:72 یہ احوال افراد اور قوموں دونوں سے متعلق ہے۔]

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝

20:125 وہ کہے گا ''میرے پروردگار! آپ نے مجھے نہ دیکھنے والا بنا کر کیوں اٹھایا ہے۔ میں تو اچھا بھلا دیکھتا بھالتا تھا۔''

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝

20:126 اللہ فرمائے گا" یہ اس لئے کہ تیرے پاس مرے احکام پہنچتے رہے لیکن تو نے ان پر توجہ ہی نہ کی۔" بھولا بھٹکا بنا رہا۔ لہٰذا اس دن تجھے بھلا دیا جائے گا اور تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝

20:127 ہمارا قانون ہے کہ جو شخص بھی اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنے پروردگار کی آیات پر یقین نہیں کرتا ہم اسے ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور جو آخرت کا عذاب ہے اس سے کہیں زیادہ شدید اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ ع 7 13 16

20:128 کیا یہ لوگ اب تک سمجھ نہیں سکے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو تباہ کر ڈالا جن کی بستیوں اور مکانوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ اس تاریخ میں ان لوگوں کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝

20:129 اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے قانون مہلت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان پر فوری عذاب لازم ہو جاتا۔

فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝

20:130 (اے پیغمبرؐ!) جو کچھ یہ کہتے رہتے ہیں اسے صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کیجئے اور صبح شام، دن رات اپنے پروردگار کے دیئے ہوئے نظام کو قائم کرنے کے لئے تگ و دو کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ یہ نظام حیات اللہ کی حمد و ستائش کی جیتی جاگتی گواہی بن جائے جسے دیکھ کر خود آپ کا جی خوش ہو جائے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

20:131 اور ہم نے طرح طرح کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی آرائش اور آسائش کے سامان سے نوازا ہے اور اسے ہم نے ان کے لئے آزمائش کا طریقہ بنا دیا ہے۔ آپ اس طرح کی زینت سے ذرا بھی متاثر نہ ہوں۔ جو رزق اور ساز و سامان حیات آپ کے رب کے احکام کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ [104:6-7, 15:88, 13:17]

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝

20:132 (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے لوگوں کو صلوٰۃ کی پیروی کی تاکید کرتے رہیے اور خود بھی استقلال کے ساتھ اس روش پر قائم رہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم آپ سے کچھ رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم تو آپ کو (اور تمام مخلوق) کو رزق اور سامان زندگی عطا کرتے ہیں۔ انجام انہی لوگوں کا بہترین ہے جو امن وسلامتی کی راہ پر چلتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝

20:133 لوگ کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں لے کر نہیں آتا؟ لیکن علم کی کون سی اعلیٰ ترین نشانی ہے جو پہلے صحیفوں سے آج تک ان کے سامنے پیش نہیں کر دی گئی۔ [5:48]

وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝

20:134 اگر ہم انہیں پیغمبر کے بھیجنے سے پہلے کسی عذاب سے تباہ کر دیتے تو وہ کہتے 'ہمارے پروردگار! تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ذلیل ورسوا نہ ہوتے۔ [5:19]

ع 8 7 17 قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝

20:135 فرما دیجئے، سب نتائج اعمال کے منتظر ہیں اب تم بھی منتظر رہو۔ عنقریب تم جان لوگے کہ متوازن راہ پر اور منزل مقصود کی طرف کون چل رہا ہے؟ [6:136]

سورۃ الانبیآء

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 21 ویں سورۃ ہے اور اس میں 112 آیات ہیں۔ محمدؐ سارے جہانوں کے لئے تمام انسانیت کے لئے رحمت ہیں۔ آپؐ کی وساطت سے دنیا میں سب سے بڑا مقدس انقلاب وجود میں آیا۔ اس کے علاوہ تمام لوگوں کے لئے اعلیٰ ترین راہنمائی قرآن کی شکل میں آپؐ ہی پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب انسانی حقوق اور مستقل اخلاقی اقدار کا بلند ترین درس دیتی ہے۔ یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس میں کوئی تضاد نہیں ملتا، جس کی حفاظت کا ذمہ خود ربّ عظیم نے لے رکھا ہے اور یہ قیامت تک بغیر تغیر وتبدل کے بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ آپ کی نگاہوں کے سامنے اس کتاب حکیم کا جو ترجمہ ہے وہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں قرآن کا مفہوم خود قرآن سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی سبب سے اس ترجمے اور تشریح کا عنوان رکھا گیا ہے۔ ''قرآن خود اپنی نظر میں''۔

سورۃ الانبیاء میں کئی پیغمبروں کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کا مخصوص انداز آپ اس سورۃ میں بھی دیکھیں گے کہ وہ تاریخ، مشاہدہ، کائنات، سائنس اور انسانی نفسیات کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اس طرح کسی مضمون میں تنوع کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

21:1 لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں ان کے نتائج کا حساب گویا قریب آ گیا ہے لیکن وہ ابھی تک خواب غفلت میں مدہوش زندگی کی سیدھی راہ گزر سے منہ موڑے غلط راستوں پر چلے جا رہے ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

21:2 ان کی حالت یہ ہے کہ جب بھی ان کے رب کا حکم یا قانون ان کے پاس آیا اسے سنجیدگی سے دیکھا نہیں بلکہ محض تفریحاً سنتے رہے۔ [26:5]

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۣ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۣ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

21:3 (اس طرح کہ بظاہر کان ادھر لگے ہیں لیکن دل کہیں اور مشغول ہیں۔ان میں جو لوگ سرکش ہیں وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر محفلیں جماتے ہیں (کہ قرآن کی آواز کو کیسے روکا جائے 41:26) وہ کہتے ہیں کیا یہ شخص تم جیسا بشر نہیں؟۔ تم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کیا اس سحر (بیان) کی لپیٹ میں آ جاؤ گے؟

قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

21:4 (ہر پیغمبر نے یہی) کہا کہ میرا رب ہر اس بات کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں کہی جاتی ہے۔وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔(اور میں اسی کا پیغام تم تک پہنچاتا ہوں۔)

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝

21:5 بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ اس کے بکھرے ہوئے خواب ہیں۔نہیں! بلکہ اس نے اس وحی کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔نہیں! بلکہ یہ تو شاعر ہے۔(جو اپنے اشعار کو وحی سمجھتا ہے۔) اگر یہ واقعی پیغمبر ہے تو جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ پہلے زمانے کے پیغمبر معجزے دکھایا کرتے تھے اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتا؟

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

21:6 ان لوگوں سے پہلے کی بستیاں ہم نے اپنے قانون کے تحت تباہ کی ہیں وہ اپنے پیغمبروں کی بات مانتے ہی نہ تھے۔(اگر ان کی روش یہی رہی) تو کیا یہ وحی کو تسلیم کر لیں گے؟

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

21:7 (اے رسولؐ!) آپ سے پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو [16:43, 12:109 اہل ذکر سے مراد صاحبان علم و دانش بھی ہیں اور وہ لوگ بھی جو تورات و انجیل کے وارث ہیں۔عموماً سوال اٹھتا ہے کہ کبھی کوئی عورت پیغمبر ہوئی اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ نبوت کا منصب مردوں کو اس لئے سونپا گیا کہ اس میں ذہنی ہی نہیں بے انتہا جسمانی جدوجہد بھی کرنی پڑتی ہے۔مخالفین سے مقابلہ اور روکاوٹ بھی پیش آ سکتی ہے]۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

21:8 جتنے رسول ہم نے بھیجے ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہ ہو اور نہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝

21:9 ہم نے ان سے اپنا وعدہ ہمیشہ پورا کیا اور ہم نے ہمیشہ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو دائمی ہلاکت سے بچا لیا اور تباہی ان لوگوں پر آئی جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو یونہی ضائع کیا تھا اور جو اعتدال سے باہر نکلنے کے عادی تھے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع 1 10 1

21:10 اب ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی ہے جس میں اے لوگو تمہارا ہی تذکرہ ہے اور یہ کتاب تمہیں عظمت اور بلندی عطا کر سکتی ہے تو کیا تم لوگ اب بھی عقل و فکر سے کام نہ لو گے؟ [21:24 ,23:70 ,43:43-44 ذکر = تذکرہ = یاددہانی =قوانین = سرفرازی و بلندنامی]

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

21:11 (تم اس کتاب سے فائدہ اٹھاؤ تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔) ورنہ تم سے پہلے کتنی ہی قومیں اور بستیاں تھیں جنہیں ہمارے قانون مکافات نے گرد کی طرح اڑا دیا اس لئے کہ وہ کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے اور پھر ان کے بعد دوسری قوموں کو کھڑا کر دیا۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝

21:12 جب انہیں ہمارے قانون مکافات کی گرفت کا احساس ہوا تو انہوں نے پناہ کی طرف بھاگنا چاہا۔ [16:26 ,7:182]

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

21:13 (ان سے کہا گیا) بھاگو نہیں بلکہ عیش و عشرت کے اپنے انہی محلات کی طرف لوٹو تا کہ تم سے پوچھا جائے۔ (کہ یہ کس کے خون پسینے سے بنے تھے اور تمہارا ان پر کیا حق تھا؟ 102:8)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

21:14 پھر وہ کہنے لگے ہائے ہماری شامت بے شک ہم کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے اور حق داروں کا حق مارا کرتے تھے۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝

21:15 پھر وہ مسلسل چلاتے رہے کہ ان کی چیخیں ختم ہونے پر ہی نہ آتی تھیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں کھیتی کی طرح کاٹ ڈالا اور آگ کی طرح بجھا کر راکھ کا ڈھیر کر ڈالا۔ [36:28]

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝

21:16 یاد رکھو! کہ ہم نے آسمان وزمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشے کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ [تخلیق کائنات کا مقصد یہ ہے کہ ہر شے، افراد واقوام سب اپنی خفیہ اور پوشیدہ صلاحیتوں کی تکمیل کر کے وہ بن جائیں جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ تکمیل ذات انسان کی منزل ہے۔ [53:31, 45:22]

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

21:17 اگر ہمارا ارادہ ہوتا کہ یہ کائنات کھیل تماشے کے طور پر بنائی جائے تو ہم اسے اپنی طرف سے ایسا ہی بنا دیتے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝

21:18 لیکن ہم نے کائنات میں یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ حق و باطل کی کشمکش میں باطل نابود ہو کر رہتا ہے جو تم سمجھتے ہو۔ (کہ یہاں ہر چیز اتفاق سے ہو جاتی ہے۔) اس تصور میں تمہاری ہی خرابی ہے۔ [کائنات تو ایک ٹھوس حقیقت ہے۔]

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝

21:19 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اس کے تجویز کردہ لائحہ عمل (پروگرام) کی تکمیل کے لئے سرگرم ہے۔ جو بھی اس کی جناب میں ہے اور اس کی عظیم الشان مملکت کا رہنے والا ہے اس کے قانون کے آگے سرتابی نہیں کرتے اور نہ اطاعت سے گھبراتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝

21:20 سب دن رات اپنے فرائض تن دہی سے ادا کرتے ہیں اور ان کے عمل میں کبھی سستی نہیں ہوتی۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝

21:21 ایسے لوگ بھی ہیں جو زمین کا خدا اور (آسمانوں کا خدا الگ) سمجھتے ہیں۔ پھر یہ کہ ان کے زمینی خدا انہیں بلند مقام عطا کریں گے۔ [ان کے نزدیک کائنات کا خدا اور ہے اور ان کی دنیاوی زندگی میں راہ دکھانے والا کوئی اور۔ اس نقطہ نظر کو گرجا اور ریاست کی علیحدگی کہا جاتا ہے۔ قرآن کے نزدیک وہی اللہ جو کائنات کا نظام بہترین طور پر چلاتا ہے وہی انسانوں کو اخلاقی قدریں عطا کرتا ہے۔ [43:9, 39:38, 31:25, 29:60-62

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

21:22 اگر اللہ کے سوا کائنات میں اقتدار واختیار رکھنے والی اور ہستیاں بھی ہوتیں تو ہر طرف فساد برپا ہو جاتا۔ اللہ تو

وہی ہے جو تمام کائنات کا مرکزی کنٹرول صرف اپنے اختیار میں رکھتا ہے اور وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے جو لوگ اس کے بارے میں بناتے رہتے ہیں۔ [43:84, 39:67, 16:51, 6:3]

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝

21:23 کوئی نہیں جو اس سے پوچھ سکے کہ اس نے کائنات کو اس ڈھب سے کیوں بنایا ہے؟ بلکہ اوروں سے ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

21:24 پھر بھی ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اپنے اس دعوے کی تائید میں علم کی بارگاہ سے کوئی اپنا ثبوت پیش کرو۔ یہ میرے ساتھیوں کا بھی مطالبہ ہے اور مجھ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کا بھی یہی مطالبہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ سچائی کو علمی سطح پر تلاش ہی نہیں کرتے لہٰذا وہ انکار کی آسان راہ اختیار کرتے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں۔ [23:117]

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

21:25 ہم نے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کی طرف وحی نہ کی گئی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری ہی اطاعت کرو۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝

21:26 (اس کے باوجود) وہ کہتے ہیں کہ اللہ (رحمان) نے اپنے لئے ایک بیٹا چن لیا ہے۔ اس کی شان ان باتوں سے کہیں بلند ہے۔ جنہیں یہ ایسا سمجھے، وہ محض اللہ کے معزز اطاعت گزار بندے تھے۔ [یہود و نصاریٰ نے بالترتیب عزیر اور مسیح کو بیٹا کہا۔ ان کے علاوہ یونان، روما اور دیگر بہت سی تہذیبوں میں لوگوں نے اللہ کے بیٹے، بیٹیاں تجویز کئے۔]

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝

21:27 وہ کبھی اللہ کی وحی آنے سے پہلے احکام جاری نہیں کرتے تھے اور اسی کے حکم کے مطابق عمل کیا کرتے تھے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

21:28 اللہ ان کے ماضی سے بھی بخوبی واقف ہے اور مستقبل سے بھی وہ صرف انہیں لوگوں کی تائید میں کھڑے ہوا کرتے تھے جو اللہ کی رضا کے مطابق بات کہیں اور عمل کریں اور وہ خود بھی اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے

ڈرتے رہتے تھے۔

ع 2/19/2 وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

21:29 اگران میں سے کوئی شخص یہ کہتا کہ اللہ کے علاوہ میں معبود اور صاحب اقتدار ہوں تو ہم اس قول کی پاداش میں اسے جہنم کا حقدار بنا دیتے۔ ہمارا قانون ہے کہ ہم سچائی سے انحراف کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ [3:78]

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

21:30 جو لوگ اللہ کے قوانین کے منکر ہیں کیا وہ ہمارے اس ارشاد پر غور نہیں کر سکتے؟ کہ ابتداء میں سارے آسمان اور یہ زمین آپس میں جڑے ہوئے تھے اور ہم نے انہیں ایک دھماکے کے ساتھ بکھیر دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ کیا یہ لوگ ہمارے ارشاد پر یقین نہیں کریں گے؟ [اس آیت پر مزید غور فرمایئے۔ اس میں موجودہ سائنس کی مسلمہ تھیوری کو کس خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ تھیوری جسے "عظیم دھماکہ" Big Bang کہتے ہیں۔ اس طرح بہت سے آسمانی کرے وجود میں آئے اور اپنے اپنے مدار میں گردش کرنے لگے۔ 21:33, 24:45, 36:40, 79:30]

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

21:31 اور ہم نے زمین پر پہاڑ تشکیل دیئے جو میخوں کی طرح گڑے ہوئے ہیں تاکہ وہ (مخلوق) کے بوجھ سے ڈولنے نہ لگے اور زمین میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ ان پر چل پھر سکیں۔ [16:15] اور زمین کو ایسا بنایا کہ وہ گردش بھی کرتی رہے اور مخلوق اس پر رہ بھی سکے۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

21:32 اور ہم نے زمینی فضا کو ایک محفوظ چھت بنا دیا۔ اس کے باوجود ان نشانیوں سے اور جن حقیقتوں کی طرف یہ اشارہ کرتی ہیں توجہ نہیں کرتے۔ [زمینی فضا کو یہاں ایک محفوظ چھت فرمایا ہے۔ آج ہم جانتے ہیں کہ یہ فضا مختلف گیسوں اور درجہء حرارت کو متوازن رکھتی ہے اور زمین کی طرف جو شہاب ثاقب آتے ہیں وہ اس فضا سے رگڑ کھا کر اوپر ہی اوپر راکھ ہو جاتے ہیں۔ ایک دن میں ہزاروں شہاب ثاقب زمین کی طرف آتے ہیں جن میں سے شاذ و نادر کوئی سطح زمین تک پہنچتا ہے۔ لہٰذا ان سے نہ ہونے کے برابر تباہی آتی ہے۔]

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝

21:33 اور وہی اللہ نے جس نے (زمین کی گردش سے) رات اور دن کے آنے جانے کا سلسلہ جاری کیا اور اسی نے

سورج اور چاند جیسے کرّے بنائے۔ یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾

21:34 (پھر بھی لوگ معجزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ یہ سب نشانیاں اللہ کے قادر مطلق ہونے پر یقین رکھنے کے لئے کافی ہے۔) اے رسول! ہم نے آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں بنایا جو ہمیشہ زندہ رہا ہو۔ تو اگر آپ کو ایک دن مرنا ہے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

21:35 ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا ہی ہے۔ ہم تم سب کو مشکلوں اور آسانیوں سے گزارتے ہیں تاکہ تم خود اپنی شخصیت کا امتحان کر سکو اور تمہاری مخفی صلاحیتیں نشوونما پا جائیں اور بالآخر تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اور تمہارے اعمال ہمارے قانون مکافات سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ [67:2]

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾

21:36 (اے پیغمبرؐ!) ہمارے احکام کا انکار کرنے والے آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو ہنسی مذاق کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے؟ جبکہ ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ سچے اللہ (رحمان) کا ذکر ہوتے ہی اسے جھٹلا دیتے ہیں۔

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

21:37 دراصل جلد بازی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ عنقریب میں انہیں اپنی مزید نشانیاں دکھاؤں گا جو حقیقت بن کر تم لوگوں کے سامنے آ جائیں گی لہٰذا ذرا صبر سے کام لو جلد بازی نہ کرو۔ [17:11]

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾

21:38 اس پر یہ کہتے ہیں کہ اگر تم مومن لوگ سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ (خوشخبری اور تنبیہ) وعدے تم کرتے رہتے ہو وہ وقت کب آئے گا؟

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾

21:39 جو لوگ آج کفر کی روش اختیار کر رہے ہیں۔ اگر انہیں آنے والے انقلاب کا علم ہو جائے اور جان لیں کہ جنگ کے شعلے جب ان کے آگے اور پیچھے بھڑکیں گی تو کوئی ان کی مدد نہ کر سکے گا۔ (تو یہ کبھی ایسی جلدی نہ مچائیں۔)

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

21:40 یہ انقلاب یکا یک ان پر وارد ہوگا اور وہ ہوش وحواس گنوا بیٹھیں گے پھر نہ تو وہ اسے دور کر سکیں گے اور نہ انہیں ذرا سی مہلت دی جائے گی۔ [یہ تین آیات قیامت سے متعلق بھی ہیں۔ 40:38-39]

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ع 3 12 3

21:41 (ان کا یہ رویہ کوئی نئی بات نہیں۔ اے رسولؐ!) آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں، جو لوگ ان کے ساتھ تمسخر کیا کرتے تھے ان کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۚ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ۝

21:42 فرما دیجئے، رات ہو یا دن اللہ رحمان کے قانون مکافات سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ لیکن یہ تو اپنے رب کے مذکورہ قوانین سے ایسے بے پرواہیں۔ (گویا ان کی گرفت کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں۔)

أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ۝

21:43 کیا ان کے پاس کوئی ایسے معبود ہیں جو تم لوگوں کو ہمارے قانون مکافات سے بچا سکیں؟ ان کے بتائے ہوئے یہ معبود خود اپنی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم انہیں پناہ دیں گے۔

بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝

21:44 دراصل ہم نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو اپنی نعمتوں سے نوازا یہاں تک کہ اس حالت میں ان کی طویل عمریں گزر گئیں۔ لیکن کیا یہ لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سمندروں کے کٹاؤ کی وجہ سے براعظموں کی جسامت میں کمی آ رہی ہے۔ تو کیا یہ لوگ دوسروں پر بالادست رہیں گے؟ [13:41]

قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ۝

21:45 انہیں کہہ دیجئے کہ میں جو تمہیں تمہاری غلط روش کے انجام سے آگاہ کرتا ہوں وہ اللہ کی وحی پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ بہرے بن جائیں وہ نصیحت کو کیا سنیں اور کیا فائدہ اٹھائیں۔

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝

21:46 اگر انہیں آپ کے پروردگار کے عذاب کا ہلکا سا جھونکا بھی چھو جائے تو یہ چیخ اٹھیں۔ افسوس! ہم کمزوروں پر

بڑی زیادتیاں کیا کرتے تھے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝

21:47 (دنیا میں عدل وانصاف پر مبنی انقلابات بھی آتے رہیں گے لیکن) قیامت کے دن ہم انصاف کے میزان کھڑے کریں گے اور کسی شخص کے ساتھ ذرا سی ناانصافی نہ ہوگی۔ اگر رائی کے دانے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اسے سامنے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔ [8-99:7]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

21:48 (اس دنیا میں صرف ایک مثال پر غور کرو۔) دیکھو! ہم نے موسیٰ اور ہارون کو ''الفرقان'' کا وہ ضابطہ قوانین عطا کیا تھا جو حق و باطل کی کسوٹی تھا اور جو لوگ زندگی کی راہ گزر پر امن وسلامتی سے چلنا چاہتے ان کے لئے اس میں روشنی اور شرف انسانیت کا سامان تھا۔

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝

21:49 یعنی ان کے لئے جو اپنے پروردگار کے احکام کی خلاف ورزی کے ان دیکھے نتائج سے ڈرتے تھے اور اس گھڑی کا بھی خوف رکھتے تھے جب سب اعمال پرکھے جائیں گے۔

ع 4 وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

21:50 اور اب ہم نے یہ ذکر مبارک القرآن نازل فرمایا ہے۔ سوچو کیا تم اس سے انکار کرو گے؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝

21:51 اور بہت پہلے ہم نے ابراھیم کو روشن راہنمائی سے نوازا تھا اور ہم ان سے اور ان کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝

21:52 جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا 'یہ کیا بت ہیں جن کے گرد تم بیٹھے رہتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝

21:53 انہوں نے جواب دیا' ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ان کی پرستش کرتے ہی دیکھا ہے۔

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

21:54 ابراھیم نے کہا' تم بھی اور تمہارے آباؤ اجداد بھی کھلی گمراہی میں تھے۔ (کیا تم اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کر کے شرف انسانیت کی تذلیل نہیں کرتے؟)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝

21:55 وہ بولے' کیا تم ہم سے سچائی کی بات کر رہے ہو یا یونہی کھیل تماشے کی باتیں کر رہے ہو؟

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

21:56 ابراھیم نے کہا' بس اتنا سوچو کہ تمہارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والا اور ان کی پرورش کرنے والا ہے۔ اور میں تم پر اس حقیقت کا گواہ ہوں۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

21:57 اللہ شاہد ہے کہ جب تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک معاملہ کروں گا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝

21:58 پھر انہوں نے ان بتوں کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا سوائے ایک بڑے بت کے تاکہ وہ واپس آ کر اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

21:59 وہ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سب کس نے کیا؟ یقیناً یہ کوئی ظالم ہوگا۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝

21:60 بعض لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو جسے ابراھیم کہتے ہیں ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتے سنا ہے۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝

21:61 کچھ لوگوں نے کہا' اسے یہاں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہی دے سکیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝

21:62 جب وہ آئے تو لوگوں نے کہا' اے ابراھیم! ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ تم نے کیا ہے؟

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝

21:63 ابراھیم نے کہا جس نے بھی کیا یہ ہے ان کا بڑا۔ اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔ [37:88-98]

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۙ

21:64 پھر (پجاری) مجمع سے ذرا الگ ہو کر غور کرنے لگے اور پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے تم سے غلطی ہوئی (کہ تم نے ان بے جان بتوں کی حفاظت کا کچھ اہتمام نہ کیا۔)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝

21:65 پھر انہوں نے ندامت سے اپنے سر نیچے کر لئے اور کہنے لگے (اے ابراھیمؑ!) تم خوب جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝

21:66 ابراھیم نے کہا کہ پھر بھی تم نے اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو معبود بنا رکھا ہے تو جو تمہیں نہ ذرا سا فائدہ پہنچا سکیں نہ نقصان۔

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

21:67 افسوس ہے تم پر اور جن کو تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو۔ کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لیتے؟

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

21:68 (پجاریوں سے کچھ جواب بن نہ پڑا تو وہ طیش میں آ گئے۔) بولے اس شخص کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کے حامی اور ناصر بنے رہو۔ ایسا ہی کرو اگر تم کو عملاً کچھ کر دکھانا ہے۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝

21:69 ہم نے کہا اے آتش! تو سرد ہو جا اور ابراھیمؑ کے لئے سلامتی بن جا۔ [تصریف آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعلہ نشاں آگ نہیں تھی بلکہ پجاریوں نے عوام کو بھڑکا دیا تھا۔ یہ ان کے غصے کی آگ تھی۔ 29:24-26 ,37:88-89]

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

21:70 چنانچہ انہوں نے جو تدبیر سوچی تھی وہ دھری کی دھری رہ گئی اور وہ سب اپنے منصوبے میں ناکام رہ گئے۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

21:71 اور ہم نے ابراھیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف خیر و عافیت کے ساتھ بھیج دیا جسے ہم نے اہل عالم کے لئے با برکت بنایا تھا۔ [لوطؑ ابراھیمؑ کے بھتیجے یا بھانجے تھے اور ان کے قریبی ساتھی بھی تھے۔ با برکت سرزمین سے مراد ہے

ارض شام وفلسطین۔ جہاں بعد میں بہت سے انبیاء گزرے۔ [37:99, 29:26

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝

21:72 (ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ ابراہیمؑ کے ساتھ یہ واقعہ قدیم "میسوپوٹامیہ" آج کے عراق کے شہر "اُر" میں پیش آیا جہاں تاریخ کے ایک جابر ترین بادشاہ نمرود شداد کی حکومت تھی۔ وہاں سے آپ نے شام کو ہجرت فرمائی جہاں اللہ نے انہیں بڑی کامیابیوں سے نوازا۔) اور ہم نے انہیں اسحٰق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عطا کیا اور انہیں نہایت باصلاحیت بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝

21:73 ہم نے انہیں ایسے لیڈر بنایا جنہوں نے سربراہی (لیڈر شپ) کا کردار مثالی طور پر نبھایا۔ وہ لوگوں کو ہمارے حکم کے مطابق راہ نمائی دیتے اور ہماری بھیجی ہوئی وحی کے مطابق معاشرے میں اجتماعی خیر و برکت کا نظام صلوٰۃ قائم کرتے۔ وہ نظام جس میں اللہ کے قوانین کی پیروی آسان ہو جاتی ہے اور ایسا نظام معیشت قائم کرتے جہاں کوئی محروم نہ رہتا۔ بے شک وہ ہمارے مخلص بندے تھے۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝

21:74 (پھر ہم نے لوطؑ کو نبوت سے سرفراز کیا۔) اور ہم نے لوط کو علم و حکمت سے نوازا۔ وہ جس بستی میں رہتے تھے وہاں کے لوگ بڑی برائیوں میں مبتلا تھے۔ (جب لوطؑ نے معاشرے میں اصلاح کی کوششیں کیں جو کامیاب نہ ہوئیں۔) پھر ہم نے انہیں اس بستی کے لوگوں سے بچا لیا۔ بے شک وہ قوم ایسی تھی جو برائی کی طرف گری جاتی تھی۔

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ع 5 25 5

21:75 ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ بے شک وہ لوگوں کے کام سنوارا کرتے تھے۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

21:76 اور نوح جو پہلے بہت گزر چکے تھے (جب ان کی قوم مخالفت سے باز نہ آئی) تو نوح نے ہمیں پکارا اور ہم نے ان کی پکار کا جواب دیا اور پھر انہیں اور ان کی جماعت کو بڑے دکھ سے نجات دی۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

21:77 اور اس قوم کے مقابلے میں اس کی مدد کی جو ہماری آیات و احکام کو جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ قوم تھی ہی ایسی جو

لوگوں کی زندگی میں مشکلات پیدا کرتے تھے۔ ہم نے ان کے اعمال کی پاداش میں سب کو طوفان میں غرق کر دیا۔ (سیئہ = لوگوں کی زندگی میں مشکلیں کھڑی کرنا)

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝

21:78 اور داؤد و سلیمان کا ایک واقعہ سنو! وہ عدل و انصاف سے حکومت کرتے اور اپنے عوام اور ان کے مفاد کا اس وقت بھی خیال رکھتے جب ان کے عوام کھلی بھیڑوں کی طرح سلطنت کو ایک کھیتی کی طرح برباد کرنے پر تلے تھے۔ ہم ان کی بہترین حاکمیت کے خود گواہ ہیں۔ [دنیا کی بہت سی زبانوں میں بے اصول عوام کو بھیڑیں اور مویشی کہا گیا ہے۔ اس آیت میں لفظ غنم استعمال ہوا ہے یعنی بھیڑیں۔]

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

21:79 ہم نے سلیمان کو معاملہ فہمی عطا کی تھی اور تمام انبیاء کو عادلانہ فیصلے کرنے کا علم بخشا تھا اور داؤد کے لئے ہم نے بڑے بڑے قبائلی سرداروں کو اور قبیلہء "طیر" کے شاہسواروں کو خدمت پر لگا رکھا تھا۔ وہ سب اپنے فرائض پوری تندہی سے انجام دیتے تھے۔ یہ سب ہم اپنے قانون کے مطابق کر رہے تھے۔ [جبال = پہاڑ = بڑے لیڈر، الطیر = پرندے = تیز شہسوار = ارض شام و فلسطین میں ایک قبیلے کا نام 34:10, 27:16]

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝

21:80 اور ہم نے داؤد کو زرہ بکتر بنانے کا علم بھی سکھا دیا تھا تا کہ تم (انسان اس ایجاد سے فائدہ اٹھا کر) جنگ میں ایک دوسرے سے محفوظ رہ سکو۔ کیا تم شکر گزار بھی ہوتے ہو؟ [داؤدؑ پہلے انسان تھے جنہوں نے اپنی قوم کو لوہے کی ٹیکنالوجی میں ماہر بنا دیا۔]

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝

21:81 اور ہم نے تیز ہواؤں کو سلیمان نے تابع فرمان کر دیا تھا۔ یہ ہوائیں ان کی کشتیوں کو اس سرزمین کی طرف لے جاتی تھیں جس میں ہم نے برکت اور خوشحالیوں کا سامان پیدا کیا تھا اور ہم ہر چیز اور واقعے کو بخوبی جانتے ہیں۔ [ہواؤں کو تابع فرمان کرنے سے مراد یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے فن بادبانی میں خوب مہارت حاصل کر لی تھی۔]

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝

21:82 اس کے علاوہ ہم نے بڑے سرکش قبائل کے لوگوں کو ان کے لئے خدمت گزار بنا دیا تھا جو ان کے لئے سمندر میں غوطہ زنی کرتے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کام بجا لاتے اور ہم بھی ان کے نگہبان تھے۔ [کہ سرکشی نہ کر پائیں

[38:37, 34:14

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚ

21:83 ایوب کا ذکر بھی کیجئے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ میں بہت مشکل میں پڑ گیا ہوں اور آپ سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔[دیکھئے آیت 38:41 انہیں سانپ نے ڈس لیا تھا اور وہ اپنے بیوی، بچوں اور جماعت سے بچھڑ گئے تھے۔]

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۫ وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝

21:84 ہم نے ان کی پکار سنی اور ان کی تکلیف دور کر دی۔ ہم نے انہیں اپنے گھرانے اور جماعت سے ملوا دیا۔ ان کے پیروکار اس دوران دگنے ہو چکے تھے۔ یہ ہماری جناب خاص سے رحمت تھی اور ان لوگوں کے لئے ایک یادگار جو ہماری ہی اطاعت کرتے ہیں۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ

21:85 اور اسمٰعیل، ادریس اور ذوالکفل یہ سب دعوت حق میں استقامت سے کام لیتے تھے۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

21:86 ہم نے انہیں اپنی رحمتوں سے نوازا۔ یہ سب لوگوں کے اور معاشرے کے بگڑے کام سنوارا کرتے تھے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ

21:87 اور ''ذوالنون'' اپنی قوم سے تنگ آ کر غصے میں وہاں سے چلے گئے۔ انہوں نے خیال کیا تھا کہ چونکہ انہوں نے اللہ کی کوئی نافرمانی نہیں کی لہٰذا اللہ انہیں کسی مشکل میں نہ ڈالے گا۔ لیکن جب وہ اندھیروں میں گھر گئے تو انہوں نے ہمیں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری شان بڑی بلند ہے۔ غلطی مجھ سے ہی ہوئی۔[اس آیت کے آخری 9 الفاظ کو لوگوں نے آیت کریمہ کا نام دیا ہے اور کسی مشکل سے رہائی کے لئے خصوصاً خواتین گروہ در گروہ ان الفاظ کو کثیر تعداد میں پڑھتی ہیں، حالانکہ قرآن میں یہ حکم نہیں ہے۔ یونس کے واقعے کی مزید تفصیل آپ کو آیات 10:98, 37:139-148, 68:48 میں ملے گی۔]

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

21:88 تو ہم نے ان کی پکار کو سن لیا اور انہیں غم سے نجات دی۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کو غم و حزن سے نجات دیتے

ہیں جو ہمارے قوانین پر یقین رکھتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚ

21:89 اور زکریا کا معاملہ یہ ہے کہ انہوں نے جب اپنے پروردگار کو پکارا "اے میرے رب! آپ مجھے اس دنیا میں اکیلا نہ چھوڑیئے البتہ (میں جانتا ہوں) کہ آپ ہی سب کے بہترین وارث ہیں۔ [19:5-7, 3:33]

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

21:90 تو ہم نے ان کی پکار سنی اور ان کی بیوی کو اولاد کے قابل بنا کر انہیں یحییٰ جیسا بیٹا عطا کر دیا۔ یہ سب انبیاء انسانوں کی بھلائی کے کام کرتے اور ایسے کاموں میں ذرا تاخیر نہ کرتے اور امید ہو یا خوف ہر صورت میں ہمیں پکارتے اور ہمارے حکم پر عاجزی کے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

21:91 (اور ان کے ساتھ ہی اس پاکیزہ خاتون کو بھی یاد کیجئے) جس نے نہایت نامساعد حالات میں اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی پھر مناسب وقت پر ہم نے اپنی توانائی سے اختیار وارادے کی قوت عطا کی اور پھر اس خاتون کو اور اس کے بیٹے کو اپنی رحمت کی نشانی بنایا۔ [روح میں سے کچھ پھونکنا کے معنی ہیں اختیار وارادہ بخش دینا جیسا کہ ہر انسان کے معاملے میں ہوتا ہے۔ دیکھئے آیات 3:45, 19:16, 32:9 رحمت کی نشانی اس طرح کہ یہود نے مریمؑ اور عیسیٰؑ پر بہتان لگائے جبکہ اللہ نے انہیں عزت واکرام سے نوازا۔]

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝

21:92 بے شک (اے لوگو!) تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ لہٰذا تم میری ہی اطاعت کیا کرو۔ [23:52]

ع 6 18 6 وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝

21:93 لیکن لوگ اپنے امور میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ان سب کو بالآخر ہماری ہی طرف رجوع کرنا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝

21:94 جو کوئی بھی دوسروں کے کام سنوارے گا جبکہ وہ اللہ کی عطا کردہ اخلاقی قدروں پر یقین رکھتا ہو۔ اس کی کوشش ہرگز مسترد نہ کی جائے گی۔ بے شک ہم لوگوں کے اعمال قلم بند کر رہے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

21:95 اگر کوئی قوم یا بستی ہم اپنے قانون کے مطابق تباہ کر دیتے ہیں تو وہ دوبارہ خوشحالی کی طرف لوٹ کر نہیں آ سکتی۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝

21:96 یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھلے چھوڑ دیئے جائیں اور وہ اپنی بلندیوں سے ان پر چڑھ دوڑیں۔ [یاجوج وماجوج = سامراجی قوتیں جو کمزور قوموں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور پھر برسوں گزرنے کے بعد محکوم قوم میں آزادی کی آرزو انگڑائی لینے لگتی ہے۔ [18:94, 17:58]

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

21:97 دیکھو سچے وعدے کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی کا انکار کرتے ہیں اس وقت ان کی حالت یہ ہوگی کہ ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ آہ! ہماری خرابی کہ ہم اس انقلاب کے بارے میں غلفت میں پڑے رہے اور اس طرح خود اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝

21:98 (ان سے کہا جائے گا۔) تم اور وہ تمہارے اہل اقتدار جن کی اطاعت تم اللہ کو چھوڑ کر کیا کرتے تھے اب جہنم کا ایندھن ہو۔ یہ منزل ہے جو تم نے خود اختیار کی تھی۔ [تمہارے اعمال ہی اس جہنم کے شعلے ہیں]

اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں
اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں (اقبال)

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

21:99 اگر یہ بڑے واقعی اختیار و اقتدار رکھتے ہیں تو اس جہنم میں داخل نہ ہوتے۔ سب اس میں ہمیشہ قیام کریں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

21:100 وہاں ان کے لئے چیخنا چلانا ہوگا اور اس کے سوا اس میں کچھ نہ سن سکیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝

21:101 ان کے برعکس وہ لوگ جو ہمارے قانون کے مطابق لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے رہے وہ اس عذاب سے دور رکھے جائیں گے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْمَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

21:102 وہ اس جہنم کی ذرا سی آواز نہ محسوس کریں گے وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا اور وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ [19:71]

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

21:103 انہیں اس بڑے انقلاب میں کوئی پریشانی نہ ستائے گی۔ فرشتے انہیں خوش آمدید کہیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ [27:89 زیر نظر آیات دنیا میں قرآنی انقلاب اور حیات آخرت دونوں پر ثابت آتی ہے۔]

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

21:104 اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے صفحات کو لپیٹ دیا جائے پھر جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا لازم ہے۔ ہم ایسا ضرور کرنے والے ہیں۔ [14:48 آیات 10:19, 39:67 ان پر مزید غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جب نئی کائنات پیدا کرے گا اس سے پہلے دنیا کے بلند و بالا لیڈر، سیاست، مذہب، دولت کے بڑے بڑے ستون گر جائیں گے۔ عوام کے لئے یہ ایک نئی زندگی ہوگی جو اللہ کے حکم کے عین مطابق امت واحدہ ہوں گے۔]

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝

21:105 ہم نے وحی کے ذریعے نازل ہونے والی ہر کتاب حکمت میں یہ قانون لکھ دیا تھا کہ زمین پر حکومت کرنے کے اہل اور وارث صرف میرے صالح بندے ہوں گے یعنی وہ لوگ جن میں جہاں بانی کی صلاحیتیں ہوں گی اور وہ معاشرے کی اصلاح کرتے رہیں گے۔

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝

21:106 یہ ہر اس قوم کے لئے واضح پیغام ہے جو اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

21:107 (اور اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو سب قوموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ [آپؐ کے ذریعے قرآن

کا نزول اپنے بندوں کے نام اللہ کا آخری پیغام ہے جس کی پیروی سے کوئی بھی قوم دنیا اور آخرت میں بلند اقبال ہو سکتی ہے۔ 9:61]

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

21:108 فرما دیجئے کہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تم سب کا معبود صرف الٰہ واحد ہے پھر کیا تم اس کے آگے سر تسلیم خم کرو گے؟

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝

21:109 اگر پھر بھی لوگ منہ پھیریں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تم سب کو (احکام الٰہی سے) یکساں آگاہ کر دیا ہے البتہ میں یہ نہیں جانتا کہ انقلاب کی گھڑی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝

21:110 (اگر تم دل میں کچھ اور رکھو اور ظاہر کچھ اور کرو تو وہ گھڑی ٹل نہیں سکتی اس لئے کہ) وہ اللہ ہر اس بات کو جانتا ہے جو کھلے عام کہی جائے اور جو تم چھپاتے ہوا سے بھی جانتا ہے۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

21:111 اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ دنیاوی زندگی کب تمہارے لئے آزمائش و مصیبت بنے گی اور کب تمہارے لئے ایک مقررہ مدت تک دلکشی کا سامان ہوگی۔

ع 7 19 7 النصف قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۝

21:112 (پھر پیغمبرؐ نے کہا) اے میرے پروردگار! اب تو حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے۔ بے شک ہمارا پروردگار رحمٰن ہے اور ان باتوں کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے جو تم اپنی طرف سے گھڑتے رہتے ہو۔

سورۃ الحجّ

مترجم کا نوٹ:

سورۃ حج قرآن کریم کی 22ویں سورۃ ہے اور اس میں 78 آیات نہایت خوبی سے مختلف موضوعات کو بیان کرتی ہیں۔ حج کے لفظی معنی ہیں سالانہ اجتماع۔ قرآن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسے جہاں سے بھی کھولا جائے پڑھنے والے کا ذہن اور دلی تعلق کتاب حکیم سے فوراً قائم ہو جاتا ہے۔ مکّہ میں مسجد الحرام کا حج تمام بنی نوع انسان پر اللہ کی طرف سے واجب کیا گیا ہے۔ اس اجتماع کا مقصد عظیم دنیا بھر کے انسان کا اتحاد ہے۔ حج کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ کسی پاکیزہ مقصد کے لئے پورے عزم کے ساتھ خود کو تیار کیا جائے۔ آج کل حج کے دوران کئی مروجہ رسوم ایام جاہلیت کی یادگار ہیں اور قرآن میں ان کا ذکر نہیں آیا۔ اس کی مثال شیطانوں کو کنکریاں مارنا اور آب زم زم کو مقدس سمجھنا ہیں۔ حجر اسود کا چومنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ آیت 3:97 پر غور فرمایئے تمام بنی نوع انسان کے لئے اللہ کی دعوت ہے صرف مسلمانوں کے لئے نہیں۔

مکّے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم (اقبالؒ)

آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین مکّہ کی مسلسل مخالفت کے باعث انہیں مسجد الحرام آنے اور اس کی تنظیم سے منع فرما دیا گیا تھا۔ خالی رسومات کے بے سود ہونے کے بارے میں علامہ اقبالؒ کا ایک اور شعر قابل غور ہے۔

زائران کعبہ سے اقبالؔ یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں (اقبالؒ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝

22:1 اے بنی نوع انسان! اپنے پروردگار کی ارشاد کردہ امن وسلامتی کی راہ پر زندگی کا سفر طے کرو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ایک عظیم انقلاب آئے گا جو زلزلے کی طرح زمین کو ہلا کر رکھ دے گا اور دنیا میں عظیم زلزلہ برپا ہو جائے گا۔

[اس آیت سے یوم قیامت بھی مراد لی جاسکتی ہے۔]

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝

22:2 اس دور میں تم دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی مائیں اپنے شیر خوار بچوں تک بھول جائیں گی۔ اور ہر حاملہ مخلوق کا حمل ساکت ہو جائے گا۔ لوگ تمہیں یوں دکھائی دیں گے جیسے نشے میں مدہوش ہوں لیکن وہ نشے میں نہیں ہوں گے۔ اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَٰنٍ مَّرِيدٍ ۝

22:3 لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اس باب میں اور اللہ کی شان میں علم و دانش کے بغیر جھگڑے نکالتے رہتے ہیں اور ہر شیطان صفت شخص کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

22:4 ہمارا قانون ہے کہ جو بھی شیطان صفت لوگوں کی یا اپنی خود غرضانہ خواہشات کی پیروی کرے گا تو ہم اسے غلط راہ پر ڈال دیں گے جو اسے تباہی میں پہنچا دیں گے۔

يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ۝

22:5 اے لوگو! اگر تمہیں شک ہے کہ تم ایک بار پھر جی اٹھو گے تو غور کرو کہ ہم نے تم کو پہلی بار بھی تو پیدا کیا تھا۔ ہم نے تمہیں مرحلے وار پیدا کیا ہے۔ (اور ارتقاء سے گزارا ہے۔) پہلے زندگی کی ابتدا مٹی (اور پانی کے امتزاج) سے ہوئی اور پھر وہ دور آیا جب تمہیں نر اور مادہ نطفہ سے پیدا کیا۔ اگلے مرحلے میں نطفوں کے ملاپ نے خون کے لوتھڑے سے جونک جیسی شکل بنی جس نے بعد میں ایک خاص شکل اختیار کر لی جبکہ شروع میں اس کی کچھ خاص شکل نہ تھی۔ اس طرح ہم تمہارے لئے وضاحت سے یہ بات بیان کر رہے ہیں۔ رحم مادر میں بچے کی یہ ابتدائی کیفیت ہمارے قانون کے مطابق ایک وقت مقرر تک رہتی ہے۔ پھر ہم تمہیں طفل بنا کر شکم مادر سے باہر نکالتے ہیں۔ پھر تم رفتہ رفتہ جوانی کو پہنچتے ہو۔ اور تم میں سے بعض (کم عمری میں) وفات پا جاتے ہیں اور بعض لوگ تم میں ضعیفی کی عمر تک پہنچتے ہیں اور ان کے ذہنی اور

جسمانی قویٰ یوں واپس لوٹتے ہیں کہ وہ شخص بہت کچھ جاننے کے بعد کچھ نہیں جانتا۔ زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ کس طرح خشک بنجر پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برسا دیتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور اس میں سبزہ ابھرنے لگتا ہے۔ اس طرح کیسے کیسے خوشنما پودے اور باغات وجود میں آتے ہیں۔ [زندگی کے ارتقاء کا جائزہ لینے کے لئے اس آیت میں ہمیں کتنے ہی اشارے ملتے ہیں۔ قرآن کریم نے نمود حیات اور پھر ہوتے ہوتے انسانی زندگی کے جسمانی پہلو کا ارتقا اپنے خاص انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے تصریف آیات کا اصول کارگر ہے کیونکہ متعلقہ حقائق ہمیں جگہ جگہ آیات قرآنی میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔]

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ

22:6 (پہلے مٹی یعنی غیر نامیاتی مادے سے جرثومہ حیات کی تخلیق کا ذکر آتا ہے جس میں پانی شامل ہو چکا ہے (لائف سیل Life Cell) پھر یہ لائف سیل نر اور مادہ میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ پھر نر اور مادہ نطفوں کے ملاپ سے ایک اور نفس پیدا ہوتا ہے۔ اب ان آیات پر غور فرمایئے۔ 25:54, 24:45, 23:12-16, 21:30, 36:77, 32:7, 31:28, 30:20,11:61, 11:6, 7:11, 6:99, 6:38, 6:2, 4:1 (96:1-2, 86:5, 76:2, 71:14, 53:45, 51:49, 40:64, 39:6, 35:11

یہ سب کچھ وقوع پذیر اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ! وہی الحق ہے اور وہی ہے جو بے جان اشیاء میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ (اور مردوں کو زندہ کرتا ہے) اور وہی ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

22:7 اور یہ بھی حقیقت ثابتہ ہے کہ وہ گھڑی آنے والی ہے۔ اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں اور وہی اللہ ہے جو ان سب کو جلا اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔ [اس آیت کا دنیاوی زندگی پر بھی یوں اطلاق ہوتا ہے کہ اللہ ایک دور میں انسانیت کو ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا کرے گا جیسے وہ اپنے پہلے جنتی زندگی کے دور میں تھے۔ قبر کے معنی صرف وہ جگہ نہیں جہاں لوگوں کو دفنایا جاتا ہے بلکہ اس میں انسانی جسم کے بکھرے ہوئے اعضا یہاں تک کہ ذرات کسی بھی شکل میں اور کہیں بھی موجود ہوں۔ سورۃ یٰسین 36:51 میں جو لفظ ''اجداث'' استعمال ہوا ہے وہ جسم کے متشرا جزا کو بخوبی بیان کر دیتا ہے۔ یہاں یہ عرض کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کے بارے میں عام نظریات دو ہیں جنہیں قرآن نے نہایت خوبی سے اور مختلف زاویوں سے بیان فرمایا ہے۔ داہریوں کا نظریہ یہ ہے کہ زندگی صرف اس دنیا کی ہے جو موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے؟ ان ہی اجزا کا پریشان ہونا (چکبست)

لیکن قرآن فرماتا ہے کہ انسان میں ایک شے اور بھی ہے جو مرنے کے ساتھ ختم نہیں ہوتی، وہ ہے انسانی ذات، انا، شخصیت یا خودی، self علامہ اقبالؔ نے قرآنی نظریے کی وضاحت یوں کی۔]

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ

22:8 (دیکھئے 22:3) لیکن لوگوں میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں بغیر کسی علم و دانش کے، بغیر راہنمائی حاصل کیے اور بغیر کتاب روشن پر غور کیے ہوئے بحث مباحثہ کرتے رہتے ہیں۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

22:9 اور تکبر سے منہ موڑ لیتے ہیں اور لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے لئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آتش سوزاں کے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ع 1 10 8

22:10 اسے کہا جائے گا کہ یہ ان کاموں کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہرگز نہیں۔ [لوگ اپنے اعمال سے خود ہی اپنی جنت و جہنم بناتے ہیں]

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

22:11 ایک اور طرح کے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے اطاعت مشروط طور پر کرتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی دنیاوی فائدہ پہنچے تو اس کے سبب مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن کوئی آفت آ پڑے تو وہ سراپا الٹ کر رہ جاتے ہیں۔ یعنی منہ پھیر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی۔ یہ کھلا نقصان ہے جس کی وضاحت بھی ضروری نہیں۔
[مشروط = کنارے پر۔ چہرہ = پورا وجود۔ مبین = واضح جس کی تفصیل کی ضرورت نہ ہو 4:143]

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

22:12 (مشروط اطاعت کا ہی نتیجہ ہے کہ) ایسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کو پکارنے لگتے ہیں جو نہ انہیں نقصان

پہنچا سکیں اور نہ فائدہ دے سکیں۔ یہی ہے جو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝

22:13 ایسے لوگ بھی ہیں جو ان ہستیوں سے مدد چاہتے ہیں جن کا نقصان ان کے فائدوں سے زیادہ یقینی ہے۔ کتنے برے ہیں ان کے یہ آقا اور کارساز اور کتنے برے ہیں ایسے ساتھی۔ [نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کریم کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ وہ انسانوں کے لئے بھی بلا تکلف صیغہء واحد اور صیغہء جمع استعمال کرتا چلا جاتا ہے۔ زیر نظر مفہوم میں ہم نے بھی اردو محاورے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مناسب جگہ واحد و جمع استعمال کئے ہیں۔]

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

22:14 ان کے برعکس جو لوگ اللہ کے احکام پر یقین رکھتے ہیں اور صلاحیت افزا کام کرتے ہیں اللہ انہیں سدا بہار باغات میں داخل کرے گا۔ اللہ نے یہ قانون اپنے ارادے سے بنا کر نافذ کیا ہے۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝

22:15 جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے قانون پر عمل کرنے کے باوجود وہ دنیا اور آخرت میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکے گا اسے چاہیے کہ سرفرازیاں اور بلندیاں حاصل کرنے کے دیگر طریقے استعمال کر کے دیکھ لے اور اخلاقی اقدار سے رابطہ منقطع کر لے اور دیکھے کہ یہ ترکیب اس کے غیظ و غضب کو دور کر دیتی ہے؟ [یعنی اللہ کے قوانین کو چھوڑ کر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔]

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝

22:16 ہم نے اسی طرح روشن آیات نازل فرما دی ہیں لیکن اللہ اسی کو راہ نمائی عطا کرتا ہے جو راہنمائی حاصل کرنا چاہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

22:17 جو لوگ اللہ کے احکام پر یقین رکھتے ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست نصاریٰ ہیں اور پارسی اور مشرک۔ ان تمام گروہوں کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ [2:26, 22:55, 2:136, 11:121] اگر انسانوں کے سب گروہ اسی طرح اپنی اپنی راہ پر چلتے رہیں تو آخری نتائج سامنے آنے پر

بات واضح ہو جائے گی کہ کون صحیح راہ پر گامزن تھا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩

السجدة 6

22:18 (انسان خواہ الگ الگ راہوں پر چلیں لیکن اللہ کے قانون کی ہم آہنگی ملاحظہ کرنے کے لئے کائنات پر غور کرنا چاہیے۔) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ جو مخلوق بلندیوں میں ہے اور جو پستیوں میں ہے اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، حیوانات اور بہت سے انسان اللہ کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ (مخلوق میں صرف انسانوں کو اختیار و ارادہ عطا کیا گیا ہے۔) بہت سے انسانوں نے خود کو تباہی کا حقدار بنا لیا ہے جو اس طرح اللہ کے قانون کے مطابق رسوائی کا شکار ہو جائے اسے کوئی عزت و احترام عطا نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ ہر کام اپنے قانون کے مطابق کرتا ہے۔ [89:16, 35:10]

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۚ

22:19 یہ دو گروہ (ایک وہ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسرے جو اس کا انکار کرتے ہیں۔) اپنے پروردگار کے بارے میں ایک دوسرے سے کشمکش میں لگے رہتے ہیں۔ وہ جو منکرین ہیں وہ پچھتاوے کی آگ میں پڑے اپنے کپڑے کاٹ رہے ہوں گے اور ناامیدی کی جلن ان کے سروں کو جھکا ڈالے گی۔ [104:6-7 یہ آگ دلوں سے اٹھتی ہے اور دلوں کو ہی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔]

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۚ

22:20 ان کے ظاہر و باطن کی سختیاں پگھل کر رہ جائیں گی۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۚ

22:21 ایسے (مجرم) لوگوں کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا۔ [یعنی ان کے خلاف سخت کاروائی ہو گی۔ 21:39, 57:25]

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۫ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۚ ع 12 9

22:22 جب بھی وہ اس جہنم سے گھبرا کر باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو انہیں واپس اسی میں دھکیل دیا جائے گا کہ اب

اس آتشین عذاب کا ذائقہ چکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝

22:23 اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام پر یقین رکھتے ہیں اور معاشرے کی فلاح کے کام کرتے ہیں اللہ انہیں سدا بہار باغوں میں داخل کرے گا۔ وہاں وہ سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے اور موتیوں کے ہار اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ (وہ شاہانہ وقار کی تصویر ہوں گے۔)

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝

22:24 اس لئے کہ انہیں پاکیزہ راہنمائی ملی تھی اور وہ اس راہ پر گامزن ہو گئے تھے جس کی منزل حمد وستائش ہے۔ [35:33]

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ع 3 3/10

22:25 (توحید الٰہی کا اولین مرکز خانہ کعبہ ہے۔) جو لوگ منکرین حق ہیں اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں انہیں جاننا چاہیے کہ ہم نے اسے بنی نوع انسان کا مرکز قرار دیا ہے خواہ وہ مقامی لوگ ہوں یا باہر سے آنے والے۔ اس کے دروازے دنیا کے ہر انسان کے لئے یکساں طور پر کھلے ہیں۔ جو یہاں ظلم وزیادتی کے ساتھ بے دینی پھیلائے گا ہم اسے دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ [2:125, 21:39]

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

22:26 ہم نے اس مقدس گھر کو ابراہیم کے دور میں مقرر کیا تھا اور کہا تھا میرے ساتھ ہرگز کوئی شریک نہ بنانا اور میرے اس علامتی گھر کو لوگوں کے بنائے ہوئے عقیدوں سے پاک رکھنا۔ ان کے لئے بھی جو اس گھر کی زیارت کو آئیں اور ان کے لئے بھی جو یہاں مقیم ہوں۔ لوگوں کی اس طرح تربیت کرنا کہ وہ حق کی خاطر کھڑے ہو سکیں اور اللہ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہیں۔ [22:28-29, 3:95-97, 2:197, 2:125] (اللہ کے اس علامتی گھر کے احترام کی علامتوں میں قیام، رکوع وسجود بھی شامل ہیں جسے صلوٰۃ موقت بھی کہا جاتا ہے۔)

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝

22:27 (اے ابراہیمؑ!) لوگوں میں حج کی فرضیت کا اعلان کر دو۔ وہ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور ہر طرح کی تیز سواری پر بھی۔ اور وہ دنیا کے گوشے گوشے سے یہاں آئیں گے۔ [ضامر = دبلی اونٹنیاں = تیز رو سواریاں]

لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝

22:28 لوگ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہاں (توحید اور اتحاد انسانی میں) ان کے لئے کتنے فائدے ہیں۔ [یہ اجتماع اپنی ضروریات میں خود کفیل ہوگا۔] لہٰذا ہم نے جو چوپائے عطا کئے ہیں انہیں اللہ کا نام لے کر اس اجتماع کے مقررہ دنوں میں خود بھی کھائیں اور مصیبت زدہ فقیروں کو بھی کھلائیں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝

22:29 پھر وہاں موجود لوگ اپنے اپنے معاشروں سے برائیوں کا خاتمہ کرنے کی تدبیریں سوچیں اور ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا اہتمام کریں جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔ پھر وہ قدیم گھر کے گرد چلتے پھرتے اپنے عزائم کی تجدید کرتے رہیں۔ (اللہ کے اس علامتی گھر کے احترام میں خانہ کعبہ کا طواف بھی شامل ہے۔)

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝

22:30 یہ ہے اس عظیم اجتماع کا مقصد۔ جو شخص بھی اللہ کی مقرر کردہ پابندیوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے۔ یہاں بھی وہی چوپائے تمہارے لئے حلال ہیں سوائے ان کے جو تمہیں بتائے جا چکے ہیں۔ بت پرستی سے ہمیشہ بچتے رہنا اور جھوٹی گواہی سے اجتناب کرنا۔ [بت پرستی سے معاشرے میں جو انسانی تقسیم ہوتی ہے اسے قرآن نے ''رجس'' کہا ہے۔ ''زور'' میں جھوٹی گواہی کے علاوہ دکھاوا اور دروغ گوئی بھی آ جاتے ہیں۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝

22:31 صرف ایک اللہ کے ہو کر رہو اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس کی حالت ایسی ہے جیسے وہ بلندی سے گرے اور پرندے اسے اچک لے جائیں یا ہوا اسے دور دراز اڑا کر کہیں پھینک دے۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

22:32 یہ ہے انجام (شرک کرنے سے انسان توحید کے بنیادی نظریئے سے اکھڑ کر رہ جاتا ہے۔) جو شخص اللہ کے مقرر کئے ہوئے نظام کی علامتوں کی تعظیم کرے گا تو اس لئے کہ اس کے دل میں تقویٰ یعنی اللہ کی راہ پر چلنے کا احساس موجود ہے۔

ع ۱۱ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾

22:33 (حج کے لئے جو جانور مہیا ہوئے ہیں ان کی دینی حیثیت کچھ نہیں جیسے اور مذاہب میں ہوتی ہے۔ یہ عام جانور ہیں۔) جن سے تم ایک مدت تک طرح طرح کے فائدے اٹھاتے ہو۔ بالآخر ان کی قربانی کا مقام اس قدیم گھر کے نزدیک ہی ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾

22:34 ہم نے ہر قوم کے لئے کچھ رسوم ورواج مقرر کر دیئے تھے تاکہ جو چوپائے ہم نے انہیں بطور رزق عطا کئے ہیں انہیں اللہ کے نام ہی سے منسوب کیا جائے اور تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے لہٰذا اسی کے آگے سر جھکاؤ اور انکساری کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ (بہترین انکساری صرف اللہ کے آگے جھک جانا نہیں بلکہ اللہ کی تمام ہدایات پر بھرپور عمل ہے۔ اسی کو نظام صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ [22:67, 6:163]

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾

22:35 وہ لوگ یعنی ان لوگوں کو کہ جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے احکام پیش کئے جاتے ہیں تو (اس کی نافرمانی کے خوف سے) ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور اس راہ پر چلنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں صبر و استقامت سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور وہ اپنے معاشرے میں ایسا نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جہاں اللہ کے احکام کی پیروی آسان ہو جائے اور جو بھی سامان زیست ہم انہیں دیتے ہیں وہ اسے دیگر لوگوں کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ [8:2]

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾

22:36 اور اونٹ، انہیں ہم نے اللہ کی فرمانبرداری کی علامت بنایا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں۔ انہیں اللہ کے نام سے منسوب کر کے قطار در قطار کھڑے ہونے دو اور جب وہ ذبح ہو کر کسی پہلو بے جان گر پڑیں تو

ان کا گوشت خود بھی کھاؤ، قناعت سے بیٹھ رہنے والوں کو اور سائل کو بھی کھلاؤ۔ یاد رکھو کہ اللہ نے ان (جانوروں) کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تا کہ تم عملی طور سے شکر کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہاری کوششیں خوشگوار نتائج پیدا کریں۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

22:37 یاد رکھو کہ اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ لہو۔ اس کے یہاں تو صرف تقویٰ پہنچتا ہے یعنی اس کے احکام کی پیروی۔ اس نے جانوروں کو تمہارے لئے اس لئے زیر فرمان کر دیا ہے تا کہ تم (کھانے پینے سے بے فکر ہو کر) اللہ کی کبریائی اس کی راہنمائی کے مطابق قائم کر سکو۔ جو لوگ پاکیزہ زندگی گزارتے ہیں اور دیگر انسانوں کے کام آتے ہیں انہیں خوشخبری کی نوید ہے۔ [اللہ کی کبریائی یعنی اس کے نظام کو اور نظاموں پر غالب کرنا۔ 2:185]

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

ع 5 5 12 الثلثة

22:38 جو اہل ایمان ایسا کرتے رہیں گے اللہ ان کی ان کے دشمنوں سے مدافعت کرتا رہے گا۔ وہ لوگ اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہو سکتے جو بہبود انسانیت کے امین نہیں اور جو احکام الٰہی کو جھٹلاتے ہیں۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝

22:39 اہل ایمان کو اجازت دی جاتی ہے جن پر ظلم توڑے جاتے ہیں کہ وہ بھی میدان جنگ میں اپنے مخالفین سے لڑیں۔ اللہ ان کی مدد کی قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

22:40 یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں اپنی بستیوں سے ناحق نکال دیئے گئے۔ ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ اگر اللہ کا نظام ایسا نہ ہوتا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو (کسی قوم کی عبادت گاہ تک بھی محفوظ نہ رہتی) خانقاہیں، گرجے، یہودیوں کے معبد، مساجد جن میں اللہ کے نام کا بہت ذکر کیا جاتا ہے، سب ڈھائے جا چکے ہوتے۔ جو قوم بھی اللہ کی مدد یعنی حق و انصاف کا علم بلند کرے گی اللہ اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

22:41 یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو یہ نظام صلوٰۃ قائم کریں گے تاکہ احکام الٰہی کی پیروی ہوتی رہے اور معاشرے میں زکوٰۃ کا نظام قائم کریں گے تاکہ ہر فرد کو ضروریات زندگی میسر آتی رہیں اور یہ لوگ خود مثال بن کر ان اقدار کو فروغ دیں گے جنہیں قرآن نے اچھا کہا ہے اور خود مثال بن کر ان قدروں کو روکیں گے جنہیں قرآن نے ناجائز کہا ہے۔ ان کی حکومت میں تمام امور کا فیصلہ بالآخر اللہ کے قانون کے مطابق ہوگا۔ [5:44]

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝

22:42 (یہ تھا حق و باطل کی کشمکش میں اللہ کے قدیم علامتی گھر کا کچھ ذکر لیکن اے پیغمبرؐ!) اگر یہ لوگ اب بھی آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلی قومیں بھی اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلاتی رہی ہیں مثلاً قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود۔

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝

22:43 قوم ابراہیم اور قوم لوط کو بھی جھٹلایا گیا تھا۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

22:44 مدین کے رہنے والے یعنی قوم شعیب اور اسی طرح موسیٰ کی تکذیب ہوئی تو پہلے ہم نے ان منکرین کو مہلت دی اور پھر انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ دیکھو! میرا انہیں مسترد کر دینا کتنا سخت تھا۔ دیکھو ان کی پکڑ کتنی سخت تھی۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝

22:45 کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہمارے قانون مکافات نے تباہ کر دیا۔ وہ کمزوروں پر ظلم کرتے اور حقوق انسانی کو پامال کرتے تھے آج وہ اجڑی اجڑی پڑی ہیں۔ ان کی عمارتیں اوندھی ہو کر گر پڑی ہیں۔ ان کے کنوئیں بے کار ہو گئے اور بڑے بڑے محلات اور قلعے کھنڈر ہو گئے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝

22:46 کیا ان لوگوں نے زمین میں سفر نہیں کیا کہ ان کے دلوں میں عقل و فکر سے کام لینے کی صلاحیت بیدار ہو جاتی اور ان کے کانوں میں بات سننے کی استطاعت پیدا ہو جاتی۔ (جب حقائق سے آنکھیں بند کر لی جائیں تو) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ ان کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔ (اور سوچ سمجھ نہیں سکتے۔)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

22:47 یہ لوگ آپ سے عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں مگر اللہ کا وعدہ اٹل ہے۔ تمہارے رب کا ایک دن تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے۔[32:5 ,70:4۔ آیت 35:10 پر بھی غور فرمایئے اور آیت 70:4 میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک ایک دن انسانوں کے 50 ہزار برس کے برابر ہوتا ہے۔ یہ تضاد نہیں۔ جدید سائنس اب خوب جانتی ہے کہ کائنات میں بعض ارتقائی مراحل ہزار برس میں اور بعض 50 ہزار برس میں اگلی منزل تک پہنچتے ہیں۔ 22:47 میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قومیں قانون مکافات سے اس دنیا میں بچ بھی جائیں تو عالم آخرت میں بچنا ممکن نہیں۔]

ع 6 10 13 وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝

22:48 (تاریخ پر غور کرو۔) کتنی ہی بستیاں کتنی ہی قومیں تھیں جو کمزوروں پر ظلم کیا کرتی تھیں اور انسانی حقوق کو پامال کیا کرتی تھیں۔ ہم نے اپنے قانون کے مطابق مہلت عطا کی (تاکہ وہ اپنی اصلاح کرلیں۔) بالآخر میں نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ہر ایک کی آخری منزل میرے ہی پاس ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

22:49 (اے رسولؐ!) فرما دیجئے "اے بنی نوع انسان میں تمہاری طرف صاف صاف الفاظ میں اعمال کے نتائج سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

22:50 تو بات اتنی ہے کہ جو افراد اور قومیں اللہ کے قوانین پر یقین رکھیں اور ایسے کام کریں جن سے لوگوں کے بگڑے کام سنور جائیں اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو انہیں اللہ کی طرف سے بربادی سے حفاظت کا سامان بھی ملے گا اور آبرومندانہ سامان حیات بھی۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

22:51 اور جو لوگ ہماری آیات اور قوانین کے خلاف تگ و دو کریں گے کہ وہ انہیں ناکارہ کر کے رکھ دیں وہ لوگ اپنی ترقی کے آگے رکاوٹ کی ایسی دیوار پائیں گے جسے وہ عبور نہ کرسکیں۔[جحیم = دوزخ = بہت بڑی ناقابل عبور رکاوٹ]

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

22:52 ہم نے سب انبیاء کو بالکل یہی اصول دے کر بھیجا تھا۔) لیکن ہوتا یہ رہا کہ جب بھی ہمارا بھیجا ہوا نبی آتا تو اس کے چلے جانے کے بعد ہی شیطان صف لوگ اس کی وحی میں اپنے خیالات کی آمیزش کر دیتے۔ پھر اللہ ان شیطان فطرت لوگوں کی آمیزش کو (ایک اور نبی بھیج کر) دور کر دیتا اور اللہ اپنی آیات کو پھر واضح اور محکم بنا دیتا اس لئے کہ اللہ تمام امور کو جاننے والا صاحب حکمت ہے۔ [22:52, 16:101, 15:9, 6:116-113, 5:48]

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝

22:53 یہ شیطان فطرت لوگ ان لوگوں کے لئے آزمائش بن جاتے جن کے دل منافقت کی بیماری سے بے اثر ہو چکے۔ بے شک وحی الٰہی سے چھیڑ چھاڑ کرنے والے اتنے بڑے ظالم ہیں کہ لوگوں میں فاصلے اور فرقہ بندیاں پیدا کرتے ہیں۔ [2:53]

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

22:54 اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اپنی علم و دانش کو استعمال کرتے ہیں اور خوب سمجھ لیتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے پروردگار کی جانب سے الحق ہے اٹل سچائی ہے تو وہ اس پر یقین محکم رکھتے ہیں اور دلوں کی گہرائی سے اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ جو لوگ بھی اس طرح ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوتے ہیں اللہ ان کی راہنمائی اس راہ پر کر دیتا ہے جو سیدھی کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ [5:48]

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝

22:55 لیکن وہ لوگ جو اس میں شک و شبہے نکالتے رہیں گے وہ مخالفت سے باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ اچانک انقلاب کی گھڑی ان کے سر پر آ پہنچے اور ان پر ایک ایسا عذاب آ گرے جو ان کی امیدوں کو یکا یک بنجر کر ڈالے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۗ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

22:56 اس وقت تمام بادشاہت صرف اللہ کی ہوگی اور وہ ان میں صاف فیصلہ کر دے گا۔ ہاں! جو لوگ ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے اور سماجی بہبود کے کام کرتے رہے انہیں نعمتوں کے باغ عطا کئے جائیں گے۔

ع 7 14 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

22:57 (مخالفین پھر سن لیں) کہ جولوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کے اعمال خود ان کے لئے ذلت آمیز عذاب بن جائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

22:58 (حق و باطل کی کشمکش کے دوران) جولوگ اللہ کی راہ میں اور اس کے نظام کی سربلندی کے لئے اپنے شہروں سے ہجرت کر جائیں گے اور پھر اس راہ میں مارے جائیں گے یا مر جائیں گے اللہ نے ان کے لئے رزق کریم کا انتظام کر رکھا ہے۔ بے شک اللہ سب سے بہتر سامان زندگی عطا کرنے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

22:59 وہ انہیں زندگی کی اس منزل میں داخل کرے گا جس سے ان کے جی خوش ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ ہر چیز اور ہر واقعہ کو بخوبی جانتا ہے اور نہایت بردباری سے ہر شے کو اپنے انجام تک پہنچاتا ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

22:60 یہ ایک اٹل حقیقت ہے اور اللہ کا قانون ہے کہ جس شخص کو دکھ دیا گیا اور اس نے اپنے دفاع میں صرف اسی حد تک جواب دیا لیکن اسے پھر ایذا پہنچائی گئی تو اللہ ایسے مظلوم کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ درگزر فرمانے والا اور ایسے مظلوموں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

22:61 (کائنات پر غور کرو کہ حالات کی اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔) مثلاً وہ اللہ ہی ہے جو رات کے اندھیروں کو دن کی روشنی میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ یہ قوانین اس اللہ کے ہیں جو سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔[3:179]

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

22:62 اور یہ سب قانون اس اللہ کا ہے جو الحق ہے اور اسے چھوڑ کر لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اس لئے کہ اللہ، نہایت بلند اور عظمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝

22:63 (دیکھو! کہ اس کا قانون پوری کائنات میں کارفرما ہے۔) کیا تم نے غور نہیں کیا؟ کہ وہ اللہ ہی ہے جو بلندیوں

سے بارش برساتا ہے تو اس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ کائنات کی تمام باریکیوں سے پوری طرح باخبر ہے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ع 8 7 15

22:64 آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے لائحہ عمل (پروگرام) کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اللہ اپنے پروگرام کو غالب کرنے لئے کسی کا محتاج نہیں وہ غنی ہے اور تمام حمد و ستائش اسی کے لئے ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

22:65 کیا تم نے غور نہیں کیا کہ زمین میں جو کچھ ہے اللہ نے اسے تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ کشتیاں اور جہاز ہیں جو اس کے حکم سے اور اسی کے قانون کے مطابق دریاؤں اور سمندروں میں چلتے ہیں۔ اور وہ فضا کو تھامے رکھتا ہے کہ زمین پر نہ آ رہے سوائے یہ کہ اس کے قانون کے مطابق (بارش برسے)۔ بے شک اللہ انسانوں پر بہت مہربان اور رحیم ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝

22:66 وہی ہے جو تمہیں عدم سے وجود میں لایا یعنی پہلی بار زندگی عطا کی اور پھر تم کو موت سے ہمکنار کرتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ زندہ بھی کرے گا۔ پھر بھی انسان ہے کہ ناشکرا واقع ہوا ہے۔ (کہ اپنی صلاحیتوں کو دنیاوی زندگی میں بھرپور طور پر استعمال نہیں کرتا۔ قرآن میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا ذکر جہاں جہاں آیا ہے اس کی وضاحت اس آیت میں کر دی گئی ہے۔ پہلی موت = دنیا میں آنے سے پہلے کچھ نہ ہونا یا بے جان ہونا۔ دوسری موت = دنیاوی عمر گزار کر جسم کی طبعی موت۔)

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝

22:67 ہم نے ہر قوم کو اپنا طرزِ معاشرت تشکیل دینے کی ہمیشہ سے اجازت دے رکھی ہے۔ لہٰذا ان معاملات میں لوگ آپ کو فضول بحث میں نہ الجھائیں۔ بس آپ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیتے جائیں۔ اس لئے کہ بے شک آپ اس راہ پر ہیں جو سیدھی اور متوازن ہے۔

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

22:68 پھر بھی یہ لوگ رسوم و رواج کے ان معاملات میں آپ سے بحث کریں تو فرما دیجئے کہ یہ معاملہ اللہ کے حوالے۔ وہ سب سے بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ [2:177]

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

22:69 جب انسانیت اپنے پیروں پر کھڑی ہوگی اور بالآخر قیامت کے دن اللہ تمہارے درمیان ان سب امور کے بارے میں فیصلہ کر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔ [22:56, 22:17, 2:213]

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

22:70 کیا تم نہیں جانتے کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ اس کا علم رکھتا ہے۔ یہ سب کچھ اس کے ہاں محفوظ ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝

22:71 (بڑے اختلافات کی وجہ یہ ہے کہ) لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان ہستیوں کی بندگی کرتے ہیں جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور نہ ہی ان کے بارے میں صحیح علم رکھتے ہیں۔ اللہ کے احکام سے سرکشی برتنے والوں کا کوئی مدد گار نہیں ہوتا۔ [10:39]

ع 9 8 16 وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

22:72 جب ان کے سامنے ہماری آیات اور واضح احکام پیش کئے جاتے ہیں تو آپ ان کی شکلوں میں کفر و الحاد کی ناخوشی دیکھ سکتے ہیں جو ان تک ہمارے احکام پہنچاتے ہیں یہ ان پر حملہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ کہہ دیجئے' کیا میں تمہیں بتاؤں جو تمہاری اس وقت کی جلن سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے۔ نار جہنم! اللہ نے ان لوگوں سے اس کا وعدہ کر رکھا ہے جو سچائی کی مخالفت کرتے ہیں۔ زندگی کے سفر کی کیسی بری منزل ہے یہ!

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝

22:73 اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی نہیں بنا سکتے اگرچہ اس مقصد کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں اور تو اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اس سے اسے چھڑا نہیں سکتے۔ کتنے بے بس ہیں یہ طالب و مطلوب! (یعنی یہ عابد اور ان کے معبود)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

22:74 انہوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جو اس کی قدر و منزلت کا حق ہے۔ اللہ بڑا قوتوں کا مالک اور ہر شے پر غالب ہے۔ [39:67, 6:92]

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝

22:75 (رہے ملائکہ اور پیغمبر تو وہ بھی کارساز نہیں) بات اتنی ہے کہ اللہ ملائکہ میں سے بعض کو اس کام کے لئے چن لیتا ہے کہ وہ اس کی وحی رسولوں تک پہنچا دیں اور انسانوں میں سے بعض کو چن لیتا ہے کہ وہ اس وحی کو دوسرے لوگوں تک پہنچا دیں۔ یہ سب انتظام اس اللہ نے کیا ہے جو سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

22:76 وہ لوگوں کے مستقبل سے بھی واقف ہے اور ماضی سے بھی۔ کائنات کے تمام امور اللہ کے قانون کے تابع ہیں اور اسی کی طرف لوٹتے ہیں۔

السجدة عند الشافعی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

22:77 اے اہل ایمان! تم اپنے رب کی طرف ہی جھکو۔ اسی کے آگے سر تسلیم خم کرو اور اسی کی بندگی اختیار کرو۔ اور معاشرے کی فلاح و خیر کے کام کرو تاکہ تمہیں کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل ہوں۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ۚ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝

ع 10 6 17

22:78 نظام الٰہی کے قیام کی اس طرح جدوجہد کرتے رہو جیسا کہ اس جدوجہد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اس بلند مقصد کے لئے منتخب کیا ہے اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی۔ (اس میں خود تمہارا فائدہ ہے۔ 2:143) یہ نظام وہی تمہارے جد امجد ابراہیم کا نظام ہے یہاں تک کہ اللہ نے تمہارا نام پہلے بھی مسلم ہی رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی نام رکھا ہے۔ اس نظام میں رسول تم پر نگراں ہوں گے اور تم ایسے بن جاؤ کہ تمام بنی نوع انسان کی نگرانی کر سکو۔ اس کے لئے تم اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کرو اور معاشرے کے ہر فرد کی ضروریات زندگی انصاف کے ساتھ مہیا کرو۔ اللہ کے احکام کو مضبوطی سے تھامے رکھو وہی تمہارا آقا و مولا ہے اور کیا ہی اچھا کارساز اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

سورة المؤمنون

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 23 ویں سورۃ ہے اور اس میں 118 آیات ہیں۔ مختصر مختصر نکھرے ہوئے ارشادات، خوبصورت تصورات، بہترین موضوعات، تصریف آیات کا بہترین استعمال۔ دولت اور اقتدار کا حصول انسانی زندگی کا مقصد نہیں۔ اصل مقصد ہے تمام انسانیت کی فلاح و بہبود جس کے لئے ملّت کا مضبوط خوشحال اور متحد ہونا از بسکہ ضروری ہے۔ دیکھئے گزشتہ سورۃ کی آخری آیت کہ ملّت مسلمہ پر اللہ نے کتنی بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الجزء 18

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

23:1 بے شک ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہونے والے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

23:2 وہ لوگ جو صلوٰۃ دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

23:3 وہ جو بے نتیجہ کاموں میں اپنی توانائیاں ضائع کرنے سے بچتے رہے۔ لغویات میں نہ پڑے۔ [41:26]

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

23:4 وہ جنہوں نے نظام زکوٰۃ پر اس طرح عمل کیا کہ معاشرے کے ہر فرد کو ضروریات زندگی پہنچتی رہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾

23:5 اور انہوں نے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی۔ [17:32]

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

23:6 وہ مرد اور عورتیں جنہوں نے اپنی جنسی خواہشات کو اپنے رفیق زندگی تک محدود رکھا جو معاہدہ نکاح کے تحت ایک دوسرے کے ہو چکے ہیں وہ اس معاملے میں ہر الزام سے بری ہیں۔ [24:32, 4:3-24-25] اس طرح کی

آیات کا ترجمہ اور تفسیر کرنے میں بیشتر لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ سوائے علامہ محمد اسد کے میرے علم کے مطابق سب ہی نے "ما ملکت ایمانھم" کو لونڈیاں قرار دیا ہے۔ اس اصطلاح کے لفظی معنی ہوتے ہیں "وہ جو ان کے دائیں ہاتھ کی ملکیت ہیں"۔ غور فرمایئے کہ یہ اصطلاح تو مرد و عورت دونوں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اسی طرح ازواج میں زوج اور زوجہ یعنی شوہر و بیوی دونوں آ جاتے ہیں تو صحیح معنی یہ ہوئے کہ شوہر و بیوی جو دونوں ایک دوسرے کی ملکیت ہیں۔ رہا اس آیت میں "او" کا استعمال۔ قرآن کریم میں کئی جگہ یہ لفظ یا کے معنوں میں نہیں بلکہ "یعنی" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دیکھئے آیات 25:62, 24:3, 23:5-7 مزید براں 70:30 پر بھی غور فرمایئے۔]

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ

23:7 لیکن جو لوگ اس خانگی تعلق سے بڑھ کر مزید خواہش رکھتے ہیں تو وہ حد سے باہر نکلنے والے ہیں۔ [24:2]

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ

23:8 (مومن مرد اور عورتیں وہ ہیں) جو اپنی امانتوں اور وعدوں کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ

23:9 (کامیابی ان کے لئے ہے) جو نظام صلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں یعنی معاشرے میں ایسا نظام تشکیل دینے کی کوشش کرتے ہیں جس میں احکام الٰہی کی پیروی آسان ہو جائے۔ [24:41]

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ

23:10 یہی لوگ ہیں جو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانیوں کے وارث ہوں

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۘ

23:11 یہ لوگ جنت الفردوس کے بھی وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

[70:30-34, 43:72, 7:43]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ

23:12 یہ وہی انسان ہیں جن کی تخلیق ہم نے مٹی کے خلاصہ سے شروع کی تھی۔ (زمین پر زندگی کی نمود غیر نامیاتی مادے اور پانی کے ملاپ سے شروع ہوا تھا جس سے پہلا لائف سیل یا جرثومہ حیات پیدا ہوا اور پھر ارتقاء کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے پہلے مختلف جاندار وجود میں آئے اور بالآخر یہ ارتقاء انسانوں تک پہنچا۔ آدم کو مٹی کا پتلا سمجھنا بائیبل کی غلط بیانی ہے جس کی قرآن توثیق نہیں کرتا۔)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝

23:13 (پھر اللہ کا تخلیقی پروگرام وہاں جا پہنچا جہاں افزائش نسل نر اور مادہ کے نطفوں سے ہونے لگی۔) پھر ہم نے نر نطفے کو رحم مادر میں قرار کی جگہ بنایا۔ [22:5]

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

23:14 پھر ہم نے نطفوں کے ملاپ کو ایک ایسی شکل عطا کی جو جونک سے مشابہ ہوتی ہے اور اس پر گوشت کی تہیں چڑھا دیں پھر اس میں ہم نے ہڈیاں بنائیں اور ہڈیوں کو مزید عضلات یا گوشت سے ڈھانپ دیا۔ پھر ہم اس کو بالکل نئی صورت عطا کر دیتے ہیں تو نہایت بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر خالق ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝

23:15 (انسان کو اللہ کی توانائی سے ایک خصوصیت حاصل ہوتی ہے جسے Free Will یا اختیار وارادہ کہتے ہیں۔ یہ خصوصیت انسان کو دیگر مخلوق سے ممتاز کرتی ہے جو اپنی فطرت اور جبلت کے تحت جینے پر مجبور ہوتے ہیں۔) بالآخر تم سب کو موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝

23:16 (لیکن یہ صرف جسم کی موت ہوتی ہے انسان کی ذات، نفس، انا، شخصیت، جسمانی موت سے مر نہیں جاتی۔) لہٰذا تم لوگ قیامت کے دن پھر کھڑے کیے جاؤ گے۔ [84:19]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝

23:17 (انسان اس وسیع وعریض کائنات کا ایک حصہ ہے۔) ہم نے تمہارے اوپر بہت سے آسمانی کرّے بنائے ہیں۔ (جو اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے رہتے ہیں۔) اور ہم اپنی عظیم الشان تخلیق سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ (اللہ نے انسان کو زمین پر تخلیق کرنے سے پہلے اس کی ضروریات کا انتظام پہلے ہی کر دیا تھا۔)

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝

23:18 ہم بلند فضاؤں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کرتے ہیں اور زمین میں کہیں جذب کر دیتے ہیں اور کہیں سمندروں، جھیلوں اور دریاؤں کی صورت میں ٹھہرا دیتے ہیں اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس پانی کو بخارات کی شکل میں زمین سے اوپر لے جائیں اور خشک سالی پیدا کر دیں۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۙ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

23:19 دیکھو! وہی پانی ہے جس سے ہم تمہارے لئے طرح طرح کے کھجوروں کے اور انگوروں وغیرہ کے باغات اگاتے ہیں۔ ان باغات میں کتنی قسم کے کثیر پھل میوے پیدا ہوتے ہیں جو تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

23:20 اور اسی پانی سے زیتون بھی اگاتے ہیں جو طور سینا کی وادیوں میں کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سے خوشگوار تیل بھی نکلتا ہے جس سے تم عمدہ کھانے بھی تیار کرتے ہو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾

23:21 اور جو چوپائے ہیں ان میں بھی تمہارے لئے غور و فکر کا سامان موجود ہے۔ ہم تمہیں ان کے پیٹ سے لذیذ مشروب پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان مویشیوں میں تمہارے لئے کتنے ہی فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھانے کے کام میں بھی لاتے ہو۔

ع 1 22 1 وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

23:22 خشکی میں تم جانوروں کی سواری کرتے ہو اور پانی میں کشتیوں اور جہازوں پر سفر کرتے ہو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

23:23 (یہ تو تھا تمہاری جسمانی پرورش کا کچھ بیان لیکن ہم نے تمہاری انسانی صلاحیتوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ سب سے پہلے) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا 'اے میری قوم! تم صرف احکام الٰہی کی اطاعت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم امن و سلامتی کی راہ پر چلو گے؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۴﴾

23:24 ان کی قوم کے سربراہوں (لیڈروں) اور خوشحال لوگوں نے جو انکار حق پر تلے ہوئے تھے کہنے لگے، یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے جو تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو نازل کرتا۔ جو باتیں یہ کہتا ہے یہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے کبھی نہیں سنیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

23:25 یہ تو صرف ایک عام انسان ہے جو دیوانہ ہو گیا ہے۔ کچھ عرصہ انتظار کرو اور دیکھو کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝

23:26 نوح نے بالآخر کہا' اے میرے پروردگار! میری مدد کیجئے کہ یہ لوگ تو مجھے جھٹلائے چلے جا رہے ہیں۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

23:27 تو ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے ہمارے حکم سے بحری جہاز بناؤ۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور پانی جوش مارنے لگے تو جہاز میں گھریلو جانوروں کا ایک ایک جوڑا اس میں سوار کر لو اور اپنے اہل خانہ اور پیروکاروں کو بھی۔ مگر وہ جن کی سرکشی نے تباہی کو اپنا انجام بنا لیا ہے۔ وہ سوار نہ ہوں گے۔ جو لوگ کمزوروں پر ظلم کرتے آئے ہیں ان کے بارے میں مجھ سے کوئی (سفارشی) بات نہ کرنا۔ یہ سب غرق ہو جائیں گے۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

23:28 جب تم اور تمہارے ساتھی جہاز میں بیٹھ جائیں تو کہنا کہ تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں نجات دلائی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

23:29 اور کہنا' میرے پروردگار! مجھے ایک مبارک منزل پر اتارنا جو ہمارے لئے خیر و برکت ہو۔ آپ تو بہترین منزل کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝

23:30 اس واقعہ میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اور ہم قوموں کو اونچ نیچ سے گزارتے رہتے ہیں۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝

23:31 ان کے بعد ہم نے نئی نسلوں اور قوموں کو پیدا کیا۔

ع 2 10 2 فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

23:32 اور پھر ان قوموں میں ان ہی میں سے پیغمبر بھیجتے رہے۔ انہوں نے اسی پیغام کو دہرایا کہ تم صرف اللہ کی اطاعت اختیار کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم امن و سلامتی کی راہ پر چلو گے؟

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝

23:33 اور ہر رسول کی قوم کے بڑوں نے جو انکار اور تکذیب پر تلے ہوئے تھے اور آنے والی زندگی کے قائل نہیں تھے اور جو دنیاوی زندگی کی عیش سامانیوں میں مگن تھے یہی کہا کہ یہ شخص تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہے۔ یہ بھی وہی کچھ کھاتا پیتا ہے جو تم کھاتے پیتے ہو۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾

23:34 اگر تم نے اپنے ہی جیسے انسان کی بات مان لی تو سمجھو کہ تم تباہ ہو گئے۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾

23:35 یہ تمہیں ڈراتا رہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیوں کا ڈھیر رہ جاؤ گے تو پھر دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۙ﴿۳۶﴾

23:36 بہت ہی بعید بات ہے جس سے یہ تمہیں ڈرا رہا ہے۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۙ﴿۳۷﴾

23:37 زندگی بس اس دنیا کی زندگی ہے۔ یہاں لوگ مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہم دوبارہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

23:38 یہ شخص اس کے سوا کچھ نہیں جو اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے اور ہم اسے ماننے والے نہیں ہیں۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

23:39 اُس رسول نے کہا 'میرے پروردگار! میری مدد کیجئے کہ یہ لوگ تو مجھے جھٹلائے چلے جاتے ہیں۔

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ﴿۴۰﴾

23:40 اللہ نے کہا 'تھوڑے ہی عرصے کی بات ہے کہ یہ نادم ہو کر رہ جائیں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

23:41 چنانچہ انہیں ایک ہولناک (زلزلے کی) آواز نے آ پکڑا تو ہم نے ان کو خس و خشاک کر ڈالا۔ جو لوگ بھی کمزوروں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے حقوق تلف کرتے ہیں وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔ [11:68]

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ﴿۴۲﴾

23:42 پھران کے بعد ہم نے اور قومیں اور نسلیں پیدا کیں۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝

23:43 کوئی ملّت نہ اپنے وقت سے پہلے تباہ ہوتی ہے نہ اسے اپنے اعمال کے نتائج بھگتنے میں وقت مقررہ سے دیر لگتی ہے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

23:44 پھر ہم یکے بعد دیگرے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔ جب کسی ملّت کے پاس ان کا پیغمبر آتا تو وہ اسے جھٹلا دیتے تھے۔ ہمارا قانون مکافات یکے بعد دیگرے ان کی گرفت کرتا رہا اور ہم نے انہیں تاریخ کی کہانیاں بنا دیتے ہیں۔ قانون یہ ہے کہ جو لوگ احکام الٰہی پر یقین نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

23:45 (ایک اور مثال یہ ہے کہ) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور واضح دلائل دے کر بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝

23:46 انہیں ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے بڑے لوگوں کی طرف بھیجا تھا لیکن انہوں نے (غور و فکر کرنے کے بجائے) تکبر سے کام لیا۔ وہ تھے ہی ایسے لوگ جو خود کو بہت بلند و برتر سمجھتے تھے۔

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝

23:47 تو وہ کہنے لگے کیا ہم ایسے دو افراد کی بات مان لیں جو ہم جیسے ہی ہیں۔ (نہ فرشتے ہیں نہ کوئی ماورائی مخلوق) اور یہ دونوں تو اس قوم کے افراد ہیں جو ہماری غلام ہے۔

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝

23:48 پھر انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا اور اس طرح ان قوموں میں سے ہو گئے جو (ایسے ہی رویّے کے سبب) تباہ ہو چکی تھیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

23:49 دیکھو! ہم نے موسیٰ کو ایک محکم ضابطۂ حیات دے کر بھیجا تھا تاکہ وہ لوگ زندگی کی روشن راہ پر چلنے لگیں۔

ع 3 18 3 وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝

23:50 (وقت گزرتا گیا۔) اور پھر ہم نے ابن مریم اور ان کی ماں کو اپنی رحمت کی نشانی بنایا۔ (ان کی قوم نے انہیں بہت دکھ دیا۔) لہٰذا ہم نے انہیں ایک بلند (پہاڑی) مقام پر پناہ دی۔ وہ ایسی جگہ تھی جہاں صاف پانی کے چشمے ابلتے تھے اور سکون و قرار میسر تھا۔ وہ رہنے کے لائق جگہ تھی۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

23:51 (یہ چند رسولوں کا مختصر سا تذکرہ تھا)۔ ہم نے ان سے یہی کہا تھا کہ اے پیغمبرو! زندگی کی پاکیزہ خوشگوار چیزوں سے لطف اندوز ہو اور معاشرے کو سنوارنے والے کام کرتے رہو۔ میں تمہارے سب اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝

23:52 یہ جو تمہاری جماعت ہے درحقیقت ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں لہٰذا تم میرے احکام کو یاد رکھو۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

23:53 لیکن (ان پیغمبروں کے بعد لوگوں نے) اپنی بنیادی تعلیم کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ وہ اپنی خود ساختہ شریعتوں کے پیچھے چلنے لگتے اور فرقہ فرقہ ہو جاتے۔ ہر فرقہ اپنے مسلک پر خوش رہتا۔ (کہ وہی حق پر ہے۔) [30:32, 21:92 تمام پیغمبروں کو ایک امت قرار فرمایا گیا ہے کیونکہ وہ سب توحید اور مساوات انسانی کی ایک ہی نظریے (آئیڈیالوجی) کو ہر زمانے میں اور ہر ملک میں لے کر آتے رہے۔]

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝

23:54 (تو اے پیغمبرؐ!) فی الحال انہیں اپنی غفلت میں پڑے رہنے دو۔ [جب دین الٰہی قائم ہو جائے گا تو وہ سچائی کو جان لیں گے۔ 22:55, 22:17, 9:32]

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

23:55 کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال دولت اور اولاد سے نوازتے ہیں۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

23:56 تو کیا ہم اپنی نعمتیں بھیجنے میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ یہ لوگ اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝

23:57 (کہ ہماری نعمتیں مستقلاً ان کے لئے ہیں) جو اپنے پروردگار کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ

23:58 اور اپنے رب کی آیات پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ

23:59 اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک (حکم) نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ

23:60 اور اپنے مالوں اور جانوں سے لوگوں کو جو کچھ دے سکتے ہیں عطا کرتے رہتے ہیں پھر بھی ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں کہ انہوں نے کافی کام نہیں کئے اور انہیں اس بات کا خیال رہتا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔)

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝

23:61 یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں تیز گام رہتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو زندگی کی راہ میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

23:62 ہم کسی شخص کو مشکلات سے گزارتے ہیں تو اس لئے کہ اس کی ذات اور شخصیت میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو جائے۔ ہمارے پاس قانون مکافات کا مکمل ریکارڈ محفوظ ہے جو ہمیشہ حق بات کہتا ہے۔ اس بندوبست کے تحت کسی پر ذرہ برابر زیادتی نہیں ہوتی۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝

23:63 مگر ان کے دل اس کتاب نصیحت کی طرف سے غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ اس کے سوا بہت سے کام ہیں جو انہیں کرنے ہوتے ہیں۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝

23:64 یہاں تک کہ جب ہم ان کے آرام پسند امیر اور بڑے لوگوں کو پکڑیں گے تو وہ اس وقت آہ وزاری کرنے لگیں گے۔ [23:33]

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

23:65 کہا جائے گا آج کچھ آہ وزاری نہ کرو۔ ہماری طرف سے اب تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے گی۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝

23:66 جب میری آیات تمہارے سامنے پیش کی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝

23:67 تکبر کے ساتھ ان آیات سے وہ سلوک کرتے تھے جیسے رات کے پچھلے پہر محفل میں کہانیاں کہی جاتی ہیں۔

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

23:68 کیا وہ اس قول (قرآن) پر غور نہیں کرتے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو ان (اہل کتاب) کے اولین آباؤ اجداد کے پاس نہیں آئی تھی۔ [46:9]

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

23:69 کیا یہ اپنے رسول کو نہیں پہچانتے؟ (جس نے ایک زندگی ان کے درمیان گزاری ہے۔ 10:16) کہ یہ مسلسل انکار کئے چلے جاتے ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

23:70 یا وہ سمجھتے ہیں کہ اسے جنون ہو گیا ہے۔ نہیں! بلکہ وہ تو ان کے پاس الحق لے کر آئے ہیں اور ان میں سے اکثر سچائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ [68:9, 17:74, 11:113, 10:15]

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

23:71 اگر حق ان کی خواہشات کے پیچھے چلنے لگے تو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں فساد برپا ہو جائے۔ کوئی شے اپنے مقام پر نہ رہے لیکن ہم نے تو انہیں ایسا پیغام بھیجا ہے جو انہیں عزت و شرف عطا کر سکتا ہے اور یہ عزت و شرف سے منہ موڑ رہے ہیں۔ (ذکر = یاد رہنا = عظمت اور بلندی کا سامان 7:176, 21:10-24, 43:43)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

23:72 (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ ان سے انعام واکرام طلب کرتے ہیں؟ آپ کے رب کا انعام واکرام بدرجہا بہتر ہے اور وہی ہے جو بہترین سامان حیات عطا کرنے والا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

23:73 آپ تو انہیں سفر زندگی کی سیدھی متوازن راہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝

23:74 جو لوگ دوسری زندگی پر یقین کرنا ہی نہیں چاہتے انہیں صراط مستقیم سے کوئی مطلب نہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

23:75 ان کی حالت تو یہ ہے کہ اگر ہم ان پر رحمت فرمائیں یا ان سے کوئی تکلیف دور کر دیں۔ تو وہ اسے اتفاق سمجھ کر اپنے خیالات کی اندھیری وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

23:76 یاد کرو کہ جب ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا (تو اسے بھی اتفاقی امر سمجھتے رہے) پھر بھی انہوں نے اپنے رب کی بارگاہ میں انکساری سے کام نہ لیا۔ انہوں نے اپنا مزاج ہی ایسا بنا رکھا ہے کہ ان کے دل میں گداز پیدا نہیں ہوتا۔

ع 27 4 حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝

23:77 لیکن جب ہم ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھولیں گے تو انکساری تو کیا وہ ناامیدی میں ڈوب جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

23:78 (عذاب یوں ہی نہیں آیا کرتا) وہی ہے جس نے تمہیں توجہ سے سننے کے لئے سماعت، سوچ سمجھ کر دیکھنے کے لئے بصارت اور تجزیہ کے لئے دل و دماغ عطا کیا تھا لیکن تم میں سے کم ہی لوگ ہیں جو ان صلاحیتوں سے ٹھیک کام لے کر ان کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ [نظر = دیکھنے کی حس۔ ابصار = غور سے دیکھنے کی صلاحیت۔ فواد = دل = ذہن = حالات کے تجزیے کا مرکز = شکر گزار ہونا = صلاحیتوں کا درست استعمال = اللہ کی نعمتوں کو اس کے بندوں تک پہنچانا۔]

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

23:79 وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا ہے اور بالآخر تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔ (تمہارا سرچشمہ حیات بھی اسی سے ہے۔ تمہارا جسم اسی کے قانون کی پیروی کرنے پر مجبور ہے اور تمہارا ہر اختیاری عمل اسی کے قانون کے مطابق نتائج مرتب کرتا ہے۔) [67:24]

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

23:80 وہی اللہ ہے جو تمہیں عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ زندگی عطا کرتا ہے اور پھر موت سے دوچار کر دیتا ہے۔ اسی کے قانون کے مطابق قوموں کی حیات و موت کے فیصلے ہوتے ہیں۔ جس طرح اسی کے قانون کے مطابق دن اور رات آتے جاتے ہیں۔ کیا تم ان حقائق کی روشنی میں اپنی عقل و فکر سے کچھ کام نہ لو گے؟

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝

23:81 پھر بھی وہ کہتے ہیں وہی بات جو پہلے لوگوں نے کہی تھی۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝

23:82 وہ کہا کرتے تھے اوہ! کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیوں کا ڈھیر ہو جائیں گے تو ہم پھر دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

23:83 یہ دھمکی یہ وعدہ ہم اور ہمارے آباؤ اجداد پہلے سے سنتے چلے آئے ہیں۔ یہ تو اگلے وقتوں کے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

23:84 (اے پیغمبرؐ!) ان سے کہیے اگر تم حقیقت کا علم رکھتے ہو تو اتنا تو بتاؤ کہ یہ زمین اور جو کچھ اس زمین سے وابستہ ہے وہ کس کی ملکیت ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

23:85 وہ مانیں گے کہ یہ سب اللہ کی ملکیت ہے تو ان سے کہیے پھر تم سوچ نہیں سکتے۔ (کہ اللہ کی ملکیت کو لکیریں لگا کر تم اپنی ملکیت کیسے بنا سکتے ہو؟)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

23:86 پوچھیے وہ کون ہے جو سات آسمانوں کا پروردگار اور تمام کائنات کا مرکزی اقتدار، کنٹرول کون سے رب کے ہاتھ میں ہے؟

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

23:87 وہ فوراً اعتراف کریں گے کہ یہ سب چیزیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ کہہ دیجیے پھر کیا تم اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلو گے؟

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

23:88 پھر کہیے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے۔ جو سب کی حفاظت کرتا ہے جبکہ اس کے سوا پناہ دینے والا کوئی نہیں۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

23:89 وہ پھر کہیں گے کہ یہ تمام معاملات اسی (اللہ) کے اختیار میں ہیں۔ اب ان سے پوچھئے کہ تم کب تک خود کو دھوکہ دیئے چلے جاؤ گے؟ [سحر = دھوکہ] [29:21-63]

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

23:90 بات وہی ہے کہ ہم نے تو انہیں حقائق سے آگاہ کر دیا ہے لیکن یہ ہیں کہ خود کو جھوٹی تسلیاں دیتے رہتے ہیں۔ (بہت سے دہریے بھی کائنات میں ایک عظیم الشان قوت کا وجود تسلیم کرتے ہیں لیکن اپنی روزمرہ کی زندگی میں اللہ کے اقتدار کو نہیں مانتے کیونکہ اس طرح ان کے مفادات پر ضرب پڑتی ہے۔ اللہ کا ایسا اقرار بے معنی ہے لہٰذا یہ لوگ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں کہ یہ اللہ کو مانتے ہیں۔ 23:70, 21:20)

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ ۭ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

23:91 (یہ لوگ کس قسم کی عظیم قوت کا اقتدار تسلیم کرنا چاہتے ہیں؟) اللہ نے نہ ہی کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے۔ (کہ تم اس کے ولی عہد کے انتظار میں رہو۔) نہ ہی اس کا ہمسر کوئی صاحب اقتدار ہے۔ (جس کی مملکت میں جا بسو۔) اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوق کو لے کر علیحدہ چل دیتا اور ایک ہستی دوسرے پر غالب آ جاتی۔ (سوچو اس طرح کائنات میں کتنا بڑا فساد برپا ہوتا۔) جو کچھ تصورات اور عقیدے یہ اللہ کے بارے میں رکھتے ہیں وہ (اللہ) ان سے بدرجہا بلند ہے۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ع 5 15 5

23:92 وہ ان چیزوں کو بھی جاننے والا ہے جو تمہارے حواس خمسہ (چھونا، سننا، دیکھنا، چکھنا، سونگھنا) کی گرفت میں نہیں آ سکتیں اور ان چیزوں کو بھی جو محسوس طور پر تمہارے سامنے ہیں۔ وہ ان ہستیوں سے بلند و بالا ہے جنہیں بعض لوگ خدائی قوتوں کا حامل سمجھ کر شرک کرتے ہیں۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝

23:93 (اے پیغمبرؐ!) دعا کیا کیجئے 'میرے پروردگار! مجھے عذاب کی وہ گھڑی نہ دکھایئے جس سے انہیں آگاہ کیا جا

رہا ہے۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

23:94 میرے رب! اگر اس گھڑی کو میری زندگی ہی میں واقعہ ہونا ہے تو اس وقت میں ان ظالم لوگوں کے درمیان نہ رہوں۔ [غور فرمایئے نبیء کریمؐ کی رحم دلی پر]

وَاِنَّا عَلٰٓی اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝

23:95 (اللہ نے فرمایا، ٹھیک ہے۔) ہم اس پر قادر ہیں کہ انہیں جس تباہی سے ڈرایا جاتا ہے وہ آپ کی زندگی میں واقع ہو جائے۔ [43:42, 13:40, 10:46]

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ۝

23:96 (حالات کیسے بھی ہوں) اصول یہ ہے کہ ہر برائی کو نہایت خوبی سے احسن طور پر دور کرتے رہو۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ سوچتے رہتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝

23:97 (اے پیغمبرؐ!) آپ کا قول و عمل اور پوری کوشش ہونی چاہیے کہ اے میرے رب! میں ان شیطان فطرت لوگوں کی ضرر رسانیوں سے آپ کے قوانین کے دامن میں پناہ چاہتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝

23:98 اور میرے پروردگار! میں اس بات سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ یہ شیطان فطرت لوگ کسی طور پر بھی سازشوں کے ساتھ میرے پاس حاضر ہوں۔

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝

23:99 ان لوگوں کی یہی روش رہے گی۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی کے پاس موت آ پہنچے تو کہے گا 'میرے رب! مجھے ایک بار اور دنیا میں لوٹا دے۔

لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝

23:100 تاکہ میں اس دنیا میں جسے چھوڑ رہا ہوں کچھ اچھے کام کیا کروں۔ ہرگز نہیں! وہ ایسی بات تو کہہ رہا ہوگا لیکن مرنے والوں کے پیچھے اس دن تک کے لئے برزخ کی دیوار ہے جب وہ دوبارہ جی اٹھیں گے۔ [39:58 دیکھئے 36:51-52]

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

23:101 پھر جب (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا یعنی مردہ پیکروں میں زندگی کی توانائیاں پھونکی جائیں گی تو اس وقت نہ آپس کی رشتے داریاں کام آئیں گی نہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں پوچھیں گے۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

23:102 تو جن کے اعمال کے پیمانے وزنی ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝

23:103 اور جن کا پیمانہء اعمال ہلکا ہوگا تو انہوں نے خود کو نقصان میں ڈالا ہوگا۔ لہٰذا وہ ہمیشہ پچھتاوے کے جہنم میں رہیں گے۔ [نوٹ کیجئے کہ اللہ کے یہاں اعمال گنے نہیں میزان یا ترازو میں تولے جائیں گے۔ مثلاً بہت بڑی ایک نیکی کا وزن چھوٹی چھوٹی کئی نیکیوں سے زیادہ ہوگا۔]

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝

23:104 یہ پچھتاوے کی آگ ان کے چہروں کو الم ناک بنا رہی ہوگی اور وہ اس حالت میں پریشان دکھائی دے رہے ہوں گے۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

23:105 ان سے پوچھا جائے گا کیا میری آیات تمہارے سامنے پیش نہیں کی گئیں؟ اور تم انہیں بضد ہو کر جھٹلاتے نہیں رہے؟

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝

23:106 وہ کہیں گے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگوں میں شامل ہو گئے۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝

23:107 ہمارے رب! اب ہمیں اس عذاب سے نکال دیجئے۔ اگر ہم انہی حرکتوں کو دہرائیں تو ان لوگوں میں ہوں گے جو خود پر ظلم کرتے ہیں۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝

23:108 وہ کہے گا اب یہیں نچلی سطح پر گزارہ کرو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

23:109 (یاد کرو) میرے بندوں میں ایک گروہ ایسا تھا جو کہا کرتا تھا ہمارے پروردگار! ہم آپ کے پیغام پر یقین رکھتے ہیں لہٰذا ہماری لغزشوں کے مضر اثرات سے ہمیں محفوظ رکھیے اور ہم پر رحمت فرمایئے کیونکہ آپ سب سے بہتر رحم کرنے والے ہیں۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝

23:110 لیکن تم نے ان لوگوں کو اس حد تک طنز و مزاح کا نشانہ بنایا کہ تم نے میرے ذکر تک کو بھلا دیا۔ اور اس دوران تم ان کا مذاق اڑاتے رہے۔

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

23:111 آج میں نے اس گروہ کو ان کے صبر و استقامت کی جزا اس طرح دی ہے کہ وہ بلند مقام پر فائز ہیں۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝

23:112 اللہ پوچھے گا تم زمین پر کتنے برس رہے؟

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَاۗدِّيْنَ ۝

23:113 وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہوں گے تو ان سے پوچھ لیجئے جو ہر چیز کا شمار رکھتے ہیں۔ (یعنی اس فریضہ پر مقرر فرشتے)

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

23:114 اللہ کہے گا تم واقعی بہت تھوڑا عرصہ وہاں رہے اگر تم جانتے اور مانتے (کہ آخرت کی زندگی تو لا انتہا ہے۔)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝

23:115 (اے پیغمبرؐ! مستقبل کے اس مہا کاتی منظر کے بعد ان پر اس زندگی کی حقیقت یوں بیان کیجئے۔) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

23:116 اللہ بزرگ و برتر سچا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کائنات کا مرکزی اقتدار اور اختیار اسی پروردگار کے ہاتھ میں ہے۔ (اس کا کوئی کام بے فائدہ بے مقصد نہیں ہوتا۔)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

23:117 یادرکھو کہ جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ کسی اور ہستی کو معبود سمجھ کر پکارتا ہے اسے اپنے دعوے کی تائید میں علم وحکمت کی بارگاہ سے کوئی دلیل نہیں مل سکے گی۔ ایسے لوگوں کا حساب بھی ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق ہوگا۔ لہٰذا جو لوگ کائنات میں اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کے اقتدار کا انتظار کرتے ہیں وہ اس کے قانون کے مطابق کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ع 6 26 6 وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

23:118 اب کہیے میرے رب! ہماری شخصیت کو بکھر جانے سے محفوظ رکھیے۔ رحمت فرمایئے جس طرح آپ شکم مادر میں بچے کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ آپ سب سے بہتر رحم فرمانے والے اور ہر چیز کو اس کی مقرر کردہ منزل تک پہنچانے والے ہیں۔

سورۃ النّور

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 24 ویں سورۃ ہے جس میں 64 آیات ہیں۔ قرآن ایک مینارہ نور ہے جو افراد اور قوموں کی راہ حیات پر روشنی کر دیتا ہے جب وہ چاہیں۔ اس سورۃ میں ہمیں مردوں اور عورتوں کے لئے بہترین آداب معاشرت کی تعلیم ملتی ہے۔ اللہ نے اس کتاب حکیم کو روشنی فرمایا ہے اور یہی اس سورۃ کا عنوان ہے۔ اس لحاظ سے یہ سورۃ یکتا ہے کہ اس میں ابتداء ہی میں کچھ اہم سماجی مسائل اور ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔

نوٹ کر لیجئے کہ وہ ترجمے جو متنازعہ روایات کو سامنے رکھ کر لکھے جاتے ہیں ان میں بیان کیا جاتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر کچھ لوگوں نے بہتان طرازی کی تھی۔ پھر یہ جھوٹی روایتیں ''شان نزول'' کے افسوسناک اصول کے مطابق ایک لمبی کہانی گھڑتی ہیں۔ اس کہانی کو پڑھیے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان روایتوں نے حضرت عائشہؓ کو گناہ گار ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ وہ عجیب بات کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ پر بہتان لگا تو حضور اکرمؐ نے انہیں بغیر کسی تحقیق کے اپنے والدین کے گھر بھیج دیا۔ اس کے بعد یہ سورۃ نازل ہوئی تو آپؐ کو اطمینان ہوا۔ اگر اس کہانی کو درست تسلیم کر لیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر شخص کو اپنی بیوی پر الزام سن کر ایسا ہی کرنا چاہیے؟ دوسرے یہ کہ حضرت عائشہؓ تو وحی کے ذریعے بے گناہ ثابت ہو گئیں۔ بے چاری عام عورت کہاں جائے گی؟ ممکن ہو تو ''بخاری'' میں بد دیانتی پر مبنی اس داستان کو خود پڑھیے اور سر دھنیے کہ ہمارے راویوں نے کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ اکبر الہ آبادی مرحوم فرما گئے۔

قرآن کے اثر کو توڑ دینے کے لئے
ہم لوگوں پر راویوں کا لشکر ٹوٹا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

24:1 اس سورۃ کو بھی ہم نے دیگر سورتوں کی طرح نازل کیا اور اس کے احکام کو فرض قرار دیا ہے۔ اس میں بھی ہم

نے روشن آیات بیان کی ہیں تا کہ تم انہیں دل و دماغ میں بٹھا سکو۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

24:2 زانی عورت اور زانی مرد دونوں کو نرم چمڑے کے سو (100) دروں کی سزا دو۔ یہ فیصلہ کرنے میں تمہاری عدالت نرمی نہ برتے کیونکہ یہ اللہ کے قانون کا معاملہ ہے۔ (مکمل تحقیق کے بعد اس حکم پر عمل کرو) اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ ان دونوں کی سزا کے وقت اہل ایمان کی جماعت گواہ کے طور پر موجود رہے۔ [دیکھئے 4:15, 4:25۔ لفظ "جلدہ" سے واضح ہے کہ جو دُرہ ہوگا وہ نرم کھال کا بنا ہوگا۔ اہل ایمان میں سے چند لوگ اس لئے موجود رہیں گے تا کہ وہ گواہ رہیں اور سزا میں ظلم شامل نہ ہو جائے۔ اب نوٹ کیجئے ایک اہم نکتہ۔ صرف چھ جرائم ایسے ہیں جن کی سزا قرآن کریم نے خود مقرر فرما دی۔ 1۔ زنا 24:2 - زنا بالجبر۔ 33:61۔ 3۔ قتل 2:178 - 4۔ شریف خواتین پر تہمت۔ 24:4 - 5۔ فساد فی الارض 5:33 - 6۔ چوری 5:38۔ دیگر جرائم کی سزا حکومت وقت حالات کے مطابق طے کرے گی۔ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ قرآن کی تجویز کردہ سزائیں صرف اس وقت نافذ العمل ہوں گی جب معاشرے میں قرآن کا نظام حیات پوری طرح نافذ ہو۔ دین میں وہاں پیوند لگانے کی کوئی گنجائش نہیں۔]

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

24:3 زانی مرد اسی سے زنا کرتا ہے جو عورت خود زانیہ ہو اور اپنی خواہشات کی پرستش کرتی ہو۔ اسی طرح (باہمی رضامندی سے) زانی عورت بھی اسی مرد سے زنا کرتی ہے جو خود زانی ہو اور اپنی خواہشات کی پرستش کرتا ہو۔ 24:26, 45:23 [یاد رکھئے کہ قرآن میں کسی جرم کی سزا سنگساری تجویز نہیں فرمائی گئی۔ آپ کو روایات کی کتابوں میں یہ بیان بھی مل جائے گا کہ حضرت علی نے پہلے ایک زانی کو 100 کوڑے لگوائے تا کہ قرآن کا حکم پورا ہو جائے اور پھر اسے سنگسار کروا دیا تا کہ حدیث کے حکم پر بھی عمل ہو جائے۔ بعض روایات کے مطابق شادی شدہ یا پختہ عمر کے زانی مردوں عورتوں کی سیدھا سنگسار کیا جائے۔ یہ اللہ کی کتاب کی کھلی خلاف ورزی ہے۔]

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

24:4 (پاک دامنی ایک پاکیزہ معاشرے کا اہم ستون ہے۔) تو جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار معتبر گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں 80 دُرّے لگاؤ اور پھر ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ یہ لوگ ہیں جو اخلاقیات کی

حدود سے باہر نکل چکے ہیں۔ [24:23]

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

24:5 البتہ اگر یہ لوگ اپنی غلط روش سے باز آ جائیں اور پھر اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں معاف کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ غفور رحیم ہے یعنی اس کے قانون میں مغفرت اور رحمت کی گنجائش ہوتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

24:6 اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں یا اپنے شوہروں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے آپ کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو الزام لگانے والا یا والی اللہ کو حاضر ناظر جان کر چار مرتبہ گواہی دے کہ اس نے سچ کہا ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

24:7 اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو میں اللہ کی رحمت سے دور ہو جاؤں۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

24:8 دوسرا فریق اپنی مدافعت میں یہ کہہ کر سزا کو ٹال سکتا ہے کہ وہ چار بار اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ کہے کہ دوسرے فریق نے جھوٹ بولا ہے۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

24:9 اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر دوسرے فریق نے سچ کہا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ [اس طرح دونوں فریق بری الذمہ ہو جائیں گے۔]

ع 1 15 7 وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝

24:10 یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر ہے کہ اللہ توبہ کو بار بار قبول کرنے والا حکمت والا ہے۔ [یعنی جو شخص غلط راہ کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کر لیتا ہے اس کے لئے عفو و درگزر کی گنجائش ہے اور وہ سزا سے آزاد ہو جاتا ہے۔]

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

24:11 (اب اس واقعہ پر غور کرو) تمہارے اپنے ہی لوگ تھے جنہوں نے خود اپنے ہی لوگوں کے خلاف جھوٹی تہمت تراشی۔ (انہوں نے سوچا تھا کہ معاشرے میں اس طرح شر پیدا ہو جائے گا۔) لیکن یہ تو تمہارے لئے اچھا ہی ہوا کہ

واضح قانون تمہارے سامنے آ گیا۔اب مجرمین میں سے ہر ایک کو اپنے کئے کی سزا ملے گی اور جو اس شر کا بڑا بانی ہے اسکو اوروں سے بھی زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝

24:12 (اچھے لوگوں کے لئے خوش گمانی بڑی خوب بات ہے۔) جب تم لوگوں نے اس بات کو سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے حسن ظن سے کیوں کام نہ لیا؟ اور یہ کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان نظر آتا ہے۔[یاد رکھو کہ ملزم کو بے گناہ سمجھنا چاہیے جب تک عدالت اسے مجرم نہ قرار دے دے۔]

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

24:13 پھر جن لوگوں نے یہ الزام لگایا تھا ان پر لازم تھا کہ وہ چار گواہ پیش کرتے۔ جب یہ لوگ گواہ نہیں لا سکے تو یہ لوگ بارگاہ الٰہی میں جھوٹے ہیں۔ [24:4]

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

24:14 اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس طرح سرگوشیوں میں تم نے اس بات کو شغل بنا لیا تھا اس کے نتیجے میں تم کو بڑی ہی سخت سزا ملتی۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝

24:15 جب تم اپنی زبانوں پر یہ بات لاتے تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا تو تم اسے ایک معمولی بات سمجھتے تھے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔ [17:36]

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝

24:16 جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں۔ بے عیب تو اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے لیکن یہ تو بہت بڑی تہمت معلوم ہوتی ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

24:17 اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم اہل ایمان ہو تو آئندہ کبھی ایسی بات نہ کرنا۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

24:18 اللہ نے (تہمت تراشی کے متعلق) اپنے قانون کو نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اللہ ہر بات کا علم رکھتا ہے اور وہ ایسا حکیم ہے جس کا ہر ارشاد حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

24:19 جولوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی (اور تہمت کی خبریں) پھلیں ان کو دنیا اور آخرت میں سخت سزا ملے گی۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ (اس طرح کی حرکتیں معاشرے کو کتنا نقصان پہنچاتی ہیں۔) اور تم اس کی دور رسی کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع 2 10 النصف

24:20 اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم بڑی معاشرتی الجھن میں گرفتار ہو جاتے لیکن یہ کہ اللہ نہایت مہربان اور کریم ہے۔ (لہٰذا وہ ہر قدم پر تمہاری راہنمائی کرتا ہے۔)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

24:21 اے اہل ایمان! تم شیطان فطرت لوگوں کے نقش قدم پر مت چلو۔ جو کوئی شیطان فطرت لوگوں یا اپنی منفی خواہشات کے نقش قدم پر چلتا ہے تو یہ اسے بے حیائی کے لئے اکساتے رہتے اور برائی کا سبق پڑھاتے رہتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا۔ اور وہ تمہیں قرآن جیسا ضابطہء حیات نہ دیتا تو تم میں سے ہرگز کوئی شخص اپنی شخصیت کو ترقی نہ دے سکتا لیکن اللہ اپنے قانون کے مطابق انسانی ذات کا تزکیہ کرتا یعنی اسے بڑھاوا دیتا ہے۔ یہ اس اللہ کا قانون ہے جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۡ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

24:22 تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور کشادہ حال ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں۔ (کہ تہمت کے اس بہتان میں ملوث) رشتے داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں، درگزر کریں۔ یہ غبار عنقریب چھٹ جائے گا۔ سنو! کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ وہ اللہ جو بڑی مغفرت والا، رحمت فرمانے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

24:23 (غور سے سن لو کہ) جو لوگ پاک دامن، برائیوں سے بے خبر، اہل ایمان عورتوں پر تہمت یا بے حیائی کے الزام لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔
[محصنٰت = پاک دامن عورتیں = نیک فطرت خواتین = پاکیزہ بیویاں۔ غافلات = برائی سے نا آشنا عورتیں = وہ خواتین جو اپنے کاموں میں اتنی مشغول ہوں کہ انہیں گرد و پیش کی پرواہ نہ رہے = وہ جو اپنی گھریلو سوچوں میں مگن ہوں۔]

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

24:24 اس دن کا خیال کرو جب لوگوں کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں ہر اس کام کی گواہی دیں گے۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝

24:25 وہ دن جب اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا ٹھیک بدلہ دے گا اور وہ خوب جان لیں گے کہ اللہ عین حق اور سچائی کو ظاہر کرنے والا ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ع

24:26 بری عورتیں برے مردوں کی صحبت اختیار کرتی ہیں اور برے مرد، بری عورتوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح حسن کردار کی عورتیں حسن کردار مردوں کی ساتھی ہوتی ہیں اور صاحب کردار مرد صاحب کردار عورتوں کے ساتھی ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ان باتوں سے قطعی معصوم ہیں جو کچھ ان کے بارے میں دیگر لوگ کہتے رہیں۔ ان کے لئے اللہ نے سامان حفاظت اور پاکیزہ سامان حیات تیار کر رکھا ہے۔ [24:3-4]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

24:27 [اب چند مزید آداب معاشرت] اے اہل ایمان! اپنے گھروں کے علاوہ کسی اور کے یہاں جاؤ تو پہلے اہل خانہ کی اجازت لو اور انہیں سلام کرو۔ اس کے بغیر دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ اگر تم غور کرو تو اس طریقے میں تم سب کی بہتری ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

24:28 اگر تم اس گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو اس کے اندر نہ جاؤ۔ ضروری ہے کہ تمہیں داخل ہونے کی اجازت مل جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ اس وقت واپس لوٹ جایئے تو بخوشی لوٹ آؤ۔ (اہل خانہ کی کوئی مجبوری ہوگی جس کی وہ وضاحت بھی کردے۔) یہ تم سب کے لئے سلیقہ مندی کی راہ ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ معاشرتی زندگی میں تمہارے لئے کیا بہتر ہے جو تم نہیں جانتے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

24:29 البتہ ایسے گھروں میں تم جاؤ جن میں کوئی نہ بستا ہو اور ان میں تمہارا سامان رکھا ہو تو تم پر کچھ الزام نہیں۔ اللہ تمہارے ان سب کاموں کو جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ [اس صورت میں بھی انسان کی نیت بہت اہم ہوگی۔]

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

24:30 (اے پیغمبرؐ!) مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو بے باک نہ ہونے دیں اور اپنی پاک دامنی کی حفاظت کریں۔ یہ ان کی شخصیت کے ارتقاء کے لئے اور دل کی پاکیزگی کے لئے بہت اچھی بات ہے۔ بندے جو بھی کام کرتے ہیں اللہ ان سے پوری طرح باخبر ہے۔ [علامہ اقبالؒ نے خوب کہا ہے،

نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

24:31 مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو بے باک نہ ہونے دیں اور اپنی عفت کی پوری حفاظت کریں۔ وہ اپنی زینت و آرائش کو نمایاں نہ کریں سوائے اس کے جو روزمرہ کی زندگی میں عام طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔

انہیں چاہیے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں۔ (جب غیر محرم موجود ہوں) اور اپنی زینت و آرائش کو نمایاں ہونے سے بچائے سوائے محرموں کی موجودگی میں مثلاً اپنے خاوند اور باپ، سسر، ان کے اپنے بیٹے یا خاوند کے بیٹے، بھائی بھتیجے اور بھانجے، اپنی ہی جیسی عورتیں، ملازم، عورتیں اور ضعیف مرد اور بچے جو عورتوں کے ستر یعنی چھپے ہوئے حصوں سے ناواقف ہوں۔ عورتوں کو مزید یہ چاہیے کہ چلتے وقت اپنے پاؤں اس طرح زمین پر نہ ماریں کہ ان کی خفیہ آرائش وزیور نمایاں ہو جائے۔ اے اہل ایمان! تم سب (عورتیں اور مرد) اللہ کے بتائے ہوئے احکام کی طرف لوٹو تا کہ دونوں جہانوں میں فوز وفلاح پاؤ۔[33:59]

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

24:32 (معاشرے کا فرض ہے کہ) اپنے بے نکاح (اور بیواؤں، طلاق یافتہ اور وہ مرد جن کی بیویاں وفات پا چکی ہوں۔) لوگوں کے نکاح کا انتظام کر دیا کرو۔ اور تمہارے مرد اور عورت خادموں میں جو کردار کے اعتبار سے باصلاحیت ہیں ان کا بھی نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ غریب ہیں تو اللہ انہیں اپنے فضل سے خوش حال کر دے گا۔ یہ انتظام اس اللہ کی مقرر کردہ نظام کی طرف سے ہونا چاہیے جو بڑی وسعتوں والا اور ہر شے سے باخبر ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۠ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

24:33 جن لوگوں کو نکاح کے حالات میسر نہ آ سکیں وہ پاک دامنی کا خیال رکھیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے خوشحال کر دے۔ (اور وہ نکاح کی ذمہ داریاں اٹھا سکیں۔) اگر تمہارے مرد اور عورت ملازمین میں کوئی آزادی سے کاروبار وغیرہ کرنا چاہے تو انہیں تحریری طور پر تعاون کی ضمانت دو اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے۔ اپنے نوجوان ملازموں کو بغاوت پر مجبور نہ کرنا جبکہ وہ خود دنیا کی زندگی، پاکیزگی اور عزت کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں اور نکاح کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کی خواہش مند ہوں۔ جو کوئی انہیں ملازمت پر رہنے پر مجبور کرے گا تو اس جبر کے بعد اللہ ان مجبوروں کے لئے غفور اور رحیم ہوگا۔ (اسلامی نظام مجبوروں کی مدد کرے گا۔)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ع 4 8 10

24:34 ہم نے تمہارے لئے نہایت واضح احکامات واضح کر دیئے ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بیان کی ہیں جو تم سے

پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کی تاریخ میں ان لوگوں کے لئے نصیحت کا سامان ہے جو زندگی کی راہ پر امن وسلامتی سے چلنا چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

24:35 (یہ آیات اس کی طرف سے ہیں جو) اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس کے نور (قرآن) کی مثال ایسی ہے جیسے کسی طاق میں ایک جگمگا تا چراغ ہو اور چراغ ایک شفاف قندیل میں ہے۔ یہ قندیل خود گویا چمکتا ہوا صبح کا ستارہ ہے جو ٹھنڈی تازگی بخش روشنی دیتا ہے۔ وہ چراغ شجر زیتون کے بابرکت تیل کے ذریعے سے روشن ہے جو مشرق ومغرب میں قید نہیں۔ تمام نوع انسانی کے لئے یکساں روشن ہے۔ اسے ایسے تیل سے روشن سمجھو جسے خارجی روشنی کی ضرورت نہ ہو۔ وہ تمام کا تمام نور ہے نور مجسم! اللہ اپنے نور (قرآن) سے ہر شخص کی راہنمائی کرتا ہے جو راہنمائی چاہے۔ اللہ لوگوں کے لئے بہت سی باتیں مثالوں اور تمثیلوں میں بیان کرتا ہے۔ وہ اللہ جو ہر شے سے بخوبی واقف ہے۔

[وہ جانتا ہے کہ کس طرح کا بیان کہاں مفید ہوگا 2:52, 41:42, 5:15 شجر زیتون: دیکھئے سورۃ التین 95:1 تفصیل وہاں ملے گی۔ لیکن شجر زیتون سے اشارہ ہے اللہ الٰہ واحد کے اس پیغام کی جانب جو اس نے یکے بعد دیگرے تمام انبیاء پر نازل فرمایا۔ بنی اسرائیل کے مختلف قبائل کی جانب جو انبیاء بھیجے گئے اس سلسلے کی آخری کڑی عیسیٰؑ تھے اور ان کا کوہ زیتون پر وعظ مشہور زمانہ ہے۔ مختصراً شجر زیتون سے اشارہ یہی ہے کہ سب انبیاء کو ایک ہی پیغام دیا گیا جس کی بنیاد توحید الٰہی اور مساوات انسانی پر استوار تھی۔]

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝

24:36 یہ روشن چراغ ان گھروں میں معمور رہتا ہے جن کے درجے اللہ نے بلند کئے ہیں کیونکہ ان میں اس کے نام کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ ان گھروں میں اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے صبح وشام کوششیں ہوتی ہیں۔ [تسبیح اور سباح اس تیراک کے معنی دیتے ہیں جو پوری کوشش سے آگے بڑھ رہا ہو۔]

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

24:37 یہ لوگ تجارت وکاروبار بھی کرتے ہیں لیکن ان کی نگاہوں سے اللہ کا قانون اوجھل نہیں ہوتا اور وہ معاشرے

میں نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں تا کہ اللہ کے احکام کی پیروی آسان ہو جائے اور معیشت کا منصفانہ نظام، نظام زکوٰۃ قائم کرتے ہیں جس میں تمام افراد معاشرہ کو ان کی ضروریات بہم پہنچائی جائیں۔ انہیں اس دن کا زبردست احساس رہتا ہے جب دلوں کی اور نگاہوں کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ بصیرت کی رُو سے سب معاملات واضح ہو جائیں گے۔ [50:20]

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

24:38 وہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے اور اپنے فضل سے اور بھی بڑھا دے۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق بغیر حساب کئے سامان حیات عطا کرتا ہے۔ [2:261]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

24:39 لیکن جو لوگ احکام الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں ان کے سب کئے کرائے کی مثال سراب کی سی ہے جیسے صحرا میں ریت دیکھیں اور پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ نہ پائے۔ اسے وہاں اللہ کا قانون مکافات ضرور ملتا ہے جو اس کی تلاش کا پورا حساب چکا دیتا ہے۔ اللہ کا قانون مکافات جلد حساب چکانے والا ہے۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

ع 5 6 11

24:40 یا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی طوفانی سمندر کی گہرائیوں میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو اور اس اندھیرے میں لہر پر لہر آ رہی ہو اور مزید برآں اس پر سیاہ بادل ہوں۔ ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا۔ اگر وہ اپنا ہاتھ بھی پھیلا نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ سکے۔ اللہ کے قانون کے مطابق روشنی نہ ملے اسے روشنی نہیں مل سکتی۔ [ایک زمانے تک سمجھا جاتا تھا کہ سمندر کی گہرائی میں بڑی روشنی ہوتی ہے۔ حال میں معلوم ہوا ہے کہ روشنی کی بڑی اور چھوٹی لہروں میں فرق کی وجہ سے سمندر میں تہہ در تہہ تاریکی بڑھتی جاتی ہے۔ کیپٹن ڈاکٹر برنارڈ جارمن علم بحریات کے ماہر تھے۔ انہوں نے یہ آیت پڑھتے ہی پوچھا کیا محمدؐ ایک ملاح تھے جو طوفانوں سے گزر چکے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ تو ایک صحرا نشین تھے تو ڈاکٹر جارمن نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ 1923 کی بات ہے۔]

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

24:41 (یہ صرف انسان کی بدقسمتی ہے کہ وہ قرآن کی روشنی ہوتے ہوئے تاریکیوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو بھی ہے وہ اپنے اپنے فرائض تندہی سے ادا کر رہی ہے۔ ذرا ان پرندوں کو دیکھو! پر پھیلائے فضا کی پہنائیوں میں اڑتے رہتے ہیں ان میں ہر ایک اپنی صلوٰۃ اور تسبیح خوب جانتا ہے۔ اور اللہ کو بھی بخوبی علم ہوتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ [یہ آیت نہایت قابل غور ہے۔ پرندے بھی اپنی صلوٰۃ و تسبیح خوب جانتے ہیں یعنی اللہ کے مقرر کردہ پروگرام پر کاوشوں میں زندگی گزار دیتے ہیں۔ اس صلوٰۃ و تسبیح کا نتیجہ دیکھئے کہ ہزاروں میل ہجرت کرنے کے باوجود کبھی اپنی راہ گم نہیں ہونے دیتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ و تسبیح خالی رسمی اعمال نہیں ہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اصلاح معاشرہ بھی ہے]

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

24:42 آسمانوں اور زمین میں بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ (لہٰذا اسی کا قانون پوری کائنات میں جلوہ فرما ہے۔) اور ہر شے کے ارتقائی سفر کی آخری منزل اللہ کے پاس ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝

24:43 کیا تم بادلوں پر غور نہیں کرتے کہ اللہ کیسی نرمی سے بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو ان میں سے برسات نکل کر برس رہی ہے اور بادلوں میں اولوں کے پہاڑ جو بن جاتے ہیں ان سے ژالہ باری کرتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق کہیں اولے برسا دیتا ہے اور کہیں سے ہٹا رکھتا ہے۔ بادلوں میں بجلی کی چمک نظر کو خیرہ کئے دیتی ہے۔ [2:19-20 اولے پہاڑوں کی چوٹیوں پر یہ شکل اختیار کرتے ہیں کہ برفانی تودوں یا گلیشیرز میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو دریاؤں کو آہستہ آہستہ سیراب کرتے رہتے ہیں۔]

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

24:44 اللہ ہی رات اور دن کو گردش دیتا رہتا ہے۔ کائنات کے اس طرح کے متعین نظام میں ان لوگوں کے لئے کتنا سبق ہے جو اپنی عقل و بصیرت کو کام میں لاتے ہیں۔ (ایک یہی سبب کافی ہے کہ اجرام فلکی اور آسمانی کرّے ٹھیک ٹھیک

اپنے مدار پر چلتے رہتے ہیں تو نظام کائنات کتنی خوش اسلوبی سے چلتا رہتا ہے۔ اگر انسان بھی اپنی زندگیوں میں اللہ کے قانون کی پیروی کریں تو ان کا نظام حیات بھی ایسی ہی خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

24:45 اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا پھر ان میں ایسے بھی ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔ بعض دو پاؤں پر چلنے والے ہیں اور بعض چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ اپنے قانون کے مطابق جو چاہتا ہے پیدا کرتا رہتا ہے۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔ [21:30]

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

24:46 دیکھو ہم نے واضح آیات نازل کر دی ہیں اور اللہ ہر اس شخص کی راہنمائی صراط مستقیم کی طرف کر دیتا ہے جو یہ راہنمائی چاہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

24:47 لیکن بعض لوگ ایسے (منافق) بھی ہوتے ہیں جو زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرتے ہیں لیکن اس کے بعد ان میں سے کچھ منہ موڑ لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو درحقیقت دل سے ایمان ہی نہیں لائے۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

24:48 انہیں جب اللہ اور رسول کے مقرر کردہ نظام کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے اختلافات میں فیصلہ کر دیں تو یہ گروہ (منافقین) روگردانی اختیار کر لیتا ہے۔

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝

24:49 البتہ اگر سچائی کھلے طور سے ان کے ساتھ ہو تو یہ رضا و رغبت فرمانبرداروں کی طرح چلے آتے ہیں۔

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۚ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ع 6 10 12 الثلثة

24:50 کیا یہ کسی نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہیں یا انہیں یہ شک رہتا ہے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ ناانصافی برتیں گے۔ نہیں! یہ بات نہیں۔ دراصل یہ لوگ ظلم کی راہ پر گامزن ہیں جو لوگوں کا حق مارنا چاہتے ہیں۔ (عدل ان کو گوارا نہیں ہوتا۔)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

24:51 ادھر اہل ایمان ہیں کہ جب انہیں بلایا جائے کہ اللہ اور رسول (مرکزی حکومت) ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کردے تو وہ بے ساختہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ یہی لوگ ہیں مستقل کامیابی جن کے قدم چومے گی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

24:52 جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اور نافرمانی کے نتائج سے اللہ کا خوف رکھے گا اور اس طرح امن وسلامتی کی راہ پر چلے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو بلند درجوں پر قائم ہوں گے۔[2:41]

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

24:53 (منافق لوگ) نہایت سنجیدگی سے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں حکم دیں تو اللہ کی راہ میں گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دیجئے 'قسمیں نہ کھاؤ۔ دلی فرمانبرداری کے لئے قسموں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

24:54 کہہ دیجئے 'اللہ اور رسول کی اطاعت کر کے دکھاؤ۔ اگر تم منہ موڑو گے تو رسول کا کام اپنی ذمہ داری نبھانا ہے اور تمہارا کام تمہاری ذمہ داری نبھانا ہے۔ اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ رسول کی ذمہ داری تو اللہ کا پیغام صاف صاف پہنچانا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

24:55 (اس اطاعت کے نتیجے میں کیا ملے گا؟) تو یاد رکھو اللہ کا اٹل وعدہ ہے کہ تم لوگوں میں سے جو بھی احکام الٰہی پر یقین رکھیں گے اور سماجی بہبود کے کام کریں گے اللہ ان کو زمین میں حکومت عطا کر دے گا۔ (28:6, 39:74, 33:27 ہمیشہ سے یہ قانون اٹل رہا ہے۔) اسی قانون کے تحت اللہ نے گزشتہ قوموں کو حکومت عطا کی تھی۔ اللہ ان کے نظام

حیات کو مستحکم کر دیتا ہے جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ پہلے جس ڈر اور خوف کی حالت میں جیتے رہے اس حالت کو امن وسکون سے بدل دیتا ہے۔ پھر وہ لوگ میری ہی محکومیت اختیار کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بناتے۔ یعنی اللہ کی مخلوق کی اطاعت نہیں کرتے لیکن یہ اہم اصول یاد رکھو کہ جو قوم اس روش زندگی سے عملاً منکر ہو جائے گی تو وہ قوم راہ راست کو چھوڑ کر غلط سمتوں کو نکل جائے گی اور سب کچھ کھو بیٹھے گی۔ [فاسق = جو راہ راست سے نکل جائے۔]

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

24:56 (اگر زمین پر اپنی حکومت مستحکم رکھنا چاہتے ہو تو) اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کرو کہ احکام الٰہی کی پیروی ہوتی رہے اور اپنی معیشت کو زکوٰۃ کے منصفانہ نظام پر استوار کرو جس میں اللہ کا عطا کردہ رزق معاشرے کے ہر فرد کو پہنچتا ہے اور رسول جو سربراہ مملکت ہیں ان کی اطاعت کرتے رہو تا کہ اللہ کی رحمتیں تم پر نازل ہوتی رہیں۔

ع 7 7 13 لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

24:57 اس بات کا خیال تک نہ کرنا کہ احکام الٰہی کے منکرین تمہارے بابرکت نظام پر غالب آ جائیں گے۔ ان کا ٹھکانہ تو دنیا اور آخرت میں پچھتاوے کی آگ ہے۔ دیکھو یہ کیسی بری منزل ہے!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

24:58 (اس دوران کسی مرحلے میں اپنے خانگی معاملات کو نظر انداز نہ ہونے دینا۔ آیات 27 تا 33 تک جن اصولوں کا ذکر ہوا تھا اس موضوع کی مزید تفصیل ہی ہے۔) اے اہل ایمان! تمہارے ملازم اور نابالغ بچے تین وقتوں میں تمہارے پاس آنا چاہیں تو آنے سے پہلے اجازت لے لیا کریں۔ یہ تمہارے اپنے کمرے میں پرائیویسی (Privacy) کے اوقات ہیں۔ ایک تو صبح صلوٰۃ فجر سے پہلے کے وقت جب تم اپنے کام شروع کرنے والے ہوتے ہو۔ دوپہر کو جب تم ہلکے پھلکے کپڑوں میں آرام کرتے ہو اور رات صلوٰۃ عشاء کے بعد جب تم نے اپنے روزمرہ کے فرائض مکمل کر لئے ہیں۔ یہ تین وقت تم مومنوں (میاں بیوی) اور مومنات کی پرائیویسی کے ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے آزادانہ چلنے پھرنے میں نہ تمہارے لئے کچھ حرج ہے نہ ان کے لئے۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے ہر بات صاف صاف

بیان کر دیتا ہے۔ یہ اصول اس اللہ کے مقرر کردہ ہیں جو ہر شے کا علم رکھتا بڑی حکمت والا ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

24:59 اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں بھی اجازت لینی چاہیے جیسے ان سے پہلے بلوغت کو پہنچنے والے اجازت لیتے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ اپنے احکام کو بیان کرتا ہے وہ اللہ جو سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ [24:58, 24:27]

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

24:60 [آیت 24:31 میں اوڑھنیوں کا حکم دیا گیا ہے۔] لیکن بڑی عمر کی عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہ رہی ہو تو ان کے لئے کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ اوڑھنیاں یا چادریں الگ رکھ چھوڑیں البتہ اپنی زینت کی نمائش ان کا مقصد نہ ہو۔ اگر وہ اس طرز عمل سے بچیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (وہ لوگوں کی نیتوں سے بھی آگاہ ہے۔ 33:33)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ع 9 14

24:61 [آیات 24:27-29 اور 24:58-59 میں پرائیویسی کا جو حکم دیا گیا ہے وہ سب کے لئے پُر وقار ہے۔ اس طرح لوگ غیر نہیں ہو جاتے۔ اپنائیت کا بہترین اظہار آداب طعام سے ہوتا ہے۔] لہٰذا کچھ مضائقہ نہیں اگر معاشرے کے معذور افراد مثلاً نابینا، اپاہج اور بیمار اسی طرح تمہارے گھروں سے کھانا کھائیں جیسے تم خود کھاتے ہو اور کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنے باپ دادا کے گھر سے، اپنی والدہ کے گھر سے یا اپنے بھائی بہن، چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کے ہاں کھانا کھا لو یا ان گھروں سے جن کا بندوبست تمہارے ذمہ ہو یا اپنے دوستوں کے گھر سے۔ نہ ہی تم پر کچھ الزام ہے اگر تم اکٹھے مل جل کر کھاؤ یا جدا جدا۔ اس بات کو یاد رکھنا کہ جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنے ہی ان لوگوں کے

لئے سلامتی اور پاکیزہ زندگی کی آرزوؤں کی اظہار کرو۔ یہ بارگاہ الٰہی کی جانب سے بہت بابرکت پسندیدہ طریقہ ہے۔ ایک بار پھر اللہ تمہارے لئے اپنی آیات صاف صاف بیان کرتا ہے تا کہ تم ہمیشہ اپنی عقل وفکر کا استعمال کرتے رہو۔ [24:27 غور کیجئے کہ ان سیدھے سادے احکام میں معاشرے کی خیر سگالی کا کتنا آسان طریقہ استعمال ہوا ہے۔]

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

24:62 [ان معمولی احکام کا خیال اہل ایمان ہی رکھیں گے۔] وہی لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں جو بغیر اجازت کے رسول کو چھوڑ کر نہیں چلے جاتے جب وہ کسی اجتماعی امر کے لئے ان کے پاس جمع ہوں۔ اے رسول! جو لوگ آپ سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو جب یہ لوگ آپ سے اپنے کسی ضروری کام کے لئے اجازت طلب کیا کریں تو آپ جسے مناسب سمجھیں اجازت دے دیا کریں۔ اس طرح یہ لوگ اس اجتماعی مجلس کے فوائد سے محروم نہیں رہیں گے جو اللہ کی خاطر منعقد کی گئی تھی۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

24:63 پیغمبر کا تمہیں بلانا ایسا نہ سمجھنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے یا دعوت دیتے ہو۔ اللہ ان لوگوں کو بخوبی جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اس طرح رسول کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ اس روش کے سبب کسی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں یا وہ دردناک عذاب کی سزا میں گرفتار نہ ہو جائیں۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع 9 3 15

24:64 یاد رکھو کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اسی کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ وہ تمہاری حالت سے بخوبی واقف ہے جس دن سب لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں اچھی طرح سمجھا دے گا کہ وہ زندگی میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ [53:31]

سورۃ الفرقان

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 25 ویں سورۃ ہے اور اس میں 77 آیات ہیں۔ اللہ اور رسولؐ نے ہمارے اپنے فائدے کے لئے تنبیہ فرمائی ہے کہ ہم قرآن کو نظر انداز نہ کریں۔ الفرقان، قرآن کریم ہی کا نام ہے۔ اس کے معنی ہیں وہ کسوٹی جو حق و باطل کو کھرے کھوٹے کو صاف طور پر دکھا دے یا علیحدہ کر دے۔ اس سورۃ میں ہی ارشاد ہے کہ پیغمبر اپنے پروردگار سے کہیں گے 'یہی ہیں میرے لوگ جنہوں نے اس قرآن کو ترک کر رکھا تھا۔ پیغمبر کے لوگوں میں صرف آپؐ کے زمانے کے عرب یا قریش کے لوگ ہی شامل نہیں جیسا کہ کئی مفسرین نے سمجھا اور لکھا ہے۔ اس سے مراد وہ سب لوگ ہیں جو نزول قرآن کے بعد قیامت تک مسلم ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں گے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھئے کہ قرآن کریم کی آیات میں تشبیہات، تمثیلات اور استعارات کا کثرت سے استعمال ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ

25:1 کتنا بابرکت ہے اور رحمتیں نازل کرنے والا ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے پر وہ کتاب نازل فرمائی جو حق و باطل اور صحیح و غلط میں فرق ظاہر کر لیتی ہے۔ یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ اس کے ذریعے دنیا کی سب قوموں کو آگاہ کر دیا جائے کہ غلط روش زندگی کے نتائج دنیا اور آخرت میں کتنے خطرناک ہوتے ہیں۔ [پیغمبرؐ اس کتاب کے ذریعے ہر جگہ اور ہر دور کے انسانوں کے لئے نذیر یعنی تنبیہ کرنے والے ہوں گے۔ لہٰذا آپؐ کے بعد اور کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ 21:107, 7:158, 6:19]

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝

25:2 وہی اللہ جس کے لئے آسمان اور زمین، کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی بادشاہت ہے اور ہر جگہ اسی کا اقتدار اور قانون کارفرما ہے۔ اس نے (اپنی مدد کے لئے) کسی کو بیٹا نہیں بنایا نہ ہی اس کے اقتدار میں کوئی شریک ہے۔

اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ ہر چیز کے لئے پیمانے، اصول اور قوانین مرتب کئے تا کہ بالآخر ہر شے وہ بن جائے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝

25:3 پھر بھی بعض لوگ اسے چھوڑ کر ایسے معبود بنا لیتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ پیدا کئے گئے ہیں اور وہ خود اپنے لئے بھی نفع نقصان کا اختیار رکھتے ہیں نہ ہی انہیں موت وحیات پر قدرت حاصل ہے اور نہ ہی مردہ انسانوں اور قوموں کو حیات نو دے سکتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ ع 10

25:4 جو لوگ حق سے انکار کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ (قرآن) تو من گھڑت باتیں ہیں جو اس (پیغمبرؐ) نے بنا لی ہیں اور دیگر لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے۔ اس طرح انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور فریب سے کام لیا ہے۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

25:5 وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو گزرے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جو اس نے لکھ لی ہیں اور یہ باتیں صبح وشام اسے سنائی اور لکھائی جاتی ہیں۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

25:6 ان سے کہہ دیجئے کہ اس قرآن کو اس اللہ نے نازل کیا ہے جو کائنات کے رموز کو بخوبی جانتا ہے۔ وہ غفور اور رحیم ہے یعنی غلط کاموں کو مٹاتا اور بھلائیوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ [25:59]

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝

25:7 اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل کیوں نہ ہوا؟ جو لوگوں کو اس کی مخالفت سے ڈراتا رہتا۔

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

25:8 یا اس کی طرف کوئی خزانہ اترا ہوتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا۔ یہ ظالم لوگ کہتے رہتے ہیں کہ تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جو سحر زدہ ہے۔ [افسوس ہے ان راویوں پر جنہوں نے یہ کہانی تک گھڑ ڈالی کہ حضور

اکرمؐ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا اور زیادہ افسوس ہے ان پر جو ایسی روایتوں کو سچ مانتے ہیں۔]

ع 1 9 16 اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝

25:9 دیکھئے یہ آپ کے بارے میں کیسی کیسی مثالیں گھڑ کر لاتے ہیں۔ اس طرح وہ خود کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب ان سے کوئی راہ نہیں بن پڑتی۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝

25:10 نہایت بابرکت ہے وہ اللہ جو (اے پیغمبرؐ) آپ کے لئے اپنے قانون کے مطابق ان سے بہتر چیزیں بنا دے۔ ایسے باغات جو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیں اور آپ کے لئے عالی شان محلات مقرر کر دے۔ (جلد ہی آپؐ کے صحابہء کرام کے قدموں میں قیصر و کسریٰ کے خزانے اور محلات پڑے ہوں گے۔)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝

25:11 یہ لوگ آنے والے انقلاب کی تکذیب کرتے ہیں۔ جو لوگ اس انقلاب کو جھٹلاتے ہیں ہم نے ان کے لئے شعلے تیار کر رکھے ہیں۔

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝

25:12 جب وہ لوگ ان شعلوں کو دور سے بھی دیکھیں گے وہ ان کا گرجنا چمکنا سنیں گے، دیکھیں گے۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝

25:13 اور جب وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے قید کئے جائیں گے تو محسوس کریں گے کہ زمین ان پر تنگ ہو گئی ہے اور وہاں موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝

25:14 کہا جائے گا تم صرف ایک ہلاکت کو نہ پکارو۔ بہت سی ہلاکتوں کو آواز دو۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝

25:15 ان سے پوچھئے کیا یہ انجام بہتر ہے یا اس سدا بہار جنت کی زندگی جس کا ان لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے جو زندگی کی راہ پر امن و سلامتی کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ اور رہنے کی منزل ہو گی۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْــُٔوْلًا ۝

25:16 وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں اور وہ وہاں زندہء جاوید رہیں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ کا

رب اپنے کئے ہوئے ہر وعدے کا ذمہ دار ہے اور اس کے وعدوں کے بارے میں جو چاہے وہ سوال بھی کر سکے گا۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝

25:17 پھر جس دن اللہ ان کو اور انہیں جن کو یہ اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہیں، جمع کرے گا تو فرمائے گا کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

25:18 وہ کہیں گے (اے ہمارے پروردگار) آپ کی شان بلند، عالی مقام ہے۔ ہمیں یہ بات زیب نہ دیتی تھی کہ آپ کے سوا کسی اور کو کارساز سمجھتے لیکن جب آپ نے ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو اپنی نعمتوں سے نوازا تو یہ آپ کے ذکر کو، آپ کے قوانین کو بھول گئے۔ اس طرح ان لوگوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کو خرید لیا۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝

25:19 (دیکھو! اس طرح تمہارے بنائے ہوئے معبود) تمہاری ہر بات کو جھٹلا دیں گے۔ اب نتائج کا رخ نہ تم پھیر سکتے ہو نہ کوئی تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جس نے بھی ہمارے احکام سے سرکشی کی تھی اسے بڑے عذاب کا مزا چکھنا ہوگا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ ع 2 11 17

25:20 (اے پیغمبرؐ!) انہیں یہ بھی بتا دیجئے کہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ (رسولوں کا عام انسان ہونا) ہمارا قانون ہے جس سے بعض لوگ اوروں کے لئے آزمائش بن جاتے ہیں۔ (وہ کہتے رہتے ہیں کہ رسول کو فوق البشر ہونا چاہیے۔) تم ثابت قدم رہو۔ تمہارا پروردگار سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ ع 3 12 18

25:21 کچھ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ نازل کئے گئے یا یہ کہ ہم اپنی آنکھوں سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اور اسی لئے خود اپنی عقل کی بڑی توہین کر

رہے ہیں۔[اللہ کو اس کی ذات سے نہیں صفات سے پہچانا جاتا ہے۔]

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾

25:22 جس دن وہ ملائکہ کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کے لئے خوشخبری کا دن نہیں ہوگا۔اس دن یہ چیخ اٹھیں گے۔ کاش! ہم میں اور ان فرشتوں میں ایک بڑی روک پیدا ہو جائے۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾

25:23 ہم ان کے اعمال پر توجہ کریں گے۔ یہ اعمال اتنے بے وزن ہوں گے کہ گرد و غبار کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾

25:24 اس دن اہل جنت کی رہائش گاہیں نفیس اور شاندار ہوں گی اور ان کے لئے آرام و آسائش کا بہترین سامان میسر ہوگا۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾

25:25 اور وہ دن جب ابر آلود آسمان شق کر دیا جائے گا اور فرشتے شان کے ساتھ نازل کئے جائیں گے۔[یہاں کئی آیات دنیا اور آخرت دونوں پر صادق آتی ہیں۔لہٰذا ایک معنی یہ ہیں کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ کائناتی قوانین حیات بخش وسائل کو ساتھ لئے زمین میں پھیل جائیں گے۔]

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

25:26 اس دور میں تمام بادشاہت سارا اقتدار و اختیار اس (اللہ) رحمان کا ہوگا۔(جیسے انسانی زندگی سے ماورا تمام کائنات میں کارفرما ہے۔) وہ دوران لوگوں کے لئے بہت تنگی اور سختی کا ہوگا جو آج اللہ کے قوانین کے منکر ہیں۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

25:27 اس دور میں ہر وہ شخص جس نے بے کسوں پر ظلم کیا ہوگا اور انسانی حقوق کی پاسداری نہ کی ہوگی، حسرت و یاس سے اپنے ہاتھ ملتا کاٹتا ہوگا اور کہے گا 'ہائے افسوس! کاش! میں نے بھی اس راستے کو اختیار کیا ہوتا جو رسول نے سمجھایا تھا۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

25:28 ہائے افسوس! میری خرابی! کاش! میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

25:29 وہی ہے جس نے مجھے سیدھی راہ سے بہکا کر غلط راستے پر ڈال دیا حالانکہ نصیحت مجھ تک پہنچ چکی تھی۔ شیطان اور شیطان فطرت لوگ پہلے تو دوست بن کر ساتھ چلتے ہیں اور پھر اسے مشکل وقت میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

25:30 (کیا عجب ہے کہ) رسول کہیں گے اے میرے پروردگار! یہی ہے میری قوم جس نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ [مہجور = ترک کیا ہوا = چھوڑا ہوا = معذور بنایا ہوا = اپنے مسلک کا تابع بنایا ہوا۔ علامہ اقبال کا ایک شعر یہاں درج کرنے کے لائق ہے۔

؎ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝

25:31 ہمیشہ سے ہمارا یہ قانون رہا ہے کہ جب بھی کسی پیغمبر نے آواز حق بلند کی تو وہ لوگ اس کے دشمن ہو گئے جو دوسروں کی محنت کا پھل کھا جانے کے عادی تھے۔ لیکن (اے پیغمبر!) آپ کا پروردگار آپ کو زندگی کی روشن کی ہوئی راہ دکھانے اور مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝

25:32 منکرین حق یہ بھی کہتے ہیں کہ پورا کا پورا قرآن اس پر ایک ہی دفعہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ کہہ دیجئے کہ اس طرح نازل ہوا ہے جس طرح ہم تم تک ٹھہر ٹھہر کر پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح ہم نے آپ کے دل و دماغ کو ثبات عطا کیا ہے اور ہم نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ آپ اس (قرآن) کو مرحلے وار لوگوں تک پہنچائیں۔ [مزید ملاحظہ فرمائیے آیات 97:1, 44:3, 2:185]

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝

25:33 اور یہ لوگ آپ کے سامنے کوئی سوال اور کوئی اعتراض اٹھاتے ہیں تو ہم پہلے ہی اس کا محکم جواب نازل کر دیتے ہیں اور بہترین تشریح کے ساتھ۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ع 3 14 1

25:34 جو لوگ پھر بھی ہٹ دھرمی کی روش اختیار کرتے ہیں وہ اوندھے منہ پچھتاووں کے جہنم کی طرف پہنچائے

جائیں گے۔ یہ لوگ بے برکت مقام پائیں گے کیونکہ وہ راہ راست سے بہت بہکے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ

25:35 (انبیاء کی مخالفت ہمیشہ ہوتی آئی ہے۔) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو ان کا دست راست بنا کر بھیجا تھا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۚ

25:36 تو ہم نے ان دونوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس قوم کی طرف جائیں جو ہمارے احکام کو جھٹلاتی ہے۔ (وہ قوم اپنی غلط روش پر قائم رہی۔) پھر ہم نے ان سب کو مٹا کر رکھ دیا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ

25:37 نوح کی قوم نے بھی جب رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں انسانوں کے لئے نشان عبرت بنا کر رکھ دیا۔ جو لوگ بے کسوں پر ظلم کرتے ہیں ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۚ

25:38 اور قوم عاد، قوم ثمود اور الرس کے باشندوں کو بھی سخت سزا دی اور ان کے درمیان بہت سی قومیں اور نسلیں گزریں جن کے ساتھ ہم نے یہی معاملہ کیا۔ [اصحاب الرس آج کے جزیرہ نمائے عرب کے وسطی علاقے "القصیم" میں رہتے تھے۔ وہ گہرے کنوئیں کھودتے اور اپنی لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر خوش ہوتے۔ ان کا نظام آبپاشی بہت عمدہ تھا لیکن وہ کسانوں پر ظلم کرتے اور غریبوں کو محروم رکھتے تھے۔ [روایت ہے کہ انہوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور اپنے جاگیرانہ نظام پر تکبر کرتے تھے۔ دیکھئے آیت نمبر 50:12]

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۚ

25:39 ان سب کو سمجھانے کے لئے ہم نے طرح طرح کی مثالیں بیان کی تھیں لیکن ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب ہم نے انہیں اپنے قانون مکافات کے حوالے کر دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۚ

25:40 اور یہ لوگ اس بستی سے تو گزرتے ہی رہتے ہیں جس پر ہم نے نہایت بے برکت مینہ برسایا تھا۔ بلکہ وہ وہاں سے یوں گزر جاتے ہیں جیسے کچھ دیکھتے ہی نہ ہوں۔ بات یہ ہے کہ وہ اللہ کے قانون مکافات اور دوبارہ جی اٹھنے پر اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ [اور سمجھتے ہیں کہ ایسے واقعات اتفاق سے پیش آ جاتے ہیں۔ اس آیت میں قوم لوط کی بستی"

صدوم" Sodom کی طرف اشارہ ہے جن پر پکے ہوئے مٹی کے کنکروں کی بوچھاڑ ہوئی تھی۔]

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝

25:41 اس کے باوجود ان کی حالت یہ ہے کہ (اے رسولؐ!) جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں، کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

25:42 اگر ہم اپنے مسلک پر جمے نہ رہتے تو اس نے ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیا ہوتا۔ جلد ہی وہ جان لیں گے جب عذاب دیکھیں گے کہ کون راہ سے بھٹکا ہوا تھا؟

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝

25:43 کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کے کارساز ہو سکتے ہو؟

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ع 10 2

25:44 کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ بات سنتے، سمجھتے اور اپنی عقل و فکر سے کام لیتے ہیں؟ یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ [جو لوگ اپنی خواہش نفس کے پیچھے چلتے ہیں اور عقل و فکر سے کام نہیں لیتے وہ حیوانی سطح پر جیتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے اس لئے کہ حیوانات کم از کم اپنی فطرت اور جبلت کے مطابق تو زندگی بسر کر لیتے ہیں۔]

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝

25:45 کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ تمہارے پروردگار کے قانون کے مطابق (سورج ڈھلنے کے ساتھ ساتھ) سایہ لمبا ہوتا رہتا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا ہوا بنا دیتا مگر ہم نے سورج کو سائے کا راہنما بنایا ہے۔ [اللہ چاہتا تو زمین گردش نہ کیا کرتی۔]

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

25:46 اور پھر ہم سائے کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ (غروب آفتاب کے ساتھ سائے ختم ہو جاتے ہیں۔)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝

25:47 وہ اللہ ہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس اور نیند کو آرام دہ بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت

ٹھہرایا۔ جب تم اپنے روزمرہ کے کام کاج کے لئے منتشر ہو جاتے ہو۔ [نشور=نشر ہونا = جی اٹھنا اور زمین میں بکھر جانا]

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ

25:48 اور دیکھو وہ اللہ ہی تو ہے جو برسات کی ہواؤں کو اور اپنی رحمتوں کو خوشخبری بنا کر برسات سے پہلے بھیجتا ہے اور پھر ہم بلندی سے صاف ستھرا ہوا پانی نازل کرتے ہیں وہ پانی جو پاکیزگی بخشتا ہے۔

لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۗ

25:49 تا کہ اس سے مردہ زمین کو زندہ کریں اور شہروں میں حیات افروز سامان پیدا کریں پھر ہم اس سے اپنی کثیر مخلوق مویشیوں اور انسانوں کے پینے کا بندوبست کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

25:50 ہم اپنے قوانین کو مختلف زاویوں سے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ لوگ سمجھ سکیں کہ ان آیات میں انسانوں کی سربلندی کا پیغام ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ناشکری سے انکار کی روش اپناتی ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝

25:51 اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں تنبیہ کرنے والے رسول بھیجتے رہتے۔ [لیکن اب یہ قرآن ہمیشہ کے لئے اور سب قوموں کے لئے محفوظ اور لازوال پیغام ہے۔ 25:1, 75:17, 52:2, 32:2, 15:9, 10:37, 4:82, 21:108, 7:158, 6:19]

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝

25:52 لہٰذا (اے رسولؐ!) آپ منکرین حق کی باتوں سے صرف نظر کیجئے اور اس قرآن کی مدد سے سب سے بڑا جہاد کرتے رہیے۔ [جہاد کبیر۔ نوٹ کیجئے کہ سب سے بڑا جہاد وہ ہے جو قرآن کی مدد سے کیا جائے۔]

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝

25:53 (ایک بستی میں رہنے والے سب لوگ ہم خیال نہیں ہوتے۔ فطرت میں اس بات کا ایک مظاہرہ یوں ہے کہ) وہی تو ہے جس نے دو طرح کے دریاؤں کو ملا رکھا ہے۔ ایک کا پانی ذائقہ دار پیاس بجھانے والا ہوتا ہے اور دوسرے کا تلخ اور کھاری اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک مضبوط آڑ پیدا کر رکھی ہے کہ وہ دونوں آپس میں گھل مل نہیں سکتے۔ [35:12 نوٹ کیجئے کہ دریاؤں اور سمندروں میں اس آڑ یا اوٹ کا موجود ہونا سائنس نے 19 ویں صدی میں

دریافت کیا ہے۔ اگر یہ اوٹ نہ ہوتی تو زمین پر شیریں پانی نایاب ہوتا۔]

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝

25:54 اور وہی ہے جس نے پانی ہی سے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر اس کو نسب اور نسل کے رشتے بھی عطا کئے اور نکاح کے ذریعے نسبتی رشتے بھی۔ تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے۔ [3:102, 49:13]

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝

25:55 (ایسی قدرتوں والے اللہ کے ہوتے ہوئے) لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن کے اختیار میں نہ ان کا نفع ہے نہ نقصان اور منکرین حق اپنے پروردگار کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ [86:10, 11:45]

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

25:56 (اے پیغمبرؐ!) بہرکیف ہم نے آپ کو راہ راست پر چلنے کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دینے والا اور غلط روشِ زندگی کے انجام سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

25:57 ان سے کہہ دیجئے کہ میں اپنی خدمات کا کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ تم میں سے جو چاہے اپنی رضامندی سے اپنے رب کی طرف لے جانے والی راہ اختیار کر لے۔ [42:13, 34:47]

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۝ۚ

25:58 اور (اے پیغمبرؐ) آپ ہمیشہ اس ہستی پر بھروسہ رکھیں جو ہمیشہ زندہ ہے۔ کبھی مرنے والا نہیں۔ آپ پوری کوشش کرتے رہیں کہ اس کی حمد وثناء (قرآن کے نظام حیات کی شکل میں) آشکار ہوتی رہے۔ اس کے بندے جو تہمتیں اور الزامات لگاتے ہیں وہ ان سے بخوبی باخبر ہے اور وہ آپ کے لئے کافی ہے۔ [ذنب = عام معنی گناہ = دُم = پیٹھ پیچھے تہمتیں لگانا = زندگی کی راہ میں پیچھے رہ جانا 48:2]

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛؕ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝

25:59 وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے 6 مراحل میں پیدا کیا اور نظام کائنات کا مرکزی کنٹرول اور اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا۔ وہ اللہ رحمان جو ہر شے کی پرورش کرتا ہے۔ ہر چیز سے باخبر ہے اور پوری

طرح ذمہ دار ہے۔[اس آیت کے آخری الفاظ کا ترجمہ یوں بھی کیا جاتا ہے کہ اللہ رحمان کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہو تو کسی ایسے شخص سے پوچھ لو جس نے اسے آیاتِ قرآنی میں اور کائنات کی نشانیوں میں پہچانا ہے۔

[41:10, 57:4, 50:38, 25:59, 11:7, 10:3, 7:54

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ ع 5 16 3 السجدة 7

25:60 جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ رحمان کے آگے سرِ تسلیم خم کرو تو کہتے ہیں رحمان کیا ہے؟ کیا ہم اس کے آگے سرِ تسلیم خم کریں جو تم ہمیں بتاتے ہو۔ (کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی روش پر چلنے کے عادی ہیں۔) تو وہ اور زیادہ اپنا منہ پھیر لیتے ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝

25:61 (وہ نہیں جانتے) کہ نہایت بابرکت ہے کہ اس نے بلندی پر ستارے اور سیارے اس طرح پھیلا دیئے ہیں کہ کہیں روشن قندیلیں بن کر جگمگاتے ہیں کہیں سورج جہاں کو منور کرتا ہے اور کہیں چاند اس کی روشنی کو منعکس کر کے دمکتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝

25:62 اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا تا کہ جو غور و فکر کرے کہ روشن راہ پر چلنا اس کے لئے بہترین نتائج پیدا کرے گا وہ (وحی کی روشنی میں) چلنے کا پکا ارادہ کر لے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

25:63 دیکھو! (اللہ) رحمان کی وہ شان ہے کہ اس کے بندے زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہتے ہیں اور ان کے لئے امن و سلامتی کے آرزو مند ہوتے ہیں۔

[31:17-18, 22:41, 3:138]

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝

25:64 (دن ہو یا) رات یہ لوگ صرف اپنے رب کی خاطر سر جھکاتے ہیں اور اسی کی خاطر استقامت سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

25:65 یہ لوگ دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس غلط روش زندگی سے محفوظ رکھئے جو عذاب جہنم کی

طرف لے جاتی ہے وہ عذاب جو انسان کے غلط اعمال کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

25:66 وہ تو ٹھہرنے کے لئے بھی بری جگہ ہے اور قیام کے لئے بھی۔ (یہ سب دعائیں وہ رات کی تنہائی میں کھڑے بیٹھے رکوع اور سجدہ میں کرتے رہتے ہیں۔)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

25:67 یہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اس میں نہ اسراف کرتے ہیں نہ تنگ دلی سے کام لیتے ہیں۔ وہ ان دونوں صورتوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔ [17:29, 2:219]

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝

25:68 وہ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود سمجھ کر نہیں پکارتے نہ ہی کسی جاندار کو مار ڈالتے ہیں جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے یہ کہ قانون الٰہی کے مطابق (عدالت کا فیصلہ ہو۔) اور یہ لوگ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے اس لئے کہ جو قوم پاکدامنی کی حفاظت نہیں کرتی وہ اقوام عالم میں پیچھے رہ جاتی ہے اور جس شخص نے یہ حرکت کی اس کی انسانیت مجروح ہو جاتی ہے۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝

25:69 قیامت کے دن ایسے شخص کو دگنا عذاب ہوگا اور وہ ہمیشہ ذلت کی حالت میں رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

25:70 البتہ وہ جو تائب ہو جائے اور ایسے کام کرے جس سے اس کی شخصیت باصلاحیت ہو جائے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور، رحیم ہے جو برے اعمال کے برے نتائج سے حفاظت بھی کرتا ہے اور شخصیت کی پرورش کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝

25:71 اس طرح جو شخص بھی اپنی غلط روش سے تائب ہو جاتا ہے اور صلاحیت بخش کام کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

25:72 اور یہ لوگ ایسے ہیں جو کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے نہ ایسے ماحول میں بیٹھتے ہیں جہاں فریب کاری کی باتیں ہوتی ہیں اور اگر انہیں کبھی ایسی جگہ سے گزرنا پڑے جہاں بے کار، لغو باتیں ہو رہی ہیں تو وہاں سے وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝

25:73 یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے سامنے ان کے پروردگار کی آیات واحکام بھی پیش کئے جائیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

25:74 وہ آرزو رکھتے ہیں 'ہمارے پروردگار! ہماری گھریلو زندگی ایسی ہو کہ ہمارے شوہر یا بیوی بچے ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں کردار کی وہ بلندی عطا کیجئے کہ احکام الٰہی پر چلنے والے بھی ہمیں ایک مثال سمجھیں۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝

25:75 یہی لوگ ہیں جنہیں ان کی ثابت قدمی کے بدلے میں خوبصورت محل عطا کئے جائیں گے اور وہ اس معاشرے کے مکین ہوں گے جہاں امن وسلامتی کی صدائیں ہر سمت سے آتی ہوں گی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

25:76 وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی عمدہ جگہ ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ ع 17 4

25:77 (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے' (اگر تم میرا ساتھ نہیں دیتے) اور اللہ کی دعوت پر لبیک نہیں کہتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ تم اس دعوت کو جھٹلاتے ہو تو عنقریب تباہ کن نتائج تمہارے سامنے آ کر رہیں گے۔

سورة الشعراء

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 26 ویں سورۃ ہے اور اس میں 227 آیات ہیں۔ غور فرمایئے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قرآن کریم ایک مربوط اور مسلسل کتاب ہے۔ عام غلط فہمی یہ ہے کہ قرآن کے کچھ حصے یہاں وہاں نازل ہوتے رہے اور پھر نبی کریمؐ نے ان کی ترتیب خود کروائی۔ لہٰذا جو اکثر کہا جاتا ہے کہ فلاں سورۃ مکّی ہے اور فلاں مدنی یہ محض بحث برائے بحث ہوتی ہے جس پر علماء کبھی متفق نہیں ہوتے۔ قرآن راہنمائی کی کتاب ہے لہٰذا امت کو مکّی مدنی کی بحث میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے جبکہ اس بحث سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

کتاب حکیم کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شے اچھی یا بری نہیں ہوتی اس کا طرز استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔ یہی حال شاعری کا بھی ہے۔ شاعری میں اگر مقصدیت اور تعمیری فکر ہو تو اسے اچھا کہا جائے گا۔ اس سورۃ میں ان شاعروں پر تنقید ہے جو وہ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ وہ شعراء اچھے قرار دیئے گئے ہیں جو قرآن میں دی گئی اعلیٰ اخلاقی اقدار کو تھامے رکھتے ہیں اور انسانیت کی بہتری کی کوشش کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

المنزل 5

طٰسٓمٓ ۝

26:1 طاسین میم (طا: طاھر۔ س: سید میم: مرسل ۔محمد)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

26:2 یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو ہر شے کو وضاحت سے بیان کر دیتی ہے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

26:3 (اے پیغمبرؐ!) ممکن ہے کہ آپ اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے اپنی جان گھلا دیں گے؟

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝

26:4 اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی اتار دیتے جس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی رہتیں۔ [لیکن قانون یہ ہے کہ دین میں جبر نہیں اور ایمان سوچ سمجھ کر بصیرت کی رو سے لایا جاتا ہے۔ 12:108, 2:256]

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۝

26:5 ان کے پاس اللہ رحمان کی طرف سے نصیحت کی بات آتی ہے تو یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ [21:2]

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

26:6 اس طرح یہ آپ کے پیغام کی تکذیب کرتے ہیں لیکن جو سچی خبریں انہیں دی جاتی ہیں اور آج وہ جس کی ہنسی اڑاتے ہیں وہ حقائق ان کے سامنے آ کر رہیں گے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝

26:7 کیا انہوں نے زمین پر غور نہیں کیا؟ کہ ہم نے اس میں طرح طرح کی نفیس چیزیں اگائی ہیں۔ (انسان کا ہر عمل بیج کی طرح اپنا پھل لاتا ہے۔)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝

26:8 اس ایک بات میں ہی ان کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اپنے پرانے مسلک کی وجہ سے) کھلی صداقتوں پر ایمان نہیں لاتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ ع 1 9 5

26:9 اور آپ کا رب غالب اور رحمت والا ہے۔ [لوگوں کا انکار اس کی رحمت یعنی سب چیزوں کی پرورش سے روک نہیں سکتا۔ جو روک بنے گا وہ مٹ جائے گا۔]

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

26:10 (بنی اسرائیل کی ایک مثال ہی یہاں کافی ہے۔) جب آپ کے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا اور انہیں کہا کہ تم اس قوم کی طرف جاؤ جس نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ۝

26:11 یعنی قوم فرعون کے پاس تا کہ وہ راہ راست پر چلنا شروع کریں

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ۝

26:12 موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار! مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَأَرْسِلْ إِلٰى هٰرُوْنَ ۝

26:13 کہیں میں گھبرا نہ جاؤں اور ان سے کھل کر بات ہی نہ کر سکوں لہٰذا ہارون کو بلا بھیجئے۔ (کہ وہ بھی میرے ساتھ چلیں۔ یہ درخواست قبول کی گئی۔)

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝

26:14 اور مجھ پر ان کا قانون شکنی کا ایک دعویٰ بھی ہے سو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں۔ دیکھئے 28:15 قبطی کا حادثاتی قتل۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ إِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

26:15 اللہ نے کہا' ہرگز نہیں (وہ تمہارا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے۔) تم دونوں ہمارے پیغامات کو لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہر بات کو سنتے رہیں گے۔ [20:46]

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ إِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:16 اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمہاری طرف رب العالمین کا پیغام لائے ہیں۔

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۝

26:17 وہ یہ کہ تم بنی اسرئیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ [20:47]

قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝

26:18 (جب دونوں بھائی وہاں پہنچے تو فرعون نے کہا اے موسیٰ!) کیا ہم نے بچپن سے اپنے ہاں تمہاری پرورش نہیں کی؟ اور تم نے اپنی عمر کے کئی برس ہمارے ہاں نہیں گزارے؟

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

26:19 اور تم نے وہ کام کیا جو کیا لہٰذا تم ناشکرے رہے۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝

26:20 موسیٰ نے کہا' میری اس حرکت کا سبب میری نادانی تھی۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

26:21 اس کے بعد میں نے تم لوگوں سے فرار حاصل کیا کیونکہ میں اس واقعہ پر تم لوگوں سے خوفزدہ تھا۔ پھر میرے پروردگار نے مجھے حکمت سے نوازا اور مجھے اپنے رسولوں میں شامل کر لیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

26:22 کیا ماضی کی عنایتوں کا یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر جتاتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:23 (فرعون نے بات کا رخ بدل دیا۔) فرعون بولا 'ہاں وہ ربّ العالمین کیا ہے؟ [20:49]

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

26:24 موسیٰ نے کہا 'وہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے اس کی نگہداشت اور پرورش کرتا ہے۔ اگر تمہیں یقین آ جائے (تو سمجھ لو گے کہ سب انسانوں کی پرورش بھی وہی کرتا ہے۔ 43:51 ,79:24 لہٰذا تم اپنی قوم کے رب نہیں ہو جیسا کہ تم دعویٰ کرتے ہو۔)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝

26:25 جو لوگ اردگرد موجود تھے ان سے فرعون نے کہا 'کیا تم سنتے نہیں یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

26:26 (موسیٰؑ نے اپنی بات جاری رکھی اور) کہا 'وہ تمہارا بھی رب ہے اور تم سب کے اولین آباؤ اجداد کا بھی رب ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝

26:27 فرعون بولا 'بلاشبہ یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو دیوانہ ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

26:28 (موسیٰؑ نے اپنی بات جاری رکھی اور) کہا 'وہ مشرق و مغرب اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے ان کی نگہداشت اور پرورش کرنے والا ہے اگر تم عقل سے کام لو (تو یہ بات سمجھنا آسان ہے۔)

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝

26:29 فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود یا صاحب اقتدار تسلیم کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝

26:30 موسیٰ نے کہا 'اگر چہ میں آپ کے پاس روشن دلیل لاؤں؟

قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

26:31 فرعون بولا ہاں! لے آ اگر تم سچے ہو۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝

26:32 اس پر موسیٰ نے اللہ کے اٹل قوانین پیش کئے۔ گویا ایک اژدہا تھا جو باطل عقیدوں کو نگلے جا رہا تھا۔ [7:17-25, 20:17-25, 28:31-32 لفظی ترجمہ: موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا جو اسی وقت اژدہا بن گیا۔ یہاں آیت 3:7 پر غور کیجئے اور یہ بھی سوچئے کہ پیغمبر ساحروں جیسی حرکتیں کبھی نہیں کرتے۔]

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ع 2 24 6

26:33 پھر موسیٰ نے اپنے درخشاں دلائل پیش کئے جو اہل نظر کے دلوں میں اتر گئے۔

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝

26:34 فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا "یہ تو بڑا صاحب علم ساحر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝

26:35 اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنی فریب کاریوں کے ذریعے (بغاوت برپا کر دے۔) اور تمہیں تمہارے ہی ملک سے نکال باہر کرے۔ کہو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ [7:110]

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝

26:36 وہ بولے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے معاملے کو کچھ دیر ملتوی کر دیجئے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝

26:37 کہ وہ آپ کے پاس تمام بڑے بڑے ماہر ساحروں (مذہبی پیشواؤں) کو لے کر آئیں۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

26:38 بالآخر مذہبی بحث کے ماہر ایک دن مقرر وقت پر جمع ہو گئے۔ [ساحر = فریب کار = سحر انگیز گفتگو کرنے والا۔]

وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝

26:39 اور عوام سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم سب کو جمع ہو جانا چاہیے۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

26:40 تا کہ جب یہ ساحر غالب آ جائیں تو ہم ان کا شاندار جلوس نکالیں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

26:41 جب یہ مذہبی باز گر آ گئے تو انہوں نے فرعون سے پوچھا اگر ہم غالب آ گئے تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

26:42 فرعون نے کہا یقیناً، بلکہ تم میرے مصاحب بن جاؤ گے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝

26:43 موسیٰ نے کہا جو پیش کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

26:44 تو انہوں نے اپنے مذہب کی تائید میں دلائل پیش کئے اور کہنے لگے فرعون کے جاہ وجلال کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے۔ [فرعون دعویٰ کیا کرتا تھا کہ وہ اپنی قوم کا رب اعلیٰ ہے۔ لیکن دراصل یہ بت پرستوں کی قوم تھی اور وہ بیل دیوتا Orisis کے مجسموں کی پرستش کرتے تھے۔]

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝

26:45 پھر موسیٰ نے اللہ کی وحدانیت پر محکم دلائل پیش کئے جو ساحرین کی کمزور دلیلوں کو نگل گئے۔

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝

26:46 پھر وہ مذہبی بازی گر سرنگوں ہو گئے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:47 کہنے لگے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

26:48 وہی رب جس کی طرف موسیٰ اور ہارون دعوت دیتے ہیں۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۭ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

26:49 (فرعون غصے میں گرجا۔) کہا "اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا تم نے اس پر یقین کر لیا۔ یقیناً یہ تمہارا

بڑا ہے جس نے یہ سحر بیانی سکھائی ہے سو عنقریب تم اس حرکت کا انجام جان لو گے۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں دائیں بائیں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝

26:50 انہوں نے کہا "ہمیں کسی ضرر کا خوف نہیں۔ ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر چکے ہیں اور بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع 3 18 7

26:51 ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطاؤں کے نتائج سے ہمیں محفوظ رکھے گا کیونکہ ہم اہل ایمان کی صف اوّل میں شامل ہیں۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝

26:52 (پھر کئی واقعات پیش آئے۔ دیکھئے سورۃ "اعراف" اور سورۃ "طٰہٰ") اور ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکلو کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝

26:53 فرعون نے مختلف شہروں میں ہرکارے دوڑائے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝

26:54 (اور لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ) یہاں کچھ حقیر سے لوگ ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝

26:55 جو ہمارے غیض و غضب کو بھڑکا رہے ہیں۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝

26:56 ادھر ہم ایک قوی فوج ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

26:57 (ادھر فرعون ایسے اعلانات کر رہا تھا) ادھر ہم نے (فرعون اور اس کی قوم کو) باغات اور سرچشموں کی سرزمین سے نکال باہر کیا۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝

26:58 اور خزانوں اور بڑے بڑے محلات سے۔

كَذٰلِكَ ۖ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

26:59 اس طرح ہم نے بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝

26:60 فرعون کی فوجوں نے (جو انکا تعاقب کر رہے تھے) طلوع آفتاب کے وقت انہیں پالیا۔

فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝

26:61 اب فریقین آمنے سامنے ہوئے تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پھنس کر رہ گئے۔ [آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون کی فوج]

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝

26:62 موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں! میرا پروردگار میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝

26:63 پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی جماعت لے کر بحر کے اس طرف چلو۔ انہیں اس راستے سے لے جاؤ جو اس وقت خشک ہے۔ [20:77 ,44:24] جب صبح روشن ہوئی تو فریقین تو دوں کی طرح آر پار کھڑے تھے۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝

26:64 اب ہم نے پیچھے آنے والے فریق کو بحر کے قریب کر دیا۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝

26:65 اور موسیٰ اور ان کے تمام ساتھیوں کو بچا لیا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝

26:66 اور پیچھے آنے والوں کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:67 اس واقعہ میں ایک بڑی نشانی ہے۔ پھر بھی ان لوگوں میں اکثر اللہ کے قوانین پر ایمان نہیں لاتے۔

ع 4 17 8 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

26:68 بے شک آپ کا رب ہی ہر شے پر غالب اور رحمت فرمانے والا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۘ

26:69 (اے رسولؐ) آپ انہیں ابراھیم کا حال بھی سنا دو۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۘ

26:70 جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو؟ [نوٹ کر لیجئے کہ عبادت جب غیر اللہ کی یا بتوں وغیرہ کی ہوگی تو پرستش کہلائے گی۔ اس کے برعکس اللہ کی عبادت کے معنی ہوں کے اس کے احکام پر چلنا، اس کی بندگی اختیار کر کے بندوں کے کام آنا۔] قدیم اساتذہ میں ایک صاحب نے بجا کہا

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۘ

26:71 وہ کہنے لگے ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور ان کی پرستش پر یکسو قائم ہیں۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۙ

26:72 ابراھیم نے پوچھا' جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری آواز سنتے ہیں؟

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۘ

26:73 یا تمہیں کچھ نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۘ

26:74 وہ بولے' ہو نہ ہو ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ

26:75 ابراھیم نے کہا' کیا تم نے غور کیا ہے کہ تم کس کی پرستش کرتے رہے ہو؟ (کہ ان کی اصلیت کیا ہے؟)

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۙ

26:76 تم بھی اور تمہارے آباؤ اجداد بھی جو گزر چکے۔

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

26:77 یہ سب میرے دشمن ہیں۔ (کیونکہ ان سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے اور مساوات ختم ہو جاتی ہے اور ان

بتوں کے پیشوالوگوں کا استحصال کرتے ہیں۔) بس ایک اللہ ربّ العالمین ہے سب انسانوں اور کائنات کی پرورش کرنے والا۔

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۙ

26:78 جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جو زندگی کے روشن راستے کی طرف میری راہنمائی کرتا ہے۔

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۙ

26:79 وہی ہے جس کا نظام میرے کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۙ

26:80 اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اسی کے قانون کے تحت مجھے شفا ہوتی ہے۔

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۙ

26:81 وہی جس کے قانون کے مطابق مجھے موت آئے گی اور وہی مجھے مرنے کے بعد پھر زندہ کرے گا۔

وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۙ

26:82 میں اسی سے امید رکھتا ہوں کہ وہ انصاف کے دن میری خطاؤں کو درگزر کرے گا۔

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ

26:83 [آنے والی کئی آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابراھیمؑ اللہ کی بارگاہ میں اس طرح دعا گو ہیں کہ ان کی قوم کے بت پرست افراد بھی سن سکیں۔] اے میرے پروردگار! مجھے لوگوں کے درمیان منصفانہ فیصلے کی توفیق دیجئے اور مجھے ان لوگوں میں شامل کیجئے جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا اور معاشرے کی اصلاح کی۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ

26:84 اور میں ایسے کام کروں کہ آنے والی نسلیں احترام کے ساتھ میرا ذکر کریں۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ

26:85 اور مجھے نعمت کے باغات کی وراثت عطا کیجئے۔

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ

26:86 اور میرے والد کی مغفرت فرما دیجئے جو اس وقت بھٹکے ہوئے ہیں۔ [60:4, 9:114]

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ

26:87 اور اس دن کی رسوائی میرے حصّے میں نہ آئے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ

26:88 وہ دن جب نہ مال کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد۔

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۭ

26:89 (اس دن وہی فلاح یاب ہوگا۔) جو قلب سلیم لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ [37:84]

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ

26:90 اس وقت جنّت کو ان لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا جو امن و سلامتی کی راہ پر چلتے تھے۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ

26:91 اور جہنّم ان لوگوں پر ظاہر کر دی جائے گی جنہوں نے سرکش ہو کر زندگی کی غلط راہیں اختیار کیے رکھیں [82:16, 29:54]

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ

26:92 اور ان سے پوچھا جائے گا' وہ کہاں ہیں جن کی تم پرستش کیا کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۭ

26:93 اللہ کو چھوڑ کر؟ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ

26:94 تو اس دن ان لوگوں کو اور انہیں گمراہ کرنے والے سرکش پیشواؤں کو اوندھے منہ اس (جہنم) میں پھینک دیا جائے گا۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۭ

26:95 یعنی ابلیس کے لشکر سب کے سب

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ

26:96 وہاں وہ عوام اور پیشوا ایک دوسرے سے جھگڑتے ہوئے باتیں کریں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ

26:97 (عوام کہیں گے) اللہ کی قسم ہم (تمہارے پیچھے لگ کر) کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گئے تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:98 جب تمہیں ربّ العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝

26:99 ہمیں ان مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ (جو ہماری محنت کا پھل چھین کر ہمارا استحصال کیا کرتے تھے۔)

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝

26:100 (یہ مجرم تو بڑے بڑے وعدے کیا کرتے تھے۔) لیکن اب کوئی ایسا نہیں جو اس مشکل وقت میں ہمارے ساتھ کھڑا ہو۔

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝

26:101 اور نہ کوئی دلی دوست

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

26:102 آہ! کاش ہمیں دنیا میں پھر ایک بار جانا ہو تو اہل ایمان بن کر دکھائیں۔ [39:58, 23:99]

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:103 (ابراہیمؑ کی اس داستان میں) یقیناً سچائی تک پہنچنے کی نشانی ہے۔ اس کے باوجود ان میں سے اکثر لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے۔ یہی کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اپنے بزرگوں کے مسلک پر چلیں گے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع 5 36

26:104 (لوگ ایمان لائیں یا نہ لائیں) یقیناً آپ کا پروردگار بڑی قوتوں کا مالک ہے اور ایسا رحیم کہ کائنات کی پرورش کیے چلا جاتا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

26:105 نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

26:106 جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا' کیا تم اپنی غلط روش کے ہولناک انجام سے بچنا چاہتے ہو۔

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

26:107 میں تمہاری طرف امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

26:108 لہٰذا اللہ کا ارشاد کردہ امن وسلامتی کی راہ اختیار کرو اور میری بات مانو۔ (کہ میں وہ راہ تمہیں بتاؤں گا)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:109 دیکھو! میں کسی قسم کا صلہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو ربّ العالمین کے ذمّے ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

26:110 لہٰذا اللہ کی ارشاد کردہ امن وسلامتی کی راہ اختیار کرو اور میری بات مانو۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝

26:111 وہ بولے' کیا ہم تم کو مان لیں جبکہ تمہاری پیروی کرنے والے تو معاشرے کے پست اور چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے لوگ ہیں۔

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

26:112 نوح نے کہا' نہ مجھے علم ہے کہ وہ کیا کام کرتے ہیں اور ان کے پیشے کیا ہیں؟

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝

26:113 ان کا حساب کتاب تو میرے پروردگار کے ذمّے ہے۔ (جو لوگوں کے دلوں کو دیکھتا ہے۔) کاش! کہ تم سمجھ سکتے۔ (کہ لوگوں کی برتری کا معیار کردار کے سوا کچھ نہیں۔ 49:13)

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

26:114 (میں ہرگز) تمہاری خاطر ان لوگوں کو دور نہیں کر سکتا جو سچائی پر ایمان رکھتے ہیں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

26:115 میں تو وضاحت سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ (کہ لوگوں کو حقیر سمجھنے کا انجام برا ہوتا ہے۔)

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝

26:116 (وہ لوگ مساوات کے پرچار پر غصّے میں آ گئے۔) کہنے لگے' اے نوح! اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝

26:117 نوح نے فریاد کی اے میرے رب! میری قوم تو مجھ پر جھوٹ بولنے کا الزام لگائے چلی جاتی ہے۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

26:118 تو مجھ میں اور ان میں قطعی فیصلہ فرمادے اور مجھے اور میرے اہل ایمان ساتھیوں کو نجات عطا کر۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝

26:119 بالآخر ہم نے نوح کو اور جو ان کے ساتھ تھے ایک بھرے ہوئے جہاز کے ذریعے بچالیا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝

26:120 اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کو (ان کے تکبر کے باعث غرق کردیا۔)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:121 اس داستان میں بھی صداقتوں کو پہچاننے کی بڑی نشانی ہے پھر بھی اکثر لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے۔

ع 6 18 10 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

26:122 (لوگ مانیں نہ مانیں) یقیناً آپ کا پروردگار اتنی بڑی قوتوں کا مالک ہے کہ وہ تمام کائنات کی پرورش بلا معاوضہ یوں کئے جاتا ہے۔ (جیسے رحم مادر میں بچے کی پرورش کرتا ہے۔)

كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

26:123 قوم عاد نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی تھی۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

26:124 جب ان کے بھائی ھود (آخر میں آئے) تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم امن وسلامتی کی راہ پر چلنا چاہتے ہو؟

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

26:125 میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

26:126 لہٰذا اللہ کے قوانین کو پہچانو اور جو میں تمہیں سمجھاؤں اس پر توجہ کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:127 شروع میں ہی یہ بات سن لو کہ میں تم سے اپنی خدمات کا کچھ اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر رب العالمین کے ذمے

ہے۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ

26:128 تم ہر اونچی جگہ پر، پہاڑیوں پر بڑی بڑی عمارتیں اور یادگاریں تعمیر کرتے ہو جو کسی کے کام نہ آئیں۔

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ

26:129 تم بڑے عظیم الشان محل بناتے ہو گویا ہمیشہ یہاں رہو گے۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ

26:130 اور جب تم کسی کمزور کو پکڑتے ہو تو تمہاری گرفت بہت ہی جابرانہ ہوتی ہے۔ [کمزوروں کو غلام بنا کر ان سے ان کے خون پسینے سے یہ عمارتیں تعمیر کرتے ہو۔]

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ

26:131 احکام الٰہی سے آگاہ رہو جو میں تمہیں پہنچاتا ہوں لہٰذا میری بات مانو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ

26:132 تم اس اللہ کے قانون مکافات کا خیال رکھو جس نے تمہیں عمدہ ساز و سامان سے مدد پہنچائی۔ ان نعمتوں کو تو تم جانتے ہی ہو۔

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ

26:133 اس نے مویشیوں اور (قبیلے) کی کثرت سے تمہاری مدد کی۔

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ

26:134 اور سرسبز باغات اور شفاف پانی کے چشمے عطا کئے۔ [اپنی قوت کو ظلم و جبر کے لئے استعمال نہ کرو۔ 26:130]

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۗ

26:135 مجھے ڈر ہے کہ ایک دن تم پر تباہی نہ آ جائے۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ

26:136 (انہوں نے طنزاً) کہا ہمارے لئے تمہارا نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ

26:137 یہ تو گزرے لوگوں کے افسانے ہیں۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

26:138 ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ع 7 18 11

26:139 اس طرح انہوں نے (ھودؑ کو) مسلسل جھٹلایا۔ لہٰذا ہمارے قانون مکافات نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

26:140 بہرکیف آپ کا پروردگار بڑی قوتوں کا مالک ہے جو ہر لحظہ کائنات کی نشوونما کیے چلا جاتا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

26:141 اسی طرح قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

26:142 جب ان کے بھائی صالح نے کہا' کیا تم امن وسلامتی کی راہ پر چلنا چاہتے ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

26:143 میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

26:144 لہٰذا اللہ کے قوانین سے آگاہ رہو جو میں تمہیں بتاؤں گا اور تم میری بات سننا۔

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:145 شروع میں ہی سن لو کہ میں تم سے اپنی خدمات کا کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمے ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ۝

26:146 (غور کرو۔) کیا تم اپنے (ظالمانہ) نظام کے ساتھ ہمیشہ امن وعافیت کے ساتھ رہ سکو گے؟

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

26:147 ان سرسبز باغات میں جن میں شفاف پانی کے چشمے ابلتے ہیں۔

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝

26:148 ان زرخیز زمینوں میں اور کھجور کے درختوں میں جو پھلوں کے خوشوں سے لدے رہتے ہیں۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۚ

26:149 تم کتنی محنت اور کاریگری کے ساتھ پہاڑوں کو تراش کر ان میں گھر بناتے ہو۔ (اور بے کسوں، کمزوروں اور غریبوں پر ظلم کرتے ہو۔ دیکھئے آگے چند آیات۔)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ

26:150 تم اللہ کے احکام کی پیروی کرو جو میں تمہیں بتاؤں گا۔

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ

26:151 تم لوگ ان لوگوں کا کہنا نہ مانو جو انصاف اور اعتدال کی حدوں سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝

26:152 وہ زمین میں فساد پھیلاتے انسانوں میں عدم مساوات پھیلاتے ہیں اور اصلاح کا خیال تک نہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ

26:153 وہ کہنے لگے کہ تم تو سحر زدہ انسان ہو۔ (یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تم پر وحی نازل کرتا ہے۔)

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

26:154 تم ہماری طرح کے انسان کے سوا اور کیا ہو؟ اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی کوئی معجزہ تو دکھاؤ۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ

26:155 صالح نے کہا ٹھیک ہے، یہ اونٹنی ہے (جو غریبوں کی نمائندگی کرے گی۔) اسے بھی پینے اور چرنے کا حق اسی طرح حاصل ہے جیسا تمہیں اور تمہارے ریوڑوں کو۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

26:156 اسے کوئی تکلیف نہ دینا ورنہ ایک دن تمہیں زبردست عذاب آ پکڑے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۙ

26:157 لیکن انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اور اس طرح اپنی پشیمانی کی راہ ہموار کر لی۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:158 پھر انہیں تباہی نے آ پکڑا۔ اس تاریخ میں بھی بڑی نشانی ہے لیکن اکثر لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے۔

ع 19 12 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

26:159 بہرکیف آپ کا پروردگار بڑی قوتوں کا مالک ہے اور وہ تمام کائنات کی پرورش کئے چلا جاتا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝

26:160 قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

26:161 جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم امن وسلامتی کی روش اختیار کرو گے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

26:162 میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

26:163 سو اللہ کے احکام کا خیال رکھو جو میں تمہیں بتاتا ہوں میری بات سنو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:164 یاد رہے کہ میں تم سے اپنی خدمت کا کوئی صلہ نہیں چاہتا۔ میرا صلہ صرف ربّ العالمین کے ذمّے ہے۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:165 سب قوموں میں تم ہو جو جنسی تسکین کے لئے لڑکوں کی طرف مائل ہوتے ہو۔

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝

26:166 اور تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے تمہاری جو بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم انسانیت کی حدوں سے نکل گئے ہو۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝

26:167 وہ کہنے لگے اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو شہر بدر کر دیئے جاؤ گے۔

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝

26:168 لوط نے کہا میں تم لوگوں کی حرکت سے انتہائی بیزار ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

26:169 اے میرے پروردگار! مجھے اور میری پیروی کرنے والوں کو ان لوگوں کے اعمال کے سبب آنے والی تباہی

سے بچالیجئے۔[پیغمبر کی اہل میں ان کے گھرانے کے علاوہ ان کے ساتھی بھی شامل ہوتے ہیں۔]

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۙ

26:170 لہٰذا ہم نے لوط اور ان کے ساتھیوں، سب کو بچالیا۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۚ

26:171 سوائے لوط کی (بوڑھی) بیوی کے جو پیچھے رہ جانا چاہتی تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۚ

26:172 پھر ہم نے پیچھے رہ جانے والوں کو خاک میں ملا دیا۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

26:173 اور ہم نے ان پر برساتوں کی برسات کر ڈالی۔ کیسی تباہ کن تھی یہ بارش جو ان لوگوں پر ہوئی جنہیں پہلے آگاہ کر دیا تھا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:174 اس واقعہ میں (حق شناسی کی) بڑی نشانی ہے لیکن اکثر لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے۔

ع 9 16 13 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۧ

26:175 بہرصورت آپ کا پروردگار بڑی قوتوں کا مالک ہے جو تمام کائنات کی پرورش کیے چلا جاتا ہے۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ

26:176 اور گھنے درختوں کی سرزمین میں رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔[یہ قبیلہ مدین کا ذکر ہے جو مدینہ اور دمشق کے درمیان 2000 ق۔م سے آباد چلے آتے تھے۔ شعیبؑ ان کی طرف 1300 ق م میں بھیجے گئے 7:85]

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ

26:177 جب شعیب نے ان سے کہا' کیا تم زندگی کی ٹھیک روش اختیار کرنا چاہتے ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ

26:178 میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ

26:179 سو تم اللہ کے احکام کو پیش نظر رکھو جو میں تمہیں بتاتا ہوں اور میری بات توجہ سے سنو۔ [اطاعت صرف اللہ کے احکام کی ہوتی ہے۔ جب رسول سے کہلوایا جاتا ہے کہ میری اطاعت کرو تو اس کے معنی ہوتے ہیں میری بات غور سے سنو تا کہ تم اللہ کی اطاعت کر سکو۔]

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:180 یاد رہے میں تم سے اس کا کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر صرف رب العالمین کے پاس ہے۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝

26:181 ناپ تول کا خیال رکھا کرو اور لوگوں کا نقصان نہ کیا کرو۔ عدل وانصاف کی روش اختیار کرو۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝

26:182 ٹھیک طرح سے تولا کرو۔

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

26:183 اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں نقصان نہ پہنچایا کرو اور معاشرے میں فساد، عدم مساوات اور ناہمواریاں پیدا نہ کیا کرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝

26:184 اور اس اللہ کے احکام کی پاسداری کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلی قوموں کو پیدا کیا۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝

26:185 وہ کہنے لگے تم تو سحر زدہ ہو (یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تم سے کلام کرتا ہے۔)

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

26:186 تم ہماری ہی طرح کے انسان ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

26:187 اور اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا گراؤ۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

26:188 شعیب نے کہا 'میرا پروردگار خوب جانتا ہے جو بھی کام تم کرتے ہو۔ (اور وہی تمہارے انجام سے باخبر ہے۔)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

26:189 وہ مسلسل تکذیب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک چھا جانے والے عذاب نے ان کو آ پکڑا۔ بے شک وہ سخت تباہی کا دن تھا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

26:190 اس واقعے میں بھی بڑی نشانی ہے لیکن اکثر لوگ ایمان سے فیض یاب نہیں ہوتے۔

ع 10 16 14 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

26:191 لیکن آپ کا پروردگار بڑی قوتوں والا ہے جو کائنات کی پرورش کرتا رہتا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

26:192 اور یہ قرآن ربّ العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝

26:193 جسے ایک امانت دار فرشتے کے ذریعے بھیجا گیا ہے۔

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝

26:194 اسی فرشتہ نے اس قرآن کو آپ کے قلب کی گہرائیوں میں اتارا ہے تا کہ آپ لوگوں کو ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کر دیں۔ [2:91 ,16:102 جبرائیل 2:96 ,16:102 ,66:4]

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝

26:195 فصیح زبان عربی میں۔

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝

26:196 اور اس کی خبر پہلے صحیفوں میں دی گئی ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

26:197 کیا یہ ان کے لئے کافی نشانی نہیں کہ بنی اسرائیل کے عالم لوگ اسے خوب جانتے ہیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝

26:198 اگر ہم اس کو کہیں عجمی یعنی غیر اہل زبان پر نازل کرتے۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝

26:199 پھر وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو ان کے پاس نہ ماننے کی وجہ ہوتی۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

26:200 لیکن یہ قرآن مجرموں کے دلوں کے پار گزر جاتا ہے۔ (جیسے یہ زبان غیر ہو)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

26:201 یہ لوگ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہیں لائیں گے۔ (کیونکہ قرآنی مساوات سے ان کے مفادات پر چوٹ لگتی ہے۔)

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

26:202 یہ تباہی ان پر اچانک واقع ہو جائے گی جب ان کے وہم و گمان میں نہ ہوگا کہ یہ کیسے اور کہاں سے آ گئی؟

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝

26:203 اس وقت یہ کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

26:204 اس وقت تو وہ ہمارے عذاب کے لئے بہت جلدی مچا رہے ہیں۔

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝

26:205 ذرا دیکھئے ہم انہیں برسوں سے اپنی نعمتیں، مال و متاع عطا کرتے آئے ہیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

26:206 اب اگر ان پر وہ عذاب آئے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝

26:207 تو جو فائدے وہ اٹھاتے رہے ہیں۔ (جو ساز و سامان انہوں نے جمع کر رکھا ہے۔) ان کے کس کام آئے گا؟)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝

26:208 ہمارے قانون مکافات نے کبھی کسی بستی کو تباہ نہیں کیا جب تک انہیں آگاہ کرنے والوں کے ذریعے تنبیہ نہ کر دی گئی ہو۔

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

26:209 (تنبیہ جسے) وہ یاد رکھیں۔ ہم کبھی ظلم نہیں کیا کرتے۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝

26:210 اس قرآن کے نزول میں شیطان صفت لوگوں کا کچھ حصہ نہیں۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

26:211 نہ تو یہ ان کا مرتبہ ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝

26:212 یہ لوگ وحی کی بھنک تک نہیں پا سکتے۔[67:5, 37:8, 15:7]

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝

26:213 لہٰذا تم اللہ کے ساتھ کسی معبود کو شریک نہ کرنا ورنہ تم تباہی کے سزاوار ہو جاؤ گے۔[وحی اللہ کی جانب سے خارجی علم ہے اسے کشف الہام سمجھنا شرک ہے۔]

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝

26:214 (اے پیغمبرؐ!) پہلے اپنے رشتے داروں اور قریبی لوگوں کو آگاہ کر دیجئے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

26:215 اور جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہو کر آپ کی پیروی کر رہے ہیں ان کے لئے اپنا دامن شفقت وسیع کر لیجئے۔ [15:88]

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

26:216 اس کے برعکس جو آپ کی نافرمانی کریں ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝

26:217 پھر اس ہستی پر بھروسہ رکھئے جو عزیز اور رحیم ہے۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝

26:218 وہ جو آپ کے عزم سے کھڑے ہو جانے کو دیکھتا ہے۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝

26:219 اور جب آپ ان لوگوں کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں جنہوں نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

26:220 وہ ہر بات کو سنتا اور سب کاموں کو جانتا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝

26:221 کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان فطرت لوگ کن لوگوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ [لفظی معنی: شیطان کس پر اترتے ہیں؟]

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

26:222 (وہ ان پر اترتے ہیں) جو فریب کار جھوٹے ہوتے ہیں اور جن کی انسانی صلاحیتیں کمزور ہو چکی ہوتی ہیں۔ [45:7]

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝

26:223 وہ یہاں وہاں کان لگائے رہتے ہیں کچھ اندازے لگاتے ہیں اور کچھ جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝

26:224 (بعض شاعر بھی اپنے کلام کو الہامی کہتے ہیں) لیکن شاعروں کی پیروی کرنے والے جذباتی فریب خوردہ لوگ ہوتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝

26:225 کیا تم نے دیکھا نہیں کہ شاعر خیالات کی وادیوں میں ادھر اُدھر سر مارتے پھرتے ہیں۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝

26:226 اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں۔ [36:69]

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ ع 11 36 15

26:227 لیکن ان میں ایسے بھی ہیں جو ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ معاشرے کے بگڑے کام سنوارتے ہیں۔ اللہ کے احکام کو ہمہ وقت یاد رکھتے ہیں اور اگر ان پر ظلم کیا جائے (تو صرف ہجو لکھ کر نہیں بیٹھ جاتے) تو اپنے حقوق کی خاطر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انسانی حقوق کو پامال کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کے معاملات کس طرح الٹ دیئے جاتے ہیں۔

27:9 اے موسیٰ ! یہ آواز اللہ کی جانب سے آئی ہے جو بڑی قوتوں والا نہایت حکمت والا ہے۔ میں ہی اللہ ہوں۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

27:10 اب حق کو مضبوطی سے تھام لو جس طرح تم عصا کو تھامتے ہو۔ جب موسیٰ نے حق کے ارشاد کو مضبوطی سے تھاما تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ایک زندہ، جاوید قوت ان کے جسم و جان میں سما گئی ہے۔ [وہ انہیں ایک جاندار اژدہے کی طرح محسوس ہوا (لفظی معنی)] وہ گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگے۔ ندا آئی اے موسیٰ ! خوف نہ کرو جب ہم اپنے رسولوں کے ساتھ ہیں تو خوف کیسا؟ [26:32 , 26:15, ,20:17-22, 7:108]

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

27:11 (ہمارا قانون یہ ہے۔) کہ جس نے زیادتی کی ہو لیکن پھر اپنے عمل کو انسانوں کے ساتھ اچھے سلوک سے بدل دیا ہو تو میں تو اس کے لئے بھی غفور رحیم ہوں۔ یعنی اس کی غلطی کے مضر اثرات سے اسے محفوظ رکھتا ہوں۔ اور اس کی مزید نشوونما کے لئے میری رحمت اس کے شامل حال رہتی ہے۔ [17-28:15 اس آیت سے موسیٰؑ کا یہ خیال زائل کیا جا رہا ہے کہ ان سے ماضی میں ایک حادثاتی قتل ہو چکا تھا۔ 28:15, 26:20]

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ؕ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

27:12 جب تم ہمارے عطا کردہ علم کی روشنی اپنے دل سے پیش کرو گے تو وہ بے داغ سچائی نور بن کر چمکے گی۔ سو اب میرے 9 احکام لے کر فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ وہ سیدھی راہ سے ہٹ رہے ہیں۔ [بہت غور سے نوٹ فرما لیجئے کہ یہاں بائبل کے دس احکام کے بجائے 9 احکام ارشاد فرمایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ جو حکم حذف کیا گیا وہ بائبل میں نمبر 2 تھا یعنی سجاوٹ کے لئے تصویریں یا تمثیلیں بنانا۔ قرآن کریم نے اس سے کہیں منع نہیں فرمایا ہے 28:32, 17:101, 2:83 - 9 احکام کے لئے دیکھئے آیات 6:150 سے آگے۔]

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

27:13 لیکن جب ان تک ہمارے روشن احکام پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صاف سحر ہے۔

ع 1 14 16 وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

27:14 انہوں نے سرکشی اور بے جا تکبر کے بنا پر انکار کیا اگرچہ دلی طور سے وہ قائل ہو چکے تھے۔ پھر دیکھئے کہ ان

لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو انسانوں میں عدم مساوات اور اونچ نیچ پیدا کرتے جاتے تھے۔ [فساد کے ایک معنی سماجی اونچ نیچ بھی ہے۔]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

27:15 (موسیٰؑ کے بعد ہم نے بنی اسرائیل میں کئی پیغمبر بھیجے) دیکھو! ہم نے داؤد اور سلیمان کو وحی کا علم عطا کیا۔ وہ دونوں کہا کرتے تھے کہ تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں اپنے کثیر مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝

27:16 اور سلیمان داؤد کی سلطنت کے وارث ہوئے۔ سلیمان نے کہا لوگو ہمیں سرحدی آزاد قبائل کی بولی سکھائی گئی ہے اور ضروریات سلطنت کی ہر چیز دی گئی ہے۔ یہی تو ظاہر اللہ کا فضل ہے۔ (طیر = سرحدی قبائل۔ منطق الطیر = سرحدی آزاد قبائل کی زبان یعنی گفتگو پر عبور۔) [6:38, 2:260, 27:13, 27:44, 7:31, 5:110]

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

27:17 سلیمان کی فوجوں میں صحراؤں اور کوہستانوں کے قوی ہیکل قبیلے اور شہری آبادی کے منظم دستے اور قبیلہء طیر کے گھوڑ سوار شامل تھے اور انہیں بہترین جنگی تربیت کے لئے چھاؤنیوں میں رکھا جاتا تھا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

27:18 [یمن میں ملکہ سبا کی سلطنت سلیمانؑ کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتی تھی لہٰذا سلیمانؑ لشکر لے کر کنعان (فلسطین) سے جنوب کی طرف روانہ ہوئے۔] یہاں تک کہ وادی "النمل" تک پہنچ گئے۔ ملکہ نملت نے اپنی رعایا کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں پناہ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں ملیا میٹ کر دیں اور انہیں خبر تک نہ ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

27:19 سلیمان ملکہ کی بات سے محظوظ ہوئے اور ہنس پڑے۔ کہنے لگے، میرے پروردگار! مجھے ان تمام نعمتوں پر جو آپ نے مجھے عطا فرمائی ہیں اور میرے والدین پر کی ہیں اپنے اعمال کے ذریعے شکر گزار ہونے کی توفیق عطا کیجئے۔

میں ایسے کام کروں کہ معاشرے سنور جائیں اور میرا ہر قدم آپ کی رضامندی کے لئے اٹھے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر لیجئے جو سماجی بہبود کے کاموں میں آگے آگے رہتے ہیں۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ ۖ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝

27:20 (ذرا آگے چلے تو) سلیمان نے اپنے گھوڑ سوار دستوں کا معائنہ کیا اور کہنے لگے کیا سبب ہے کہ اس دستے کا سردار "ھدھد" نہیں نظر آتا۔ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟

لَأُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهٗٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

27:21 اگر اس نے کوئی معقول وجہ پیش نہ کی تو میں اسے سخت سزا دوں گا یا اس کا درجہ گھٹا دوں گا۔ [ھدھد گھوڑ سوار دستہ وغیرہ کی تفصیل سورۃ سبا میں آپ ملاحظہ کریں گے۔ ذبح کے معنی درجہ گھٹانے کے بھی ہوتے ہیں]۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ أَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ ۝

27:22 جلد ہی ھدھد پہنچ گیا۔ اس نے کہا کہ میں حالات کا جائزہ لینے ملک سبا میں خاموشی سے داخل ہو گیا تھا اور وہاں سے خاموشی سے آپ کے لئے ایک یقینی خبر لے آیا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں تھی۔

إِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝

27:23 میں نے وہاں ایک ملکہ کو اپنی رعایا پر حکمراں دیکھا۔ وہ ایک ایسی قوم ہے جسے ہر دنیاوی نعمت عطا کی گئی ہے اور اس ملکہ کی مرکزی حکومت بہت مضبوط ہے۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝

27:24 البتہ میں نے یہ دیکھا کہ وہ ملکہ اور اس کی قوم اللہ کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ شیطان نے یعنی ان کی خودغرضانہ خواہشات نے ان کے اعمال کو خود اپنی نگاہوں میں خوشنما بنا رکھا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو انہیں توحید کے راہ راست پر نہیں آنے دیتی اور وہ مستقل کامیابیوں کی راہ روشن پر نہیں آتے۔

أَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝

27:25 لہٰذا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ صرف اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہیے جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں پوشیدہ ذخائر کو ظاہر کرتا رہتا ہے اور وہ ہر چیز سے واقف ہے جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ (وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہری تمام صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہے۔)

السجدة

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

27:26 وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ کائنات کے مرکزی (کنٹرول) کا بھی رب ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

27:27 سلیمان نے کہا' ہم تحقیق کریں گے اور دیکھیں گے کہ تو نے کس حد تک سچ کہا ہے اور کیا جھوٹ بولا ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝

27:28 میرا یہ خط لے جاؤ۔ ان تک احتیاط سے پہنچاؤ اور کچھ دیر ان کے جواب کا انتظار کرو۔ پھر دیکھو کیا جواب دیتے ہیں۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝

27:29 ملکہ (کو جب یہ خط ملا تو) اس نے اپنے درباریوں سے کہا' مجھے ایک نہایت باوقار خط پہنچایا گیا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

27:30 یہ خط سلیمان کی جانب سے ہے اور یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔

ع 2/17/17 اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝

27:31 (آگے لکھا ہے) میرے ہوتے ہوئے زمین میں بڑائی اور تکبر اختیار نہ کرو اور اس طرح میرے سامنے حاضر ہو جاؤ کہ تم نے اللہ رب العالمین کے سامنے سر جھکا لیا ہو۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝

27:32 پھر ملکہ نے اپنے اہل دربار سے کہا' اے درباریو! تم ہمارے اس معاملے میں مجھے رائے دو۔ میں تمہارے مشورے کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝

27:33 انہوں نے کہا' ہم بڑی قوت رکھتے ہیں اور اوّل درجے کے جنگجو ہیں جو حکم ہے وہ آپ کا ہے آپ معاملات کے سب پہلوؤں پر غور کریں پھر جو حکم کریں وہ سر آنکھوں پر۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝

27:34 (دانش مند ملکہ نے) کہا بات یہ ہے جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور اس کے عزت دار لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ بادشاہوں کا یہی دستور رہا ہے۔

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

27:35 (میں نے یہ فیصلہ کیا ہے) کہ میں ان لوگوں کو ایک قیمتی تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ہمارے سفیر کیا جواب لاتے ہیں۔ [ملکہ سبا غالباً پہچان گئی تھی کہ یہ پیغام کسی عام بادشاہ کا نہیں اللہ کے رسول کا ہے لہٰذا وہ اپنے درباریوں کے مشورے کو خاطر میں نہ لائیں]

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝

27:36 جب قاصد سلیمان کے پاس پہنچے تو سلیمان نے کہا' کیا تم مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ یاد رکھو کہ اللہ نے مجھے تم سے کہیں زیادہ اپنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ اس طرح کے مادی تحائف صرف تمہارے لئے باعث فخر ہو سکتے ہیں۔ [سلیمانؑ چاہتے تھے کہ ملکہ سبا اپنے جارحانہ عزائم ترک کر دے اور توحید کے پیغام پر غور کرے۔]

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

27:37 اب تم اپنی قوم کی طرف واپس جاؤ۔ ہم ان پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے جن کے مقابلے کی ان میں سکت نہ ہوگی۔ ہم تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں گے اور تم ذلت اور رسوائی کی زندگی بسر کرو گے۔ [تاریخی اعتبار سے مملکت سبا Kingdom of Sheba, 115ق۔م سے 100 ق۔م تک قائم رہی۔ سلیمانؑ کی ہم عصر ملکہ سبا کا نام بلقیس تھا۔ یہ اپنے دور کی امیر ترین سلطنت تھی ان کی معیشت عمدہ زراعت اور بین الاقوامی تجارت کی بنا پر بہت عمدہ تھی۔ ان کے یہاں آب رسانی کا بہترین نظام قائم تھا اور مناسب مقامات پر پانی کے بڑے بڑے بند بنائے گئے تھے۔ آج کا یمن صومالیہ اور ایتھوپیا، سلطنت سبا میں شامل تھے۔ سورج ان کے یہاں بڑا دیوتا مانا جاتا تھا اور پھر بہت سے چھوٹے دیوتاؤں کے مندر بھی موجود تھے۔ اس طرح معاشرے میں انسانی مساوات ناپید تھی۔ ملکہ بلقیس اور اس کی قوم نے بالآخر توحید کا پیغام قبول کر لیا تھا۔]

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝

27:38 سلیمان نے اپنے درباریوں سے کہا' تم میں سے کون ہے جو ان کے پائے تخت (مرکزی حکومت و اقتدار) پر شدت کا حملہ کر کے اُسے اپنے قبضہ میں لے آئے۔ اس سے پہلے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آئیں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝

27:39 پہاڑی لشکر کے ایک مضبوط کمانڈر نے کہا' میں (اپنے جوانوں کے ساتھ) یہ کام تیزی کے ساتھ کر سکتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور کسی اور کے بارے میں سوچیں میں اس مشن کے لئے قوت بھی رکھتا ہوں اور

لائق اعتماد بھی ہوں۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝

27:40 ایک اور اہم طاقتور کمانڈر نے سنا جسے اُس خط و کتابت کا پورا علم تھا کہا کہ میں اس مہم کو اور بھی زیادہ جلدی سر کر سکتا ہوں کہ یوں سمجھئے جیسے پلک جھپکتے ہی ملکہ سبا کا تخت حکومت آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اور پھر جب وہ مہم مکمل ہوگئی اور حکومت سبا کا تخت اُلٹ گیا اور سلیمان نے اس کے تخت حکومت اور اقتدار کو اپنے سامنے فرمانبردار پایا تو کہنے لگے یہ کامیابی میرے پروردگار کا فضل ہے اور میرے لئے خود کو آزمانے کا موقع ہے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکرا ہوتا ہوں۔ (میں جانتا ہوں کہ) جو بھی دلی اور عملی طور سے شکر گزار ہوتا ہے اور قدرت کی نعمتوں کو صحیح مصرف میں لاتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے اور جو لوگ اللہ کی نعمتوں کا غلط استعمال کرتے ہیں اس کا نقصان انہی کو ہوتا ہے۔ اور میرا رب تو ان چیزوں سے بے نیاز بہت اکرام والا ہے۔

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝

27:41 پھر سلیمان نے کہا کہ اس کے ایوان حکومت پر اس شدت کا حملہ کرو کہ اس کا حلیہ بگڑ جائے۔ ہوسکتا ہے کہ ارباب حکومت اس طرح راہ راست پر آجائیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝

27:42 (چنانچہ جب ملکہ سبا نے شکست مان لی) اور سلیمان کے سامنے حاضر ہوئی تو سلیمان نے کہا کہ کیا یہی تھی قوت و ثروت جس کے بل بوتے پر اس قدر سرکش ہو رہی تھی۔ ملکہ سبا نے کہا ہاں وہ قوت و ثروت کچھ ایسی ہی تھی۔ ہمیں اس کا پہلے ہی سے احساس ہو گیا تھا۔ اب ہم آپ کے فرمانبردار ہیں۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝

27:43 سلیمان نے ملکہ سبا کو سمجھایا اور اسے غیر اللہ کی عبادت سے روکا۔ پہلے تو وہ منکرین میں سے تھیں۔

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع 13 16

27:44 ملکہ سبا کو کہا گیا کہ محل میں چلئے۔ جب اس نے محل کا شفاف فرش دیکھا تو وہ سمجھی کہ یہ تو پانی کا تالاب ہے۔

سلیمان نے کہا یہ شیش محل ہے اور جس کے فرش میں اسے عکس دکھائی دے رہے ہیں۔ ملکہ شیش محل کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ [کشف ساق کا ترجمہ اکثر یوں کیا جاتا ہے کہ ملکہ نے فرش کو پانی سمجھ کر اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ دراصل یہ محاورہ ہے جس کے معنی ہیں حیرت زدہ رہ جانا۔] سلیمان نے کہا' اس شیش محل کو ہر طرح صاف اور ہموار کیا گیا ہے۔ ملکہ نے کہا' اے میرے پروردگار میں زندگی بھر اندھیروں میں رہی اور اب سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہوں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ [ملکہ کو احساس ہوا کہ جہانوں کی پرورش کرنے والا رب العالمین ہے۔ اور اس کے قوانین کے مطابق انسانوں کو دونوں جہانوں کی عظیم ترین نعمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

27:45 [قوم سبا نے راہ راست اختیار کر لی لیکن دیگر بہت سی قوموں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا۔] جب ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ صالح نے ان سے کہا کہ تم اللہ کے احکام کی پیروی کرو۔ اس پر وہ قوم دو فریق ہو گئے اور ایک دوسرے کی مخالفت کرنے لگے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

27:46 [منکرین تباہی کے لئے للکارتے اور اُکساتے رہے۔] صالح نے کہا' اے میرے لوگو! تم زندگی کی خوشگواریوں سے پہلے تباہیوں کے لئے جلدی مچاتے ہو۔ تم اللہ کی مغفرت (یعنی اس کی طرف سے حفظ و امان) طلب کیوں نہیں کرتے تا کہ تم رحمت کے حقدار ہو جاؤ اور تمہیں مزید ترقی عطا ہو۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝

27:47 وہ لوگ کہنے لگے' ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے لئے برا شگون سمجھتے ہیں۔ صالح نے کہا یہ تمہارے شگون وغیرہ کوئی شے نہیں۔ دراصل ہر چیز ہر واقعہ اللہ کے قانون کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ تم ایسی قوم ہو جسے عنقریب اللہ آزمائشوں میں ڈالے گا۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝

27:48 ان کے شہر میں 9 بڑے لیڈر تھے جو معاشرے میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ [قوموں کی اصلاح اور بگاڑ کے ذمہ دار ان کے سرکردہ لیڈر ہوتے ہیں۔]

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

27:49 وہ آپس میں کہنے لگے' اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم سب مل کر رات کو صالح اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں گے اور

پھر ان کے ورثاء کے سامنے بیان دے دیں گے کہ ہم نے انہیں ہلاک ہوتے نہیں دیکھا اور ہم اپنے قول میں سچے ہیں۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

27:50 یوں انہوں نے ایک بری سازش بنائی لیکن ہمارا قانون مکافات سب سے بہتر تدبیر کے مطابق کام کرتا ہے لیکن انہیں اس بات کی کچھ سمجھ نہ تھی۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

27:51 سو دیکھو کہ ان کی تدبیر کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے ان لیڈروں اور ان کی قوم کو خاک میں ملا ڈالا۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

27:52 یہ ان کی بستیاں دیکھو آج ویران پڑی ہیں۔ اس لئے کہ وہ انسانی حقوق کو پامال کرتے تھے۔ اس داستان میں ان لوگوں کے لئے عبرت کی نشانی ہے جو اپنے علم کو کام میں لاتے ہیں۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

27:53 ہم نے انہیں بچالیا جو ایمان سے فیض یاب ہوئے تھے اور راہ راست پر چلتے تھے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

27:54 ایسی ہی لوط کی داستان ہے جنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیسا بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم بصیرت رکھتے ہو۔

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

27:55 تم جنسی تسکین کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کی طرف راغب ہوتے ہو۔ تم کتنی جہالت کی حرکت کرتے ہو۔ [27:54]

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝

27:56 ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

27:57 اس پر ہم نے لوط، ان کے گھرانے اور ان کی جماعت کو بچالیا۔ البتہ لوط کی بیوی جو ہمارے قانون کے مطابق پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ع 14 19

27:58 پھر ہم نے ان پر بارشوں کی بارش برسائی۔ کیسی تباہ کن تھی وہ بارش! ان لوگوں پر جنہیں پہلے سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

27:59 کہیے کہ سب حمد وستائش اللہ کے لئے ہے اور سلامتی ہے اس کے ان بندوں کے لئے جنہیں وہ ان کے اچھے اعمال کے سبب منتخب فرمالیتا ہے۔ (بیان کئے گئے تاریخی حقائق پر غور کرو کہ) اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَاۗىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝

27:60 (غور کرو۔) کہ وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جو تمہارے لئے بلندی سے پانی برساتا ہے پھر اس پانی سے تمہارے لئے طرح طرح کے خوشنما پودے، درخت اور باغات اُگاتا ہے تو کیا اب بھی تم اللہ کے ساتھ کسی کو معبود قرار دو گے جس کا قانون کائنات میں کارفرما ہو؟ نہیں بات یہ ہے کہ وہ لوگ ہیں جو علم کی بارگاہ کو چھوڑ کر اپنے موروثی عقیدوں کی طرف جھکے رہتے ہیں۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

27:61 کون ہے جس نے زمین کو قرار بخش ٹھکانہ بنایا اور اس میں دریا اور نہریں بہا دیں اور اس میں بلند پہاڑ بنا دیئے جو اپنی جڑوں کے ذریعے میخوں کی طرح زمین میں گڑھے رہتے ہیں اور جس نے دو دریاؤں کے درمیان روک بنا دی تو کیا کوئی اور معبود بھی ہے اللہ کے ساتھ لیکن اکثر لوگ علم وبصیرت سے کام نہیں لیتے۔ [25:53]

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

27:62 وہ کون ہے جب کوئی مضطرب قوم اسے پکارتی ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔ (اس قرآن میں ان کی سب مشکلات کا حل موجود ہے۔) جب وہ قوم قرآن پر عمل کرتی ہے تو اللہ ان کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ وہی ہے جو تمہیں زمین میں اقتدار بخشتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ کم ہیں وہ لوگ جو ان اصولوں کو یاد رکھتے ہیں جو انہیں بلند نامی عطا کر سکتے ہیں۔ [24:54-44]

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

27:63 کون ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت کی نوید بنا کر بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ اللہ کی ہستی ان سے کہیں زیادہ عالی مرتبت ہے جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

27:64 وہ کون ہے جو ہر شے کی تخلیق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اسے مختلف مراحل سے گزار کر منزل مقصود تک پہنچاتا ہے اور وہ کون ہے جو تمہیں فضا کی بلندیوں اور زمین کی پستیوں سے تمہیں سامان حیات عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ کہہ دیجئے کہ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو اپنے دعوے کی تائید میں اپنی روشن دلیل پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ [23:117]

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

27:65 فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا غیب کے امور کوئی نہیں جانتا۔ (جن مردہ پیروں، فقیروں کو تم پکارتے ہو۔) وہ تو خود بھی نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے؟ (انہیں علم غیب سے کچھ واسطہ نہیں۔ 16:22)

ع 8 1 بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝

27:66 کیا انہوں نے عالم آخرت کا علم حاصل کر لیا ہے؟ نہیں وہ تو اس بارے میں شک و شبہ میں الجھے ہوئے ہیں۔ وہ تو اسے دل کی نگاہوں سے بھی دیکھ نہیں سکتے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝

27:67 منکرین حق اسی پرانی روش کے مطابق کہتے رہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کھڑے کئے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

27:68 ہم سے یہی وعدہ کیا جاتا ہے جو ہمارے باپ دادا سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ تو سب گزرے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

27:69 ان سے کہئے کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھو کہ انسانیت کے مجرموں کا انجام کیا ہوا؟

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝

27:70 آپ ان کی حالت پر غم نہ کریں اور نہ ان کی سازشوں سے دل گرفتہ ہوں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

27:71 یہ لوگ کہتے رہتے ہیں کہ (تباہی کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔ بتاؤ اگر تم لوگ سچے ہو۔

قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

27:72 ان سے کہیے کہ جس تباہی کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو اس میں سے کچھ تمہارے پیچھے چلی آ رہی ہوگی۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

27:73 آپ کا پروردگار انسانوں پر فضل کرتا ہے۔ (کہ انہیں مہلت کا وقفہ دیتا ہے۔) لیکن اکثر لوگ اس فضل پر شکر گزار ہو کر اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ [پھر نوٹ کر لیجئے کہ شکر صرف زبانی نہیں عملی طور سے ادا ہوتا ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

27:74 آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ اپنے دلوں میں کیا چھپاتے ہیں اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

27:75 لیکن کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کوئی راز ایسا نہیں جو اللہ کے ریکارڈ میں روشن طور پر موجود نہ ہو۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

27:76 (اللہ کے اس ریکارڈ کا ایک حصہ قرآن میں موجود ہے۔) لہٰذا یہ قرآن ان امور کو بھی بیان کر دیتا ہے جن میں بنی اسرائیل کے اکثر لوگ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

27:77 یہی سبب ہے کہ یہ قرآن ان سب لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے جو اس کی صداقت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

27:78 آپ کا پروردگار ان کے درمیان اپنی حکمت سے فیصلہ کر دے گا۔ وہ بڑی عظیم الشان قوتوں والا ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۖ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝

27:79 لہٰذا آپ اللہ کے غیر متبدل قوانین کی وجہ سے اس پر پورا پورا بھروسہ رکھئے۔ آپ اس راہ پر گامزن ہیں جو حق وصداقت سے روشن ہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

27:80 یاد رکھئے کہ آپ مُردوں کو اور چلتی پھرتی لاشوں کو کچھ نہیں سنا سکتے۔ نہ انہیں جو علم وبصیرت کو ترک کر کے بہرے بن بیٹھتے ہیں اور الٹے پاؤں واپس پھر جاتے ہیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

27:81 اسی طرح آپ بصیرت کے اندھوں کو راہ نہیں دکھا سکتے جنہوں نے اپنے لئے گمراہی کو اختیار کر لیا ہے۔ آپ صرف انہیں اپنی بات سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیاں دیکھ کر ان پر ایمان لاتے ہیں اور اس طرح سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَاۗبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع 6 15 2

27:82 جب لوگوں کے بارے میں (اللہ کا) قول اور وعدہ اس طرح پورا ہوگا کہ ہم ان کے لئے دنیا میں بے کسوں اور خاکساروں کو حق بات کہنے کی توفیق عطا کر دیں گے۔ (اور پہاڑوں جیسے لیڈران کے آگے گم ہو کر رہ جائیں گے۔) یہ اس لئے ہوگا کہ لوگ ہماری آیات اور احکام پر یقین نہیں کرتے تھے۔ [جس طرح قرآن کریم نے سرکش لیڈروں اور اُمراء کو پہاڑوں سے تشبیہ دی ہے اسی طرح معاشرے کے بے کس اور کمزور انسانوں کو "دابہ" فرمایا ہے۔ وہ دور اب آ چکا ہے جب ظلم کی چکی میں پسے ہوئے مظلوم اپنے حقوق کی خاطر بڑے بڑے بادشاہوں کے آگے سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔]

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

27:83 اور وہ دور بھی آئے گا جب ہم ہر قوم میں سے فوج در فوج ایسے لوگوں کو جمع کریں گے جو ہمارے احکام سے انکار کرتے تھے اور ان کو صف در صف کھڑا کیا جائے گا۔

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

27:84 یہاں تک جب وہ سب آ جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تم وہی تو ہو جو میرے احکام وقوانین کو جھٹلایا کرتے تھے۔ تم نے کبھی علم وبصیرت کی رُو سے انہیں سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کا نتیجہ دیکھو کہ تم کیسے برے کام کیا کرتے تھے۔ [10:30]

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝

27:85 جب ان کے خلاف قول فیصل صادر ہو جائے گا کہ وہ کس طرح کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے تو ان کے پاس بولنے کی سکت نہ رہے گی۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

27:86 انہوں نے اتنا غور تک نہ کیا تھا کہ ہم نے ان کے لئے رات بنائی جس میں وہ آرام کر سکیں اور دن بنایا تا کہ وہ روشنی سے فیض یاب ہو سکیں۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانی تھی جو ایمان سے فیض یاب ہوئے۔ [دن اور رات نے کبھی بڑے اور چھوٹے انسانوں کی تفریق نہیں کی۔]

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝

27:87 پھر وہ وقت بھی آئے گا جب دنیا میں جنگ کے بگل بجیں گے اور جو بھی بلندیوں میں ہے اور جو بھی پستیوں میں ہے سب خوف زدہ ہو جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جن کی زندگی اللہ کے قوانین کے مطابق ہوگی۔ پھر سب کے سب خالق کائنات کے آگے سر جھکا دیں گے۔ [39:68, 37:89, 20:102, 18:88, 6:74]

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝

27:88 وہ اہل قوت جنہیں تم پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے دیکھتے ہو۔ بے وزن بادلوں کی طرح اڑتے پھریں۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جو سب چیزوں کو ایک مربوط نظام کا پابند بنا کر رکھتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ [اگر لوگ انسانی حقوق کو پامال نہ کرتے تو ان کا انجام بہتر ہوتا۔]

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ۝

27:89 جو شخص بھی ایسے کام لے کر آئے گا جن سے انسانیت کو فائدہ پہنچا ہو تو اسے اس کے بہترین اعمال سے بھی بہتر خیر دیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ اس دن ہر خوف و غم سے محفوظ ہوں گے۔ [27:87, 21:103]

وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

27:90 لیکن جو لوگ ایسے اعمال لے کر آئیں گے جنہوں نے اوروں کی زندگی میں مشکلیں پیدا کی ہوں گی وہ منہ کے بل پچھتاووں کی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا' کیا تمہیں تمہارے اعمال کے سوا کسی اور چیز کا بدلہ دیا جا رہا ہے؟

اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ﴿۹۱﴾

27:91 (اے پیغمبرؐ!) فرما دیجئے' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس اللہ کے احکام کی اطاعت کروں جس نے اس شہر مکہ کو سب کے لئے واجب الاحترام بنایا ہے۔ وہ پروردگار جو ہر شے کا مالک ہے اور مجھے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اللہ کے فرمانبردار رہتے ہیں۔ [5:97 شہر مکہ بالآخر بنی نوع انسان کے اتحاد کا مرکز بن کر رہے گا۔]

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾

27:92 (اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ) میں قرآن کی پیروی کروں اور اسے لوگوں تک پہنچاؤں۔ (انہیں کہہ دیجئے' جو شخص راہ روشن پر چلتا ہے اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا اور جو گمراہی اختیار کرے گا اسے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے اعمال کے نتائج سے تمہیں آگاہ کر دوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع 7 11 3

27:93 ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ تم عنقریب دیکھ لوگے کہ تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس کا عطا کردہ نظام حیات اس کی حمد و ثنا کا زندہ پیکر ہے۔ وہ تمہیں عنقریب ایسی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم صاف پہچان لوگے (جس طرح) تمہارا رب (کائنات کے ذرّے ذرّے سے واقف ہے اسی طرح) جو کام بھی تم کرتے ہو وہ ان سے بے خبر نہیں۔

سورة القصص

مترجم کا نوٹ:

قرآن کی اس 28 ویں سورۃ میں 88 آیات ہیں۔ بنیادی طور پر اس سورۃ میں تاریخ کے عبرت ناک اور سبق آموز واقعات ارشاد ہوئے ہیں۔ حسب معمول انسانی زندگی کی راہ نمائی آپ کو قدم قدم پر ملے گی۔ بہت سی موضوعہ روایات کو اس سورۃ کی آیت نمبر 77 بیک جنبش قلم رد کر دیتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ''جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے آخرت کی جستجو کرو لیکن دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولو'' غور کیجئے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ نہیں نہ بقول روایت یہ مردار ہے جس کا طالب کتا ہو۔ بہت سے لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دنیا محض دار العمل ہے اور دار الجزا صرف آخرت ہے۔ اس سورۃ میں خصوصاً اور قرآن کریم میں عموماً ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ انسان اپنی جنت یا جہنم اسی دنیا میں تعمیر کر لیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

طٰسٓمٓ ۝

28:1 طٰسٓمٓ ۔(اے جو طاہر۔ سید۔ مرسل۔ محمدؐ۔ کتاب روشن کی آیات میں مخاطب محمدؐ ہیں)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

28:2 (اب) یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

28:3 ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کی صحیح تاریخ سناتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

28:4 فرعون اپنی سرزمین میں تکبر اور سرکشی کرتا تھا اور وہاں کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک

گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کرنے لئے وہ ان کے بیٹوں کو قتل کروا دیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا۔ وہ ان لوگوں میں تھا جو زمین میں فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔[2:49, 7:141, 40:25 اس آیت میں ابنا کو لڑکے اور نساء کو لڑکیاں بھی لکھا گیا ہے۔ بعض مفسرین نے ابنا کے معنی کئے ہیں وہ لوگ جن میں شجاعت اور غیرت ہوتی اور نساء کا مفہوم ان لوگوں سے متعلق لکھا گیا ہے جو کمزور ہوں یا بزدل ہوں۔ بنی اسرائیل کے جن لوگوں میں جُرت اور شجاعت ہوتی انہیں وہ قتل کرتا یعنی ذلیل کرتا، کمزور اور غیر مؤثر بناتا اور جو لوگ کمزور ہوتے یا جن سے اُسے کوئی خطرہ یا فکر نہ ہوتی انہیں وہ اچھے مقام دیتا۔ مختصر تاریخی نقاط: یوسفؑ 1600 ق۔م میں وفات پا چکے تھے۔ ان کے بعد آنے والے حکمران سلطنتِ مصر پر آہستہ آہستہ اپنا اقتدار کھو بیٹھے۔ 1500 ق۔م میں مصریوں نے بنی اسرائیل کا تختہ الٹ کر وہاں اپنی بادشاہت قائم کر لی۔ مصر کے بادشاہوں نے فرعون کا لقب اختیار کیا۔ تقریباً 200 برس گزرنے کے بعد انہوں نے بنی اسرائیل پر مظالم کی انتہا کر دی یہاں تک کہ اللہ نے موسیٰؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ موسیٰؑ کے ہم عصر فرعون کا زمانہ تھا۔ 1290 ق۔م تا 1224 ق۔م]

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ

28:5 لیکن ہمارا ارادہ تھا کہ جن لوگوں کو ملک میں کمزور کر دیا گیا تھا انہیں اپنی نعمتوں سے نوازیں اور انہیں ملک میں صاحب اقتدار بنا دیں اور انہیں وہ خطہء زمین سونپ دیں۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

28:6 اور ہم مضبوطی سے ملک میں ان کی حکومت قائم کر دیں اور فرعون، ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے رہتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

28:7 (جبکہ بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کئے جا رہے تھے تو اسی زمانے میں موسیٰؑ پیدا ہوئے) اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو پیغام بھیجا کہ اس بچے کو اطمینان سے دودھ پلاؤ اور جب کبھی اس کے بارے میں خوف لاحق ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا۔ پھر نہ کچھ ڈر رکھنا نہ غم کرنا۔ ہم اسے تمہاری طرف لوٹا دیں گے اور اسے پیغمبر بنائیں گے۔[موسیٰؑ کی والدہ عمران کی بیوی تھیں۔ ان کے تین بچے تھے۔ میریم۔ ہارونؑ اور موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ کی والدہ مریم آگے چل کر عمران کی نسل میں ہوئیں۔ اس حوالے سے قرآن نے انہیں مریم بنت عمران کہا ہے۔]

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝

28:8 پھر فرعون کے گھرانے ہی نے اس بچے کو اٹھالیا۔ (وہ نہیں جانتے تھے کہ۔) مستقبل میں وہ ان کا دشمن اور موجب غم ہوگا۔ بلاشبہ فرعون، ھامان اور ان کے لشکر خطا کار تھے۔ [آیات 5 سے اب تک جو ارشاد ہوا ہے اسے قدرت کے قانون مکافات کو پیش نظر رکھ کر غور کیجئے۔]

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

28:9 (فرعون کی بیوی نے بچے کو دیکھا تو) بولی یہ تو میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرنا۔ ممکن ہے یہ ہمارے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں اور انہیں (مستقبل کی) سمجھ نہ تھی۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

28:10 ادھر موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم اس کے دل کو ثبات عطا نہ کرتے تو قریب تھا کہ وہ راز افشا کر دیتی۔ موسیٰ کی ماں کو یقین رہا کہ جو کچھ اسے کہا گیا ویسا ہی ہوگا۔ (اور موسیٰؑ اس کے پاس واپس آ جائے گا۔)

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۚ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

28:11 اس نے موسیٰ کی بہن (میریم) سے کہا کہ اس صندوق کے پیچھے پیچھے چلی جا سو وہ اسے چھپ کر دور سے دیکھتی رہی اور لوگوں کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝

28:12 ادھر موسیٰ نے کسی دودھ پلانے والی کا دودھ نہ پیا۔ موسیٰ کی بہن نے کہا' کیا میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں جو تمہارے لئے اس بچے کی پرورش کریں اور ہر طرح اس کا خیال رکھیں۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع 13 4

28:13 اس طرح ہم نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم ناک نہ ہو اور وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچ ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

28:14 جب موسیٰ بھرپور جوانی کو پہنچے اور متوازن شخصیت والے ہو گئے تو ہم نے انہیں دانش و علم سے نوازا۔ جو لوگ بھی متوازن زندگی بسر کریں اور انسانوں کے کام آئیں انہیں ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۖ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝

28:15 (ایک دن) موسیٰ شہر میں داخل ہوئے جب شہر کی اکثر آبادی گھروں میں آرام کر رہی تھی۔ وہاں انہیں دو آدمی لڑتے ہوئے ملے۔ ایک شخص موسیٰ کے قبیلے یعنی بنی اسرائیل کا تھا اور دوسرا اس شخص کا مقابل دشمنوں یعنی مصریوں میں سے تھا۔ موسیٰ کے قبیلے والے شخص نے اپنے دشمن کے خلاف مدد کے لئے موسیٰ کو آواز دی۔ موسیٰ نے اس کو مکہ مارا اور (نادانستہ طور پر) اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر موسیٰ کہنے لگے 'یہ کام تو شیطانی جذبات کے تحت ہو گیا ہے جو ہمیشہ انسان کو بھٹکا دینے والے یقینی دشمن ہوتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

28:16 کہنے لگے 'اے میرے پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ مجھے اس برائی کے ردِّعمل سے محفوظ فرما دیجئے۔ اللہ نے ان کی مغفرت فرما دی۔ بے شک وہ غفور رحیم ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝

28:17 موسیٰ نے کہا 'اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ میں آئندہ کبھی مجرموں کی مدد نہیں کروں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝

28:18 صبح ہوئی تو موسیٰ ڈرتے ڈرتے شہر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا 'تو تو بہت جھگڑالو، گمراہ آدمی ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

28:19 لیکن جیسے ہی موسیٰ نے اس شخص کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو مصری شخص بول اٹھا 'اے موسیٰ! کیا تم مجھے اسی طرح مار ڈالنا چاہتے ہو جیسے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا۔ تم شہر میں ظلم و جبر سے کام چلانا چاہتے ہو نہ کہ یہ کہ معاشرے کی اصلاح کرنے والے بنو۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

28:20 اتنے میں ایک شخص شہر کے نواحی علاقے سے (جہاں اہل حکومت کے محل تھے۔) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا' اے موسیٰ درباری تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل کر ڈالیں لہٰذا تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں خیر خواہی سے تمہیں مشورہ دے رہا ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۙ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع 2 B 5

28:21 سو موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے لیکن ہوشیار ہو کر نکلے۔ کہنے لگے' میرے رب! مجھے اس ظالم قوم سے نجات دیجئے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

28:22 اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو (اپنے آپ سے) کہنے لگے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۡ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝

28:23 اور جب وہ مدین کے کنوؤں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کا ایک مجمع دیکھا جو اپنے چوپایوں کو پانی پلا رہے تھے اور ان کے ایک طرف دو عورتیں اپنے جانوروں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے ان سے پوچھا' تمہارا معاملہ کیا ہے؟ (اپنے پیاسے جانوروں کو روک رہی ہو۔) وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے اپنے جانوروں کو نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے۔ اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ [موسیٰؑ نے سوچا' یہاں بھی غریبوں کا استحصال ہے اور اخلاقیات کا فقدان ہے۔]

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝

28:24 [موسیٰؑ یہ دھاندلی کیسے دیکھ سکتے تھے؟ وہ اٹھے] اور ان عورتوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر اسی درخت کے سائے میں جا بیٹھے اور کہا' اے میرے پروردگار! آپ مجھے جو بھی بھلائی عطا کریں اور جو نیکی کرنے کا موقع فراہم کریں۔ یہ میری سخت ضرورت ہے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

28:25 کچھ دیر میں ان دونوں میں سے ایک لڑکی شرماتی، سمٹتی موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں۔ جب موسیٰ اس بزرگ کے پاس پہنچے اور اپنی سب داستاں سنائی تو بزرگ نے کہا' خوف نہ کرو۔ تم اس ظالم قوم کی گرفت سے نجات پا چکے ہو۔ (اور یہاں محفوظ ہو۔ یہ بزرگ شعیبؑ تھے۔)

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝

28:26 دونوں میں ایک لڑکی بولی کہ ابا جان! اس (نوجوان) کو ملازم رکھ لیجئے کیونکہ وہ ملازم جو آپ رکھیں بہتر ہے جو قوی بھی ہو دیانت دار بھی۔ [غور کیجئے تو ہر ملازم اور لیڈر میں یہی دو بنیادی خوبیاں اہم ترین ہوتی ہیں۔ لڑکی نے موسیٰؑ کی بے لوث مدد اور خاموشی سے اسی درخت کے سائے میں جا بیٹھنا یاد رکھا ہوگا۔]

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

28:27 اس بزرگ نے کہا' میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں شرط یہ ہے کہ تم آٹھ سال تک میری ملازمت میں رہو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان ہوگا۔) میں تمہیں کسی مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اتنا ضرور کہتا ہوں کی انشاء اللہ تم مجھے ایک اچھا انسان پاؤ گے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ ع 3 7 6

28:28 موسیٰ نے کہا' مجھ میں اور آپ میں یہ بات پکی ٹھہری۔ میں دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کروں ٹھیک ہے۔ میں اسے مشقت نہ سمجھوں گا۔ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر شاہد ہے۔ (علامہ اقبال کا ایک برمحل شعر ہے۔)

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ؕ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝

28:29 جب موسیٰ نے اپنی مدت ملازمت پوری کر لی اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ (مدین سے) روانہ ہوئے تو انہوں نے راستے میں کوہ طور کی ایک جانب آگ دیکھی۔ وہ اپنے گھر والوں سے کہنے لگے تم یہاں ٹھہرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں کی کچھ خبر لاؤں یا ایک مشعل لے آؤں تا کہ (سردرات میں) خود کو گرم کر سکو۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾

28:30 جب وہ وہاں پہنچے تو وادی کی دائیں جانب سے اس بابرکت زمین کے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! یہ میں ہوں میں اللہ رب العالمین۔ [27:7-8]

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰىهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

28:31 (پھر موسیٰ کو چند احکام دیئے اور فرمایا) اب تم اس حوصلہ افزا سچائی کو (فرعون کے دربار میں) پیش کرنا۔ موسیٰ کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ مشن ایسا ہے جیسے کسی اژدہے کو تھامنا اور وہ جھٹکتے ہوئے ذرا پیچھے ہٹے۔ (اللہ نے کہا) اے موسیٰ! آگے بڑھو اور خوف نہ کرو۔ تم امن اور سلامتی کے ساتھ رہو گے۔

[27:10-12, 26:32-33, 20:17-24, 7:107]

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

28:32 جو راہنمائی تمہارے دل میں اتر چکی ہے اسے اعتماد سے پیش کرو گے تو بے داغ روشنی کی طرح چمکے گی۔ خوف و ہراس کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دینا۔ پھر یہ دونوں نشانات جو تمہارے رب نے عطا کئے ہیں انہیں فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس لے جاؤ۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو اخلاقی قدروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ [ان دونوں آیتوں میں ہم نے عصا، جان، جیب اور بیضا کو استعارہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ دیکھئے آیت نمبر 3:7]

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

28:33 موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

28:34 (ایک درخواست اور ہے کہ) میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیجئے۔ وہ مجھ سے زیادہ فصاحت کے ساتھ بات کرتا ہے۔ (وہ میرے ساتھ ہوگا تو) میری تصدیق کرے گا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾

28:35 اللہ نے کہا ہم تمہارے بھائی کے ذریعے تمہیں مزید قوت عطا فرمائیں گے اور تم دونوں کو ان پر غلبہ دیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ تمہیں چھو نہ سکیں گے۔ تم ان آیات کو لے کر ان کے پاس جاؤ۔ تم دونوں اور جو تمہارے پیروی کرنے والے ہیں غالب رہیں گے۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾

28:36 جب موسیٰ ہمارے واضح احکام لے کر ان کے پاس گئے تو وہ بولے یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے۔ ہم نے ایسی باتیں اپنے آباؤ اجداد سے کبھی نہیں سنیں۔ [سحر = دھوکا = جھوٹ = حیران کن بات]

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾

28:37 (موسیٰؑ نے کہا) میرا پروردگار خوب جانتا ہے کون اس کی طرف سے راہ نمائی لے کر آتا ہے اور بالآخر کامیابی کس کی ہوگی۔ اللہ ظلم کرنے والوں کو حتمی کامیابی ہرگز نہیں دیتا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي ۖ فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ ۙ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣٨﴾

28:38 فرعون بولا اے اہل دربار! میں (اپنی سلطنت میں) تم لوگوں کے لئے اپنے سوا کسی کو صاحب اقتدار نہیں پاتا۔ اے ھامان! تم میرے لئے گیلی مٹی کو پکا کر اینٹیں بناؤ اور پھر ایک اونچا مینار تعمیر کرو تا کہ میں موسیٰ کے اللہ کا جائزہ لوں۔ یوں تو میں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ [فرعون کا یہ کہنا طنزیہ بات لگتی ہے۔ 40:30]

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾

28:39 فرعون اور اس کے لشکر اپنی متکبرانہ روش اور خلاف حق طریقوں پر اپنے ملک میں چلتے رہے۔ (قوت کے نشے میں بدمست) وہ سوچتے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ (اور ان کا ہر قدم مکافات عمل کی طرف اٹھ رہا تھا۔)

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ۝

28:40 لہٰذا ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو (ان کے جرائم کی پاداش میں) پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔ دیکھو! ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جنہوں نے ظلم کی روش اپنا رکھی تھی۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝

28:41 وہ لوگ ان سب کے لیڈر تھے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن بھی ان کی کچھ مدد نہ کی جائے گی۔ [دیکھئے 2:50, 7:138, 10:90, 20:70]

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝ ع 14

28:42 ہم نے اس دنیا میں بھی ان کو اپنی رحمت سے محروم کیا اور قیامت کے دن بھی وہ دھتکارے جائیں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝

28:43 (ان سے پہلے بھی انسانی حقوق پامال کرنے والی بہت سی قومیں تباہ ہو چکی تھیں۔) جب ہمارے قانون مکافات نے پہلی بستیوں کو تباہ کر ڈالا تو ہم نے موسیٰ کو کتاب دے کر بھیجا تھا جس میں لوگوں کے لئے بصیرت کا سامان تھا۔ راہنمائی اور رحمت تھی تاکہ وہ اس پر غور کرتے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

28:44 (اے رسولؐ!) جب ہم نے موسیٰ کی طرف احکام بھیجے تو آپ کوہ طور کے مغربی جانب پر موجود نہیں تھے۔

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

28:45 لیکن ہم نے (موسیٰؑ کے بعد) بہت سی قوموں کو پیدا کیا اور ان پر طویل مدت گزر گئی اور نہ ہی آپ مدین کے رہنے والے تھے کہ آپ انہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتے لیکن ہم اس دوران مختلف قوموں پر پیغمبر بھیجتے رہے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝

28:46 نہ ہی آپ کوہ طور کے کنارے تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی۔ بہرکیف یہ آپ کے پروردگار کا رحم و کرم ہے کہ آپ اس کے پیغام کو اس قوم تک پہنچائیں اور غلط طرز زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کریں۔ جس قوم پر آپ

سے پہلے کوئی نذیر (آگاہ کرنے والا پیغمبر) نہیں آیا۔ انہیں چاہیے کہ اس پیغام پر غور وفکر کریں۔ [36:6, 32:3
اسمٰعیلؑ عربوں کے جدامجد تھے لیکن انہیں اہل عرب کی طرف سے پیغمبر نہیں کہا جاسکتا۔ ان کے ایک قحطانی بیوی سے 12 بیٹے تھے جن سے کئی صدیوں بعد عربوں میں شامل ہوئے۔ دیکھئے 2:125 اور سورۃ ''ھود'' کا تعارف]

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

28:47 ورنہ ایسا نہ ہو کہ اگر ان کے اپنے اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ کہیں 'اے ہمارے پروردگار! اگر تو نے ہماری طرف بھی کوئی رسول بھیجا ہوتا تو ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۡ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝

28:48 لیکن جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچ گیا تو کہنے لگے کہ اس کو وہ کچھ کیوں نہیں دیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ جو کچھ پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا کیا ان لوگوں نے اس سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ یہی کہتے رہتے تھے کہ یہ دونوں ساحر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ان دونوں کے منکر ہیں۔ [موسیٰؑ کی قوم جب نافرمانی کرتی اور قوم فرعون جب کفر کرتی تو انہیں فوراً سزا مل جاتی تھی۔ ''جو موسیٰؑ کو دیا گیا'' یہ اس کا مفہوم ہے۔ یعنی اس نبی کی نافرمانی کی سزا کیوں نہیں ملتی؟]

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

28:49 (اے رسولؐ!) ان سے کہیے تم اللہ کی جانب سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو راہنمائی میں قرآن سے بہتر ہو۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے تو وہ اصل کتاب موسیٰ سے بھی بہتر ہوگی۔ اگر تم سچے ہو تو ایسی کتاب پیش کرو تو میں بھی اس کی پیروی کرنے لگوں گا۔ [دیکھئے یہاں انجیل کا ذکر نہیں آیا کیونکہ انجیل کے بیان کے مطابق عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں کوئی نیا ضابطہء حیات نہیں لایا بلکہ نبیوں کے پیغام کو پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ امر بھی نہایت اہم ہے کہ قرآن کریم میں اصل تورات کی بنیادی سچائیاں موجود ہیں اور جو تحریف تورات وانجیل میں یہود ونصاریٰ کرتے آئے اس تحریف کو علیحدہ چھانٹ دیتا ہے۔ 28:51, 11:7, 5:48, 2:101]

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع

28:50 پھر اگر یہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو سمجھ لیجئے کہ یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ بھلا اس سے زیادہ بھٹکا ہوا کون ہوگا جو اللہ کی عطا کردہ راہنمائی کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ اللہ ان لوگوں کو (زبردستی) روشن راہ پر نہیں چلاتا جو حقیقت کو اس کے صحیح مقام پر نہیں رکھتے۔ [ظلم کے لغوی معنی ہیں کسی شے کو اس صحیح مقام سے ہٹا دینا۔ یاد رکھئے کہ قرآنی اصطلاحات اور الفاظ کے معنی ہر آیت میں بالکل یکساں نہیں ہوتے بلکہ سیاق وسباق کے مطابق ان کے معنی ملتے جلتے رنگ اختیار کرتے ہیں۔]

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

28:51 دیکھو! کہ ہم نے ان لوگوں کے پاس اپنا کلام مرحلے وار بھیجا ہے تاکہ انہیں غور وفکر کا موقع ملے۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ۝

28:52 جن لوگوں کو ہم نے اس قرآن سے پہلے کتاب دی تھی۔ (آج تک وہی توحید الٰہی اور انسانی مساوات کا پیغام ہے۔) جو لوگ اس حقیقت پر غور کریں گے وہ قرآن کو بھی تسلیم کریں گے۔

وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۝

28:53 لہٰذا جب ان میں (تعصب سے پاک) لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو وہ بول اٹھتے ہیں کہ ہم اسے قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے پروردگار کی جانب سے "الحق" ہے۔ ہم تو پہلے ہی احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کیا کرتے تھے۔ [تلاوت = آیات پیش کرنا = آیات کو سمجھ کر پڑھنا۔]

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

28:54 ایسے لوگوں کو (جو پہلے ہی وحی ءالٰہی کے قائل تھے اور اب قرآن کو تسلیم کرتے ہیں۔) انہیں دگنا اجر دیا جائے گا اس لئے کہ وہ (اپنی قوم قبیلے اور گھرانے والوں کی ایذاؤں پر) ثابت قدم رہے اور انہوں نے سخت ناگوار رویے کا حسنِ اخلاق سے جواب دیا۔ بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کیا اور (اعلیٰ ترین راہنمائی کی بدولت) ہم نے انہیں جو رزق اور سامانِ حیات عطا کر رکھا ہے اس میں سے اوروں کے لئے خرچ بھی کیا اور ضرورت مندوں کے لئے کھلا بھی رکھا۔ [آپ آج بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو قرآن کریم کی طرف مائل کرنا کتنا دشوار ہوتا ہے۔ دیگر قومیں ہوں یا مسلمان اپنے سماج اور آباؤ اجداد کی روش پر ہی چلنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اس آیت میں دوگنے اجر کی بات کی گئی ہے۔]

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝

28:55 یہ لوگ (وقت کی قدر کرتے ہیں۔) اور لغو اور بے ہودہ گفتگو سنیں تو وقار کے ساتھ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں

اور بحث میں پڑنے کے بجائے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ سلامٌ علیکمٌ (آپ پر سلامتی ہو۔) ہم ان لوگوں میں شمار نہیں ہونا چاہتے جو وحی کے علم سے بے بہرہ ہیں۔ [25:72]

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

28:56 (اے پیغمبرؐ!) آپ ہر اس شخص کو جو آپ کو عزیز ہے ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتے کیونکہ ہدایت اللہ کے قانون کے مطابق حاصل ہوتی ہے یعنی اسے جو ہدایت چاہتا ہو۔ اور وہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہنمائی حاصل کرے گا۔ [لوگوں کی ہدایت کی راہ میں سب سے زیادہ دو چیزیں حائل ہوتی ہیں۔ ایک تو اندھی تقلید اور دوسرے یہ تکبر کہ میں جو جانتا ہوں وہی ٹھیک ہے۔ 2:272 , 4:88 ,10:100-99]

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

28:57 یہ (لوگ جو کفر کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں) کہ اگر ہم نے تمہارے ساتھ مل کر تمہارا مسلک اختیار کر لیا تو لوگ ہمیں سرزمین سے اکھاڑ پھینکیں گے لیکن کیا ہم نے ان کے لئے امن و سلامتی کا حرم پاک عطا نہیں کیا؟ جہاں ہم نے اپنی جناب سے طرح طرح کے پھل اور سامان حیات، رزق کریم بہم پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر اپنے علم کا درست استعمال نہیں کرتے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

28:58 (انہیں مخالفین کی پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔) تاریخ شاہد ہے کہ ہمارے قانون مکافات نے کتنی ہی بستیوں کو تباہ کر دیا جنہیں اپنی معیشت پر بہت ناز تھا۔ سو دیکھو! یہ ان کے مکانات اور محلات ہیں جن میں ان کے بعد کم ہی آباد رہے۔ (زیادہ تر کھنڈر ہو کر رہ گئے۔) اور وہ ہم ہی ہیں جو ہمیشہ رہیں گے جب سب لوگ اور سب چیزیں گزر جائیں گی۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝

28:59 آپ کے پروردگار کے قانون مکافات نے بستیوں کو کبھی تباہ نہیں کیا جب تک ان کے مرکزی شہر میں رسول نہ بھیجا جو انہیں ہمارے احکام پہنچاتا تھا اور ہم نے کبھی بستیوں کو تباہ نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہاں کے باشندے

کمزوروں پر ظلم کرتے ہوں اور انسانی حقوق کو تلف کرتے ہوں۔

ع 10 وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

28:60 (انہیں کہہ دیجئے کہ) جو بھی مال و متاع تمہیں اس وقت حاصل ہے وہ اس دنیا کی مادی زندگی، زینت و آرائش ہے۔ (وہ تمہارے ساتھ آگے نہیں جائے گی۔) اور جو مال و متاع تمہیں احکام الٰہی کی پیروی سے ملتی ہے وہ کہیں بہتر اور دیرپا ہے، تمہارے ساتھ جائے گی۔ کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے؟ (انسان کی شخصیت موت کے ساتھ فنا نہیں ہوتی۔) [انسان اپنی جنت و جہنم اسی دنیا میں تعمیر کرتا ہے۔]

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

28:61 (سوچو) کہ ایک شخص ہے جس سے ہم نے کامرانیوں کا وعدہ کیا ہے جو حقیقت بن کر اس کے سامنے آنے والا ہے کہ اسے دنیاوی زندگی کے مال و متاع سے بھی نوازا جائے گا۔ اور پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں میں ہوگا جو عزت کے ساتھ پیش ہوں گے۔ [24:25]

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

28:62 (دوسرا گروہ وہ کہ) جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور کہے گا 'وہ سب کہاں ہیں جنہیں تم میرا شریک خیال کیا کرتے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝

28:63 جن لوگوں پر الزام ثابت ہو چکا ہوگا، کہیں گے 'ہمارے پروردگار! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا۔ ہم نے انہیں اس لئے گمراہ کیا کہ ہم خود غلط راہ پر تھے۔ اب ہم آپ کے سامنے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ ہماری پرستش یا اطاعت نہیں کرتے تھے۔ (بلکہ ہماری اطاعت میں انہیں ذاتی مفاد نظر آتا تھا۔)

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝

28:64 اور کہا جائے گا کہ تم اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ (یعنی اپنے لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں کو) وہ انہیں بلائیں گے لیکن انہیں کوئی جواب نہیں دے گا اس لئے کہ وہ خود عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے۔ کاش! یہ لوگ ہدایت یافتہ ہوتے!

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

28:65 جس دن اللہ انہیں بلائے گا اور پوچھے گا۔ (یہ تو بات ہوئی تمہارے پیشواؤں کی) کہو کہ تم نے پیغمبروں کو کیا

جواب دیا تھا؟

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾

28:66 جو بھی دلائل وہ گھڑا کرتے تھے اس دن وہ سب پھیکے پڑ جائیں گے۔ (کیونکہ سب ایک جیسی صورتحال میں مبتلا ہوں گے۔) لہٰذا ایک دوسرے سے پوچھ کر بھی جواب نہ دے سکیں گے۔

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾

28:67 (ابھی وقت ہے) کہ جو شخص بھی اپنی غلط روش کو چھوڑ کر صحیح راستے پر آ جائے، اللہ کے احکام کو مانے اور معاشرے کی فلاح کے کام کرے تو اسے امید رکھنی چاہئے کہ وہ زندگی کی منزل پر کامیاب و کامران پہنچا۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾

28:68 یہ سب نظام آپ کے پروردگار کا تشکیل دیا ہوا ہے جو کائنات کی سب چیزوں کو اپنے قانون کے مطابق پیدا کرتا ہے اور باصلاحیت مخلوق کو آگے بڑھاتا ہے۔ ان ہستیوں کو اس بات کا کوئی اختیار نہیں جنہیں وہ اللہ بزرگ و برتر کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ [تمام کائناتیں تخلیق، بقا اور ارتقاء میں صرف اللہ کا قانون کارفرما ہے۔]

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾

28:69 (یہ قانون ہر شے کو وسیع ہے۔) اور آپ کا رب ہر بات سے بخوبی واقف ہے خواہ لوگ اپنے دلوں میں چھپائیں یا ظاہر کریں۔

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

28:70 وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی صاحب اقتدار نہیں۔ اس کے احکام کی اطاعت اس دنیا میں بھی معاشرے کو ایسا بنا دیتی ہے کہ بے اختیار اس کی حمد و ستائش زبان پر آ جائے اور پھر آخرت میں بھی لوگوں کو کامرانیاں عطا ہوں۔ سب حکم، فیصلہ اور اقتدار اسی کا ہے اور ہم لوگ سب اسی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾

28:71 (اس کے اقتدار کی ایک مثال یہ ہے) ان سے کہیے کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ تم پر یوم قیامت تک ہمیشہ رات طاری کئے رہے تو اللہ کے سوا کوئی قوت ایسی ہے جو تمہیں دن کی روشنی مہیا کر دے۔ کیا تم غور سے سن رہے ہو؟

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

28:72 ان سے یہ بھی کہیے کیا تو نے کبھی سوچا کہ اگر اللہ یوم قیامت تک ہمیشہ تم پر دن (کی روشنی) طاری کر دے تو اللہ کے سوا کوئی قوت ایسی ہے جو تمہارے لئے سکون بخش رات لا سکے۔ تو کیا تم اپنی بصیرت سے کام نہیں لیتے؟

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

28:73 یہ اسی کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے ہیں تا کہ تم آرام بھی کر سکو اور اس کا فضل یعنی روزگار بھی تلاش کر سکو۔ اور اس طرح تم عملی طور پر شکر ادا کرنے کے قابل ہو جاؤ۔ (تمہاری کوششوں کے نتائج اچھے ہوں اور تم اللہ کی نعمتوں میں اوروں کو بھی شریک کرو۔)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

28:74 (آیت نمبر 62 کو ایک بار پھر سامنے رکھو۔) وہ دن بھی آئے گا جب اللہ لوگوں کو بلائے گا اور ان سے پوچھے گا کہ تمہارے لیڈر اور مذہبی پیشوا کہاں ہیں؟ جنہیں تم اللہ کے سوا شریک کیا کرتے تھے۔

ع 7 15 10 وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

28:75 پھر ہم ہر قوم میں سے ان کے لیڈروں کو گواہ کے طور پر بلائیں گے اور کہیں گے کہ اپنی صفائی میں جو کہنا چاہتے ہو وضاحت سے کہو۔ پھر وہ جان لیں گے کہ صرف اللہ کا قانون حق وصداقت پر مبنی تھا۔ اور جو باطل نظریات انہوں نے گھڑ رکھے تھے وہ انہیں تنہا چھوڑ دیں گے۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

28:76 قارون اس حقیقت کی اچھی مثال ہے۔ وہ موسیٰ کی قوم ہی کا ایک فرد تھا لیکن وہ ان پر بڑی زیادتی کیا کرتا تھا۔ ہم نے اسے اتنے خزانے عطا کئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت بھی بمشکل اٹھا سکتی تھی۔ جب اس کی قوم نے اسے کہا کہ تم اتنا ناز نہ کیا کرو اللہ ناز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

28:77 جو کچھ اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کی جستجو کرو البتہ دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلاؤ۔ جیسی بھلائی اللہ نے تمہارے ساتھ کی ہے ویسی بھلائی تم لوگوں سے بھی کرو اور معاشرے میں اونچ نیچ پیدا نہ کرو۔ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں۔ (کہ امیر امیر تر ہوتا جائے اور غریب غریب تر)

قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُۥ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِىٓ ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِۦ مِنَ ٱلْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْـَٔلُ عَن ذُنُوبِهِمُ ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

28:78 قارون نے کہا' یہ دولت میں نے اپنی ہنرمندی سے کمائی ہے'۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے کئی نسلوں کو تباہ کر ڈالا تھا جو قوت اور جمعیت میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں۔ (ان لوگوں کے جرائم اتنے واضح تھے کہ) ایسے مجرموں سے یہ پوچھنا بھی ضروری نہ تھا کہ انہوں نے کیا جرائم کئے تھے۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ فِى زِينَتِهِۦ ۖ قَالَ ٱلَّذِينَ يُرِيدُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا يَٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِىَ قَٰرُونُ ۙ إِنَّهُۥ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾

28:79 جب قارون ٹھاٹھ باٹ کے ساتھ باہر اپنے لوگوں میں نکلا تو ایسے لوگ جنہیں صرف دنیاوی زندگی کے فائدے عزیز تھے وہ بڑی حسرت سے کہتے' کاش! ہمیں بھی ویسا کچھ مل سکتا جو قارون کو ملا ہے۔ یہ شخص تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔

وَقَالَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلصَّٰبِرُونَ ﴿٨٠﴾

28:80 لیکن وہ لوگ جنہیں علم و بصیرت عطا ہوئی تھی ان سے کہتے تمہاری سوچ قابل افسوس ہے۔ خیر و برکت تو اس مال میں ہوتی ہے جو اللہ کے قانون پر عمل کرتے ہوئے ملے یعنی ایسے لوگ جو احکام الٰہی پر ایمان رکھیں اور معاشرے کی درستگی اور فلاح کے کام کریں۔ البتہ یہ خوبی انہیں حاصل ہوتی ہے جو درست راہ پر ثابت قدم رہیں۔

فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ ۖ فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُنتَصِرِينَ ﴿٨١﴾

28:81 (جب مہلت کی مدت تمام ہوگئی۔) تو ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر نہ تو اللہ کے سوا نہ کوئی جمعیت اس کے کام آسکی نہ کوئی اس کا مددگار ہوا۔

ع 8 7 11 وَأَصْبَحَ ٱلَّذِينَ تَمَنَّوْا۟ مَكَانَهُۥ بِٱلْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٨٢﴾

28:82 اور وہ لوگ جو کل تک اس کے بلند رتبے کی آرزو کیا کرتے تھے صبح کو کہنے لگے حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی اپنے قانون کے مطابق اپنے بندوں کا رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے یا گھٹاتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا تو آج ہم بھی قارون کی طرح زمین میں دھنس کر تباہ ہو چکے ہوتے۔ جو لوگ مال دولت کو چھپا چھپا کر رکھتے ہیں انہیں دلی اطمینان کی کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی۔ [کفر = انکار حق = سچائی کو چھپانا = اللہ کی نعمتوں کو چھپا کر رکھنا۔ ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ قرآنی اصطلاحات کے معنی سیاق و سباق کے ساتھ بہتر طور پر سمجھ میں آتے ہیں۔]

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

28:83 یہ جو آخرت کا گھر ہے ہم ان لوگوں کو عطا کریں گے جنہوں نے زمین میں نہ تکبر کیا ہوگا اور نہ معاشرے میں اونچ نیچ پیدا کی ہوگی اور ان کا دامن جرائم سے پاک رہا ہوگا۔ انجام کار کامیابی تو انہی کے لئے ہے جو زندگی کا سفر امن وسلامتی سے طے کریں۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

28:84 جو شخص ایسے کام لے کر حاضر ہوگا جن کے ذریعے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا ہو اس کا صلہ ان کاموں سے بہتر ہوگا۔ اور جس شخص نے لوگوں کی زندگیوں کو مشکل بنایا ہوگا اسے اس کی بداعمالیوں کا ویسا ہی صلہ ملے گا جو اس نے کئے ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

28:85 اے پیغمبر! جس نے قرآن کو آپ پر فرض کیا ہے وہ یقیناً آپ کو (آپ کے شہر کی طرف) لوٹا دے گا جسے آپ کو چھوڑنا پڑا تھا۔ آپ انہیں یہ کہہ دیجئے کہ کون صحیح راہ پر چل رہا ہے اور کس نے کھلی گمراہی اختیار کر رکھی ہے۔ [اس آیت میں فتح مکہ 631ء کی واضح پیشگوئی ہے۔]

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

28:86 آپ کو تو امید تک نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب عظیم نازل کی جائے گی لیکن یہ آپ کے رب کی مہربانی سے نازل ہوئی۔ لہٰذا آپ منکرین سے مفاہمت اور اس طرح ان کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

28:87 جب اللہ کے احکام اور آیات آپ پر نازل ہو چکے ہیں تو ہرگز کوئی شخص ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ آپ لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ (اور وحی کے بارے میں کسی سے مفاہمت نہ کریں کیونکہ وحی میں کچھ دو، کچھ لو کا طریقہ) آپ کو شرک کی طرف لے جائے گا۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

28:88 آپ اللہ کے ساتھ کسی کو اقتدار و اختیار کا مالک سمجھ کر نہ پکاریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات پاک کے سوا ہر شے فانی ہے۔ اسی کی حکومت ہے، اسی کا فیصلہ ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ [12:40, 55:26] اللہ اور اس کا قانون لازوال ہے۔ سب معاملات اسی کے حکم اسی کے قانون کے مطابق اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں۔

وقف لازم ع 12 الحمد للہ

سورۃ العنکبوت

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 29ویں سورۃ میں 69 آیات ہیں۔ ''عنکبوت'' مکڑی کو کہتے ہیں۔ مکڑی کا جالا کمزور ترین گھر ہوتا ہے۔ البتہ اس میں کمزور چھوٹے موٹے کیڑے پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ انسان جب احکام الٰہی کے برخلاف اصولوں پر اپنی زندگی استوار کرتا ہے تو اس کی زندگی کا تانا بانا مکڑی کے گھروندے کی طرح کمزور ثابت ہوتا ہے جسے شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

؎ لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے (میر)

جو لوگ دنیاوی آقاؤں کے احکام پر اپنی زندگی کے رنگ ڈھنگ بناتے ہیں انہیں قدم قدم پر ناکامی اور ناخوشی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس سورۃ میں ہمیں انسانی رویّوں کی ایک قوس قزح نظر آتی ہے اور یہ بات بھی کہ انسانی نفسیات نے وحی ءالٰہی کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ اس کے علاوہ اس سورۃ میں آپ اللہ کے احکام و قوانین اور مستقل اخلاقی اقدار کا ذکر اس انداز سے ملے گا جو دونوں جہانوں میں انسان کی فوز و فلاح کے ضامن ہیں۔ یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ قرآن کے دستور کے مطابق کسی سورۃ کا عنوان بنیادی طور پر حوالہ جات کے کام آتا ہے۔ پوری سورۃ عنوان سے متعلق نہیں ہوتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓ ۝١

29:1 الٓمّٓ۔ اللہ لطیف جو باریک بین اور انسانی عقل کی پہنچ سے ماورا ہے۔ مجید جو بڑی شان والا بزرگ و برتر ہے، ارشاد فرماتا ہے کہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝٢

29:2 کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے گا اور ان کی راہ میں کوئی آزمائشیں نہیں آئیں گی؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝

29:3 لہٰذا ہم نے ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے آزمائشوں سے گزارا تا کہ اللہ ان پر ظاہر کر دے کہ ان میں سے کون اپنے دعویٰ ءایمان میں سچا ہے اور کون یونہی زبانی دعوے کرتا ہے اور عمل میں سچا ثابت نہیں ہوتا۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

29:4 جو لوگ دوسروں کی زندگی میں مشکلات پیدا کرتے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری گرفت سے بچ نکلیں گے؟ وہ اپنے بارے میں کیا غلط فیصلہ کرتے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

29:5 ہر وہ شخص جو اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ کا مقررہ وقت آنے والا ہے۔ یہ اس اللہ کا قانون ہے جو ہر بات کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

29:6 انسان جو بھی سعی اور کاوش کرتا ہے وہ سعی اور کاوش اس کے اپنے فائدے کے لئے ہوتی ہے۔ اللہ تو تمام جہانوں سے غنی یعنی مکمل اختیار کا مالک ہے۔ (اسے تمہاری عبادتوں اور مجاہدوں کی کوئی ضرورت نہیں۔)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

29:7 جو لوگ ہمارے احکام پر ایمان لائیں گے اور لوگوں کے بگڑے کام سنواریں گے۔ ہم ان کی خطاؤں کے مضر اثرات مٹا دیں گے اور جتنے اچھے کام انہوں نے کئے ہوں گے ان میں سے بہترین کاموں کے مطابق انہیں صلہ عطا کریں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

29:8 [آیات نمبر 1 اور 2 پھر ملاحظہ فرمائیے۔ انسان کی سب سے پہلی آزمائش اس بارے میں ہوگی کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟] دیکھو ہم حکم دے چکے ہیں اور ایک بار پھر کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ صرف ایک صورت ہے جب تم ان کی بات نہ ماننا کہ وہ تمہیں شرک کی دعوت دیں اور مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک سمجھنے کی تلقین کریں۔ وہ خود اس بارے میں کچھ علم نہیں رکھتے۔ تم سب میری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے تو پھر حقیقت حال میں تمہیں سمجھا دوں گا۔ [31:14-15]

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝

29:9 جولوگ اس طرح احکام الٰہی پر یقین کریں گے اور معاشرے کی اصلاح کے کام کرتے رہیں گے ہم انہیں صالحین کے زمرے میں داخل کریں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

29:10 ایسے لوگ بھی ہیں جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مگر جب ان کو اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی پہنچائی ہوئی تکلیف کو اللہ کا عذاب سمجھتے ہیں اور اگر انہیں تمہارے رب کی طرف سے کامیابی عطا ہو تو فوراً بول اٹھتے ہیں کہ دیکھا ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ تمام مخلوقات کے دلوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝

29:11 اللہ تو اہل ایمان کو بھی جانتا ہے اور منافقین کو بھی جانتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

29:12 [منکرین حق طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔] احکام الٰہی کے منکر اہل ایمان سے یہ تک کہہ گزرتے ہیں کہ تم ہمارے راستے پر پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ ہم تمہاری سب خطاؤں کا بوجھ اٹھالیں گے۔ وہ ہرگز اوروں کی خطاؤں کا رتی بھر بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے۔ وہ فقط جھوٹ بول رہے ہیں۔ (کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ 53:38)

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع 1 13 13

29:13 بلکہ ایسے لوگ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور دیگر لوگوں کے بوجھ بھی۔ مزید یہ کہ جو باتیں اپنے دلوں سے گھڑتے رہے ہیں ان کے بارے میں بھی ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔ [16:25]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

29:14 [اس طرح کی باتیں کچھ نئی نہیں۔] اور یاد کرو اس وقت کو جب ہم نے نوح کو اپنی قوم کی طرف بھیجا تھا اور ان کا پیغام ساڑھے نو سو برس تک زندہ رہا۔ اس قوم کی انتہا جب ہوئی جب بپھرے ہوئے طوفان نے انہیں آ گھیرا کیونکہ وہ

کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے۔ [قدیم زمانے میں کسی بڑی ہستی کی عمر کا اندازہ اس کے پیغام کی حیات سے لگایا جاتا تھا۔]

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

29:15 بالآخر ہم نے نوح کو اور ان کے ساتھ جہاز میں سوار ہونے والوں کو بچالیا اور اُس کشتی کو اہل عالم کے لئے ایک نشانی بنا دیا۔ (کشتیء نوح کے آثار ترکی میں ''کوہِ جودی'' (Mout Araak) میں موجود ہیں اور یہ بات 19ویں صدی میں دریافت ہوئی ہے)

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

29:16 اب ابراھیم کی داستان کو یاد کرو۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (مذہبی پیشواؤں کے نہیں) اللہ کے احکام کو مانو تا کہ تم امن وسلامتی کی روش اختیار کر سکو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے اگر تم علم وبصیرت سے کام لو۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

29:17 تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ کے طوفان باندھتے رہتے ہو۔ جن ہستیوں کو تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو وہ تمہارے رزق اور سامان حیات کے مالک نہیں ہیں لہٰذا اللہ ہی سے اس کے قانون کے مطابق رزق طلب کرو۔ اسی کی فرمانبرداری کرو اور پھر سامان حیات میں اوروں کو شریک کر کے عملی طور پر اس کا شکر ادا کرو۔ تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (اور اسی کے سامنے جوابدہ ہونا) ہے۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

29:18 اگر تم مجھے جھٹلاؤ گے تو (کچھ نئی بات نہیں) تم سے پہلی قومیں بھی اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرتی رہی ہیں۔ لیکن یہ خوب جان لو کہ رسول کی بنیادی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ احکامِ الٰہی صاف صاف لوگوں تک پہنچادے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

29:19 [کائنات کا تمام اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔] کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ اللہ کس طرح تخلیق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر کس طرح اسے مختلف مراحل سے گزار کر منزل مقصود کی جانب لے جاتا ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

29:20 (اے ابراہیمؑ!) ان سے کہئے کہ زمین پر ذرا چلو پھرو اور دیکھو کہ وہ کس طرح ایک چیز کی تخلیق شروع کرتا ہے پھر وہ کس طرح مختلف مراحل سے گزار کر اسے آخری منزل تک پہنچاتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے ہر شے کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝

29:21 (انسان جسے اختیار وارادہ عطا کیا گیا ہے۔) اللہ نے اپنے قانون کے مطابق انہیں سزا دیتا اور رحمت سے نوازتا ہے۔ بالآخر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (اور اس زندگی میں تمہارا ہر قدم اسی کے قانون مکافات کی طرف بڑھ رہا ہے۔)

ع 2 14 وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

29:22 نہ تو تم زمین میں اسے عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی چارہ گر ہے اور نہ مددگار۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

29:23 جو لوگ اللہ کی آیات سے اور اس کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں وہ منطقی طور پر میری رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں اور اس طرح المناک عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ [مایوسی انسان سے اس کی قوت عمل چھین لیتی ہے۔]

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

29:24 (اس کے باوجود) ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ ابراہیم کو قتل کر دو یا زندہ جلا دو لیکن اللہ نے انہیں آگ سے نجات دی۔ اس داستان میں ان لوگوں کے لئے عبرت کی نشانی ہے جو ایمان سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں۔ [جس آگ کا یہاں ذکر ہوا ہے وہ نمرود، اس کے درباریوں اور مذہبی پیشواؤں کے بھڑکتے ہوئے غصے کی آگ تھی۔ دیکھئے 21:68, 37:97-98۔ ابراہیمؑ شہر "اُر" سرزمین بابل سے ہجرت کر کے اپنے بھتیجے لوطؑ کے ساتھ ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔]

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

29:25 ابراہیم نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر بتوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں کو لے بیٹھے ہو۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس طرح تمہارے معاشرتی رابطے اس دنیاوی زندگی میں مضبوط رہیں اور یہ رسم وراہ تمہیں بھلی معلوم ہوتی

ہے لیکن بالآخر ہوگا یہ کہ یوم قیامت میں تم ایک دوسرے کے مخالف ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کیا کرو گے اور ایک دوسرے سے دور ہونا چاہو گے۔ بالآخر تمہارا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہوگی جہاں تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

29:26 لوط ابراھیم پر ایمان لے آئے تھے۔ (جو اس وقت نبی نہ تھے۔) ابراھیم نے کہا' میں اپنے رب کی راہ میں ہجرت کرتا ہوں۔ وہ بڑی قوتوں والا، حکمت والا ہے۔ (وہ صحیح منزل کی طرف میری راہنمائی فرما دے گا۔ دیکھئے آیت نمبر 24 اور 37:99)

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

29:27 وہاں ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے اور ان کی نسل میں نبوت اور ضابطہء قوانین کا نزول جاری رکھا۔ ابراھیم کو ہم نے اس دنیا میں بھی اجر کریم عطا فرمایا اور آخرت میں بھی وہ ان لوگوں میں ہوں گے جن کو علم و حکمت عطا کی اور دنیا اور آخرت میں بلند اجر عطا کیا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝

29:28 پھر لوط (جب پیغمبری پر فائز ہوئے) تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایک ایسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ اس سے پہلے اہل عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

29:29 تم جنسی جذبے کی تسکین کے لئے مردوں پر مائل ہوتے ہو اور قدرت کے اس نظام کو ترک کرتے ہو جسے اس نے افزائش نسل کے لئے بنایا ہے پھر یہ کہ تم راہ گزاروں پر ڈاکہ زنی کرتے ہو۔ تم اپنی محفلوں میں نازیبا حرکتیں کرتے ہو۔ ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ بولے اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔ [7:80-81]

ع 3 8 15 قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

29:30 لوط نے دعا کی 'اے میرے پروردگار! فساد پھیلانے والوں کی اس قوم کے مقابلے میں میری مدد فرمایئے'۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝

29:31 (اس دوران) جب ہمارے پیغمبر ابراھیم کے پاس (بیٹے کی) خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے یہ بھی کہا کہ

ہم اس بستی کے باشندوں کو تباہ کرنے پر مقرر کئے گئے ہیں۔ اس بستی کے لوگ انسانی حقوق کو تلف کرتے ہیں۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

29:32 ابراھیم نے کہا' لیکن وہاں تو لوط بھی رہتے ہیں'۔ انہوں نے کہا ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہاں کون کون آباد ہے۔ ہم لوط اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت کا انتظام کر دیں گے۔ البتہ ان کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔

[66:10, 54:33-34, 26:161, 21:71, 15:59, 11:70, 7:80]

وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۡ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

29:33 جب ہمارے پیغمبر لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کا خیال کر کے افسردہ ہوئے۔ وہ بولے کچھ خوف وغم نہ کرو۔ ہم آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کو بچانے پر معمور ہیں سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہ جائے گی۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

29:34 ہم اس بستی کے باشندوں پر آسمان سے ایک آفت نازل کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اخلاقی قدروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

29:35 پھر ہم نے اس بستی والوں کو ان لوگوں کے لئے کھلی نشانی بنا دیا جو عقل وبصیرت سے کام لیتے ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

29:36 اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تھا تو انہوں نے کہا' اے میرے لوگو! اللہ کی بندگی اختیار کرو۔ (اور صرف دنیاوی آسائشیں ہی نہیں۔) آخرت کی زندگی کی نعمتوں کا شوق بھی پیدا کرو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ تم ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

29:37 جب انہوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انہیں زلزلے کی تباہی نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا

مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ

29:38 اور عاد وثمود کا احوال تو ان کے مکانوں سے ظاہر ہے جو آج کھنڈر بنی پڑی ہیں۔ ان کی شیطانی سوچ ان کے کاموں کو سجا کر انہیں دکھایا کرتی تھی اور انہیں راہ راست پر آنے سے روکتی تھی۔ (یاد رکھو کہ یہ بے وقوفوں اور جاہلوں میں نہ تھے بلکہ) وہ تو بڑے صاحب بصیرت تھے۔ [اس آیت سے یہ سبق ملتا ہے کہ اہل بصیرت قومیں بھی ملک میں غلط نظام نافذ کر سکتی ہیں اور قانون مکافات کے تحت جب وہ تباہ ہوتی ہیں تو ان کی عقل و بصیرت کچھ کام نہیں آتی۔ تاریخی اعتبار سے یاد رکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ قوم عاد کا دارالحکومت ''ارم'' ستونوں کا شہر کہلاتا تھا۔ وہ شہر اتنا خوبصورت تھا کہ عربی، فارسی، ترکی اور اردو زبانوں میں ''ارم'' جنت کے معنوں میں آج بھی استعمال ہوتا ہے۔ دور حاضر میں سیٹلائٹ تصویروں کے ذریعے صحرائے عرب کی ریت کے نیچے دبا ہوا یہ شہر آج بھی اپنی اجڑی ہوئی شان و شوکت کا پتہ دیتا ہے۔]

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ

29:39 قارون، فرعون اور ھامان بھی گزرے ہیں۔ (جو سرمایہ داری اور ملوکیت اور مذہبی پیشوائیت کے مثالی نمائندے تھے۔) جب موسیٰ ان کے پاس واضح احکام لے کر آئے تو وہ ملک میں تکبر ہی کرتے رہے لیکن وہ ہمارے قانون مکافات کو بے بس نہ کر سکے۔ [28:6, 28:76]

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

29:40 ہم نے ان سب کو انسانی اقدار کے پیچھے رہ جانے سے گرفت میں لے لیا۔ غرض جو بھی نافرمان اور سرکش قومیں تھیں ان میں سے کسی پر ہم نے طوفان بھیجا، کسی کو زوردار دھماکے نے آلیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے غرق کر دیا۔ اللہ نے ہرگز ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ لوگ خود غلط راہ اختیار کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

29:41 (معاشرے کا نظام غلط ہو تو قوت کچھ کام نہیں آتی۔) جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کی قربت اختیار کرتے ہیں اور ان کے احکام پر چلتے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے کہ وہ بھی گھر بناتی ہے اور بے شک سب گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ اگر لوگ اس بات پر غور کریں۔ [مکڑی کے جالے میں چھوٹے کیڑے تو پھنس جاتے ہیں لیکن وہ

ذرا سا بوجھ برداشت نہیں کرسکتا۔ایک ظالم معاشرے کی کیفیت بھی ایسی ہوتی ہے۔]

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

29:42 یہ لوگ اللہ کے سوا جس چیز کو بھی مددگار سمجھ کر پکارتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے۔وہ بڑی قوتوں والا اور حکمت والا ہے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝

29:43 ہم اس طرح کی مثالوں سے لوگوں کو سمجھاتے ہیں لیکن عقل وبصیرت انہیں ہی حاصل ہوتی ہے جو اپنے علم کو استعمال کریں۔

ع 14 16 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

29:44 اللہ نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو حقیقت کے طور پر بامقصد پیدا کیا ہے۔اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانی ہے جو غور وفکر کر کے ایمان لاتے ہیں۔[جب کائنات بے مقصد نہیں تو انسانی زندگی بھی بے مقصد نہیں اور یہ موت کے بعد آگے چلتی ہے۔]

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ الجزء 21

29:45 (اے رسولؐ) یہ کتاب اور اس میں درج کردہ قوانین جو آپ کی طرف وحی کئے جاتے ہیں لوگوں تک پہنچاتے رہیے اور ان قوانین کے مطابق نظام صلوٰۃ قائم کیجئے۔(جس میں احکام الٰہی کی پیروی آسان ہو جاتی ہے۔) بے شک نظام صلوٰۃ ہر طرح کی بے حیائی، بخل اور برائیوں کو روک دیتا ہے۔اللہ کا قانون ہی سب سے بڑا ہے جو تمہیں بلند نامی عطا کرسکتا ہے۔اللہ خوب جانتا ہے جو نظام ہائے حیات تم خود تشکیل دیتے رہتے ہو۔] فحش = بے حیائی = بخل [70:21, 43:43, 21:24, 21:10]

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۡ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

29:46 [اہل کتاب اس نظام کی راہ میں رکاوٹ بنیں گے حالانکہ ان کی کتابوں میں تحریف اور آمیزش ہو چکی ہے۔] جب کبھی اہل کتاب سے بحث ہو تو تلخی سے بات نہ کرو بلکہ نہایت احسن طریقے سے بات کرو۔البتہ ان میں سے جو سچائی سے بھٹکنے پر بضد ہوں انہیں کہہ دو کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی ہے اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ تم پر نازل ہوا ان

پر بھی۔ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔[2:79 ,2:101 ,5:48 قرآن میں وہ سب سچائیاں موجود ہیں جو پہلے کی اصل کتابوں میں موجود تھیں۔]

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝

29:47 اس طرح ہم نے (اے رسولؐ) آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے۔ جن لوگوں کو پہلے کتاب دی گئی تھی جب کھلے دل سے اس پر غور کریں گے تو اس کی صداقت پر ایمان لے آئیں گے اور وہ لوگ بھی جو کسی کتاب پر ایمان نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب)۔ ہماری آیات کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے پہلے سے یہ فیصلہ کر رکھا ہو (کہ توحید و مساوات کے پیغام سے ان کے مفادات پر زد پڑتی ہے۔)

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

29:48 (انہیں سوچنا چاہیے کہ) اس قرآن سے پہلے نہ تو آپ نہ ایسی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے۔ ایسا ہوتا تو اہل باطل کے لئے کچھ تو گنجائش ہوتی۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝

29:49 [قرآن کی صداقت کی داخلی شہادت خود اس کی اعلیٰ تعلیم ہے۔] وہ لوگ جو علم و بصیرت سے بہرہ ور ہیں ان کے دل خود اس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ آیات اور یہ قوانین نہایت واضح اور روشن ہیں۔ ہماری آیات سے وہ لوگ انکار کریں گے جو سرکشی کے باعث جہالت کے اندھیروں میں رہنا چاہیں۔[ظلم = سرکشی = ناانصافی = اندھیرا]

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

29:50 وہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے رب نے نشانیاں کیوں نازل نہیں کیں؟ کہہ دیجئے کہ اللہ کی نشانیاں تو کائنات میں ہر طرف موجود ہیں اور میں تو واضح طور پر آگاہ کرنے والا ہوں کہ غلط روش کا انجام کیسا ہوتا ہے۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع 5 7 1

29:51 کیا ان کے لئے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے جو سراپا رحمت ہے اور ان لوگوں کو بلند مقام دینے والی ہے جو اس پر ایمان لائیں۔[ذکر = یاددہانی = نصیحت = یاد رکھنا = بلند نامی اور بلند مقام پتہ کرنے والا ضابطہ]

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

29:52 ان سے کہیے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے۔ اللہ کی عطا کردہ نظام حیات خود اس بات کی زندہ شہادت ہوگا۔ وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین میں ہر چیز ہر وجود کو جانتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ باطل پر یقین رکھتے ہیں اور احکام الٰہی سے انکار کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ [6:136 باطل = جھوٹ = ہر وہ فکر اور عمل جو تخریبی نتائج پیدا کرے۔]

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

29:53 یہ لوگ آپ سے عذاب کے لئے جلدی کرتے رہتے ہیں۔ اگر مہلت کا وقفہ اللہ کا قانون نہ ہوتا تو ان پر عذاب کب کا آچکا ہوتا۔ جب وہ آئے گا تو اتنا اچانک آئے گا کہ وہ سمجھ نہ سکیں گے۔ (کہ یہ کیسے اور کہاں سے آ گیا؟)

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

29:54 یہ لوگ آپ سے عذاب لانے کے لئے جلدی مچاتے رہتے ہیں۔ ادھر جہنم کے عذاب نے منکرین کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔ [79:36 ,82:16 اعمال کے نتائج ساتھ ہی ساتھ چلتے ہیں اور اسی دنیا یا آخرت میں کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔]

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

29:55 وہ دن بھی آئے گا جب عذاب انہیں اوپر سے اور پیروں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور اللہ کہے گا اب اپنے اعمال کا مزا چکھو۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝

29:56 اے بندو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو (یاد رکھو) کہ میری زمین وسیع ہے لہٰذا میرے ہی احکام کی اطاعت کرو۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

29:57 (اس کوشش میں جان بھی جاتی رہے تو) ہر ذی حیات کو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے لہٰذا تمہارا ہر قدم ہمارے قانون کے مطابق اٹھنا چاہیے۔ تم سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۙ﴿۵۹﴾

29:58 جولوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں۔ ہم انہیں بہشت کے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس بہشت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہم کام کرنے والوں کو اچھا صلہ دیتے ہیں۔ [25:75]

الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

29:59 یعنی وہ لوگ جو استقامت کے ساتھ سیدھے راستے پر چلتے ہیں اور اپنی بہترین کوشش کے بعد اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾

29:60 (توکل کی ایک مثال یہ ہے کہ) کائنات میں کتنے ہی ذی حیات ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔ وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ [11:6 جانور ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے۔ اس میں انسانوں کے لئے راہنمائی ہے۔ 6:152]

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

29:61 (لوگوں کو اپنی زندگیوں میں اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا چاہیے۔) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کیا تو کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر یہ کہاں بہکے پھر رہے ہیں؟ [43:9, 39:38, 31:25, 23:84, 21:20]

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾

29:62 اللہ اپنے بندوں پر (افراد اور قوموں کو) اپنے قانون کے مطابق رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ [جس معاشرے میں اللہ کا قانون نافذ ہوگا وہاں رزق کی بہتات ہوگی۔]

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع 6 12 2

29:63 اگر آپ ان سے پوچھیں کہ فضا کی بلندی سے کون پانی برساتا ہے اور پھر اس سے مردہ زمین کو نئی زندگی بخشتا ہے تو یہ کہیں گے کہ اللہ ہی یہ سب کرتا ہے۔ پھر ان سے کہیے کہ جس اللہ کا نظام کائنات اس کی حمد وستائش کا مظہر ہے۔

(تم اسی کا نظام اختیار کیوں نہیں کرتے؟) لیکن اکثر لوگ پھر بھی سوجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

29:64 دنیا کی مادی زندگی (بغیر قرآنی اقدار کے) کھیل تماشے کے سوا کیا رہ جاتی ہے۔ آخرت تک قائم رہنے والی زندگی وہی ہے جو اقدار الٰہی کے تحت بسر کی جائے اور وہی اصل حیات ہے اگر یہ لوگ جاننے کی کوشش کریں۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

29:65 (ان کی کوتاہ بینی کا یہ حال ہے کہ) جب یہ کشتی میں سوار ہوں (اور اسے طوفان گھیر لے) تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور اسی کے قانون کے مطابق یکسو ہو کر (اسے بچانے کی کوشش کرتے ہیں) پھر جب ہم انہیں بخیریت ساحل پر لے آتے ہیں تو وہ اللہ کی قوانین میں اوروں کو شریک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

29:66 اس طرح وہ ان نعمتوں کو اوروں سے چھپاتے ہیں جو ہم نے انہیں عطا کر رکھی ہیں۔ عنقریب وہ جان لیں گے کہ اس طرز عمل کا انجام کیا ہوتا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝

29:67 کیا وہ غور نہیں کرتے کہ آج بھی ہم نے حرم کعبہ کو مقام امن بنا رکھا ہے جبکہ اس کے اردگرد ذرا دور لوگوں کو اغوا کر لیا جاتا ہے۔ کیا پھر بھی وہ باطل نظام پر ایمان رکھیں گے اور ان نعمتوں کا انکار کریں گے جو نظام الٰہی کے طفیل حاصل ہوتی ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

29:68 اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اللہ کی طرف سے حق آنے کے بعد اس کی تکذیب کرے۔ کیا ایسے منکرین کا آخری ٹھکانہ جہنم کے سوا بھی کچھ ہو سکتا ہے؟

ع 7 5 3 وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

29:69 جو لوگ اس منزل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں جو ہم نے ان کے لئے مقرر کی ہے ہم ان کے لئے زندگی کی نئی نئی راہیں کشادہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بے شک اللہ انہی کے ساتھ ہے جو سماجی بہبود کے کام کرتے ہیں اور انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ (بشرطیکہ وہ قیامت کی زندگی پر ایمان رکھتے ہوں ورنہ دنیا میں انہیں شہرت اور دولت مل جاتی ہے۔ آخرت میں انکا کوئی حصہ نہیں ہے۔)

سورۃ الرّوم

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 30ویں سورۃ ہے اور اس میں 60 آیات ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کسی سورۃ کا عنوان اسے محدود نہیں کرتا۔ عنوان کی بنیادی اہمیت حوالے کے طور پر ہوتی ہے۔ اس سورۃ کی پہلی چار آیات کی تاریخ بھی دلچسپ ہے اور قرآن کی صداقت پر ایک قوی دلیل بھی۔ 613ء سے 615ء تک بازنطینی رومیوں اور اہل فارس میں جزیرہ نمائے عرب کے قریبی علاقوں شام و فلسطین اور مصر میں جنگ جاری تھی۔

اس دور کی دونوں سپر پاورز کے درمیان جنگ میں پہلے بازنطینی رومی ہار گئے۔ قرآن نے پیش گوئی کی کہ دس سال کے اندر اہل فارس شکست کھا جائیں گے اور اسی موقع پر اہل ایمان کو کفار کے خلاف میدان بدر میں پہلی فتح نصیب ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓ ۝١

30:1 الم (اللہ لطیف و مجید کا ارشاد ہے)

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝٢

30:2 اہل روم کو شکست ہوگئی ہے۔ [مشرکین خوش ہوئے ہیں کہ اہل کتاب رومی مغلوب ہو گئے۔]

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝٣

30:3 قریبی علاقوں میں۔ لیکن عنقریب وہ اپنی شکست کے بعد جلد ہی فتح یاب ہوں گے۔

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٤

30:4 چند ہی سالوں میں وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ یاد رکھو کہ اللہ کا قانون اور حکم نافذ ہو کر رہتا ہے چاہے ماضی ہو یا مستقبل اور اس دن اہل ایمان کے لئے بھی جشن منانے کا موقع ہوگا۔ [624ء میں رومیوں کو بھی فتح ہوئی اور اہل ایمان کو بھی۔]

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٥

30:5 اللہ کی مدد اسے حاصل ہوتی ہے جو اسی کے قانون کے مطابق یہ مدد حاصل کرنا چاہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک رحیم ہے جو کائنات کی پرورش کا بندوبست کئے چلا جاتا ہے۔ [رحیم = رحمت والا، پرورش کرنے والا]

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

30:6 یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے (کہ اللہ کے قوانین کبھی نہیں بدلتے۔ سب کاموں کے نتائج انہیں کے مطابق برآمد ہوتے ہیں۔ لہٰذا اہل ایمان کو اپنے دشمنوں پر آخری فتح حاصل ہو کر رہے گی۔ یہ اشارہ ہے فتح مکہ 630ء کی جانب)

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

30:7 یہ لوگ تو صرف دنیا کی ظاہری زندگی کو جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔ [اُخروی زندگی پر ایمان رکھنے والوں کو یقین ہوتا ہے کہ وہ فاتح ہوں تو غازی ہوتے ہیں، شہید ہو جائیں تو حیات جاودانی پاتے ہیں۔ اس نظریئے (آئیڈیولوجی) کے مخالفین جو صرف مادی زندگی کو پہچانتے ہیں جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔]

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝

30:8 کیا انہوں نے خود اپنی ذات پر غور نہیں کیا؟ (کہ ان کا جسم ایک قانون کے مطابق چل رہا ہے۔) اور یہ نہیں سوچا کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک حقیقت کے طور پر اور بامقصد بنایا ہے اور یہ نظام ایک وقت مقرر تک "الحق" یعنی مثبت نتائج کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں ہیں جس کے سامنے انہیں اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

30:9 کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں؟ تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ وہ قوت و شوکت میں ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ انہوں نے زمین کو آباد کیا۔ اس کے وسائل کو استعمال کیا اور ان کی آبادیاں زیادہ پر رونق تھیں۔ ان کے پاس بھی ان کے رسول واضح احکام لے کر آئے تھے۔ (جنہیں انہوں نے نظر انداز کر دیا اور تباہی کا شکار ہو گئے۔) تو اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ کمزوروں پر ظلم کر کے دراصل اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

[40:21, 35:44]

ع 1 10 4 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

30:10 نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ اللہ کے احکام کو جھٹلاتے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے وہ اپنے معاشرے میں اونچ نیچ پیدا کرتے رہے۔ لوگوں کی زندگی دشوار بناتے رہے تو انہیں برے انجام کا سامنا کرنا پڑا۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

30:11 (یہ سب اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا رہا) اللہ وہ ہے جو ہر تخلیق کی ابتدا کرتا ہے۔ اور پھر اسے مختلف مراحل سے گزار کر اس کی منزل تک لے جاتا ہے۔ اسی طرح تم لوگ بھی اسی اللہ کے قانون کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

30:12 جس دن آنے والا انقلاب (عرب کے) ان مجرموں کے سامنے آ کھڑا ہوگا تو وہ مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

30:13 اس وقت ان کے ساتھی بھی ان کے ساتھ کھڑے نہ ہو سکیں گے بلکہ ان کے ساتھی کہیں گے کہ ہم تو کبھی ان کے ساتھ تھے ہی نہیں۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝

30:14 انقلاب کا وہ دور جب آئے گا اس دن ان کا اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝

30:15 اور وہ لوگ جو ایمان کی سعادت رکھنے والے ہوں گے اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارنے والے ہوں گے وہ خوشی کے پاکیزہ نغمے سنیں گے۔ [42:22 ,43:70 حبر = لطف انگیز موسیقی]

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

30:16 اور جو لوگ ہمارے احکام کے منکر ہیں ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اخروی زندگی سے ملنے کے قائل ہی نہیں وہ عذاب کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

30:17 پس پاکیزگی ہے اللہ کے لئے جب تمہاری صبح ہوتی ہے اور اس وقت بھی جب تمہاری شام ہوتی ہے (بحیثیت قوم تمہاری زندگی کا آغاز ہو یا زوال ہر حالت میں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ بڑی شان والا ہے۔ لہٰذا اس کی اطاعت

تمہیں عروج عطا کر سکتی ہے۔)

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

30:18 اللہ ہی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور تمہاری دوپہر اور سہ پہر میں۔ اللہ کا نظام شاہد ہے کہ وہی اللہ لائق حمد ستائش ہے۔ جو قوم اس کے قوانین کو اختیار کرے گی تو اس کا کمال سب پر ظاہر ہوگا۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۵

30:19 وہی ہے جو مردہ قوموں کو نئی زندگی عطا کر سکتا ہے اور اسی کے احکام کی خلاف ورزی سے زندہ قومیں مردہ ہو جاتی ہیں۔ بالکل ایسے جس طرح وہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اسی طرح وہ تمہیں بھی پھر سے کھڑا کر سکتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

30:20 (غور کرو کہ) یہ اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر ارتقا کے مراحل سے گزار کر انسان کی صورت بخشی اور دنیا میں پھیلا دیا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

30:21 اور یہ بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے تسکین حاصل کرو اور اسی نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی کے جذبات پیدا کئے تا کہ تم ایک دوسرے کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاؤ۔ اس حقیقت میں ان لوگوں کے لئے قانون الٰہی کی صداقت کی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

30:22 یہ بھی اسی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو ہم آہنگی کے ساتھ پیدا کیا اور تم انسانوں کی زبانوں اور رنگوں کے فرق کے باوجود تمہیں ایک جیسا بنایا۔ ان حقائق میں تمام لوگوں کے لئے نشانی ہے کہ پوری کائنات میں ایک اللہ کا قانون کارفرما ہے۔ [2:213]

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

30:23 اور اسی اللہ کی نشانیوں میں یہ ہے کہ تم رات کو سوتے ہو اور دن میں اس کا فضل یعنی روزگار تلاش کرتے ہو۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو توجہ سے سنتے ہیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

30:24 اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں (ایک ہی بادل سے) خوف اور امید کی بجلی دکھاتا ہے اور بلندی سے پانی برساتا ہے پھر مردہ زمین کو زندہ و شاداب کر دیتا ہے۔ اس مثال میں بھی عقل سے کام لینے والوں کے لئے قانون الٰہی کو سمجھنے کی نشانیاں ہیں۔ [2:19]

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝

30:25 پھر اسی کے نشانات میں یہ بات ہے کہ آسمان و زمین اور بڑے بڑے کُرّے اس کے حکم سے فضا کی بلندیوں میں معلق ہیں۔ پھر جب وہ تم کو آواز دے گا تو زمین سے نکل پڑو گے۔

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

30:26 یہ سب اس لئے ہے کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں صرف اللہ کا قانون کارفرما ہے اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ ہر شے، ہر وجود اس کے مقرر کردہ قانون کا فرمانبردار ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ع

30:27 (آیت نمبر 30:11 دیکھئے) اللہ وہی ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر ہر شے کو مختلف مراحل سے گزار کر اسے منزل تک پہنچاتا ہے اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کی مثال نہایت اعلیٰ ہے۔ (زیادہ سے زیادہ یہ سمجھ سکتے ہو کہ وہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔) وہ بڑی قوتوں والا، حکمت والا ہے۔ [نور 24:35]

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

30:28 (کیا خالق اور مخلوق کا موازنہ ہو سکتا ہے؟) اللہ تمہارے لئے تمہارے ہی معاشرے سے ایک مثال پیش کرتا ہے۔ کیا تم اپنے ملازموں اور اپنی ذمہ داری میں کام کرنے والوں کو اس رزق میں برابر شریک کرتے ہو؟ جو دراصل ہم ہی نے تمہیں عطا کیا ہے۔ کیا تم ان سے اسی طرح محتاط ہو کر بات کرتے ہو؟ جس طرح اپنے ہم منصب لوگوں سے۔ اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو اپنی عقل و بصیرت کو کام میں لائیں۔ [16:71]

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝

30:29 پھر جو لوگ بغیر جانے بوجھے اپنے جذبات کی پیروی کرتے ہیں وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ جو اس طرح اللہ کے قانون کے مطابق راہ سے بھٹک جائے تو پھر ایسا روشن راستہ کون دکھا سکتا ہے؟ ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ [28:50]

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

30:30 (اے رسولؐ!) آپ اپنی تمام تر توجہ دین حنیف پر مرکوز کر دیجئے۔ یہی ابتداء سے اللہ کا قانون ہے اور اسی کے مطابق اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کا یہ قانون تخلیق کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ یہی سچا، محکم نظام حیات ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ [دین حنیف = وہ نظام حیات جو باطل کی آلائش سے پاک ہو۔]

مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

30:31 لہٰذا تم لوگ صرف اسی کی طرف رجوع کئے رہو۔ اس کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور نظام صلوٰۃ قائم کرو تا کہ احکام الٰہی کی پیروی سب کے لئے آسان ہو جائے۔ احکام الٰہی کی اطاعت میں کسی اور ہستی کو شریک نہ کرو۔

مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

30:32 ان لوگوں میں ہرگز نہ ہونا جو اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں اور فرقوں میں بٹ جاتے ہیں۔ پھر ہوتا یہ ہے کہ ہر فرقہ جو کچھ (عقیدہ) ان کے پاس ہے اسی میں خوش رہتا ہے۔ [فرقہ بندی کو آج کل مصلحتاً "مکاتب فکر" کہہ کر مولوی لوگ جھوٹا اطمینان حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن فرقہ بندی تو شرک ہے۔ دیکھئے 42:13, 23:53, 6:160, 3:140]

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝

30:33 (ان لوگوں کی روش بھی اختیار نہ کرنا) کہ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ پورے خلوص سے اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور جب اس کی رحمت سے فیض یاب ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ (زندہ اور مردہ انسانوں کو) اللہ کا شریک بنانے لگتا ہے۔

لِیَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

30:34 اس طرح وہ ہماری عطا کی ہوئی نعمتوں کو صرف اپنے لئے ڈھکا چھپا کر رکھ لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے جو فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھا لو۔ عنقریب جان لو گے کہ ایسی خود غرضانہ روش کا انجام کیا ہوتا ہے؟ [کفر = انکار حق = سچائی کی مخالفت =

کفران نعمت = مال ودولت کو چھپا کر رکھنا = ناشکری = حق کو چھپانا۔]

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝

30:35 کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے جو انہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا بتاتی رہتی ہے؟

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝

30:36 (تارکین وحی کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب) ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازیں تو وہ خوشیاں مناتے ہیں اور اگر خود ان کے اعمال کے سبب جو انہوں نے جان بوجھ کر آگے بھیجے ہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ سخت مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

30:37 کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ رزق کی کشادگی اور تنگی اللہ کے قانون کے مطابق ہوتی ہے۔ اس بات میں اہلِ ایمان کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

30:38 (وہ یہ کہ اپنے معاشرے میں اللہ کا نظام معیشت قائم کرو۔) رشتے دار کو اور قریب رہنے والے کو اس کا حق ادا کرو اور ضرورتمند کو، ایسے شخص کو جس کا چلتا ہوا کاروبار ٹھہر گیا ہو یا ملازمت جاتی رہی ہو، وہ شخص جس کی زندگی بیماری کی وجہ سے ٹھہر گئی ہو اور راہ گزر کے بیٹے یعنی بے گھر یا مسافر کو بھی اس کا حق دو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے سراسر خیر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب رہیں گے۔ [مسکین اور ابن سبیل کے معنی یہاں وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔]

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

30:39 جو مال تم اس لئے دیتے ہو کہ وہ تمہیں اس سے زیادہ ملے جتنا تم نے لوگوں کو دیا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ نہیں ہوتا البتہ جو کچھ تم رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں ان کا مال کئی گنا زیادہ ہو کر ملتا ہے۔ [قرآنی نظام معیشت میں افراد اور معاشرہ دونوں پھلتے پھولتے ہیں 2:275, 276]

ع 13/7 اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

30:40 یہ قانون اسی اللہ کا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر سامان زندگی پیدا کیا اور پھر اسی کے قانون کے مطابق تمہاری موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں۔ کیا تمہارے تجویز کردہ اللہ کے شریک ان میں سے کوئی چیز بھی کر سکتے ہیں؟ اللہ عظیم الشان ہے اور ان شریکوں سے کہیں بلند ہے جنہیں لوگ کائنات کے اقتدار اعلیٰ میں حصے دار سمجھتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝

30:41 لیکن انسانوں نے اپنے نظام ہائے زندگی آزما کر خشکی اور تری میں فساد برپا کر دیا ہے۔ جب یہ اپنی کرنی کا مزا چکھ لیں گے تو ممکن ہے کہ یہ نظام الٰہی کی طرف رجوع کریں۔

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ۝

30:42 فرما دیجئے کہ دنیا میں ذرا چل پھر کر دیکھو کہ تم سے پہلی قوموں کا کیا حال ہوا۔ ان میں اکثریت تو مشرکین ہی کی تھی جو اللہ کے قانون کے ساتھ انسانوں کے بنائے ہوئے طور طریقے بھی چلاتے تھے۔ [انسانی طور طریقوں میں گروہ بندیاں اور فرقہ آرائی ہو کر ہی رہتی ہے۔ 30:31]

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىِٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ۝

30:43 آپ یکسو ہو کر اللہ کے دین محکم پر قائم رہیے قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے نہ ٹلنے والا وقت آ جائے اور اس دن انسان دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ۝

30:44 ایک وہ گروہ انکار حق کی روش پر قائم رہیں گے تو انہیں اپنے کفر کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ دوسرے وہ جنہوں نے حالات کو سنوارنے کے کام کئے ہوں گے تو انہیں زندگی میں آرام وسکون حاصل ہو جائے گا۔

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝

30:45 یہ سب اس لئے ہوگا تا کہ احکام الٰہی پر ایمان رکھنے والے اور بگڑے کام سنوارنے والوں کو اللہ اپنے فضل سے بہترین جزا دے۔ بے شک وہ منکرین حق کو پسند نہیں کرتا۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

30:46 (احکام الٰہی کی پیروی کے نتائج نہایت خوشگوار ہوتے ہیں۔) اور یہ اسی کی نشانیوں میں سے ہے جیسے وہ برسات کی خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز ہونے کا موقع عطا کرتا ہے اور اسی کے قانون کے مطابق کشتیاں اور جہاز دریا اور سمندر میں چلتے پھرتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل یعنی اپنا رزق تلاش کر سکو اور اس طرح تمہاری کوششیں بار آور ہوں اور تم عملی طور پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

30:47 دیکھئے، ہم آپ سے پہلے بھی اپنی قوموں کی طرف اپنے رسول بھیج چکے ہیں۔ وہ سب واضح احکام لے کر آتے تھے۔ (ان قوموں کو موقع دیا جاتا) پھر جرائم سے باز نہ آنے کے سبب ہمارا قانون مکافات ان کی تباہی کا باعث ہو گیا البتہ ہمارا قانون ہے کہ ہم اہل ایمان کی مدد کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

30:48 (بارانِ رحمت پر ایک بار پھر غور کرو۔) وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ سمندروں کے بخارات کو اوپر اٹھاتی ہیں جہاں وہ بادل بن کر فضا میں پھیل جاتے ہیں اور تہہ بہ تہہ ہو جاتے ہیں۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بارش برسنے لگتی ہے اور اللہ کے قانون کے مطابق اس کے جو بندے سیراب ہوتے ہیں وہ کتنا خوش ہوتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝

30:49 اس برسات کے نازل ہونے سے پہلے تو وہ لوگ ناامید ہو رہے تھے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

30:50 اللہ کی رحمت کی نشانیوں کو ذرا غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ وہی ہے جو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ [اسی طرح اس کی راہنمائی قوموں کو حیات نو بخش سکتی ہے۔]

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝

30:51 جب ہم ایسی ہوا بھیج دیں جو کھیتی کو پکا کر زرد کر دیتی ہے تو اس کے بعد لوگ انکار کی یہ روش اختیار کرتے ہیں

کہ ضرورت مندوں سے چھپا کر اناج کو ذخیرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔[56:63-72 کفر = اللہ کی نعمتوں کو چھپا لینا۔]

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

30:52 (اے رسولؐ!) پھر آپ ایسے لوگوں کو کیسے سنا سکتے ہیں جو جیتے جی مردوں کی طرح بے حس ہیں اور نہ ہی آپ دل کے بہروں کو پکار سکتے ہیں جب وہ الٹے پاؤں پھر جاتے ہیں۔ [36:70]

ع 13 وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

30:53 اور نہ ہی دل کے اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ آپ صرف ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر غور و فکر کر کے ان کی صداقت کو تسلیم کریں اور اس طرح اللہ کے فرمانبردار ہو جائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝

قرأ حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

30:54 (لوگوں کو صحت اور جواں عمری کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ قانون یہ ہے کہ) وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں پیدا کرتا ہے، ابتدا میں کمزور حالت میں پھر کمزوری کے بعد (جواں عمری کی) قوت عطا کرتا ہے۔ پھر اس قوت کے بعد کمزوری اور سفید بالوں سے ظاہر بڑھاپا دیتا ہے۔ تخلیق کی ہر شکل اس کے قانون کے مطابق ہوتی ہے اور وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب قدرت بھی۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝

30:55 (پھر بالآخر موت کی گھڑی آتی ہے۔) جس روز قیامت برپا ہو گی تو مجرمین قسمیں اٹھائیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھنٹہ بھر سے زیادہ رہے ہی نہیں۔ (ورنہ ہم اپنی اصلاح کر لیتے۔) اس طرح وہ خود کو وہم و گمان کی وادیوں میں بھٹکائے پھرتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

30:56 لیکن وہ لوگ جنہیں علم و ایمان سے نوازا گیا کہیں گے کہ تم اللہ کے قانون کے مطابق قیامت تک رہے ہو اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تمہیں اس کا یقین ہی نہ تھا۔ [موت کے دن سے قیامت تک گہری نیند کا وقفہ ہوتا ہے۔ دیکھئے آیت 36:51-52]

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

30:57 پھر اس دن کمزوروں پر ظلم کرنے والوں کو ان کے عذر اور معذرت کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ اور نہ انہیں اصلاح کا موقع دیا جائے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝

30:58 دیکھو! ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔ اس کے باوجود (اے پیغمبرؐ) اگر آپ ان کے سامنے کوئی نشانی بھی پیش کریں گے تو منکرین حق جھٹ سے کہہ دیں گے کہ تمہاری باتیں باطل کے سوا کچھ نہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

30:59 اس طرح اللہ اپنے قانون کے تحت ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو کچھ سیکھنا ہی نہیں چاہتے۔

ع 7 فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

30:60 لہٰذا آپ صبر و استقامت سے کام لیجئے۔ اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو بے چین نہ کریں۔

سورۃ لقمٰن

مترجم کا نوٹ.

یہ قرآن کریم کی 31 ویں سورۃ ہے اور اس میں 34 آیات ہیں۔ ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کی سورتیں اپنے عنوان کی پابند نہیں ہوتیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ سورتوں کو مکی یا مدنی قرار دینا کتاب عظیم کے پیغام کے لئے قطعی غیر اہم ہے۔ مزید یہ کہ اس موضوع پر علماء سخت اختلافات کا شکار رہتے ہیں۔

علم و دانش، وقت، جغرافیے اور رنگ و نسل کی پابند نہیں ہوتی۔ تاریخی اعتبار سے حکیم لقمان 200 ق۔م میں شمالی سوڈان کے صحرا کے درمیان ''نوبیا'' کے نخلستان میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام ہے ''راہب لقمان معمر نوبی الحکیم سقراط ثانی''۔ نوجوانی میں لقمان کو یونان کے بحری قزاقوں نے بحیرہ احمر سے اغوا کر لیا تھا۔ وہ کشتیاں بنانے میں مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی عمر عزیز کے پندرہ برس یونان میں گزارے۔ جہاں وہ لوگوں کو بہترین کشتیاں بنانے کا فن سکھاتے رہے۔ یونانیوں نے ان کا نام Ausop ''ایسپ'' رکھا۔ ایسپ کی کہانیاں آج تک دنیا بھر میں مقبول ہیں اور بچوں کو پڑھائی جاتی ہیں۔ یونان میں پندرہ سال کی حراست لیکن ساتھ ہی ساتھ عزت و شہرت کمانے کے بعد یونانیوں نے ان کی آزادی اور نوبیا واپسی کے بدلے میں ان کی سب کہانیاں خرید لیں۔ نبی ء کریمؐ کے دور مبارک میں صحیفہ ء لقمان عرب میں بھی پایا جاتا تھا۔ سوید بن صامد نے صحیفہ ء لقمان سے کچھ کہانیاں حضور اکرمؐ کو سنائیں جنہیں آپ نے بہت پسند فرمایا اور پھر سوید کو چند آیات قرآنی سنائیں۔ لقمان کے پرستار سوید یہ آیات سنتے ہی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓ ۝١

31:1 الم (اللہ لطیف و مجید کا ارشاد ہے کہ)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝٢

31:2 یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت سے بھرپور ہے۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝٣

31:3 اس میں ان لوگوں کے لئے راہنمائی اور رحمت ہے جو متوازن زندگی بسر کرنا اور انسانیت کی بھلائی کے کام کرنا چاہتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

31:4 یعنی وہ لوگ جو معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جس کے ذریعے احکام الٰہی کی پیروی ہوتی چلی جائے اور جو سب لوگوں کی پرورش کا سامان مہیا کرے۔ ایسا نظام وہی لوگ قائم کر سکتے ہیں جو آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔ (کیونکہ وہ اپنی نیکیوں کا اجر صرف اس دنیا ہی میں نہیں چاہتے۔) [2:2-4]

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

31:5 یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی بتائی ہوئی روشن راہ پر چلتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو صحیح معنوں میں کامیاب ہوتے ہیں۔ [2:5]

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

31:6 لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو بے بنیاد روایتوں کے خریدار ہوتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو بغیر (قرآنی) علم حاصل کئے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔ اس طرح وہ قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب تیار ہے۔ [''لہو الحدیث'' کو نزول قرآن کے صدیوں بعد آنے والے مفسرین نے بے جا طور پر موسیقی کا نام دے دیا۔]

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

31:7 جب ان کے سامنے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو ایسے لوگ تکبر سے منہ پھیر لیتے ہیں جیسے انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ جیسے ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں کو بتا دیجئے کہ ان کا یہ طریق انہیں الم انگیز عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝

31:8 اور جو لوگ ہمارے احکام کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں اور لوگوں کے کام سنوارتے ہیں ان کے لئے دونوں جہانوں میں نعمت کے باغ ہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

31:9 وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے اور حقیقت بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہے اور اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝

31:10 (اس کی قدرت کا اندازہ لگانا ہو تو دیکھو) اس نے آسمانوں کو اور عظیم فضائی کروں کو پیدا کیا اور بغیر ستونوں کے معلق کیا جو تمہیں نظر آ سکتے اور اس نے زمین پر بڑے بڑے پہاڑ میخوں کی طرح گاڑ دیئے تا کہ سطح زمین تمہیں لے کر ہل نہ جائے اور پھر زمین پر ہر طرح کے جاندار پھیلا دیئے۔ ہم ہی فضا کی بلندی سے پانی برساتے ہیں پھر اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اگاتے ہیں۔ [78:7, 16:15]

ع 1 11 10 هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

31:11 یہ ہے اللہ کی تخلیق۔ اب تم مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا اور ہستیوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ لیکن جو لوگ کسی چیز کو اس کا صحیح مقام نہیں دیتے وہ کھلی گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ [ظلم کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ کسی چیز کو اس کے صحیح مقام پر نہ رکھا جائے۔ خالق ایک ہے اور باقی سب مخلوق۔]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

31:12 ہم نے ایسی دانائی لقمان کو عطا کی تھی تا کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا درست استعمال کرے اور اس طرح اس کی صلاحیتیں بار آور ہوں۔ جو شخص بھی اس طرح شکر کرتا ہے اس کا شکر اسے ہی فائدہ دیتا ہے اور جو ناشکری کرے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرتا۔ اسے کسی کی مدد درکار نہیں وہ ایسا حمید ہے کہ تمام کائنات اس کی حمد و ستائش کی گواہی دیتی ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

31:13 (لقمان اپنی دانش و حکمت لوگوں کو پہنچاتا رہتا تھا۔) ایک بار لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا' اے میرے بیٹے! اللہ کے اقتدار و اختیار میں کسی کو شریک مت کرو۔ شرک ظلم عظیم ہے کیونکہ اس میں اللہ کا درجہ گھٹایا اور دیگر ہستیوں کا درجہ بڑھایا جاتا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝

31:14 (اللہ نے فرمایا ہے۔) ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں بڑی تاکید سے احکام دیئے ہیں۔ (والدین سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو۔) اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کر اسے شکم میں رکھا اور وہ مکمل طور پر اپنی ماں کی توجہ کا ہمہ وقت محتاج رہا۔ (وہ اسے دو سال تک دودھ بھی پلاتی رہی۔ پھر ماں باپ نے مل کر بڑی محنت سے اسے پالا ۔لہٰذا میرے بھی شکر گزار رہو اور اپنے والدین کے بھی۔[17:24-23, 6:152, 46:15, 2:233] یاد رکھو کہ تمہارا مستقل ٹھکانہ میرے ہی پاس ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۪ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

31:15 (لقمان نے مزید کہا' اے میرے بیٹے!) اگر وہ کوشش کریں کہ تم شرک کرو تو یاد رکھو کہ شرک تمہیں اس علم سے محروم کر دے گا جو اللہ پر ایمان لانے والوں کو ملتا ہے۔ لہٰذا تم ان کی بات نہ ماننا۔ بہرکیف اس دنیا میں ان کے ساتھ بہترین برتاؤ کرتے رہنا۔ جو شخص میرے احکام کی طرف رجوع کرتا رہے اس کے نقش قدم پر چلنا کیونکہ تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں آگاہ کر دوں گا جو کام بھی تم کرتے رہے۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

31:16 اے میرے بیٹے! اللہ کا قانون مکافات ایسا ہے کہ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی چھوٹا ہو اور وہ کسی چٹان کے اندر چھپا ہوا ہو یا زمین میں کہیں بھی ہو اللہ اسے سامنے لے آئے گا۔ اس لئے کہ اللہ باریک ترین اشیاء کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ ہر بات سے باخبر ہے۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

31:17 اے میرے بیٹے! تم نظام صلوٰۃ کو قائم کرو اور اچھے کاموں کی مثال بن جاؤ اور برائی کو روکتے رہو۔ ان کاموں میں جو دشواریاں بھی پیش آئیں انہیں استقامت سے برداشت کرو۔ مشکلات میں ثابت قدم رہنا۔ عزم وارادے کے ساتھ ہی ممکن ہوتا ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

31:18 لوگوں سے ہرگز تکبر سے پیش نہ آنا اور زمین پر اترا کر نہ چلنا۔ اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

[57:23, 17:37]

ع 2 6 11 وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝

31:19 اور اپنی چال ڈھال میں بات چیت میں ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔ (گدھے بلند آواز سے چیخا کرتے ہیں۔) سب سے زیادہ گراں گزرنے والی آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝

31:20 کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا؟ (جیسے لقمان غور و فکر کیا کرتا تھا۔) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اسے اللہ نے تمہارے لئے کارآمد اور خدمت گزار بنا رکھا ہے اور اس نے تمہیں اپنی نعمتیں فراوانی سے عطا کی ہیں۔ ان نعمتوں میں تمہاری جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں شامل ہیں لیکن لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو سمجھے بوجھے بغیر اللہ اور اس کے احکام کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں اور نہ ان کے پاس راہنمائی ہوتی ہے اور نہ وہ اللہ کی روشن کتاب سے کچھ سیکھتے ہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝

31:21 جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس نظام حیات کی پیروی کرو جسے اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں نہیں! ہم اسی ڈگر پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے۔ کیا؟ اگرچہ یہ ان کے شیطان صفت ساتھیوں اور اپنی خود غرضانہ خواہشات کی پکار ہو جو انہیں اس عذاب کی طرف بلاتی ہے جس کی آگ میں جل کر سب کیا کرایا راکھ کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

31:22 اور جو شخص اپنی زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد کو قانون الٰہی کا تابع بنا لے اور اس کے ساتھ ساتھ انسانیت کے فائدے کے کام بھی کرے تو اس نے ایسے سہارے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا اور بالآخر تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق منزل تک پہنچتے ہیں۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

31:23 جو اس طرز زندگی سے انکار کرے تو (اے پیغمبر!) آپ اس کی اس منکرانہ روش سے افسردہ نہ ہوں۔ یہ سب

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

ع 4 13

31:34 قانون مکافات قیامت کی صورت میں کب سامنے آئے گا؟ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ مثلاً اللہ ہی برسات نازل کرتا ہے۔ (لیکن برسات کے مراحل کی باریکیاں صرف وہی جانتا ہے۔) اس طرح اللہ ہی کو ان مراحل کا علم ہوتا ہے جن سے شکم مادر میں جو کچھ ہے اس پر گزر رہا ہوتا ہے۔ یا یہ کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مستقبل میں وہ کیا کرے گا۔ اور اس پر کیا گزرے گی؟ اور نہ ہی کوئی شخص یہ جان سکتا ہے کہ اسے کس جگہ اور کن حالات میں موت آئے گی۔ وہ صرف اللہ ہے جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہمیشہ باخبر ہے۔

سورۃ السّجدہ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 32 ویں سورۃ ہے اور اس میں 30 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں انسان کی ابتدائی تخلیق سے مرحلے وار پختگی کا بیان ہے اور کتاب اللہ کی روشنی میں تکمیل انسانیت حاصل کرنے کے لئے رہنمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الٓمّٓ ۝١

32:1 الم۔ (اللہ لطیف و مجید کا ارشاد ہے کہ)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢

32:2 اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ اسے (قرآن کو) تمام جہانوں کے پروردگار نے نازل فرمایا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣

32:3 کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود بنا لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق پر مبنی ہے جس پر عمل کرنے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ اس قوم کی تنبیہ کریں جن کے پاس آپ سے پہلے آگاہ کرنے والا کوئی نہیں آیا۔ انہیں چاہیے کہ اب ہدایت یافتہ ہو جائیں۔

[68:52, 39:41, 36:6, 30:58, 25:1,14:1, 10:2, 6:91, 6:19, 3:137, 3:3]

[2:185, 2:125]

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤

32:4 یہ راہنمائی اس اللہ کی طرف سے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ مراحل میں پیدا کیا اور پھر اپنی قدرت کے کامل اقتدار و اختیار پر جلوہ فرما ہوا۔ اس کے سوا تمہارے لئے نہ کوئی مددگار ہے اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی سفارش کرنے والا۔ کیا تم اس حقیقت کو یاد نہیں رکھ سکتے؟ [57:4, 50:38, 34:12

[25:59, 11:7, 10:3, 7:54]

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

32:5 وہ آسمان سے زمین تک اپنے ہر امر کا بندوبست کرتا ہے۔ وہ اپنے امور کو نقطہء صفر سے شروع کرتا اور پھر ارتقاء کے مراحل سے گزارتا ہے۔ ارتقاء کی ہر منزل تمہارے حساب کے مطابق ہزار ہزار سال کی ہوتی ہے جو اس کے نزدیک صرف ایک دن کا مرحلہ ہوتا ہے۔ (بعض امور کا ہر مرحلہ انسانی حساب سے پچاس پچاس ہزار برس کا ہوتا ہے۔) [دیکھئے 35:10, 70:4 اور 22:47]

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

32:6 یہ سب امور اس طرح طے پاتے ہیں کہ جو شے ابھی اوروں پر ظاہر نہیں ہوئی اللہ اسے بھی جانتا ہے اور جو اوروں کو دکھائی دیتی ہے اس کی باریکیاں بھی خوب جانتا ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک رحیم ہے یعنی ہر شے کی اس طرح نشوونما کرنے والا جس طرح رحم مادر طفل کی نقطہء آغاز سے تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝

32:7 وہی ہے جو ہر شے کی تخلیق میں توازن قائم رکھتا ہے اور اسی نے انسان کی تخلیق کی ابتداء غیر نامیاتی مادے یعنی مٹی سے کی۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝

32:8 پھر ارتقا کے بہت سے مراحل سے گزارتے ہوئے اس نے تخلیق انسانی کو اس مرحلے تک پہنچا دیا جہاں انسان کی نسل نر و مادہ کے اختلاط کے ذریعے ایک معمولی سے پانی سے ہونے لگی۔ [37:11]

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

32:9 پھر انسان کو اللہ نے وہ تناسب عطا کیا کہ وہ ویسا بن سکے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس نے اپنی توانائی میں سے اختیار و ارادے کی صلاحیت بخشی اور اس مقصد کے لئے تمہیں سماعت، بصارت اور غور و فکر کی صلاحیتیں عطا کیں۔ تم میں سے کم لوگ ایسے ہیں جو ان صلاحیتوں کا صحیح استعمال کر کے شکر گزار ہوتے ہیں۔

[46:26, 45:23, 17:36]

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝

32:10 پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین کی خاک میں ملیا میٹ ہو جائیں گے تو پھر سے پیدا کئے جائیں

گے؟ دراصل یہ لوگ اپنے خالق کے سامنے جوابدہ ہونا نہیں چاہتے اور اسی لئے اپنے پروردگار سے ملاقات کا انکار کرتے ہیں۔ [ازراہ کرم ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ ہم قرآن کریم کا لفظی ترجمہ نہیں کر رہے ہیں۔ تصریف آیات کے اصول کے تحت قرآن کا پیغام قرآن ہی کی متفرق آیات سے پیش کر رہے ہیں۔]

ع 1 11 14 قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

32:11 ان سے فرما دیجئے کہ کائناتی قوتیں رفتہ رفتہ موت کی طرف لئے چلی جا رہی ہیں اور آخر کار تم اپنے اعمال کے ساتھ اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝

32:12 اگر آپ تصور کر سکیں کہ دوسروں کی محنت کا پھل لوٹنے کھسوٹنے والے کس شرمساری کے ساتھ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار اب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے اور سن لیا ہے اور ہمیں تیرے قانون مکافات پر پختہ یقین ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے تا کہ ہم اچھے کام کر سکیں۔ [33:9]

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

32:13 اگر ہم چاہتے کہ عذاب کی نشانیاں دکھا کر ہم ہر شخص کو راہ راست پر چلاتے تو ایسا ہی قانون بنا دیتے لیکن میری طرف سے ایک قانون برحق جاری ہو چکا ہے کہ میں دیہاتیوں اور شہریوں کو اپنے قانون کی خلاف ورزی کے سبب جہنم رسید کر دوں گا۔ (اس لئے کہ انہیں اختیار و ارادہ کی صلاحیت عطا کر دی گئی تھی۔) [38:85, 15:39]

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

32:14 کہا جائے گا کہ اب تم اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتو اور اپنی بوئی ہوئی کھیتی کا مزا چکھو۔ اس لئے کہ تم نے اپنی اخروی زندگی کے اس مرحلے سے ملاقات کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ ہم بھی تمہیں نظر انداز کر دیں گے تو اب تم ہمیشہ عذاب کا مزا چکھتے رہو۔ یہ سب تمہارے اعمال کا منطقی نتیجہ ہے۔ [76:3]

السجدۃ ۵ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

32:15 وہی لوگ صحیح معنوں میں ہماری آیات اور احکام پر ایمان لاتے ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اس کے احکام کے آگے خوش دلی سے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں پھر ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کی پیہم محنت ایسے نتائج

پیدا کرے جو ان کے پروردگار کی حمد وستائش کے زندہ شواہد بن جائیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی تکبر کی روش اختیار نہیں کرتے۔ [25:73]

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

32:16 ان کے عمل پیہم کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے مشن کی تکمیل کی خاطر چین سے سو بھی نہیں سکتے۔ وہ بستر کے آرام کو ترک کر دینے سے پریشان نہیں ہوتے۔ وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو اس ڈر کے ساتھ کہ ان کی کوششوں میں کچھ کمی نہ رہ جائے اور اس امید کے ساتھ کہ ان کی کاوشیں کامیابی سے ہمکنار ہوں اور یہ لوگ ہمارے عطا کردہ سامان حیات کو ضرورت مندوں کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ (راتوں کو گریہ زاری کرتے ہوئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور صبح اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے دعاؤں کو اپنے عمل سے نتیجہ خیز بناتے ہیں۔)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

32:17 کوئی ذی نفس نہیں جانتا کہ (بہشت میں) ان کے لئے آنکھوں کی کیسی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ہے ان کاموں کا صلہ جو وہ کیا کرتے تھے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

ع ۱ ۲ شعر ۱

32:18 تو جو شخص اللہ کے قوانین پر یقین رکھے کیا ویسا ہو سکتا ہے جو راہ راست کو چھوڑ کر بھٹکا پھرے وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی ؕ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

32:19 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور پھر لوگوں کے کام سنوارتے ہیں ان کا مستقل گھر جنت کے باغات میں ہوگا۔ اپنے اعمال کے مطابق وہاں ہر لحہ ان کی خدمت و خاطر کا بندوبست ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

32:20 اور جو لوگ سیدھی راہ کو چھوڑ کر غلط راستے اختیار کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہوگی۔ وہ کتنا ہی چاہیں کہ اس سے باہر نکل سکیں انہیں پھر وہیں لوٹا دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اسی آتشیں عذاب کا مزا چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

32:21 ہم انہیں اس بڑے عذاب سے پہلے اس دنیا میں چھوٹے چھوٹے عذاب بھی چکھائیں گے تاکہ وہ درست راستے پر لوٹ آئیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ ع 2 11 15

32:22 خود پر ظلم کرنے والا اس سے بڑھ کر کون ہوگا جس کے سامنے اس کے پروردگار کے احکام پیش کئے جائیں اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ ہم ایسے مجرموں کو مناسب سزا دے کر رہیں گے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾

32:23 ہم نے اس سے پہلے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی جسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔ اس کتاب میں کہہ دیا گیا تھا کہ تم لوگ اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بارے میں شک نہ کرنا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

32:24 پھر ہم نے ان بنی اسرائیل میں ایسے لیڈر بھی پیدا کئے جو انہیں ہمارے حکم کے مطابق نہایت ثابت قدمی سے راہ دکھاتے تھے۔ وہ ہماری آیات پر پختہ یقین رکھتے تھے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾

32:25 (پھر وہ اختلافات میں مبتلا ہو گئے اور ذلت و رسوائی کے مستحق ہو گئے۔) اب آپ کا رب ہی قیامت میں ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ہر اُس بات کا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾

32:26 کیا یہ بات ان کی ہدایت کے لئے کافی نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو اور نسلوں کو ان کے جرائم کی پاداش میں تباہ کر دیا جن کے اجڑے ہوئے مکانوں اور بستیوں میں یہ لوگ آج چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ یہ بذات خود کافی نشانی ہونی چاہیے۔ کیا یہ لوگ توجہ سے سنیں گے نہیں؟

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ الفئة

32:27 (قوانین الٰہی کی پیروی کے خوشگوار نتائج دیکھنے کے لئے یہ بھی ایک مثال ہے کہ) کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم

پانی کو بنجر زمین کی طرف رواں کرتے ہیں اور پھر اس سے طرح طرح کی زراعت پیدا کرتے ہیں جسے ان کے مویشی بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی۔ کیا وہ اپنی عقل و بصیرت کو اتنا بھی استعمال نہیں کر سکتے کہ قانون الٰہی کیسے خوشگوار نتائج پیدا کرتا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

32:28 وہ تو بس یہی کہے جاتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ تمہیں کامیابی کب حاصل ہوگی؟

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

32:29 کہہ دیجئے کہ جب ہماری فتح کا دن آئے گا تو منکرین حق کو ان کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مزید مہلت دی جائے گی۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ ع 3 8 16

32:30 (اے رسولؐ!) لہٰذا آپ انہیں نظر انداز کر دیں اور اپنے لائحہ عمل (پروگرام) کی کامیابی کی کوشش کے ساتھ فتح کا انتظار کریں۔ اُدھر وہ لوگ بھی حقیقت کے منتظر رہیں۔

سورۃ الاحزاب

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 33 ویں سورۃ ہے اور اس میں 73 آیات ہیں۔ نبی ءکریمؐ نے 622 ء میں مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تھی اور وہاں دنیا کی سب سے پہلی قرآنی ریاست کی بنیاد رکھ دی تھی۔ دشمنان اسلام خوب سمجھتے تھے کہ قرآنی اصولوں پر استوار یہ ریاست قائم رہ گئی تو لوگ جگہ جگہ سے جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہونے لگیں گے۔ کیونکہ اسلام بنیادی طور پر توحید الٰہی اور انسانی مساوات کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا یہ مقدس پیغام مشرکین مکّہ اور اہل مدینہ کے سرداروں کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوسکتا تھا لہٰذا 627 ء میں مکّہ، مدینہ اور اردگرد کی آبادیاں مل کر نوزائیدہ اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے درپے ہوگئیں۔ ان کے لشکروں کے اجتماع کو ''الاحزاب'' کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں مردوں اور عورتوں کی سماجی اقدار بھی بیان ہوئی ہیں اور بہت سے دیگر امور بھی ارشاد کئے گئے ہیں۔ اسی سورۃ میں یہ حتمی فیصلہ بھی موجود ہے کہ محمدؐ بنی نوع انسان کے لئے اللہ کے آخری پیامبر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالم کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

33:1 اے نبی! اللہ کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے اور نہ منکرین حق کی بات سنیے اور نہ منافقین کی۔ وہ اللہ ہے جو ہر بات کا علم رکھتا ہے اور حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

33:2 آپ اس وحی کی پیروی کرتے رہیے جو آپ کا پروردگار آپ کو بھیجتا ہے۔ تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

33:3 (اے پیغمبرؐ! آپ) اپنی بہترین کوشش کے بعد اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ (کیونکہ اس کے قوانین کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔) اور تمہاری ہر طرح کی کارسازی کے لئے کافی ہوں گے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

33:4 اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اسی طرح تم لوگ جو اپنی بیویوں کو یونہی ماں کہہ بیٹھتے ہو۔ انہیں وہ تمہاری ماں نہیں بنا دیتا۔ اسی طرح جن بچوں کو تم پیار سے بیٹا کہتے ہو انہیں وہ تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنا دیتا۔ یہ باتیں تو بس تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اللہ ہمیشہ سچی اور محکم بات کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

[38:2-4, 2:226]

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

33:5 تم (اپنے منہ بولے بچوں کو) ان کے باپ کے نام ہی سے پکارا کرو۔ اللہ کے نزدیک یہی بات درست ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو وہ دین میں تمہارے بھائی بہن اور دوست ہیں۔ تم پر کچھ الزام نہیں اس بات پر جو تم بھول چوک سے کر گزرو۔ تم اپنی ان باتوں اور کاموں کے ذمہ دار ہو جو دلی ارادے کے ساتھ کرو۔ اللہ غفور اور رحیم ہے۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

33:6 (اس طرح کے اور رشتے داری کے تعلقات اپنی جگہ لیکن) اہل ایمان پر خود اپنی جانوں سے زیادہ حق نبی کا ہے اور ان کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں ہیں۔ قانون الٰہی کے مطابق قریبی رشتے دار دیگر اہل ایمان اور مہاجرین کے مقابلے میں آپس میں ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں البتہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہ بات بھی اس واضح کتاب میں صاف صاف لکھ دی گئی ہے۔ [48:10, 33:53, 9:111, 4:11, 2:180]

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

33:7 (پیغمبر کا اہل ایمان کے ساتھ خصوصی تعلق ایک عہد ہے۔) اور ہم نے یہ عہد تمام انبیاء سے لیا۔ آپ سے نوح اور ابراھیم سے، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی یہ پختہ عہد لیا گیا۔ [3:80]

ع 1 17 لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

33:8 اے لوگو! جو ایمان کی زندہ مثال بننا چاہیں وہ سچائی کو عام کرنے کی ذمہ داری نبھائیں اور جو لوگ سچائی کی مخالفت کریں ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ

33:9 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو۔ (غزوہ احزاب میں) اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب لشکر تم پر حملہ آور ہو گئے تھے تو ہم نے ان پر آندھی کا طوفان بھیجا یعنی ایسے لشکر جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے۔ جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ انہیں دیکھنے والا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۞

33:10 جب وہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے حملہ آوار ہوئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل دہشت زدہ ہو گئے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچ رہے تھے۔ [29:2, 9:16, 3:143, 2:214]

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۞

33:11 اس موقع پر مومن آزمائے گئے اور شدید طور پر ہلائے گئے۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۞

33:12 اور منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں کھوٹ تھا، کہنے لگے کہ اللہ اور رسول نے ہم سے دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۞

33:13 ان میں سے ایک گروہ نے یہ بھی کہا کہ اے مدینہ والو! تمہارے قدم یہاں ٹک نہیں سکتے لہٰذا واپس لوٹ جاؤ اور ان میں ایک گروہ پیغمبر سے واپس جانے کی اجازت مانگنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے وہ تو صرف فرار کا بہانہ چاہتے تھے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۞

33:14 اگر دشمن ہر طرف سے داخل ہو جاتا اور اہل ایمان کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے کو کہتا تو وہ فساد کر گزرتے اور کم ہی

جھجکتے۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝

33:15 یہ لوگ پہلے اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پسپائی اختیار نہیں کریں گے۔ اللہ سے کئے گئے ہر وعدے کی ذمہ داری (انسان پر) عائد ہوتی ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

33:16 (اے پیغمبرؐ!) ان سے کہہ دیجئے "اگر تم موت سے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو یہ فرار ہرگز تمہارے کام نہیں آئے گا۔ زیادہ سے زیادہ تم کچھ دن اور دنیا کے فائدے اٹھالو گے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

33:17 ان سے کہیے کہ اگر تم اللہ اور اس کے نظام حیات سے بغاوت کرتے ہو تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم اس کی رحمت کے لائق بنو تو کون اس رحمت کو ہٹا سکتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

33:18 اللہ تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو لوگوں کو روکتے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ پھر کم ہی لوگ ہیں جو میدان جنگ کی سختی جھیلنا چاہتے ہیں۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

33:19 یہ تم اہل ایمان سے تعاون میں بڑی تنگ دلی سے کام لیتے ہیں۔ جب خوف و خطر کا وقت آتا ہے تو (اے پیغمبرؐ) آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ کیسے وہ آپ کی طرف نگاہیں جماتے ہیں۔ ان کی آنکھیں پھرتی ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو پھر جب خوف جاتا رہے تو بڑی تیز زبانوں سے اپنے کارنامے بیان کرتے ہیں تاکہ مال غنیمت میں انہیں بڑے حصے ملیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہی نہ تھے۔ لہٰذا اللہ نے ان کا زندگی بھر کا کیا کرایا رائیگاں جانے دیا۔ اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ع 12 18

33:20 (دشمن پسپا ہو چکا لیکن) یہ لوگ ابھی تک سمجھتے ہیں کہ دشمن کے متحدہ لشکر گئے نہیں اور اگر لشکر واپس آ جائیں تو یہ چاہیں گے کہ کاش! صحرا میں بدوؤں کے ساتھ جا بیٹھیں اور وہیں سے تمہارے بارے میں خبریں حاصل کریں۔ اگر یہ تمہارے ساتھ بھی ہوں تو ان میں تھوڑے ہی لوگ ہیں جو جنگ میں شریک ہوتے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

33:21 (تم نے دیکھا کہ سخت مصائب میں رسولؐ کتنے ثابت قدم رہے۔) یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول کا طرز عمل بہترین مثال ہے یعنی ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت سے ملنے کی امید رکھتا ہو اور اللہ کے قانون کو ہمیشہ یاد رکھے۔ [60:4]

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝

33:22 جب اہل ایمان نے ان لشکروں کو دیکھا تھا تو انہوں نے بلا تامل کہہ دیا تھا کہ اللہ اور رسول نے اس موقع سے آگاہ کر دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس طرح ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں مزید اور اضافہ ہو گیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

33:23 یہ مومنین ایسے جوان مرد ہیں کہ اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو اس معرکے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں اور باقی ہمہ وقت اس کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے اپنے قول و فعل میں ذرا تبدیلی نہیں کی۔ [9:111]

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

33:24 تاکہ اللہ صادق لوگوں کو ان کی سچائی کا بہترین اجر عطا کرے۔ وہ منافقوں کو اپنے قانون کے مطابق سزا دے گا البتہ ان میں جو لوگ اپنی غلط روش سے تائب ہو کر اصلاح کر لیں گے تو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا، مہربان

ہے۔[33:8]

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

33:25 وہ جو حملہ آور منکرین حق تھے انہیں اللہ نے پسپا کر دیا اور وہ غصے میں بھرے ہوئے کچھ فائدہ حاصل نہ کر سکے اور اللہ جنگ میں اہل ایمان کے لئے کافی ہوا۔ اللہ بہت قوتوں والا غلبے کا مالک ہے۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝

33:26 اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی انہیں ان کے مضبوط قلعوں سے باہر نکال دیا گیا۔ اور ان کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیا پھر تم نے ان میں سے ایک فریق کو (جو جنگ میں دشمن کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔) قتل کر دیا اور دوسرے گروہ کو قید کر لیا۔ [مدینہ کے یہودی قبیلے مسلمانوں سے معاہدہ کر چکے تھے کہ وہ ہر ممکنہ جنگ میں دشمنوں کا ساتھ نہیں دیں گے۔]

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَــُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ع 3 7 19

33:27 اس طرح اللہ نے تمہیں ان کی سرزمین، مکانات اور ان کے مال و جائداد کا مالک بنا دیا۔ اسی طرح اللہ تمہیں ان سرزمینوں کا بھی مالک بنا دے گا جن پر ابھی تم نے قدم نہیں رکھا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر بات اس کے قانون کے مطابق ظہور میں آتی ہے۔ [24:55]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

33:28 [یہ تو تھا بیرونی خطرے کا دفاع۔ اب اپنے معاشرے کی تعلیم و تربیت کی ابتدا پیغمبرؐ اپنے گھر سے کریں۔] اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش چاہتی ہو تو میں تمہیں کافی مال و متاع دے کر نہایت اچھے طریقے سے رخصت کر دیتا ہوں۔ [حضور اکرمؐ اور صحابہ کرام مملکت کے خوشحال ہو جانے کے باوجود اپنے لئے بیت المال سے صرف اتنی تنخواہ قبول کرتے تھے جو مدینہ کے ایک عام مزدور کی آمدنی ہوتی تھی۔ 33:51]

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

33:29 اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کی طلب گار ہو تو تم جیسی نیک بیویوں کے لئے اللہ نے اجر

عظیم تیار کر رکھا ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝

33:30 اے نبی کے گھرانے کی عورتو! (تمہیں اوروں کے لئے مثال بننا ہے اس لئے) تم میں سے کوئی ناشائستہ حرکت کرے گی تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔ اللہ کے قانون میں یہ بات ذرا مشکل نہیں۔

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ۝ ع 22 آیت 31

33:31 اسی طرح جس نے تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اور معاشرے کی اصلاح کے کام کئے تو اسے ہم دگنا اجر عطا کریں گے۔ ہم نے ایسی خاتون کے لئے رزق کریم تیار کر رکھا ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

33:32 اے نبی کے گھرانے کی عورتو! ایسا اس لئے ہے کہ تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو لہٰذا تمہیں زیادہ احتیاط کرنی ہوگی۔ مثلاً یہ کہ (کسی غیر محرم سے بات کرو) تو اپنی آواز اتنی نرم نہ کرو کہ اگر کسی ایسے شخص کے دل میں کھوٹ ہے وہ کوئی جھوٹی امید پیدا نہ کر لے۔ ہمیشہ وقار کے ساتھ بات کیا کرو۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۝

33:33 اور اپنے گھروں میں بھی وقار کے ساتھ رہا کرو۔ وہ جو دور جاہلیت میں عورتیں اپنا حسن و جمال دکھاتی پھرتی تھیں اس سے دور رہو۔ صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے حسن کردار کے خلاف کوئی عمل صادر نہ ہو اور یہ کہ نبی کا گھرانہ پاکیزہ زندگی کی مثال بن کر رہے۔

وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝ ع 7 1

33:34 ان مقاصد کے لئے اللہ کے ان احکام کو اور حکمت کی باتوں کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں دہرائی جاتی ہیں۔ اللہ ہر کام پر نظر رکھتا اور پوری طرح باخبر ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآىِٕمِیْنَ وَالصّٰٓىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

33:35 (کردار کی پاکیزگی مردوں اور عورتوں پر یکساں لازم ہے۔) یاد رکھو کہ اللہ ان مردوں اور عورتوں کو اپنی مغفرت کی حفاظت میں رکھے گا اور اجر عظیم سے نوازے گا جو احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے رکھیں۔ ان احکام پر دلی یقین رکھیں۔ انکساری کا رویہ اختیار کریں۔ صداقت کو اپنا شعار بنائیں۔ مشکلات کا مقابلہ ثابت قدمی سے کریں۔ لوگوں کے کام آتے رہیں۔ اپنے مال کو ضرورتمندوں پر خرچ کریں۔ اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔ اپنی پاکدامنی کی حفاظت کریں اور ہر قدم پر اللہ کے احکام کو سامنے رکھیں۔ [3:195, 4:124, 9:111]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

33:36 یہ کسی مومن اور مومنہ کا کام نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ صادر کر دے تو وہ اس کام کے بارے میں اپنا اختیار جتائیں۔ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ بہت دور کی کھلی گمراہی میں جا پڑا۔ اللہ اور رسول کا فیصلہ حرف آخر ہوتا ہے جس کے بعد اہل ایمان کو اس بارے میں کوئی اختیار نہیں رہتا۔ [4:65]

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

33:37 (البتہ ذاتی معاملات میں اہل ایمان ادب کے ساتھ نبیؐ سے اختلاف رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اے پیغمبرؐ! یاد کیجئے جب آپ نے اس شخص سے جسے اللہ نے بھی نوازا تھا اور آپ نے بھی نوازا تھا یہ کہا تھا کہ اپنی بیوی سے رشتہ جوڑے رکھو اور اس طرح اللہ کے قوانین کا خیال رکھو۔ تمہیں کوئی مسئلہ درپیش ہے تو اپنے دل میں چھپا کر مت رکھو کیونکہ طلاق کی صورت میں اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں یہ فیصلہ ظاہر کرنا پڑے گا۔ تم لوگوں سے ڈرتے ہو جبکہ تمہیں اللہ کا خوف چاہیے لیکن اس شخص نے آپ کے مشورے کو نہ مانا اور اپنی بیوی سے قطع تعلق کر لیا پھر تم میں سے ایک شخص نے (جو طلاق دینے والے کا منہ بولا باپ تھا) اس عورت سے شادی کر لی۔ اصول یہ ہے کہ اہل ایمان پر کچھ الزام نہیں اگر وہ اپنے منہ بولے بیٹوں کی طلاق یافتہ عورتوں سے شادی کر لیں۔ تو یہ بات اللہ کے قانون کے عین مطابق تھی۔ [33:4, 4:23] نکاح صرف حقیقی بیٹے کی بیوی سے ناجائز ہے۔ اس آیت میں زید سے مراد مدینہ کے کوئی صحابی ہیں نہ کہ رسولؐ کے منہ بولے بیٹے۔ یہ بات لائق توجہ ہے کہ قرآن میں رسولؐ کے کسی اہل خانہ کا یا صحابی کا نام درج نہیں کیا گیا۔ اردو میں بھی فلاں شخص کو "زید بکر عمر" کہہ لیتے ہیں۔)

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾

33:38 یہ اگلے وقتوں سے اللہ کا قانون چلا آیا ہے کہ وہ اپنے نبی پر کوئی فرض عائد کردے تو نبی اسے کبھی مشکل نہیں سمجھتا۔ اس طرح اللہ کا قانون (انبیاء کے ہاتھوں سے) ٹھیک ٹھیک پورا ہو کر رہتا ہے۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

33:39 جن ہستیوں نے بھی اللہ کے پیغامات کو لوگوں تک پہنچائے وہ صرف اسی کا خوف رکھتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اعمال کا حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

ع 5 6 2 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

33:40 اور محمد تم میں سے کسی لڑکے کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ (انبیاء کا سلسلہ آپ پر ختم ہے۔) یہ اس اللہ کا فیصلہ ہے جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ [اللہ کا آخری پیغام قرآن میں محفوظ ہو گیا لہٰذا اب کسی ایسے شخص کے بھیجے جانے کی ضرورت نہیں رہی جو وحی الہام اور کشف کے ذریعے اللہ سے مکالمہ پائے۔]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ﴿۴۱﴾

33:41 (کیونکہ اب نبوت کا اختتام کر دیا گیا۔) اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو اب یہ تمہارا فریضہ ہے (کہ نبیؐ کے بعد)۔ اللہ کے احکام کو یاد رکھو اور انہیں مسلسل لوگوں تک پہنچاتے رہو۔ [35:32, 3:110]

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

33:42 اور اس فریضے میں صبح و شام کوشش کرتے رہو۔ [سباح = پوری کوشش کرنا = لمبے ہاتھوں سے تیرنا 48:9]

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

33:43 اللہ ہی ہے جو تمہاری تائید کرے گا اور ملائکہ یعنی کائناتی قوتیں بھی تاکہ وہ تمہیں زندگی کے اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آئے۔ وہ اہل ایمان پر خاص طور پر مہربان ہے۔ [9:103, 2:155, 14:15, 14:1, 33:56]

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

33:44 جس دن وہ اللہ سے ملیں گے تو وہ انہیں مکمل سلامتی سے خوش آمدید کہے گا اور انہیں اجر کریم سے نوازے گا جو اس نے پہلے ہی تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾

33:45 اے نبی ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے تا کہ آپ ایسا نظام قائم کر دیں جو تمام انسانوں کے اعمال کا نگراں ہو اور انہیں اس نظام کی پیروی کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کریں اور اس کی خلاف ورزی کے نتائج سے مطلع کریں۔ [2:143]

وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

33:46 (یہ رسولؐ) اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا چراغ منور ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

33:47 آپ اہل ایمان کو خوشخبری دیجئے کہ انہیں اللہ کی طرف سے بڑا فضل و کرم حاصل ہوگا۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ أَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

33:48 (اس راہ میں) منکرین اور منافقین کی بات نہ مانیے اور ان کی ایذا رسانی کی پرواہ نہ کیجئے۔ اللہ پر بھروسہ رکھئے کہ اللہ کافی کارساز ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

33:49 (یہ پاکیزہ معاشرہ مردوں اور عورتوں کے باہمی تعاون سے قائم ہوگا۔ دیکھئے آیات 2:228-241) اے اہل ایمان جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہیں کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت کا وقفہ پورا کرواؤ بلکہ انہیں حسب حیثیت مال و متاع دے کر انہیں نہایت احسن طریقے سے رخصت ہونے دو۔ [58:1, 33:49, 4:128, 4:35, 4:19, 4:3, 65:1-4, 2:228-336]

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۖ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

33:50 اے نبی! آپ کے لئے آپ کی وہی بیویاں حلال رکھی گئی ہیں جن سے آپ ان کے مہر ادا کر کے نکاح کر چکے ہیں اور جو نو مسلم عورتیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ آپ کی طرف پھیر لایا۔ اور خصوصاً آپ کے چچاؤں، پھوپھیوں، ماموؤں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور عموماً ہر وہ مومنہ عورت (جس کا ولی نہ ہو یا نا اہل

ہو) اگر وہ اپنی جان کو نبی کے سپرد کر دے۔ اس کے لئے نبی کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو اُس کا نکاح کرا دے۔ اے نبی! یہ اختیارات مخصوصہ مومنوں کے سوا صرف آپ کے لئے مختص ہیں۔ بیشک ہم نے (مذکورہ بالا الفاظ میں) ظاہر کر دیا ہے، جو کچھ ہم نے مومنوں پر اُن کی بیویوں اور نومُسلم مہاجرہ عورتوں کے متعلق فرض کیا ہے۔ اور یہ وضاحت اس لئے کی گئی ہے کہ اے رسول آپ کے لئے (ولی کی حیثیت سے نومسلم مہاجر اور لاوارث عورتوں کے نکاح کر دینے میں) کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔ (نیز اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ (مومنوں کی سابقہ غلطیوں کو) معاف کرنے والا مہربان ہے۔ [غفرہ =حفاظت= زرہ بکتر= ہیلمٹ]

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

33:51 اے نبی! مذکورہ بالا نومُسلم، مہاجرہ اور لاوارث خواتین میں سے جسے آپ اپنی ولائت کے لئے نہ چاہیں تو اُسے الگ کر دیا کریں۔ اور جسے چاہیں اپنی ولائت میں لے کر اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دیا کریں۔ اور جسے زمرہء ولائت سے الگ کر دیا ہو۔ اگر اُسے معاملہ کی تحقیق کے لئے پھر طلب فرمائیں۔ تو پھر بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ یہ گہری تحقیق کا انداز اس امر کے بہت ہی قریب ہے کہ ان میں آپ کی ولائت کی حقدار خواتین کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ غمگین نہ رہیں۔ اور جو کچھ آپ انہیں (عائلی زندگی کے لئے بیت المال سے) عطا کریں۔ وہ سب اس پر راضی ہو جائیں۔ اور (لوگو! یہ قانون تمہارے ہی انسداد کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ تمہارے ذہین تک کی باتوں کو جانتا ہے اور (دیکھ لو یہ قانون کس قدر علم و حکمت پر مبنی ہے) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب علم و حکمت ہے۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ ع 9 12 3

33:52 اے نبی! آپ کے لئے (اپنی منکوحہ عورتوں) کے سوا کوئی عورت حلال نہیں اور نہ آپ کے لئے یہ حلال ہے۔ کہ آپ ان کو دُوسری عورتوں کے ساتھ تبدیل کریں۔ خواہ آپ کو دوسری عورتوں کا حُسن اچھا لگتا ہو۔ اور خصوصاً وہ نومُسلم عورتیں بھی آپ کے لئے حلال نہیں ہیں جو آپ کی ولائت میں آ چکی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (بے سہارا عورتوں سمیت) ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

33:53 اے اہل ایمان! تم بن بلائے پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو سوائے اس کے کہ وہ تمہیں کھانے کی دعوت دیں لیکن وہ بھی اس طرح نہیں کہ تم وہاں پہلے ہی پہنچ کر کھانا پکنے کا انتظار کرنے لگو۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو ٹھیک وقت پر جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو باتوں میں جی لگا کر نہ سمٹے رہو بلکہ وہاں سے چلے آؤ۔ یہ بات پیغمبر کو تکلیف دیتی تھی لیکن وہ تم سے کہتے ہوئے شرماتے تھے۔ لیکن اللہ حق بات کہتے ہوئے نہیں شرماتا۔ اور اگر تمہیں پیغمبر کی بیوی سے کوئی سامان مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے لئے اور ان کے لئے پاکیزگی ءقلب کا باعث ہے۔ اللہ کے پیغمبر کو تکلیف دینا تمہارے لئے مناسب نہیں اور پیغمبر کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح نہ کرنا۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی اہم بات ہے۔ [وہ مومنوں کے مائیں ہیں 33:6]

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

33:54 (ان احکام پر دل سے عمل کرو) تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو یا دلوں میں چھپاتے ہو اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

33:55 عورتوں پر کوئی الزام نہیں۔ (اگر وہ بے تکلفی سے بات چیت کریں) اپنے باپوں سے، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں یا اپنی جیسی عورتوں سے یا اپنے خدمت گاروں سے۔ عورتیں اللہ کے احکام کو پیش نظر رکھیں۔ بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ [24:31]

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

33:56 اللہ اور اس کے ملائکہ پیغمبر کے فریضے (مشن) کی تائید کرتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو تم بھی ان کے فریضے یعنی مشن کی عملی تائید کرو اور خوش دلی سے پیغمبر کی فرمانبرداری کرو۔ [33:43, 7:157, 4:65]

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

33:57 جولوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔ان کے لئے اللہ نے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔[لعنت = رحمت سے دوری = اللہ اور رسول کو ایذا = نظام الٰہی کے لئے باعث نقصان بننا۔]

ع 7/4 وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

33:58 جولوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بلا وجہ الزامات سے ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور بڑے جرم کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

33:59 اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (جب باہر نکلیں تو) اپنے گرد چادر پہن لیا کریں۔ یہ معمولی سی بات ہے لیکن اس طرح وہ (نیک بیبیوں کی حیثیت سے) پہچانی جا سکیں گی۔اور کوئی انہیں تنگ نہ کرے گا۔اللہ کے قانون کے مطابق یہ طریقہ ان کے لئے حفاظت و رحمت کا باعث ہوگا۔

لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

33:60 اس کے بعد بھی اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خباثت ہے اور جو شہر میں خوف کا ماحول طاری کرنا چاہتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو یہ تھوڑے عرصے بعد آپ کے قرب و جوار میں رہنے دیئے نہیں جائیں گے۔

مُّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ معانقہ 12

33:61 انہیں شہریت کے حقوق حاصل نہیں رہیں گے اور پھر جہاں پائے جائیں گے پکڑے اور قتل کر دیئے جائیں گے۔[ان آیات پر غور کیجئے، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں زنا بالجبر کی سزا مقرر نہیں ہے۔ یہاں صرف راہ چلتی عورتوں کو چھیڑنے کی کتنی سخت سزا مقرر ہے۔]

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

33:62 (معاشرے میں خوف و دہشت طاری کرنے والوں کے لئے) ہمیشہ سے اللہ کا قانون یہی چلا آیا ہے اور آپ اللہ کے قانون میں کبھی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝

33:63 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ انقلاب (جس میں امن وامان ہوگا) کب آئے گا؟ کہہ دیجئے کہ اس کا ٹھیک ٹھیک وقت صرف اللہ جانتا ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ انقلاب کی وہ گھڑی بالکل نزدیک ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۙ

33:64 اللہ نے ان منکرین حق کو زندگی کی خوشگواریوں سے محروم کر دیا ہے اور ان کے لئے (جنگ کی) بھڑکتی ہوئی آگ تیار ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۚ

33:65 اس آگ سے وہ دنیا اور آخرت سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ وہ نہ کوئی چارہ گر پائیں گے نہ مددگار۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

33:66 وہ اس دن تباہی کی آگ میں منہ کے بل جھونک دیئے جائیں گے اور کہیں گے اے کاش! ہم نے بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

33:67 وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم اپنے لیڈروں کی اور بڑے بڑے سرداروں کی اطاعت کیا کرتے تھے لیکن انہوں نے ہمیں راہ سے بھٹکا دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ ع ۱۰

33:68 اے ہمارے رب! ان کو دگنا عذاب دے اور انہیں اپنی رحمت سے دور کر دے۔ [16:25, 14:28]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

33:69 اے اہل ایمان! (اگر بابرکت معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہو تو) تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو قدم قدم پر اذیت دی تو اللہ نے انہیں لوگوں کی اذیت سے محفوظ رکھا۔ اللہ کے نزدیک ان کا مقام بہت بلند تھا۔ [5:24, 2:55]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ

33:70 اے اہل ایمان! احکام الٰہی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور سیدھی دوٹوک بات کیا کرو۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

33:71 ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے سب کام سنوار دے گا۔ اور تمہیں انسانیت میں پیچھے رہ جانے سے بچا لے گا۔ جس

نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اسے عظیم الشان کامیابی ملی۔ [یہ آخری ارشاد قوموں پر بھی صادق آتا ہے۔ 53:32, 42:37, 4:31]

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾

33:72 دیکھو! ہم نے اطاعت کی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔ وہ نافرمانی کے خوف سے کبھی اس امانت میں خیانت نہیں کرتے۔ ایک انسان ایسا ہے جسے ارادہ و اختیار دیا گیا جو اس امانت میں خیانت کرتا ہے۔ وہ بغیر سمجھے خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ [جس طرح حرام کے معنی ناجائز ہیں اور بالکل مخالف لفظ مقدس بھی اسی طرح حمل امانت کے معنی امانت کا بار اٹھانا بھی ہے اور اس میں خیانت بھی۔]

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع 9 5 6

33:73 بالآخر اللہ منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (ان کے اعمال کے منطقی نتیجے کے طور پر) سزا دے گا اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو مہربانی سے نوازے گا۔ وہ اللہ جو غفور بھی ہے اور رحیم بھی۔

سورة سبا

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 34 ویں سورۃ ہے اور اس میں 54 آیات ہیں۔ قوم سبا کی تاریخ کا کچھ ذکر سورۃ نمبر 27 "النمل" میں آ چکا ہے۔ قوم سبا نے آج کے یمن ایتھوپیا، صومالیہ اور ملحقہ علاقوں میں 115 ق۔م تک صدیوں ایک شاندار سلطنت قائم رکھی۔ تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلطنت پر بادشاہ نہیں بلکہ ہمیشہ کوئی ملکہ حکمران رہی۔ 950 ق۔م کے اطراف میں جو سلیمانؑ کا زمانہ ہے سلطنت سبا پر ملکہ بلقیس کی حکمرانی تھی۔ اس سلطنت میں سورج دیوتا کی پرستش کے لئے جا بجا بت خانے بنے ہوئے تھے۔ سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس کو توحید کی دعوت دی جو اس کے اور اس کے درباریوں نے سوچ سمجھ کر قبول کر لی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

34:1 کائنات کا عظیم الشان نظم وضبط اس بات کا زندہ گواہ ہے کہ جس اللہ نے یہ کارخانہ بنایا ہے اور جو اس کا مالک ہے تمام حمد وستائش اس کے لئے ہے۔ وہ حکمت والا ہر چیز اور عمل سے باخبر ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝

34:2 وہ خوب جانتا ہے کہ زمین میں کیا داخل ہوتا ہے اور اس میں سے کیا بن کر نکلتا ہے اور بلندیوں سے کیا نیچے آتا ہے اور کیا بلندیوں پر مرحلے وار چڑھتا ہے۔ یہ سب اس لئے ممکن ہے کہ وہ پروان چڑھانے والا رحیم اور تخریب سے محفوظ رکھنے والا غفور ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

34:3 جو لوگ حقائق کا انکار کرتے ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم پر انقلاب کی گھڑی کبھی نہیں آئے گی۔ کہہ دیجئے میرے پروردگار کی قسم وہ گھڑی تم پر ضرور آئے گی۔ وہ ہر اس چیز کا علم رکھتا ہے جو ابھی پردہ غیب میں ہے۔ کوئی چیز کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں خواہ وہ ایٹم کے برابر ہو یا اس سے چھوٹی یا اس سے بڑی اور کہیں بھی ہو بلندیوں میں یا پستیوں

میں۔ یہ سب (قانون مکافات کی) روشن کتاب میں لکھا جاتا ہے۔ (جو اہل بصیرت کے سامنے کھلا ہے) [روشن کتاب = اللہ کا قانون مکافات۔ ساعت سے مراد انقلاب کی گھڑی ہے اور یوم قیامت بھی۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آج کے علوم کے مطابق ''ذرۃ'' کا درست ترجمہ ایٹم ہوسکتا ہے۔ پھر دیکھئے کہ اس آیت میں ایٹم سے چھوٹی چیز کی بات ہو رہی ہے۔ 20 ویں صدی سے پہلے الیکٹرون، پروٹون وغیرہ کو کون جانتا تھا؟]

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

34:4 اللہ کا بنایا ہوا قانون مکافات کا ٹھوس نظام اس لئے ہے تاکہ جو لوگ اللہ کے قوانین کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں، اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین صلہ عطا کرے۔ یہی لوگ ہیں جن کی شخصیت تخریب سے محفوظ رہے گی اور انہیں رزق کریم عطا کیا جائے گا۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

34:5 لیکن وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ہماری آیات کو بے مقصد ثابت کردیں۔ وہ خود ایک ایسی تباہی میں پکڑے جائیں گے جس میں انہیں ذرا قرار نہ ملے گا۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

34:6 اور وہ لوگ جو علم و بصیرت سے کام لیتے ہیں وہ صاف دیکھ لیتے ہیں کہ آپ کے رب کی جانب سے سراپا حق نازل ہوا ہے جس پر عمل کرنے سے تعمیری نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور یہ پیغام بڑی عظمتوں والے اور حمد و ستائش والے اللہ کی راہ دکھاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

34:7 اور جو منکرین حق ہیں وہ کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی میں ریزہ ریزہ ہو کر مل جاؤ گے تو اس کے بعد بھی تم نئے سرے سے پیدا ہو گے۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝

34:8 یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا وہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے قانون مکافات والی اخروی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے وہ اتنی دور کی گمراہی میں چل رہے ہیں جس کا انجام تباہی ہوگا۔ [ازل سے قانون قدرت ہے کہ جیسا بوو گے ویسا کاٹو گے۔]

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝

34:9 کیا انہوں نے غور نہیں کیا اس پر جو کائنات میں تھوڑا سا انہیں سامنے دکھائی دیتا ہے اور بہت کچھ جو ان کی نظروں سے دور ہے۔ کائنات میں موت وحیات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارے قانون کے مطابق زمین میں ایسا زلزلہ آسکتا ہے جس میں دھنس کر وہ برباد ہو جائیں یا بلندیوں سے ٹوٹنے والا شہاب ثاقب ان پر آگرے۔ اللہ کے ہر بندے کے لئے جو سچائی کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہو تو نظام کائنات میں حقیقت تک پہنچنے کی نشانی موجود ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝

34:10 (ان لوگوں جیسی باتیں قوم سبا کے لوگ بھی کیا کرتے تھے جو داؤدؑ اور سلیمانؑ کے ہم عصر تھے۔) ہم نے اپنی جناب سے داؤد پر خاص فضل کیا تھا۔ ملک کے بڑے بڑے سرداروں اور قبیلہ "طیر" کے شہسواروں پر ان کی حکومت تھی اور ہم نے داؤد کو لوہا نرم کرنا سکھا دیا تھا۔ [انہیں لوہے کی ٹیکنالوجی پر دسترس حاصل تھی۔ 27:15, 2:251]

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

34:11 (انہیں کہہ دیا تھا کہ) لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناؤ۔ یہ تمام سامان جنگ انسانیت کی اصلاح کے لئے استعمال کرو۔ جو کچھ تم کرو گے میں دیکھتا رہوں گا۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

34:12 اور سلیمان کو ہم نے جہاز رانی کا علم عطا کیا تھا۔ وہ مہینہ بھر اپنی منزل تک جاتے ایک مہینے کی مسافت طے کر کے واپس آ جاتے اور ہم نے انہیں تانبے اور معدنیات فراوانی سے عطا کئے تھے۔ صحرائی اور پہاڑی قبیلے ان کے زیر حکومت تھے جو اپنے رب کے حکم سے ان کے تابع فرمان تھے۔ ان میں سے اگر کوئی ہمارے قانون کی خلاف ورزی کرتا تو اسے ہمارے ہی قانون کے مطابق سخت سزا دی جاتی۔ [38:37, 21:82]

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝

34:13 سلیمان جو چاہتے یہ ملازم ان کے لئے بنا دیتے تھے۔ بڑے بڑے قلعے، مجسمے، بڑے بڑے تالاب، جو زمین میں گہرے گڑے ہوئے ہوتے۔ اے آل داؤد! ان نعمتوں کو ہمارے قانون کے مطابق استعمال کرو۔ شکر کرنے کا

یہی طریقہ ہے۔ کم ہی میرے بندے ایسے ہیں جو اللہ کی نعمتوں کا درست استعمال کرتے ہیں اور ضرورتمندوں کو عطا کرتے ہیں اور اس طرح اپنے پروردگار کے شکرگزار ہوتے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۞

34:14 جب سلیمان کی وفات ہوگئی تو ان کا جانشین انسانیت کے معیار پر ذرا بھی پورا نہ اترا جو اپنے باپ دادا کی عمدہ وراثت کو گویا کھا گیا۔ جب وحشی قبائل کو معلوم ہوا تو (انہوں نے کمزور جانشین کے خلاف بغاوت برپا کردی۔) اور کہنے لگے کہ اگر انہیں پہلے معلوم ہو جاتا تو اس نئے بادشاہ کی ذلت آمیز خدمت کا دکھ نہ اٹھاتے۔ [سلیمانؑ کے اس بیٹے کا نام ''رہوبام Rehobam'' تھا۔ اس کے دور میں ہی بنی اسرائیل کے دس قبیلے قوم سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ (تورات۔ سلاطین)]

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۞

34:15 وہ جو قوم سبا تھی ان کے گھر اور ان کی سرزمین حیرت کی علامت تھے۔ ایسی وادی میں سرسبز و شاداب باغ دائیں بائیں لہلہاتے تھے۔ ان سے کہا گیا اپنے پروردگار کا عطا کیا ہوا سامان کھاؤ، پیو، اس سے لطف اندوز ہو لیکن ان نعمتوں کو صحیح استعمال میں لاکر دوسروں تک پہنچا کر اس کے شکرگزار رہو۔ دیکھو تمہیں کتنی پاکیزہ سرزمین اس رب نے عطا کی ہے جو خطاؤں کا درگزر کرنے والا، حفاظت کرنے والا ہے۔

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ۞

34:16 لیکن وقت کے ساتھ انہوں نے ان اقدار سے منہ پھیر لیا پھر ہمارے قانون کے مطابق عارم کا سیلاب آیا جس سے ان کے باغات تباہ و برباد ہو گئے اور ان کی جگہ ہم نے دو جھاڑیوں بھرے باغ اگا دیئے جن میں کچھ جھاؤ کے درخت ہوتے تھے اور کچھ بیری کے۔ [قوم سبا دریاؤں پر جو بند باندھا کرتی تھی ان میں معارب کا بند تھا جس کے آثار آج تک یمن میں موجود ہیں۔ وہ کم از کم دو میل لمبا اور 120 فٹ اونچا تھا۔ اس بند کے ٹوٹ جانے سے جو سیلاب آیا اسے تاریخ میں ''سیل عارم'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔]

ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۞

34:17 اس طرح انہیں قوانین الٰہی کو نظر انداز کرنے کا صلہ ہم نے دیا۔ کیا ہم ناشکروں کے سوا بھی کسی کو سزا دیا کرتے ہیں؟

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝

34:18 پہلے ان کے ملک یمن سے لے کر ہم نے برکت والے علاقے تک بارونق شہر آباد کر رکھے تھے اور اس پُرامن راہ میں قافلے دن رات محفوظ رہتے تھے۔ ہر منزل پر سرائیں بنی ہوئی تھیں۔ [برکت والا علاقہ = شام و فلسطین۔ یمن سے یروشلم کے راستے پر 700 سرائیں تھیں جن پر دن رات مسافروں کی حفاظت کا انتظام تھا۔ اپنے دور کی سب سے خوشحال سلطنت کا بہت سے ایشیائی اور افریقی ممالک سے تجارتی رابطہ تھا۔ سلطنت سبا میں لوگ دو طبقوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے تھے۔ بہت امیر اور بہت غریب۔]

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

34:19 اب ان کا مزاج ایسا ہو گیا کہ وہ کہنے لگے اے ہمارے رب! ہمارے سفر کی منزلوں کو اور لمبا کر دے۔ (یعنی وہ دوسرے ملکوں پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔) ان کی بستیاں ویران ہونے لگیں کیونکہ وہ اپنے ہی لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ بالآخر ہم نے انہیں تاریخ کا ایک باب بنا دیا اور وہ قوم دنیا میں ادھر ادھر بکھر کر رہ گئی۔ قوم سبا کی داستان میں ہر اس قوم کے لئے سیکھنے کے سبق ہیں جو مشکلات کا مقابلہ ثابت قدمی سے کرے اور اللہ کی نعمتوں کو صحیح استعمال میں لائے۔ [ہر قوم کو قدرتی آفات سے حفاظت کا انتظام کرنا چاہیے اور ایسا معاشرہ استوار کرنا چاہیے جس میں اللہ کی نعمتیں سب تک پہنچتی رہیں۔]

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

34:20 دیکھو کہ ابلیس نے جو کہا تھا کہ وہ سب لوگوں کو بہکائے گا اور وہ اس کے پیچھے چلیں گے سوائے ایک گروہ کے جو ایمان پر قائم رہے گا۔ اس نے اپنا کہا سچ کر دکھایا۔ [17:62, 7:17]

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ ع 2 12 8

34:21 یہ اس کے باوجود ہوا کہ ابلیس کو انسانوں پر کوئی زور نہ تھا لیکن (اختیار و ارادہ انسانوں کے لیے ہمارا قانون

ہے کہ) جو چاہے وہ قانون مکافات کی اخروی زندگی پر ایمان لا کر اچھے کام کرے اور جو چاہے وہ اس کے بارے میں شک وشبہ کی زندگی گزار دے تمہارا رب ہر شے، ہر بات ہر کام پر نگاہ رکھتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝

34:22 ان لوگوں سے جو گمان کرتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ بھی صاحب اختیار ہستیاں ہیں، کہہ دیجئے کہ ذرا ان کو بلاؤ (اور پوچھو) وہ تو آسمان اور زمین میں ایک ذرّے کی مالک نہیں۔ نہ ان میں ذرا شرکت رکھتے ہیں نہ ان میں کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

34:23 دیکھو! کسی کی سفارش اللہ کی بارگاہ میں کام نہ دے گی۔ بس اتنی اجازت ہوگی کہ کوئی اس کی عدالت میں سچی گواہی دے۔ جب ان گواہوں کے دل قرار پائیں گے تو لوگ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہیں گے "الحق" سراپا سچ کہ وہ عالی رتبہ عظیم الشان ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

34:24 ان سے کہیے کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے سامان حیات عطا کرتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ۔ (یہ سب عطا کرتا ہے تو تم معاشرے میں اونچ نیچ کیوں پیدا کرتے ہو۔) اب ہم ہیں یا تم ہو سوچو کون سیدھے راستے پر ہے اور کون کھلی گمراہی میں۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

34:25 فرما دیجئے کہ ہمارے کئے دھرے کی پرسش تم سے نہ ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کا ذمہ دار ہمیں ٹھہرایا جائے گا۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝

34:26 یہ بھی کہہ دیجئے کہ ہمارا پروردگار ہم کو (میدان جنگ میں) جمع کرے گا اور پھر ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے گا۔ اس کا ہر فیصلہ سچا ہوتا ہے کیونکہ وہ صاحب علم ہے۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

34:27 کہیے مجھے وہ لوگ تو دکھاؤ جن کو تم نے اللہ کا شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے۔ بالکل نہیں، صرف اللہ ہی

بڑی قوتوں اور حکمتوں والا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

34:28 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ آپ انہیں بھلائی کے خوشگوار اور برائی کے ناگوار نتائج سے آگاہ کریں۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ [34:26]

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

34:29 وہ آپ سے پوچھیں گے کہ اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ (کہ میدان جنگ میں ہمارے جمع ہونے کا) یہ واقعہ کب برپا ہوگا؟

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ع ۴ النصف

34:30 ان سے کہہ دیجئے کہ اس کے لئے ایک مہلت کا وقفہ مقرر ہے پھر وہ دن آنے میں نہ ایک گھڑی نہ تم پیچھے کر سکو گے نہ آگے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝

34:31 جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے کہتے رہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے نہ اس سے پہلی کتابوں کو۔ ذرا آپ تصور کریں کہ یہ اپنے رب کے آگے کس طرح سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے سے بحث میں پڑے ہوں گے۔ عام لوگ جو زمین میں کمزور تھے اپنے متکبر لیڈروں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور اس پیغام حق پر ایمان لے آتے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝

34:32 ان کے متکبر لیڈر کمزوروں کو جواب دیں گے ہم تمہیں راہ راست سے کیسے روک سکتے تھے جبکہ وہ تمہارے سامنے روشن ہو چکی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ تم خود ہی مجرم تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

34:33 پھر کمزور عوام اپنے بڑوں سے کہیں گے نہیں بلکہ تم رات دن ایسی چالیں چلتے رہتے تھے اور معاشرے میں

ایسے دستور پھیلاتے رہتے تھے کہ ہم اللہ الٰہ واحد سے انکار کر دیں اور اس کے مقابلے میں اوروں کو معبود بنالیں۔ جب یہ بڑے اپنے سامنے عذاب کو تیار دیکھیں گے تو وہ محسوس کریں گے کہ ان کی چالبازیاں ان کی گردنوں کے طوق بن گئی ہیں۔ یہ سب ان کے اپنے کئے دھرے کا انجام ہوگا۔[33:67 دنیا اور آخرت میں یہ صورتحال انہیں پیش آئے گی۔]

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

34:34 جب بھی ہم نے کسی بستی میں اپنی طرف سے ایک آگاہ کر دینے والا بھیجا تو اس قوم کے دولت مند طبقے نے جو دوسروں کی محنت پر عیش و عشرت کیا کرتا تھا یہی کہا کہ جو پیغام تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

34:35 وہ یہ بھی کہتے تھے کہ ہم لوگ تو بڑے زور آور ہیں۔ کثیر مال، جائداد اور اولاد رکھنے والے۔ ہمیں کون ہاتھ لگا سکتا ہے؟ (یا عذاب دے سکتا ہے۔)

ع 4 10 قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

34:36 (اے پیغمبرؐ!) اپنے مخاطبین سے کہہ دیجئے کہ سامان حیات کی کشادگی اور تنگی میرے پروردگار کے قوانین کے مطابق ہوتی ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے۔ (اور سمجھتے ہیں کہ نظام کیسا ہی ہو دھاندلی سے کام چل جاتا ہے۔)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

34:37 نہ تمہارے مال و جائداد اور نہ تمہاری اولاد تمہیں ہمارا مقرب بنا سکتا ہے۔ ہمارا مقرب تو وہ ہے جو ہمارے احکام کی صداقت پر یقین رکھے اور معاشرے کی صلاحیت میں اضافہ کرے۔ ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دوہرا اجر ملے گا۔ (اس دنیا میں خوشحالی اور اپنی شخصیت کا ارتقا) اور آخرت میں وہ امن و سکون کے محلوں میں مقیم ہوں گے۔ [25:75]

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

34:38 اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو بے بس کر دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں وہ خود اپنی تباہی کا سامنا کریں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

34:39 فرما دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے قانون کے مطابق اپنے بندوں کا رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے لیکن بہر صورت تم جو چیز بھی اوروں پر خرچ کرو گے وہ بہترین طریقے سے تمہیں لوٹا دی جائے گی۔ [2:261]

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾

34:40 (لوگوں نے اپنے اپنے معبود گھڑ رکھے ہیں۔) جس دن سب لوگ جمع کئے جائیں گے تو ملائکہ سے پوچھا جائے گا کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کیا کرتے تھے؟

قَالُوا سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

34:41 وہ کہیں گے آپ کی شان نہایت بلند ہے اور سب کو چھوڑ کر ہمارے آقا آپ ہی ہیں۔ اصل بات ہے کہ یہ لوگ شیطان فطرت لوگوں کی پرستش کرتے تھے اور اکثر انہی کو مانتے تھے۔ [فطرت کی قوتیں تو ملائکہ ہیں اور انہیں تباہی کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ جنات کہلائی جا سکتی ہیں۔]

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾

34:42 ان سے کہا جائے گا کہ آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم کمزوروں پر ظلم کرنے والوں سے کہیں گے کہ دوزخ کے اس عذاب کا مزا چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَآ إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَآ إِلَّآ إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾

34:43 اس وقت جب انہیں ہماری روشن آیات پہنچائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ تمہیں اس مسلک سے روک دے جس پر تمہارے بزرگ چلتے آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ باتیں یہ شخص اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے اور منکرین حق کہتے رہتے ہیں کہ یہ جو الحق ان کے پاس آیا ہے صریح دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

وَمَآ آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾

34:44 نہ تو ہم نے کوئی کتاب دی ہے جسے یہ پڑھتے ہوں اور نہ آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا بھیجا۔ (پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سچ نہیں جھوٹ ہے۔)

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَآ آتَيْنَٰهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِى ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ ع 5 11

34:45 ان سے پہلے کے لوگ بھی اسی طرح وحی کو جھٹلایا کرتے تھے۔ انہیں زندگی کی وہ آسائشیں حاصل تھیں جن کا

ایک حصہ بھی انہیں میسر نہیں۔ پھر انہوں نے میرے پیغمبروں کی تکذیب کی تو دیکھو کہ میری گرفت کیسی تھی۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۛ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

34:46 (اے رسولؐ!) ان سے کہیے آج میں تمہیں ایک مختصر سی نصیحت کرتا ہوں، اللہ کے لئے تم دو دو اور ایک ایک کر کے جہاں ہو وہیں کھڑے ہو جاؤ اور صرف اتنا سوچو کہ تمہارے ساتھی کو دیوانگی لاحق نہیں ہے بلکہ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی پاداش میں آنے والی سخت تباہی سے آگاہ کرتے ہیں۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

34:47 یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر میں نے تم سے اپنی خدمت کا کبھی کوئی صلہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے ہے۔ رہا میرا اصلہ تو وہ اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز ہر ہر بات پر نگہبان ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

34:48 کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار سچائی کو بڑی قوت سے نازل کرتا ہے وہ غیب کا علم رکھتا ہے۔ (جو ہو چکا، جو ہونے والا ہے سب اس کے سامنے ہے۔) [17:81, 21:18]

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝

34:49 اعلان کر دیجئے کہ حق آ چکا ہے اور اللہ نہ باطل کو پیدا کرتا ہے اور نہ کرے گا۔ [باطل کی قوتیں جابر حکمران، سرمایہ دار، مذہبی پیشوا اور انسانی حقوق غصب کرنے والے افراد پیدا کرتے ہیں۔]

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝

34:50 کہیے کہ اگر مجھ سے تدبیر کی کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو مجھے اس کا نقصان پہنچتا ہے البتہ جب میں اپنے رب کی وحی کی پیروی کرتا ہوں تو ہمیشہ میرا قدم صحیح راہ پر اٹھتا ہے۔ وہ ہر بات کو بخوبی سننے والا قریب ہے۔ [9:43 پہلے میں بھی تلاش حقیقت میں سرگرداں تھا۔ 93:7]

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

34:51 آپ غور کریں تو مخالفین کو اس حال میں دیکھ سکتے ہیں کہ وہ عنقریب اپنے گھروں کے نزدیک خوف سے کانپتے ہوں گے۔ [یہ فتح مکہ کی پیش گوئی ہے۔]

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

34:52 پھر وہ کہیں گے کہ ہم پیغام الٰہی پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ سوچیں گے کہ انہوں نے ایمان سے فیض یاب ہونے میں اتنی تاخیر کیوں کی؟ [مکانِ بعید= دور کی جگہ= طویل وقفہ]

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

34:53 اس سے پہلے وہ کتنا عرصہ سچائی سے انکار کرتے رہے اور اندھیرے میں دور ہی سے تیر چلاتے رہے۔

ع 6 9 12 وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

34:54 ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان ایک پردہ پڑ گیا تھا لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ ان سے پہلے بہت سے گروہ ایسے گزرے ہیں جو اپنی عقل کو شک وشبہ کے الجھاؤ میں ڈالتے رہے۔ [12:92 فتح مکہ کے مبارک موقع پر حضور اکرمؐ نے وہی بات فرمائی تھی جو 12:92 میں یوسفؑ نے کہی تھی۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔]

سورة فاطر

مترجم:

یہ قرآن کریم کی 35ویں سورۃ ہے اور اس میں 45 آیات ہیں۔ اللہ کے دو صفاتی نام خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔ فاطر اور بدیع۔ ان دونوں اسمائے حسنہ کے معنی ہیں وہ عظیم الشان وجود جو اشیاء کی تخلیق نقطۂ صفر سے کرتا ہے یعنی nothingness سے تخلیق کا آغاز کرتا ہے۔ یہ وہ صفت ہے جو انسان کے بس سے باہر ہے۔ کمہار مٹی سے، لوہار لوہے سے، بڑھئی لکڑی سے، سنار سونے چاندی سے چیزیں بناتا ہے۔ جب سر آئزک نیوٹن نے 17ویں صدی میں کہا کہ مادہ نہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور نہ تباہ کیا جا سکتا ہے تو اس عظیم سائنسداں اور بائبل کے سکالر کے دل میں خلش پیدا ہوئی کہ مادّے کے بغیر کائنات وجود میں کیسے آ گئی؟ دوسرے الفاظ میں اللہ نے مادّے کے بغیر کائنات کیسے بنا ڈالی۔ نیوٹن جیسے حکیم نے اس سوال کا جواب آئندہ نسلوں پر ڈال دیا۔ اگر قرآن اس کے سامنے ہوتا تو اسے اپنے سوال کا جواب مل جاتا۔ اس مختصر سی سورۃ میں نہایت حسین اور متنوع ارشادات آپ کو ملیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

35:1 اس عظیم الشان ہستی کی قدرتوں پر غور کرو جو سراسر حمد و ستائش کے لائق ہے۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو، تمام سلسلہ ہائے کائنات کو عدم سے وجود عطا کیا یعنی نقطۂ صفر سے اپنی تخلیق کی ابتداء کی۔ وہ اپنی کائناتی قوتوں ہی کو نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے پیغام بردار کا فریضہ سونپتا ہے۔ ان میں سے بہت سی کائناتی قوتیں (ملائکہ) دو تین چار، طرح طرح کے خواص رکھتی ہیں۔ وہ اپنی تخلیق میں جو مناسب سمجھتا ہے اضافے کرتا رہتا ہے۔

لیکن یہ سب کچھ اس کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ [عام ترجمہ کیا جاتا ہے کہ فرشتوں کے دو تین چار پر ہوتے ہیں۔ یہ بے معنی بات ہے۔ سورۃ ''الرعد'' میں بجلی کی کڑک کو بھی فرشتہ کہا گیا ہے۔ بجلی کے پر نہیں ہوتے بلکہ مختلف خواص ہوتے ہیں جیسے روشنی، حرارت، توانائی، گرج، چمک وغیرہ]

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

35:2 اللہ اپنے اس نظام کے ذریعے انسانوں کے لئے پرورش کا سامان مہیا کرتا ہے پھر کوئی نہیں جو اس کی رحمت کو روک سکے۔ اور وہ جس چیز کو اپنے قانون کے مطابق روک دے تو پھر اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جو بڑی قوتوں والا اور اپنی قوتوں کو حکمت کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

35:3 اے بنی نوع انسان! تم اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے ساز و سامان حیات فراہم کرتا ہے؟ نہیں! اس کے سوا کوئی اور صاحب اختیار نہیں۔ پھر تم لوگ فکر و نظر کی کن وادیوں میں بھٹکے پھرتے ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

35:4 (اے نبیؐ!) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو یاد رکھئے کہ آپ سے پہلے جتنے رسول گزرے ہیں انہیں بھی جھٹلایا گیا تھا لیکن کائنات میں ہر معاملے کا آخری فیصلہ اللہ کے قانون مکافات کی رو سے ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

35:5 اے بنی نوع انسان! اللہ کا ہر وعدہ سچا ہے تو دیکھنا کہ دنیاوی زندگی کی زیب و زینت تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (اور تم ہمیشہ رہنے والی اخروی زندگی کو بھول کر اس دنیا کے ذاتی مفادات میں گم ہو جاؤ۔) ہرگز اپنی خود غرضانہ خواہشات کو احکام الٰہی پر غالب نہ آنے دینا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

35:6 تمہاری نفسانی خواہشات اور شیطان فطرت لوگ تمہارے دشمن ہیں۔ لہٰذا تم انہیں ہمیشہ اپنا دشمن ہی سمجھنا۔ یہ شیطانی قوتیں اپنی جماعت کو جھلسا دینے والی تباہی کی طرف دعوت دیتے رہتے ہیں۔

ع 1 7 13 اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

35:7 جو لوگ اللہ کے اتنے سیدھے سادے پیغام کو ٹھکراتے ہیں وہ خود پچھتاوے کے سخت عذاب کو دعوت دیتے ہیں لیکن جو لوگ احکام الٰہی پر یقین رکھتے ہیں اور دوسروں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں ان کے لئے اللہ نے ایسا بندوبست کر رکھا ہے کہ آخرت میں بھی ان کی شخصیت بکھر کر نہ رہے گی اور انہیں ہمیشہ اپنے کاموں کا بہت بڑا اجر ملتا رہے گا۔ [مغفرت = عام معنی معافی لیکن قرآنی لغت کے اعتبار سے اور شخصیت کا بکھرنے سے بچ جانا۔]

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

35:8 سوچو کہ ایک ایسا شخص ہے (جو مسلسل دوسروں کی زندگیاں تلخ بناتے بناتے اتنا بے حس ہو جاتا ہے کہ) اسے اپنے یہ برے اعمال اچھے لگنے لگتے ہیں۔ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو غلط راہ اختیار کرنا چاہے وہ اسے اختیار کر سکتا ہے اور جو کامیابی کی روشن راہ پر چلنا چاہے اسے ویسی راہ مل جاتی ہے۔ (اے رسولؐ!) کیا آپ اپنی مہربانی کے سبب لوگوں کی خاطر اپنی جان گھلا دیں گے؟ جو کچھ بہانے تراشتے ہیں اور جو اچھا برا یہ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے۔ [آیت نمبر 3:159 میں اور دیگر آیات میں ارشاد ہوا ہے کہ رسول کریمؐ بہت نرم مزاج اور مہربان واقع ہوئے تھے۔]

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

35:9 (لوگوں کو صحیح راہ نمائی دو کتابوں پر غور کرنے سے مل سکتی ہے۔ کتاب فطرت یعنی کائنات اور کتاب وحی یعنی قرآن) وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے جو زمین کے آبی ذخائر کو بخارات کی شکل میں اوپر لے جا کر بادل بنا دیتی ہیں پھر ان بادلوں سے ہم اس زمین کو زندہ کر دیتے ہیں جو مردہ پڑی تھیں۔ اسی طرح اس دنیا میں قوموں کو (وحی کے ابر کرم سے) ہی زندگی حاصل ہو سکتی ہے اور اسی طرح حیات اخروی میں لوگوں کو نئی زندگی حاصل ہوگی۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

35:10 جو قوم عزت و اکرام کے ساتھ جینا چاہتی ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ قوت و شوکت سب اللہ کے قانون کی پیروی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ عروج کی طرف لے جانے والا نظریہ حیات کے ساتھ جب کوئی قوم صلاحیت بخش کام کرے گی تو اسے بلند درجے حاصل ہوں گے لیکن جو لوگ معاشرے میں تخریب کی تدبیریں کرتے رہتے ہیں اور دوسروں کی زندگی میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں انہیں سخت تباہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر سن لو کہ ایسے لوگوں کی تدبیریں خود ان کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گی۔ [دیکھئے 14:24 کلمہ طیبہ = پاکیزہ نظریہ حیات]

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

35:11 (پاکیزہ نظریہ (آئیڈیولوجی) کی مثال تمہاری اپنی زندگی کے ارتقاء میں مل سکتی ہے۔) دیکھو اللہ نے تم لوگوں

کو مٹی سے یعنی جمادات سے پیدا کرنا شروع کیا۔ (گیلی مٹی) پھر ارتقائی عمل وہاں پہنچا جہاں تخلیق نر و مادہ کے نطفوں کے ملاپ سے ہونے لگی۔ اس وقت تم جوڑے بن گئے تھے۔ ہر مادہ حاملہ ہوتی ہے تو اللہ کے قانون کے مطابق اور ولادت ہوتی ہے تو اس کے قانون کے مطابق۔ پھر کچھ لوگ بڑی عمر تک پہنچتے ہیں اور کچھ تھوڑی عمر پاتے ہیں مگر یہ سب کچھ قانون الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ کے لئے یہ سب نظام حیات وممات برقرار رکھنا بہت آسان ہے۔ [35:11, 24:55, 17:18]

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

35:12 (کائنات کی رنگارنگی پر غور کرو۔) دو جگہوں کا پانی ایک جیسا نہیں ہوتا۔ یہاں کنواں کھود دیئے تو اس کا پانی شیریں پینے کے لئے خوشگوار ہوتا ہے۔ وہاں کنواں کھود دیئے تو پانی سخت کھاری اور کڑوا۔ سمندر کا کھاری پانی ہو یا دریا کا شیریں پانی دونوں سے تم نرم تازہ گوشت والی مچھلیاں کھاتے ہو اور انہیں دو طرح کے پانیوں سے موتی، مونگے، مرجان، زیور کے لئے نکال کر پہنتے ہو۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ انہی پانیوں پر سفینے تیرتے پھرتے ہیں تاکہ تم وہاں سے اللہ کا فضل یعنی اپنی معاش تلاش کرو اور عملی طور پر یوں شکر گزار بنو کہ ان نعمتوں میں اوروں کو بھی شریک کرو۔ [25:53]

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝

35:13 (کائنات کی اسی رنگارنگی کا ایک اور مظہر یہ ہے کہ) اللہ کس طرح رات کو دن میں سے گزار دیتا ہے اور دن کو رات میں سے گزارتا ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو تابع فرمان بنا رکھا ہے۔ ہر شے اپنے مقرر کردہ وقت تک اپنے راستے پر چلتی جاتی ہے۔ یہی تو اللہ ہے تمہارا پروردگار۔ اسی کی بادشاہی ہے اور تم لوگ اس کے سوا جن ہستیوں کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گھٹلی کے چھلکے کی مالک بھی نہیں۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ ع 2/7 14

35:14 (وہ پتھر کے کھڑے بت ہوں یا قبروں میں لیٹے بت یعنی مردہ لوگ) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن ہی نہیں سکتے۔ (اگر ہم نے یہ انتظام کر دیا ہوتا کہ) کہ وہ سن سکتے تو ہرگز تمہیں جواب نہ دے سکتے۔ قیامت میں وہ تمہارے شرک سے صاف انکار کر دیں گے۔ اللہ کے سوا کوئی تمہیں ایسی سچی بات نہیں بتا سکتا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

35:15 اے لوگو! تم سب ہر قدم پر اللہ کے محتاج ہو لیکن اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ تمام حمد وستائش کا مالک ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

35:16 وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور نئی مخلوق لے آئے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

35:17 اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ بڑی بات نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

35:18 قانون الٰہی یاد رکھو کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور کوئی شخص اپنے اعمال کے بوجھ تلے دبا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کے لئے کسی کو بلائے تو کوئی اس میں سے کچھ نہ اٹھا سکے گا خواہ وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو۔ تم انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو اللہ کو بن دیکھے اس کے قانون مکافات کے تحت اپنا رب سمجھ کر اپنی غلط روش کے نتائج سے ڈرتے ہیں اور اسی لئے وہ نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں تا کہ احکام الٰہی کی پیروی آسان ہو جائے۔ وہ جانتے ہیں کہ جس نے لوگوں کی شخصیت کی ترقی میں مدد کی اس طرح خود اس کی اپنی شخصیت کی پرورش ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اپنی ذات کے ساتھ آخری ٹھکانے تک پہنچنا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝

35:19 (ایک شخص وہ ہے جو آنکھیں کھول کر زندگی گزارتا ہے۔ دوسرا وہ جو بند آنکھوں سے زندگی گزار دیتا ہے تو پھر اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتا۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝

35:20 نہ تاریکی اور روشنی

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝

35:21 نہ سایہ نہ دھوپ یکساں ہو سکتے ہیں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

35:22 اور نہ زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ انہیں لوگوں کو اپنا پیغام سناتا ہے جو سننا چاہتے ہیں۔ اور (اے

پیغمبرؐ!) آپ انہیں ہرگز نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔ (یا زندہ لاشوں کی طرح چلتے پھرتے ہیں۔)
[13:16, 11:24, 35:18]

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

35:23 آپ تو بس تنبیہ کر دینے والے ہیں۔ [36:70]

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝

35:24 ہم نے آپ کو کامل حق کی کتاب دے کر بھیجا ہے تا کہ آپ لوگوں کو صحیح روش زندگی کے عمدہ نتائج سے اور غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دیں۔ کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں آگاہ کرنے والا نہ آیا ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

35:25 اور اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو یاد رکھئے کہ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی جبکہ ان کے پاس ان کے رسول روشن پیغام حکمت کے صحیفے اور تابناک احکام لے کر آئے تھے۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۡ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ ع 3 12 15

35:26 پھر ہمارے قانون مکافات نے منکرین حق کی گرفت کی۔ پھر ہماری گرفت کیسی تھی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝

35:27 (کائنات میں صداقت کی نشانیاں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں)۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ بلند فضا سے ایک ہی جیسا پانی برساتا ہے اور پھر اس سے کتنے مختلف رنگوں اور خواص کے پھل پیدا کرتا ہے اور پہاڑ جو ایک ہی مادے سے بنتے ہیں ان میں مختلف رنگوں کے قطعات ہوتے ہیں۔ کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی کالے سیاہ۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

35:28 اور پھر انسانوں، ہر طرح کے چھوٹے بڑے جانداروں اور چوپایوں کی بھی مختلف خصوصیات اور طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ کائنات کی اس رنگا رنگی پر غور کر کے وہی لوگ اللہ کی عظمت کا اعتقاد رکھتے ہیں جو اس کے بندوں میں صاحب علم ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ کتنی بڑی قوتوں کا مالک ہے جو کائنات کے اس کارخانے کو تخریب سے محفوظ رکھتا ہے۔ [آیات 27 اور 28 پر غور کیجئے، کتنے بہت سے سائنسی علوم کی طرف اشارہ کر کے لفظ "علماء" آیا ہے۔ ان

آیات میں علم موسمیات، حیوانیات، حشرات الارض، مویشیوں اور علم خوراک وغیرہ کا ذکر ہے۔ اگر علماء سے مراد مذہبی پیشوائیت لی جائے تو وہ تو محض کچھ رسمی عبادات آپ کو سکھا سکتے ہیں۔ سائنسی علوم سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔]

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿٢٩﴾

35:29 جو لوگ اللہ کے صحیفہء کائنات پر اللہ کی کتاب کی روشنی میں غور و فکر کرتے ہیں اور معاشرے میں ایسا نظام قائم کرتے ہیں جہاں احکام الٰہی کی پیروی آسان ہو جائے اور جو کچھ سامانِ حیات ہم نے انہیں عطا کیا ہے اور وں پر غیر اعلانیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی گھاٹا نہیں ہو سکتا۔

[62:11, 61:10, 9:111]

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

35:30 اللہ انہیں نہ صرف ان کے کاموں کا پورا پورا اجر عطا کرے گا بلکہ اپنے فضل سے انہیں اس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ وہ اعمال میں کمی کے نقصان سے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے اور عملی طور پر شکر کرنے والوں کو بھرپور صلہ دیتا ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾

35:31 (اے پیغمبرؐ!) یہ ان قوانین کا ذکر ہو رہا ہے جو ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی بھیجے ہیں۔ یہ کتاب ان صحیفوں میں باقی ماندہ صحیفوں کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے بھیجے گئے۔ یہ اس اللہ کا پیغام ہے جو اپنے بندوں کی ضروریات سے پوری طرح باخبر اور ان کے حالات پر نگاہ رکھنے والا ہے۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۖ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

35:32 پھر ہم نے ان بندوں کو اس کتاب کا وارث ٹھہرایا ہے جنہیں ہم نے خاص طور پر اس پیغام کو عام کرنے کے لئے چن لیا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی ناقدری کر کے اپنے آپ پر ظلم کریں گے اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو بین بین یعنی نیم دلانہ روش اختیار کریں گے اور انہی میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کا حکم مانتے ہوئے اس کتاب پر عمل کرنے اور لوگوں تک پہنچانے میں آگے بڑھ جائیں گے۔ وہ بہت سی بھلائیوں کے مستحق ٹھہریں گے۔ یہ بہت بڑا فضل ہے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

35:33 (یہ آگے بڑھ جانے والے) اس دنیا میں بھی جنتوں میں داخل ہوں گے اور اخروی زندگی میں بھی۔ ان کی زندگی شاہانہ ہوگی۔ ریشم و اقدس کا لباس اور سونے اور موتگے مرجان اور موتیوں کے زیور پہنے ہوئے ہوں گے۔ [اس جیسی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی پیروی کرنے والوں کو اس دنیا میں بھی سرداری عطا ہوگی اور یہ کہ ریشم، سونا، خوبصورت لباس اور زیور کو اللہ نے حرام نہیں فرمایا۔ مجاہدانہ زندگی کے لئے مردان مومن کا سادگی اختیار کرنا علیحدہ بات ہے۔ روایات صرف وہ درست ہوسکتی ہیں جو قرآن کے مطابق ہوں۔]

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ

35:34 وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ اللہ ہی حمد و ستائش کا مالک ہے جس نے ہمیں یہ نظام حیات عطا کیا۔ یہ نظام معاشرے میں حزن و یاس اور افسردگیوں کو مٹا دیتا ہے۔ بے شک ہمارا پروردگار چھوٹی موٹی کمیوں اور خطاؤں کے نقصانات سے حفاظت کرنے والا اور عملی شکر کرنے والوں کو مزید نوازنے والا ہے۔

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ

35:35 (وہ کہیں گے) وہ ہی اللہ ہے جس نے ہمیں اس بابرکت معاشرے سے نوازا ہے جس میں عزت سے ہم مقیم ہیں۔ نہ تو یہاں ہمیں ذہنی پریشانیاں ہوتی ہیں نہ رزق کریم حاصل کرنے کے لئے اتنی دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے کہ ہم تھک کر رہ جائیں۔ [20:118]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ

35:36 لیکن وہ لوگ جنہوں نے احکام الٰہی کا انکار کیا اور ان کی مخالفت کرتے رہے ان کے لئے ایک ایسی تباہی ہے کہ آتش جہنم میں نہ ان کی مشکلات موت سے ختم ہوں گی اور نہ عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا۔ یہ ہر اس شخص کا منطقی انجام ہے جس نے ہماری نعمتوں کو اپنی ذات تک محدود رکھا اور صداقت کو جھٹلایا۔ ہمارے قانون کے مطابق ہر کام کا نتیجہ خود اس عمل میں مضمر ہوتا ہے۔ [کفور = ناشکرا = نعمتوں کو چھپا کر رکھنے والا = ذخیرہ اندوز = مخالفِ حق 14:17, 20:74, 87:13]

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ع 11/16

35:37 وہاں وہ چیخیں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایک بار یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم اچھے کام کیا کریں گے نہ کہ وہ کام جو ہم پہلے کرتے رہے۔ ان سے کہا جائے گا کیا تمہیں اتنی عمر نہیں دی گئی تھی کہ اس میں جو سوچنا

چاہتے سوچ لیتے اور پھر ہم نے تمہاری طرف برے اعمال کے برے نتائج سے آگاہ کرنے والا نذیر بھی تو بھیجا تھا۔ تو اب اپنے کئے کا مزا چکھو کیونکہ کمزوروں پر ظلم کرنے والوں اور لوگوں کا حق مارنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

35:38 قانون مکافات عمل اس اللہ نے بنایا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہر ڈھکی چھپی چیز اور عمل کو بخوبی جاننے والا ہے۔ وہ دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

35:39 اس نے اپنے قانون مکافات کے مطابق زمین میں تمہیں پہلی قوموں کا جانشین بنایا۔ جو قوم اس کے احکام سے انکار کر کے اپنے خود ساختہ نظام چلاتی ہے تو یہ انکار اسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ منکرین حق اپنے پروردگار کی رحمت سے دوری میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح منکرین کی ہٹ دھرمی ان کے لئے دونوں جہانوں میں خسارے کا باعث بن جاتی ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝

35:40 جو لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کے بنائے ہوئے نظام ہائے زندگی پر چلتے ہیں ان سے کہیے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان پر ذرا غور تو کرو اور پھر مجھے بتاؤ کہ وہ صاحب اقتدار و اختیار کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیا انہوں نے زمین میں کوئی چیز از خود تخلیق کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کچھ حصہ ہے؟ کیا ہم نے ان کی طرف کوئی ایسی کتاب بھیجی ہے جس کی سند پر وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے شریک بھی ہوا کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ لوگوں کے حقوق پامال کرنے والے ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ (کہ تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

35:41 (لیکن تمام کائنات میں اللہ کا قانون جاری ہے۔) اللہ ہی ہے جس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو اپنے قوانین کا پابند بنا رکھا ہے کہ کوئی شے اپنے مقررہ مقام سے ٹل نہ جائے اور اگر آسمانی کروں میں سے کوئی اپنے مقام سے ٹل جائے تو اللہ کے سوا کوئی ہستی اسے اپنے مقام پر لوٹا نہیں سکتی۔ وہی ہے جو نہایت بردباری سے کائنات کی حفاظت

کا اہتمام کرتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ

35:42 پھر بھی یہ منکرین ایسے ہیں کہ اللہ کی بڑی بڑی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اگر ان کی طرف کوئی آگاہی دینے والا پیغمبر آجائے تو دوسری ہر قوم سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو کر دکھائیں لیکن جب ان کے پاس اعمال کے نتائج سے آگاہ کرنے والا آ گیا تو وہ سیدھی راہ سے اور زیادہ بے زار ہونے لگے۔

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

35:43 انہوں نے اپنے ظلم و استبداد اور ملک میں تدبیر کی روش اختیار کیے رکھی اور سازشیں کرنے میں لگ گئے لیکن بری تدبیروں اور سازشوں کا نقصان انہی کو پہنچتا ہے جو یہ سازشیں کرتے ہیں۔ کیا یہ اس انجام کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلی نسلوں کا ہوا اور تم اللہ کے قانون میں کبھی کوئی تبدیلی نہ دیکھو گے بلکہ تم اللہ کے قانون میں سمت کی تبدیلی بھی نہ دیکھو گے۔ (یعنی ہر عمل کا مساوی ردعمل ہوتا ہے۔)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

35:44 کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلی قوموں کا انجام کیا ہوا؟ وہ قومیں تو قوت و شوکت میں ان سے کہیں زیادہ تھیں۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے ایسی نہیں جو اللہ کے قوانین سے آزاد ہو۔ یہ قوانین اس اللہ کے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شے کا جاننے والا قادر مطلق ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝ ع 5 8 17

35:45 اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب (فوراً) پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک وقت مقرر تک اپنے قانون مہلت کے مطابق موقع دیئے جاتا ہے۔ جب وہ وقت مقرر آ جائے گا۔ (تو ان مخالفین کی گرفت کی جائے گی۔) اللہ اپنے بندوں پر نگاہ رکھتا ہے۔ [35:39, 16:61]

سورۃ یٰسٓ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 36 ویں سورۃ ہے اور اس میں 83 آیات ہیں۔ عہد قدیم کے عرب حرف ''س'' کو لفظ انسان کے مخفف کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔ لہٰذا یاسین کے معنی ''اے انسان'' ہوتے ہیں اور کیونکہ قرآن کے اوّلین مخاطب محمدؐ ہیں تو معنوی اعتبار سے یاسین کا بہترین ترجمہ ہوگا 'اے انسان کامل! اس سورۃ میں دیگر موضوعات کے علاوہ خالق اور مخلوق کے باہمی تعلق کی وضاحت کی گئی ہے اور کارخانہء قدرت میں برپا ہوتے رہنے والی لامتناہی تبدیلیوں کا بیان ہے۔ آیات نمبر 13 سے 30 تک حکایت کی صورت میں ایک تاریخی واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ یٰس کے بارے میں اکثر مسلم ایک فاش غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کوئی جنتر منتر کی کتاب نہیں بلکہ اس میں زندہ انسانوں کے لئے بے مثل راہنمائی ہے۔

مسلمانوں نے جب سے قرآن کو ترک کیا ہے تب سے وہ اس کتاب عظیم کو تعویذ گنڈہ، ٹونا، ٹوٹکا جیسی چیز سمجھ بیٹھے ہیں۔ عام طور سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ سورۃ یٰس مرنے والے کے پاس پڑھی جائے تو موت آسان ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال نے اس سانحہ کو یوں نظم کیا:

تُرا کارے از آیاتے بجز ایں نیست
کہ از یاسین او آساں بمیری

(اے مسلمان! تجھے قرآن کی آیات سے اس گمان کے سوا کچھ کام نہیں رہا کہ اس کی سورۃ یٰس پڑھنے سے مرنے والے پر موت کا مرحلہ آسان ہو جاتا ہے۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰسٓ ۟

36:1 یٰس (اے رسول انسان کامل!)

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۟

36:2 حکمت والا یہ قرآن خود اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے۔

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

36:3 کہ آپ اللہ کے پیغمبروں میں سے ہیں۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ

36:4 جو سیدھی متوازن راہ حیات پر گامزن ہیں۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ

36:5 یہ قرآن بڑی قوتوں کے مالک ایک رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے۔ وہ رحیم جو تمام کائنات کی پرورش اور نگہداشت کرتا ہے۔ [ایک بار پھر یاد کیجئے کہ رحیم اور رحمان عربی کے تقریباً تمام الفاظ کی طرح سہ حرفی یعنی تین حروف کے بنیادی مادّے سے تشکیل پاتے ہیں۔ رحیم اور رحمان کا بنیادی مادّہ ہے رح م۔ جس طرح رحم مادر نقطہء اوّل سے پیدائش تک جنین اور بچے کی بے لوث پرورش کرتا ہے اور اسی طرح یہ اللہ کے دونوں اسمائے صفت تمام کائنات کی بے لوث صنعت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔]

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ

36:6 (آپؐ کو اس لئے بھیجا گیا ہے۔) تاکہ آپ ابتداء میں اللہ کے قوانین سے آگاہ کردیں۔ جن کے آباء اجداد سے کوئی آگاہ کرنے والا نہیں بھیجا گیا۔ لہٰذا وہ نہیں جانتے کہ زندگی کی کونسی روش درست ہے۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

36:7 عین حقیقت پر مبنی کلام ان کے پاس آچکا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اپنے بزرگوں کی اندھی پیروی کے سبب) اسے ماننے سے انکار کردیتے ہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ

36:8 ہمارا قانون ہے کہ جو لوگ گردن اکڑا کر زندگی کے راستے پر چلتے ہیں گویا تکبر کا طوق انہیں کسی نے پہنا دیا ہو اور وہ سامنے سیدھی راہ کو دیکھ ہی نہیں سکتے۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

36:9 ہمارے قانون کے مطابق ایسے لوگوں کی بصیرت کی راہ میں آگے بھی دیوار ہوتی ہے اور پیچھے بھی دیوار۔ یعنی نہ وہ مستقبل کا خیال رکھتے ہیں اور نہ گزرے ہوئے واقعات سے سبق سیکھتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ ہم نے ان کے دلوں کی نگاہ پر پردے ڈال دیئے ہیں۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

36:10 جب کیفیت یہ ہو تو بات ایک جیسی ہے خواہ آپ انہیں حقائق سے آگاہ کریں یا آگاہ نہ کریں۔ لہٰذا وہ سچائی کو تسلیم کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

36:11 آپ صرف ان لوگوں کو سمجھا سکتے اور اعمال کے نتائج سے آگاہ کر سکتے ہیں جو عقل و فکر سے کام لے کر اللہ کے قوانین کو سمجھے اور ان کی پیروی کرے۔ اس سے پہلے کہ (اللہ) رحمان کے قانون کے مطابق اعمال کے نتائج چھپے نہ رہیں بلکہ کھل کر سامنے آ جائیں تو جو لوگ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج کا خوف رکھے اسے خوشخبری دے دیجئے کہ اس کی شخصیت منتشر ہونے سے محفوظ رہے گی اور اسے نہایت باوقار صلہ عطا کیا جائے گا۔

ع 1 12 18 اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

36:12 اس طرح ہم مردہ قوموں کو حیات نو بخشتے ہیں اور جو کام وہ اپنے مستقبل کے لئے کرتے ہیں اور جو نقوش قدم وہ آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑ جاتے ہیں ہم ان سب کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ہر چیز اور ہر عمل کو ہمارا قانون مکافات کا ریکارڈ محفوظ رکھتا ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

36:13 انہیں ایک بستی کے لوگوں کی مثال سے سمجھایئے جب ان کے پاس ہمارے رسول آئے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝

36:14 پہلے ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا پھر ہم نے ان دونوں کی تائید کے لئے تیسرا رسول بھیجا۔ انہوں نے کہا' ہم تمہاری طرف اللہ کے پیغمبر ہیں۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝

36:15 وہ بولے' کیا تم ہماری ہی طرح کے انسان نہیں ہو؟ (پھر تم رسول کیسے ہو سکتے ہو؟) (اللہ) رحمان نے وحی وغیرہ کچھ نہیں بھیجی۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝

36:16 انہوں نے کہا' ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف اس کا پیغام دے کر بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

36:17 (اور ہم کوئی بڑی بات نہیں کہتے) ہماری ذمہ داری تو بس اتنی ہے کہ وضاحت سے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیں۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

36:18 بستی کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تم کو نا مبارک سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے سخت تکلیف پہنچے گی۔

قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

36:19 پیغمبروں نے کہا' جس چیز کو تم نا مبارک سمجھتے ہو تو وہ تمہارے اپنے اعمال ہیں۔ کیا تم اس لئے مشتعل ہوتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے؟ بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ [بدشگونی، اچھی بری فال، نا مبارک ہونا۔ سب انسانوں کے وہم ہیں 17:13, 10:12]

وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝

36:20 اتنے میں شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا' اے میری قوم کے لوگو! ان رسولوں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

36:21 ان کی پیروی جو تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ [با اثر لوگ شہر کی نواحی بستیوں میں رہا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب کوئی دانش مند اور نیک دل انسان تھے۔]

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

36:22 جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے کوئی امر مانع نہیں کہ میں اس اللہ کی بندگی اختیار نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں، مجھے لوٹ کر جانا ہے۔ ہمارا ہر قدم اسی کے قانون مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝

36:23 کیا میں اسے چھوڑ کر اور ہستیوں کو معبود سمجھوں؟ اگر (اللہ) رحمٰن کے قانون کی رو سے میرے اعمال مجھے نقصان پہنچا رہے ہوں تو کسی کی سفارش، کسی ہستی کا میرے ساتھ کھڑے ہونا میرے کام نہ آئے اور نہ مجھے کسی مشکل سے آزاد کر سکیں۔

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

36:24 دیکھو! یوں تو میں صاف گمراہ ہو جاؤں گا۔

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝

36:25 بلاشبہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان رکھتا ہوں۔ تم بھی میری بات سنو اور غور کرو۔

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝

36:26 اس شخص کو کہا گیا' تم باغ بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ وہ بولا' کاش! میری قوم کو خبر ہوتی (کہ راہ راست کونسی ہے؟)

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝

36:27 میرے پروردگار نے میری شخصیت کو منتشر ہونے سے محفوظ کر دیا اور مجھے اکرام و مرتبوں سے نوازا۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝

36:28 اس واقعہ کے بعد ہم نے اس قوم پر آسمان سے کوئی لشکر یا فرشتے نہیں اتارے اور نہ ہی ہم آسمان سے لشکر اتارا کرتے ہیں۔ (قوموں کے اعمال خود ان کی تباہی کا باعث ہو جاتے ہیں۔)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝

36:29 پھر ایک زبردست دھماکہ تھا اور وہ لوگ خاک میں مل کر رہ گئے۔ (یہ کوئی آسمانی آفت نہ تھی بلکہ عوامی ردعمل کا پہلو تھا جس نے انہیں تباہ و برد کر دیا۔)

وقف غفران

يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

36:30 بندوں کے لئے کتنی حسرت کی بات ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا تو وہ اس کی ہنسی اڑاتے رہے۔

ع 2 20 1 اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

36:31 کیا لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کتنی قومیں تھیں جنہیں ہم نے انہیں ان کے اعمال کی پاداش میں تباہ کر دیا۔ وہ احکام الٰہی کی طرف رجوع نہ کرتے تھے۔ لہٰذا یوں مٹائے گئے کہ اب دنیا میں لوٹ کر نہ آئیں گے۔

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

36:32 البتہ سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝

36:33 (جو لوگ اس وقت زندہ ہیں) ان کے لئے بے آب و گیاہ مردہ زمین ایک نشانی ہے۔ ہم ہی ہیں جو اسے

زندہ کر دیتے ہیں اور اس میں اناج اگاتے ہیں۔ ان فصلوں کو یہ لوگ خوشی خوشی کاٹتے ہیں، نوش جاں کرتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ

36:34 پھر اسی زمین میں ہم سرسبز باغات پیدا کر دیتے ہیں۔ کھجور، ہر طرح کے سرو کے درخت اور انگوروں کے باغات اور ٹھنڈے میٹھے پانی کے بہتے ہوئے چشمے۔

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

36:35 تاکہ یہ لوگ ان کے پھلوں سے لطف اندوز ہوں۔ یاد رکھیں کہ ان کے ہاتھوں نے تو یہ سب کچھ نہیں بنایا۔ پھر کیا یہ لوگ اللہ کے بندوں تک اس کی نعمتیں پہنچا کر عملاً شکر گزار نہ ہوں گے؟

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

36:36 نہایت بلند شان والا ہے وہ اللہ جس نے جوڑے بنائے ان چیزوں کے جو زمین اگاتی ہے اور خود ان کے۔ اس کے علاوہ ان چیزوں کے بھی جوڑے بنا دیئے جن کی ابھی انسانوں کو خبر نہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ

36:37 غور کرنے والوں کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے۔ ہم اس میں سے دن کی روشنی کو کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

36:38 پھر سورج پر غور کرو کہ وہ اپنے ٹھکانے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ بڑی قوتوں والے، علم والے (اللہ) کے مقرر کردہ پیمانے ہیں۔ [19ویں صدی تک سمجھا جاتا تھا کہ سورج ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہے لیکن عظیم روسی فلسفی اور ماہر فلکیات پی ڈی اوسپنسکی P. D. Ouspensky (1878ء تا 1947ء) کہا کرتا تھا کہ جو سائنس بھی قرآن سے ٹکرائے وہ بالآخر غلط ثابت ہوگی پھر اسی نے انکشاف کر کے ثابت کیا کہ سورج ایک مقررہ منزل کی طرف 12 میل فی سیکنڈ یعنی 43 ہزار دو سو (43,200) میل فی گھنٹے کی رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اب اس منزل کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے۔ Solar Apex

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝

36:39 اسی طرح ہم نے چاند کی منزلیں بھی مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ گھٹتے گھٹتے ایک باریک سی قوس نظر آنے لگتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝

36:40 سب خلائی کُرّے مسلسل حرکت میں رہتے ہیں لیکن ان میں ایسا توازن رکھ دیا گیا ہے کہ کبھی سورج چاند سے نہیں جا ٹکراتا اور نہ رات اپنے مقررہ وقت اور دن سے پہلے آ سکتی ہے۔ سب آسمانی کُرّے اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ [57:6, 41:37, 31:29, 25:62, 22:61, 21:33]

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝

36:41 یہ بھی ان کے لئے ایک نشانی ہے کہ ہمارے قانون کے تحت اولادِ آدم کشتیوں میں سفر کرتے پھرتے ہیں۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝

36:42 ہم نے ایسی ہی بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں جن پر وہ سواری کرتے ہیں۔ [سواری کی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ مستقبل میں جانیں گے۔ 16:8]

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝

36:43 اگر یہ کشتیاں اور جہاز ڈوبتے ہیں تو ہمارے ہی قوانین فطرت کے مطابق ڈوبتے ہیں اور پھر وہ بے آسرا، بے سہارا رہ جاتے ہیں۔ [قوانین فطرت کو لوگ سائنس کا نام دیتے ہیں۔]

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

36:44 یہ سب قوانین فطرت ہماری طرف سے فضل و رحمت ہیں جن سے لوگ ایک وقت مقررہ تک فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

36:45 (خارجی کائنات میں جاری و ساری قوانین پر غور کر کے لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی اپنی زندگی میں بھی اللہ کے قوانین کی پیروی ہونی چاہیے۔) لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنے حال اور مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کرو تاکہ تمہیں اللہ کی رحمتیں حاصل ہوں۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝

36:46 اور ان کے پروردگار کی جانب سے اس کے احکام میں سے کوئی حکم آتا ہے تو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

36:47 اور اگر ان سے کہا جائے کہ جو سامان حیات اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اسے ضرورت مند لوگوں پر بھی خرچ کرو تو منکرین حق اہل ایمان سے کہتے ہیں کیا ہم لوگوں کے کھانے پینے کا بندوبست کریں جن کو اللہ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا۔ تم لوگ تو صریح گمراہی میں ہو۔ [یہ منکرین اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ نے رزق کے وسائل زمین میں پیدا کر دیئے ہیں لیکن ان کی منصفانہ تقسیم انسان کے ہاتھوں میں رکھی ہے۔ 43:20, 16:35, 6:146]

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

36:48 (جب ان سے کہا جاتا ہے کہ معاشرے میں ناانصافی بھوک اور خوف کا عذاب لے کر آتی ہے تو) وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝

36:49 اپنے اس طرز عمل سے وہ ایک ایسے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں کہ جب یہ اس طرح کے بحث و مباحثوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ایک (جیسے) زوردار دھماکہ ہوگا جو انہیں آ پکڑے گا۔

ع 3 18 2 فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

36:50 پھر نہ تو وہ کوئی آخری خواہش کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ سکیں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝

36:51 (پھر وہ اپنی موت سے یوم قیامت تک گہری نیند کی حالت میں سو رہے ہوں گے۔) پھر جب دوسری زندگی کا صور پھونکا جائے گا تو اپنے بکھرے ہوئے اجزائے ترکیبی سے اٹھ کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑیں گے۔

وقف لازم وقف منزل وقف لازم قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

36:52 کہیں گے ہائے شامت! ہمیں کس نے ہماری آرام دہ خواب گاہوں سے جگا دیا۔ انہیں بتایا جائے گا یہی وہ کیفیت ہے جس کا اللہ رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر جو کہتے تھے سچ کہتے تھے۔ [ان دونوں آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عذاب قبر کا عقیدہ غیر قرآنی ہے لہٰذا غلط ہے۔ اس بارے میں کوئی روایت بھی ملے تو وہ موضوعہ ہوگی کیونکہ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔ قرآن میں عذاب قبر کا ذکر کہیں نہیں آیا۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ انصاف کے دن سے پہلے سزا دینا اللہ کی شان سے بعید ہے۔]

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

36:53 وہ صرف ایک (جیسے) دھماکہ ہوگا اور سب لوگ ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

36:54 آج کے دن کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کا صلہ دیا جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝

36:55 اس دن اہل جنت اپنی نئی زندگی میں بہت خوشی سے مشغول ہوں گے۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝

36:56 وہ ان کی بیویاں اور ان کے شوہر ٹھنڈی چھاؤں میں بادشاہت کے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝

36:57 وہاں ان کے لئے ان کے اعمال کے بہترین پھل ہوں گے اور ہر وہ نعمت جو وہ چاہیں گے۔

سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

36:58 ان کے پروردگار مہربان کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا یعنی ہمیشہ کی سلامتی کا پیغام دیا جائے گا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝

36:59 وہ مجرم جو دوسروں کی محنت کا پھل اُچک لیا کرتے تھے اس دن انہیں الگ کر دیا جائے گا۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

36:60 ان سے کہا جائے گا اُے بنی آدم! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم شیطان صفت لوگوں اور اپنے خود غرضانہ جذبات کی پرستش نہ کرنے لگ جانا۔ شیطانی قوتیں تو سب تمہاری کھلی دشمن ہیں جو لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرتی ہیں۔

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

36:61 اور یہ کہ تم میرے ہی احکام کی اطاعت کرنا۔ یہی متوازن سیدھی راہ ہے۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝

36:62 لیکن ان شیطانی قوتوں نے تم میں سے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ کیا تم اپنی عقل و فکر سے کام نہیں لے سکتے تھے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

36:63 نتیجہ یہ جہنم ہے جس سے تمہیں آگاہ کیا جاتا تھا۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

36:64 اب اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم نے سیدھی راہ پر چلنے سے انکار کر دیا تھا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

36:65 آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔ (یعنی زبانی اقبال جرم کی ضرورت نہ ہوگی) ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں خود ان اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے رہے۔ [75:14, 17:13]

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝

36:66 اگر ہم نے انسان کو اختیار و ارادہ عطا نہ کیا ہوتا تو ہم مخالفین کی بینائی سلب کر لیتے اور یہ بغیر دیکھے راستے کی تلاش میں مارے مارے پھرتے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝

36:67 اور اگر ہم چاہتے تو ہم انہیں اپنی اپنی جگہ بے حس و حرکت کر دیتے کہ نہ آگے جا سکیں نہ پیچھے لوٹ سکیں۔

ع 17 3 وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

36:68 جیسے انتہائی ضعیف عمر میں ہوتا ہے کہ انسان کی قوت اور صلاحیتیں الٹ کر رہ جاتی ہیں۔ (اور وہ چلنے پھرنے کے لائق ہی نہیں رہتا۔) کیا اس مثال کے بعد بھی تم اپنی عقل کو کام میں نہ لاؤ گے؟

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ۙ

36:69 (قرآن میں تشبیہ و استعارے استعمال کئے گئے ہیں لیکن) ہم نے اپنے پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ شاعری ان کے شایانِ شان ہے۔ یہ تو علم و آگہی کی کتاب ہے اور واضح ضابطہء حیات۔ [26:224]

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

36:70 تاکہ جس شخص اور جس قوم میں زندگی کی حرارت باقی ہو اسے اعمال کے انجام سے آگاہ کر دے۔ پھر اگر وہ قوم سچائی سے انکار کر دے وہ دیکھ لے کہ یہ قول سراپا حق تھا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

36:71 (غلام قومیں حیوانوں کی طرح بے مقصد زندگی گزارتی ہیں۔) کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے جو چوپائے خود اپنی دستکاری سے پیدا کئے ہیں یہ لوگ ان پر کس طرح ملکیت رکھتے ہیں۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝

36:72 اور (وہ حیوانات) نہایت عاجزی سے ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ حیوانات سے یہ سواری کا کام لیتے ہیں اور کچھ کو ذبح کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں۔

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٦:٧٣﴾

36:73 ان میں اُن کے لئے کتنے فائدے ہیں۔ پھر ان کا دودھ بھی پیتے ہیں تو پھر یہ شکر گزاری کی روش کیوں نہیں اپناتے؟

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٦:٧٤﴾

36:74 بلکہ یہ اللہ کو چھوڑ کر اور ہستیوں کو قوتوں کا مالک سمجھتی ہیں کہ شاید وہ ان کی مدد کر سکیں۔

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٣٦:٧٥﴾

36:75 یہ ہستیاں ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتیں اور ان ہستیوں کو معبود کی طرح پرستش کرنے والوں کے لشکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے۔

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٣٦:٧٦﴾ وقف لازم

36:76 (اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں کی باتوں سے غم ناک نہ ہوں۔ یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٣٦:٧٧﴾

36:77 کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اسے مذکر اور مؤنث نطفے سے پیدا کیا اور پھر یہ سیدھی سچائی سے جھگڑنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٣٦:٧٨﴾

36:78 اور ہمارے بارے میں طرح طرح کی مثالیں بیان کرنے لگتا ہے۔ اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟ [73:3, 37:16]

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٣٦:٧٩﴾

36:79 کہہ دیجئے انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار بنایا تھا۔ وہ ہر قسم کی تخلیق سے پوری طرح واقف ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٣٦:٨٠﴾

36:80 وہی اللہ جو سبز ٹہنیوں میں آگ کو پنہاں رکھتا ہے پھر تم ان ٹہنیوں سے (رگڑ کر) آگ نکالتے ہو۔

ع 1:3 أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

36:81 جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ انہیں پھر سے ان جیسے ہی پیدا کر دے؟ کیوں نہیں۔ وہ ہر قسم کی تخلیق سے پوری طرح واقف ہے۔

إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

36:82 اس کا حکم تو ایسا ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے۔

ع 5/16/4 فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

36:83 نہایت بلند ہے اس کی شان جس کے انتظام میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (تمہارا ہر قدم اس کے قانون مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے۔)

سورۃ الصّٰفّٰت

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 37 ویں سورۃ ہے اور اس میں 182 مختصر آیات ہیں۔ اس سورۃ میں دنیاوی اور اخروی زندگی کے باہمی تعلق کو نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ قسمت کا حال بتانے والوں، پامسٹوں، علم غیب اور جادو منتر کا دعویٰ کرنے والوں کی نفی کی گئی ہے۔ اسی طرح بھوت پریت، آسیب، سایہ اور جنات کا اثر جیسے واہموں سے انسانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں استعمال کی گئی تشبیہوں اور استعاروں کو لغوی معنی نہ دیئے جائیں اور روایات کا پابند نہ کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی عظیم قربانی کیا تھی؟ یونسؑ اور مچھلی کا واقعہ بھی اس سورۃ میں صاف صاف ارشاد ہوا ہے۔ یہ سورۃ پڑھتے ہوئے ہمیں ایک بار پھر یہ سبق ملتا ہے کہ قرآن کریم کو موضوعہ غلط حدیثوں اور من گھڑت روایات کا تابع نہیں بنانا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝

37:1 وہ مجاہد جو صف در صف کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝

37:2 مملکت اسلامی کے وہ عہدہ دار اور اہل کار جو امن و قانون کی نگہبانی کرتے ہیں۔

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝

37:3 وہ اہل ایمان جو قرآن پر عمل کرتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝

37:4 یہ سب اس بات کی زندہ شہادت ہیں کہ تم سب کا اللہ صرف ایک الٰہ واحد ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

37:5 وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کی، کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کی پرورش اور نگہبانی کرنے والا ہے اور وہی روشنی کے سرچشموں کا پروردگار ہے۔ [مشارق = طلوع شمس کے مقامات =

علم کی روشنی کے سرچشمے، وحی، تاریخ، مشاہدہ، کائنات اور سائنس]

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ

37:6 ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے سجایا ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ

37:7 اور انہیں تخریبی قوتوں سے محفوظ رکھا ہے۔ [15:18-16 ستاروں میں قسمت کا حال ڈھونڈنے والے قرآن کے سمجھنے والوں کی طرف سے مایوس رہیں گے۔ وہ جانیں گے کہ اللہ نے انسانوں کا نصیب ستاروں کی چالوں میں نہیں رکھا۔]

؎ ستارہ کیا تری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیء افلاک میں خوار وزبوں

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ

37:8 سننے کا دعوٰی کرنے والے آسمان کی خبریں لانے والے کہن اور نجومی ان بلندیوں تک رسائی نہیں رکھتے۔ اب انہیں قرآنی علم کے چمکتے ہوئے شعلے دھتکارتے رہیں گے۔

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ

37:9 ایسے دعوے کرنے والے اور ان کے ماننے والے بھٹکتے ہوئے زندگی گزار دیتے ہیں جس کا نتیجہ رسوا کن عذاب ہوتا ہے۔ [72:8, 67:5, 26:212, 38:79, 15:7-8]

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

37:10 قرآن سے پہلے کہانوں اور نجومیوں کی باتیں کبھی یوں ہی سچی نکل آتی تھیں تو لوگ سمجھتے تھے کہ وہ فرشتوں کی باتیں سن کر آئے ہیں۔ لیکن اب علم کا شعلہ شہاب ثاقب کی طرح ان کا پیچھا کرے گا۔ [72:8, 67:5, 52:38, 26:210, 18:22]

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝

37:11 ان سے پوچھئے کہ ان لوگوں کو بنانا زیادہ بڑا کام تھا یا اور چیزوں کو۔ جیسے یہ بڑے خلائی کرّے جو ہم نے بنائے ہیں؟ انسانوں کو تو ہم نے گیلی مٹی سے بنایا۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝

37:12 آپ اللہ کی عظیم الشان تخلیق پر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں جبکہ یہ لوگ ہر بات کو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝

37:13 جب آپ ان کے سامنے قرآن پیش کرتے ہیں تو یہ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝

37:14 بلکہ جب کسی آیت کو دیکھتے ہیں یا کائنات میں اللہ کی نشانی پر نظر کرتے ہیں تو بات ہنسی میں ٹال دیتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

37:15 اور کہتے ہیں یہ سب تو دھوکے کی کارفرمائی ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝

37:16 یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب ہم مرجائیں اور ہماری ہڈیاں بھی مٹی ہوجائیں تو پھر ہم اٹھائے جائیں گے۔

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

37:17 اور پھر ہمارے آباؤ اجداد بھی جو کب کے گزر چکے۔ [75:3, 36:78]

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝

37:18 کہہ دیجئے ہاں! بالکل ایسا ہی ہوگا اور تم اپنی غلط روش زندگی کے سبب ذلت بھی اٹھاؤ گے۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

37:19 بس ایک زوردار دھماکہ ہوگا اور اسی وقت ان کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

37:20 پھر کہیں گے آہ! ہماری شامت اعمال! یہی فیصلے کا دن ہے۔

ع 1 21 5 هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

37:21 کہا جائے گا ہاں یہی وہ دن ہے جس میں سب فیصلے ہوجائیں گے اور جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝

37:22 (ملائکہ سے کہا جائے گا) جو لوگ کمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو اکٹھا کرو اور انہیں بھی جن کو وہ اپنا آقا تسلیم کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝

37:23 اللہ کو انہوں نے چھوڑ رکھا تھا لہٰذا انہیں جہنم کا راستہ دکھا دو۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝

37:24 ذرا ان کو روکو کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝

37:25 تمہیں کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝

37:26 بلکہ آج تو یہ سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝

37:27 پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝

37:28 کہیں گے تم (لیڈر لوگ) ہمیں ہمارے پاس بڑی شوکت کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ (تاکہ ہمیں راہ راست سے روک دو۔)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

37:29 لیڈران سے کہیں گے نہیں بات یہ ہے کہ تم سب سچ کو ماننے والے تھے ہی نہیں۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝

37:30 ہمارا تم پر کچھ اختیار نہ تھا۔ تم لوگ تھے ہی سرکش۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝

37:31 ہمارے پروردگار کا قول ہمارے بارے میں پورا ہو گیا۔ اب ہم اپنے کئے کا مزا چکھیں گے۔

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝

37:32 ہم نے تمہیں بہکایا تو اس لئے کہ ہم خود بھٹکے ہوئے تھے۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝

37:33 بس اب عوام اور ان کے لیڈر عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔ [34:32, 40:47, 33:67, 14:21]

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝

37:34 ہمارا قانون مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

37:35 یہ مجرم ایسے تھے کہ جب بھی انہیں کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں تو وہ تکبر کرتے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝

37:36 اور کہتے کیا ہم اپنے آقاؤں کو اور معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر چھوڑ دیں؟

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

37:37 نہیں، بلکہ وہ (اللہ کی طرف سے) ایک سچا طرز حیات لے کر آئے ہیں اور پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝

37:38 تم لوگ دردناک عذاب کا مزا چکھنے والے ہو۔

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

37:39 یاد رکھو یہ تمہارے اعمال ہی کا صلہ ہوگا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:40 لیکن اللہ کے مخلص بندے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝

37:41 کہ ان کے لئے خوشگوار سامان حیات ہوگا جو اس کتاب میں بتا دیا گیا ہے۔

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝

37:42 ان کی محنت کے میٹھے پھل اور یہ لوگ بڑے صاحب اکرام ہوں گے۔

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

37:43 وہ نعمتوں کے باغات میں

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

37:44 ایک دوسرے کے سامنے آرام و آسائش کی نشست گاہوں پر بیٹھے ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ

37:45 ٹھنڈے چشموں کے شفاف پانی سے بھرے ہوئے پیالے ان کی مجلسوں میں گردش کرتے ہوں گے۔

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۙ

37:46 برف کی طرح سفید نہایت لذیذ مشروب۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۙ

37:47 وہ مشروب کہ نہ اس سے سرگرانی ہو اور نہ مدہوشی ہو۔ [56:19]

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۙ

37:48 اور ان کے ساتھی نگاہ پاک اور صاحب بصیرت ہوں گے۔ (مرد اور عورتیں دونوں)

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۙ

37:49 ان خواتین کا کردار بے داغ ہوگا۔ صاحب کردار جیسے بے داغ سفید انڈے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۙ

37:50 اور وہ آپس میں متوجہ ہو کر باتیں کریں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۙ

37:51 ان میں سے ایک بولنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا۔

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۙ

37:52 جو کہتا تھا کہ بھلا تم بھی ان باتوں کو سچا سمجھتے ہو۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۙ

37:53 کہ جب ہم مر جائیں گے اور ہماری ہڈیاں بھی مٹی ہو جائیں گی۔ ہم پھر بھی اپنے کاموں کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۙ

37:54 دوسرا اسے کہے گا 'کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو؟

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۙ

37:55 تو وہ شخص اس طرف جھانکے گا اور دیکھے گا کہ اس کا وہی ساتھی جہنم کے وسط میں پڑا ہے۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝

37:56 وہ اس سے کہے گا اللہ شاہد ہے کہ تو نے مجھے بھی قریب قریب تباہ کر ڈالا تھا۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

37:57 اگر میں اپنے رب کے فضل سے سیدھی راہ اختیار نہ کر لیتا تو میں بھی ان میں ہوتا جو عذاب کے لئے حاضر کئے گئے ہیں۔

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝

37:58 کتنے اطمینان کی بات ہے کہ اب ہمیں موت نہیں آئے گی۔

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

37:59 جو ایک موت تھی وہ آ چکی اس پر یہ کہ ہمیں کوئی عذاب سے نہ گزرنا ہوگا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

37:60 بے شک یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝

37:61 یہ مثال ہے اس خوشگوار انجام کی جس کے لئے ہر کام کرنے والے کو کام کرنا چاہیے۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝

37:62 اس طرح کا انعام واکرام ایسی میزبانی بہتر ہے یا دوسروں کی محنت کا چرایا ہوا پھل جس کا نتیجہ بھگتنا مشکل ہو جائے۔ [زقوم = ناگ پھنی یا تھوہر کا درخت = تشبیہ کے طور پر دوسروں کی محنت کا لوٹا ہوا پھل۔ 56:52, 44:44, 17:60]

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝

37:63 ہم نے اس شجر کو (یعنی دوسروں کی لوٹی ہوئی محنت کے ثمر کو) ظالموں کے لئے ایک امتحان بنا رکھا تھا۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝

37:64 دنیا میں دوسروں کی محنت کا مال ایک ایسا دلکش درخت نظر آتا تھا جس کا پھل بہت میٹھا ہو لیکن دراصل اس کی جڑیں اسی جہنم کی گہرائیوں میں تھیں۔ (انسان کے اعمال ہی سزا و جزا اپنے اندر لئے ہوئے ہوتے ہیں۔)

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝

37:65 اس طرح کے ناجائز پھل کی طمع شیطان فطرت لوگوں کے سروں میں سمائی ہوتی ہے۔

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝

37:66 جہنّم میں وہ اسی کے انجام کو نگلیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔[37:68, 25:43,, 40:40]

(اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں)

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝

37:67 اس کے بعد ان کے لئے ان کے اعمال کا گرم ابلتا ہوا پانی ہوگا جو دکھ کے کڑوے گھونٹ وہ دوسروں کو پلایا کرتے تھے۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝

37:68 وہ جحیم یعنی ارتقاء کے آگے رکاوٹوں کے بیچوں بیچ ہوں گے یعنی ان کی ذات مزید ترقی نہ کر سکے گی۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝

37:69 یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے بزرگوں کو بھٹکا ہوا پایا۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝

37:70 لیکن وہ انہی کے نقش قدم پر چلتے دوڑتے رہے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

37:71 ان سے پہلے کی قومیں بھی اکثر غلط راہوں پر چلتی رہی ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

37:72 ہم نے اپنے آگاہ کرنے والے ان کی طرف ضرور بھیجے۔

ع 2 53 6 فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

37:73 سو دیکھو کہ ان آگاہ کئے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:74 ان کے برعکس اللہ کے مخلص بندوں کے بارے میں بھی سوچو (کہ ان کا انجام کیسا شاندار ہوا۔)

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

37:75 مثلاً نوح کے واقعہ کو یاد کرو جب انہوں نے ہمیں پکارا تو سب نے دیکھا کہ ہم نے ان کی پکار کا کتنا بہترین

جواب دیا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

37:76 ہم نے انہیں اوران کے ساتھیوں کو بڑی مصیبت سے بچالیا۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

37:77 (اس طوفان عظیم کے بعد) نوح کی نسل باقی رہی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

37:78 اور آنے والی نسلوں کے لئے انہیں ہم نے بہترین مثال بنادیا اوران کا تذکرہ خیروخوبی سے ہوتا رہا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝

37:79 نوح پر دونوں جہانوں میں سلام کہ وہ سلامتی کے پیغامبر تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

37:80 ہم لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے والوں کو ہمیشہ ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

37:81 نوح ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝

37:82 پھر ہم نے دیگر لوگوں کو (جو مخالف تھے۔) غرق کر دیا تھا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ وقف لازم

37:83 نوح کی روش پر چلنے والے ابراھیم بھی تھے۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

37:84 وہ اپنے پروردگار کے پاس پاک دل کے ساتھ آئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝

37:85 انہوں نے اپنے باپ اوراپنی قوم سے صاف کہہ دیا (سوچو کہ) تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو۔

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝

37:86 اللہ کے سوا تم نے اور معبود تراش رکھے ہیں اور تم انہی کے طالب ہو۔

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

37:87 بھلا پروردگار عالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝

37:88 پھر ابراھیم نے ستاروں پر ایک نگاہ ڈالی۔

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝

37:89 اور بولے کہ میں تمہاری روش سے قطعی بیزار ہوں۔ [60:4]

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝

37:90 وہ لوگ منہ پھیر کر چل دیتے۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

37:91 ایک بار ابراھیم نے ان کے بتوں کی طرف توجہ کی اور بولے 'یہ اتنی ساری چیزیں کھانے کی یہاں پڑی ہیں تم کھاتے کیوں نہیں؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝

37:92 تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے بھی نہیں۔ [ظاہر ہے ابراھیمؑ چاہتے تھے کہ ان کی قوم کچھ غور و فکر کرے۔]

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝

37:93 پھر ایک موقع پر انہوں نے بتوں کو کاری ضرب لگانی شروع کی۔

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝

37:94 تو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝

37:95 ابراھیم نے کہا 'تم سوچو کہ تم ان بتوں کی پرستش کرتے ہو جنہیں تم خود اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

37:96 جبکہ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں بھی جو تم بناتے ہو۔ (ہر صلاحیت اللہ ہی نے عطا کی ہے۔)

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝

37:97 وہ آپس میں باتیں کرنے لگے 'ایک عمارت بناؤ اس میں آگ بھڑکاؤ اور اسے اس میں پھینک دو۔

فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾

37:98 انہوں نے اس قسم کی چال چلنی چاہی لیکن ہم نے انہیں زیر کر دیا۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾

37:99 ابراہیم نے کہا' میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔ وہ صحیح جگہ کی طرف میری راہنمائی کر دے گا۔

[رب کی طرف ہجرت یعنی ایسی جگہ جو نظام الٰہی کے قیام کے لئے سازگار ہو۔]

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٠٠﴾

37:100 [ابراہیمؑ ہجرت کر کے شام کی طرف چلے گئے البتہ اب تک ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے دعا کی۔] اے میرے پروردگار! مجھے باصلاحیت اولاد عطا فرمایئے۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾

37:101 لہٰذا ہم نے انہیں ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ ﴿١٠٢﴾

37:102 جب وہ بیٹا بڑا ہوا اور اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہو گیا تو ایک دن ابراہیم نے کہا' میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اے بیٹے میں تجھے زندگی کے سخت مراحل سے گزار رہا ہوں۔ دیکھو! تمہارا کیا خیال ہے؟ بیٹے (اسمٰعیلؑ) نے جواب دیا' اے میرے والد وہی کیجئے جس کا حکم آپ کو دیا گیا ہے۔ جب اللہ یہ چاہتا ہے تو آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔ [37:107 ذبح = قربانی = کسی بلند مقصد کے لئے زندگی کے سخت مراحل سے گزرنا۔] (اذبحک سے مراد الگ ہو کر دوسرے کسی علاقے یا ملک میں پیغمبر کے مشن کو جاری رکھنا ہے کیونکہ پیغمبروں کے مشن اپنی اولاد کے متعلق ایسے ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں بھی بعد میں نبوت کے لئے منتخب کر لیا گیا۔)

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾

37:103 جب دونوں نے سر تسلیم خم کر لیا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو پیشانی پر سجدہ کرنے کے لئے کہا۔ (یعنی ان کی جبین جب وہ اپنے مشن پر چلے تو دوسری طرف ہو گی۔ یعنی مخالف سمت روانہ ہوں گے۔)

وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يٰٓإِبْرٰهِيمُ ﴿١٠٤﴾

37:104 ہم نے اسے پکارا' اے ابراہیم!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

37:105 تم نے اپنے بلند مقاصد کو سچ کر دکھایا۔ دیکھو ہم متوازن زندگی گزارنے والوں کو کس طرح نوازتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝

37:106 یہ ایک صریح آزمائش تھی۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

37:107 ہم نے باپ بیٹے کی عظیم قربانی قبول کی۔ [غور کیجئے کہ یہاں بائبل اور دیگر روایات والا مینڈھا غیر حاضر ہے۔ یہ بھی سوچئے کہ بھیڑ بکری کی قربانی ذبح عظیم نہیں ہو سکتی۔ آذر نمرود کے مہا پجاری تھے۔ مہنت یا مہا پجاری کا درجہ بابل ہی نہیں دیگر قدیم تہذیبوں میں بادشاہ سے کم نہیں ہوتا تھا۔ ابراھیمؑ چاہتے تو مہنت کا منصب نسل در نسل انہیں اور ان کی اولاد کو حاصل ہو سکتا تھا۔ جب وہ شام کو ہجرت کر گئے تو وہاں کے لوگوں نے ابراھیمؑ کی پاکیزہ شہرت اور بلند کردار کی بنا پر انہیں اپنا حاکم بنا لیا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے بابل اور شام کی عیش و عشرت والی زندگی کو چھوڑ کر مکہ کی بنجر وادی میں جا کر رہنا اور وہاں توحید کا پہلا گھر قائم کرنا۔ یہ تھی ذبح عظیم۔ عظیم قربانی یا زندگی کے مشکل مراحل سے گزرنا۔]

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

37:108 یہ ایسی عظیم قربانی تھی جسے ہم نے آئندہ نسلوں کے لئے زندہ رکھا۔ (یعنی بنجر وادی میں اللہ کے گھر کی نگہبانی 14:37)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝

37:109 ابراھیم پر سلام کہ وہ سلامتی کے پیامبر تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

37:110 جو شخص بھی انسانوں کی بھلائی کے کام کرے ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

37:111 وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

37:112 اور ہم نے انہیں (ان کے دوسرے بیٹے) اسحٰق کی خوشخبری دی جو ایک نبی تھے اور باصلاحیت انسان

تھے۔

ع 3 39 7 وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝

37:113 ہم نے ان پر اور اسحٰق پر اپنی برکتیں نازل کیں۔ ان دونوں کی نسل میں ایسے لوگ بھی تھے جو لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے تھے اور ایسے لوگ بھی تھے جو اپنے آپ پر کھلی زیادتی کرتے تھے۔ (یعنی لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔)

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

37:114 اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

37:115 اور ان دونوں کی اور ان کی قوم کو ایک بڑی آزمائش سے نجات دلائی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

37:116 ہم نے ان کی مدد کی تو وہ کامران رہے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝

37:117 اور ان دونوں کو واضح کتاب عطا کی۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

37:118 اور ہم نے زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ انہیں دکھائی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝

37:119 اور ان کی زندگی کو آنے والی نسلوں کے لئے مثال بنایا۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

37:120 موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو کہ وہ سلامتی کے پیامبر تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

37:121 انسانوں سے بھلائی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

37:122 وہ دونوں ہمارے مومن بندے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

37:123 اور یقیناً الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ [6:85]

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

37:124 جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا' کیا تم راہ راست پر چلنا نہیں چاہتے؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝

37:125 تم اپنے خود ساختہ معبود ''بعل'' کے بت کی پرستش کرتے ہو اور اس اللہ کو چھوڑتے ہو جو بہترین خالق ہے۔

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

37:126 وہ اللہ جو تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزرے ہوئے بزرگوں کا بھی پروردگار ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝

37:127 لیکن انہوں نے الیاس کو جھٹلایا اور عذاب کے مستحق ہو گئے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:128 سوائے ان کے جو اللہ کے مخلص بندے تھے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

37:129 اور ہم نے الیاس کے تذکرے کو آنے والی نسلوں کے لئے باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝

37:130 الیاس پر سلام کہ وہ سلامتی کے پیامبر تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

37:131 لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے والوں کو ہم اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

37:132 وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

37:133 اور لوط بھی پیغمبروں میں سے تھے۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۙ

37:134 ہم نے انہیں اور ان کے ساتھیوں سب کو عذاب سے بچالیا۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝

37:135 سوائے ایک بوڑھی عورت کے جو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ تھی۔ (یعنی لوطؑ کی نافرمان بیوی۔)

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝

37:136 پھر ہم نے اوروں کو ملیامیٹ کر دیا۔

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۙ

37:137 تم ان کے کھنڈرات سے دن میں بھی گزرتے ہو۔

ع 25 8 وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۧ

37:138 اور رات میں بھی۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ (کہ اللہ کے قوانین توڑنے کا کیا انجام ہوا کرتا ہے۔)

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

37:139 اور یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ

37:140 (اس واقعہ پر غور کرو) جب وہ لپک کر بھاگ کر بھری کشتی کی طرف گیا۔ (یعنی ایسے مقام کی طرف ہجرت کر گیا جہاں آبادی بہت گنجان تھی۔ ان لوگوں کی کشتی حیات وحی کی رہنمائی کے بغیر ڈانواں ڈول تھی لیکن ان میں حق قبول کرنے کی صلاحیت تھی اور امید تھی کہ اس قوم کا بیڑا تر جائے گا اس سبب سے کہ وہ دعوت حق قبول کر کے اپنے معاشرے کی تشکیل اللہ کے قوانین کے مطابق کرے گی۔)

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۚ

37:141 (یونس کے واقعات یوں ہیں کہ) اس نے اپنی قوم (جسے چھوڑ کر ہجرت کر گئے) کو راہ راست پر لانے کے لئے خوب تیر چلائے یعنی مسلسل و پیہم جدوجہد کی مگر وہ اپنی قوم کی طرف سے مسلسل جھٹلائے گئے۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝

37:142 وہ تنہا ہونے کی وجہ سے کمزور و ناتواں بھی (خیال کئے جاتے) تھے۔ پس (قوم) حوت اسے اپنے

زغے میں لیا ہی چاہتی تھی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے والا ہو جاتا۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ

37:143 پس اگر وہ اپنے نشو ونما دینے والے کے پروگرام کے مطابق سرگرم عمل نہ ہوتا۔

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۙ

37:144 تو وہ اپنی قوم میں ہی رہتا اس وقت تک کہ لوگ اٹھائے جائیں۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۙ

37:145 پس ہم نے (اس کی جدوجہد کے سبب) اسے ایک کھلے میدان میں لے آئے (یعنی جہاں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے وسیع میدان تھا اور کوئی رکاوٹ نہیں تھی) اور وہ آزردہ خاطر تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ

37:146 اور (اس کی مسلسل سعی وکاوش کے سبب) ہم نے اسے ہر قسم کی آسودگی عطا کر دی (کہ اس خطہ میں ترکاری، پھل پھول اور میوہ جات کی کثرت سے پیداوار تھی)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ

37:147 اور ہم نے بھیجا اس کو ایک لاکھ سے زیادہ آبادی کی طرف۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۚ

37:148 پس وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک سامان زیست سے نوازا (جب تک انہوں نے معاشرہ کی تشکیل اللہ کی کتاب کے مطابق کئے رکھی۔)

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۙ

37:149 (ان انبیاء اور ان کی قوموں کے تذکرے کے بعد اے پیغمبرؐ!) اپنی قوم سے پوچھئے کہ وہ ایسے ہی وہم وگمان میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے پروردگار کی بیٹیاں ہیں۔ (فرشتے اور بت) اور اپنے لئے بیٹوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ [16:58]

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۚ

37:150 یا یہ کہ ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے۔ کیا وہ یہ سب دیکھ رہے تھے؟

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ

37:151 دیکھو! یہ کیسی کیسی جھوٹی باتیں گھڑتے اور کہتے ہیں۔

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

37:152 بہت جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝

37:153 اگر اللہ بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ (تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے؟ کبھی اسے زندہ دفن کر دیتے ہو کبھی اس کی پیدائش پر رنجیدہ ہو جاتے ہو۔ 16:58)

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

37:154 تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ کیسے عجیب فیصلے کرتے ہو۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

37:155 کیا تم اپنی قوت فکر کو استعمال نہیں کر سکتے۔

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝

37:156 کیا تمہارے پاس اپنے جھوٹے عقیدوں کی کوئی سند بھی ہے؟

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

37:157 اگر ہے تو لاؤ اپنی کتاب پیش کرو! اگر تم سچے ہو۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝

37:158 اور یہ لوگ اللہ اور آنکھوں سے اوجھل قوتوں میں رشتہ جوڑتے ہیں لیکن سب کائناتی قوتیں اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے حاضر رہتی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

37:159 اللہ کی شان ان باتوں سے بہت بلند ہے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:160 سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے (جو شرک سے دور رہتے ہیں۔)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝

37:161 سو تم اور وہ جن کی تم پرستش کرتے ہو۔

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ

37:162 تم سب ان مخلص بندوں کو اس کے خلاف بہکا نہیں سکتے۔

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝

37:163 سیدھی راہ سے وہی بھٹکتا ہے جو جہنم میں جانا چاہے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ۙ

37:164 جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم میں سے ہر ایک کو قرآن کی رُو سے اپنا مقام معلوم ہے۔

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ۚ

37:165 اور ہم وہ ہیں جو نظام الٰہی کے قیام کے لئے منظم رہیں گے۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

37:166 اور ہم اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ۙ

37:167 اور مخالفین کہتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ۙ

37:168 اگر ہمارے پاس بزرگوں سے ہوتی ہوئی یا گزشتہ قوموں کی طرح کوئی نصیحت کی کتاب آئی ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:169 تو ہم بھی اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

37:170 لیکن اب یہ سچائی سے انکار کر رہے ہیں سو عنقریب وہ اس کا نتیجہ جان لیں گے۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ

37:171 ہم نے قانون بنا رکھا ہے کہ ہمارا پیغام پہنچانے والے ہمارے بندے۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ۚ

37:172 وہ ہیں جو ہمیشہ ہماری مدد پائیں گے۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

37:173 اور ہمارے لشکر غالب رہیں گے۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ

37:174 تو کچھ عرصہ ان مخالفین کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝

37:175 دیکھئے کہ وہ کیسے اپنے اعمال کا سامنا کرتے ہیں۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

37:176 کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچاتے ہیں؟

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

37:177 جس دن وہ تباہی ان کے صحن میں آ اُترے گی تو جنہیں آگاہ کیا گیا تھا وہ صبح ان کے لئے بڑی ہی سخت ہوگی۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ

37:178 کچھ عرصہ کے لئے انہیں نظر انداز کئے رہیے۔

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝

37:179 اور دیکھئے کہ وہ کیسے اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھتے ہیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

37:180 آپ کا رب بڑی شان والا، عزت وقوت والا رب ہے۔ ان باتوں اور عقیدوں سے کہیں بلند جو یہ لوگ گھڑتے رہتے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

37:181 سب پیغمبروں کو سلام کہ وہ سلامتی کے پیامبر تھے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

37:182 اور کائنات کا نظم وضبط اس بات پر شاہد ہے کہ اس کا رب اللہ واحد تمام حمد وستائش کا مالک ہے۔

سورة صٓ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 38ویں سورۃ ہے اور اس میں 88 آیات ہیں۔ ''ص'' سے مراد صادق ہے جسے اللہ سے منسوب کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝

38:1 (اللہ) صادق کا ارشاد ہے کہ قرآن بذات خود اس بات کی گواہی ہے کہ یہ انسانوں کو بلند مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ [43:43, 23:70, 21:24]

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝

38:2 لیکن جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ اپنی جھوٹی عزت اور مخالفت برائے مخالفت کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝

38:3 (اپنی اندھی مخالفت میں یہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ) ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو تباہ کر ڈالا۔ وہ ہمیں پکارتے تھے جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا تھا۔ [عذاب ظاہر ہو جانے کے بعد بچا لیا جانا اللہ کا قانون نہیں۔]

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

38:4 یہ لوگ تعجب کرتے رہتے ہیں کہ انہیں غلط روش کے انجام سے آگاہ کرنے والا انہی میں سے کیسے آ گیا؟ بس مخالفین حق یونہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ شخص تو ایک جھوٹا ساحر ہے۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝

38:5 کیا اس نے اتنے معبودوں کو ملا کر ایک ہی معبود بنا دیا؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے! [ایک ہستی کے پاس تمام قوتیں کیسے ہو سکتی ہیں؟]

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝

38:6 ان کے بڑے لیڈر یہ کہہ کر چل دیتے ہیں کہ اپنے دیوتاؤں کی پرستش پر قائم رہو۔ یہ شخص اپنی بات منوانا چاہتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی غرض پنہاں ہے۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۞

38:7 ہم نے ایسی باتیں اپنے اسلاف کے مسلک میں کبھی نہیں سنیں۔ یہ تو اس کی اپنی ایجاد ہے۔ [26:137]

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۞

38:8 یہ کیا بات ہے کہ ہم سب میں صرف اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) دراصل یہ آپ کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ میرے دیئے ہوئے ضابطہ حیات کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں وہ اس لئے کہ ان پر ابھی وہ تباہی نہیں آئی جو ان کی غلط روش کا نتیجہ ہوگی۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۞

38:9 کیا ان کے پاس آپ کے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ وہ جو نہایت عظیم قوتوں والا اور سخاوت سے عطا کرنے والا ہے۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۞

38:10 کیا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب ان کی ملکیت ہے؟ ان سے کہیے کہ جتنی چاہے ترقی کرلو، جتنا ہو سکے سامان و اسباب پیدا کرلو۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۞

38:11 تم پھر بھی ایک ایسا لشکر ہو گے جو پہلے بھی بڑے بڑے منصوبے بنا کر شکست خوردہ رہ گئے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۞

38:12 ان سے پہلے قوم نوح، قوم عاد اور اہرام والے فرعون نے بھی حق کو جھٹلایا تھا۔ [7:124, 26:49, 20:71]

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۞

38:13 اور ثمود، قوم لوط اور اصحاب ایکاہ (اہل مدین) ان سب کے بڑے بڑے لشکر تھے۔

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۞ ع 1 14 10

38:14 ان سب نے رسولوں کی تکذیب کی اور ان کے اعمال تباہی بن کر ان کے سامنے آ گئے۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝

38:15 یہ لوگ بھی ایک ایسی اچانک تباہی کے منتظر ہیں جس سے وہ اٹھ نہ سکیں گے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝

38:16 اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں یوم حساب سے پہلے ہی ہمارا حصہ دے دیجئے۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

38:17 (اے رسولؐ!) یہ کچھ بھی کہتے رہیں آپ اپنے پروگرام پر ثابت قدم رہیے۔ (اور سابقہ نبیوں کا احوال یاد کیجئے۔) ہمارے بندے داؤد کا تذکرہ کیجئے جسے ہم نے بہت قوت اور وسائل عطا کیے تھے اور وہ ہمیشہ ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝

38:18 ہم نے بڑے بڑے قبائلی لیڈران کے محکوم بنا دیئے تھے جو رات دن اس کے ساتھ سرگرم عمل رہتے تھے۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

38:19 اور قبیلہء "طیر" کے منتشر گھوڑ سوار سب ان کے زیر فرمان تھے۔ [34:10, 27:16, 21:89]

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

38:20 ہم نے اس کی مملکت کو بہت قوی بنا دیا تھا اور ساتھ ساتھ انہیں حکمت اور معاملات کا ٹھیک فیصلہ عطا کرنے کا فہم عطا کیا تھا۔ [43:63, 17:39]

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ وقف لازم

38:21 کبھی آپ تک خبر پہنچی ہے جب لوگ جھگڑتے ہوئے دیوار پھاند کر داؤد کے گھر میں گھس آئے جب وہ محل کے دربار میں بیٹھے تھے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ۝

38:22 جب وہ اس طرح اچانک داخل ہوئے تو داؤد حیران ہوئے۔ وہ بولے فکر نہ کیجئے ہم دونوں اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ کس نے کس پر زیادتی کی ہے؟ لہٰذا آپ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیجئے۔ انصاف کی راہ سے نہ ہٹئے اور ہمیں عدل کی راہ پر لگا دیجئے۔

إِنَّ هٰذَآ أَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ۝

38:23 [نوٹ کیجئے کہ اتنے بڑے بادشاہ کے گرد کوئی حفاظتی اقدام نہ تھے۔] ان میں سے ایک نے کہا' یہ میرا بھائی ہے جس کے پاس 99 زرعی قطعے ہیں جبکہ میرے پاس صرف ایک ہے۔ پھر بھی یہ مجھے کہتا ہے کہ اپنا قطعہ مجھے دے دے اور گفتگو میں تو مجھ پر چھا جاتا ہے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَإِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِيْنَ السجدة 15
آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ أَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ ۝

38:24 داؤد نے کہا' اس نے یقیناً اپنی زرعی زمین میں تمہارا قطعہ مانگ کر تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ بہت سے کاروباری ساتھی ایک دوسرے سے ناانصافی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے قانون مکافات پر یقین رکھتے ہیں اور دوسروں کی بہتری کا خیال رکھتے ہیں۔ اور دیکھو ایسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی ہے۔ (ان کی مملکت میں زرعی اور معاشی اصلاحات کی ضرورت تھی۔) انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت چاہی۔ اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور اس کی طرف راہنمائی کے لئے رجوع کرتے رہے۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَإِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

38:25 ہم نے مملکت کے نقصان سے ان کی حفاظت کی اور انہیں اپنی بارگاہ سے احترام کا مرتبہ عطا کیا اور اس کے تمام معاملات کو خوشگوار انجام تک پہنچایا۔

يٰدَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ إِنَّ ع 2 12 11
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

38:26 (ہم نے کہہ دیا تھا۔) تمہیں ملک میں حاکم اس لئے بنایا ہے کہ تم لوگوں میں حق و انصاف کا نظام رائج کرو۔ اپنی ذاتی خواہشات کو موقع نہ دینا کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے دور بھٹکاتے ہیں ایسے لوگ بڑے نقصانات اٹھاتے ہیں اس لئے کہ یوم حساب کو بھلا دینے کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝

38:27 (یوم حساب۔ قانون مکافات کا آخری مرحلہ ہے۔) اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے۔ جو لوگ قانون مکافات۔ سے انکار کرتے ہیں وہی لوگ ایسا گمان رکھتے ہیں۔ کائنات کو باطل سمجھنے والے ایسا کفر کرتے ہیں جس کا نتیجہ جہنم ہے۔ [53:31, 45:22, 11:7, 10:4]

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝

38:28 جولوگ ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور لوگوں کی زندگیاں سنوارنے والے کام کرتے ہیں کیا ہم انہیں زمین میں فساد پھیلانے والوں کے برابر کر دیں گے؟ یا ہم صاحب کردار لوگوں کو تخریبی کاروائیاں کرنے والوں جیسا کر دیں گے۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

38:29 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے جو کتاب مبارک آپ پر نازل کی ہے۔ (ہمارے قوانین کو وضاحت سے بیان کر دیتی ہے۔) لوگوں کو چاہیے کہ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور اہل علم و عقل اسے ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

38:30 ہم نے داؤدؑ کو (فرزند) سلیمان بھی عطا کیا تھا۔ وہ نہایت خوب بندے تھے اور ہمارے احکام کی طرف رجوع کرتے رہتے تھے۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝

38:31 وہ بھی اپنی مملکت میں بہترین گھوڑوں کے دستے رکھتے تھے اور وہ ہر شام ان کا معائنہ کیا کرتے تھے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

38:32 ایک دن کہنے لگے، میں اللہ کی اس نعمت سے اس لئے محبت کرتا ہوں کہ یہ میرے پروردگار کا پیغام پھیلانے میں بہت کارآمد ہوتے ہیں۔ ایک دن اسی طرح گھوڑے جب اپنے اصطبلوں کی طرف لوٹ گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

38:33 انہوں نے کہا' گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر انہوں نے شفقت سے ان کی ٹانگوں اور گردنوں کو تھپتھپایا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

38:34 (سلیمانؑ تو ایسے عالی مرتبت حکمران تھے۔) لیکن ان کا نالائق جانشین انہیں فکرمند کر دیتا تھا۔ وہ تو ایک زندہ لاش تھا۔ سلیمان بہرکیف اللہ سے رجوع کرتے رہتے۔ [سلیمانؑ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اپنے گھوڑ سوار رسالے سے بہت محبت تھی۔ بعض مؤرخین نے آیات 33 اور 34 میں عجیب بے سند باتیں لکھی ہیں گویا ایک دن گھوڑوں کی محبت میں ان کی مغرب کی نماز قضا ہوگئی تو انہوں نے 20 ہزار گھوڑوں کو واپس بلایا اور اپنی تلوار سے ان کی گردنیں اڑا

دیں پھر بھی اللہ نے نماز قضا کرنے کی انہیں ایسی سزا دی کہ ان کی ایک سو (100) بیویوں کے یہاں ان کی (سلیمانؑ کی) پیش گوئی کے مطابق ایک ہی دن 100 بچے ہونے والے تھے لیکن کسی کے یہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی بغیر دھڑ کا آدھا جسم رکھتا تھا۔ 34:12]

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

38:35 سلیمان کہتے اے میرے پروردگار! آپ میری حفاظت فرمایئے اور مجھے ایسی مملکت عطا فرمایئے جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔ آپ ہر شے عطا کرنے پر قادر ہیں۔ [بادشاہ اور پیغمبر سلیمانؑ مثالی حکومت کی دعا کرتے تھے نہ کہ دنیاوی جاہ وجلال کی۔]

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝

38:36 ہم نے انہیں صلاحیت عطا کی کہ وہ سائنس کے اصولوں کے ذریعے ہواؤں کو کام میں لاتے تھے۔ وہ جس طرف جانے کا ارادہ کرتے ان کے بادبانی جہاز انہیں وہاں لے جاتے۔ [34:12 ہواؤں کی تسخیر ان کے دور میں ہوائی چکیوں سے بھی ہوتی ہوگی۔]

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝

38:37 بہت سے وحشی قبائل ان کے لئے عمارتیں بناتے اور سمندر میں غوطہ خوری کیا کرتے تھے۔ [34:13, 21:82]

وَاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝

38:38 ان کے علاوہ اور بھی کئی قبائل نظم وضبط سے کام کرتے تھے۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

38:39 (ہم نے سلیمانؑ سے کہہ دیا تھا۔) یہ سب ہماری عطا ہے۔ ہمارے قانون کے مطابق لوگوں پر احسان کرنا اور ان کی گرفت کرنا۔

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ ع 4/12

38:40 ہم نے انہیں اپنی جناب سے عزت واکرام اور خوبصورت منزل عطا کی۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ وقف لازم

38:41 ہمارے بندے ایوب کا ذکر بھی کیجئے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے اور

میں درد میں مبتلا ہوں۔[شیطان کا چھونا محاورے میں سانپ کے ڈسنے کو کہتے ہیں۔ بائبل کی پہلی کتاب میں شیطان کو سانپ کہا گیا ہے۔ ایوبؑ اپنے کاروان اور اہل وعیال سے بچھڑ گئے تھے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔ 21:83]

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝

38:42 (ہم نے کہا) اپنے پیر کو اس ٹھنڈے پانی کے چشمے میں ڈال دو اور یہ سرد پانی پیو۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

38:43 پھر ان کے اہل وعیال اور ساتھی ان کے ساتھ آ ملے بلکہ ہماری رحمت سے اتنے ہی اور لوگ ان کی جماعت میں شامل ہو گئے یعنی ایمان لے آئے۔ اس واقعہ میں اہل علم وفکر کے لئے سبق ہے۔ (کہ مصیبت کے وقت صبر کرنا، اللہ سے رجوع کرنا چاہیے اور وہم گمان سے دور رہنا چاہیے۔)

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

38:44 آخر میں ہم نے ان سے کہا 'اپنی قوتوں کو مجتمع کرو۔ سفر میں شریک ہو جاؤ۔ اب اپنے توحید کے وعدے پر قائم رہو۔ ہم نے انہیں ثابت قدم پایا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا! وہ ہمیشہ اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرتا تھا۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝

38:45 ہمارے بندوں ابراھیم، اسحٰق اور یعقوب کا بھی ذکر کیجئے۔ وہ قوت بھی رکھتے تھے اور بصیرت بھی۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝

38:46 ہم نے انہیں اپنے مقاصد کے ساتھ خلوص اور دور اندیشی عطا کی تھی اور وہ اپنی منزل کو نگاہ سے اوجھل نہیں ہونے دیتے تھے۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝

38:47 ہماری نگاہ میں وہ بہترین منتخب لوگ تھے۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝

38:48 اسمٰعیل، الیسع اور ذی الکفل کا بھی ذکر کیجئے۔ وہ بھی مخلوق کی بہتری میں آگے آگے رہتے تھے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

38:49 یہ تاریخ کی کچھ چند داستانیں ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب کردار لوگوں کے لئے بہت اچھا انجام ہمارا قانون ہے۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

38:50 پھر آخرت میں ہمیشہ شاداب رہنے والے باغات جن کے دروازے ان کے لئے کھلے رہیں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝

38:51 وہ تختوں پر مسندیں لگائے بیٹھے ہوں گے جہاں لذیذ پھلوں اور مشروبات سے ان کی ضیافت کی جائے گی۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝

38:52 اور ان کے ساتھ صاحب کردار ہمجولی ہوں گے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ الله

38:53 یہ وہی نعمتیں ہیں جن کا تم سے حساب کے دن وعدہ کیا گیا تھا۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝

38:54 ہمارا یہ سامان حیات نہ ختم ہوگا نہ اس میں کبھی کمی آئے گی۔

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝

38:55 یہ تو جنتی معاشرے کی کیفیت ہوگی۔ لیکن وہ لوگ جو اخلاقی قدروں کو پامال کرتے رہے انہیں ایسا ٹھکانہ ملے گا جس میں پسندیدہ چیز کوئی نہ ہوگی۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

38:56 یعنی جہنم جس میں وہ داخل کئے جائیں گے اور ایسے بستروں پر لیٹیں گے جن پر کسی پہلو چین نہ ہوگا۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝

38:57 اب تم وہ دکھ کے کڑوے گھونٹ پیو جو تم لوگوں کو پلاتے تھے اور ان زخموں کا دکھ سہو جو تم اوروں کو لگاتے تھے۔

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ۝

38:58 اور اسی طرح کے عذاب کا انہیں سامنا ہوگا جو وہ دیگر انسانوں کو پہنچایا کرتے تھے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝

38:59 سرکردہ لوگوں سے کہا جائے گا یہ وہ تمہاری پیروی کرنے والوں کی فوج ہے جو سیدھی تمہارے ساتھ ساتھ چلی جارہی ہے۔ دیکھو! کہ انہیں خوش آمدید کہنے والا بھی کوئی نہیں۔ ان کی اپنی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۛ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝

38:60 عوام اپنے لیڈروں سے کہیں گے، یہاں تمہیں بھی کوئی خوش آمدید کہنے والا نہیں۔ تم ہی تو ہو جو ہمیں ایسی جگہ لے آئے ہو جہاں نہ چین ہے نہ قرار۔[40:47, 37:29, 34:32, 33:67, 14:21]

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝

38:61 عوام کہیں گے ہمارے پروردگار! جن لوگوں نے بھی ہمیں یہاں پہنچایا ہے ان کے لئے پچھتاوے کی آگ کو دگنا کر دیجئے۔ نوٹ کر لیجئے کہ جہنم کی آگ خارجی شے نہیں ہے جیسا کہ آیت نمبر 104:7 میں ارشاد ہوا ہے کہ یہ آگ دلوں ہی سے اٹھتی ہے اور اپنے اعمال ہی کی شکل میں ہوتی ہے۔ بقول اقبال:

(اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں۔)

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝

38:62 پھر وہ اپنے لیڈروں سے کہیں گے کہ ہم اس جہنم میں ان لوگوں کو کیوں نہیں پاتے جنہیں تم برا بھلا کہتے تھے۔ (یعنی اہل ایمان)

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ ع 4 24 13

38:63 اور انہیں کم تر سمجھ کر ان کا آنکھوں ہی آنکھوں میں مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝

38:64 اہل جہنم کے یہ جھگڑے عین حقیقت ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۡ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

38:65 فرما دیجئے کہ میں تمہیں آنے والی تباہی سے آگاہ کر رہا ہوں۔ خوب سمجھ لو کہ کائنات میں سب اقتدار اور اختیار اللہ، الٰہ واحد کا ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

38:66 وہی کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا پروردگار ہے اور ہر اس چیز کا جو ان کے درمیان ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہے جو کائنات کو تخریب سے محفوظ رکھتا ہے۔ [توحید خالص سے اکثر لوگ اس لئے انکار کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے انسانوں کے مساوات از خود قائم ہو جاتی ہے اور مساوات سے بڑے لوگوں کے مفادات پر چوٹ پڑتی ہے۔]

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝

38:67 کہیے کہ میں تمہیں ایک بڑے عظیم انقلاب کی خبر دے رہا ہوں۔

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝

38:68 اور تم ہو کہ اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

38:69 جو بڑے لوگ پہلے گزر چکے ہیں مجھے نہ ان کے بارے میں کچھ علم تھا نہ ان سرداروں کے جھگڑوں کے بارے میں۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

38:70 وہ وحی جس سے مجھے ماضی کے واقعات کا علم ہوتا ہے مجھے بتاتی ہے کہ میں تمہیں تمہاری غلط روش کے نتائج کے بارے میں صاف صاف آگاہ کرنے والا ہوں۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝

38:71 (قصہء آدم وابلیس کو تمثیلی انداز میں ایک بار پھر سنو۔) جب تمہارے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کرنے والا ہوں۔ [15:39-27]

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

38:72 تو جب میں اسے متوازن مخلوق بنا دوں اور اس میں اپنی توانائی سے ارادہ واختیار Free Will عطا کر دوں تو تم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ (وہ علوم وسائنس کے ذریعے تم یعنی کائناتی قوتوں کو استعمال کرنے کے قابل ہوگا۔)

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

38:73 تو تمام ملائکہ نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

38:74 سوائے اس کے خود غرضانہ جذبات جو سرکش تھے انہوں نے انسان کے آگے جھکنے سے انکار کیا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝

38:75 اللہ نے ان سرکش جذبات یعنی ابلیس وشیطان سے پوچھا تم نے انسان کے آگے جھکنے سے انکار کیوں کیا جبکہ میں نے خصوصی طور سے اسے پیدا کیا تھا۔ اے ابلیس! کیا تو اس غرور میں آ گیا کہ تو انسان کے برتاؤ پر حکومت

کرے گا اور یوں بہت اونچا ہو جائے گا۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

38:76 ابلیس یعنی سرکش جذبات بولے کہ میں انسان سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھ کو بھڑکیلا مزاج دیا ہے اور اسے محض مٹی سے بنایا ہے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝

38:77 اللہ نے کہا' تو یہاں سے نکل جا کہ تو میری رحمت سے محروم کیا گیا۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

38:78 جب کائنات کے سب معاملات تکمیل کو پہنچیں گے تو اس دن تک میری رحمت سے دور رہے گا۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

38:79 وہ بولا' اے پروردگار! مجھے مہلت دیجئے، یہاں تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں۔ [15:36]

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ۙ

38:80 اللہ نے فرمایا، ٹھیک ہے تجھے مہلت دی جاتی ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

38:81 اس روز تک جس کا وقت مقرر ہے۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ۙ

38:82 تیرے جلال کی قسم میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

38:83 سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔

قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ۚ

38:84 اللہ نے کہا' یہ ٹھیک ہے اور میں جو کہتا ہوں وہ بات الحق ہوتی ہے۔

لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

38:85 یعنی یہ کہ میں تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان سب کو جہنم میں جمع کر دونگا۔

قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝

38:86 فرما دیجئے (لوگو! میں تم تک اللہ واحد کا پیغام پہنچاتا ہوں۔) اور میں تم سے اس کے بدلے میں کچھ نہیں مانگتا۔ اور میں تم سے کوئی بات برائے بات نہیں کہتا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

38:87 یہ قرآن تو دنیا کی تمام قوموں کے لئے نصیحت اور راہنمائی ہے جو انسانوں کو بلند درجات عطا کر سکتی ہے۔

ع 24 14 وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

38:88 جو بات تم اب نہیں سمجھتے وہ کچھ عرصے بعد جان لو گے۔

سورة الزّمر

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 39 ویں سورۃ ہے اور اس میں 75 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں انسانوں کی اجتماعی زندگی کا تذکرہ ہے۔ ایک پرامن اور ترقی یافتہ معاشرے میں افراد کے لئے اپنی ذات کی تکمیل آسان ہو جاتی ہے۔ مثالی معاشرہ میں دوسروں کا دکھ اپنا محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس سورہ میں یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ بہشت اور دوزخ میں لوگ صرف انفرادی طور پر نہیں بلکہ جماعتوں کی صورت میں داخل ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

39:1 یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے اور ان قوتوں کو نہایت حکمت کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝

39:2 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے اس ضابطہء حیات کو سچے اور متوازن انداز سے آپ پر نازل کیا ہے۔ اب آپ ہر طرف سے منہ موڑ کر پورے خلوص کے ساتھ اس اللہ کے دین کے قیام کے لئے اللہ کی اطاعت کئے جایئے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝

39:3 سب لوگ سن لیں کہ خالص دین یا نظام حیات صرف اللہ سے ملتا ہے اور اسی کے قوانین کی پیروی تم پر لازم ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کے سوا اوروں کو کارساز سمجھتے ہیں' یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان ہستیوں کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں لیکن اللہ اس قرآن کے ذریعے ایسی سب جماعتوں کے درمیان حتمی فیصلہ کرتا ہے اور ان اختلافات کی وضاحت کرتا ہے جن کے باعث یہ آپس میں منتشر خیالات رکھتے ہیں۔ (وہ لوگوں کے مختلف مسالک میں اس کتاب کے ذریعے فیصلہ کر دیتا ہے۔) البتہ جن لوگوں نے پہلے ہی تکذیب اور انکار کی روش اختیار کر رکھی ہو اللہ انہیں زبردستی سیدھی راہ پر نہیں چلاتا۔ [دیویاں، دیوتا، پیر، درویش، فرشتے یہاں تک کہ انبیاء بھی اللہ اور انسان کے

درمیان وسیلہ نہیں بن سکتے۔ [17:57, 10:18, 5:35]

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

39:4 (وسیلہ بنانے کی ایک مثال یہ ہے کہ اللہ کی اولاد کا عقیدہ گھڑ لیا جائے۔) اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا۔ اس کی شان نہایت بلند ہے اور وہ اس طرح کے عقائد سے پاک ہے۔ وہ اللہ واحد تمام قوتوں کا مالک ہے۔ (اسے اپنی مدد کے لئے اولاد کی ضرورت نہیں۔)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

39:5 اس نے آسمانوں اور زمین کو تمام سلسلہء کائنات کو حقیقت ثابتہ کے طور پر پیدا کیا تا کہ نظم وضبط اور اچھے اعمال کے تعمیری نتائج پیدا ہوں۔ وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ سورج اور چاند کو اس نے اپنے قوانین کا فرمانبردار بنایا ہے۔ بلندیوں اور فضاؤں میں سب آسمانی کرّے ایک وقت معین تک اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔ دیکھو! کہ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہے اور اپنے نظام کو محفوظ رکھتا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

39:6 تم لوگوں کو اس نے ابتداء میں ایک خلیہ سے پیدا کیا پھر اس ایک خلیے سے دو خلیے نر و مادہ بنائے اور تمہارے فائدے کے لئے اس نے آٹھ قسم کے مویشی بنائے۔ (بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ، نر و مادہ) جب تم رحم مادر میں ہوتے ہو وہ مرحلے وار تمہاری تخلیق کو آگے بڑھاتا ہے۔ اور یہ تخلیق تین اندھیروں میں پردوں کے اندر ہوتی ہے۔ یہی ہے تمہارا اللہ تمہارا پروردگار جس کا اقتدار اور بادشاہت تمام کائنات میں جاری ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے پھر تم خیالات کی وادیوں میں کہاں بھٹکے پھر رہے ہو؟ [تین اندھیرے اور پردے = پیٹ کی دیوار، رحم اور اس کے اندر کی جھلی۔ یاد کیجئے کہ زندگی کی ابتداء ایک ایک خلیے یا لائف سیل سے ہوئی جس میں لاکھوں سال تک ارتقاء ہوتا رہا۔ [6:144, 6:99]

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

39:7 اگر تم ان حقائق کا انکار کرو گے تو اللہ کو تمہاری کوئی احتیاج نہیں کہ وہ غنی اور صاحب اختیار ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کی روش کو پسند نہیں کرتا۔ (کیونکہ اس میں تمہارا ہی نقصان ہے۔) اور اگر تم اس کی راہنمائی پر عملی طور پر شکر گزاری کرو گے یعنی اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچاؤ گے تو تمہیں اس کی رضا حاصل ہوگی۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر شخص اپنے کاموں کا خود ذمہ دار ہوگا۔ بالآخر تم سب اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے۔ پھر وہ تمہیں خبر دے گا کہ تم نے زندگی کی مہلت سے کیا حاصل کیا؟ وہ تمہارے دلوں میں اٹھنے والے خیالات سے بھی واقف ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝

39:8 (اللہ کی توحید کے باوجود) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو دل کی گہرائیوں سے پکارتا ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے فضل سے نواز دیتا ہے تو جس سبب سے پہلے اسے پکارا تھا اسے بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ میری مصیبت تو فلاں (پیر، فقیر، تعویذ، گنڈے) کی وجہ سے دور ہوئی۔ اس طرح وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کرتا ہے۔ فرما دیجئے تم سیدھی روش سے انکار کر کے جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہو کچھ عرصے اٹھا لو۔ آخر میں یہ سب فائدے راکھ کا ڈھیر بن جائیں گے اور جہنم تمہارے حصے میں آئے گی۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ع 1 9 15

39:9 (بھلا ایسا مشرک بہتر ہے یا) وہ جو رات دن اللہ کے احکام کے آگے کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے سر تسلیم خم کرتا ہے وہ صرف فوری مفادات کے پیچھے دیوانہ نہیں ہوتا بلکہ دور اندیشی سے مستقبل اور آنے والی زندگی پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار کی رحمت کا طالب رہتا ہے۔ ان سے پوچھئے کہ ایسا جاننے، کرنے والے اور ایسا نہ جاننے اور نہ کرنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ لیکن نصیحت سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عقل و بصیرت سے کام لے سکتے ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

39:10 میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ تم اللہ کے احکام پر ایمان رکھو اور اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو۔ جنہوں نے اس دنیا میں بنی نوع انسان کی بھلائی کے کام کئے ان کے لئے اس زندگی میں بھی نعمتیں ہیں۔ اللہ کی زمین

وسیع ہے۔ (لہٰذا ناموافق سرزمین سے ہجرت کر سکتے ہو۔) ثابت قدم رہنے والوں کو اللہ اس انداز سے اجر عطا کرے گا جو انہوں نے سوچا تک نہ ہوگا۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۙ

39:11 کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کے احکام کی اطاعت پورے خلوص کے ساتھ کروں اور اس کے دیئے ہوئے نظام حیات کو قائم کرنے کی کوشش کروں۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

39:12 اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں درجہ اوّل کا مسلم بنوں۔

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝

39:13 یہ بھی کہہ دیجئے کہ اگر میں بھی اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔ [آیت نمبر 7 پر غور کیجئے کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ حضور اکرمؐ نے اپنے اہل خانہ سے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ اچھے اعمال کیا کرو۔ میری رشتہ داری تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔]

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۙ

39:14 انہیں یہ بھی بتا دیجئے کہ میں احکام الٰہی کی اطاعت اس طرح کرتا ہوں کہ اس میں کسی اور کی اطاعت کا گمان تک نہ ہو۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝

39:15 جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم اللہ کے سوا جس کی چاہو پرستش کرو۔ کہہ دیجئے کہ نقصان اٹھانے والے لوگ وہی ہیں جنہوں نے (دنیاوی زندگی میں غلط روش اختیار کر کے) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اور ساتھیوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔ خوب سن لو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝

39:16 ایسے لوگوں کے اوپر بھی پچھتاوے کی آگ چھائی ہوگی اور ان کے نیچے بھی پچھتاوے کی آگ کے سائبان ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کو اس تباہی سے آگاہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے بندو! میرے احکام کا خیال رکھو۔

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ

39:17 جولوگ طاغوت یعنی دنیا میں خدائی کا دعوی کرنے والی ہستیوں کی اطاعت سے اجتناب کرتے ہیں اور اللہ کے قوانین کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں ان کے لئے بہت سی خوشخبریاں ہیں۔ایسے بندوں کو بشارت دے دیجئے۔

وَالَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

39:18 جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں اور عمل اس پر کرتے ہیں جس میں انسان کا فائدہ ہوتا ہو ایسے لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں۔اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحب عقل وبصیرت ہوتے ہیں۔ [39:55 7:145]

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝

39:19 (جو شخص اس روش کے خلاف چلتا ہے یعنی بات کو غور سے سنتا نہیں اور برائی پر تل جاتا ہے۔) قانون الٰہی کے مطابق اس کا انجام تباہی کے سوا اور کیا ہے؟ کیا تم ایسے شخص کو آگ سے نکال سکو گے؟

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

39:20 لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق راہ راست پر چلتے ہیں ان کے لئے کئی منزلہ خوبصورت محلات ہیں جن کے نیچے شفاف پانی کی نہریں رواں ہیں۔یہ اللہ کا وعدہ ہے۔اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ ع 12 16

39:21 (اس کے نظم وضبط کی مثال) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ بلند فضاؤں سے پانی برساتا ہے پھر اس کو زمین میں ندی نالے اور چشمے بنا کر جاری کرتا ہے۔پھر اسی پانی سے مختلف قسم کی نباتات اگاتا ہے۔تم دیکھتے ہو کہ کھیتی پک کر زرد اور خشک ہوگئی ہے اور چورہ چورہ ہو جاتی ہے۔(اور اس طرح اناج علیحدہ ہو جاتا ہے اور بھوسہ الگ۔اس نظام تخلیق میں عقل وفکر سے کام لینے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

39:22 اس طور پر جس شخص کا سینہ اللہ کے قانون کے مطابق اسلام کے لئے کھل جائے وہ اپنے پروردگار کی عطا کردہ روشنی یعنی وحی کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ایسا شخص ایک دوسرے شخص کے برابر کیسے ہو سکتا ہے جس نے اپنے دل کو

علم ودانش کے لئے سخت کر رکھا ہو اور اسے اللہ کے ذکر سے کچھ رغبت نہ ہو۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اور ان کی حالت قابل افسوس ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

39:23 اللہ نے اس کتاب کو بڑی خوبیوں اور توازن کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اس کی آیات میں یکسانیت بھی ہے اور تضادات کے ساتھ بھی بہت سے باتیں واضح کی گئی ہیں۔ (مثلاً نور کے مقابل ظلمات، دن کے مقابل رات، زندگی کے مقابل موت وغیرہ) جو لوگ قرآن پر غور وفکر کرتے ہیں وہ اپنے رب کی عظمت کے احساس سے لرز جاتے ہیں اور ان کی جسمانی صلاحیتیں اور ان کے دل اللہ کی نصیحت حاصل کرنے کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کی راہنمائی جو چاہتا ہے اللہ اسے یہ راہنمائی عطا کر دیتا ہے اور جو کوئی اللہ کی بتائی ہوئی راہ سے بھٹکا اسے کوئی منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

39:24 جو شخص صحیح روش پر (چلنے کی بجائے) اپنی خواہشات کا بندہ بن کر زندگی گزارے وہ یوم قیامت میں اپنے وجود کو عذاب سے کیسے بچا سکتا ہے۔ کمزوروں پر ظلم کرنے والوں اور انسانی حقوق کو پامال کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ اب تم اپنے اعمال کے نتائج کا مزہ چکھو۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

39:25 ان لوگوں سے پہلے بھی قوموں نے تکذیب کی تھی تو ان پر اس طرح سے تباہی آئی جو وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

39:26 اللہ کے قانون نے انہیں اس دنیا میں ذلت کا مزہ چکھایا اور اخروی زندگی کا عذاب اس سے کہیں بڑا ہوگا۔ کاش! کہ یہ لوگ سمجھ لیتے۔ (کہ اللہ کا قانون سب قوموں کے لئے ایک ہی ہوتا ہے۔)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

39:27 ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں تاکہ یہ لوگ غور وفکر کر سکیں۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

39:28 اس لئے ہم نے اس قرآن کو صاف عربی زبان میں نازل کیا ہے اور اس میں کسی قسم کا پیچ وخم نہیں تا کہ لوگ ٹھیک روش پر زندگی گزاریں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

39:29 توحید کے لئے اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک شخص ہے جو کئی لوگوں کا ملازم ہے جو سخت مزاج بھی ہے۔ دوسرا شخص ہے جو ایک سلیم الطبع آدمی کا ملازم ہے۔ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہوگی؟ تمام حمد وستائش اللہ الٰہ واحد کے لئے ہے لیکن اکثر لوگ (توحید اور شرک میں فرق) نہیں سمجھتے۔ [12:39]

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

39:30 (ان سے بحث کی ضرورت نہیں۔) آپ بھی وفات پا جائیں گے اور یہ بھی مر جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ ع 3 10 17

39:31 پھر تم سب لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے بحث مباحثہ کر لینا۔ اعمال کے نتائج وہاں سامنے آ جائیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ الجزء 24 ع 13

39:32 یہ کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اپنی طرف سے بات بنا کر اسے اللہ سے منسوب کر دیتا ہے۔ اور وہ شخص کہ جب سیدھی اور صاف سچائی اس کے سامنے آئی تو اس نے اسے جھٹلا دیا۔ کیا سچائی کو جھٹلانے والے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

39:33 اور وہ شخص جس کے پاس سچا پیغام آیا اور اس نے اس کی تصدیق کی تو ایسے ہی لوگ ہیں جو محفوظ راہ پر چلے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝

39:34 جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے لئے ان کے رب کے پاس موجود ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا صلہ ہے جنہوں نے انسانیت کی بھلائی کے کام کئے۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

39:35 اللہ ان کی معمولی خطاؤں کو مٹا دے گا اور انہیں ان اعمال کا بہترین صلہ عطا کرے گا جو انہوں نے لوگوں کی

فلاح و بہبود کے لئے کیے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

39:36 کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ وہ آپ کو اللہ کے سوا دیگر ہستیوں سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اس طرح اللہ کی راہ سے بھٹک جائے اسے سیدھا راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۝

39:37 اور جو شخص اللہ کے قانون کے مطابق غور و فکر کر کے سیدھی راہ اختیار کر لے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ کیا اللہ بڑی قوتوں والا ہر شے پر غالب نہیں؟

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

39:38 اگر تم ان سے پوچھو کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ بول اٹھیں گے کہ اللہ نے۔ آپ ان سے کہیے دیکھو تم جن (پیروں، مردہ لوگوں) کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ میری کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں جو مجھے قانون الٰہی کے مطابق پہنچتی ہو یا اللہ مجھ پر رحمت فرمانا چاہے تو یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ صحیح معنوں میں توکل کرنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ [29:61]

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

39:39 کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرتے رہو، میں بھی کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان لو گے۔

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

39:40 کہ کون رسوا کن ناکامی سے دوچار ہوتا ہے اور کس پر اٹل تباہی آتی ہے۔ [20:135, 11:121-93, 6:136]

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ع 10 1

39:41 (یہ بات آپ اعتماد سے کہیے کیونکہ) ہم نے آپ پر وہ کتاب حق نازل کی ہے جس کا مقصد سب انسانوں کی بھلائی ہے۔ تو جو شخص اس ہدایت پر عمل کرے گا اس کا فائدہ خود اسے ہوگا اور جو اس کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹ کر

غلط راہ اختیار کرے گا تو اس کا نقصان خود اسی کو ہوگا۔ یاد رہے کہ آپ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

39:42 (عقل وفکر سے کام لینا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔) اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت ان کے ہوش وحواس سلب کر لیتا ہے اور جو لوگ ابھی زندہ ہیں ان کے ہوش وحواس نیند میں سلب کر لیتا ہے۔ پھر جس پر موت کا حکم وارد ہو چکا ہو ان کے ہوش وحواس واپس نہیں کرتا اور باقی لوگوں کا (ہوش وحواس) شعور ایک مدت معینہ تک واپس لوٹا دیتا ہے۔ اس نظام میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانی ہے جو سوچ سمجھ کر زندگی گزارتے ہیں۔ [اندھی تقلید، تکبّر اور جذبات کے غلبے میں اسی طرح ہوش وحواس معطل ہو جاتے ہیں۔ 2:7]

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

39:43 (اسی طرح ان لوگوں کا شعور معطل ہو جاتا ہے جو) اللہ کو چھوڑ کر دیگر ہستیوں سے امید رکھیں کہ وہ ان کی سفارش کریں گے یا مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیں گے۔ ان سے کہیے یہ کیسے ممکن ہے جبکہ ان (بتوں) کو کسی شے پر اختیار نہیں اور نہ ہی وہ کچھ عقل وشعور رکھتے ہیں۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

39:44 یہ بھی کہہ دیجئے کہ مصیبت میں ساتھ دینے کا اختیار سب کا سب اللہ کو حاصل ہے۔ وہ اللہ جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین میں قائم ہے۔ بالآخر تم سب لوگ اسی کی طرف بڑھ رہے ہو اور اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

39:45 لیکن جو لوگ اللہ کے قانون مکافات اور اخروی زندگی پر یقین نہیں رکھتے جب ان کے سامنے اللہ الٰہ واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بیزار ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ [40:12, 18:57, 17:46]

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

39:46 کہیے کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے اور ہر خفیہ اور ظاہر چیز کو جاننے والے تو ہی

ان باتوں کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے جن میں لوگ اختلاف کرتے رہتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝

39:47 وہ لوگ جو کمزوروں پر ظلم کرتے ہیں اگر ان کے پاس ساری دنیا کی دولت ہو بلکہ اتنی اور ہو کہ قیامت کے دن سخت عذاب سے بچنے کے لئے اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دے ڈالیں بلکہ اللہ کے قانون مکافات کے تحت وہ کچھ ان کے سامنے آئے گا جس کا انہوں نے سوچا تک نہ تھا۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

39:48 لوگوں کی زندگیوں میں مشکلات پیدا کرنے والے جو اعمال انہوں نے کئے تھے ان کے سامنے آ جائیں گے اور جس تباہی کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی۔ [79:36]

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

39:49 انسان کی یہ حالت ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے اور جب ہم اس کو اپنی جناب سے نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم واہلیت کے سبب ملی ہے لیکن یہ تو آزمائش ہوتی ہے۔ (کہ وہ نعمتوں کو کس طرح صرف کرتا ہے۔) لیکن اکثر لوگ اس قانون کو نہیں جانتے۔ [انسان کی ہر کامیابی میں اللہ کے عطا کردہ وسائل، اسباب اور معاشرے کا یقینی دخل ہوتا ہے۔]

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

39:50 اس طرح کی باتیں وہ لوگ بھی کیا کرتے تھے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں لیکن بالآخر جو کچھ وہ کرتے تھے کماتے تھے ان کے کچھ کام نہ آیا۔ [28:78]

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

39:51 بلکہ انہوں نے لوگوں کو جو دکھ دیئے تھے ان کے لئے وبال بن گئے۔ ہمیشہ ان لوگوں کا انجام یہی ہوگا جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں اور وہ ہمارے قانون مکافات کو عاجز نہیں کر سکیں گے۔ ان کے اعمال کا وبال ان پر پڑ کر رہے گا۔ [سیئہ = وہ اعمال جن سے لوگوں کو دکھ پہنچتا ہو = مشکلات پیدا کرنا۔]

ع 5 11 2

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

39:52 یا وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ رزق کی فراخی اور تنگی اللہ کے قانون کے مطابق ہوتی ہے۔ (احکام الٰہی کو نظر انداز کرنے سے معیشت تنگ ہو جاتی ہے۔ 20:124) اس قانون میں قرآن کی صداقت کو تسلیم کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

39:53 لیکن میرے سب بندوں سے کہہ دیجئے کہ جنہوں نے ہمارے قوانین کو ٹھکرا کر اپنے آپ پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اللہ کا قانون ایسا ہے کہ سابقہ غلطیوں کی تلافی بھی کر دیتا ہے۔ وہ اعمال کے مضر نتائج سے حفاظت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

39:54 تم سب اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرو۔ اس سے پہلے کہ تباہ کن نتائج تمہیں آلیں پھر تمہیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

39:55 اس نہایت متوازن ضابطہ حیات کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک تباہی آ گرے اور تمہیں خبر تک نہ ہو کہ یہ کیا ہوا اور کیسے ہوا؟ [39:18]

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ ۠ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

39:56 اس وقت کوئی یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس کہ میں نے احکام الٰہی کا خیال نہ رکھا بلکہ ہنسی مذاق میں ہر حکم ٹالتا رہا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

39:57 یا کوئی کہے کہ اگر مجھے اللہ کی طرف سے راہ نمائی مل جاتی تو میں بھی راہ راست پر چلتا۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

39:58 یا کوئی عذاب آتے دیکھ کر کہے کہ اگر مجھے ایک دفعہ پھر موقع مل جائے تو ان لوگوں میں سے ہوں جو لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے تھے۔

بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

39:59 لیکن میری آیات تیرے پاس پہنچ گئی تھیں لیکن تو نے ان کو جھٹلایا۔ خود کو بڑا سمجھتا رہا اور اس طرح منکرین حق

میں شامل ہو گیا۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

39:60 اس دن جب اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے یعنی یوم قیامت، تم دیکھو گے کہ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑنے والوں کو کیسی رسوائی ملتی ہے۔ کیا سرکش لوگوں کا مناسب ٹھکانہ جہنم نہیں؟

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

39:61 جن لوگوں نے حسن کردار کے ساتھ زندگی گزاری اللہ انہیں ہر طرح کے رنج وغم سے محفوظ رکھے گا۔ بلکہ انہیں بلند درجات پر فائز کرے گا۔ انہیں کوئی تکلیف چھونے نہ پائے گی نہ وہ دل گرفتہ ہوں گے۔ [3:106]

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

39:62 اللہ جو ہر شے کا خالق ہے وہی ہر شے کا نگہبان بھی ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع 6 11 3

39:63 آسمانوں اور زمین کی کنجیاں سب اسی کے پاس ہیں یعنی سب اختیار اسی کا ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس کے قوانین کا انکار کرتے ہیں اور ان کے خلاف چلتے ہیں وہ گھاٹے میں رہیں گے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝

39:64 ان سے پوچھئے کیا میں اللہ کے سوا اوروں کے حکم کی تعمیل کروں؟ تم کیسے جاہل بندے ہو؟

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

39:65 آپ کی طرف اور آپ سے پہلے کے پیغمبروں کی طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے اللہ کے اقتدار میں کسی اور کو شریک کیا تو تمہارے اعمال رائیگاں چلے جائیں گے اور تم بہت گھاٹے میں رہو گے۔ [10:16, 6:15]

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

39:66 لہٰذا آپ صرف ایک اللہ کی اطاعت کیجئے اور عملی طور پر شکر گزار رہیے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

39:67 حق تو یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ کی عظمت کو پہنچانا ہی نہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے۔ تشبیہ کے طور پر یوں سمجھو کہ کائنات کی تمام گہرائیاں اور تمام بلندیاں عظیم انقلاب کے دن اس کے ہاتھوں میں ہوں گی۔ جو کچھ باتیں یہ اس کے

بارے میں کرتے ہیں اور جو جو بے ڈھنگے عقیدے رکھتے ہیں اللہ ان سے بہت عالی مرتبت اور ان کے ہر طرح کے شرک سے پاک ہے۔ [43:84, 21:20, 22:75, 6:92]

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝

39:68 جب اس عظیم انقلاب کے لئے پہلا بگل بجے گا تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب حواس باختہ ہو جائیں گے سوائے اس کے جسے اللہ حواس باختہ نہ ہونے دے پھر جب دوسرا بگل بجے گا تو سب اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں گے اور اللہ کی قدرت کو دیکھتے ہوں گے۔ [83:6, 27:87]

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

39:69 اس وقت زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر دئے جائیں گے۔

ع 7/7/4 وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

39:70 ہر شخص کو اس کے کاموں کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ جو کچھ بھی یہ کرتے ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

39:71 جنہوں نے حق سے انکار کیا اسے چھپاتے رہے یا اس کی مخالفت کرتے رہے انہیں گروہ در گروہ جہنّم کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں کہ وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے لئے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جہنّم کے دربان ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے پروردگار کے قوانین بتایا کرتے تھے اور تمہیں آگاہ کرتے تھے کہ اس دن کا سامنا ضرور کرنا ہوگا۔ لوگ کہیں گے، بے شک، پھر اللہ کا قانون کہ برائی کا انجام برائی ہے، حقیقت بن کر منکرین کے سامنے آجائے گا۔ [6:131]

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

39:72 ان سے کہا جائے گا کہ جہنّم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ یہاں رہو گے۔ جو لوگ اللہ کے احکام کے

آگے اور لوگوں سے تکبر کرتے ہیں ان کا کیسا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝

39:73 اور جو لوگ اپنے رب کے ارشاد کردہ راستے پر چلتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اس کے دربان ان سے کہیں گے "سلام علیکم" تم پر سلامتی ہے۔ تم پر سلام کہ تم نے زندگی خوبی سے بسر کی۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

39:74 وہ بول اٹھیں گے کہ تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا حقدار بنا دیا۔ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ دیکھو! کام کرنے والوں کا صلہ کتنا اچھا ہے۔ [33:27, 24:55]

ع 5/5 وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

39:75 تم ملائکہ کو دیکھو گے کہ اللہ کے تخت شاہی کے گرد احاطہ کئے ہوئے ہیں اور اپنے رب کے پروگرام کی تکمیل کے لئے اس طرح کوشاں ہیں کہ اس کی حمد و ستائش سب پر ظاہر ہو جائے گی پھر لوگوں کے تمام معاملات کے فیصلے انصاف کے ساتھ ہو جائیں گے اور کہا جائے گا کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورة المؤمن

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 40ویں سورۃ ہے اور اس میں 85 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں ہمیں ایک خوبصورت تقریر ملتی ہے جو فرعون کے دربار میں ایک مرد مومن نے کی تھی۔ قرآن کے دیگر مقامات کی طرح اس سورۃ میں بھی ہماری توجہ اللہ کی نشانیوں کی جانب دلائی گئی ہے جو کائنات میں جا بجا موجود ہیں اور خود ہمارے اندر اور اس کے علاوہ قوموں کی تاریخ سے انسانوں کے لئے سبق پیش کئے گئے ہیں۔ سورۃ مومن کا دوسرا نام "غافر" بھی ہے جو نسبتاً کم استعمال ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ۝

40:1 اللہ حکیم و مجید کا ارشاد ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

40:2 یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو بڑی قوتوں کا مالک اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

40:3 وہ قوموں کو انسانیت میں پیچھے رہ جانے سے محفوظ رکھتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف لوٹ آنے والوں کو قبول کرتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے قوانین کی خلاف ورزی کریں ان کی شدید گرفت کرتا ہے۔ اس کا اقتدار تمام کائنات میں جاری ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ [ذنب = جانور کی دم، جو پیچھے پیچھے چلتی ہے = محاورۃً انسانیت میں پیچھے رہ جانا۔]

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

40:4 احکام الٰہی کی صداقت کے بارے میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو اپنی غلط روش پر چلتے رہنا چاہتے ہیں۔ شہروں میں اور بستیوں میں ان کی چہل پہل تمہیں غلط فہمی میں مبتلا نہ کر دے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۠ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

40:5 ان سے پہلے قوم نوح نے اور ان کے بعد اور کئی گروہوں نے تکذیب کی تھی اور ہر قوم نے اپنے پیغمبر کے بارے میں ارادہ کیا تھا کہ انہیں اس طرح پکڑ لیں (کہ وہ اللہ کا پیغام نہ پہنچا سکے۔) وہ بے بنیاد جھگڑے پیدا کرتے تا کہ اس طرح حق کو زائل کر سکیں لیکن میرے قانون مکافات نے ان کو پکڑ لیا۔ پھر سب نے دیکھا کہ ہمارے قانون نے ان کا کس طرح پیچھا کیا۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

وقف لازم

40:6 اس طرح آپ کے رب کا قانون ان کے سامنے حقیقت بن کر آ گیا۔ جن لوگوں نے حق کا انکار کیا انہیں آتش سوزاں ملی۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

40:7 وہ قوتیں جو کائنات میں اللہ کے مرکزی اختیار کو نافذ کرنے پر مامور ہیں اپنے رب کی حمد وستائش آشکار کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں۔ کائناتی قوتوں کو اللہ پر یقین ہوتا ہے اور وہ اہل ایمان کی لغزشوں کے مضر اثرات سے ان کی حفاظت طلب کرتی ہیں۔ کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر محیط ہے لہٰذا جو لوگ درست راہ پر واپس آ جائیں اور آپ کی بتائی ہوئی راہ پر چلنے لگیں انہیں تباہی کے عذاب سے بچا لیجئے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

40:8 اے ہمارے پروردگار! انہیں سدا بہار باغات میں داخل کیجئے جن کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے بزرگوں، شوہروں، بیویوں، اور اولاد میں جو بھی معاشرے کی اصلاح کے کام کرتے رہے ہوں انہیں بھی ان باغات میں داخل کیجئے۔ بے شک آپ بڑی قوتوں کے مالک ہیں اور ایسے حکیم جو اپنے غلبے کو نہایت حکمت سے استعمال کرتے ہیں۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ع

40:9 اور انہیں (دنیاوی زندگی میں) ایسے کاموں سے بچائے رکھئے جو لوگوں کی زندگی مشکل بناتے ہیں۔ جو شخص ایسے برے کاموں سے بچا لیا گیا اس پر آپ نے بڑی رحمت فرمائی۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

40:10 جولوگ احکام الٰہی کے منکر تھے انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ جب تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم اسے ٹھکرا دیتے تھے تو اللہ کا قانون مکافات تم سے بیزار ہوتا تھا۔ اس سے کہیں زیادہ جتنے تم اب اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

40:11 وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہمیں دو بار موت عطا کی اور دو بار زندگی بخشی۔ ہم اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس عذاب سے نکلنے کا کوئی طریقہ ہے؟ [87:12, 44:56, 35:36, 20:74, 14:17, 2:28 دو موتیں یعنی دنیاوی زندگی میں موت اور دوسری بار عذاب جہنم میں۔ جس میں نہ زندگی ہے نہ موت اور یہ موت سے زیادہ تکلیف دہ صورتحال ہوگی۔]

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

40:12 جواب میں کہا جائے گا تمہاری یہ حالت اس لئے ہے کہ جب تمہیں اللہ الٰہ واحد کی اطاعت کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کر دیتے تھے اور جب اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کیا جاتا تھا تو اسے تسلیم کر لیتے تھے لیکن تمام تر حکم کامل حکومت اور سب فیصلے اللہ ہی کے قوانین کے مطابق ہوتے ہیں جو سب سے بلند اور کبریائی کا مالک ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝

40:13 وہی تو ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اتارتا ہے لیکن ان حقائق پر وہی لوگ غور کر سکتے ہیں جو اللہ کی طرف متوجہ ہوں۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

40:14 لہٰذا تم پورے خلوص سے صرف احکام الٰہی کی اطاعت کرو۔ اگرچہ یہ بات منکرین کو کتنی ہی گراں لگے۔ [ادعو = پکارو = اطاعت کرو۔]

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝

40:15 وہ نہایت بلند درجات کا مالک ہے اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ اپنے احکام کو اپنے بندوں تک پہنچانے کے لئے جسے چاہے رسول منتخب کر لیتا ہے تاکہ وہ رسول انہیں ملاقات کے دن سے آگاہ کر دے۔ (اس دن اپنے اعمال کے نتائج سے بھی ملاقات ہوگی۔)

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

40:16 وہ دن جب سب لوگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ کوئی چیز اللہ کی نگاہوں سے چھپ نہیں سکتی۔ سب اختیارات تمام بادشاہت اللہ الٰہ واحد کے لئے ہے جو ہر چیز پر غلبہ رکھتا ہے۔ اس دن یہ بات نکھر کر سب کے سامنے آجائے گی۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

40:17 اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوگی۔ اللہ کا قانون اعمال کا حساب ساتھ ساتھ کرتا جاتا ہے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝

40:18 (اے رسولؐ!) آپ انہیں اس دن سے آگاہ کرتے رہیے جب اعمال کے نتائج سامنے آجائیں گے اور وہ دن کچھ دور نہیں۔ ان کے دل گویا حلق تک آرہے ہوں گے۔ اس وقت ان لوگوں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ ساتھ کھڑا ہونے والا جس کی بات قبول کی جائے۔ وہ لوگ جنہوں نے کمزوروں پر ظلم کیا تھا۔

يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝

40:19 اللہ (صرف ظاہرہ اعمال ہی سے نہیں) آنکھوں کی خیانت سے بھی بخوبی واقف ہے اور ان باتوں سے بھی جو لوگ دلوں میں پوشیدہ رکھتے ہیں۔ [آنکھوں کی خیانت یعنی خفیہ اشارے اور بدنگاہی۔]

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ ع 2 11 7

40:20 اللہ ہر معاملے کا فیصلہ بالکل ٹھیک کرتا ہے اور یہ لوگ جن ہستیوں کی اللہ کے سوا اطاعت کرتے ہیں وہ کسی معاملے کا فیصلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اللہ بہت خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

40:21 کیا ان لوگوں نے زمیں میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلی قوموں کا انجام کیا ہوا؟ وہ قوت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین پر بڑے نشانات چھوڑے تھے لیکن جب وہ انسانی قدروں میں پیچھے رہ گئے تو اللہ کے قانون نے انہیں پکڑ لیا پھر کوئی ایسا نہ ہوا جو انہیں اللہ کی گرفت سے بچا لیتا۔ [30:9]

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

40:22 یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح قوانین لے کر آئے تو انہوں نے ٹھکرا دیا۔ پھر اللہ کے

قانون نے انہیں پکڑ لیا۔ وہ بڑی قوتوں والا اور مجرمین کا تعاقب کرنے میں شدید ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ

40:23 مثلاً ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور واضح دلائل دے کر بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

40:24 فرعون، ھامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص تو سحر انگیز جھوٹی باتیں کرتا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

40:25 جب وہ ہماری جناب سے حق لے کر پہنچے تو کہنے لگے کہ جو لوگ اس کے ساتھ ایمان والے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں اور عورتوں کو زندہ رہنے دو۔ منکرین حق کی تدبیریں گمراہی پر مبنی ہوا کرتی ہیں۔ [7:127, 2:49]

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝

40:26 فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا' مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور یہ اپنے رب کو پکار کر دیکھ لے ۔صورتحال اتنی گھمبیر ہے کہ یہ تمہارے طرز زندگی کو بدل کر رکھ دے گا اور ملک میں فساد برپا کر دے گا۔

ع 3 8 وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

40:27 موسیٰ نے جواب دیا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ میں جاتا ہوں۔ ہر اس سرکش فرد کے خلاف جو اللہ کے قانون مکافات پر یقین نہیں رکھتا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

40:28 اب قوم فرعون کا ایک مرد مومن جو اب تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ (بھرے دربار میں اٹھا اور) بولا' کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا پروردگار ہے اور وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن احکام لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا یعنی جھوٹ بہت جلد ظاہر ہو جائے گا لیکن اگر وہ سچا ہے تو جن خوفناک نتائج سے وہ تمہیں آگاہ کر رہا ہے وہ تمہارے سامنے آ کر رہیں گے۔ اللہ کسی ایسے شخص کو کامیابی کی روشن راہ پر نہیں چلاتا جو جھوٹ بولتا ہو اور اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرتا رہتا ہے۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

40:29 اے میری قوم کے لوگو! آج اس سرزمین میں تمہاری حکومت و بادشاہت ہے لیکن اگر اللہ نے ہمارے جرائم کی پاداش میں ہم پر عذاب بھیج دیا تو کون ہے جو ہماری مدد کر سکے گا۔ فرعون نے (بات کاٹتے ہوئے) کہا' دیکھو! میں تمہیں وہی بات سمجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی ہے اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝

40:30 وہ جو مرد مومن تھا کہنے لگا' اے میری قوم کے لوگو! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہارے ساتھ بھی ویسا ہی کچھ نہ ہو جو تم سے پہلی قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

40:31 ویسی حالت جو قوم نوح، عاد اور ثمود اور ان کے بعد آنے والی قوموں کی ہوئی تھی۔ اللہ تو کبھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (ان کے اعمال انہیں سزا کی طرف لے جاتے ہیں۔)

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝

40:32 اور اے میرے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں اس دن کا بھی ڈر ہے جب تم ایک دوسرے کو مدد کے لئے آوازیں دیتے رہ جاؤ۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

40:33 وہ دن جب تم پیچھے مڑ کر بھاگو لیکن تمہیں اللہ کے قانون سے بچانے والا کوئی نہ ملے۔ جو شخص اور جو قوم اللہ کا بتایا ہوا راستہ چھوڑ دے اس کے لئے کوئی راہنما نہیں ہوا کرتا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝

40:34 دیکھو! اس سے پہلے یوسف بھی تمہاری طرف روشن احکام لے کر آئے تھے لیکن تم ہمیشہ ان نازل شدہ احکام میں شک شبہ نکالتے رہے جو تم تک پہنچے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم نے (خوش ہو کر) کہا کہ اللہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا۔ جو لوگ شک شبہوں میں الجھ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ [لیکن انبیائے کرام کا سلسلہ تو پیغمبر آخر الزماںؐ تک جاری رہنا تھا تا کہ تمام بنی نوع انسان کو اللہ کا آخری

پیغام پہنچا دیا جائے۔]

اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

40:35 جو لوگ بغیر کسی سند کے احکام الٰہی کے خلاف جھگڑتے رہتے ہیں ان کی روش اللہ کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہوتی ہے۔ اس طرح ہر متکبر اور سرکش کے دل پر اللہ کا قانون مہر لگا دیتا ہے۔ (اور پھر حق بات سمجھ میں ہی نہیں آتی 2:7, 56)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝

40:36 (فرعون نے مرد مومن کی باتوں کو ہنسی میں اڑا دینا چاہا۔) فرعون نے کہا "اے ھامان! میرے لئے ایک بہت بلند مینار بناؤ تا کہ میں ان راستوں پر جا پہنچوں۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ ع 10 9

40:37 یعنی آسمان کے راستوں پر اور پھر موسیٰ کے اللہ کو دیکھ لوں۔ بہر حال میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اس طرح فرعون کو اپنے برے اعمال خوشنما لگتے تھے جو اسے صحیح راہ کی طرف آنے سے روکتے تھے۔ فرعون کی ہر تدبیر ناکام رہی۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

40:38 اس مرد مومن نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا "اے میری قوم کے لوگو! تم میرے کہے پر عمل کرو میں تمہیں کامیابی کا راستہ دکھاتا ہوں۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

40:39 اے میرے لوگو! اس دنیا کی زندگی کا مال و متاع پر کشش ہے۔ لیکن اُخروی زندگی کی خوشگواریاں ہمیشہ قائم رہنے والی ہیں۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

40:40 اللہ کا قانون ہے کہ جو شخص دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اسے ان کے مطابق بدلہ ملتا ہے اور جو شخص لوگوں کے بگڑے کام سنوارتا ہے مرد ہو یا عورت اور وہ احکام الٰہی پر ایمان رکھتا ہے، تو ایسے لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے

جہاں انہیں نہایت فراوانی کے ساتھ بے حد وحساب ساز وسامان حیات عطا کیا جائے گا۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝

40:41 اے میرے لوگو! یہ بھی سن لو کہ میں تمہیں ہر طرح کی مشکلوں سے نجات کا طریقہ بتاتا ہوں اور تم مجھے اس تباہی کی طرف بلاتے ہو جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝

40:42 تم مجھے اللہ کے قانون سے انکار کرنے کی دعوت دیتے ہو اور یہ کہ میں اس کے ساتھ ایسی ہستیوں کو شریک سمجھوں جن کے اختیارات کے ثبوت میں میرے پاس کوئی علمی سند نہیں۔ میں تمہیں اس اللہ کی اطاعت کی دعوت دیتا رہوں گا جو بڑی قوتوں کا مالک ہے اور ہر کمی کو پورا کرنے والا ہے۔ [غفار، غفور = مغفرت کرنے ولا درست کرنے والا۔]

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

40:43 کچھ شک نہیں کہ تم مجھے جس بات کی دعوت دیتے ہو نہ اس میں دنیاوی سکون ہے نہ اخروی۔ اور پھر ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ جو لوگ اس زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرتے ہیں وہ جہنم کے ساتھی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

40:44 جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں ایک دن تم انہیں یاد کرو گے۔ میں اپنے تمام امور اللہ کو سونپتا ہوں۔ اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو اپنے بندوں کو بخوبی دیکھتا ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ۝

40:45 اللہ نے اس مرد مومن کو فرعون اور اس کے درباریوں کی بری تدبیروں سے محفوظ رکھا جبکہ آل فرعون کو بڑی تباہی نے آ گھیرا۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۡ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

40:46 وہ اس دنیا میں بھی صبح وشام تباہی کا سامنا کرتے رہے اور قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ آل فرعون کو سخت تر عذاب دیا جائے۔ [28:42, 7:133]

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝

40:47 جہنّم میں لوگ ایک دوسرے سے جھگڑیں گے، کمزور عوام اپنے بڑوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے زیر فرمان تھے تو کیا تم ہم سے آگ کچھ دور نہیں کر سکتے؟ [38:60, 37:27, 34:32, 33:67, 14:21]

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝

40:48 ان کے لیڈر کہیں گے کہ ہم سب اس عذاب میں مبتلا ہیں۔ یہ بندوں کے بارے میں اللہ کا فیصلہ ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝

40:49 اہل جہنّم وہاں کے دربانوں سے کہیں گے اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔

ع 5 13 10 قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

40:50 وہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن احکام لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہاں! آئے تھے۔ دربان کہیں گے کہ تم خود ہی یہ درخواست کرو لیکن جو لوگ حق کی مخالفت کرتے رہے ان کی دعائیں بھی بے کار ہوں گی۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

40:51 قانون یہ ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی اور اہل ایمان کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی جب اعمال کے نتائج ظاہر ہو کر ان کے سامنے آ جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝

40:52 اس دن ظلم کرنے والوں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی۔ وہ اللہ کی رحمت سے دور کیے جائیں گے اور ان کا ٹھکانہ بہت برا ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝

40:53 دیکھو! (یہ ہے آل فرعون کی داستان) ہم نے موسیٰ کو راہنمائی کی کتاب دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

40:54 اس کتاب میں غور وفکر سے کام لینے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

40:55 (اے پیغمبر!) آپ بھی استقامت کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل کرتے رہیے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ انسانیت میں پیچھے رہ جانے سے بچتے رہیے اور اپنے رب کی حمد وستائش کو آشکار کرنے کے لئے رات دن کوشاں رہیے۔ [48:2, 47:19]

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

40:56 جو لوگ اللہ کے پیغامات میں بغیر کسی موجود دلیل کے جھگڑے نکالتے رہتے ہیں ان کے دلوں میں اپنے بارے میں ایسی بڑائی ہے جسے وہ چھو تک نہیں سکتے۔ آپ اللہ کی پناہ لیجئے جو سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ [7:146, 40:35]

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

40:57 کائنات کی تخلیق انسانوں کی تخلیق کے مقابلے میں بہت بڑی بات ہے لیکن اکثر لوگ اس بات سے ناواقف ہیں۔ (کہ کائنات کی طرح انسانوں پر بھی اللہ ہی کا قانون چلتا ہے۔)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

40:58 جس طرح ایک نابینا اور ایک دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ کے قوانین پر یقین رکھنے والے اور لوگوں کی بھلائی کے کام کرنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو معاشرے میں برائیاں پھیلاتے ہیں۔ تم لوگ بہت کم غور وفکر کرتے ہو۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

40:59 وہ گھڑی آ کر رہے گی جس میں اچھے اور برے لوگوں کی حالت ایک جیسی نہ ہوگی۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں لیکن پھر بھی اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں مانتے۔

ع 6 10 11 وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝

40:60 تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم راہنمائی کے لئے مجھے ہی پکارو۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب (اس قرآن کے ذریعے) دونگا۔ جو لوگ میرے احکام کی اطاعت سے سرکشی برتتے ہیں وہ عنقریب رسوائی کے جہنم میں داخل

ہوں گے۔ [2:186]

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝

40:61 وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام کرسکو اور دن کو روشن بنایا۔ (کہ اس میں کام کاج کرو۔) اللہ نے انسانوں پر بڑا فضل کیا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے۔ (یعنی اللہ کی نعمتوں کا درست استعمال نہیں کرتے۔)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

40:62 یہ ہے اللہ تم سب کا پروردگار جو ہر چیز کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود یا صاحب اقتدار نہیں پھر تم کن خیالات میں بھٹک رہے ہو۔ [29:61]

كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝

40:63 خیالات کی وادیوں میں وہ لوگ ہمیشہ بھٹکے رہے ہیں جو اللہ کے ارشادات میں بحث مباحثہ کرتے رہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

40:64 وہی تو اللہ ہے جس نے زمین کو تمہارے قرار یعنی ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور بلند فضا کو چھتری بنایا اور اسی نے تمہارے جسم بنائے جو کتنے متناسب ہیں اور پھر تمہیں خوشگوار سامان حیات عطا کیا۔ یہ ہے تمہارا پروردگار۔ سوچو کتنا بابرکت ہے اللہ جو سب جہانوں کی پرورش کرتا ہے۔

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

40:65 وہ ہمیشہ زندہ ہے اور زندگی عطا کرنے والا ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کسی کا اختیار و اقتدار نہیں لہٰذا تم پورے خلوص سے اس کے دیئے ہوئے نظام حیات کی اطاعت کرو۔ (اس طرح تمہارا معاشرہ اس بات کی شہادت دے گا کہ) تمام حمد و ستائش اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

40:66 (اے رسولؐ!) کہہ دیجئے مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان ہستیوں کی اطاعت کروں جن کی

اطاعت تم اللہ کے سوا کرتے ہو۔ میرے رب کی طرف سے میری طرف روشن ضابطہء حیات آ چکا ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ پروردگار عالمین کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کروں۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

40:67 (اس کے کائناتی نظام کی زندہ شہادت تم خود ہو۔) وہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتداء مٹی یعنی بے جان مادّے سے کی۔ (پھر ارتقائے زندگی ہوا۔ یہاں تک کہ) اس نے تمہیں نر اور مادہ نطفے کے ملاپ سے اور پھر رحم مادر میں جونک جیسا لوتھڑا بنایا۔ پھر وہ تمہیں بچے کی صورت میں دنیا میں نکالتا ہے۔ پھر تم جوانی کی عمر تک پہنچتے ہو پھر بوڑھے ہو جاتے ہو۔ تم میں سے بعض پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور دیگر اس عمر تک پہنچتے ہیں جہاں تم عقل و فکر سے کام لینے کے لائق ہو جاتے ہو۔

ع 7 8 12 هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝

40:68 وہی ہے جس کے قانون کے مطابق زندگی ملتی اور موت واقع ہوتی ہے۔ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ وہ امر واقع ہونے لگ جاتا ہے۔

معالقۃ 13 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ۝

40:69 کیا تم نے نہیں دیکھا جو اس کے باوجود اللہ کے قوانین کے بارے میں بحث کرتے رہتے ہیں۔ یہ اللہ کی راہ کو چھوڑ کر کونسا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝

40:70 (قرآن کا انکار کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو اس کتاب کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس تمام تعلیم کو جھٹلا رہے ہیں۔ یہ بہت جلد دیکھ لیں گے کہ اس انکار کا انجام کیا ہوتا ہے؟

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۝

40:71 ان کی گردنوں میں وہم و گمان کی زنجیریں اور طوق ہوں گے جو انہیں ادھر ادھر گھسیٹے لئے پھریں گے۔

فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝

40:72 اور وہ کڑوے گھونٹ پئیں گے جو انہوں نے لوگوں کو پلائے تھے پھر وہ پچھتاوے کی آگ میں جھوڑ دیئے جائیں گے۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ

40:73 پھر ان سے پوچھا جائے گا وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کے شریک سمجھتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

40:74 یعنی وہ ہستیاں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے اس طرح گم ہوئے کہ ہم پر ظاہر ہو گیا کہ پہلے ہم جنہیں معبود سمجھتے تھے ان کی حقیقت کچھ نہ تھی۔ اس طرح اللہ کا قانون منکرین حق کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝

40:75 تمہارا یہ حال اس لئے ہے کہ تم بغیر کوئی تعمیری کام کئے دنیا میں اترایا کرتے تھے اور اپنی بڑائی جتایا کرتے تھے۔

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

40:76 اب تم جہنم کے دروازوں سے اندر داخل ہو جاؤ اور اسی میں رہو۔ تکبر کرنے والوں کا یہ ٹھکانہ کتنا برا ہے؟

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

40:77 (اے پیغمبرؐ!) اپنے پروگرام پر ثابت قدمی سے عمل کرتے رہیے۔ اللہ کا ہر وعدہ سچا ہے۔ ان میں سے بعض باتیں ہم آپ کو اس زندگی میں دکھا دیں گے اور بعض اس وقت جب ہم آپ کو وفات دے دیں گے۔ سب لوگوں کو بالآخر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور ان کا ہر قدم ہماری ہی طرف اٹھ رہا ہے۔ [43:42, 23:95, 10:46]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ ع 8 10 13

40:78 (لوگ اس وعدے کی جلدی کرتے ہیں۔) ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے ہیں۔ ان میں سے بعض کے حالات آپ سے بیان کر دیئے ہیں اور بعض کے حالات بیان نہیں کئے ہیں۔ ان میں سے کسی کو اختیار نہیں تھا کہ وہ تباہی کی نشانی پیش کر دے۔ یہ سب اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا تھا۔ جب اللہ کا حکم ہوتا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا۔ جو لوگ معاشرے میں تخریبی کاروائیاں کیا کرتے تھے بالآخر خسارے میں رہتے تھے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

40:79 یہ بھی اللہ کی نشانی ہے کہ اس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے۔ ان میں سے بعض پر تم سواری کرتے ہو اور

بعض کا گوشت کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾

40:80 ان میں تمہارے لئے اور بھی فائدے ہیں۔ مثلاً سفر پر نکلنا ہو تو ان پر سوار ہو کر دور دراز جگہ پہنچ جاتے ہو۔ ان کے علاوہ تم کشتیوں اور جہازوں میں بھی سوار ہوتے ہو۔

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾

40:81 یہ سب نشانیاں ہی تو ہیں جو اللہ تمہیں دکھاتا ہے تو پھر تم اللہ کی کس کس نشانی سے انکار کرو گے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾

40:82 کیا ان لوگوں نے زمین میں سفر نہیں کیا؟ تاکہ دیکھتے کہ تم سے پہلے کی قوموں کا کیسا انجام ہوا۔ وہ تعداد میں بھی ان سے کہیں زیادہ تھے اور قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے۔ انہوں نے زمین کے وسائل پر ان سے زیادہ قبضہ جما رکھا تھا لیکن جو کچھ انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آ سکا۔

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾

40:83 یہ اس لئے ہوا کہ جب ان کے رسول واضح احکام لے کر ان کے پاس آئے تو وہ اپنے علم و ہنر کو بہتر سمجھ کر خوش ہوتے رہے تو جس حقیقت کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں آ گھیرا۔

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾

40:84 پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی مشرکانہ روش سے انکاری ہو جاتے ہیں۔

ع 7 14 فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

40:85 لیکن اس ایمان نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا جو وہ ہمارا عذاب سامنے دیکھ کر لائے تھے۔ اللہ کا یہ قانون اس کے بندوں کے لئے ہمیشہ سے یہی چلا آ رہا ہے اور جو لوگ انکار حق کرتے ہیں وہ گھاٹے میں رہ جاتے ہیں۔

سورة حٰمٓ السّجدة

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کی 41 ویں سورۃ ہے اور اس میں 54 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ ایمان اور کفر کس طرح انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ کا اعلان ہے کہ کائنات میں اور خود اپنی ذات میں اللہ کی نشانیاں دیکھ کر اہل زمین جان لیں گے کہ یہ کتاب سراسر حق ہے۔ ''فصلت'' کے معنی ہیں وضاحت سے بیان کی گئی۔ اس سورۃ کا دوسرا نام ''حٰمٓ السجدہ'' ہے۔ البتہ سورۃ نمبر 32 کا عنوان ''السجدہ'' ہے۔ لہٰذا فصلت ہی قابل ترجیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾

41:1 حٰمٓ۔ اللہ حکیم و مجید کا ارشاد ہے کہ

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾

41:2 کہ یہ قرآن اللہ رحمان و رحیم کی نازل کردہ وحی ہے۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

41:3 ایسی کتاب جس کی آیات صاف صاف فصاحت سے بیان کی گئی ہیں تاکہ جو لوگ علم و دانش سے کام لے کر اسے سمجھنا چاہے ان کے لئے ہر بات نکھر کر سامنے آ جائے۔ [42:7, 39:28, 25:1, 14:4, 13:37, 12:3, 7:158]

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾

41:4 یہ کتاب اچھے اعمال کے بہترین نتائج کی بشارت دیتی ہے اور ان احکام کی خلاف ورزی کے منفی نتائج سے آگاہ بھی کرتی ہے لیکن ان میں اکثر لوگ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں اور سننا ہی نہیں چاہتے۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

41:5 اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل تمہاری دعوت کے لئے پردے میں لپٹے ہوئے ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے رہیں گے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

41:6 (اے رسولؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم جیسا انسان ہوں۔ مجھ پر یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود اللہ واحد ہے۔ تم صرف اس کی طرف لے جانے والی راہ اختیار کرو تا کہ وہ تمہیں غلط روش زندگی کے نقصانات سے محفوظ رکھے۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ اور ہستیوں کا اقتدار تسلیم کرتے ہیں وہ بہت نقصان میں رہ جاتے ہیں۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

41:7 (جو لوگ اللہ کے سوا اور ہستیوں کو مانتے ہیں۔) وہ معاشرے میں زکوٰۃ کا نظام قائم نہیں کرتے اور وہ اخروی زندگی کے بھی منکر ہوتے ہیں۔

ع 1 8 15 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

41:8 لیکن جو لوگ احکام الٰہی پر یقین رکھتے ہیں اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

41:9 کہیے کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو۔ (جو اتنی بڑی قوتوں کا مالک ہے کہ) اس نے زمین کو دو مراحل میں پیدا کیا اور تم ہو کہ اوروں کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہو۔ اللہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ [36:40 ,79:30 یومین = دو دن = دو مرحلے = دو ادوار]

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

41:10 وہی ہے جس نے زمین پر پہاڑ بنا دیئے اور اس میں مختلف نعمتیں اور برکتیں دیں اور اس نے تمہارے رزق اور معیشت کے لئے چار موسم مقرر کئے۔ زمین کے لئے وسائل۔ ہر ضرورتمند کے لئے یکساں میسر ہیں۔ [56:63-73, 39:67]

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝

41:11 پھر اللہ نے آسمان کی طرف توجہ کی۔ اس وقت وہ دھواں تھا۔ اللہ نے اسے اور زمین کو کہا ہمارے قوانین کی اطاعت کرو خوشی سے یا ناخوشی سے۔ دونوں بولے کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ [3:82, 13:15 اس آیت میں استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ طوعاً یا کرھاً سے مراد ہے کہ انہیں ارادہ واختیار حاصل نہیں]

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

41:12 پھر دو مرحلوں میں سات آسمان (سب آسمانی کُرّے) بنائے اور ان کا کام انہیں وحی کے ذریعے بتا دیا اور ہم نے دنیا کے آسمان (یعنی قریب ترین فلک) کو جگمگاتے چراغوں سے سجایا اور انہیں اس طرح محفوظ بنایا کہ یہ آپس میں ٹکرا نہ جائیں۔ یہ سب اس اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوا جو بڑی قوتوں والا ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ [41:9]

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝

41:13 (جس طرح کائنات میں ہر چیز کے لئے قوانین مقرر ہیں اسی طرح زمین پر بھی انسانوں کے لئے قوانین حیات ہیں۔) اگر یہ لوگ اس قانون سے منہ موڑتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے 'میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ تم پر بجلی کی تیزی سے وہ تباہی آئے گی جو قوم عاد اور قوم ثمود پر آئی تھی۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

41:14 جب ان کی طرف پہلے رسول آئے اور ان کے بعد دیگر رسول آئے تو ان سب نے یہی کہا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے نازل کر دیتا۔ تو جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

41:15 وہ جو قوم عاد کے لوگ تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کی روش اپنا رکھی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ انہوں نے غور ہی نہ کیا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا وہ ان سے کہیں زیادہ قوتوں کا مالک ہے۔ وہ ہماری آیات میں پیغامات میں جھگڑے نکالتے اور ان سے انکار کر دیتے تھے۔ [27:14]

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

41:16 تو ہم نے ان پر ایسی تیز آندھی چلائی کہ وہ دن ان کے لئے نامبارک بن گئے۔ اس طرح ہمارے قانون کے تحت انہیں دنیاوی زندگی میں ذلّت کا عذاب دیا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہوگا اور کوئی ان کی مدد کو نہیں پہنچے گا۔ [54:19]

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

41:17 اور وہ قوم ثمود تھی ہم نے انہیں روشن راہ دکھائی لیکن انہوں نے آنکھیں بند کر کے اپنی غلط روش پر چلتے رہنا پسند کیا۔ لہٰذا ان کے اعمال کے نتیجے میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ایسا عذاب آیا جس نے انہیں پست کر دیا۔

ع 2 10 16 وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

41:18 اور ہم نے اہل ایمان کو اور سلامت روی اختیار کرنے والوں کو بچا لیا۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

41:19 جب احکام الٰہی کے دشمنوں کو اللہ دوزخ کی طرف جمع کرے گا اور انہیں آگے چلایا جائے گا۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

41:20 جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کی سماعت، بصارت اور جسمانی اعضاء ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ [جلد = کھال = اعضاء]

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

41:21 وہ اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے ہر شے کو قوت گویائی عطا کی تھی اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اب تمہیں اسی کے قانون کا سامنا کرنا ہے۔ [انسان کی ذات یا شخصیت پر اس کے اعمال کی چھاپ لگتی رہتی ہے۔]

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

41:22 تمہیں اس بات کا خیال تک نہ گزرتا تھا کہ تم اپنی سماعت، بصارت اور اعضاء سے چھپ نہیں سکتے جو تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ کو بھی تمہارے بہت سے اعمال کی خبر ہی نہیں۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

41:23 یہ گمان جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے اسی غلط خیال نے تمہیں تباہ کر دیا اور تم بڑے گھاٹے میں رہ گئے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝

41:24 اب اگر یہ لوگ صبر و برداشت سے کام لیں تب بھی ان کا ٹھکانہ پچھتاوے کی آگ ہے اور اگر وہ توبہ کرنا چاہیں تو ان کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوگی۔ [16:84]

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ع 3 7 17

41:25 ہمارے قانون کے مطابق دنیاوی زندگی میں لوگوں کے کچھ ساتھی ایسے ہوتے ہیں جو ان کے اگلے پچھلے اعمال پر واہ واہ کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اس نوبت تک پہنچ جاتے ہیں جہاں ان سے پہلے کے لوگ پہنچے تھے۔ خانہ بدوشوں اور شہری لوگوں کی وہ بستیاں جن کے بارے میں اللہ کا ارشاد صادق آ چکا تھا کہ یہ سب بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔ [43:36]

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝

41:26 منکرین حق (اپنے ساتھیوں سے) کہتے رہتے ہیں کہ دیکھو! اس قرآن کو نہ سننا بلکہ جہاں قرآن کی بات ہو رہی ہو۔ وہاں شور شرابا برپا کر دیا کرو تا کہ تم چھا جاؤ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

41:27 ہم حق کے ان مخالفین کو سخت سزا کا مزا چکھائیں گے۔ ہم انہیں ان کے اعمال ہی کا صلہ دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

41:28 یہ صلہ احکام الٰہی کے دشمنوں کے لئے تباہی کا جہنم ہے جو ان کے لئے ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ یہ صلہ اس بات کا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے ہمارے پیغامات کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

41:29 اس وقت منکرین حق کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ سب دیہی اور شہری لوگ دکھا دیجئے تا کہ ہم انہیں اپنے پیروں تلے روندیں تا کہ وہ پست ترین ہو جائیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

41:30 بے شک جو اقرار کرتے ہیں ہمارا پروردگار صرف اللہ ہے اور پھر اس اقرار پر جمے رہتے ہیں انہیں کائناتی قوتوں کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ (ملائکہ کہتے ہیں) نہ خوف کرو نہ غم ناک ہوں۔ اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ [3:124, 8:10, 33:43, 46:13 ملائکہ کا نزول۔ اللہ کے قوانین کا ساتھ ہونا]

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝

41:31 ہم دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جس نعمت کو تمہارا جی چاہے گا وہ تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے حاضر ہوگی۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ ع 4 7 18

41:32 یہ اللہ غفور اور مہربان کی طرف سے میزبانی ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

41:33 بھلا اس شخص کی بات سے زیادہ اچھی بات کرنے والا کون ہو سکتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور لوگوں کے کام سنوارے اور یہ کہے کہ میں اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝

41:34 ایسے کام جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچے ان کاموں کے جیسے نہیں ہو سکتے جن سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دو۔ پھر وہ جس کے اور تمہارے درمیان عداوت تھی وہ تمہارا قریبی دوست بن جائے گا۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

41:35 لیکن یہ سعادت ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر و استقامت سے کام لیں اور یہ سعادت اسی کو عطا ہوتی ہے جسے بڑی کامرانیاں اور کامیابیاں ملیں گی۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

41:36 (یہ کام اس لئے مشکل ہے) کہ تمہارے اپنے خودغرضانہ اور سرکشی کے جذبات تمہارے آڑے آئیں گے۔ جب ایسا ہو تو اللہ کے احکام اور اس نصیحت کو اور زیادہ پیش نظر رکھو۔ اس طرح تمہیں اللہ اپنی پناہ میں رکھے گا۔ دیکھو! وہ ہر بات کا سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

41:37 (اللہ کے اصولوں کی برکت سمجھنا چاہو تو) سوچو کہ رات اور دن اور شمس و قمر میں بھی اس کی نشانیاں ہیں۔ آسمانی کُروں میں نظم وضبط اسی لئے ہے کہ وہ اپنے خالق کے قانون پر عمل پیرا ہیں۔ تم نہ سورج کو اور نہ چاند کو سجدے کرو بلکہ اس اللہ کے آگے سر جھکاؤ جس نے انہیں پیدا کیا۔ اگر تم واقعی اس کی اطاعت کرنا چاہتے ہو۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ۝

السجدة 11

41:38 اگر یہ لوگ ازراہ تکبر احکام الٰہی کی اطاعت سے انکار کر دیں تو نظام کائنات پر ذرہ برابر فرق نہیں پڑے گا۔ تمہارے رب کی مقرر کردہ کائناتی قوتیں دن رات اس کے پروگرام کی تکمیل میں مگن رہتی ہیں اور اپنے فرائض سے نہ غافل ہوتی ہیں نہ تھکتی ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

41:39 اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو خشک دیکھتے ہو جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے وہی اللہ مردہ قوموں کو نئی زندگی عطا کرتا ہے اور اسی طرح وہ مردوں کو حیات نو عطا کرنے پر قادر ہے۔ یاد رکھو کہ اس کا اختیار پوری کائنات کو محیط ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

41:40 جو لوگ ہماری آیات کو ان کے پیغام سے جدا کر دیتے ہیں (یعنی صرف ذکر و فکر میں لگے رہتے ہیں اور مخلوق کے فائدے کے کام نہیں کرتے) وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں پھر جو شخص اپنے اعمال کے سبب تباہی کے جہنم میں ڈال دیا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو یوم قیامت میں امن و سلامتی کے ساتھ رہے۔ جو کام بھی تم چاہو، کرو لیکن یاد رکھو کہ اللہ تمہارے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ﴿۴۱﴾

41:41 جولوگ اس قرآن سے انکار کریں جب وہ ان کے سامنے پیش کیا جائے انہیں جاننا چاہیے کہ یہ بہت عالی رتبہ کتاب ہے جو ہر نظام حیات پر غالب آ کر رہے گی۔ [9:34-33]

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

41:42 باطل کی تخریبی قوتیں اس میں کسی سمت سے داخل نہیں ہو سکتیں۔ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو حکمتوں والا تمام حمد وستائش کے لائق ہے۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

41:43 (اے پیغمبرؐ!) آپ سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے پہلے رسولوں سے بھی کہی گئیں۔ آپ کا پروردگار محفوظ رکھنے والا ہے اور مخالفین کو عذاب علیم دینے والا بھی ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

ع 5 12 19

41:44 اگر ہم نے اس قرآن کو غیر واضح بنایا ہوتا تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ اس کی آیات صاف صاف کیوں نہیں ہیں؟ وہ کہتے یہ کیا کہ زبان تو اجنبی ہے اور یہ شخص عرب ہے۔ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے یہ روشن راہنمائی ہے اور فکر ونظر کی تمام بیماریوں کی شفا ہے اور وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں لانا چاہتے (وہ عرب ہوں یا عجم) ان کے کانوں میں تعصب کی وجہ سے گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نابیناؤں کی طرح راہ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ان کے لئے قرآن کی آیات ایسی ہی رہتی ہیں جیسے کوئی بہت دور سے آواز دیتا ہو۔ [26:200]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

41:45 ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی۔ (جو بنی اسرائیل کی زبان میں تھی) بعد میں وہ لوگ اس میں اختلاف کرنے لگ گئے تھے۔ اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے مہلت کا قانون مقرر نہ ہوتا تو ان کے اختلافات کا فوراً فیصلہ کر دیا جاتا اور اسی سبب یہ لوگ قرآن سے شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

41:46 (لیکن قانون یہ ہے کہ) جو شخص بھی ایسے کام کرتا ہے جس سے معاشرے کے حالات سنور جائیں اس کا

فائدہ خود اسے پہنچتا ہے اور جو بگاڑ پیدا کرنے والے کام کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ آپ کا پروردگار اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝

41:47 وہ گھڑی جب اعمال اپنے نتائج کو پہنچیں گے اس گھڑی کا علم اللہ ہی کی طرف اسی کے حوالے کر دیا کرو جیسے پھل اپنے غلافوں کے اندر پلتے ہیں اور کسی مادہ کو حمل ہوتا ہے اور پھر وضع حمل ہوتا ہے۔ یہ سب اللہ کے قانون اور اس کے علم کے مطابق طے ہوتا ہے۔ (اسی طرح مہلت کے وقفے کا علم بھی صرف اللہ کو ہوتا ہے۔) جب وہ فیصلے کی گھڑی آئے گی تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے ہم آپ کے سامنے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی انہیں دیکھ رہا ہے نہ ان کی کچھ خبر ہے۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝

41:48 وہ سب جنہیں وہ مدد کے لئے پکارا کرتے تھے ان سے غائب ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ سمجھیں گے کہ ان کے لئے کوئی جائے فرار نہیں۔

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۝

41:49 انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ مال و دولت اور اچھی چیزوں کی طلب سے تھکتا ہی نہیں لیکن جب اسے کچھ نقصان پہنچے تو پریشان، ناامید ہو جاتا ہے۔ [102: 1-2, 100:8]

وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝

41:50 اور اگر ہم پھر اسے اپنی رحمت اور فراوانی رزق کا مزا چکھائیں جبکہ پہلے اسے نقصان پہنچ چکا تھا تو بول اٹھتا ہے کہ یہ سب میرا ہے۔ (اس میں کسی ضرورتمند کا حصہ نہیں۔) میں نہیں سمجھتا کہ اعمال کے حساب کی گھڑی کبھی آنے والی ہے اور مجھے اپنے پروردگار کے پاس جانا بھی پڑا تو اس کے پاس بھی میرے لئے خوشحالی ہی ہوگی۔ ہم منکرین کے سامنے ان کے اعمال رکھ دیں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ [18:36]

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ۝

41:51 جب ہم انسان کو اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں تو بڑی بے پرواہی سے اپنا رخ ہی بدل لیتا ہے۔ لیکن جب

اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ [17:83]

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝

41:52 ان سے فرما دیجئے، ذرا غور کرو اگر یہ قرآن اللہ کی جانب سے ہے اور تم اس سے انکار کر دیتے ہو تو تم سے زیادہ گمراہ اور تباہ حال سچائی سے اتنا دور اور کون ہوگا؟ [61:9, 51:20, 48:28, 41:53, 18:48, 13:31, 9:31]

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

41:53 عنقریب ہم انہیں کائنات میں اور خود ان کی ذات میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ یہ بات ان پر واضح ہو جائے گی کہ یہ کتاب الحق ہے۔ کیا آپ کا رب (اس اعلان کے لئے) کافی نہیں؟ وہ تو ہر چیز پر نگراں ہے۔

ع 10 اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝

41:54 دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے بارے میں شک کرتے رہتے ہیں لیکن سن لو کہ وہ ان سے دور نہیں اور وہ کائنات کی ہر شے پر حاوی ہے۔

سورة الشوریٰ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 42 ویں سورۃ ہے اور اس میں 53 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں بنی نوع انسان اور اہل ایمان کے لئے نہایت بہترین راہنمائی ہمیں ملتی ہے۔ آیت نمبر 38 میں اہل ایمان کی ایک خصوصیت یہ فرمائی گئی ہے کہ ان کے امور باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں۔ ایک بات دوبارہ نوٹ کر لیجئے کہ قرآن کے مختلف نسخوں میں آیات کا نمبر شمار ایک کے فرق سے آگے پیچھے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ ممکن ہے کہ ہم نے جس آیت نمبر 38 کا ذکر ابھی کیا ہے وہ کسی نسخے میں آیت نمبر 39 ہو۔ ظاہر ہے کہ اس طرح قرآن کریم کے پیغام پر ذرہ برابر اثر نہیں پڑتا۔ اکثر و بیشتر نمبر شمار کا یہ فرق اس لئے ہوتا ہے کہ بہت سے پبلشرز سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آیت نمبر 1 لکھ دیتے ہیں۔ ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کہیں بھی آیت نمبر 1 نہیں لکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ۝١

42:1 حٰمٓ۔ اللہ حمید و مجید

عٓسٓقٓ ۝٢

42:2 عٓسٓقٓ۔ علیم۔ سمیع۔ قادر کا ارشاد ہے کہ:

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣

42:3 دیکھئے یہ ہے وہ طرز جس کے مطابق بڑی قوتوں کا مالک نہایت حکمت والا اللہ آپ کی طرف یہ کتاب وحی کے ذریعے نازل فرما رہا ہے اور اسی طرح اس نے آپ سے پہلے وحی نازل فرمائی تھی۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝٤

42:4 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے پروگرام پر عمل پیرا ہے اور وہ نہایت شان والا عظیم المرتبت ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

42:5 (صرف بنی نوع انسان ہے جس نے اپنے خالق کے عطا کردہ اختیار وارادہ Free Will کا غلط استعمال کر کے دنیا میں ایسا فساد برپا کر رکھا ہے کہ۔) گویا ان کے اوپر آسمان پھٹ پڑتا۔ کائناتی قوتیں اپنے رب کی حمد وثنا ظاہر کرنے کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتی ہیں۔ اور جو مخلوق بھی زمین پر آباد ہے اسے اپنے پروردگار کے حکم سے محفوظ رکھنے کا احترام کرتی ہیں۔ دیکھو! اللہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ اپنے قانون کے مطابق کائنات کو تخریب سے بچاتا ہے اور رحم مادر کی طرح اس کی پرورش کئے چلا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

42:6 جو لوگ اس کے سوا اوروں کو کارساز سمجھتے ہیں اللہ ان سب پر نگراں ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ!) آپ ان کے وکیل نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝

42:7 اور (اے رسولؐ!) ہم نے عربی زبان میں یہ صاف اور واضح قرآن آپ کی طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ آپ سب سے پہلے اہم ترین شہر اور اس کے مضافات کے باشندوں کو اس بات سے آگاہ کر دیں کہ ان کی غلط روش کے نتائج تباہ کن ہوں گے اور انہیں آگاہ کر دیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جب دونوں فریق ایک اہل جنت کا اور دوسرا اہل جہنم کا میدان جنگ میں جمع ہوں گے۔ وہ دن جس کے آنے میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ یہ اس دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں بھی۔ یہ فریق دنیا میں بھی ہوں گے اور آخرت میں بھی۔ [44:58, 39:28, 25:1, 14:4 13:37, 7:158]

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

42:8 اگر اللہ چاہتا تو ان لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن وہ لوگوں کو اپنے قانون کے مطابق اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور جو لوگ ظلم وسرکشی اختیار کرتے ہیں ان کا نہ کوئی کارساز ہوگا اور نہ مددگار۔ [اللہ نے انسان کو اختیار وارادہ عطا کر کے انہیں اپنے اعمال کے لئے آزاد چھوڑ دیا ہے اور انہیں حیوانوں کی طرح جبلت کے پابند نہیں بنایا۔]

ع 1 2 اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

42:9 کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور کارساز بنائے ہیں؟ نہیں! کارساز تو صرف اللہ ہوسکتا ہے اور وہی ہے جو مردہ قوموں کو اور مردہ افراد کو حیات نو بخشنے والا ہے۔ وہ ہر شے پر پورا کنٹرول رکھتا ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

42:10 تم لوگ جس بات میں اختلاف کرتے ہو ان کا فیصلہ اللہ کے قانون کے ذریعے ہی ہوگا۔ یہ ہے وہ اللہ جو میرا رب ہے اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور ہر معاملے میں اسی کے احکام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ [4:59]

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

42:11 وہ آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے۔ اسی نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں بھی جوڑے بنائے۔ وہ ایسا ہے جس کی مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس نے تمہاری نسلوں کو پھیلانے کا انتظام کر رکھا ہے۔ اللہ ہر شے کو اور ہر کام کو سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

42:12 آسمانوں اور زمینوں میں سب اقتدار و اختیار اسی کا ہے۔ یوں کہو کہ کائنات کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو چاہے اللہ اپنے قانون کے مطابق رزق میں فراوانی اور تنگی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ خوب جاننے والا ہے کہ کون کس قسم کی کوشش کرتا ہے۔ بے شک وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى ؕ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝

42:13 اس نے جو نظام حیات تمہارے لئے تجویز کیا ہے ہے یہی حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور اے پیغمبر! جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے۔ اور یہی حکم ابراھیم، عیسیٰ اور موسیٰ کو دیا تھا۔ ان سب سے یہی کہا گیا تھا کہ وہ اللہ کے نظام کو عملاً قائم کریں اور اس میں فرقہ بندی نہ ہونے دیں۔ جس چیز یعنی توحید کی طرف آپ مشرکین کو دعوت دیتے ہیں وہ انہیں بہت گراں گزرتی ہے کہ اللہ کا نظام حیات قائم کرنے سے انسان ایک عالمگیر برادری بن سکتے ہیں۔ اللہ اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے جسے چاہتا ہے منتخب فرمالیتا ہے اور وہ ہر اس شخص کو راہ نمائی عطا کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع

کرے۔ [45:17, 3:32, 6:160, 3:104]

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

42:14 دین تو ہمیشہ ایک ہی تھا۔ مختلف فرقے یعنی مذاہب لوگوں نے آپس میں ضد کی وجہ سے بنا لئے، جبکہ صحیح علم ان کے پاس آ چکا تھا۔ اگر آپ کے پروردگار نے ایک مقررہ مدت تک قانون مہلت نہ رکھ دیا ہوتا تو ان کے درمیان فوراً فیصلہ کر دیا جاتا تو جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب کا وارث بنایا گیا (اپنے اختلافات اور فرقہ بندیوں کے باعث) بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے شک وشبہ کا سامان چھوڑ گئے ہیں۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

42:15 (اے پیغمبرؐ!) آپ اس دعوت کو عام کرتے جایئے اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا جاتا ہے اس پر استقامت سے جمے رہیے اور ان لوگوں کی بے جا خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ میں اس کتاب پر یقین رکھتا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف قائم کروں۔ اللہ ہی ہمارا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں ان کے نتائج ہمارے لئے ہوں گے اور تم لوگ جو کام کرتے ہو ان کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔ لہٰذا ہمارے اور تمہارے درمیان بحث وتکرار کچھ نہیں۔ آخری فیصلہ اسی کی بارگاہ میں ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

42:16 جو اللہ اور اس کے تجویز کردہ نظام کے بارے میں جھگڑتے رہیں گے ان کا یہ جھگڑنا اللہ کے نزدیک بے مقصد ہوگا۔ وہ لوگ بھی تو ہیں جنہوں نے غور وفکر کے بعد اسے تہہ دل سے قبول کر لیا ہے۔ بالآخر مخالفین کے لئے اللہ کی ناپسندیدگی ہے سخت عذاب ان کے لئے تیار ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝

42:17 وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اس کتاب کو سراسر حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور وہ میزان بھی نازل فرمائی ہے جس میں ہر عمل کا ٹھیک ٹھیک وزن کیا جاتا ہے۔ آپ کو کیا خبر کہ نتائج کی گھڑی قریب ہی ہو۔ [میزان: اللہ کا تجویز کردہ

نظام حیات جس میں کھرے کھوٹے کی تمیز بہت آسان ہو جائے گی۔]

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

42:18 جو لوگ نتائج کی گھڑی پر یقین نہیں رکھتے وہی ہیں جو اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں اور جو اہل ایمان ہیں وہ اس سے خائف بھی رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ بات سراسر سچ ہے۔ دیکھو! جو فیصلے کی گھڑی کے بارے میں شک شبہ رکھتے ہیں وہ ٹھیک راستے سے بھٹک کر بہت دور نکل جاتے ہیں۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ ع 2 10 3

42:19 (اللہ اپنے بندوں سے متعصب نہیں) اللہ اپنے بندوں کے لئے نرم رو ہے۔ وہ اپنے قانون کے مطابق سامان حیات عطا کرتا ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہر شے پر غالب ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝

42:20 جو شخص (دنیا میں لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے) اُخروی زندگی کی نعمتوں کا طالب ہوگا ہم اس کی نعمتوں میں برگ و بار لگائیں گے اور جو شخص صرف دنیاوی مفادات کا طالب ہوگا اسے یہاں عطا کر دیں گے لیکن اخروی زندگی میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

42:21 کیا ان لوگوں نے اور ہستیوں (مذہبی پیشواؤں) کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے جو ان کے لئے دین میں شریعتیں نکالتے رہتے ہیں؟ یہ وہ حرکت ہے جس کی اللہ نے کبھی اجازت نہیں دی۔ اگر اللہ نے مہلت کا وقفہ مقرر نہ کر دیا ہوتا تو فوراً یہ شریعتیں گھڑنے والے اور ان کے پیچھے چلنے والے دونوں کا فیصلہ ہو جاتا۔ ایسے سرکشوں کے لئے المناک عذاب مقرر ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

42:22 تم دیکھو گے کہ یہ سرکش اپنے کئے دھرے کو سامنے پا کر خوف سے لرزتے ہوں گے اور ان کے ساتھ ایسا ہو کر

رہے گا البتہ جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوئے اور لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔ وہ جو چاہیں گے اپنے پروردگار کے پاس موجود پائیں گے۔ یہ بہت ہی بڑا فضل ہے۔ [30:15]

ذٰلِكَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ۝

42:23 یہ وہ فضل ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان سے فیض یاب ہوتے ہیں اور معاشرے کو سنوارنے والے کام کرتے ہیں۔ فرما دیجئے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ انسانی رشتے میں جو تمہارے قریب ہیں ان کے ساتھ محبت اور مہربانی کا برتاؤ کرو۔ جو کوئی بھی لوگوں کے فائدے کے کام کرے گا ہم اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔ یقیناً اللہ تخریب سے حفاظت کرنے والا اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کا بہتر استعمال کرنے والوں کی کاوشوں کو بارآور کرتا ہے۔ [فی القربیٰ = فیملی، دوست، ہمسائے، شریک کار ملازمین۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ نبیؐ کے رشتے داروں سے محبت کی جائے کیونکہ وہ تو رسالت کا اجر ہو گیا۔ رشتے داروں کے لئے اقرباء اور ذی القربیٰ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں نہ کہ فی القربیٰ۔ [25:57]

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ وَیَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَیُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝

42:24 کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا۔ (کہ وحی کا خیال تک بھی نہ آتا) اللہ کا قانون باطل نظریات اور باطل نظام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتا اور حق پر قائم نظریہ اور نظام ہی قائم رہتا ہے۔ قرآن کے کلمات اس پر شاہد ہیں کہ اللہ تو دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بھی پوری طرح واقف ہے۔ [13:39, 13:17]

وَهُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَیَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝

42:25 وہ اپنے بندوں کا واپس سیدھی راہ پر لوٹ آنا قبول فرماتا ہے اور غلط روش کے نقصانات کو مٹا دیتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

وَیَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۝

42:26 جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوں اور معاشرے میں صلاحیت بخش کام کریں۔ اللہ ان کی کوششوں کو بارآور کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں مزید بڑھاتا ہے لیکن جو لوگ اس کے قوانین کا انکار کرتے اور مخالفت کرتے رہتے ہیں

وہ شدید تباہی کو دعوت دیتے ہیں۔

وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَلٰکِنۡ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۲۷﴾

42:27 اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے سامان زیست میں بہت کشادگی کر دیتا تو وہ (ناجائز قبضہ کر کے) زمین میں سخت بدنظمی پیدا کر دیتے۔ اسی لئے وہ اپنے قانون کے مطابق ایک اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی روش سے پوری طرح باخبر اور ان کے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔

وَہُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَیَنۡشُرُ رَحۡمَتَہٗ ؕ وَہُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۸﴾

42:28 اسی قانون کے مطابق وہ بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت سے رزق کو بکھیر دیتا ہے جبکہ لوگ مایوس ہونے لگتے ہیں۔ وہ اولین کارساز ہے۔ تمام حمد وستائش کا مالک ہے۔

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَثَّ فِیۡہِمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ ؕ وَہُوَ عَلٰی جَمۡعِہِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾ ع 3 10 4

42:29 (صرف زمین نہیں) کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی تخلیق اسی کی نشانیوں میں سے ایک ہے اور وہ ہر چلنے پھرنے والی چیز جو اس نے آسمانوں اور زمین میں پھیلا رکھی ہے۔ دیکھو وہ اس بات پر پوری طرح قادر ہے کہ چاہے تو انہیں ملا بھی دے۔ [16:49 اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دور میں زمین کی مخلوق سیاروں اور ستاروں میں آباد مخلوق سے مل سکے۔]

وَمَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۳۰﴾

42:30 (کائناتی نظام تعمیری نتائج کے لئے ہے۔) لہٰذا جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تم انسانوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ بہت سی خطاؤں کو درگزر کر دیتا ہے۔ [4:79]

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾

42:31 تم دنیا میں اللہ کے قوانین کو توڑ کر ان کے نتائج سے بچ نہیں سکتے اور تم لوگوں کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار۔

وَمِنۡ اٰیٰتِہِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِ ﴿۳۲﴾

42:32 اسی کی نشانیوں میں سے پہاڑوں جیسے سمندری جہاز ہیں۔

اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَہۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۳۳﴾

42:33 اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے اور جہاز سطح آب پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ یہ ہر اس قوم کے لئے نشانی

ہے جو استقامت سے کام کرے اور ہر چیز کو اس مقصد کے لئے استعمال کرے جو لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو۔

اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝

42:34 جو لوگ ایسا نہیں کرتے اللہ کا قانون ان کے کاموں کے سبب ان کو مٹا دیتا ہے۔ البتہ کتنی ہی لغزشیں ہیں جنہیں وہ درگزر فرما دیتا ہے۔

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝

42:35 جو لوگ ہماری آیات واحکام میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں ان کے لئے بچنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔

فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝

42:36 جو مال ومتاع تم کو دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا فائدہ ہے اور جو اچھے کام تم کرتے ہو وہ اخروی زندگی میں بھی اللہ کے ساتھ باقی رہتے ہیں۔ یعنی ان لوگوں کے اعمال جو ایمان سے فیض یاب ہوئے اور اپنے پروردگار کے قوانین پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۝

42:37 وہ لوگ جو بڑی نافرمانیوں سے بچتے ہیں جن سے انسان کی شخصیت کمزور ہوتی ہے یا وہ کام جن میں بخل یا بے حیائی کارفرما ہوتی ہے۔ ایسے لوگ کبھی غصے میں آ جائیں تو دوسرے فرد کو معاف کر دیتے ہیں اور اسے نقصان نہیں پہنچاتے۔ [53:32, 4:31]

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

42:38 یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے احکام پر خوشی سے عمل کرتے ہیں اور معاشرے میں ایسا نظام قائم کرتے ہیں جس میں ان احکام کی پیروی آسان ہو جائے۔ ان کے تمام اہم فیصلے باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں اور جو بھی سامان رزق ہم انہیں عطا کرتے ہیں اس میں سے اوروں پر بھی سخاوت سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝

42:39 جب ان لوگوں پر زیادتی کی جاتی ہے تو اپنا دفاع کرتے ہیں اور اپنے حقوق کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝

42:40 یوں تو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے لیکن جو شخص بھی عفو و درگزر کرتا ہے اور معاملہ کی اصلاح کر لیتا ہے اس کا

اجر دونوں جہانوں میں اللہ کے پاس ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

42:41 اور جس کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو اگر وہ اپنا دفاع کرے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

42:42 الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جنہیں الم انگیز سزا ملے گی۔

ع 4 14 5 وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

42:43 لیکن جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود بدلہ نہ لیں اور صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے معاف کر دیں تو یہ پُرعزم اور حوصلہ مند شخصیت کے آئینہ دار ہیں۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

42:44 لیکن جو شخص اللہ کی راہ سے بھٹک جائے تو اس معاملے کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں ہو سکتا۔ ایسا ظلم کرنے والے کو تم دیکھو گے کہ عذاب کو سامنے پا کر کہے گا کہ کیا (دنیا میں) واپسی کا کچھ امکان ہے؟

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝

42:45 اور تم ان کو دیکھو گے کہ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے اور نہایت بے چارگی سے نیچی نگاہوں کے ساتھ دیکھتے ہوں گے۔ اہل ایمان ان سے کہیں گے دیکھا، نقصان میں وہی لوگ رہے جنہوں نے فوری فائدے کا خیال رکھا اور مستقبل کی لازوال زندگی کو نظر انداز کر دیا۔ اس طرح وہ خود بھی گھاٹے میں رہے اور اپنے اہل خانہ کو بھی قیامت کے دن گھاٹے میں ڈال دیں گے۔ خوب سن لو کہ لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو ایسی سزا ملے گی جو ٹلنے والی نہیں ہوگی۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝

42:46 (جس نے اللہ کو چھوڑ دیا تو) ان کا کوئی کارساز نہ ہوگا جو ان کی مدد کو پہنچے۔ جو بھی اللہ کی راہ سے بھٹکتا ہے اسے راستہ نہیں ملا کرتا۔ [42:44]

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝

42:47 اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ کے حکم کے مطابق ٹلے گا نہیں۔ اس دن نہ تمہیں کوئی پناہ ملے گی اور نہ ہی تم اپنے جرائم سے انکار کر سکو گے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝

42:48 (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ سب کچھ جان لینے کے بعد بھی منہ موڑیں تو یاد رکھئے کہ ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ پیغام صاف صاف پہنچا دیں۔ (اس وقت وہ خوشحالی کے نشے میں انکار کی روش اپنا رہے ہیں۔) جب ہم انسان کو اپنی طرف سے نعمتیں عطا کرتے ہیں تو وہ خوشیاں مناتا رہتا ہے اور جب کوئی مصیبت اس پر آتی ہے تو ناشکری کرنے لگتا ہے حالانکہ یہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝

42:49 وہ شکر کریں یا ناشکری تمام کائنات کی بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ وہ سب چیزیں اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق پیدا کرتا ہے۔ وہ اپنی منشا کے مطابق کسی کو بیٹیوں کا تحفہ عطا کرتا ہے اور اپنی منشا کے مطابق کسی کو بیٹوں کا تحفہ عطا کرتا ہے۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

42:50 اور کسی کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور اسی کے قانون کے مطابق کچھ لوگ بے اولاد رہتے ہیں۔ یہ سب اس اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے جو ہر شے اور ہر بات کا بخوبی جاننے والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

42:51 (قانون فطرت انسانوں کے لئے بذریعہ انبیاء بھیجا جاتا ہے۔) کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پس پردہ یا رسول بھیج دے جو اللہ کے حکم سے لوگوں تک اس کا پیغام پہنچائے۔ بے شک وہ عالی رتبہ حکمت والا ہے۔ [4:164, 2:253, 2:97]

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

42:52 (اے رسولؐ!) ہم نے آپ کی طرف ایک حیات بخش پیغام اپنے حکم سے بھیجا ہے۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ

نازل شدہ کتاب کیسی ہوتی ہے۔ اور ایمان دراصل کیا ہوتا ہے۔ ہم نے اس قرآن کو جگمگاتا ہوا نور بنایا ہے جس کے ذریعے ہم اپنے قانون کے مطابق اپنے بندوں کی راہنمائی کرتے ہیں اور بے شک لوگوں کو آپ سیدھی متوازن راہ کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع 5 10 6

42:53 اس اللہ کی طرف لے جانے والا راستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔ دیکھو سب کام، تمام امور اسی کے قانون کے مطابق آگے بڑھتے ہیں۔

سورة الزّخرف

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 43 ویں سورۃ ہے اور اس میں 89 مختصر آیات ہیں۔ ''زخرف'' سونے کے زیورات کو کہتے ہیں۔ آپ جان چکے ہیں کہ کسی سورۃ کا عنوان اس کی آیات کو عنوان تک محدود نہیں کرتا البتہ قرآن کریم سے استفادہ کرنے میں سورۃ کا نام اور آیت نمبر کا حوالہ بہت کارآمد ہوتا ہے۔ جہاں تک تاریخ انسان کا ساتھ دیتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں عورت کو حسن وسجاوٹ کا مرقع بنا کر اس کے انسانی حقوق کو پامال کیا جاتا رہا۔ ہزاروں برس سے یہاں تک کہ بائبل میں اور آج کے سماج میں اکثر یہی سمجھا جاتا ہے کہ عورت کو مرد کی آسائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا اپنا وجود ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی دنیا کی تقریباً نصف آبادی جو عورتوں پر مشتمل ہے انہیں دوسرے درجے کی شہری حیثیت حاصل ہے۔ حیرت یہ ہے کہ عورت نے بھی اس تنزل کو بخوبی گوارا کر لیا ہے اور مردوں کے لئے ہی بنی سنوری گڑیا کا رول اپنا کر خوش ہے۔ تاریخ عالم میں قرآن کریم پہلی مؤثر آواز ہے جس نے خواتین کو مردوں کے ساتھ مساوی حقوق اور احترام سے نوازا ہے۔ بدقسمتی سے نزول قرآن کے صدیوں بعد گھڑی ہوئی روایتوں نے خواتین کو غلامی کی وہی زنجیریں پہنا دیں جنہیں قرآن کریم نے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ یہی سبب ہے کہ آج مسلمان کہلائے جانے والے معاشروں میں خواتین کے حقوق سب سے زیادہ پامال کئے جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ۝١

43:1 حٰمٓ۔ اللہ حکیم ومجید کا ارشاد ہے کہ

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢

43:2 یہ کتاب خود اس بات پر شاہد ہے کہ یہ تمام امور کی وضاحت نہایت خوبی سے کر دیتی ہے۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٣

43:3 ہم نے اس قرآن کو نہایت فصیح زبان میں ترتیب دیا ہے تاکہ تم عقل وفکر سے کام لے کر اسے آسانی سے سمجھ سکو۔

[42:7, 41:3, 39:48, 25:1, 14:4, 13:37, 12:2-3, 7:158]

وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

43:4 اس قرآن کا سرچشمہ ہمارے قوانین پر مشتمل ہے جو نہایت عالی مرتبت اور حکیم ہے۔

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

43:5 تم لوگ حد سے گزری ہوئی قوم ہو۔ کیا ہم اس وجہ سے ان احکام کو روک رکھیں گے؟

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝

43:6 ہم نے پہلی قوموں میں کتنے ہی نبی بھیجے ہیں۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

43:7 جب بھی ان کے پاس نبی آیا تو انہوں نے اس سے تمسخر کیا۔

فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

43:8 لہٰذا ہم نے ان قوموں کو بھی مٹا دیا جو ان لوگوں سے کہیں زیادہ ظالمانہ قوت اور پکڑ رکھتے تھے۔ پھر ان کی کہانیاں تاریخ میں مثال بن کر رہ گئیں۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

43:9 اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو بول اٹھیں گے کہ انہیں اس ہستی نے پیدا کیا ہے جو بڑی قوتوں کا مالک اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

43:10 وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اس میں راستے بنا دیئے تاکہ تم اپنی منزل تک پہنچ جایا کرو۔

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

43:11 وہی ہے جو بلند فضاؤں سے اندازے کے مطابق پانی برساتا ہے۔ اس طرح ہم مردہ زمین کو حیات نو عطا کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تمہیں اس قرآن کے ذریعے حیات نو عطا کر سکتا ہے اور اسی طرح تم اگلے سفر کے لئے نکالے جاؤ گے۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝

43:12 وہی تو ہے جس نے زمین پر سب چیزیں جوڑوں میں پیدا کی ہیں اور اس نے تمہارے لئے کشتیاں جہاز اور چوپائے بنائے ہیں جن پر تم سوار ہو کر سفر کرتے ہو۔ [36:36]

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ

43:13 جب تم ان پر سوار ہو جاؤ تو اپنے پروردگار کی نعمتوں کو یاد کرو اور دل سے کہو کہ بہت عالی مرتبت ہے وہ ہستی جس نے ان تمام چیزوں کو ہمارے لئے تابع فرمان کیا۔ ہم اس کے قوانین کے برخلاف کبھی ان پر کنٹرول حاصل نہ کر سکتے۔

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

43:14 لہٰذا ہم ہر قدم اپنے پروردگار کی بتائی ہوئی راہ پر اٹھائیں گے۔

ع 15/7 وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

43:15 (لیکن ان لوگوں کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ) انہوں نے اسی کے بندوں میں سے اولاد بھی تجویز کر ڈالی۔ یعنی کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔ دیکھو کہ انسان کس طرح کھلے کھلے حقائق پر پردے ڈالتا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝

43:16 اور یہ عقیدہ بھی رکھنے والے موجود ہیں کہ یہ دیویاں اور فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور تمہیں تمہارے خیال کے مطابق بیٹے عطا کر کے تمہاری شان بڑھاتا ہے۔ [16:58]

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝

43:17 ادھر ان کا حال یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو وہ (بیٹی کی) خوشخبری دی جاتی ہے جو انہوں نے اللہ کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ بجھ جاتا ہے اور اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝

43:18 (اس بچی کا باپ کہتا ہے) آہ! یہ تو وہ ہے جس کی پرورش زیورات میں کرنی پڑے گی اور پھر وہ اپنے آپ سے خیالات میں الجھنے جھگڑنے لگتا ہے۔ [16:59-58]

وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝

43:19 وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ رحمٰن (اللہ) کے فرمانبردار ملائکہ مؤنث دیویاں ہیں۔ کیا انہوں نے ان کے تخلیق بھی دیکھی تھی؟ اب ان کی یہ گواہی لکھی جا رہی ہے اور وہ اس کے بارے میں جوابدہ ہوں گے۔

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

43:20 یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن (اللہ) نہ چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے۔ انہیں (اللہ کے قانون اور مشیت) کا کچھ علم نہیں۔ یہ خیالی گھوڑے دوڑاتے رہتے ہیں۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝

43:21 کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی تھی جسے یہ تھامے ہوئے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

43:22 بس یہی کہتے رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راستے پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝

43:23 ایسا ہی پہلے بھی ہوتا آیا ہے۔ (اے رسولؐ!) ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی بستی میں آگاہ کرنے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

43:24 ہر پیغمبر یہی کہتا کہ جو روشن ہدایت ہم تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں اگر وہ تمہارے بزرگوں کے مسلک سے کہیں بہتر اور سیدھی کامیابی کی منزل کی طرف لے جانے والی ہو۔ وہ کہنے لگے کہ جو دین تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔

ع 10 النصف

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

43:25 پھر ہمارے قانون مکافات نے ان کی ہٹ دھرمی کا بدلہ چکایا تو دیکھو کہ سچائی کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝

43:26 (ابراہیمؑ جیسے اولوالعزم لوگوں کی روش یاد کرو۔) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہہ دیا کہ تم جن چیزوں کی پرستش اور فرمانبرداری کرتے ہو میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

إِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَإِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝

43:27 میں صرف اس ہستی کو اپنا معبود سمجھتا ہوں جو مجھے عدم سے وجود میں لایا اور جس نے مجھے زندگی بھر کے لئے روشن راہ دکھادی ہے۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

43:28 اور ابراھیم یہی حتمی اصول اپنی نسلوں کے لئے چھوڑ گئے تاکہ وہ اسی راہ کو اختیار کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝

43:29 اور اب جو لوگ ہیں میں (اللہ) انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو سامان زیست سے نوازتا رہا ہوں اور اب ان کی طرف ہمارا پیغمبر واضح حقائق لے کر آ گیا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

43:30 لیکن جب الحق ان کے پاس آ پہنچا تو یہ کہنے لگے کہ یہ تو سحر ہے۔ ہم اسے نہیں مان سکتے۔ [سحر = جھوٹ = حیران کن بات = اعلیٰ درجے کی خطابت]

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝

43:31 اور یہ بھی کہنے لگے کہ یہ قرآن ہماری دو بڑی بستیوں (مکہ یا طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر نازل کیوں نہ کیا گیا؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

43:32 کیا یہ لوگ آپ کے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ (نبوت تو بہت بلند بات ہے۔) ہم نے تو دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت کو بھی درجوں میں تقسیم کر رکھا ہے اور ہم اس اعتبار سے لوگوں کو مختلف درجے عطا کرتے ہیں تاکہ اپنے اپنے (ہنر اور پیشے ۔۔۔) ایک دوسرے کے کام آئیں۔ آپ کے پروردگار کی یہ رحمت (قرآن) سب کے لئے ان خزانوں سے بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں۔ [16:71, 16:53]

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝

43:33 اگر یہ بات طے شدہ نہ ہوتی کہ سب انسانوں کو اُمت واحدہ (ایک عالمگیر برادری) بننا ہے تو جو لوگ رحمتیں

عطا کرنے والے مہربان (یعنی اللہ) کا انکار کرتے ہیں اور سب کچھ سمیٹ لینا چاہتے ہیں (ہم انہیں) اس طرح کھلا چھوڑ دیتے جس کی بدولت وہ بے حساب دولت جمع کر لیتے جس سے ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی ہو جائیں۔

وَلِبُيُوتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۙ﴿۳۴﴾

43:34 اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر یہ بیٹھتے ہیں تکیے لگاتے ہیں۔

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع 3 10 9

43:35 یہ سب سونے کے ہو جاتے، لیکن یہ سب آسائشیں اور زینتیں دنیاوی زندگی کا سامان ہوتا ہے۔ ہمیشہ رہنے والی اخروی زندگی اور اس کی آسائش آپ کے رب کے نزدیک ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جو صاحب کردار ہوتے ہیں۔ [10:19, 2:213 دولت کی تقسیم جس قدر غیر منصفانہ ہوگی اتنا ہی بنی نوع انسان کا امت واحدہ بننا مشکل ہو جائے گا۔]

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

43:36 جو شخص (اللہ) رحمٰن کے ذکر سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے ہمارے قانون کے مطابق اسے شیطان صفت ساتھی میسّر آ جاتے ہیں۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

43:37 اور یہ لوگوں کو صحیح راہ سے روکتے رہتے ہیں اور انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ یہ سب لوگ یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم لوگ ٹھیک راہ پر ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

43:38 یہاں تک کہ جب ان لوگوں کا سامنا ہمارے قانون مکافات سے ہوتا ہے تو بول اٹھتے ہیں 'اے کاش! میرے اور تمہارے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہوتا۔ تُو تو بہت برا ساتھی نکلا۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

43:39 جب تم نے احکام الٰہی سے سرکشی برتی تو اب یہ باتیں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتیں۔ (جب تم ظلم میں شریک تھے تو) اب تم سب اس عذاب میں شریک ہو۔

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

43:40 (اے پیغمبرؐ) پھر کیا آپ بہرے کو سنا سکتے ہیں؟ اور ان جیسے اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں؟ اور جو دیکھ بھال کر گمراہی میں مبتلا ہوا سے راہ راست پر لا سکتے ہیں؟

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝

43:41 (اے رسولؐ!) اگر ہم آپ کو دنیا سے رخصت بھی کر دیں تو آپ کے بعد بھی ان کے اعمال کا بدلہ انہیں ملتا رہے گا۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝

43:42 اور اگر ان کی تباہی جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے آپ کی زندگی ہی میں ان کو دکھا دیں تو یہ کونسی عجب بات ہے! ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ [40:78, 23:95, 13:40, 10:46]

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

43:43 تو جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے اس پر ثابت قدم رہیے اور اس پیغام کی پیروی کرتے رہیے۔ کچھ شک نہیں کہ آپ سیدھی متوازن راہ پر زندگی کا سفر طے کر رہے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

43:44 اور یہ قرآن ایک ایسا تذکرہ ہے جو آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے عزت و شرف کی زندگی کی ضمانت ہے۔ عنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ (کہ اتنے عالی مرتبت پیغام سے انکار کیا کیوں تھا؟) [21:24 21:10]

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ ع 4 10 10

43:45 جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہیں آپ ان سے پوچھ لیجئے کیا ہم نے کبھی انہیں یہ تعلیم دی تھی کہ (اللہ) رحمٰن کے سوا اور معبودوں کی پرستش کی جائے۔ [پہلے کے پیغمبروں سے پوچھنا = ان کے صحیفوں اور ان کے مخلص پیروکاروں سے دریافت کرنا۔]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

43:46 جیسے ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا کہ میں پروردگار عالمین کا پیغمبر ہوں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝

43:47 لیکن جب انہوں نے ہمارے پیغامات ان کے سامنے پیش کئے تو وہ ان کا مذاق اڑانے لگے۔

وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾

43:48 اور ہم انہیں عذاب کی شکل میں بھی اپنی نشانیاں دکھاتے رہے۔ ہر آنے والا عذاب پہلے سے زیادہ سخت ہوتا۔ ہم انہیں عذاب میں گرفتار اس لئے کرتے رہے کہ وہ اپنی غلط روش سے واپس لوٹ جائیں۔[7:133]

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾

43:49 وہ کہتے ہیں ہم تو تم کو ساحر ہی سمجھتے ہیں لیکن بقول تمہارے اگر تمہارے رب نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ہم سیدھا راستہ اختیار کر لیں تو عذاب ٹل جائے گا تو تم اپنے رب سے دعا کرو اور اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم ضرور سیدھی راہ اختیار کر لیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿٥٠﴾

43:50 جیسے ہی ہم ان پر سے عذاب ہلکا کرتے تو وہ وعدہ شکنی کرنے لگتے۔

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾

43:51 (وہ موسیٰؑ کے انقلابی پروگرام سے اتنا خائف تھا کہ) آئے دن اپنے ملک و قوم میں اعلان کرواتا رہتا 'اے میری قوم! کیا میں ملک مصر کا مالک نہیں ہوں؟ اور یہ نہریں جو میرے انتظام کے تحت بہتی ہیں میری نہیں ہیں؟ تو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ (کہ تمہارا روٹی پانی بھی میرے ہاتھ میں ہے۔)

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۖ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾

43:52 کیا میں اس شخص سے جو کچھ جاہ و عزت نہیں رکھتا اور مطالبہ بھی نہایت غیر مناسب کرتا ہے اور فصیح البیان بھی نہیں ہے کیا میں اس سے زیادہ بہتر نہیں ہوں؟ [مطالبہ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے آزاد کر کے لے جانے دو۔]

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾

43:53 اگر یہ شخص اتنا بڑا مشن لے کر آیا ہوتا تو اس نے سرداری والے سونے کے کنگن پہنے ہوتے یا ایسا بندوبست ہوتا کہ اس کے ساتھ احترام کرنے والے فرشتے بھیجے جاتے۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾

43:54 اس طرح کی باتوں سے اس نے اپنی قوم کو موسیٰ کی عظمت کا قطعی احساس نہ ہونے دیا۔ ویسے بھی وہ لوگ زندگی کی درست روش سے ہٹ کر چلنے کے خوگر تھے اور فرعون کی اطاعت پر مطمئن رہتے تھے۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ

43:55 تو جب انہوں نے ہمارے احکام کی توہین کی حد کر دی تو ان کے اعمال کے بدلے میں ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۧ ع 5 11 11

43:56 اس طرح ہم نے انہیں تاریخ کا ایک باب بنا دیا جو آنے والوں کے لئے عبرت بن کر رہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝

43:57 (اور آج آپ کی قوم کا یہ حال ہے کہ) جب مریم کے بیٹے کا حال بیان کیا جاتا ہے تو آپ کی قوم کے لوگ چیخ اٹھتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝

43:58 اور کہتے ہیں کہ بھلا ہمارے دیوی دیوتا بہتر ہیں یا وہ شخص (عیسیٰؑ)؟ یہ لوگ ایسا اعتراض صرف بحث برائے بحث کے لئے اٹھاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ لوگ جھگڑے میں بہت آگے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝

43:59 عیسیٰ تو ہمارے وہ بندے تھے جنہیں ہم نے نعمتوں سے نوازا تھا اور بنی اسرائیل کے لئے حسن کردار کی مثال بنایا تھا۔

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝

43:60 اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے فرشتے بنا دیتے جو ملک میں حکومت کا اختیار رکھتے۔ [وہ ملائکہ جنہیں تم اللہ کی بیٹیاں سمجھ کر پرستش کرتے ہو۔]

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

43:61 یہ قرآن آنے والی انقلاب کی خبر دیتا ہے لہٰذا اس بارے میں کچھ شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا متوازن راستہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

43:62 دیکھنا کہ شیطان یعنی تمہارے گھڑے ہوئے عقیدے اور شیطان صفت لوگ تمہیں صراط مستقیم سے روک نہ دیں۔ دیکھو! شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

43:63 جب عیسیٰ روشن احکام کے ساتھ آئے تھے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ میں تمہارے پاس نہایت حکیمانہ پیغام لایا ہوں۔ تاکہ تمہارے درمیان وہ سب چیزیں واضح ہو جائیں جن میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔ تم احکام الٰہی کو پیش نظر رکھو اور میرا کہا مانو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

43:64 بے شک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور وہی تمہارا پروردگار ہے لہٰذا تم صرف اس کی فرمانبرداری اختیار کرو۔ یہی سیدھی متوازن راہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

43:65 بعد میں ان لوگوں نے اس سیدھی توحید کی تعلیم میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے بن گئے۔ جن لوگوں نے سچائی کو اپنے درست مقام سے ہٹایا ان کے لئے وہ دن بڑی تباہی کا باعث ہوگا جب انہیں سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ [ظلم کے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو اس کے جائز مقام سے ہٹا دینا۔ عیسیٰ کے لوگوں نے توحید سے منہ موڑ کر تثلیث جیسے عقیدے ایجاد کر لئے۔]

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

43:66 کیا لوگ قیامت کا ہی انتظار کرتے رہیں گے؟ وہ کہ جب آئے گی تو انہیں ایک لمحہ فرصت کا نہ دے گی اور وہ سمجھ ہی نہیں سکیں گے کہ یہ سب کیا ہو گیا اور کیسے ہو گیا؟

ع 11/12 اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

43:67 یاد رکھو کہ اس وقت دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو پہلے ہی سے امن وسلامتی کی راہ پر گامزن ہوں۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

43:68 ان سے کہا جائے گا "اے میرے بندو! آج تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے نہ پریشانی۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

43:69 یعنی وہ لوگ جنہوں نے احکام الٰہی کو سچ جانا، ہماری آیات پر ایمان لائے اور ان احکام کے آگے سر تسلیم خم

کرتے رہے۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

43:70 ان سے کہا جائے گا کہ تم سب جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ تم تمہارے شوہر اور تمہاری بیویاں اور حیات آوار نغموں سے لطف اندوز ہو۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

43:71 وہاں سونے کی طشتریوں اور پیالوں میں ان کے لئے لذید چیزیں گردش میں رہیں گی۔ اس کے علاوہ ہر وہ چیز موجود ہوگی جس چیز کو ان کا جی چاہے اور ان کی آنکھیں خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوں گی۔ انہیں بتایا جائے گا کہ تم اس جنّتی ماحول میں ہمیشہ رہو گے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

43:72 یہ وہ جنّت ہے جس کا تمہیں مالک بنا دیا گیا ہے۔ ان اچھے اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

43:73 یہاں تمہارے لئے ہر طرح کے ثمر موجود ہیں جو تم جب چاہو کھا سکتے ہو۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝

43:74 اور جن لوگوں نے دوسروں کی محنت کا پھل چرایا یا چھینا ہوگا وہ جہنّم کے عذاب میں رہیں گے۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝

43:75 ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی اور وہ مایوسی کا شکار رہیں گے۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

43:76 ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ یہ لوگ دوسروں کا حق مار کر اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝

43:77 وہ پکاریں گے اے جہنّم کے نگران! کاش! کہ تمہارا پروردگار ہمارا خاتمہ کر دے۔ وہ کہے گا اب تم اسی حال میں رہنے والے ہو۔

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

43:78 (اللہ کا فرمان ہے کہ) ہم تمہارے پاس ہمیشہ حق کا پیغام پہنچاتے رہے لیکن تم میں سے اکثر لوگوں کو حق ناگوار گزرتا تھا۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝

43:79 کیا ان لوگوں نے بڑی منصوبہ سازیاں کر لی ہیں؟ لیکن ہر منصوبے کا انجام تو ہم طے کرتے ہیں۔

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

43:80 کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خفیہ باتوں اور پرائیویٹ مجلسوں کو سنتے ہی نہیں بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ملائکہ ان کی ہر بات کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝

43:81 کہو (اللہ) رحمٰن کا بیٹا نہیں ہے۔ پس میں اس حقیقت کو سب سے پہلے تسلیم کرتا ہوں۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

43:82 پاک ہے وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور رب ہے عرش کا ان باتوں سے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

43:83 ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنی بے سروپا باتوں میں کھیلنے دو۔ یہاں تک کہ وہ دن ان پر آ پہنچے جس سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو آسمانوں میں بھی صاحب اقتدار ہے اور وہ نہایت حکمت والا علم والا پورے نظام کائنات کو چلا رہا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

43:84 نہایت بلند شان والا ہے وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جس کے ہاتھ میں کائنات کا مرکزی کنٹرول ہے۔ وہ ان باتوں سے کہیں بلند ہے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

43:85 نہایت برکت والا ہے وہ جس کی بادشاہت کائنات کی بلندیوں اور پستیوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر قائم ہے۔ اسی کو اس گھڑی کا علم ہے جب عظیم انقلاب پہلے دنیا میں اور پھر تمام کائنات میں برپا ہوگا۔ تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھ رہا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

43:86 جن لوگوں کو یہ صاحب اختیار مانتے ہیں وہ ان کی مدد کے لئے بارگاہ الٰہی میں کھڑے نہ ہوسکیں گے سوائے اُن کے جو صحیح علم کے ساتھ سچی گواہی دینے کے لئے آئے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

43:87 اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو بول اٹھیں گے کہ اللہ نے۔ تو پھر یہ کدھر بہکے پھرتے ہیں۔ (اسی اللہ کے احکام کو کیوں نہیں مانتے؟ 18:6 .26:3)

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

43:88 پیغمبر کہہ رہے ہیں اُے میرے پروردگار! یہ لوگ اتنے بابرکت پیغام پر یقین نہیں کرتے۔

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ ع 7 22 13

43:89 آپ ان کے لئے صبر و برداشت کی روش اختیار کریں اور کہہ دیں کے مجھے تمہاری سلامتی عزیز ہے۔ عنقریب یہ لوگ جان لیں گے جو اس وقت نہیں جانتے۔ [26:3, 18:6]

سورة الدّخان

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 44ویں سورۃ میں 59 آیات ہیں۔ الدخان، دھوئیں کو کہتے ہیں۔ دخان سے مراد اس فضائی آلودگی بھی ممکن ہے جو صنعتی ترقی کے ساتھ دنیا میں بڑھتی جاتی ہے۔ آیت نمبر 11 میں اس دھوئیں یا کاربن کے شعلے کا ذکر ہے جس سے اربوں سال پہلے کائنات وجود میں آئی۔ اس سورۃ کی تیسری آیت کے بارے میں بہت سی موضوعہ روایات وجود میں آئیں۔ بہت سے لوگوں نے لکھا، کہا اور سمجھا کہ آیت نمبر 3 میں مبارک رات سے مراد شب براءت ہے جس میں لوگوں کی تقدیریں لکھی جاتی ہیں اور یہ کہ شعبان کی اس درمیانی رات یعنی پندھرویں شعبان کی رات رسول کریمؐ قبرستان تشریف لے جاتے اور مُردوں کی مغفرت کی دعا فرماتے۔ لیکن یہ سب باتیں غیر قرآنی ہیں۔ تقدیر یعنی کائنات میں کارفرما قوانین کے پیمانے صرف اللہ بناتا ہے۔ لہٰذا قرآن میں آپ کو انسانوں کی تقدیر کا ذکر نہیں ملے گا۔ مبارک رات سے مراد وہی رات ہے جس کا ذکر سورۃ 97 ''القدر'' میں کیا گیا ہے۔ یعنی وہ رات جس میں قرآن کریم کا نزول قلب نبوی پر کیا گیا۔ رہی قبروں پر دعا کرنے کی بات تو قرآن بار بار سخت الفاظ میں یوں اس بات کی تردید کرتا ہے کہ انسان کے کام صرف اس کے اپنے کئے ہوئے اعمال آسکیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾

44:1 حٰمٓ۔ اللہ حکیم و مجید کا ارشاد ہے کہ:

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾

44:2 یہ کتاب خود اس بات کی زندہ شہادت ہے کہ یہ واضح بھی ہے اور ہر بات کو وضاحت سے بیان کر دیتی ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

44:3 ہم نے اسے ایک نہایت مبارک رات میں نازل کیا ہے۔ ہم ہمیشہ انسانوں کو ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرتے آئے ہیں۔ [ماہ رمضان 610ء کی ایک مبارک رات میں اللہ نے نزول قرآن کا آغاز قلب نبوی پر فرمایا۔ پھر یہ رفتہ رفتہ 23 برس میں لوگوں تک پہنچایا گیا۔ 97:1, 2:185]

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ

44:4 یہ وہ کتاب ہے جس میں حق و باطل کو اللہ حکیم کے حکم سے جدا کر دیا گیا ہے۔

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ

44:5 اس کا ہر حکم ہماری جناب سے نازل کیا گیا ہے۔ ہم ہمیشہ اپنے پیغامات بھیجتے رہے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ

44:6 یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی ضروریات کو سننے سمجھنے والا جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ (وقف لازم)

44:7 آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے اللہ ان سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ اگر تم غور وفکر سے کام لو گے تو یقین کرنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

44:8 کوئی معبود نہیں سوائے اس کے۔ زندگی اور موت کے قوانین پر اسی کا اختیار ہے۔ وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کا بھی۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

44:9 لیکن لوگ ایسی عظیم حقیقت کے متعلق شک میں پڑے رہتے ہیں اور زندگی کو کھیل تماشہ سمجھتے رہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ

44:10 ٹھیک ہے پھر اس دور کا انتظار کرو جب فضا میں گرد و غبار پھیل جائے گا۔ (اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ آسمان اولین حالت پر آ جائے گا۔)

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

44:11 ایسا گرد و غبار اور یاس و غم کا دھواں جو لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لے گا۔ وہ پکار اٹھیں گے کہ یہ تو بڑا دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝

44:12 پھر لوگ پکار اٹھیں گے اے ہمارے پروردگار! اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیجئے۔ آئندہ ہم آپ کے قوانین کو مانیں گے۔ (اور اپنا نظام حیات درست کر لیں گے۔)

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۙ

44:13 ایک اور یاددہانی انہیں کیوں بھیجی جائے جبکہ ان کی طرف سچائی کو وضاحت سے بیان کرنے والا پیغمبر بھیجا جا چکا ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۘ

44:14 یاد رہے کہ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ یہ تو پڑھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔ (جھوٹا ہے، ساحر ہے۔)

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۘ

44:15 پہلے یہ ہوتا آیا ہے کہ جب ہم نے عذاب کو ذرا ہلکا کیا تو تم لوگ پھر اپنی (کافرانہ) روش پر چلنے لگے۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۘ

44:16 اس لئے اس وقت ہماری گرفت بڑی سخت ہوئی۔ ہمارا قانون مکافات ان کے اعمال کا بدلہ دے کر رہے گا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۙ

44:17 یاد کرو کہ ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا ہے جب ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ

44:18 اور ان سے کہا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو۔ میں تمہارے لئے ایک قابل اعتماد رسول ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۚ

44:19 تم اللہ کے آگے اپنی بڑائی نہ جتاؤ۔ میں تمہارے پاس یقینی سند لے کر آیا ہوں۔

وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۘ

44:20 میں اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے نہ سنگسار کر سکو نہ رسوا کر سکو۔ [رجم=سنگساری= رسوا کرنا]

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِىْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۘ

44:21 اگر تم مجھ پر یقین نہیں کرتے تو مجھے جانے دو۔ (کہ میں بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جاؤں۔)

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۘ

44:22 موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ تو مجرموں کی قوم ہے۔ (ان کا کیا کیا جائے؟)

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝

44:23 (اللہ نے کہا) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ۔ یاد رکھنا کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ۝

44:24 سمندر (بحر احمر) کا ایک حصہ خشک ہو رہا ہوگا تم وہاں سے پار گزر جانا۔ وہ جو فرعون کے لشکر ہیں سب غرق ہو جائیں گے۔ [26:63-59, 20:77]

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝

44:25 کتنے ہی باغات اور شفاف پانی کے چشمے۔

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝

44:26 انہوں نے اپنے پیچھے چھوڑے اور کتنے ہی لہلہاتے کھیت اور شاندار محلات۔

وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝

44:27 اور کتنے ہی آرام و آسائش کے سامان جن میں عیش کیا کرتے تھے۔

كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝

44:28 یہ سب کچھ تھا جس کا مالک ہم نے دوسری قوم کو بنا دیا۔

ع 1 29 14 فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

44:29 ان کی تباہی پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مزید مہلت دی گئی۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

44:30 دیکھو اس طرح ہم نے بنی اسرائیل کو ایک ذلت آمیز عذاب سے نجات دلائی۔

مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

44:31 فرعون سے جو نہایت متکبر اور حدود فراموش واقع ہوا تھا، اخلاقی قدروں سے باہر نکلا ہوا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

44:32 اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس دور کی سب قوموں پر فوقیت عطا کی کیوں کہ وہ ہماری وحی کے علم کی پیروی کرتے تھے۔

وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝

44:33 اور ہم نے انہیں ایسے پیغامات بھیجے جو انہیں ہر مشکل وقت سے نکال لے گئے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ

44:34 اب یہ لوگ کہتے ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝

44:35 کہ ہمیں بس پہلی بار مرنا ہے اور پھر اٹھنا نہیں ہے۔

فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

44:36 اگر تم لوگ سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

44:37 کیا یہ لوگ زیادہ مال و دولت یا قوت رکھتے ہیں یا وہ قومیں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں۔ جیسے ''تبع'' کی قوم۔ جب انہوں نے اوروں کی محنت پر ڈاکہ ڈالنا شروع کیا تو ہمارے قانون مکافات نے انہیں تباہ کر دیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝

44:38 ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور وہ سب کچھ جو ان کے درمیان ہے، کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا۔

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

44:39 ہم نے کائنات کو کھیل تماشے کے طور پر نہیں بلکہ بامقصد پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اس بامقصد کائنات میں ہر عمل اپنا نتیجہ مرتب کرتا ہے۔)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ

44:40 کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن مقرر ہے جب یہ سب لوگ جمع ہوں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ

44:41 جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا اور انہیں کسی طرح سے مدد نہ پہنچے گی۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع 2 13 15

44:42 سوائے وہ لوگ جن پر اللہ رحمت فرمائے۔ اس لئے کہ انہوں نے احکام الٰہی کے مطابق اپنی شخصیت کو پروان چڑھایا تھا۔ وہ عظیم الشان قوتوں کا مالک رحیم ہے جو تمام کائنات کی پرورش کرتا ہے۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ

44:43 وہ جو ایسے اعمال کا درخت ہے جن سے انسانیت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝

44:44 سمجھو کہ ان لوگوں کا کھانا ہوگا جنہوں نے اپنی شخصیت اور معاشرے کو نقصان پہنچایا ہوگا۔ [37:65-62] [17:60]

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ ع

44:45 جیسے پگھلا ہوا تانبا جو نہ انسانی جسم کی پرورش کر سکے اور نہ اس کی شخصیت کی۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝

44:46 ناامیدی کی جلن کی طرح۔[102:1-2]

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝

44:47 ان کے حرص وہوس کو کہا جائے گا کہ انہیں جہنم کے وسط میں لے چلو۔[104:1-9]

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝

44:48 اور اس کے سر پر رنجش کا وبال پھینک دو جو وہ دوسروں کو پہنچایا کرتا تھا۔

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝

44:49 تو جو خود کو بڑا قوی اور عزت والا سمجھتا تھا اب اپنے کئے کا مزا چکھ۔[56:52]

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝

44:50 یہ وہی قانون مکافات ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝

44:51 جنہوں نے امن وسلامتی کی راہ پر زندگی کا سفر طے کیا وہ نہایت پُرامن مقام میں ہوں گے۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

44:52 سرسبز باغات اور شفاف چشموں کے درمیان۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

44:53 عمدہ ریشم اور حسین نقش ونگار کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے۔

كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

44:54 ایسا منظر ہوگا اور ہم انہیں صاحب کردار صاحب بصیرت شوہر اور بیویاں عطا کر دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ

44:55 ان کی شاندار دعوت کی جایا کرے گی۔ ان کے اپنے کئے ہوئے بہترین اعمال کے پھلوں سے امن وسکون کی فضا میں۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ

44:56 جو موت دنیا میں انہیں آ چکی اس کے بعد انہیں موت نہیں آئے گی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا جائے گا۔ [40:11, 2:28]

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ

44:57 یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے اور یہی عظیم کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

44:58 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنا دیا ہے تاکہ لوگ آسانی سے سمجھ سکیں اور یاد رکھیں۔

ع 3 17 16 فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

44:59 (یوم حساب کے لئے) آپ بھی انتظار کریں اور یہ بھی انتظار کریں۔

سورة الجاثية

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 45 ویں سورۃ ہے اور اس میں 37 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں اللہ کا یہ قانون خصوصی طور پر ارشاد ہوا ہے کہ دنیا کے سب انسان اور سب قومیں ایک دن نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے پروردگار کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہی عاجزی انہیں اس دنیا میں اللہ کے قوانین کے آگے دکھانی ہوگی۔ تصریف آیات کا اصول بھی آپ کو اس سورۃ میں جلوہ آرا ملے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

حٰمٓ ۚ

45:1 حٰمٓ۔ اللہ حمید و مجید کا ارشاد ہے کہ،

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ

45:2 یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو بڑی قوتوں کا مالک صاحب حکمت ہے۔

اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ

45:3 اس کی قوت و حکمت کی نشانیاں کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر طرف موجود ہیں، ان لوگوں کے لئے جو اس کتاب پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کریں۔

وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۙ

45:4 یقین کرنے والوں کے لئے خود تمہاری تخلیق میں اور ہر جاندار چیز میں جو جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہیں اللہ کی قوت و حکمت کی نشانیاں موجود ہیں۔

وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ

45:5 اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور بلند فضاؤں سے اللہ جو رزق نازل فرماتا ہے برسات کے ذریعے زمین کو موت کے بعد حیات تو اس نے عطا کی۔ اس میں اور ہواؤں کے مقررہ اوقات پر سمت بدلتے رہنے میں بھی ان

لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

45:6 یہ اللہ کی آیات ہیں جو (اے پیغمبرؐ!) ہم آپ تک صداقت کے ساتھ پہنچاتے ہیں تو یہ لوگ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے؟

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

45:7 پھر وہ شخص جو ان احکام الٰہی کو قبول نہیں کرتا اور جس نے اپنا اور معاشرے کا نقصان کرنے کی ٹھان رکھی ہے اس کے لئے بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ [26:222 یاد رکھئے کہ "اثیم" ان کاموں کو کہتے ہیں جن سے انسان کی انفرادی اور معاشرے کی اجتماعی صلاحیتیں مجروح ہو جائیں۔]

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

45:8 جب اللہ کی آیات اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تو انہیں بظاہر سنتا ہے اور پھر ہٹ دھرمی اور تکبر کے ساتھ یوں منہ پھیر کر چل دیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں تو ایسے شخص کو الم انگیز سزا کی خبر دے دیجئے۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

45:9 اور جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری آیات واحکام کی کوئی بات اس تک پہنچتی ہے تو وہ اس کی ہنسی اڑاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنے لئے ذلت آمیز عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔

مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

45:10 یوں سمجھو کہ جہنم کے شعلے ہر دم ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ اپنی حرکتوں سے وہ جو کچھ کماتے رہے اور ان کا مال و دولت کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ہی وہ لوگ کچھ مدد کر سکیں گے۔ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو کارساز بنا رکھا تھا۔ ان کے لئے بڑی سزا مقرر ہے۔ [82:16, 79:36, 29:24]

ع 1 11 17 هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

45:11 یہ قرآن کامیابی کی روشن راہ دکھاتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کرتے ہیں وہ درد انگیز کمزوری کی زندگی بسر کریں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

45:12 اللہ کے قوانین کو سمجھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کے فوائد کی ایک مثال دیکھو۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے بے پایاں سمندر کو تمہارے لئے خدمت گزار بنایا کہ اس میں تمہاری کشتیاں اور جہاز اسی کے قانون کے مطابق چلتے پھرتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل اور معاش تلاش کر سکو اور پھر تم اس کا شکر اس طرح ادا کرو کہ ضرورت مندوں تک ان کا حصہ پہنچ جائے۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

45:13 یہی نہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب کو تمہارے لئے خدمت گزار بنا دیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ [جو قومیں کائناتی قوانین کا علم حاصل کر لیں گی وہ کارگہ عالم میں آگے بڑھ جائیں گی۔]

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

45:14 (اے پیغمبرؐ!) اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اس چیز کی امید ہی نہیں رکھتے جب اللہ کا قانون مکافات ہر قوم کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اور کوشش کرو کہ یہ لوگ تباہی سے بچ جائیں۔ [غفرہ = حفاظت = درگزر = شخصیت کی تخریب سے بچاؤ]

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۣ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

45:15 جو کوئی اپنے اور معاشرے کے لئے صلاحیت بخش کام کرے گا اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا اور جو تخریبی کام کرے گا ان کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ بالآخر تم سب قدم بہ قدم اپنے پروردگار کی طرف بڑھ رہے ہو اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝

45:16 (قانون مکافات کی ایک مثال) دیکھو! ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب و حکومت عطا کی اور کتنے ہی پیغمبران میں پیدا کئے اور انہیں پاکیزہ رزق سے نوازا۔ اپنے دور کی دیگر قوموں سے زیادہ ہم نے انہیں اپنے فضل سے نوازا۔ [6:70, 3:78]

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

45:17 اور ہم نے انہیں واضح ضابطہ حیات عطا کیا لیکن انہوں نے وحی کا علم مل جانے کے بعد آپس کی ضد اور ہٹ

دھرمی کے سبب اختلافات پیدا کر لئے۔ یوم قیامت میں آپ کا پروردگار ان کے سب اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

45:18 ان کے بعد ہم نے (اے پیغمبرؐ!) آپ کو اپنی وحی کے خالص راستے پر چلایا ہے۔ لہٰذا آپ اسی کی پیروی کرتے رہیے اور ان لوگوں کی آرزوؤں کے پیچھے کبھی نہ چلئے جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔ [42:13 شریعت = بہتی ہوئی صاف ستھری ندی۔ لہٰذا اللہ کی شریعت میں ٹھہراؤ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کے بنیادی اصول اٹل ہیں لیکن جزئیات ہر دور کے مسلمان باہم مشورے سے حاضرہ تقاضوں کے مطابق طے کریں گے۔]

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

45:19 یہ لوگ اللہ کے سامنے آپ کے کام نہیں آ سکیں گے۔ احکام الٰہی سے سرکشی کرنے والے حق کی مخالفت میں ایک دوسرے کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ لیکن اللہ ان کا دوست اور کارساز ہے جو امن و سلامتی کی راہ پر چلتے ہیں۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

45:20 اس قرآن میں انسانوں کے لئے بصیرت افروز اور آنکھیں کھول دینے والے حقائق ہیں اور جو اس کی صداقت پر یقین رکھیں یہ ان کے لئے روشن راہ نمائی اور رحمت ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع 10 18

45:21 جو لوگ بگاڑ پیدا کرنے والے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان کی سعادت حاصل کرتے اور معاشرے کو سنوارنے کے کام کرتے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں کی زندگی اور موت یکساں ہوگی؟ یہ کیسے غلط خیالات ہیں جو یہ سوچتے ہیں۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

45:22 انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین تمام کائنات کو حقیقت کے طور پر اور با مقصد پیدا کیا ہے۔ اس تخلیق کا ایک مقصد یہ بھی ہے ہر شخص کو اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے اور کسی پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

45:23 (عقل کے لئے وحی کی روشنی اتنی ہی ضروری ہے جتنی آنکھ کے لئے سورج کی روشنی) کیا تم نے اس شخص کو

دیکھا جو اپنے جذبات ہی کو معبود بنا بیٹھا ہے اور جانتے بوجھتے گمراہ ہو رہا ہے۔ اللہ کا قانون اس کی سماعت اور قلب پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کی نگاہوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ پھر کون ہے جو اللہ کی وحی کے سوا اس کی راہ نمائی کر سکے۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے؟

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

45:24 یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی بس اس دنیا ہی کی ہے۔ یہیں ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف وقت مار دیتا ہے۔ انہیں اس بارے میں حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ یہ صرف گمان و قیاس سے کام لیتے ہیں۔ [47:12 مادیت کا یہی نظریہ ہے لیکن قرآن کے مطابق موت سے صرف انسانی جسم مرتا ہے اس کی شخصیت اخروی زندگی کے لئے محفوظ رہتی ہے۔]

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

45:25 ان لوگوں کے سامنے جب ہماری روشن آیات پیش کی جاتی ہیں تو یہی کہہ کر بات ٹالنا چاہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے بزرگوں کو زندہ کر لاؤ۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع 3 5 19

45:26 فرما دیجئے کہ اللہ ہی تم کو زندگی عطا کرتا اور پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور وہی ہے جو قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا۔ وہ دن جس کے آنے میں کچھ شک نہیں۔ (لیکن اکثر لوگ سرچشمہء حیات و ممات کا نظام) نہیں جانتے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

45:27 یہ سب اس اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے جس کی بادشاہت تمام کائنات پر قائم ہے۔ جب وہ گھڑی آئے گی اس دن باطل یعنی ہر جھوٹی اور تخریبی روش پر چلنے والے لوگ سب کچھ گنوا بیٹھیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۭ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

45:28 اور آپ ہر قوم کو دیکھیں گے کہ وہ نہایت انکساری کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ ہر قوم کو بلایا جائے گا کہ وہ اپنے نامہء اعمال کی کتاب کو دیکھ لے۔ آج کے دن تم سب کو اس کا صلہ دیا جائے گا جو کچھ تم نے دنیا میں اپنے کاموں سے حاصل کیا۔ [19:68]

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

45:29 ہماری یہ اعمال کی کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کردے گی۔ جو کام بھی تم کیا کرتے تھے ہم ریکارڈ کرواتے رہتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

45:30 جو لوگ احکام الٰہی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور دوسروں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

45:31 اور منکرین حق سے کہا جائے گا کہ کیا میری آیات تمہارے سامنے پیش نہیں کی جاتی تھیں؟ لیکن تم خود کو بڑا سمجھتے تھے اس لئے کہ تم دوسروں کی محنت کا پھل لوٹ لیتے تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝

45:32 اور جب کہا جاتا تھا کہ جب اللہ کا وعدہ سچا تھا اور (فیصلے کی) گھڑی آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ وہ گھڑی کیا ہے؟ ہمارے خیال میں یہ محض وہم وگمان ہے اور ہم اس پر یقین نہیں کر سکتے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

45:33 اس وقت ان کے وہ اعمال انہیں گھیر لیں گے جن سے انہوں نے لوگوں کی زندگی میں مسائل پیدا کئے تھے۔ یہ وہ انجام ہے جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

45:34 ان سے کہا جائے گا آج ہم تمہاری کوئی پرواہ نہ کریں گے جس طرح تم نے اپنے اس دن سے ملاقات کی پروا نہ کی تھی۔ اب تمہارا ٹھکانہ پچھتاووں کی آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

45:35 یہ اس لئے کہ تم نے احکام الٰہی کو مذاق سمجھ رکھا تھا اور دنیاوی زندگی کے جھمیلوں نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اب تم یہاں سے نہ نکل سکتے ہو اور نہ اپنی غلطیوں کی تلافی کر سکتے ہیں۔ [30:57]

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

45:36 (اس دن انسانوں پر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ) تمام حمد وستائش اس اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا پروردگار، زمین کا پروردگار اور سب جہانوں کا پروردگار اور مالک ہے۔ [83:6, 1:1]

ع 11 20 وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

45:37 اور تمام تر عظمت آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے ہے اور وہ بڑی قوتوں والا حکمت والا ہے۔

سورۃ الاحقاف

مترجم کا نوٹ: یہ قرآن کریم کی 46ویں سورۃ ہے اور اس میں 35 آیات ہیں۔ ''احقاف'' ریت کے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مشرق میں جہاں قوم عاد آباد تھی۔ ان کی تباہی کے بعد اور قوم ثمود کے مٹ جانے کے بعد یہ علاقہ آج تک ریت کے ٹیلوں سے اٹا ہوا ہے اور ان دونوں مضبوط قوموں کے کھنڈرات کھدائی اور سیٹ لائٹ کی تصویروں سے 20ویں صدی میں ظاہر ہوئے ہیں۔ قوم عاد کی طرف ھودؑ بھیجے گئے تھے جو غالباً نوحؑ کے بعد اللہ کے پہلے پیغمبر تھے۔ قوم عاد کا زمانہ 6000 ق۔م سے 5000 ق۔م تک مانا گیا ہے۔ اس سورۃ میں آپ کو اللہ کے اٹل قانون مکافات کی وضاحت بھی ملے گی۔ یہ سورۃ بھی حٰمٓ سے شروع ہوتی ہے۔ چند سورتوں میں الٓمٓ حٰمٓ الٓرٰ جیسے حروف شروع ہی میں ارشاد ہوئے ہیں۔ انہیں حروف ''مقطعات'' کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر ترجموں اور تفسیروں میں ہم نے یہی لکھا دیکھا ہے کہ ان حروف کے معنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن اس کتاب عظیم میں ایک حرف یا ایک لفظ بھی مہمل بے معنی استعمال نہیں ہوا ہے۔ روایات اور تاریخ کی کتابوں میں ہماری نظر سے کہیں نہیں گزرا کہ کسی صحابی نے حضور اکرمؐ سے ان کے معنی دریافت کئے ہوں۔ سبب یہ ہے کہ اہل عرب ان حروف کے معنی بخوبی سمجھتے تھے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیے کہ قرآن کریم کی آیات میں تشبیہات، تمثیلات اور استعارات کا کثرت سے استعمال ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الجزء 26

حٰمٓ ۝1

46:1 حٰمٓ۔ اللہ حمید و مجید کا ارشاد ہے کہ:

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

46:2 یہ کتاب، یہ ضابطہء قانون اس اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے جو بڑی قوتوں والا، حکمت والا ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

46:3 ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک بلند مقصد اور ایک وقت معین کے لئے پیدا کیا ہے لیکن سچائی کے منکرین کو جب ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کیا جاتا ہے تو وہ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ (وہ اسی خیال میں مگن رہنا چاہتے ہیں کہ یہ کائنات حادثاتی طور پر پیدا ہوگئی ہے اور انہیں اپنے اعمال کی جوابدہی نہیں کرنی

پڑے گی۔) [45:22]

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

46:4 (اے رسولؐ!) ان سے کہیے کیا تم نے ان ہستیوں کے متعلق غور بھی کیا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے اور بلندیوں میں ان کا کیا عمل دخل ہے۔ اگر تم اپنے عقیدے میں سچے ہو تو پیش کرو کوئی کتاب میرے پاس جو آئی اس سے پہلے یا کوئی علمی سند ہی پیش کرو۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

46:5 اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کو پکارے جو قیامت تک ان کی پکار کا جواب نہ دے سکیں بلکہ وہ ان کی پکار سے واقف ہی نہ ہوں۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

46:6 اور جب انسان جمع کیے جائیں گے تو یہی ان کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار کر دیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

46:7 جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پیش کی جاتی ہیں تو سچائی کے متعلق جو ان کے پاس آ چکی ہے منکرین کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جھوٹ ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

46:8 کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم اللہ کے سامنے میرے بچاؤ کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ جو لغو باتیں تم بناتے رہتے ہو وہ انہیں خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے۔ وہ غفور رحیم ہے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

46:9 ان سے کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میری صداقت اور تمہاری مخالفت کا انجام کیا ہوگا۔ (البتہ اللہ کا تجویز کردہ نظام غالب آ کر رہے گا۔) میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی

ہے اور میں اعلانیہ طور سے غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے والا ہوں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع 1 10 1

46:10 ان سے یہ بھی کہیے ذرا سوچو، اگر یہ قرآن اللہ کی جانب سے ہے اور پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو تو (تمہاری ہی قوم) بنی اسرائیل کے ایک معزز ترین شاہد (موسیٰؑ) نے اس وحی کی تصدیق فرمائی تھی اور ایسی ہی کتاب پر وہ ایمان رکھتے تھے۔ جبکہ تم لوگ سرکشی سے خود کو اس پیغمبر سے بھی بڑا سمجھتے ہو۔ یاد رکھو جو لوگ، سچائی کو اس کے اعلیٰ مرتبے سے ہٹاتے ہیں اللہ ان کی رہنمائی کے لئے دخل انداز نہیں ہوتا۔ [بائیبل کی کتاب "استثنا" باب 18 آیات 15 تا 18 میں محمد صلعم ؐ کی بعثت کی پیش گوئی ہے۔]

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝

46:11 منکرین حق اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ اگر یہ پیغام خوب ہوتا تو اہل ایمان سے پہلے وہ آگے بڑھ کر اسے اپنا لیتے لیکن چونکہ انہوں نے ہٹ دھرمی کی بنا پر اس ہدایت کو مسترد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو یہی کہتے ہیں کہ یہ تو ویسا ہی جھوٹ ہے جو پہلے ہی سچلا آیا ہے۔ [54:2]

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

46:12 (کیا وہ بھول گئے کہ) ہم نے اس سے پہلے موسیٰ کو کتاب بھیجی تھی وہ بھی راہ نما تھی اور رحمت کا باعث اور یہ کتاب جو زبان عربی میں ہے جو اس کتاب کی سچائیوں کی تصدیق کرتی ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو تنبیہ کرے جو وحی کو روایات میں ملا جلا دیتے ہیں اور یہ قرآن ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ [ظلم = کسی چیز کو اس کے مناسب مقام سے ہٹا دینا = کمزوروں کے حقوق چھیننا = روایات اور وحی کو غلط ملط کر دینا۔]

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

46:13 جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار صرف اللہ ہے اور پھر اس یقین پر استقامت کے ساتھ جمے رہتے ہیں، انہیں نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ دل گرفتہ ہوں گے۔ [توحید پر ایمان کے ساتھ انسان مخلوق کے خوف سے آزاد ہوتا ہے۔]

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

46:14 یہ لوگ اپنے اعمال کے نتیجے میں بہشت میں زندگی بسر کریں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

46:15 (یہ بہشت حاصل کرنے کے لئے) ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے کتنی تکلیف کے ساتھ شکم میں رکھا اور وضع حمل کی تکلیف سے گزری۔ بچے کو شکم میں رکھنا اور ماں پر مکمل انحصار کم سے کم تیس ماہ لیتا ہے۔ جس میں دودھ پینا اور چھوڑنا بھی شامل ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ جاتا ہے اور پھر 40 برس کی پختہ عمر کا ہو جاتا ہے تو اسے کہنا چاہیے 'اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے اپنی نعمتوں کا عملی طور پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا کی اور ان نعمتوں کا بھی جو آپ نے میرے والدین کو عطا کی ہیں۔ مجھے لوگوں کے کام سنوارنے کی توفیق دیجئے جن سے مجھے آپ کی رضا حاصل ہو جائے اور میں اپنی نسلوں کی صحیح تعلیم و تربیت کر سکوں۔ راہنمائی کے لئے میں آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ ہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ [31:14 7:189, 2:233]

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

46:16 یہ ہے وہ گھرانہ جس کے افراد کے بہترین اعمال کو ہم بہترین طور پر قبول کرتے ہیں اور ان کی خطاؤں کو درگزر کرتے ہیں۔ یہ اس جنت میں رہیں گے جس کا سچا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

46:17 اس کے برعکس وہ اولاد ہوتی ہے جو اپنے ماں باپ سے کہتی ہے 'افسوس ہے تم دونوں پر کیا تم مجھے یہ نصیحت کرتے ہو کہ میں دوبارہ پیدا کیا جاؤں گا جبکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی نسلیں گزر کر لوٹیں نہیں۔ پھر ماں باپ اللہ کی جناب میں فریاد کرتے ہیں کہ تو اسے سیدھی راہ دکھا اور کبھی اس سے کہتے ہیں خود کو تباہ نہ کر کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے 'یہ تو سب پہلے لوگوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

46:18 یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں ان سے پہلے گزری ہوئی قوموں کی دیہی اور شہری آبادیوں میں اللہ کا ارشاد حقیقت بن کر سامنے آچکا ہے اور یہ لوگ بڑے گھاٹے میں رہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

46:19 ہر شخص کے درجے اس کے اعمال کے مطابق مقرر ہوتے ہیں۔ اللہ کا قانون لوگوں کے اعمال کا پورا بدلہ دیتا ہے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی جاتی۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع 2 10 2

46:20 قانون مکافات سے انکار کرنے والے جب دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری دنیاوی زندگی کی آسائشیں (جو تمہارا مقصد حیات تھیں) وہیں رہ گئیں۔ تم نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا تو آج اپنے اعمال کی جزا کے طور پر رسوائی کا عذاب تمہارے لئے تیار ہے۔ تم زمین میں ناحق غرور اور تکبر کیا کرتے تھے اور انسانی قدروں کو پامال کرتے تھے۔

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾

46:21 (اے پیغمبر!) غلط روش اختیار کرنے والی قوموں میں قوم عاد کا ذکر کیجئے اور ان کے بھائی ھود کو یاد کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف کے علاقے میں تلقین کی۔ ھود سے پہلے بھی ان میں آگاہ کرنے والے گزر چکے تھے۔ ان سب نے یہی کہا تھا سنو! اللہ کے سوا کسی اور کے قوانین کی اطاعت نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے اعمال کے نتیجے میں ایک بڑے دن کا عذاب آجائے گا۔

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾

46:22 وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی دھمکی ہمیں دیتے ہو اسے ہم پر لے آؤ۔

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾

46:23 ھود نے کہا اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے۔ میں تو جو پیغامات دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن

میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت میں ڈوبے رہنا چاہتے ہو۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

46:24 ایک دن انہوں نے دیکھا کہ سیاہ بادل ان کے میدانوں کی طرف آ رہے ہیں تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہ بادل تو ہم پر خوب برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے یعنی تباہ کن آندھی۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

46:25 اس نے اللہ کے قانون کے مطابق ہر شے اکھاڑ پھینکی تو وہ بستی ایسی ہو گئی کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ کمزوروں کی محنت کا پھل کھا جانے والے لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۗ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ع 3 6 3

46:26 دیکھو ہم نے انہیں زمین میں ایسا غلبہ عطا کیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا۔ (اور وہ نادان لوگ نہیں تھے۔) ہم نے انہیں عمدہ سماعت، بصارت اور بصیرت عطا کی تھی لیکن انکے حواس، سماعت اور بصیرت ان کے کچھ کام نہ آ سکے۔ اس لئے کہ وہ (دولت اور قوت کے نشے میں چُور) احکام الٰہی کی مخالفت کرتے تھے تو جس انجام کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

46:27 اور تمہارے اردگرد کی کتنی ہی بستیوں کو ہمارے قانون مکافات نے تباہ کر دیا۔ ہم نے بار بار انہیں اپنے پیغامات بھیجے تھے اور نشانیاں ظاہر کی تھیں تا کہ وہ سیدھی راہ پر لوٹ آئیں۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

46:28 جن ہستیوں کو ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر معبود بنایا تھا کہ وہ انہیں اللہ کا مقرب بنا دیں ان ہستیوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ کہیں دکھائی ہی نہ دیئے۔ یہ عقیدہ انہوں نے خود ہی گھڑا ہوا تھا اور وہ اللہ سے جھوٹ منسوب کیا کرتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

46:29 (آپؐ کو یاد ہوگا) ہم نے صحرانشینوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا تھا تا کہ قرآن سنیں جب وہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اسے بہت خاموشی سے سنیں۔ جب وہ بیان مکمل ہو گیا تو وہ اپنے لوگوں کے پاس نصیحت کرنے والے بن کے گئے۔ [72:1, 34:28]

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

46:30 وہاں جا کر وہ کہنے لگے اے ہمارے ساتھیو! ہم نے ایک ایسی عظیم الشان کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اور جو پہلی کتاب کی سچائیوں کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ حق کی راہ دکھاتی ہے اور سیدھی متوازن راستے پر چلاتی ہے۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

46:31 اے ہمارے ساتھیو! اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ وہ (اللہ) تمہیں انسانیت میں پیچھے رہنے سے بچالے گا اور تمہیں تمہارے اعمال کے دردناک انجام سے محفوظ رکھے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

46:32 جو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کو لبیک نہیں کہے گا۔ (وہ اپنا ہی نقصان کرے گا) کوئی اللہ کے قانون کو بے بس نہیں کر سکتا نہ ہی دنیا بھر میں اللہ کے سوا اس کا کوئی کارساز ہوتا ہے۔ جو لوگ حق کو قبول نہیں کرتے وہ کھلی گمراہی میں جا پڑتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

46:33 (صحرانشین جو بات سمجھ گئے شہری باشندوں کو بھی سمجھ لینی چاہیے) کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے تمام سلسلہء کائنات کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق سے ذرا نہیں تھکا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر سکے۔ یقیناً وہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

46:34 جب منکرین حق آگ کے سامنے پیش کیے جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ وہ کہیں گے بالکل، اور ہمارا پروردگار اس بات پر شاہد ہے۔ ان سے کہا جائے گا تم کھلی سچائیوں سے انکار کیا کرتے تھے سو اب اس کا مزا چکھو۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ع

46:35 (اے رسولؐ!) آپ نہایت استقامت سے اپنے پروگرام پر عمل کرتے رہیے جس طرح عزم و ہمت والے دوسرے رسول استقامت کے ساتھ اپنے پروگرام پر جمے رہے۔ آپ کو مخالفین کے انجام کے بارے میں جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس دن یہ اس سزا کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں یوں لگے گا جیسے دنیا میں دن کا ایک گھنٹہ رہے ہوں گے۔ یہ واضح پیغام ہے کہ جو لوگ بھی اللہ کی تجویز کردہ راہ کو چھوڑ کر دوسری سمتوں کو نکل جاتے ہیں وہ تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔

سورة محمّد

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن مجید کی 47 ویں سورۃ ہے اور اس میں 38 آیات ہیں۔ آقائے نامدارؐ تاریخ انسان کی عظیم ترین شخصیت تھے۔ قرآن کریم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت فرمایا ہے اور آپؐ کی سیرت پاک کا مستند حصہ اس کتاب میں موجود ہے۔ اس سورۃ کی چوتھی آیت پر غور کیجئے۔ تاریخ عالم کے سب سے زیادہ انقلابی حکم کا ذکر یہاں ہوا ہے اور غلامی کو بیک جنبش قلم ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مدینہ کی اسلامی مملکت میں غلامی مٹانے کے لئے خون کا ایک قطرہ نہیں بہایا گیا۔ ادھر امریکہ میں 19 ویں صدی کی دہائی میں ابراھم لنکن جیسے کامیاب صدر کو غلامی کی ذلت سے آزاد کرنے لئے خانہ جنگی سے گزرنا پڑا جس میں ایک ملین سے زیادہ لوگ ہلاک وزخمی ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

47:1 جو لوگ احکام الٰہی کا انکار کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ (اور یہ نظام غالب آ کر رہے گا۔ 9:33)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

47:2 اور وہ لوگ جو اللہ کی صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں اور معاشرے کے فلاح و بہبود کے کام کرتے ہیں اور جو کتاب محمد پر نازل ہوئی ہے اس پر یقین رکھتے ہیں (اور ہمیشہ اس سے راہنمائی ڈھونڈتے ہیں۔) جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے الحق ہے۔ اللہ ان کی خطاؤں کو مٹا دے گا اور دنیا اور آخرت میں ان کی حالت سنوار دے گا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

47:3 ایسا اس لئے ہے کہ مخالفین باطل یعنی تخریبی کام کرتے رہتے ہیں اور ایمان کی سعادت حاصل کرنے والے اپنے پروردگار کے عطا کئے ہوئے سچائی پر مبنی پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ ان دونوں نظریہء زندگی رکھنے

والوں کا حال بیان کرتا ہے۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾

47:4 اگر مخالفین سے میدان جنگ میں آمنا سامنا ہو جائے تو ان کی مرکزی کمانڈ پر حملہ کرو اور لڑو یہاں تک کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ پھر انہیں جنگی قیدی بنالو لیکن جیسے ہی جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے تو تمہارے پاس صرف دو راستے ہیں ۔ یا تو احسان کے طور پر ان کو رہا کر دیا کر وفدیہ کے طور پر۔ (فدیہ یعنی قیدیوں کا تبادلہ یا ہرجانہ لے کر آزاد کر دینا۔) سنو! کہ قانون یہی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو انہیں خود سزا دے سکتا تھا لیکن وہ تمہیں موقع دیتا ہے کہ تم خود اپنی آزمائش کرلو۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے وہ ہرگز ان کے اعمال کو ضائع ہونے نہیں دے گا۔ [38:40 ,8:37 گردنوں پر حملے سے مراد کمانڈ سنٹرز پر حملہ ہے۔ تیر و تلوار کی جنگ میں صرف گردنوں کو نشانہ بنانے کا حکم کوئی کمانڈر نہیں دے گا۔]

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾

47:5 اللہ انہیں سیدھا منزل مقصود کی طرف پہنچا دے گا اور ان کا احوال قابل رشک ہوگا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾

47:6 اور انہیں بہشت میں داخل کرے گا جس کا تعارف ان سے اس نے پہلے ہی کروا رکھا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾

47:7 اے اہل ایمان! اگر تم (اللہ کے تجویز کردہ نظام کے قیام میں) اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾

47:8 اور منکرین حق جو مخالفت پر تلے ہوئے ہیں وہ نامراد رہیں گے اور ان کی کوششوں کو اللہ ناکام کر دے گا۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

47:9 اس لئے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ احکام کو ناپسند کرتے ہیں لہٰذا وہ ان کی کوششوں کو رائیگاں کر دے گا۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾

47:10 کیا انہوں نے زمین میں گھوم پھر کر دیکھا نہیں کہ ان سے پہلی قوموں کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ کے قانون نے انہیں خاک میں ملا دیا۔ منکرین حق کا انجام ایسا ہی ہوگا۔

ع 1 11 5 ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

47:11 اس لئے کہ اللہ اہل ایمان کا کارساز ہوتا ہے اور جو حق کی مخالفت کرتے ہیں ان کا چارہ گر کوئی نہیں ہوتا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

47:12 جو لوگ احکام الٰہی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور معاشرے کو سنوارتے ہیں ان کے لئے کامیابی کے باغات ہوں گے جو سدا بہار ہوں گے۔ ان باغات کے نیچے شفاف نہریں بہتی ہیں۔ اللہ انہیں اس بہشت میں داخل کرے گا لیکن جو لوگ احکام الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں وہ حیوانی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ حیوانوں کی طرح دنیاوی زندگی سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں۔ (اور مر جاتے ہیں۔) ان کی منزل اور ٹھکانہ وہ آگ ہے جس میں شرف انسانی جھلس کر رہ جاتا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝

47:13 (اے پیغمبرؐ!) بہت سی بستیاں آپ کی اس بستی سے قوت و شوکت میں بہت زیادہ بڑھ کر تھیں۔ آپ کی بستی جس کے باشندوں نے آپ کو وہاں سے نکال دیا، ہمارے قانون نے ان کو نیست و نابود کر دیا اور ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝

47:14 جو شخص اپنے پروردگار کے روشن کئے ہوئے راستے پر چل رہا ہو کیا ان لوگوں جیسا ہو سکتا ہے جن کے برے کام انہیں اچھے کر کے دکھائے جائیں اور جو اپنی خواہشات کی پیروی میں چلتے چلے جائیں۔ [انسان کا اپنا نفس اور اس کے شیطان صفت ساتھی برائیوں کو اچھا کہنے لگتے ہیں۔]

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝

47:15 امن و سلامتی کی راہ پر چلنے والوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا جاتا ہے، اسے مثالوں کے ذریعے یوں سمجھو

کہ اس میں صاف وشفاف پانی کی نہریں بہتی ہیں جو کبھی گدلا نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزا کبھی نہیں بگڑتا اور انگور کے رس کی نہریں جن میں پینے والوں کے لئے بہت لذت ہے اور خالص شہد کی نہریں وہاں بہتی ہیں اور ان کے لئے وہاں ہر طرح کے میوے اور پھل موجود ہیں۔ پھر ان کے پروردگار کی طرف ایسا انتظام ہے کہ یہ نعمتیں بھی اور ان کی شخصیت بھی تخریب سے محفوظ ہیں۔ کیا یہ لوگ ان کی طرح ہو سکتے ہیں؟ جو اس جہنمی ماحول میں رہے ہیں، جو انہوں نے اوروں کے لئے پیدا کر رکھا تھا اور غم واندوہ کے جلتے ہوئے گھونٹ پئیں جو انہوں نے دوسروں کو پلائے تھے اور جن سے ان کی جان جل کر رہ جائے۔ [56:19, 52:23, 14:16]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝

47:16 جو لوگ آپ کے پاس آتے ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو بظاہر آپ کی باتیں سنتے ہیں لیکن جب وہ باہر جاتے ہیں تو صاحب علم لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ پیغمبر نے ابھی ابھی کیا کہا تھا۔ ان کے اس رویے کے سبب اللہ کا قانون ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ (لہٰذا انہیں کوئی اچھی بات نہ سنائی دیتی ہے اور نہ سمجھ میں آتی ہے۔) [83:14, 47:24, 17:45, 10:74, 4:155, 10:42, 7:198]

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝

47:17 اور جو لوگ روشن راستے پر چلنا چاہتے ہیں اللہ انہیں مزید روشنی عطا کرتا ہے اور زندگی کا سفر ان کے لئے امن وسلامتی کا سفر بنا دیتا ہے۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاۗءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝

47:18 کیا یہ مخالفین اس انقلاب کے منتظر ہیں جو اچانک ان پر آ پڑے گا۔ اس کی نشانیاں تو اب ظاہر ہو چکی ہیں۔ جب (میدان جنگ میں) انقلاب برپا ہوگا اس وقت ان کی سوجھ بوجھ کچھ کام نہ آئے گی۔

ع 2 6 فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝

47:19 جان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اہل ایمان مردوں اور عورتوں پر لگائے گئے بہتان اور تمہاری چھوٹی چھوٹی خطائیں دور کر دے گا۔ تم اللہ ہی کے قانون میں حفاظت طلب کرو۔ اللہ تم لوگوں کی نقل وحرکت اور منزل سے خوب واقف ہے۔ [48:2, 40:55]

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝

47:20 اہل ایمان کہتے ہیں کہ اپنے دفاع کی کوئی سورۃ کیوں نازل نہیں ہوتی؟ لیکن جب جنگ کے بارے میں کوئی محکم سورۃ نازل ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کی بیماری ہے وہ آپ کی طرف یوں دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو رہی ہو۔ یہ منافق کیسے عذاب میں گرفتار ہیں؟

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

47:21 اطاعت کی اچھی بات کرنا ان کے لئے بہت خوب ہوتا پھر عزم وارادے کے ساتھ اللہ کے سامنے اپنے ایمان کو سچ کر دکھاتے تو ان کے لئے بہت ہی اچھا ہوتا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝

47:22 تم منافقین سے کچھ بعید نہیں کہ تم جاہلیت کی طرف لوٹ جاؤ۔ زمین میں فساد پھیلانے لگو اور اس بارے میں اپنی قریبی رشتہ داریوں کا بھی خیال نہ کرو۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝

47:23 یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی نعمت سے محروم کر دیا ہے۔ اب انہیں نہ کوئی بات سنائی دیتی ہے نہ دکھائی دیتی ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝

47:24 کیا وہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کریں گے؟ یا یہ کہ ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں؟ [4:82]

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝

47:25 یہ وہ لوگ ہیں جو واضح راہ نمائی ملنے کے بعد الٹے پھر جاتے ہیں۔ ان کی نفسانی خواہشات اور ان کے شیطان صفت ساتھیوں نے ان کی اس حرکت کو سجا کر پیش کیا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ فیصلے کرنے کو بڑی عمر پڑی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝

47:26 پھر یہ لوگ ان لوگوں سے مل جاتے ہیں جو اللہ کے نازل کردہ احکام کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہارے فرمانبردار رہیں گے۔ اللہ ان کے خفیہ منصوبوں سے خوب واقف ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝

47:27 اس وقت ان کی کیا حالت ہوگی جب فرشتے ان کی وفات کے لئے آ کھڑے ہوں گے اور ان کے اعمال کے نتائج ان پر مسلط ہو جائیں گے۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ ع 3 9 7

47:28 یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کے راستے پر چلے اور اس کی رضا کو اچھا نہ سمجھے لہٰذا ان کا سب کیا کرایا رائیگاں جائے گا۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ أَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ ۝

47:29 جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کی بیماری ہے کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کی نفرتوں اور کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا؟

وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝

47:30 (اے پیغمبرؐ!) اگر ہم چاہیں تو ہم انہیں ایک ایک کر کے آپ کے سامنے لے آئیں اور آپ انہیں ان کے چہروں سے پہچان سکیں۔ البتہ آپ انہیں اپنی فہم و فراست سے، ان کے انداز گفتگو کے ذریعے پہچان سکتے ہیں۔ اللہ تم سب لوگوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ [اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے منافقین کو اپنی زندگی میں پہچان لیا تھا۔]

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ أَخْبَارَكُمْ ۝

47:31 ہم حالات کے ساتھ یہ بات ظاہر کر دیں گے کہ تم میں مجاہدین اور ثابت قدم کون ہیں اور تم سب کو ایک ایک کی حرکتوں سے باخبر کر دیں گے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝

47:32 مخالفین میں وہ بھی ہیں جن کو ہدایت کی روشنی ملی۔ اس کے باوجود وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے رہے اور پیغمبر کے لئے مشکلات کھڑی کرتے رہے۔ وہ اللہ کے پروگرام کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کی سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا أَعْمَالَكُمْ ۝

47:33 اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اس طرح کہ جو وحی پیغمبر تم تک پہنچاتے ہیں اس کی بھی اطاعت کرو اور یوں اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔ [اللہ اور رسول کی اطاعت = اسلام کے مرکزی نظام کی فرمانبرداری]

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝

47:34 جو لوگ احکام الٰہی کا انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور پھر اسی کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں اللہ ان کی شخصیت کو بکھر جانے سے محفوظ نہیں رکھے گا۔ [یعنی وہ اخروی زندگی میں منزل مقصود تک پہنچنے کے قابل نہ ہوسکیں گے۔]

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۚ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

47:35 (اے اہل ایمان) کبھی حوصلہ نہ ہارو اور دب کر دشمن سے امن کا معاہدہ نہ کرو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ ہرگز تمہاری کوششوں کے نتائج کو کم نہیں کرے گا۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝

47:36 دنیاوی زندگی مستقل اخلاقی قدروں پر عمل کئے بغیر محض کھیل تماشہ ہے۔ اگر تم اس بات پر یقین رکھو گے اور بلند کردار کے ساتھ جیو گے تو اللہ تمہارا اجر ضرور عطا کرے گا اور اس کے بدلے میں تم سے کچھ طلب نہیں کرے گا، نہ مال نہ متاع۔

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

47:37 اگر اللہ کا تجویز کردہ نظام تمہارا مال وجائیداد زبردستی مانگتا پھر تو تم تنگ آجاؤ اور بخل کرنے لگو اور پھر تم وہ منفی خیالات ظاہر کردو جو تمہارے سینوں میں گزرتے ہیں۔ [اللہ کا نظام تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ صدقات اور زکوٰۃ کی ترغیب دیتا ہے۔]

ع 4 10 5 هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

47:38 تم میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب ان سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں۔ دیکھو بخل کرنے والے کا نقصان پہلے اسی شخص کو ہوتا ہے جو بخل کرے۔ اللہ غنی ہے اور تم فقیر۔ اگر تم اس کے احکام سے منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ اور قوم لے آئے گا اور وہ لوگ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

سورة الفتح

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 48ویں سورۃ ہے اور اس میں 29 آیات ہیں۔ اللہ کے رسول کی بیعت سے مراد یہ ہے کہ ہر معاملے میں احکام الٰہی کی اطاعت کی جائے گی۔ حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد یہ بیعت اسلامی سلطنت کی مرکزی حکومت سے ہوگی۔ اس سورۃ کی پہلی آیت میں فتح مبین مشرکین مکہ کے ساتھ ایک نہایت اہم معاہدے کو فرمایا گیا ہے جو "صلح حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ معاہدہ 6 ہجری بمطابق 628ء میں مکہ کے قریب طے پایا اور پھر لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ

48:1 (اے رسولؐ!) ہم نے آپ کو ایسی کامیابی اور کامرانی عطا کی ہے جس کے بابرکت اثرات اپنے اور غیر سب دیکھیں گے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ

48:2 اللہ آپ کو دشمنوں کی سازشوں اور بہتان طرازیوں سے محفوظ رکھے گا جو یہ لوگ آپ کے پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ اللہ اپنی نعمتیں آپ پر پوری کرے گا اور آپ کو روشن سیدھی اور متوازن راہ پر زندگی بھر چلائے گا۔ [24:55, 40:55, 47:19]

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝

48:3 اللہ آپ کو اپنی مدد سے زبردست غلبہ عطا فرمائے گا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

48:4 وہی تو ہے جو سچائی پر یقین رکھنے والوں کے دلوں میں اطمینان اور سکون نازل فرماتا ہے۔ اس طرح ان کے یقین محکم میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جتنے لشکر ہیں سب اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہر

چیز کو جاننے والا، حکمت ولا ہے۔ (وہ اپنی قوتوں کو علم وحکمت کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ 53:31, 45:22, 9:26)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ

48:5 اس سے مقصود یہ ہے کہ وہ اہل ایمان مردوں اور اہل ایمان عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جو سدا بہار ہوتے ہیں۔ ان کے نیچے صاف شفاف نہریں بہتی رہتی ہیں۔ وہ ان کی معمولی خطاؤں کو مٹا دے گا۔ اللہ کی نگاہ میں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ [11:115]

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

48:6 اللہ کا قانون منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ان کے کئے کی سزا دے گا اس لئے کہ یہ لوگ اللہ اور اس کے تجویز کردہ نظام کے بارے میں بدگمانیاں کرتے اور پھیلاتے رہے۔ ان لوگوں نے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والے جو جو کام کئے تھے وہ انہیں گھیرے میں لے لیں گے اور یہ لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے اور ان کے لئے تباہیوں کا جہنم تیار ہے۔ زندگی کے سفر کی کیسی خراب منزل ہے یہ!

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

48:7 آسمانوں اور زمینوں میں سب لشکر اللہ ہی کے ہیں یعنی سب کائناتی قوتیں اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہر لحظہ کوشاں رہتی ہیں۔ یہ اللہ بہت بڑی قوتوں والا، حکمت والا ہے۔ [45:22]

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

48:8 (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو حق کو ظاہر کرنے والا، خوشخبری دینے والا اور غلط روش کے برے نتائج سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ [2:143]

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

48:9 لہٰذا تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو۔ پیغمبر کے پروگرام میں ان کی مدد کرو اور ان کا احترام کرو۔ تم لوگ صبح شام اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے کوشش کرتے رہو۔ [33:41-42, 7:157]

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى

ع 1 10 9 بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

48:10 جولوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ پھر جو عہد کو توڑتے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو پہنچے گا اور جو اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرے اسے وہ عنقریب اجر عظیم عطا کرے گا۔ [9:11]

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

48:11 جوصحرانشین (بیعت کرنے میں) پیچھے رہ گئے وہ آپ سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل وعیال کی ذمہ داریوں نے روک رکھا تھا لہٰذا ہمارے لئے مغفرت مانگئے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے۔ کہہ دیجئے، کون ہے جو اللہ کے سوا تمہارے لئے کسی بات کا اختیار رکھے۔ اگر وہ اپنے قانون کے مطابق تمہیں نقصان پہنچانے کا ارادہ فرمائے یا تمہیں فائدہ پہنچائے تو کون اسے روک سکتا ہے؟ دیکھو جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

48:12 بات یہ ہے کہ تم لوگ خیال کرتے تھے کہ پیغمبر اور اہل ایمان اب اپنے اہل وعیال کے پاس واپس نہیں آسکیں گے۔ اس خیال سے تم بہت خوش ہوئے۔ کتنی بری بدگمانی تمہارے دلوں میں پیدا ہوئی اور اس طرح تم ایسے لوگ بن گئے جن کی معاشرے میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝

48:13 جو شخص بھی اللہ اور رسول کے پروگرام کی کامیابی پر یقین نہیں رکھے گا۔ (وہ ایسی ہی حرکتیں کرے گا) اور ہم نے ایسے منکرین کے لئے پچھتاوے کے شعلے بھڑکا رکھے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

48:14 یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ وہ اپنے قانون کے مطابق لوگوں کی شخصیت کو بکھرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور غلط روش پر چلنے والوں کو اپنے قانون کے مطابق سزا دیتا ہے۔ اللہ تو غفور رحیم ہے۔

(لوگ قانون شکنی کر کے خود کو سزا دیتے ہیں۔)

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

48:15 یہ جو صحرانشین پیچھے رہ گئے تھے اگر انہیں یقین ہوتا کہ کسی جنگ میں بہت سا مال غنیمت ملے گا تو یہ آپ سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے قول کو بدل دیں کہ ایسے لوگ اللہ کی نعمتوں سے محروم رہیں گے۔ کہہ دیجئے، تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ یہی فیصلہ اللہ نے پہلے ہی کر دیا ہے۔ یہ جواباً کہہ سکتے ہیں کہ تم لوگ حسد کی بنا پر نہیں چاہتے کہ ہمیں کچھ فائدہ پہنچے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ کم ہی سوچتے سمجھتے ہیں۔

[مال غنیمت کا لالچ بے لوث جدوجہد سے بالکل مختلف چیز ہے۔]

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

48:16 صحرا کے باشندے جو پیچھے رہ گئے تھے، اُن سے کہہ دیجئے کہ جلد تم ایک مضبوط جنگجو قوم کے ساتھ لڑائی کے لئے بلائے جاؤ گے۔ پھر تمہاری مسلسل یلغار کی وجہ سے وہ ہتھیار رکھ دیں گے۔ اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں بہت اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم واپس لوٹ گئے جیسے پہلے لوٹے تھے تو تمہارے لئے دردانگیز عذاب تیار ہوگا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

ع 2/7 10 النصف

48:17 لیکن نہ تو اندھے پر کوئی الزام ہے نہ لنگڑے پر، نہ معذور پر اور نہ بیمار پر۔ جو شخص بھی اللہ اور رسول کے (یعنی اسلامی حکومت کی) اطاعت کرے گا اللہ اسے سدا بہار باغات میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور جو کوئی منہ پھیرے گا اللہ کے قانون کے تحت اسے دردناک سزا ملے گی۔ [9:91]

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

48:18 (اے پیغمبرؐ!) جب اہل ایمان آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ ان سے راضی ہوا۔ جو مخلصانہ ایمان ان کے دلوں میں تھا اللہ کو وہ پہلے ہی معلوم تھا تو اس نے ان پر اطمینان اور سکون نازل فرمایا اور ان پر فتح اور کامرانی کے دروازے کھول دیئے۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

48:19 اور بہت سے فوائد جو انہوں نے حاصل کئے۔ اللہ بڑی قوتوں والا، حکمت والا ہے۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

48:20 اللہ نے تم سے بہت سے فائدوں کا وعدہ فرمایا ہے جو تم حاصل کرو گے۔ جو کچھ تمہیں اس نے فوری طور پر عطا فرمایا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے گئے ہیں۔ اہل ایمان کے لئے یہ نشانیاں ہیں کہ وہ تمہیں سیدھی متوازن راہ پر چلا رہا ہے۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

48:21 ایسی ہی اور فتوحات بھی ہیں جو ابھی تمہیں حاصل نہیں ہوئیں لیکن اللہ نے انہیں احاطے میں لے رکھا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

48:22 اگر یہ مخالفین تم سے جنگ کرتے تو شکست کھا کر بھاگ جاتے اور پھر نہ کوئی ان کا کارساز ہوتا نہ مددگار۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

48:23 یہ سب اللہ کے قانون کے مطابق ہو رہا ہے جو شروع سے جاری ہے اور تم اللہ کے قانون میں کبھی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔ [48:23, 40:85, 35:43, 33:62, 33:38, 17:77, 3:139]

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

48:24 وہی ہے جس نے تمہارے مخالفین کو تمہارے خلاف ہاتھ اٹھانے سے روک دیا اور تمہیں ان کے خلاف ہاتھ اٹھانے سے روک دیا۔ اس طرح وادیٔ مکہ خونریزی سے محفوظ رہی، حالانکہ تمہیں ان پر غلبہ حاصل تھا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

48:25 یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے مخالفت کی اور تمہیں مسجد حرام سے روک دیا اور وہاں تمہارے تحفوں کو بھی روکا۔ اگر وہاں اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں نہ ہوتیں جن کے متعلق تمہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں کہاں بکھرے ہوئے ہیں۔ اگر تم حملہ کرتے تو وہ بھی ناحق روندے جاتے اور لاعلمی میں انہیں نقصان پہنچ جاتا جو تمہارا ہی نقصان ہوتا۔ اللہ نے ایسا انتظام کیا کہ جو چاہے (ایمان لائے اور) اس کی رحمت میں داخل ہو جائے۔ اگر یہ مخالفین جارحیت کرتے تو ہم انہیں تمہارے ہاتھوں سخت سزا دیتے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟

ع 9 11

48:26 ایک بار جب ان مخالفین کے دور جاہلیت کی انتقامی غیرت اپنے دلوں میں ابھاری تو اللہ نے اپنے رسول اور اہل ایمان کو اطمینان اور سکون کی روش پر قائم رکھا اور اس طرح انہیں اپنے جذبات پر قابو عطا کیا۔ یہی ان کے کردار کو شایان شان تھا۔ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو ہر چیز سے واقف ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۟

48:27 اللہ نے پیغمبر کی بصیرت کو سچ کر دکھایا۔ تم اللہ کے قانون کے مطابق مسجد حرام میں امن وامان کے ساتھ داخل ہو گے اور تمہارے سروں پر ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور نہ کوئی خوف باقی رہے گا۔ جو تم نہیں جانتے وہ جانتا ہے۔ اس نے تمہیں فوری فتح عطا فرمائی ہے۔ [2:196 حلق راس = محاورۃً ذمہ داریوں سے فارغ ہونا، امام جرجانی، حس بصری، شہرستانی]

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۟

48:28 وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے سب نظام ہائے حیات پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے۔ [61:9, 41:53, 14:48, 13:31, 9:31-33]

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۟

ع 3 12 معانقۃ 15

48:29 محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، جو مخالفین کے مقابلے میں چٹان کی طرح سخت ہیں اور آپس میں رحمت کے پیکر ہیں۔ تم انہیں احکام الٰہی کے سامنے جھکے ہوئے دیکھو گے اور تسلیم و رضا ان کا شعار ہے۔ وہ اپنا رزق اللہ کے قوانین کے مطابق تلاش کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ہر عمل اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو۔ ان کی نیک نیتی اور اعمال کے آثار ان کے چہروں پر نظر آتے ہیں۔ ان کی یہ علامات تورات اور انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ وہ گویا اس نظام کو استوار کرتے ہیں جس کی مثال ایک بیج کی سی ہے۔ شروع میں کونپل پھوٹتی ہے وہ نرم و نازک ہوتی ہے پھر وہ مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ تنے پر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے۔ کسان جب اپنی کھیتی کو اس طرح بڑھتے پھولتے دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے جبکہ اس کے مخالفین حسد کی وجہ سے غیظ و غضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ نے اہل ایمان سے اور صلاحیت بخش کام کرنے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ان کے اعمال کی کی حفاظت ہوگی اور انہیں اجر عظیم عطا ہوگا۔ [24:55 آثار السجود سے مراد نمازیوں کی پیشانی پر سیاہ داغ سمجھا جاتا ہے لیکن وجوہ چہرے یا انسان کے پورے وجود کو کہتے ہیں۔]

زغے میں لیا ہی چاہتی تھی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے والا ہو جاتا۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ

37:143 پس اگر وہ اپنے نشو ونما دینے والے کے پروگرام کے مطابق سرگرم عمل نہ ہوتا۔

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۙ

37:144 تو وہ اپنی قوم میں ہی رہتا اس وقت تک کہ لوگ اٹھائے جائیں۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۙ

37:145 پس ہم نے (اس کی جدوجہد کے سبب) اسے ایک کھلے میدان میں لے آئے (یعنی جہاں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے وسیع میدان تھا اور کوئی رکاوٹ نہیں تھی) اور وہ آزردہ خاطر تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ

37:146 اور (اس کی مسلسل سعی وکاوش کے سبب) ہم نے اسے ہر قسم کی آسودگی عطا کر دی (کہ اس خطہ میں ترکاری، پھل پھول اور میوہ جات کی کثرت سے پیداوار تھی)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ

37:147 اور ہم نے بھیجا اس کو ایک لاکھ سے زیادہ آبادی کی طرف۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۚ

37:148 پس وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک سامان زیست سے نوازا (جب تک انہوں نے معاشرہ کی تشکیل اللہ کی کتاب کے مطابق کئے رکھی۔)

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۙ

37:149 (ان انبیاء اور ان کی قوموں کے تذکرے کے بعد اے پیغمبرؐ!) اپنی قوم سے پوچھئے کہ وہ ایسے ہی وہم وگمان میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے پروردگار کی بیٹیاں ہیں۔ (فرشتے اور بت) اور اپنے لئے بیٹوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ [16:58]

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۚ

37:150 یا یہ کہ ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے۔ کیا وہ یہ سب دیکھ رہے تھے؟

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ

37:151 دیکھو! یہ کیسی کیسی جھوٹی باتیں گھڑتے اور کہتے ہیں۔

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

37:152 بہت جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝

37:153 اگر اللہ بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ (تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے؟ کبھی اسے زندہ دفن کر دیتے ہو کبھی اس کی پیدائش پر رنجیدہ ہو جاتے ہو۔ 16:58)

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

37:154 تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ کیسے عجیب فیصلے کرتے ہو۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

37:155 کیا تم اپنی قوت فکر کو استعمال نہیں کر سکتے۔

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝

37:156 کیا تمہارے پاس اپنے جھوٹے عقیدوں کی کوئی سند بھی ہے؟

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

37:157 اگر ہے تو لاؤ اپنی کتاب پیش کرو! اگر تم سچے ہو۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝

37:158 اور یہ لوگ اللہ اور آنکھوں سے اوجھل قوتوں میں رشتہ جوڑتے ہیں لیکن سب کائناتی قوتیں اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے حاضر رہتی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

37:159 اللہ کی شان ان باتوں سے بہت بلند ہے جو یہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

37:160 سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے (جو شرک سے دور رہتے ہیں۔)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝

37:161 سو تم اور وہ جن کی تم پرستش کرتے ہو۔

سورة الحُجُرٰت

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 49 ویں سورۃ ہے اور اس میں 18 آیات ہیں۔ حجرات کے معنی ہیں پرائیویٹ اپارٹمنٹس۔ اس سورۃ میں سماجی آداب اور اخلاقی اقدار کو نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے کہ صحابہء کرام کو نبی کریمؐ کے احترام کی کتنی بہترین ہدایات دی گئی ہیں جو ظاہر ہے ہم پر بھی واجب ہیں۔ اسی سورۃ میں ہمیں اس بات کی تعلیم دی جاتی ہے کہ حسن کردار کے سوا کوئی چیز ایک انسان کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝۱

49:1 اے لوگو جو ایمان کی سعادت سے فیض یاب ہوئے ہو کسی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول سے پہل نہ کیا کرو۔ (نبیؐ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو۔) اپنا رویہ ہمیشہ اللہ کی بتائی ہوئی قدروں کے مطابق رکھو۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ لہٰذا اسی کا فیصلہ حرف آخر ہو سکتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَهۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۲

49:2 اے اہل ایمان اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں بے تکلف اونچی آواز میں بولتے ہو اس طرح ان کے روبرو اونچا نہ بولا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝۳

49:3 جو لوگ رسول اللہ کے سامنے پست آواز سے بولتے ہیں ان کے دل اللہ کے معیار سے امن و سلامتی کی راہ پر ہیں۔ ان کے لئے شخصیت کی تخریب سے بچنے کا انتظام ہے اور اجر عظیم۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝۴

49:4 جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر ایسے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

49:5 اگر یہ لوگ انتظار کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے لئے باہر آ جاتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ لہٰذا ان کی انجانی خطاؤں کو درگزر فرما دیتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

49:6 اے اہل ایمان! اگر کوئی ناقابل اعتماد شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگوں کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝

49:7 خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے پیغمبر موجود ہیں۔ اگر وہ تمہاری ہر بات مان لیا کریں تو حکومتی معاملات میں تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ اللہ تمہارے لئے یہی پسند کرتا ہے کہ تم ایمان پر جمے رہو۔ تمہارے دلوں کی زینت اسی سے ہے۔ اللہ تمہارے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ تم احکام الٰہی سے انکار کر دو یا سیدھی راہ سے باہر نکلو اور نافرمانی کرو۔ جو لوگ ان باتوں کا خیال کرتے ہیں وہی سیدھے راستے پر گامزن ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

49:8 یہ اللہ کا فضل اور نعمت ہے۔ وہ اللہ جو علیم و حکیم ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

49:9 اگر اہل ایمان میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں فوراً صلاح کروا دو۔ اگر اس کے بعد ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو تم سب اسے قوت اور سختی سے روکو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف پلٹ آئے جو صلح کے لئے کیا گیا تھا۔ جب زیادتی کرنے والا فریق اس فیصلے کی طرف لوٹ آئے تو دونوں فریقوں میں عدل و انصاف کے ساتھ سارے معاملات کو مستقل طور پر سلجھا دو۔ اللہ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

ع 1 10 13 الثلثة

49:10 مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے بہن بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بہن بھائیوں میں صلح کرانا یاد

رکھو۔ اللہ کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو تا کہ تم اس کی رحمت کے مستحق رہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

49:11 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو لوگ ہرگز ایک دوسرے کا مذاق نہ اُڑائیں۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔ نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اُڑائیں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایک دوسرے کے برے نام رکھنا ایمان لانے کے بعد بڑی برائی ہے۔ جو کوئی ان بری عادتوں کو نہ چھوڑے اس نے ظلم سے کام لیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

49:12 اے اہل ایمان! ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں ایسی ہوتی ہیں جو انسانی تعلقات کو کمزور کر دیتی ہیں اور ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں مت رہا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تمہیں اس سوچ سے ہی کراہت آئے گی۔ احکام الٰہی کو یاد رکھو۔ (جب بھی تم صحیح راہ پر لوٹو گے) تو اللہ بہت زیادہ تمہاری توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

49:13 اے بنی نوع انسان! ہم نے تمہیں مرد اور عورت بنایا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ تمہیں ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ اللہ کی نگاہ میں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ صاحب کردار ہے۔ یہ اس اللہ کا فیصلہ ہے جو ہر بات کا جاننے والا، ہر چیز سے آگاہ ہے۔ [لوگوں کے بنائے ہوئے فضیلت کے سب معیار جھوٹے ہیں۔]

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

49:14 (اسلام قبول کرنے والوں کے درجے بھی اسی اصول کے مطابق متعین ہوں گے۔) صحرانشین بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ ان سے کہو کہ تم ابھی مومنین کے درجے پر نہیں پہنچے کیونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں

داخل نہیں ہوا۔ ہاں یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ یعنی ہم اسلامی حکومت کی اطاعت کریں گے اگر تم اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔ اس کا نظام تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور رحمتوں سے نوازتا رہے گا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

49:15 مومن وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول پر یقین رکھیں۔ اس طرح کہ ان کے دلوں میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہے اور پھر اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جدوجہد کرتے رہیں۔ یہ لوگ اپنے دعوی ایمان میں سچے ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

49:16 ان سے کہو کیا تم اللہ کو یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم بڑے دیندار ہو۔ اللہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے اسے جانتا ہے۔ اللہ ہر بات سے آگاہ ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

49:17 (یہ تو تھے صرف باتیں بنانے والے لوگ۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو) آپ پر احسان دھرتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ ان سے کہیے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ دھرو بلکہ یہ تو تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھادی ہے۔ اگر تم سچے ہو (تو اس بات کو یاد رکھو۔)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 2 8 14

49:18 اللہ آسمانوں اور زمین میں ان سب باتوں کو جانتا ہے جن تک تمہارے حواس کی رسائی نہیں ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اسے بخوبی دیکھتا ہے۔

سورۃ قٓ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 50 ویں سورۃ ہے اور اس میں 45 آیات ہیں۔ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور ہماری رگ وجان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں جسے اس کا علم محیط نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝

50:1 قٓ۔ قف! ذرا ٹھہرو اور سوچو! اللہ قادر اور بڑی قوتوں والا ہے۔ یہ عالی شان قرآن پیش کرتا ہے جو اپنی عظمت کا آپ گواہ ہے۔ اس کی سچائی کی داخلی شہادت خود اس کی آیات میں موجود ہے۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝

50:2 لیکن یہ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا ان کے پاس آ گیا تو جو منکرین تھے وہ کہنے لگے کہ یہ بات تو بڑی عجیب ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝

50:3 کہ جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو پھر زندہ ہوں گے؟ یہ تو بڑی دور کی کوڑی ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝

50:4 یہ ہم جانتے ہیں کہ زمین ان کے پیکروں میں سے کیا گھٹا دیتی ہے۔ (اور کیا نہیں گھٹاتی۔) اور ہمارے پاس اعمال کو محفوظ رکھنے والا ضابطہ قانون بھی ہے۔ [موت سے انسانی جسم مرتا ہے اور پھر مٹی ہو جاتا ہے لیکن اس کی شخصیت یا ذات زندہ رہتی ہے اور زمین اس کو نہیں گھٹاتی۔]

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝

50:5 مکافات عمل وہ حقیقت ہے جسے یہ جھٹلاتے ہیں۔ یہ خیال کہ ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا یا نہیں انہیں ذہنی الجھاؤ میں ڈالے رکھتا ہے۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝

50:6 وہ اللہ کی قدرت کا اندازہ کرنے کے لئے اپنے اوپر آسمان پر غور نہیں کرتے کہ ہم نے اسے کس خوبی سے بنایا اور سجایا ہے اور اس میں کسی قسم کا خلل نہیں۔ [67:3]

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ

50:7 اور ہم نے زمین کو اس طرح بنایا کہ تم اس پر قیام کر سکو اور اس میں بڑی بڑی میخوں کی طرح پہاڑ بنا دیئے پھر ہم نے زمین میں ہر قسم کے خوبصورت نباتات اگائے اور کتنی اقسام کے پودے جوڑوں میں پیدا کئے۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

50:8 اس میں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور غور و فکر کا سامان ہے جو سچائی پر توجہ کرتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ

50:9 ہم ہی بلند فضاؤں سے برکت والا پانی اتارتے ہیں اور اس سے باغات بھی اگاتے ہیں اور اناج کی فصلیں بھی۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ

50:10 اور اونچے اونچے کھجور کے درخت جن میں پھلوں کے بڑے بڑے گچھے ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝

50:11 یہ سب بندوں کے لئے رزق اور سامان حیات ہے۔ اس مقصد کے لئے ہم مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کا نمودار ہونا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ

50:12 (اعمال کا حساب کتاب۔ یہ خیال ہی لوگوں پر گراں گزرتا آیا ہے۔) ان سے پہلے نوح کی قوم وادی ء ''الرس'' کے رہنے والے اور ''ثمود'' نے (قانون مکافات کو) جھٹلایا تھا۔ [25:38]

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ

50:13 اور قوم عاد اور فرعون اور قوم لوط۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝

50:14 اور ''ایکہ'' کے رہنے والے اور ''تبع'' کی قوم سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہماری وارننگ بھی پوری ہو کر رہی۔ [44:37] اصحاب ایکہ سے مراد مدین کے رہنے والے اور تبع کی قوم سے مراد بادشاہ تبع کی قوم ہے جو مملکت سبا کی

وارث ہوئی تھی۔]

ع 15/15 اَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۧ

50:15 یہ لوگ جو مرنے کے بعد نئی تخلیق کے بارے میں شبہ میں پڑے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کائنات کو پہلی بار بنا کر تھک گئے ہیں۔ [46:33]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

50:16 دیکھو ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہیں جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں۔ اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝

50:17 انسان کو اس کیفیت سے بھی واسطہ پڑتا ہے کہ اس کے جذبات اسے دو مختلف سمتوں میں دائیں بائیں کھینچتے ہیں۔ اس کے اعمال کو محفوظ رکھنے والی قوتیں ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝

50:18 جو بات بھی انسان سوچتا ہے اور کرتا ہے ہمارے محافظ اور نگہبان اُسے محفوظ کر لیتے ہیں۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝

50:19 زندگی تمام ہوتی ہے تو موت کے ساتھ اٹل سچائی سامنے آ جاتی ہے۔ یہ وہی شے ہے جس کا سامنا کوئی شخص نہیں کرنا چاہتا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝

50:20 (پھر یوم قیامت تک ایک طویل نیند کا دور ہے۔ 36:52) پھر صور پھونکا جائے گا۔ لوگ زندہ کئے جائیں گے۔ یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝

50:21 ہر شخص اللہ کی عدالت میں حاضر ہوگا۔ اس کو چلانے والی توانائی اور اس کے اعمال پر گواہ اس کے اندر موجود ہوں گے۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝

50:22 تو اس زندگی کے متعلق غفلت میں پڑا رہا۔ آج ہم نے تیری نگاہ سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

(اتنی تیز کہ غیر محسوس نئی دنیا بے حجاب ہے۔)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝

50:23 اس کا ساتھی یعنی اس کی اپنی ذات کہے گی کہ یہ اعمال نامہ میرے پاس حاضر ہے۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

50:24 (اسی کے کئے ہوئے اعمال کے مطابق ہر فیصلہ ہوگا۔) جو احکام الٰہی سے انکار کرتے تھے۔ ناشکرے تھے اور سرکش تھے ان سب کو جہنّم میں ڈال دو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝

50:25 وہ لوگ جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں رکاوٹ بنتے تھے، لوگوں کے درمیان بے اعتمادی پیدا کرتے تھے۔

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝

50:26 وہ جو اللہ کے ساتھ دیگر معبودوں کو بھی مانتے تھے، ان کے اعمال کا نتیجہ سخت سزا بن کر ان کے سامنے آئے گا۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

50:27 یہ لوگ اپنے ساتھیوں کے سر الزام دھریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے قانون شکنی نہیں کی۔ یہ خود گریز کی راہیں نکالا کرتا تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝

50:28 میری بارگاہ میں بحث مباحثہ نہ کرو۔ تم سے اس دن کا وعدہ کر لیا گیا تھا۔

ع 2 14 16 مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

50:29 میرے قانون میں تبدیلی نہیں ہوتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝

50:30 اس دن ہم جہنّم سے پوچھیں گے کیا تو مجرموں سے بھر گئی ہے؟ (لیکن اس کی وسعتوں کا یہ عالم ہوگا کہ) وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝

50:31 جب وہ جنّت صاحب کردار لوگوں سے ذرا دور نہ رہے گی۔ [ہر شخص کی جنت اس کے اعمال کے ساتھ وابستہ

ہوتی ہے۔]

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۚ

50:32 یہ وہ جنت ہے جس کا ہر شخص سے وعدہ کیا گیا تھا جو اپنی حفاظت کے لئے اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتا تھا۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۙ

50:33 جو (اللہ) رحمٰن سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور بالآخر اس کی طرف رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔

اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝

50:34 اس سے کہا جائے گا امن وسلامتی کے دیار میں داخل ہو جاؤ۔ اب لازوال زندگی کا دور شروع ہوتا ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝

50:35 ان کے لئے اس جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس کے علاوہ بہت کچھ نعمتیں ہیں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝

50:36 (قوموں کے اعمال کے نتائج اکثر دنیاوی زندگی میں سامنے آجاتے ہیں۔) ہم نے ان لوگوں سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو تباہ کر ڈالا جن کی قوت اور کمزوروں پر گرفت ان سے کہیں بڑھ کر تھی۔ وہ مارے مارے پناہ کی تلاش میں پھرتے رہے۔ کیا کہیں بچنے کی جگہ ہے؟

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝

50:37 ان تاریخی داستانوں میں ہر اس شخص کے لئے سامان عبرت ہے جس کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہے، جو بات وہ غور سے سنتا ہے اور نتائج کو غور سے دیکھتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۡ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝

50:38 غور کرو کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ مرحلوں میں بنایا اور ہمیں تھکان نے چھوا تک نہیں۔

فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ

50:39 جو کچھ یہ کہتے ہیں اسے صبر واستقلال سے سنیے اور اپنے پروردگار کی حمد وستائش کو آشکار کرنے کے لئے صبح وشام

کوشاں رہیے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝

50:40 اور رات کی تنہائیوں میں اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہیے۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

50:41 وہ وقت دور نہیں جب آپ کے شہر کے نزدیک جنگ کا بگل بج اٹھے گا۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝

50:42 وہ دن جب لوگ فیصلہ کن جنگ کا ترانہ سن لیں گے۔ اس دن ہر ایک کو باہر نکل کر میدان میں آنا ہوگا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْىٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝

50:43 یاد رکھئے کہ حیات اور موت کا قانون ہمارے ہی ہاتھ میں ہے اور تمام اعمال ہمارے ہی قانون مکافات کی طرف لوٹتے ہیں۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝

50:44 اس دن زمین ان کے قدموں تلے سے نکل جائے گی۔ ان کا یہ انجام ہمارے لئے آسان ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ ع 3 16 17

50:45 ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ کہتے رہتے ہیں اور آپ ان کے لئے سخت دل نہیں ہیں۔ جو کوئی اللہ کی وارننگ کا خوف رکھتا ہو اسے قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہا کیجئے۔

سورۃ الذّٰریٰت

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 51 ویں سورۃ ہے اور اس میں 60 آیات ہیں۔ ''زاریات'' پھیلانے والی قوتوں کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں مراد ان قوتوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پھیلائیں۔ انسان کو اپنے خالق کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کتاب حکیم میں آپ کو کسی ایک جگہ بھی اندھے ایمان کی تلقین نہیں ملے گی۔ وضاحت کے لئے خاص طور پر ملاحظہ فرمایئے سورۃ ''یوسف'' آیت نمبر 108۔ وہ لوگ جو سچائی پر ایمان کو یقین کامل تک پہنچانا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی ذات میں اور کائنات میں اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کریں۔ انسانی جسم کی پرورش لینے سے یعنی کھانے پینے سے ہوتی ہے لیکن اس کی ذات کی پرورش احسن اعمال سے ہوتی ہے اور شخصیت اس لائق ہو جاتی ہے کہ وہ موت کے بعد بھی ارتقاء کی منزلیں طے کر سکے۔ یہ ہے امر ہونا یا لافانیت جو جنت کی زندگی ہے اور اس کے برعکس ناپختہ ذات کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ قرآن کے الفاظ میں اسے نہ موت آتی ہے نہ زندگی ملتی ہے۔ اس نکتہ کو علامہ اقبال نے نہایت خوبی سے یوں فرمایا،

ہو اگر خود نگر و خود گر و خود گیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

اگر انگریزی میں کہیے تو یہ معاملہ ہے Immortality اور محض Survival کا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ

51:1 ان افراد اور گروہوں پر غور کرو جو اللہ کے پیغام کی نشر و اشاعت کرتے ہیں۔

فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ

51:2 اور وہ جو بڑی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے پھرتے ہیں۔

فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ

51:3 وہ جو نہایت اطمینان سے اس پیغام کو کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۵﴾

51:4 اور جو اللہ کے حکم کو دور دور تک پھیلاتے ہیں۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۶﴾

51:5 جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے کہ قرآن غالب آ کر رہے گا۔ [9:33]

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾

51:6 اور نظام الٰہی قائم ہو کر رہے گا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۸﴾

51:7 آسمان اپنے کُروں اور گردش کرتے ہوئے اجسام کے ساتھ اس حقیقت پر شاہد ہے۔

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۹﴾

51:8 تم لوگ مختلف باتیں کہتے ہو۔

یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۱۰﴾

51:9 جو لوگ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں دراصل خود دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

51:10 جو لوگ وہم و گمان اور قیاس پر زندگی گزارتے ہیں وہ ناکام رہ جاتے ہیں۔

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۚ﴿۱۲﴾

51:11 وہ لوگ جنہیں علم نہیں کہ وہ نہیں جانتے۔

یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۳﴾

51:12 یہی پوچھتے رہتے ہیں کہ فیصلے کا دن کب آئے گا؟

یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۘ﴿۱۴﴾

51:13 اس دن آئے گا جب وہ پچھتاوے کے جہنم میں الجھے ہوئے ہوں گے۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۘ﴿۱۵﴾

51:14 جو فتنے تم برپا کیا کرتے تھے ان کے نتائج کا ذائقہ چکھو۔ یہی ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ؕ

51:15 اور راہ راست پر چلنے والے باغات اور چشموں کی جنت میں ہوں گے۔

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝

51:16 اور اپنے پروردگار کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ پہلی زندگی میں وہ لوگوں کے فائدے کے کام کیا کرتے تھے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝

51:17 وہ دن میں مصروف رہتے تھے اور رات کو اگلے دن کی تیاری میں کم سویا کرتے تھے۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

51:18 اور خطرات سے حفاظت کے لئے صبح سے مستعد رہتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

51:19 اور ان کے مال میں مانگنے والے کا بھی حق ہوتا تھا اور اس کا بھی جو ضروریات زندگی سے محروم ہو۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝

51:20 وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زمین میں اللہ کی نشانیاں دیکھ کر اس کے قوانین پر یقین کیا تھا۔

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

51:21 اگر تم بصیرت سے کام لو تو خود اپنے اندر اللہ کی نشانیاں دیکھو گے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝

51:22 جس رزق اور سامان زیست کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بلند فضاؤں میں ہے۔ (برسات سے زمین میں سبزہ اگتا ہے۔)

ع 1 23 18 فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

51:23 آسمانوں اور زمین کا پروردگار شاہد ہے کہ یہ بات ایسی ہی قابل یقین ہے جیسے تمہارا آپس میں بات کرنا۔

لقمہ ہجرم هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝

51:24 (تاریخ کے صفحات بھی اللہ کے قوانین پر شاہد ہیں۔) آپ تک ابراھیم کے معزز مہمانوں کی داستان پہنچی ہے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝

51:25 وہ آئے اور انہیں سلام کیا۔ ابراھیم نے جواباً سلام کہا اور سوچا کہ یہ لوگ کچھ اجنبی سے نظر آتے ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝

51:26 ابراھیم اپنے اہل خانہ کے پاس گئے اور بچھڑے کا (عمدہ بھنا ہوا) گوشت لے آئے۔ [11:69]

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

51:27 اور ان کے قریب رکھ دیا۔ کہنے لگے آپ کھاتے کیوں نہیں؟

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

51:28 ابراھیم کو ان سے ذرا خوف محسوس ہوا۔ انہوں نے کہا 'گھبرایئے نہیں۔ پھر انہوں نے ایک صاحب علم بیٹے کی خوشخبری دی۔ [اس زمانے میں دشمن میزبانی قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ 29:31, 26:69, 15:50-55, 11:69-76]

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝

51:29 تو ابراھیم کی بیوی تعجب سے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولیں 'کیا خوب! ایک بڑھیا، بانجھ (اور اس کے ہاں بیٹا؟)

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

51:30 انہوں نے کہا 'تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ وہ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ الجزء 27

51:31 ابراھیم نے کہا 'اے قاصدو! تم کس مشن پر بھیجے گئے ہو۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝

51:32 انہوں نے کہا مجرمین کی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝

51:33 تاکہ ہم ان پر سخت مٹی کے پتھر برسائیں۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝

51:34 جنہیں آپ کے پروردگار نے ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیا ہے۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

51:35 اس بستی میں جتنے اہل ایمان تھے انہیں ہم نے نکال لیا۔ [جیسے آتش فشان پھٹنے والا ہو۔ لوط کی قوم نے ان کی وارننگ پر یقین نہ کیا۔]

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

51:36 وہاں ایک گھر کے سوا کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس نے احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کیا ہو۔

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

51:37 اس واقعہ میں ہم نے ان لوگوں کے لئے عبرت کی نشانی چھوڑ دی جو غلط راہ پر زندگی گزارنے کے المناک انجام سے ڈرتے ہیں۔

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

51:38 اور اسی طرح موسیٰ کے قصے میں بھی نشانیاں ہیں جب ہم نے انہیں فرعون کی طرف کھلے دلائل دے کر بھیجا۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝

51:39 تو اس نے اپنی قوت کے بل پر بھی (اپنے ارکان کی قوت کے بل پر) منہ موڑ لیا اور کہنے لگا 'یہ شخص ساحر ہے یا دیوانہ۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝

51:40 ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو ان کے جرم کی پاداش میں پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔ وہ کام ہی ایسے کرتا تھا جو ملامت کے لائق تھے۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝

51:41 اور قوم عاد کی داستان میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر مہلک آندھی چلائی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝

51:42 جو چیز اس کی زد میں آتی ریزہ ریزہ ہو جاتی۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝

51:43 اور قوم ثمود کی تاریخ میں بھی نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک دنیا کے مال و متاع سے فائدہ اٹھا لو۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

51:44 جب انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو انہیں ہولناک کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝

51:45 پھر نہ تو ان میں اٹھنے کی سکت تھی اور نہ وہ ایک دوسرے کے کام آ سکے۔

ع 2 23 1 وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

51:46 اور اس سے پہلے قوم نوح کا قصہ ہے۔ وہ بھی ایک نافرمان قوم تھے۔

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

51:47 (اللہ کا قانون مکافات ہمیشہ سے کائنات میں کارفرما ہے۔) اس لئے ہم نے فضاؤں اور خلاؤں میں تمام کائنات کو اپنی قوت سے بنایا ہے اور ہم اسے پھیلاتے جا رہے ہیں۔ [پہلے بلجیم اور روس کے سائنسدانوں نے کائنات کے وسیع تر ہونے کا نظریہ پیش کیا پھر 1929ء میں امریکی ماہر فلکیات ''ایڈون حبل'' نے اس کا مشاہدہ کیا۔ 55:5, 36:38-40]

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝

51:48 اور زمین کو ہم نے اس طرح بچھا دیا ہے کہ تم دیکھو ہم کیسی آسائشیں پیدا کرنے والے ہیں۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

51:49 اور ہم نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے۔ تم اللہ کی قدرت پر غور کیا کرو۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

51:50 تم سب غلط راہوں کو چھوڑ کر بغیر وقت ضائع کیے اللہ کی راہ پر چل پڑو۔ میں اس کی طرف سے تمہیں سلامتی کی راہ بتانے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

51:51 اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تمہیں سلامتی کی راہ بتانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝

51:52 لیکن یہی ہوتا آیا ہے کہ ان سے پہلے جب کبھی کوئی پیغمبر آیا تو لوگوں نے یہی کہا کہ یہ ساحر ہے یا دیوانہ۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝

51:53 کیا لوگ اپنا یہ طور طریقہ وصیت ناموں میں لکھتے آئے ہیں؟ نہیں بلکہ لوگ اخلاقی قدروں کے بغیر جینا چاہتے ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝

51:54 آپ ان سے ہٹ کر اپنے پروگرام میں مشغول رہیں۔ آپ پر کوئی الزام نہیں۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

51:55 اپنی جماعت کو یاددہانی کراتے رہیے کہ نصیحت اہل ایمان کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

51:56 (یاد رکھو کہ) میں نے انسان کو خواہ وہ دیہی آبادیاں ہوں یا شہری، اپنے قوانین کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝

51:57 (اس میں انہی کا فائدہ ہے۔) میں نہ ان سے سامان زیست چاہتا ہوں نہ مجھے کھانے پینے کی ضرورت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝

51:58 اللہ تو خود تمام کائنات کو رزق دینے والا بڑی قوتوں کا مالک، صاحب حکومت ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

51:59 انسانی حقوق کو پامال کرنے والے انسانیت میں اسی طرح پیچھے رہیں گے جس طرح ان جیسے لوگ پہلے پیچھے رہے تھے۔ انہیں مجھ سے سزا کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ ع 3 14 2

51:60 جو لوگ قانون مکافات سے انکار کرتے ہیں، ان کے لئے فیصلے کے دن بڑی تباہی ہے۔

سورة الطور

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 52 ویں سورۃ ہے اور اس میں 49 آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ؐ کو اس حد تک اپنی نگرانی میں رکھا کہ آیت نمبر 48 میں یہاں تک فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں میں ہیں۔ اس سورۃ میں تصریف آیات کا بہترین استعمال ہوا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾

52:1 طور سینا اس بات پر شاہد ہے کہ یہ قرآن ایسی ہی وحی ہے جیسی موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾

52:2 اس تحریر کو آسانی سے پڑھنے کے لئے واضح سطور میں لکھا گیا ہے۔

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾

52:3 ہرن کی کھال (پارچمنٹ) پر تحریر کی ہوئی نشر و اشاعت کے لئے دور دور پھیلی ہوئی۔ [95:1-3]

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾

52:4 اور یہ آباد گھر (خانہء کعبہ)

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾

52:5 اور یہ بلند آسمان شاہد ہے

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾

52:6 اور سمندر جن میں کشتیاں اور جہاز رواں دواں ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾

52:7 یہ سب چیزیں شاہد ہیں کہ آپ کے پروردگار کا قانون مکافات اٹل حقیقت ہے اور غلط روش پر چلنے والوں پر آپ کے رب کا عذاب آ کر رہے گا۔ [45:22]

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝

52:8 اور اسے روکنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝

52:9 وہ دن جب بڑے اونچے لوگ روندے جائیں گے۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝

52:10 اور یہ بڑے بڑے لیڈر رہلا دیئے جائیں گے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

52:11 اس دن قانون مکافات کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝

52:12 جو اپنے تراشیدہ رسم ورواج میں کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝

52:13 اس دن جب جہنم کی آگ کی طرف لایا جائے گا۔

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

52:14 یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝

52:15 بولو کیا یہ سحر تھا؟ یا تم عقل وبصیرت سے کام نہیں لیتے تھے۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

52:16 اب اس میں داخل ہو جاؤ۔ صبر کرو یا نہ کرو۔ (چیخو چلاؤ) تمہارا حال یکساں رہے گا۔ یہ سب کچھ تمہارے کئے کرائے کا صلہ ہے جو تمہیں دیا جا رہا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝

52:17 وہ لوگ جنہوں نے حسن کردار کے ساتھ زندگی گزاری وہ باغوں میں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

52:18 نہایت خوشحال ان نعمتوں کے سبب جو ان کے پروردگار نے انہیں عطا کیں۔ مزید یہ کہ ان کے پروردگار نے

انہیں شعلوں کے عذاب سے بچالیا۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

52:19 اس نئی زندگی سے لطف اندوز ہو۔ کھاؤ پیو۔ یہ سب تمہارے اعمال کا صلہ ہے۔

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾

52:20 برابر برابر بچھے ہوئے خوبصورت تخت اور ان پر تکیے۔ ہم تمہیں وہاں پاکیزہ کردار والے صاحب بصیرت ساتھی اور میاں بیوی عطا کریں گے۔ [یاد رکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ لفظ حور میں مذکر اور مؤنث مرد اور عورتیں آ جاتے ہیں۔ یہ جنسِ عام ہے۔ معنی ہیں پاکیزہ کردار والے دانشمند ساتھی۔ مذکر لفظ ہے ''احور'' اور مؤنث ''حورۃ''

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾

52:21 وہ جنہوں نے ایمان کی سعادت حاصل کی اور ان کے بچے جو ایمان کی راہ پر ان کے پیچھے چلے۔ ان سب کو ایک گھرانے کی طرح ہم ملا دیں گے اور ہم ان میں سے کسی کے اعمال کو ضائع ہونے نہیں دیں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہے۔ [74:38]

وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾

52:22 ہم انہیں پھل، میوے، نفیس ترین گوشت عطا کریں گے جو وہ چاہیں۔

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

52:23 وہ ہاتھوں ہاتھ لذیذ مشروبات ایک دوسرے سے لیتے ہوں گے جن سے نہ بے مقصد گفتگو ہو اور نہ سرگرانی۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ﴿٢٤﴾

52:24 اور ان کے بچے موتیوں کی طرح خوش و خرم ان کے گرد کھیلتے ہوئے۔ [59:17, 52:21, 13:23]

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾

52:25 وہ ہنسی خوشی ایک دوسرے سے ملتے اور حالات دریافت کرتے ہوں گے۔

قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾

52:26 وہ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھرانوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾

52:27 تو اب اللہ نے ہمیں اس طرح نوازا ہے اور اس عذاب سے بچالیا ہے جو گرم ہواؤں کی طرح چلتا ہے۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ ع 1 28 3

52:28 ہم ہمیشہ اس کے قانون کو پیش نظر رکھا کرتے تھے۔ اللہ کا نظام حیات معاشرے میں ایسی ترقی کا ضامن ہے جس میں ہر چیز اپنی ممکنات کے مطابق پرورش پالے۔

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾

52:29 اے پیغمبر! آپ لوگوں کو یاد دہانی کراتے رہیے۔ آپ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن، نجومی ہیں نہ دیوانے ہو گئے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

52:30 کیا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے تو ہم ذرا انتظار کرتے ہیں کہ وقت اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

52:31 ان سے کہیے کہ ٹھیک ہے انتظار کیے جاؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ [وقت عنقریب فیصلہ کر دے گا۔ 6:136]

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾

52:32 کیا ان کی یہ باتیں ان کی عقل پر استوار ہیں یا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لوگ اخلاقی قدروں سے آزاد زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

52:33 کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اس نے خود بنا لیا ہے۔ نہیں! بات یہ ہے کہ یہ اسے قبول کرنا ہی نہیں چاہتے۔ (کیونکہ یہ پیغام انسانی مساوات کا پیغام ہے۔)

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾

52:34 اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسا کلام بنا تو لائیں۔ [17:88, 11:13, 10:38, 2:23]

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾

52:35 کیا یہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا انہوں نے خود کو بنایا ہے؟ (ان کا خالق وحی بھی تو بھیج سکتا ہے۔)

أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾

52:36 کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے؟ نہیں بات یہ ہے کہ یہ جانتے بوجھتے اللہ کی قدرتِ کاملہ پر یقین نہیں کرنا چاہتے۔ (کیونکہ اس طرح ان کے ذاتی مفادات پر چوٹ پڑتی ہے۔)

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝

52:37 کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں؟ کیا یہ کائنات پر اختیار رکھتے ہیں؟

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

52:38 (کیا ان کے) ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعے آسمان کی باتیں سناتے ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی کھلی سند موجود ہے؟ [اللہ سے بلاواسطہ علم حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ تھا، وحی۔ یہ سلسلہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ختم ہو گیا۔]

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

52:39 (اتنے اونچے دعوے اور پھر ایسی عامیانہ باتیں کہ) اللہ کی بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝

52:40 کیا آپ ان سے کوئی صلہ مانگتے ہیں کہ وہ اسے ہرجانہ سمجھیں۔ [68:46]

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

52:41 کیا انہیں مستقبل کا علم ہو چکا ہے جو وہ لکھ لیتے ہیں؟

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝

52:42 یہ اپنی تدبیروں کا جال بچھاتے رہتے ہیں لیکن منکرین حق خود اپنی تدبیروں کے جال میں آنے والے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

52:43 کیا ان کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور صاحب اختیار ہے؟ اللہ ان باتوں سے بہت بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی اور کو شریک کیا جائے۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝

52:44 ان کی خوش فہمیوں کا یہ حال ہے کہ بلندیوں سے کوئی ٹوٹا ہوا سیارہ گرتا ہوا دیکھیں تو خوش ہو کر کہیں کہ یہ تو ابر باراں کی ڈھیری ہے۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝

52:45 ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ ان کے وعدے کا دن آ پہنچے اور بجلی کی کڑک انہیں آ لے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

52:46 اس دن ان کی کوئی تدبیر کام نہ آئے گی اور نہ ان کو کہیں سے مدد ملے گی۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

52:47 جو لوگ دوسروں کا حق مارتے ہیں ان کے لئے دنیا کے اس عذاب کے علاوہ اخروی زندگی کا عذاب بھی تیار کیا گیا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝

52:48 (اے رسولؐ!) اپنے پروردگار کا حکم نافذ کرنے کے لئے نہایت ثابت قدمی سے جدوجہد کرتے رہیں۔ بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ (حفاظت میں) اور آپ نظام الٰہی (صلوٰۃ) قائم کرنے کے لئے صبح صادق سے بھرپور کوشش جاری رکھیں۔

ع 2 21 4 وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝

52:49 اور صلوٰۃ قائم کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کرتے رہیے رات گئے ستاروں کے غروب ہونے کے وقت تک بھی۔

سورة النّجم

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 53 ویں سورۃ ہے اور اس میں 62 آیات ہیں۔ مختصر آیات لیکن پُر معنی۔ قرآن کریم کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ممکن نہیں۔ صرف مفہوم ادا ہو سکتا ہے۔ اکثر ترجموں اور تفاسیر میں موضوعہ روایات اور بائبل تصورات کے مطابق اللہ کو جسمانی ہستی تصور کیا گیا ہے جو آسمانوں میں تخت پر تشریف فرما ہے کیونکہ اللہ اپنے علم کی رو سے ہر جگہ موجود ہے لہٰذا کسی ہستی کا اس سے ملاقات کے لئے آسمانوں پر جانا غیر قرآنی ہے لہٰذا غلط تصور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ

53:1 وہ ستارہ جس کے طلوع و غروب سے تم اپنے سفر کی سمت متعین کرتے ہو اور وہ تمہیں کبھی بھی دھوکہ نہیں دیتا۔ [56:75, 6:98] شاہد ہے کہ،

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ

53:2 تمہارا یہ معزز ساتھی نہ راستے کی تلاش میں سرگرداں ہے نہ ہی وہ بھولا ہوا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۚ

53:3 وہ بحیثیت رسول جو فرماتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ

53:4 یہ قرآن اللہ کا پیغام ہے جو ان پر وحی کیا جاتا ہے۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ

53:5 یہ اس ہستی نے آپ کو سکھایا ہے جو عظیم الشان قوتوں کا مالک ہے۔

ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ

53:6 جس کی قدرتیں ہر سُو جلوہ گر ہیں۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ

53:7 نبی علم کی بلندیوں پر فائز ہیں۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ

53:8 لیکن تم سے قریب۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

53:9 اللہ کی رضا اور رسول کی رضا اس طرح ہم آہنگ ہوگئیں جیسے تم دو دوست اپنی اپنی کمانوں کو رفاقت کی علامت کے طور پر ایک ساتھ ملاتے ہو۔

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ

53:10 پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ پیغام وحی کیا جو اس نے چاہا اور اب قرآن میں موجود ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

53:11 جو کچھ نبی نے دیکھا اس کے دل میں اس کے متعلق ذرا شک بھی پیدا نہ ہوا۔ [6:164, 2:285]

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝

53:12 کیا تم ان سے اس بارے میں بحث کر سکتے ہو؟ جو انہوں نے دیکھا۔ (اور تم نے نہیں دیکھا)

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ

53:13 رسول نے جو دیکھا اور جو مشاہدہ کیا وہ صرف ایک گئی گزری بات نہیں ہوتی۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝

53:14 وحی کا سرچشمہ وہ مقام ہے جہاں عقل انسانی کے پاس حیرت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ

53:15 وحی کی پیروی کر کے انسان جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا سکتا ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ

53:16 وحی کے سرچشمے پر انسانی عقل و بصیرت صرف دنگ رہ سکتی ہیں۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

53:17 لیکن رسول کی نظر نہ بہکی نہ بھٹکی۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

53:18 انہوں نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔ (کہ دنیا میں وحی کا نظام قائم ہو کر رہے گا۔)
[20:23-24,17:1,7:157]

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾

53:19 کہاں یہ بلندی اور کہاں تمہارے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بت! کیا تم نے "لات اور عزیٰ" کی حقیقت پر غور کیا ہے؟

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾

53:20 اور ان کا تیسرا ساتھی "منات"

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾

53:21 اور کیا تم نے اپنے اس عقیدے پر بھی غور کیا ہے کہ یہ دیویاں اللہ کی بیٹیاں ہیں جبکہ تم اپنے لئے بیٹوں کو ترجیح دیتے ہو۔

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾

53:22 دیکھو کہ تمہارا بیٹیوں کو ترجیح دینا کتنی بڑی معاشرتی برائی ہے!

اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾

53:23 یہ دیوی، دیوتا، بت کچھ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے رکھ چھوڑے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ یہ سب وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں تاکہ انہیں کچھ جذباتی تسکین مل جائے اور ان کے رسول کے پاس تو ان کے پروردگار کی طرف سے روشن راہ نمائی آ چکی ہے۔

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾

53:24 سوچو کہ کیا انسان کی ہر تمنا پوری ہو سکتی ہے؟ (جو یہ اپنے بتوں کے پاس لے کر آتے ہیں۔)

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع 1 25 5

53:25 البتہ اللہ کا نظام ایسا ہے جس میں اخروی زندگی میں بھی کامیابیاں ہیں اور یہاں دنیاوی زندگی میں بھی۔
[39:63, 28:77, 7:96]

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾

53:26 کائنات میں کتنی ہی قوتیں ہیں جن کا ساتھ کچھ کام نہیں آتا جب تک کہ وہ اللہ کے قانون کے مطابق نہ ہو اور وہ اس کی رضا کے مطابق ہو۔ [2:255, 2:30]

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾

53:27 جو لوگ کائناتی قوتوں کو معبود بناتے اور ان کے عورتوں جیسے نام رکھ لیتے ہیں وہ اخروی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے۔ (کیونکہ وہ تو قانون مکافات ہی کی آخری شکل ہے اور اس عقیدے میں وہم وگمان کی کوئی گنجائش نہیں۔) [2:30]

وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾

53:28 ان کا مسلک علم پر مبنی نہیں ہے وہ محض وہم وگمان سے کام لیتے ہیں اور وہم وگمان حقیقت کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دے سکتے۔ [6:149]

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾

53:29 جو لوگ دنیاوی زندگی کے عارضی مفادات سے ہی دلچسپی رکھیں اور ہمارے اس قرآن سے منہ موڑ لیں آپ بھی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾

53:30 ان کے علم کی انتہا یہی ہے۔ (کہ اپنے ہاتھوں سے بت تراش کر انہیں سجدے کرتے ہیں۔) آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا اور کس نے راہ راست پر زندگی گزاری۔

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَىٰ ﴿٣١﴾

53:31 آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی ملکیت ہے اور اس کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ اوروں کی زندگیوں میں مشکلیں پیدا کریں انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور جنہوں نے انسانوں کو فائدہ پہنچایا انہیں بہترین صلہ عطا کیا جائے۔ [45:22, 7:201, 42:37, 11:7]

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

53:32 وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی خطاؤں کے سوا ایسے بڑے جرائم سے بچتے ہیں جن سے معاشرے کو نقصان پہنچے اور بے حیائیاں پھیلیں تو یاد رکھو کہ اللہ کے پاس مغفرت اور حفاظت کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ وہ تمہیں ہمیشہ سے جانتا ہے

جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر زندگی کے ارتقاء کے بعد تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں چھپے ہوئے تھے لہٰذا اپنے آپ کو پاکیزہ نہ جتاؤ۔ جو برائیوں اور خامیوں سے بچ کر چلا اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ [اور اچھائیوں اور برائیوں کا پیمانہ کتاب الٰہی ہے 92:17-18, 91:7-10]

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۙ

53:33 کیا تم نے اسے دیکھا جو نیکیوں سے منہ موڑ کر چل دیتا ہے۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

53:34 اللہ کے بندوں کو تھوڑا سا دیا اور وہ بھی دل پر جبر کر کے۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝

53:35 کیا اس کے پاس علم غیب ہے کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج کو دیکھ رہا ہے۔ اور اس کا پیمانہ ٹھیک ہے۔

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ

53:36 کیا اس کو یہ خبر ملی ہے کہ موسیٰ کے صحیفوں میں کیا لکھا تھا؟

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۙ

53:37 اور ابراھیم کے صحیفوں میں جنہوں نے اللہ سے وفا کا حق ادا کیا۔

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ

53:38 (اللہ کا قانون ہمیشہ سے ایک ہی چلا آیا ہے۔) کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ

53:39 انسان صرف اس اجر کا حقدار ہے جس کے لئے اس نے خود کوشش کی۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝

53:40 اور یہ کہ اس کی کوشش (نہ کہ نتائج) دیکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ

53:41 پھر اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۙ

53:42 اور یہ کہ تمہارے پروردگار کے پاس ہی آخری منزل ہے۔ (اس کا نظام قائم کرنا تمہارا مقصد حیات ہونا

چاہیے۔ 79:44)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۙ

53:43 اس کے قانون کے مطابق قومیں خوش رہتی ہیں اور سوگوار ہوتی ہیں۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۙ

53:44 قوموں کی موت وحیات اس کے قوانین کے مطابق ہوتی ہے۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ

53:45 اور یہ کہ اسی نے دو ساتھی پیدا کئے مذکر اور مؤنث۔

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۙ

53:46 ان نطفوں سے جو مل جاتے ہیں۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ

53:47 اسی نے دوسری زندگی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ انسان کو اسی نے اختیار وارادہ عطا کرتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ

53:48 اور وہی ہے جس کا نظام انسان کو کسی کا محتاج نہیں رہنے دیتا۔ اس طرح اسے اپنی ضروریات کی طرف سے اطمینان ہو جاتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ

53:49 اور یہ کہ وہی انسانی شعور کی پرورش کرنے والا ہے۔

وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ۙ

53:50 اس کے قانون مکافات نے (قوم) عاد اوّل کو تباہ کیا۔

وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۙ

53:51 اور ثمود کو بھی کہ کوئی باقی نہ بچا۔ [60:73]

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۙ

53:52 اور ان سے پہلے قوم نوح۔ وہ لوگ تو اور بھی زیادہ سرکش اور اخلاقی قدروں سے بے پرواہ تھے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۙ

53:53 اور اسی کے قانون نے بستیوں کو الٹ دیا۔ [11:74-83]

فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝

53:54 ان کے اعمال کے نتائج ان پر چھا گئے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝

53:55 تم اپنے رب کی کونسی قوت پر شک کرو گے۔

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝

53:56 یہ رسول انہی کی طرح آگاہ کرنے والا ہے جس طرح پہلے رسول گزرے ہیں۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝

53:57 کیا (یہ کہتے ہیں کہ) تباہ ہو جائیں گے۔ وہ گھڑی تو آ پہنچی ہے۔ (میدان جنگ)

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝

53:58 اسے کوئی نہیں ٹال سکتا سوائے یہ کہ احکام الٰہی کو تسلیم کر لیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝

53:59 کیا تم اب بھی ان باتوں پر تعجب کرتے ہو؟

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝

53:60 اور ان پر ہنستے ہو جبکہ یہ موقع ہنسنے کا نہیں رونے کا ہے۔

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝

53:61 بجائے اس کے کہ اطمینان سے غلفت میں پڑے رہو۔

ع 3 30 7 فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ السجدة

53:62 اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرو۔ اور اسی کے احکام کی پیروی کرو۔ (تا کہ آنے والی تباہی سے بچ جاؤ)

السجدة 125

سورة القمر

مترجم کا نوٹ:

قمر چودھویں شب کے پورے چاند کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں آیات کی تعداد 55 ہے۔ حضور اکرمؐ کے پکے مخالف مکہ کے قبیلہ قریش تھے۔ ان کے جھنڈے پر قمر بنا ہوتا تھا۔ اس سورۃ میں بے سروسامان مسلمانوں کے ہاتھوں قریش کے طاقتور قبیلے کا ذکر ہے۔ کسی بھی معاشرے میں غیر منصفانہ نظام ان کی تباہی کو یقینی بنا دیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝

54:1 انقلاب کی گھڑی آ پہنچی ہے اور قمر کے نشان والا جھنڈا ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا ہے۔ [موضوعہ روایات میں کہا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے معجزہ دکھایا اور چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ تاریخ کے مطابق ایک بھی اہل عرب یہ معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لایا۔ سرسید احمد خانؒ نے اپنی تفسیر میں بجا فرمایا ہے کہ جب تک ہماری قوم سے معجزے اور کرامت کا اعتقاد نہیں جاتا ہمارا مہذب ہونا محال ہے۔ آیت نمبر 12:108 میں قرآن کریم کا محکم اصول بیان ہوا ہے کہ لوگوں کو صرف علم و بصیرت کی بنیاد پر ایمان کی دعوت دی جا سکتی ہے نہ کہ جبر کے تحت۔ معجزے بھی ذہنی جبر میں آ جاتے ہیں کیونکہ وہ انسانی عقل کو ماؤف کر دیتے ہیں۔]

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

54:2 یہ لوگ انقلاب کی نشانی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی یہ کہتے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں کہ یہ تو سحر (جھوٹ) کے افسانے ہیں جو ہم کب سے سن رہے ہیں۔ [46:11]

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝

54:3 وہ اپنی خواہشوں کی پیروی میں ہر سچائی کو جھٹلاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ہر کام کا وقت مقرر ہے۔

وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَاۗءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ۙ

54:4 اور ان کو گزری نسلوں کے عبرت انگیز حالات پہنچ چکے ہیں۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۡ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ۙ

54:5 انہیں کامل دانائی بھی پہنچ چکی ہے لیکن غلط روش کے نقصان دہ نتائج سے آگاہ ہونا انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝

54:6 (اے پیغمبرؐ!) اب ان کا خیال چھوڑ دیجئے۔ اب ان کا فیصلہ اس دن ہوگا جب ایک بلانے والا ان کو ناخوش (قیدیوں کی شکل میں) بلائے گا۔

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝

54:7 ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی جب وہ اپنے ٹھکانوں سے نکلیں گے جیسے بکھری ہوئی ٹڈیاں۔

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝

54:8 یہ اس بلانے والے کی طرف قدم بڑھائیں گے اور مخالفین اس وقت کہیں گے کہ یہ تو واقعی بڑی تنگی کا دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝

54:9 لیکن ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا۔ اسے دیوانہ کہا تھا اور اسے جھڑکیاں دیا کرتے تھے۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝

54:10 تو نوح نے اپنے رب کو پکارا کہ میں عاجز آ چکا ہوں لہٰذا میری مدد کیجئے۔

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝

54:11 تو ہم نے بلند فضاؤں کے دروازے کھول دیئے اور زور کا مینہ برسایا۔

وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝

54:12 اور زمین سے چشمے ابلنے لگے تو پانی ہمارے حکم کے مطابق سیلاب کی شکل اختیار کر گیا۔

وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝

54:13 (ہم نے نوح اور ان کے ساتھیوں کو) اس کشتی پر سوار کرا دیا جو بڑے بڑے تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی۔

تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝

54:14 وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ یہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ وہ نوح کی پیش کردہ سچائی کی مخالفت کرتے رہے۔

وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝

54:15 ہم نے اس واقعہ کو ایک نشانی بنا چھوڑا ہے تو کوئی ہے جو غور و فکر کرے۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

54:16 کہ میرا قانون مکافات اور وارننگ کیسی سزا دیتا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

54:17 دیکھو ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت آسان بنا دیا ہے۔ سو کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

54:18 (قوم) عاد نے بھی ہمارے قوانین کو جھٹلایا تھا سو میرا عذاب اور وارننگ کتنی سخت تھی۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

54:19 ہم نے ان پر مسلسل آندھی چلائی اور وہ دن ان کی بربادی کا دن ثابت ہوا۔ [41:16]

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

54:20 وہ لوگوں کو اس طرح اڑاتی پھرتی تھی جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ [69:7]

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

54:21 تو میرا قانون مکافات اور تنبیہ کیسی سخت رہی۔

ع 1 22 8 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾

54:22 دیکھو ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے بہت آسان بنا دیا ہے پھر ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

54:23 قوم ثمود نے بھی تنبیہات کو جھٹلایا۔

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾

54:24 کہنے لگے، کیا ہم ایک آدمی کی پیروی کریں جو ہم ہی میں سے ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ (اور یہ اکیلا شخص ہے جس کے ساتھ کوئی جتھ جماعت نہیں)

أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾

54:25 کیا ہم سب میں سے اس (عام آدمی) پر وحی نازل ہوئی ہے؟ نہیں بلکہ یہ ہمیں تو بالکل جھوٹا خود پسند نظر آتا ہے۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝

54:26 آہ! انہیں کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا، خود پسند کون ہے۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝

54:27 (اے صالحؑ!) ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ تم ان پر نگاہ رکھو اور ثابت قدم رہو۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝

54:28 اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر ایک کے مویشی اپنی اپنی باری پر پانی پیا کریں گے اور اسی طرح یہ اونٹنی بھی اپنی باری پر گھاٹ پر آیا کرے گی۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝

54:29 تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے باغی ساتھی کو بلایا اور اس نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ [عقر = اونٹ کی ایڑی کے عضلات کاٹنے کو کہتے ہیں کیونکہ وہ پھر زیادہ دیر زندہ نہیں رہتا۔ لہٰذا اسے مقتول سمجھا جاتا ہے۔]

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

54:30 تو میری تنبیہات کے بعد میری سزا کیسی سخت رہی۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝

54:31 ہم نے ان پر ایک قوی دھماکہ برپا کیا جس کے نتیجے میں وہ سرکنڈے کی باڑھ جیسے ہو کر رہ گئے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

54:32 تاریخی حقائق بیان کر کے ہم نے قرآن کا سمجھنا بہت آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے جو نصیحت سے فائدہ اٹھائے؟

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝

54:33 قوم لوط نے بھی تنبیہات کی تکذیب کی۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝

54:34 اس پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی مگر لوط کے ساتھیوں کو ہم نے صبح ہونے سے پہلے ہی بچا لیا۔ [ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ پیغمبر کے ساتھی اور اہل خانہ پہلے وہ ہوتے ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہوں۔]

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝

54:35 یہ ہماری بارگاہ سے نعمت تھی۔ جو بھی ہماری نعمتوں کا صحیح استعمال کرے اس نے شکر ادا کیا اور اسے ہم اس کی

کوششوں میں برکت عطا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝

54:36 لوط نے اپنی قوم کو بار بار ہمارے قانون کی گرفت سے ڈرایا لیکن انہوں نے اسے نظر انداز کیا اور سمجھے کہ یہ خالی دھمکیاں ہیں۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

54:37 انہوں نے اِن کے (لوطؑ کے) مہمانوں کو لینا چاہا۔ یہ نوبت آئی تو ہم نے ان کی بینائی سلب کر لی۔ میری تنبیہات کے بعد اب ذرا میرا عذاب چکھو۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝

54:38 الصبح وہ عذاب آیا اور اٹل بن کر رہ گیا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝

54:39 اب تم میرے عذاب کا مزا چکھو گے اور اپنی آنکھوں سے میری تنبیہات کو پوری ہوتے دیکھو گے تو آنے والی قوموں کے لئے عبرت بن جاؤ گے۔

ع 2 15 9 وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

54:40 دیکھو ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝

54:41 اور آل فرعون کے پاس بھی تنبیہات آئی تھیں۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

54:42 انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر ایک غالب قوت والے ہاتھ سے گرفت کر لی۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝

54:43 اے اہل عرب! کیا یہ کافر لوگ پہلی قوموں سے بہتر ہیں؟ یا پہلی کتابوں میں تمہیں سزاؤں سے آزاد قرار دے دیا گیا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝

54:44 کیا لوگ یہ کہتے اور سمجھتے ہیں کہ ہماری جماعت ناقابلِ شکست ہے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝

54:45 لیکن یہ پہلے موقع پر شکست کھا کر پلٹیں گے اور بھاگ نکلیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝

54:46 اس کے علاوہ قیامت کا جو دن ہے وہ تو ان سے اٹل وعدہ ہے جو بہت سخت اور بڑا ہی تلخ ہے۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ وقف لازم

54:47 جتنے مجرمین ہیں گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝

54:48 اس روز پچھتاوے کے جہنم میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے کہ اب اس کا مزا چکھو۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

54:49 ہم نے ہر چیز ٹھیک ٹھیک اندازے کے ساتھ پیدا کی ہے۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝

54:50 اور ہمارا حکم تو آنکھ جھپکنے کی بات ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

54:51 ہم تم جیسے عقیدے رکھنے والے بہت سے لوگوں کو تباہ کر چکے ہیں تو کیا کوئی ہے جو غور و فکر کرے؟

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝

54:52 لوگ جو کچھ بھی کرتے رہتے ہیں ہم انہیں اعمال ناموں میں درج کرتے رہتے ہیں۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝

54:53 سطر زدہ رجسٹروں میں ہر چھوٹا بڑا کام لکھا جاتا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝

54:54 صاحب کردار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ ع 3 15 10

54:55 وہ مقام جو نہایت خوشگوار ہے اس لئے کہ یہ اس اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے جو تمام اقتدار کا مالک ہے، بادشاہ ہے۔

سورة الرَّحمٰن

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 55 ویں سورۃ ہے جسے بہت سے علماء اور مفسرین نے ازراہ محبت ''عروس القرآن'' یعنی قرآن کی دلہن کہا ہے۔ قرآن کریم کی اس 55 ویں سورۃ میں 78 مختصر، رواں اور حسین آیات ہیں۔ عربی ملاحظہ فرمایئے تو عربی زبان کی خطابت اور بلاغت آپ کو اپنے عروج پر نظر آئے گی۔ بہت سے مختصر خیالات اور تصورات اس سورۃ میں بار بار ایک آیت سے ملاقات کرتے ہیں جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے ''کہ پھر تم دونوں خواتین وحضرات اللہ کی کن کن قدرتوں سے انکار کرسکو گے'' اس دہرائی جانے والی آیت کے مخاطبین ''تم دونوں'' یعنی مرد وعورت ہیں۔ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ آلآء کا ترجمہ عموماً اللہ کی نعمتیں، برکتیں اور عنایات کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آیات 43 اور 44 دیکھئے۔ ان آیات میں جہنم اور ابلتے ہوئے پانی کو آلآء فرمایا گیا ہے۔ ظاہر ہے یہاں آلآء کے معنی صرف اللہ کی قدرت ہوسکتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم آگے بڑھیں گے یہ نکات مزید واضح ہوتے جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ

55:1 الرحمٰن: نہایت مہربان جو فوری رحمت اور مہربانی کا سرچشمہ ہے۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ

55:2 اسی نے قرآن سے آگاہ کیا اور اسے سکھایا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ

55:3 اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی ذہنی اور جسمانی ضروریات کو پورا کیا۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

55:4 وہی ہے جس نے انسان کو اپنے احساسات اور خیالات کو صاف صاف کہنے کا ہنر عطا کیا۔ [صوت = آواز۔ انسان کی ہو، جانور کی یا غیر جاندار کی 17:64 ,31:19 ,49:2۔ نطق = قوت اظہار انسانی گفتگو میں یا اشاروں میں 21:63 ,27:16 ,41:21 ,45:29۔ ''بیان'' انسانی قوت گویائی کی اعلیٰ ترین شکل ہے۔ اس کے معنی ہیں سوچی سمجھی بات کرنا۔ ذہانت آمیز گفتگو۔ بیان نطق اور صوت سے اونچا درجہ رکھتا ہے 75:19]

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝

55:5 سورج اور چاند کو ایک مقرّرہ رفتار سے چلانے والا وہی تو ہے۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝

55:6 تمام ستارے اور درخت اسی کے قانون کے آگے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝

55:7 اسی کا قانون ہے جس نے فضاؤں کو بلند کر رکھا ہے اور پوری کائنات میں انصاف کے میزان کو سیدھا رکھا ہے۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝

55:8 تو اے لوگو! تم بھی انصاف کے میزان میں کمی بیشی نہ کرنا۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝

55:9 تمہارے معاشرے میں وزن پیمائش منصفانہ ہوں گے تو تمہارے معاشرے کے کسی گوشے میں کسی کا گھاٹا نہیں ہوگا۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝

55:10 یاد رکھنا کہ زمین کو ہم نے تمام مخلوق کے لئے بچھایا ہے۔ [زمین پر لکیریں لگا کر میری تیری کے سوال نہ کھڑے کر لینا۔]

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝

55:11 زمین سے اُگنے والے پھلوں کی بہتات پر ذرا غور تو کرو۔ [میوے، پھل، کھجور، ناریل، چلغوزے وغیرہ کے درخت۔]

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝

55:12 اور غور کرو زمینی پیداوار، لذیذ پھل۔ رنگ اور مہکدار پھول۔ ہم نے ان سب کو افراد کے واسطے الگ الگ تقسیم نہیں کیا۔ انہیں تمام خلقت کے فائدے کے لئے عطا کیا ہے۔ کیسے کیسے خوشبودار پھل جیسے انار۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:13 پھر، اے مرد و خواتین تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ

55:14 ارتقاء میں ایک مقام ایسا آیا کہ ہم نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے بنایا۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ

55:15 اور اس کے سرکش جذبات (جن) کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ (قرآن کریم میں تخلیق آدم اور ملائکہ اور ابلیس کی داستان میں ہمیں سکھایا ہے کہ انسان میں یہ صلاحیت رکھ دی گئی ہے کہ وہ فطرت کی قوتوں کو مسخر کر سکے۔ یہی سجدہ ء ملائکہ ہے۔ لیکن اس کے سرکش جذبات اس کے آگے نہ جھکے۔ حوالہ 15:25-27 یہاں یہ بھی ممکن ہے کہ انسانی تہذیب کی ابتدا کا ذکر ہے جب اولیں لوگوں کو بھڑکیلا مزاج دے کر پیدا کیا اور ان لوگوں میں حرارت سہنے کا مادہ بھی رکھا گیا۔)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:16 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝

55:17 وہ جو مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:18 پھر تم (مرد و عورت) اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ

55:19 اسی نے زمین میں کئی جگہ ایسے آبی ذخائر پیدا کئے ہیں جو آپس میں ملتے ہیں۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ

55:20 لیکن ان دونوں میں ایک رکاوٹ ہے جو انہیں ملنے نہیں دیتی۔ (25:53 اگر یہ انتظام نہ ہوتا تو زمین پر موجود پینے کے استعمال کا پانی 5 فیصد بھی نہ ہوتا جو آج ہے۔ قرآن نے اس رکاوٹ کو برزخ فرمایا ہے۔ 35:12 سمندر میں بھی پانی کی قسمیں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ ہونے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ سمندر کی مختلف تہوں میں مختلف مخلوق پائی جاتی ہے جو ایک مخصوص پانی میں ہی رہ سکتی ہے۔)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:21 پھر غور کرو کہ تم (مرد و عورت) اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝

55:22 ان چھوٹے اور بڑے آبی ذخائر یعنی۔ دریاؤں اور سمندروں سے نہایت حسین موتی، مونگے (اور مرجان) نکلتے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:23 پھر سوچو کہ تم (مرد وعورت) اپنے پروردگار کی کس کس شان کو جھٹلاؤ گے؟

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝

55:24 اور یہ پہاڑوں جیسے جہاز بھی تو اسی کے ہیں (جیسے بڑے بڑے جنگی جھنڈے لئے ہوئے۔)

ع 1 25 11 فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:25 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝

55:26 زمین پر جو کچھ ہے اسے فنا ہونا ہے اور وہ ہر لحہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

55:27 اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات جلال، شان اور عظمت باقی رہے گی۔ (ذات اللہ ہی کی ہی غیر متغیر ہے باقی سب تغیر پذیر ہیں)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:28 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلا سکتے ہو؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝

55:29 جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اپنی ضروریات کے لئے اسی پر انحصار کرتا ہے۔ وہی اللہ ہے جو ہر مرحلے پر مخلوق کو ٹھیک جگہ پر اور ٹھیک وقت پر اس کی ضروریات عطا کرتا ہے۔ اگر تم غور کرو تو ہر روز اس کو نئی آن بان اور شان میں دیکھو گے۔ [35:15, 14:34]

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:30 پھر بتلاؤ کہ تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کو جھٹلا سکتے ہو؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝

55:31 تم لوگ جو مکمل طور پر اپنی ضروریات کے لئے ہم سے متوجہ ہوتے ہو۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:32 (اس کے سوا تمہاری ضروریات کون پوری کر سکتا ہے؟) تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی قدرت کی تکذیب کرو گے؟

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝

55:33 تو اے خانہ بدوشوں اور شہری آبادیوں کے لوگو! تم کائنات کی وسعتوں سے باہر نکل جانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تمہارے پاس یہ قوت موجود نہیں ہے۔ لہٰذا تم اس کے قانون مکافات سے بچ نہیں سکتے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:34 پھر تم دونوں مرد و عورت اپنے پرودگار کی کون کونسی شان کو جھٹلاؤ گے۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

55:35 تم پر اپنے اعمال کے صلے میں آگ کے شعلے اور گہرا دھواں چھوڑ دیا جائے گا اور تم خود کو بچا نہیں سکو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:36 پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلا سکو گے؟

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝

55:37 وہ وقت بھی آئے گا جب آسمان کی فضائیں ٹوٹ کر بکھر جائیں گی اور اس کا رنگ سرخ (گلاب کے پھولوں جیسا) ہوگا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:38 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝

55:39 اگر تم شہری ہو یا دیہاتی، وہ دن بھی آئے گا جب تم سے انسانی اقدار میں پیچھے رہ جانے کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ (تم اپنے گواہ کافی ہو گے۔)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:40 تو دیکھو کہ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی قدروں کو جھٹلاؤ گے؟

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۚ

55:41 مجرم لوگ جنہوں نے دوسروں کی محنت کا پھل لوٹا ہوگا اپنے چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے اور ان کی سخت گرفت ہوگی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

55:42 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ وقف لازم

55:43 یہی وہ جہنم ہے جسے مجرمین جھٹلایا کرتے تھے۔

يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۚ

55:44 ایک طرف پچھتاووں کی آگ دوسرے وہ ابلتے ہوئے پانی کے گھونٹ جو انہوں نے لوگوں کو پلائے تھے۔

ع 2 20 12 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۚ

55:45 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۚ

55:46 اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتا رہا، اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی۔ [ایک اس دنیا میں اور دوسری آخرت میں۔]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

55:47 تو تم اپنے رب کی کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے۔

ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۚ

55:48 جس کی بنا پر ہر قسم کے رزق کی سہولیات وافر ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

55:49 پھر تم (اے مرد اور عورتو!) اپنے پروردگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۚ

55:50 ان دونوں جنتوں میں دو چشمے مسلسل رواں ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:51 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝

55:52 تم دونوں کے لئے ہر قسم کے لذیذ پھل اور میوے ہوں گے، جوڑوں کی شکل میں۔ اور تم سب ساتھی ان سے لطف اندوز ہو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:53 تو تم اپنے پروردگار کی کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝

55:54 اہل جنت خوبصورت بچھونوں پر اکرام وعزت کے تکئے لگائے ہوں گے اور دونوں جنتوں کے پھل، میوے اور نعمتیں ان کی طرف جھکیں گے۔ [50:35]

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:55 پھر تم اپنے پرودگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۝

55:56 وہاں ایسی صاحب کردار بیویاں ہوں گی جنہیں کسی شہری یا دیہاتی نے چھوا نہیں ہوگا۔

[37:46, 38:52, 44:54, 52:20, 55:72, 56:52 جن، صیغہ واحد۔ جان = صیغہ جمع]

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:57 پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ [37:480, 38:52, 55:72]

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝

55:58 ان کے کردار یاقوت ومرجان کی طرح حسین ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:59 پھر تم اپنے پرودگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝

55:60 سوچو کہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ [جن لوگوں نے معاشرے کا توازن سنوارا ہوگا وہ بجائے خود ان کے حسن عمل کا نتیجہ ہوگا۔ 10:26, 16:30, 76:9]

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:61 تو تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝

55:62 اور ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں جو اسی جنتی معاشرے میں بعد میں شامل ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:63 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ [56:10, 57:10]

مُدْهَآمَّتٰنِ ۝

55:64 دونوں سرسبز و شاداب

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:65 تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝

55:66 ان میں چشمے اور فوارے ابل رہے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:67 تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝

55:68 ان باغات میں تر و تازہ پھل، کھجور اور انار بھی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:69 تو تم اپنے رب کی کون کونسی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝

55:70 ان باغات میں مرد اور عورتیں سب ایک عمدہ تمدن کو تشکیل دیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:71 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝

55:72 وہاں کی عورتیں حسن صورت اور حسن سیرت کا مرقع ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:73 پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝

55:74 یہاں کی مخلوق کو نہ پہلے کبھی کسی انسان نے چھوا اور نہ جنات نے (یعنی نہ شہریوں نے نہ دیہاتیوں نے)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:75 پھر تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝

55:76 سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

55:77 تو (اے مرد اور عورتو!) تم اپنے رب کی کون کونسی قدرت کا انکار کرو گے۔

ع 3 33 13 تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

55:78 (اے رسولؐ) آپ کا پروردگار صاحب جلال وعظمت ہے۔ [یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے جو اس کا نظام نافذ کرنے سے تمہارے معاشرے میں ہر طرح کی آسائشیں اور آرائشیں لا سکتی ہے۔] [55:1-2]

سورة الواقعة

مترجم کا نوٹ:

''الواقعہ'' کے معنی ہیں، وہ واقعہ جو ٹل نہیں سکتا۔ قرآن کریم کی اس 56 ویں سورۃ میں 96 مختصر آیات ہیں جو حسن تحریر کا شاہکار ہیں۔ اس سورۃ میں آپ کو قدرت کے قانون مکافات کا خصوصی ذکر ملے گا۔ ہر عمل کوئی نہ کوئی نتیجہ پیدا کرتا ہے جیسا بوو گے ویسا کاٹو گے۔ بہت سی موضوعہ روایات کے تحت جنّت آسمان پر واقع ہے جبکہ جہنّم زمین کی گہرائیوں یا پاتال میں پائی جاتی ہے لیکن قرآن کے مطابق انسان اس دنیا میں اپنی جنّت یا جہنّم بنانی شروع کر دیتا ہے اور اخروی زندگی میں اسے حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن نے جنّت اور جہنّم کو تشبیہات اور استعاروں میں بیان کیا ہے۔ دیکھئے 57:21, 47:15, 32:17, 13:35

اخروی زندگی میں تمام کائناتی نظام کو نئی شکل دی جائے گی اور انسانوں کو بھی بدرجہا بہتر طور پر پیدا کیا جائے گا۔ [نوٹ کر لیجئے کہ اس سورۃ کی بہت سی آیات دنیاوی زندگی پر بھی صادق آتی ہیں اور آخرت پر بھی]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝

56:1 جب وہ آنے والا انقلاب آ جائے گا۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝

56:2 تو کسی میں اسے جھٹلانے کی ہمت نہ ہوگی۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝

56:3 کمزور طاقتور ہو جائیں گے اور طاقتور کمزور۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝

56:4 جب زمین میں لرزہ برپا ہوگا۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝

56:5 پہاڑوں جیسے لیڈر بے وقار ہو جائیں گے۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝

56:6 جیسے حالات کی تند آندھیاں انہیں اڑاتی پھرتی ہوں۔ [81:3, 77:10, 28:20, 20:105]

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝

56:7 اس وقت تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝

56:8 ایک تو وہ جو بابرکت ہوں گے ان کا کیا کہنا جن کی زندگی بابرکت ہوگی۔ [56:27]

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝

56:9 اور وہ بے برکت لوگ کیسی بے برکت زندگی ہوگی ان کی۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝

56:10 اور جو آگے بڑھنے والے ہوں گے وہ اچھے کام کرنے میں سب سے آگے تھے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

56:11 ان کے درجے سب سے بلند ہوں گے۔

فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

56:12 نعمت کے باغات میں۔ [55:63, 57:10, 1:6]

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝

56:13 بہت سے تو آگے بڑھے ہوئے ہوں گے۔

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝

56:14 اور تھوڑے سے پیچھے رہ گئے ہوں گے۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝

56:15 (زندگی کی آسائشوں میں) لعل و یاقوت سے جڑے ہوئے تختوں پر۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝

56:16 تکیہ لگائے ایک دوسرے کا سامنے بیٹھے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝

56:17 ان کے بچے لافانی، ان کے گرد کھیلتے ہوئے۔ [76:19, 52:21-24, 13:23]

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ

56:18 انہیں آبخورے، آفتابے اور چمکتے ہوئے پیالے پیش کئے جائیں گے۔

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ

56:19 نہ تو اس سے سر میں درد ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا نشہ۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ

56:20 اور ہر طرح کا پھل جو چاہیں۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۭ

56:21 پرندوں کا گوشت جسے ان کا دل چاہے۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ

56:22 اور مردوں اور عورتوں کے لئے صاحب بصیرت ساتھی۔

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ

56:23 صاحب کردار ایسے جنہیں کسی برائی نے نہ چھوا ہو۔

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

56:24 یہ سب ان کاموں کا صلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ

56:25 نہ کوئی لغو بات سنیں گے، نہ دل و دماغ پر کوئی بوجھ۔

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝

56:26 وہاں ہر طرف سلامتی کا منظر ہوگا۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۭ

56:27 بابرکت لوگ کیسی بابرکت ہے زندگی ان کی۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ

56:28 پھلوں سے لدے ہوئے درختوں کے درمیاں جن میں کوئی کانٹا نہیں۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ

56:29 اور تہہ بہ تہہ پھلوں کے پودے۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ

56:30 ٹھنڈے ٹھنڈے پھیلے ہوئے سائے۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ

56:31 اور پانی کے جھرنے۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ

56:32 اور کثرت کے ساتھ پھل اور میوے۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ

56:33 جو کبھی ختم نہ ہوں اور نہ کوئی انہیں روک رکھے۔

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۙ

56:34 اونچے آرام دہ فرش اور عزت والے تخت۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ

56:35 اور عالی مرتبت بیگمات، بے داغ جیسے ہم نے انہیں نئے سرے سے بنایا ہے۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ

56:36 جنہیں کسی برائی نے نہ چھوا ہوگا۔

عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ

56:37 فصیح البیان

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۚ ع 1 38 14

56:38 یہ سب لوگ بابرکت ہوں گے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ

56:39 ایک تہائی ان لوگوں میں سے جو سب سے پہلے آگے بڑھے۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۙ

56:40 اور ایک تہائی وہ لوگ جو بعد میں شامل ہوئے۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝

56:41 اور پھر جو وہ ایمان سے بے نصیب رہے۔ افسوس ہے ان بے برکت لوگوں پر۔

فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۝

56:42 ان شعلوں کے بیچ جو انہوں نے معاشرے میں بھڑکائے تھے اور پینے کے لئے پچھتاوے کے گھونٹ۔

وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝

56:43 دھوئیں کے سیاہ مرغولوں میں۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۝

56:44 جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ فرحت بخش۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ۝

56:45 یہ لوگ پہلے کی زندگی میں دوسروں کی محنت پر عیش کرتے تھے۔

وَكَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۝

56:46 اور وہ اپنی ضد پر اڑے رہتے تھے۔

وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝

56:47 اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مرمٹ گئے اور صرف ہڈیاں رہ گئے تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا؟

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

56:48 اور ہمارے گئے گزرے بزرگوں کو بھی؟

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۙ

56:49 فرما دیجئے بے شک پہلے بھی اور بعد والے بھی۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

56:50 پھر سب لوگ ایک وقت مقرر پر جمع کئے جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ

56:51 پھر وہ وقت آئے گا کہ تم گمراہوں اور جھٹلانے والوں کے لئے۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ

56:52 تم اپنے اعمال کے کڑوے پھل کھاؤ گے۔ [56:52, 44:43, 37:62]

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ

56:53 اور اسی سے پیٹ بھرو گے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ

56:54 اور ابلتے ہوئے گھونٹ جو تم نے دوسروں کو پلائے تھے۔ [43:18, 78:33, 26:225, 44:44, 37:62]

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۭ

56:55 اور اس طرح پیو گے جیسے جھوٹی پیاس والے اونٹ پیئے چلے جاتے ہیں۔ [102:1-2, 26:225]

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۭ

56:56 فیصلے کے دن یہ ان کی میزبانی ہوگی۔ (ان کے اعمال کے صلے میں)

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝

56:57 ہم نے تمہیں پہلے بھی تو پیدا کیا تھا تو دوبارہ جی اٹھنے کو سچ کیوں نہیں جانتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۭ

56:58 کیا تم نے غور کیا کہ ہم شکم مادر میں تمہاری تخلیق کی ابتداء کیسے کرتے ہیں۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

56:59 کیا تم انسان کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ

56:60 پھر ہم نے ہی تمہارے لئے موت کا قانون بنایا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

56:61 کہ ہم تمہارے پیکروں کو بالکل تبدیل کر دیں اور تمہیں ایک ایسے جہاں میں اور اتنی ترقی یافتہ شکل میں پیدا کر دیں جسے تم آج بالکل نہیں سمجھ سکتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

56:62 تم اپنی پہلی زندگی سے تو بہت خوب واقف ہو پھر غور و فکر کیوں نہیں کرتے کہ خالق تمہیں جیسا چاہے پیدا کرے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝

56:63 ذرا اپنی کھیتی باڑی کے نظام پر غور کرو۔ بھلا بیج سے فصل کون اگاتا ہے؟

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝

56:64 تو کیا یہ پودے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ [80:25-30, 67:30]

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝

56:65 پھر کھیتی کی حفاظت کون کرتا ہے؟ ہم چاہیں تو اسے تہس نہس کر دیں۔ اور تم پریشان باتیں بناتے رہ جاؤ۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝

56:66 آہ! ہم تو مقروض ہو گئے۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝

56:67 ہم تو یکسر محروم رہ گئے۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝

56:68 ذرا سوچو کہ جو پانی تم پیتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝

56:69 کیا تم اسے بادلوں سے برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝

56:70 دیکھو! ہم چاہتے تو سمندروں کی طرح بادلوں سے بھی کھاری پانی برساتے (جس سے زمین میں کچھ پیدا نہ ہوتا) پھر اپنی پیداوار ضرورتمندوں میں تقسیم کر کے عملی طور پر شکر گزار کیوں نہیں ہوتے؟

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝

56:71 غور کرو کہ درختوں کی ٹہنیوں میں کس نے حرارت سمیٹ رکھی ہے جس کی آگ تمہارے اتنے کام آتی ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝

56:72 کیا تم نے اس درخت کو اُگایا ہے یا ہم اسے اُگاتے ہیں؟

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝

56:73 اس تمام نظام حیات میں تمہارے لئے غور و فکر کا مقام بھی ہے اور ہر ضرورت مند کے لئے سامانِ زیست بھی۔

ع 2 36 15 الحاقة

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

56:74 لہٰذا اپنے پروردگار عظیم کا نام بلند کرنے کے لئے اور اس کا نظام رزق قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے رہو۔

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾

56:75 بلند ستاروں کی منزلیں اس بات کی گواہ ہیں کہ،

وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

56:76 اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی گواہی ہے۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

56:77 کہ یہ بڑے عالی شان رتبے کا قرآن ہے۔

فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾

56:78 جو اللہ کے پاس بھی محفوظ ہے۔

لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾

56:79 اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اندھی تقلید اور خود ساختہ عقائد سے پاک ہو کر اس کے پاس آئیں۔

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

56:80 یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾

56:81 پھر کیا تم ایسے ضابطہ، قوانین میں لوگوں کی باتیں ملاتے ہو۔

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾

56:82 اور قرآن کو جھٹلا کر اپنا روزگار کمانا چاہتے ہو۔

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾

56:83 تم اپنی جسمانی زندگی میں اللہ کے قوانین کے آگے مجبور ہو۔ جب کوئی مرنے والا ہوتا ہے اور اس کی سانس حلق میں اٹکنے لگتی ہے۔

وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾

56:84 تو تم بے بسی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہو۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾

56:85 ہم اس مرنے والے کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ

56:86 پھر اگر تم اللہ کے اختیارات کے پابند نہیں ہو۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

56:87 تو سچ کہو کہ جانے والے کو لوٹا کیوں نہیں لیتے؟

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ

56:88 اگر اس نے احکام الٰہی کی پیروی کی ہے تو وہ شخص اللہ کے ہاں بلند مرتبہ پاتا ہے۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝

56:89 پھر اس کے لئے مستقبل میں خوشحالی کی زندگی، شادابیاں، خوشبوئیں اور نعمتوں کی جنت ہوتی ہے۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ

56:90 جو بھی برکت والے لوگ ہیں۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ

56:91 انہیں صاحب برکت لوگ سلام کہتے ہیں۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ

56:92 اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہیں۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ

56:93 تو اس کے لئے تکلیف دہ میزبانی ہے۔

وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝

56:94 اور ان شعلوں میں داخل کیا جاتا جو اس نے معاشرے میں بھڑکائے تھے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۙ

56:95 یہ وہ حقیقت ہے جو واقع ہو کر رہے گی۔

ع 3 22 16 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

56:96 تو اپنے عظیم پروردگار کا نام بلند کرنے کے لئے اور اس کا نظام قائم کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرتے رہیے۔

سورۃ الحدید

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 57 ویں سورۃ ہے اور اس میں 29 آیات ہیں۔ ہم غور کریں تو ہر صفحے پر اس کتاب میں اعجاز الٰہی کے نمونے ملتے ہیں۔ اس سورۃ کی آیت نمبر 25 میں اللہ کا ارشاد ہے کہ لوہا وہ شے ہے کہ جسے اللہ نے بلندی سے زمین پر نازل فرمایا ہے۔ یہ بات کسی اور دھات اور غیر دھات عنصر کے بارے میں نہیں فرمائی گئی۔ 1920ء میں ''چارلس ایڈورڈ گلام'' Charles Edouard Guillaume کے ریسرچ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ لوہا کئی ملین سال پہلے Nova ستاروں سے زمین پر نازل کیا گیا۔ اس سے پہلے زمین پر لوہے کا کوئی وجود نہ تھا۔

ترک دنیا اور مسلک خانقاہیت انسانوں کی اپنی ایجاد ہے۔ اللہ نے اس کا حکم کبھی نہیں دیا۔ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ کافر منکر حق کے علاوہ مخالف کو بھی کہتے ہیں اور سچائی چھپانے والے کو بھی۔ آیت نمبر 20 میں آپ نوٹ کریں گے کہ کسانوں کو ان معصوم معنوں میں کفار کہا گیا ہے کہ وہ کھیت کے لئے بیج کو زمین میں چھپا دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

57:1 آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہر وقت مصروف عمل ہے۔ وہ بڑی ہی قوت والا حکیم ہے لہٰذا وہ اپنی قوت کا استعمال حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

57:2 تمام کائنات میں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کا قانون چل رہا ہے۔ حیات و موت کے قوانین بھی اسی کے ہیں اور اس نے ہر شے کے لئے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

57:3 نہ اس کی ابتداء ہے نہ انتہا یعنی سب سے اول بھی وہی ہے اور سب سے آخر بھی وہی۔ اپنی صفات کے اعتبار سے وہ ظاہر ہے (کائنات اس کے وجود کی کھلی نشانی ہے) لیکن اپنی ذاتی حیثیت میں وہ انسانی نگاہوں سے پنہاں ہے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

57:4 وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ مراحل میں بنایا اور اس کا مرکزی کنٹرول اپنی قدرت اعلیٰ میں رکھا۔ زمین میں جو چیز داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو چیز بھی بلندی سے اترتی اور اوپر جاتی ہے اسے سب معلوم ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

57:5 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں اسی کا اقتدار ہے اور ہر بات کا فیصلہ اللہ ہی کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

57:6 وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝

57:7 لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جو مال و دولت گزشتہ نسلوں سے تمہیں وراثت میں ملی ہے اسے لوگوں کے لئے کھلا رکھو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ تم میں سے احکام الٰہی کی صداقت پر یقین رکھیں گے اور رزق کے سرچشموں کو کھلا رکھیں گے انہیں بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۙ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

57:8 آخر تمہیں ہوا کیا ہے؟ (کہ تم ان وضاحتوں کے بعد بھی) اللہ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل نہیں کرتے اور پھر رسول تمہیں تمہارے ہی پروردگار پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں اور رسول نے تم سے پختہ عہد بھی لیا تھا جب تم نے ایمان لانے کا دعویٰ کیا تھا۔ [پختہ عہد = ہم نے سنا اور مانا 5:7]

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

57:9 وہی تو ہے جو اپنے بندے پر روشن آیات نازل کرتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ یقیناً اللہ تم پر نہایت مہربان رحمت فرمانے والا ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع 1 10 17

57:10 اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے جبکہ آسمان اور زمین اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتوحات سے پہلے اپنا مال خرچ کیا تھا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن سے دفاع کے لئے میدان جنگ میں نکل آتے ہیں۔ ان کے برابر وہ لوگ نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتوحات کے بعد ایسا کیا۔ پہلے لوگوں کا درجہ بعد میں خرچ کرنے، جنگ میں شریک ہونے والوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ بہرکیف اللہ نے (تم) سب سے خوشگواریوں کے وعدے کر رکھے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔ [56:8-12, 55:62]

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

57:11 جو شخص بھی اللہ کے تجویز کردہ نظام حیات کے قیام کے لئے مال خرچ کرے گا اس نے گویا اللہ کو بہت اچھا قرض دیا جسے وہ کئی گنا بڑھا کر لوٹا دے گا اور اس کے لئے باوقار اجر ہوگا۔ [دین پر استوار معاشرہ ہر شخص کو کئی گنا مال لوٹا دیتا ہے۔]

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

57:12 اس دن (اے نبیؐ!) آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے۔ کہا جائے گا۔ آج تمہارے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہ عظیم کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

57:13 اس دن منافق مرد اور منافق عورت اہل ایمان سے کہیں گے، ذرا ٹھہرو! ہم بھی تمہاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں تو ان سے کہا جائے گا ہو سکے تو پچھلی زندگی کی طرف لوٹ جاؤ۔ اس لئے کہ یہ روشنی دنیا کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر کی طرف رحمت ہی رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہی عذاب۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

57:14 وہ منافقین پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہوا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے تم بظاہر ہمارے ساتھ ہی ہوا کرتے تھے لیکن تم نے اپنے آپ کو دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔ تم انتظار میں رہتے تھے کہ دیکھیں کس طرف کا پلہ بھاری ہے۔ تم شک وشبہ میں رہا کرتے تھے۔ اور تمہاری خواہشات تمہیں دھوکہ دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا۔ تمہارے شیطان صفت ساتھی بھی تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیتے رہے۔ [3:179]

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

57:15 اس دن تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے سچائی کا کھلا انکار کیا۔ تم سب (منافقین اور کفار) کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہی تمہارا ساتھی ہے۔ یہ کیسی بری منزل ہے!

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

57:16 کیا ابھی تک اہل ایمان کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے احکام کے آگے جھک جائیں جو مکمل سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ ابھی یہ اہل ایمان ان لوگوں کے جیسے بھی نہیں ہوئے جنہیں پہلے احکام الٰہی دیئے گئے تھے۔ یہ تو بعد کی بات ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ غلط راہوں پر چل نکلے۔ [49:14]

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

57:17 (مایوسی کی بات نہیں) جان رکھو کہ اللہ تو زمین کو بھی اس کے مرجانے کے بعد حیات نو عطا کر دیتا ہے۔ اس طرح ہم اپنی آیات کو واضح طور پر بیان کر دیتے ہیں تا کہ تم عقل وفکر سے کام لے سکو۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

57:18 مرد ہوں یا عورتیں جو اپنے دعوئ ایمان کو اپنے اعمال سے سچ کر دکھاتے ہیں وہ اپنے مال دولت کو اللہ کے لئے بطور قرض دیتے ہیں، انہیں اس کا کئی گنا واپس ملے گا اور نہایت عزت ووقار کی زندگی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ع 2 9 18

57:19 جو لوگ اس طرح اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ء ایمان میں سچے ہوتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے تجویز کردہ نظام کی نگرانی کر سکتے اور گواہی دے سکتے ہیں۔ ان کے اعمال کا شاندار صلہ ہوگا اور ایمان کی روشنی [57:12, 4:69] وہ لوگ جو سچائی کا کھلا انکار کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو عملاً جھٹلاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اہل جہنم ہوں گے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

57:20 یہ بھی جان رکھو کہ (اُخروی زندگی کے مقابلے میں) دنیاوی زندگی کھیل تماشہ ہے یا کچھ عرصہ کی زیب و زینت اور تمہارا ایک دوسرے پر فخر کہ مال اور اولاد کس کے پاس زیادہ ہے۔ (یہ چیزیں بلند تر مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہیں ہونی چاہئیں) ورنہ ان کی مثال ایسی کھیتی کی سی ہے جو بارش کے چند چھینٹوں سے اُگ اٹھے اور اسے دیکھ کر کسان بہت خوش ہو جائیں لیکن ایسی کھیتی جلد ہی خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے زرد پڑتی ہے اور پھر چورا چورا ہو رہتی ہے۔ (اور اس طرح کسانوں کے لئے بڑے نقصان کا باعث بنتی ہے۔) اس طرح کا دنیاوی طرز حیات آخرت میں بھی عذاب شدید بن جاتا ہے۔ اگر دنیا اور آخرت کی تباہی سے بچنا چاہو تو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی گزارو۔ دنیاوی زندگی کو زندگی کا مقصد بنا لینے سے مال و متاع تو مل جاتا ہے لیکن یہ بہت ناپائیدار اور کم قیمت ہوتا ہے۔

[102;1, 83:26, 16:92]

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

57:21 آگے بڑھنا یوں بہتر ہے کہ اپنے پروردگار کے احکام پر عمل کر کے اس کی حفاظت کی طرف بڑھو اور اس جنت کو حاصل کرو جو آسمان اور زمین پر وسیع ہے۔ اسے ان لوگوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو ہر اس شخص کو مل سکتا ہے جو اسے اللہ کے قوانین کے مطابق حاصل کرنا چاہے اور اللہ بڑی خوشحالیوں کا عطا کرنے والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

57:22 زمین پر جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے یا خود تم پر تو یہ سب ہمارے قوانین کی کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔ ایسے حوادث کی تلافی کا سامان اللہ کے لئے آسان ہے۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾

57:23 (کیونکہ نظام الٰہی میں) نقصانات کی تلافی کی گنجائش موجود ہے لہٰذا جو کچھ تم سے جاتا رہے اس پر غم نہ کیا کرو اور جو کچھ اس نے تمہیں عطا کیا ہو اس پر شاداں اور نازاں نہ ہوا کرو۔ اللہ کسی مغرور، شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾

57:24 جو لوگ بخل کرتے اور مال دولت اپنے لئے سمیٹ کر رکھتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں (تاکہ ان کی غلط روش کو برا نہ کہا جائے۔) جو لوگ احکام الٰہی سے گریز کی راہیں نکالتے رہتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کا نظام ان پر انحصار نہیں کرتا۔ اللہ غنی سب تعریف کے لائق ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ ع 3 6 19

57:25 دیکھو اللہ نے اپنے پیغمبروں کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور ہر رسول کے ساتھ ضابطہ قوانین بھیجا اور انہوں نے لوگوں کے لئے منصفانہ معاشرہ تشکیل دیا۔ ہم نے (ضابطہ قوانین کے ساتھ) فولاد بھی نازل کیا جس میں بہت سختی اور قوت ہوتی ہے اور انسانوں کے لئے بہت سے فائدے بھی ہوتے ہیں۔ فولاد اس بات کا سبب بنتا ہے کہ نظام الٰہی قائم کرنے والی جماعت مخالفین کا مقابلہ کر سکے۔ حالانکہ ابھی نتائج ظاہر نہیں ہوئے ہوتے۔ بے شک اللہ بڑی قوتوں والا قدرتوں والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾

57:26 اس مقصد کے لئے ہم نے انبیاء بھیجے تھے۔ مثلاً نوح اور ابراہیم اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کو جاری رکھا۔ ان میں سے کچھ لوگ تو سیدھی راہ پر رہے اور بہت سے غلط راہوں پر چلتے رہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾

57:27 پھر انہی کے نقش قدم پر اور پیغمبر بھیجے اور (بنی اسرائیل میں) سب سے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا کی جو ان کی پیروی کرتے تھے ان کے دلوں میں لوگوں کے لئے شفقت و محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے تھے لیکن مسلک رہبانیت (ترک دنیا یا خانقاہیت) کو انہوں نے خود ایجاد کر لیا تھا۔ ہم نے ان کے لئے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے اپنے خیال میں اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کیا تھا لیکن جیسا اسے نبھانا چاہیے تھا نبھا نہ سکے۔ (خانقاہیں برائیوں کے اڈے بن گئیں) ان میں سے جو لوگ ایمان کی روش پر قائم رہے انہیں ہم نے اس کا صلہ دیا لیکن ان میں بہت سے غلط راہوں پر چل رہے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ

57:28 اے اہل ایمان اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چلو اور اس کے رسول پر یقین رکھو۔ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے راہیں روشن کر دے گا۔ تم اندھیروں میں بھٹکنے کے بجائے ہمیشہ روشنی میں چلو گے اور وہ تمہاری خطاؤں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ غفور رحیم ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۙ ع 4/20

57:29 پہلے اہل کتاب کو جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ کے فضل پر کنٹرول نہیں رکھتے۔ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جسے وہ اپنے قانون کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

سورة المجادلة

مترجم کا نوٹ:

''المجادلہ'' کے معنی ہیں مباحثہ کرنا۔ اس خاتون کو بھی ''مجادلہ'' کہتے ہیں جو بحث مباحثہ کرے۔ یہ قرآن کریم کی 58 ویں سورۃ ہے اور اس میں 22 آیات ہیں۔ یہ سورۃ ایک نہایت خوبصورت واقعہ سے دمک رہی ہے جو حضور اکرمؐ سے آزادی ءاظہار کا بہترین نمونہ ہے۔ ہم جب بھی قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کریں تو ہمیں بندگان الٰہی کے ساتھ حسن سلوک کو یاد رکھنا چاہیے۔ نجی مجلسوں میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اجتماعی فائدے کی منصوبہ بندی ضرور کی جائے۔ اہل ایمان پر لازم ہے کہ وہ معاشرے میں ایک دوسرے کی ترقی کا خاص خیال رکھیں۔ مذکورہ واقعہ میں مدینہ کی ایک محترم خاتون حضرت خولہ بنت حکیم کا ذکر گرامی ہے۔ ضعیف العمری میں ان کے شوہر نے انہیں ''ظہار'' کر دیا تھا۔ دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھتا تو اس خاتون کو طلاق ہو جایا کرتی تھی۔ قرآن کریم نے اس جاہلانہ رسم کا خاتمہ کیا۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت عمرؓ ایک بار اپنے معزز ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ کی ایک گلی میں تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت خولہ ایک گھر سے نمودار ہوئیں اور حضرت عمرؓ سے کافی دیر محو گفتگو رہیں۔ ایک صحابی نے آگے چلنے کی درخواست کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ وہی محترم خاتون ہیں جنہوں نے ''ظہار'' کے متعلق حضور اکرمؐ سے طویل سوالات کئے تھے اور آپؐ نے خندہ پیشانی سے جواب عنایت فرمائے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

الجزء 28

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرُۨ ①

58:1 (اے پیغمبرؐ!) جو خاتون آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے بحث کرتی تھی اور اللہ سے شکایت کرتی تھی، اللہ نے اس کی درخواست سن لی۔ بے شک اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اور وہ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

58:2 جولوگ تم میں سے اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ وہ یقیناً نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اللہ بہت معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

58:3 جولوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں اور پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو ان کو چھونے سے پہلے ایک غلام یا کنیز آزاد کرنا لازم ہے۔ یہ تمہارے لئے بڑی اہم نصیحت ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

58:4 جو غلام آزاد نہ کر سکے تو وہ اس صورت میں دو ماہ کے متواتر روزے رکھے جو یہ بھی نہ کر سکے اسے 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ تم اللہ اور رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور منکرین حق کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

58:5 جولوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح رسوا کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے رسوا کئے گئے تھے۔ ہم نے صاف اور واضح آیات نازل کر دی ہیں اور جو لوگ ان سے انکار کرتے ہیں ان کے لئے الم انگیز تباہی ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

58:6 جس دن اللہ نہیں دوبارہ زندہ کرے گا تو وہ انہیں یاد دلائے گا کہ انہوں نے کیسے کام کئے تھے۔ اللہ کا قانون مکافات ان سب کاموں کو یاد رکھتا ہے اور یہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ اللہ ہر شے پر گواہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

58:7 کیا تم نے کبھی غور کیا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ جہاں بھی تین افراد اکٹھے ہوتے اور مشورہ کرتے ہیں، اللہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور جہاں کہیں پانچ لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں۔ جو جو یہ کام کرتے رہتے ہیں اللہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر اعمال کے نتائج کے وقت اور یوم قیامت میں اللہ انہیں ہر کام سے باخبر کر دیتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر بات سے واقف ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

58:8 کیا تم لوگوں نے انہیں دیکھا جن کو سازشیں کرنے سے منع کیا گیا تھا لیکن وہ پھر سے وہی کرنے لگے جس کام سے منع کیا گیا تھا۔ وہ مختلف قسم کے جرائم کے ارتکاب کے لئے خفیہ اجلاس بلاتے رہتے ہیں جن کا اثر معاشرے پر، نظام الٰہی پر بھی پڑتا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کو نہیں سکھائے اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا؟ اللہ نے ان کے لئے جو جہنم تیار کر رکھا ہے وہ ان کے لئے کافی عذاب ہے۔ وہ اس میں داخل کئے جائیں گے اور دیکھ لیں گے کہ وہ سفر کی کیسی بری منزل ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

58:9 اے اہل ایمان! جب تم باہمی مشورے کرو تو جرائم کے ارتکاب اور رسول (جو مرکزی اتھارٹی ہیں) کی نافرمانی کے مشورے نہ کرو بلکہ ایسی تجویزیں سوچو جن سے معاشرے میں سب کے لئے کشادگی پیدا ہوتی ہو اور لوگ صاحب کردار بنتے ہوں۔ اللہ کے قوانین کا خیال رکھو جس کی طرف تمہارا ہر قدم بڑھ رہا ہے۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

58:10 شیطان صفت افراد اور لوگوں کی خود غرضانہ خواہشات اہل ایمان کو غمزدہ کرنے کے لئے ہوتی ہیں لیکن فائدہ یا نقصان صرف اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے لیکن اہل ایمان کو ان قوانین کا پورا خیال رکھنے کی وجہ سے اللہ پر پورا بھروسہ ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

58:11 اے اہل ایمان جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو اور معاشرے میں ایک دوسرے کے لئے ترقی کے مواقع پیدا کرو تو اس حکم پر عمل کیا کرو۔ اللہ تمہارے لئے اپنے وسائل پیدا کر دے گا۔ اور جب تمہیں کسی بلند مشن کے لئے ارادہ کرنے کو کہا جائے تو ایسا ہی کیا کرو۔ تم میں جو لوگ ان احکامات پر یقین رکھیں گے اور علم حاصل کریں گے، اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

58:12 اے اہل ایمان! اگر تم رسول سے علیحدگی میں کوئی بات کرنا چاہو تو معاشرے کے فائدے کے لئے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔ (اس طرح منافقین بار بار تنہائی میں بات کرنے کا تقاضہ کرنے سے رک جائیں گے۔) اگر صدقہ تمہیں میسر نہ ہو تو اللہ درگزر کرنے والا مہربان ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 2 7 2

58:13 تمہیں رسول کے ساتھ علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے ضرورت مندوں کو عطیہ دینے کے حکم سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو بہر کیف اپنی توجہ کا مرکز یہی رکھو کہ اللہ کے احکام کی طرف رجوع کرتے رہو۔ معاشرے میں اللہ کا تجویز کردہ نظام قائم کرو۔ زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام استوار کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی یعنی مرکزی حکومت کی پوری اطاعت کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

58:14 کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جو نظام الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے اللہ کی سخت

سزا کے مستحق ہو چکے ہیں۔ نہ وہ کھلے طور سے تم میں ہیں نہ ان میں۔ اور وہ جھوٹی قسمیں کھا کھا کر جانتے بوجھتے تمہیں اپنے خلوص کا جھوٹا یقین دلاتے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

58:15 اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ان کی روش معاشرے کے لئے سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

58:16 وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

58:17 اللہ کے عذاب کے سامنے نہ تو ان کا مال کچھ کام آئے گا اور نہ ہی اولاد اور اپنی جماعت کچھ فائدہ دے گی۔ یہ لوگ پچھتاوے کی آگ میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

58:18 اس دن جب اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا تو یہ اللہ کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے وہ اب تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی قسمیں ان کا اعتماد قائم رکھتی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

58:19 بات یہ ہے کہ ان کے شیطان صفت ساتھیوں اور شیطانی خیالوں نے ان کو اللہ کا قانون بھلا رکھا ہے۔ یہ لوگ شیطان کی جماعت ہیں۔ خوب سن لو کہ شیطان کی جماعت ہمیشہ نقصان اٹھاتی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝

58:20 جو لوگ اللہ اور رسول کے نظام کی مخالفت کریں وہ بالآخر رسوا ہوں گے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

58:21 اللہ کا فیصلہ ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔ بے شک اللہ بڑی قوتوں اور غلبے کا مالک ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع 3 9 3

58:22 جولوگ اللہ اور یوم آخرت (مستقبل کی زندگی) پر ایمان رکھیں تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کے تعلقات رکھتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے بزرگ، بچے اور بھائی بند کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان ان کے دلوں میں راسخ ہو چکا ہے اور اللہ کی وحی ان کی تائید کرتی ہے۔ یہ لوگ دونوں جہانوں میں ایسے جنتی معاشرے میں داخل ہوں گے جو ہمیشہ خوشگوار اور شاداب رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ کی جماعت ہمیشہ کی کامرانی حاصل کرتی ہے۔ [60:4, 3:117]

سورة الحشر

مترجم کا نوٹ:

قرآن کی اس 59 ویں سورۃ میں 24 آیات ہیں۔ لشکروں کے جمع ہونے کو "حشر" کہا جاتا ہے اور جلاوطنی کو بھی۔ یہودی قبیلہ بنونضیر مدینہ کے قریب آباد تھا۔ اس قبیلے نے متعدد بار آنحضرتؐ سے امن کے معاہدے کئے اور پھر انہیں توڑتے رہے۔ وہ مکہ سے آنے والے جارحانہ لشکروں، منافقین اور مختلف قبائل کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو ختم کر دینے کی کوششیں کرتے رہے۔ ان جرائم کی پاداش میں امن معاہدے کے عین مطابق حضور اکرمؐ نے 4 ھ (627ء) بنونضیر کو جلاوطن کر دیا۔ یہود کو اپنا سارا مال و اسباب ساتھ لے جانے کی اجازت دی گئی اور کسی کو جانی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ 600 اونٹوں پر اپنا قیمتی ساز و سامان لادے یہ قبیلہ اپنی مرضی سے ملک شام میں جا کر آباد ہو گیا۔ تاریخ میں اس طرح کی پرامن جلاوطنی کی مثال ڈھونڈنی مشکل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

59:1 جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے وہ اللہ کی شان اور عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے دن رات اپنے اپنے کام میں مگن ہے۔ وہ اللہ جو بڑی قوتوں والا حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۡ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

59:2 وہی تو ہے جس نے اہل کتاب کے ان مخالفین گروہ کو پہلی جلاوطنی کے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تم سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ وہ اتنی آسانی سے نکل جائیں گے اور اس قبیلے کے لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے اللہ کے قانون سے انہیں بچا لیں گے، لیکن اللہ کا قانون ان راہوں سے وارد ہوا جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔ اللہ نے ان کے دلوں میں تمہارا رعب ایسا ڈال دیا کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مومنوں کی مدد سے اجاڑنے لگے۔ اے صاحبان بصیرت اس واقعہ سے سبق حاصل کرو۔ [یہ پہلی جلاوطنی تھی۔ دوسری جلاوطنی انہی وجوہات کی بنا پر حضرت عمرؓ

کے دور میں ایک اور قبیلے کو پیش آئی۔]

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝

59:3 اگر اللہ نے ان کی جلاوطنی کا فیصلہ نہ کرلیا ہوتا تو انہیں اس دنیا میں ہی کہیں زیادہ سخت سزا دی جاتی لیکن اخروی زندگی میں انہیں دوزخ کے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

59:4 یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے قوانین کے خلاف سرکشی اختیار کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی جو اللہ کا رحیم وکریم نظام قائم کر رہے تھے۔ جو بھی اللہ کے قوانین کی مخالفت کرے گا تو اللہ کا قانون ایسے مجرموں کا آخر تک تعاقب کرے گا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

59:5 تم نے محاصرے کے وقت جن درختوں کو کاٹا اور جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم کے مطابق تھا۔ جو لوگ غلط راہوں پر چلتے ہیں، اللہ انہیں رسوا کر دیتا ہے۔

وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

59:6 جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو عطا کیا ہے اس کے لئے تمہیں نہ گھوڑے دوڑانے پڑے نہ اونٹ۔ اللہ اپنے رسولوں کو اپنے قانون کے مطابق جس طرح چاہے تسلط فرما دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَاۗءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

59:7 جو مال غنیمت اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان بستیوں کے باشندوں سے دلوایا ہے وہ اللہ اور رسول یعنی مرکزی حکومت کے کنٹرول میں رہے گا۔ رسول اسے ضرورتمندوں میں تقسیم کریں گے۔ مثلاً اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کے رشتے داروں پر، یتیموں اور معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں پر، ان لوگوں پر جن کا چلتا کاروبار رک گیا ہو یا جو معذور ہو چکے ہوں اور بے گھر لوگوں اور راہ گزر کے بیٹوں پر۔ خیال رہے کہ مال تمہارے دولتمند طبقے کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ جو کچھ رسول تمہیں عطا کریں اسے خوش دلی سے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اللہ

کے قوانین کو پیش نظر رکھو۔ اللہ کا قانون سخت گرفت کرنے والا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

59:8 اس مال غنیمت میں ان غریب مہاجرین کا بھی حصہ ہے جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور ان کے مال جائداد چھین لئے گئے۔ یہ لوگ ہمیشہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار رہے اور ہر موقع پر اللہ اور رسول کی مدد کرتے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو سچ کر دکھایا ہے۔[9:59, 8:41 ترجمے (مفہوم) میں ہم نے غنیمت لکھا ہے لیکن فقہ کی اصطلاح میں بغیر جنگ کے ہاتھ آنے والے مال کو "فے" کہا جاتا ہے۔ 22:40]

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾

59:9 اس مال میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہے جنہوں نے عملی طور پر یوں اپنے دعویٰ ایمان کی گواہی دی کہ (مکے والوں کی) ہجرت سے پہلے ہی (مدینہ میں) اپنے گھروں میں ان کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔ ان انصار کی کیفیت یہ ہے کہ جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے بڑی محبت سے پیش آتے ہیں۔ ان کے دل میں خیال تک نہیں گزرتا کہ مہاجرین کو جو کچھ ملا انہیں بھی ملنا چاہیے تھا۔ یہ دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ضرورتمند ہوں۔ جس شخص نے بھی خود کو حرص و لالچ سے بچا لیا تو یہی لوگ ہیں جنہیں ہمیشہ کی کامیابی اور خوشحالی عطا ہوگی۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۚ﴿۱۰﴾

ع 1 10 4 ر ع

59:10 اس مال میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہے جو ان مہاجرین کے بعد آئے۔ ان کی دلی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی حفاظت میں رکھئے اور ہمارے ان بہن بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے۔ ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کبھی بھی کینہ یا رنجش پیدا نہ ہونے دیجئے۔ اے ہمارے رب! آپ نہایت مہربان اور رحیم ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ

59:11 ادھر کیا تم نے منافقین کی حالت پر غور کیا ہے؟ جو اہل کتاب میں مخالفین حق کو اپنا بھائی بند سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں (جنگ میں) اپنے گھروں سے نکالا گیا تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور تمہارے معاملے میں ہرگز کسی کے حکم کی پرواہ نہیں کریں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ ان باتوں میں بھی جھوٹے ہیں۔

لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝

59:12 اگر مخالفین کو نکالا گیا تو یہ کبھی ان کے ساتھ نکل کر نہیں جائیں گے اور اگر جنگ کا موقع آیا تو ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اگر (یونہی دکھاوے کے لئے) مدد کو نکلے تو عین موقع پر پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے پھر کوئی ان کی مدد نہیں کرے گا۔

لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝

59:13 تم اہل ایمان کی ہیبت ان لوگوں کے دلوں میں اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کے قانون کی قوت کو نہیں سمجھتے۔

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝

59:14 اگر یہ سب کے سب مل کر تم سے جنگ کریں تو بھی صرف اپنے قلعوں میں بیٹھ کر یا شہر کی فصیل کے پیچھے چھپ کر کچھ لڑیں گے۔ سبب یہ کہ خود ان کے درمیان آپس میں بڑی دشمنی ہے۔ تمہیں وہ اکھٹے بھی دکھائی دیں لیکن آپس میں ان کے دلوں میں بڑے فاصلے ہیں۔ یہ لوگ اتنی بات نہیں سمجھتے کہ اتحاد آئیڈیولوجی کی بنیاد پر ہوا کرتا ہے۔

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

59:15 ان کی کیفیت بھی ان (یہود) جیسی ہے جنہیں ابھی حال میں اپنے کئے کی سزا ملی ہے اور ان کے لئے بھی اسی طرح کا دردانگیز عذاب تیار ہے۔ [59:2]

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ۝

59:16 حق کے دشمنوں کی مثال اس شیطان جیسی ہے جو پہلے انسانوں سے کہہ دیتا ہے کہ حق کی مخالفت کرو اور جب وہ مخالفت کرتے ہیں تو الگ ہو کر صاف کہہ دیتا ہے کہ تم نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے آزاد ہوں۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

ع 2 7 5 فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ

59:17 پھر دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں آگ کے عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں۔ جو لوگ بھی لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں ان کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

59:18 اے اہل ایمان! تم اللہ کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم نے مستقبل کے لئے کیا کیا ہے۔ اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چلو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

59:19 دیکھو کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے احکام الٰہی کو بھلا دیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود اپنی شخصیت کو بھول بیٹھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غلط راہوں پر جا پڑتے ہیں۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

59:20 اہل دوزخ اور اہل جنت ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اہل جنت تو وہ ہیں جو ہمیشہ فوز و فلاح کی بہشت میں رہتے ہیں اور کامیابی ان کے حصے میں آتی ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

59:21 (یہ جنت قرآن پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔) یہ اس رتبے اور اثر انگیزی کا قرآن ہے کہ اگر ہم اسے مثال کے طور پر پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ اس پر اللہ کی خلاف ورزی کے خوف سے لرزہ طاری ہو جاتا۔ اس طرح کی مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ لوگ غور و فکر سے کام لیں اور سمجھیں کہ یہ کس رتبے کی کتاب ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

59:22 (یہ کتاب اسی کی تو ہے) جو تمام کائنات کا الٰہ ہے جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار و اختیار نہیں۔ وہ غائب و حاضر سب کا جاننے والا ہے اور وہ ایسا رحمٰن و رحیم ہے جو ہر چیز کو وہ بنا دیتا ہے جو اسے بننا چاہیے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

59:23 وہی اللہ جس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار واختیار نہیں۔ سب بادشاہوں کا مالک جو کامل ہستی ہے اور کائنات کا نظام سلامتی کے ساتھ چلاتا ہے۔ وہ سب کا نگہبان ہے۔ امن کا ضامن بڑی قوتوں والا جس کا قانون تمام کائنات پر حاوی ہے۔ تمام عظمت و کبریائی اسی کے لئے ہے۔ جن ہستیوں کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ ان سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

ع 3/7/6 هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

59:24 وہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔ چیزوں کو شکل دینے والا، صورتیں بنانے والا۔ تمام اعلیٰ ترین صفات اس کی ہستی میں موجود ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں ہے۔ وہ عظیم الشان قوتوں کا مالک ہے، حکمت والا ہے۔

سورة الممتحنة

مترجم کا نوٹ:

ممتحنہ اس خاتون کو کہتے ہیں جس سے عدالت میں حلفیہ بیان لیا جائے۔ قرآن کی 60 ویں سورۃ میں 13 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں ہمیں بعض نئے تصورات اور احکام ملتے ہیں جن کا ذکر ابھی تک قرآن میں نہیں ہوا۔ اللہ نے اہل ایمان پر اور سب مخلوق کے لئے اپنی شفقت اور مہربانی فرض کی ہے۔ اس سورۃ میں اللہ اہل ایمان کو ان لوگوں کے خلاف جنگ کی اجازت دیتا ہے جو ان سے دین کے بارے میں لڑیں یا انہیں ان کے گھروں یا بستیوں سے نکالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۚ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

60:1 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو تم میرے یعنی نظام الٰہی کے دشمنوں کو جو تمہارے بھی دشمن ہیں حفاظت کرنے والے دوست نہ سمجھو۔ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس سچائی کا انکار کرتے ہیں جو تمہارے پاس آئی ہے۔ انہوں نے رسول کو اور تمہیں (مکہ سے) صرف اس لئے جلاوطن کیا ہے کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ تم ان کی طرف دوستی کے خفیہ پیغام بھیجتے ہو لیکن جو کچھ تم خفیہ یا علانیہ طور پر کرتے ہو میں سب جانتا ہوں۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک چکا۔ [3:118]

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝

60:2 اگر یہ لوگ کبھی تم پر قابو پالیں تو دیکھو کہ ان کی دشمنی کا کیا عالم ہے۔ وہ تمہیں ایذا دینے کے لئے ہاتھ بھی چلائیں اور زبانیں بھی۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ایک بار پھر ان کی طرح کافرانہ روش اختیار کرلو۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

60:3 قیامت کے دن نہ تمہاری رشتے داریاں کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد۔ اس وقت تم لوگوں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اسے دیکھتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

60:4 (ابراہیمؑ کے بھی اپنی قوم سے رشتے تھے۔) تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کا طرز عمل بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے جن کی اطاعت تم اللہ کو چھوڑ کر کرتے ہو، بے تعلق ہیں۔ ہم تمہارے عقائد کو مسترد کرتے ہیں۔ نظریات کی بنیاد پر تم میں اور ہم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت رہے گی۔ یہاں تک کہ تم اللہ جو الٰہ واحد ہے اس پر ایمان نہ لے آؤ۔ ابراہیم نے اپنے باپ سے اتنا کہا تھا کہ میں اللہ سے درخواست کروں گا کہ وہ آپ کو ایمان عطا کر کے آپ کی شخصیت کو بکھرنے سے بچالے۔ یہ ضرور ہے کہ میں اللہ کے یہاں آپ کے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم تیرے ہی احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ ہمارا ہر قدم تیری ہی جانب اٹھے گا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

60:5 اے ہمارے رب! ہم کو منکرین حق کے ظلم کا نشانہ نہ بننے دیجئے اور ہماری حفاظت کیجئے۔ بے شک تو بڑی قوتوں والا، حکمتوں کا مالک ہے۔

ع 1 6 7 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

60:6 یہ تھا ابراہیم کا طرز عمل۔ ہر اس شخص کے لئے جو تم میں اللہ کے سامنے پیش ہونے کی اور اخروی زندگی کی امید رکھتا ہو۔ پھر جو کوئی صداقت سے منہ موڑے تو اللہ اس بات سے بے نیاز ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور وہ سب تعریفوں کا مالک ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

60:7 یاد رکھو کہ عین ممکن ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ اس وقت تمہاری دشمنی ہے (اللہ) ان میں اور تم میں دوستی پیدا کر دے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر شے اس کے قانون کے مطابق ہوتی ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

60:8 اللہ تمہیں اس بات سے ہرگز نہیں روکتا کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ دین کے متعلق جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں اور بستیوں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تم ان سے کشادہ ظرفی کا سلوک کرو اور عدل وانصاف سے پیش آؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

60:9 اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ کی اور تم کو تمہارے گھروں اور بستیوں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ جو لوگ ایسا کریں گے وہ اپنے آپ پر ظلم کریں گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

60:10 اے اہل ایمان! جب مہاجر خواتین جو صاحب ایمان ہوں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو ان کے معاملے کی چھان بین کر لیا کرو۔ اللہ ان کی حالت ایمان کو خوب جانتا ہے۔ جب تم جان لو کہ وہ اہل ایمان ہیں تو انہیں اسلام کے دشمنوں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ یہ خواتین ان کے لئے جائز نہیں اور نہ ہی وہ لوگ (نکاح) بندھن کے لئے ان کے لئے جائز ہیں۔ جو کچھ ان لوگوں نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہو وہ ان لوگوں کو لوٹا دو۔ تم پر کچھ الزام نہیں اگر ان عورتوں سے باہمی رضامندی کے ساتھ، جس کی علامت تمہارا انہیں کھلے دل سے مہر دینا ہے، نکاح کر لو اور جو عورتیں ایمان نہ لائیں انہیں اپنے نکاح میں مت روکے رکھو۔ جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو اور جو کچھ مخالفین نے اپنی عورتوں پر خرچ کیا ہو وہ ایک دوسرے سے طلب کرو۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تمہارے درمیان فیصلہ کر رہا ہے۔ وہ اللہ جو سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ [4:24]

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

60:11 اگر تم میں سے کچھ لوگوں کی بیویاں مخالفین کے ہاں چلی گئی ہیں اور وہ مخالفین ان کے سلسلے میں مطلوبہ رقم ادا نہ

کریں تو آیندہ موقع پر جو رقم تم سے مطلوب ہو اس رقم سے حساب کر کے تمہارے پاس سے چلی جانے والی عورتوں کے (سابقہ مسلمان) خاوندوں کو دے دو کیونکہ تم ایمان سے فیض یاب ہو چکے ہو۔ لہٰذا اللہ کے احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

60:12 اے نبی! جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں تو آپ ان سے (بطور سربراہ مملکت) اطاعت کا عہد لیا کریں یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ چوری نہیں کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور کسی پر اپنے جی سے گھڑ کر کوئی بہتان نہیں باندھیں گی۔ اور آپ کی نافرمانی اچھے کاموں میں نہیں کریں گے۔ آپ ان معاملات کا عہد ان سے لے لیا کریں اور پھر اللہ کے قانون کے مطابق ان کی حفاظت کا انتظام کریں۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔ (اور مسلم معاشرے کی بھی یہی صفت ہے۔)

ع 2 النصف

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

60:13 اے اہل ایمان! جو لوگ احکام الٰہی کی مخالفت کے باعث اللہ کی طرف سے دھتکارے جا چکے ہیں، انہیں دوست مت بناؤ۔ وہ اخروی زندگی سے مایوس ہیں جیسے ان سے پہلے منکرین حق آخرت سے انکار کیا کرتے تھے اور جو آج قبروں میں پہنچ چکے ہیں۔

سورة الصّف

مترجم کا نوٹ:

میدان جنگ میں کمانڈر جس طرح اپنی فوجوں کو لائینوں میں ترتیب دیتے ہیں ان میں سے ایک لائن کو ''الصف'' کہیں گے۔ یہ قرآن کریم کی 61 ویں سورۃ ہے اور اس میں 14 آیات ہیں۔ ایک مسلم کو وہ بات کہنی چاہیے جو اس کے کلام کا مفہوم ہے اور الجھاؤ پیدا کرنے والی گفتگو سے بچنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہر اہل ایمان کو اپنے وعدے کا پابند رہنا لازم ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

61:1 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہر لحہ سرگرداں ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک، حکمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

61:2 اے اہل ایمان! (لہٰذا تم بھی اپنے دعویٰ ء ایمان کو عمل سے ثابت کیا کرو۔) تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

61:3 اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے کہ ایسی باتیں کہو جن پر عمل نہ کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝

61:4 اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو ضرورت پڑنے پر صفوں میں جم کر اس طرح لڑتے ہیں جیسا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

61:5 (قوم موسیٰ گفتار کے غازی تھے) موسیٰ اپنی قوم سے کہا کرتے تھے، اے میرے لوگو! تم مجھے ایذا کیوں

دیتے ہو جبکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ لیکن جب وہ ٹیڑھے چلتے رہے تو اللہ کے قانون کے مطابق ان کی سوچ سمجھ بھی ٹیڑھی ہو گئی۔ غلط راہوں پر چلنے والے لوگوں کو اللہ زبردستی سیدھی راہ نہیں دکھایا کرتا۔ [51:9]

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

61:6 (اسی قوم بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر) عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا ہوا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے تورات میں جو کچھ نازل ہو چکا ہے میں اس کی سچائیوں کی تصدیق کرنے آیا ہوں۔ اور میں تمہیں اپنے بعد میں آنے والے ایک اور رسول کی خوشخبری دیتا ہوں اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ ان لوگوں کے پاس واضح ہدایات لے کر آئے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ [سحر = جھوٹ]

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

61:7 (یہ لوگ اپنی کتابوں میں محمدؐ کے ذکر میں بھی تحریف کرتے ہیں۔) تم خود کچھ باتیں گھڑتے ہو اور پھر انہیں اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہو۔ سوچو کہ اس سے بڑا جرم کیا ہوگا؟ یہ رسول تمہیں اسلام کی طرف ہی دعوت دیتے ہیں۔ (جو انبیائے بنی اسرائیل پیش کرتے رہے۔) جو لوگ سچائی کو اس کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کریں، اللہ انہیں زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

61:8 یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (قرآن) کو اپنے منہ کی باتوں سے بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، اگرچہ منکرین حق کو بہت ناگوار گزرے۔

ع 1 9 هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

61:9 وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو کامل ضابطہء ہدایت اور برحق نظام زندگی دے کر بھیجا ہے، تاکہ یہ دنیا کے تمام نظام ہائے زندگی پر غالب آ کر رہے، اگرچہ یہ بات ان مشرکین کو ناگوار گزرے جو اللہ کے علاوہ انسانوں کے قوانین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ [51:20-21, 48:28, 41:53, 18:48, 14:31, 9:31-33]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

61:10 اے وہ لوگو جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو کیا ہم تمہیں ایک ایسی تجارت کا پتہ بتائیں جو تمہیں دونوں

جہانوں میں تکلیف دہ نقصان سے بچالے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

61:11 وہ کاروبار یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے قائم کردہ نظام پر پورا یقین رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور حسب ضرورت اپنی جانوں سے پوری جدوجہد کرو۔ اگر تم علم و بصیرت سے کام لو تو جان لو گے کہ اس کاروبار میں تمہارے لئے کتنا فائدہ ہے۔ [9:111]

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ﴿۱۲﴾

61:12 اللہ تمہیں زندگی میں پیچھے رہ جانے سے بچالے گا اور ایسے باغات میں داخل کرے گا جو سدا بہار ہیں کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور خوشی کی جنتوں میں نہایت خوبصورت مکان عطا کرے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

61:13 اور ایک اور چیز جو تمہیں بہت ہی پسند ہے۔ (باہر کے ملکوں میں تمہاری حکومت قائم ہو جائے گی۔) تمہیں اللہ کی پوری مدد حاصل ہو جائے گی اور کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ (اے پیغمبرؐ!) اہل ایمان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع 2 5 10

61:14 اے اہل ایمان! اس کے نظام کے قیام کے لئے اللہ کی دست و بازو بن جاؤ۔ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے اپنے مخلص ساتھیوں سے کہا تھا 'اللہ کے لئے میرا مددگار کون ہے؟ تو ان کے مخلص ساتھیوں نے جواب دیا تھا 'ہم اللہ کے مددگار بنتے ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ اس پروگرام پر ایمان لے آیا لیکن دوسرا گروہ منکر ہو گیا۔ بالآخر ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے خلاف مدد دی اور وہ ان پر غالب آ گئے۔

سورة الجمعة

مترجم کا نوٹ:

''الجمعہ'' اجتماع کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس 62 ویں سورۃ میں 11 آیتیں ہیں۔ اس سورۃ میں زور دیا گیا ہے کہ اللہ کی کتاب کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا از بسکہ ضروری ہے۔ صرف عقیدت کا اظہار کر لینا یا ناظرہ پڑھ لینا کافی نہیں۔ بہت سے غیر مسلم جمعہ کے دن کو مسلمانوں کا ''سبت'' کہتے اور سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سبت یا ہفتے کے دن پکے یہود کام کرنا حرام سمجھتے ہیں جبکہ آیت کے مطابق مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اجتماع کے دن اللہ کے فضل کی تلاش کے لئے زمین میں پھیل جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

62:1 آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں ہے۔ وہ اللہ جو کائنات کا عظیم الشان بے مثال بادشاہ ہے۔ بڑی قوتوں، بڑی حکمتوں والا۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

62:2 وہی تو ہے جس نے اس قوم کی طرف انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جنہیں اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں دی گئی۔ یہ رسول ان کے سامنے آیات الٰہی کو پیش کرتا ہے اور انہیں ان میں دیئے گئے قوانین کی حکمت سمجھاتا ہے۔ وہ انہیں اس عملی پروگرام پر گامزن کر دیتا ہے جس سے ان کی صلاحیتوں کی پرورش ہوتی جائے ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

62:3 یہ ان لوگوں کی طرف بھی رسول ہیں جو بعد میں آنے والے ہیں۔ (لہٰذا یہ رسالت قرآن کے ذریعے) ہمیشہ جاری رہے گی۔ وہ بڑی قوتوں والا حکمتوں والا اللہ ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

62:4 یہ اللہ کا وہ فضل ہے کہ اس وحی سے جو شخص چاہے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یقیناً اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

62:5 (لیکن اس کتاب سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اسے سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔) ورنہ ان لوگوں کی مثال یاد کرو جنہوں نے تورات کو اٹھا تو لیا لیکن ان کی مثال یوں سمجھو جیسے کسی گدھے پر بڑی بڑی کتابیں لاد دی جائیں اور وہ انہیں اٹھائے پھرے۔ یہی مثال ہر اس قوم کی ہے جو اللہ کی آیات کا زبان سے اقرار کرے اور عملی طور سے اسے جھٹلائے۔ جو لوگ اللہ کی کتاب کو اس کے بلند مقام سے ہٹا دیں، اللہ زبردستی ان کی راہنمائی نہیں کیا کرتا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

62:6 فرمایئے اے اہل یہود! تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم سب انسانوں کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو۔ اگر تم سچے ہو تو ذرا موت کی تمنا تو کر کے دکھاؤ۔ [2:94]

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

62:7 لیکن یہ ہرگز مرنے کی تمنا نہیں کریں گے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں جو اعمال وہ کر چکے ہیں اور اللہ ان لوگوں سے بخوبی واقف ہے جنہوں نے کمزوروں پر ظلم کیا، انسانی حقوق کو پامال کیا اور کتاب الٰہی کو اپنے صحیح مقام سے ہٹایا۔ [ظلم میں یہ تینوں آخری معنی آ جاتے ہیں۔]

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 1 11

62:8 ان سے کہہ دیجئے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہارے سامنے آ کر رہے گی اور پھر تمہیں اس اللہ کی طرف لوٹنا ہوگا جو غیب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمہیں سب بتا دے گا کہ تم نے دنیا میں کیا کیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

62:9 (اے اہل ایمان تم دین کو مذہب یعنی انفرادی نجات کا ذریعہ نہ سمجھ لینا۔) اے لوگو! جو ایمان سے فیضیاب ہوئے ہو جب تمہیں (جمعہ کے دن) اجتماع صلوٰۃ کے لئے آواز دی جائے تو سب کاروبار اور کام کاج چھوڑ کر اللہ کے

ذکر کے لئے جمع ہو جایا کرو۔ اگر تم علم و بصیرت سے کام لو تو دیکھو گے کہ یہ اجتماعات تمہارے لئے کتنے فائدہ مند ہیں۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

62:10 جب یہ اجتماع صلوٰۃ ختم ہو جائے تو پھر جہاں جی چاہے جاؤ اور اللہ کا رزق تلاش کرو۔ اللہ کے قوانین کو ہر لحہ پیش نظر رکھو تا کہ تم دونوں جہانوں میں پھلو پھولو۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ع 2 3 12

62:11 (جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔) جب وہ کاروبار کی رونق دیکھتے یا کوئی کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو آپ کو منتظر چھوڑ کر اس طرف دوڑ لیتے ہیں۔ انہیں بتا دیجئے کہ اللہ کے پروگرام کے مطابق انہیں جو کچھ ملے گا وہ اس کھیل تماشے اور کاروبار سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ جہاں تک سامان زیست کا تعلق ہے تو سب سے بہتر رازق اللہ ہے جس کے نظام میں ہر شخص کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

سورة المنٰفقون

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 63 ویں سورۃ ہے اور اس میں 11 آیات ہیں۔ منافقت ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں انسان دورخی زندگی جیتا ہے۔ یعنی ظاہر کچھ اور باطن کچھ اور۔ قرآن کریم نے منافقت کو کئی جگہ دلوں کی بیماری کہا ہے۔ ''نفق'' اس سُرنگ کو کہتے ہیں جس کے دونوں سرے کھلے ہوں۔ بہت سے جانور خطرے سے بچاؤ کے لئے اس طرح کی سرنگ بنا کر اس میں رہتے ہیں۔ منافق بھی کسی عظیم مشن سے یکسو ہو کر وابستہ نہیں ہوتا بلکہ حالات دیکھ کر فرار کے لئے تیار رہتا ہے۔ اب ایک نہایت اہم بات سمجھ لیجئے۔ بہت سے تاریخ اور روایات گھڑنے والے دشمنان اسلام نے صحابہء کرام تک پر منافقت کے الزامات لگائے ہیں۔ حیرت ہے کہ بخاری جیسی کتاب کے ''باب الفتن'' میں لکھا ہے کہ چار پانچ صحابہ کو چھوڑ کر نعوذُ باللہ باقی سب منافق تھے یا مرتد ہو گئے تھے۔ نامور کتابیں یہاں تک کہتی ہیں کہ حضرت سلمان فارسی کے سوا تمام صحابہء کرام منافق تھے۔ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ سورۃ التوبہ 9:64 کے مطابق منافقین ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں وحی حضور اکرمؐ پر ان کا راز فاش نہ کر دے اور سورۃ ''محمد'' 47:47 سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ منافقین نبی کریمؐ کی زندگی میں پہچان لئے گئے تھے۔ اب ذرا دیر ٹھہر کر غور فرمایئے کہ جن ہستیوں نے حضور اکرمؐ کا مال و جان کے ساتھ، ساتھ دیا اور قرآن جن کے لئے عقیدت مندانہ جذبات بار بار پیش کرتا ہے، ان ہستیوں کو منافق کہنا کتنی بڑی بدنصیبی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

63:1 (اے رسولؐ) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں۔ (ان کے دل میں کچھ اور ہے اور زبان پر کچھ اور)

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

63:2 انہوں نے اپنی قسموں کو دھوکے کا ڈھال بنا رکھا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کا وبال انہی پر پڑے گا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

63:3 ایسا اس لئے ہے کہ یہ خود کو اہل ایمان ظاہر کرتے ہیں پھر عملی طور پر منکرین حق کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔ اس طرز عمل کے نتیجے میں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ لہٰذا اب ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

63:4 جب آپ انہیں دیکھتے ہیں تو ان کی ظاہری وضع قطع بھلی معلوم ہوتی ہے اور جب یہ گفتگو کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں کو بڑے غور سے سنتے ہیں لیکن ان کی اندرونی حالت یہ ہے جیسے گھن کھائی ہوئی لکڑیاں جنہیں دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا گیا ہو۔ ہر کھٹکے پر یوں چونک جاتے ہیں کہ ان پر بلا اب آئی کہ جب آئی۔ یہ دشمن ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ان سے بہت محتاط رہیے۔ اللہ انہیں اپنے ارادوں میں بری طرح ناکام کرے گا۔ یہ اپنی منصوبہ سازیوں میں کتنا ہی بھٹکتے پھریں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

63:5 جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ! تا کہ اللہ کے رسول تمہارے لئے مغفرت طلب کریں تو چپکے سے سر ہلا دیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں کہ ذرا دیر ٹھہرتے ہیں پھر تکبر کے ساتھ چل دیتے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

63:6 (اے رسولؐ) ایک ہی بات ہے آپ ان کے لئے مغفرت چاہیں یا نہ چاہیں، اللہ انہیں بخشنے والا نہیں۔ اللہ کا قانون ہے کہ وہ غلط راہیں اختیار کرنے والوں کو زبردستی سلامتی کی راہ پر نہیں ڈالتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

63:7 یہی لوگ ہیں جو رسول کے ساتھ موجود لوگوں کو بھی کہتے رہتے ہیں کہ ان کے مشن کی مالی مدد نہ کرو۔ یہاں تک یہ تنگ آ کر یہاں سے چلے جائیں۔ منافقین اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ آسمانوں اور زمین کے سب خزانے اللہ ہی کے

ہیں۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع 1 8 13

63:8 یہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ واپس پہنچ لینے دو پھر دیکھنا کہ عزت والے لوگ ان بے عزت لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ لیکن عزت اور کامیابی اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان کے لئے ہے۔ البتہ منافقین یہ بات نہیں جانتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

63:9 اے اہل ایمان! دیکھنا کہ مال و دولت اور اولاد کی محبت تمہیں احکام الٰہی سے غافل نہ کر دے۔ جو کوئی ایسا کرے گا تو ایسے لوگ نقصان میں رہیں گے۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

63:10 جو کچھ سامان زندگی ہم نے تم کو دیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے، نظام الٰہی کے مطابق خرچ کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کہو کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں اللہ کے بندوں پر خرچ کر کے اپنے ایمان کو سچ کر دکھاتا اور اس طرح ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو معاشرے کے کام سنوارتے ہیں۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع 2 3 14

63:11 لیکن اللہ کا قانون ہے کہ جب کسی کی موت آ جائے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

سورة التغابن

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 64ویں سورۃ ہے اور اس میں 18 آیات ہیں۔ روزمرہ زندگی میں انسان کو جو نفع نقصان پہنچتا رہتا ہے اسے ''تغابن'' کہتے ہیں۔ ''یوم الدین'' یعنی فیصلے کے دن انسان کو بالآخر جو فائدہ یا نقصان پہنچے گا اسے ''التغابن'' کہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

64:1 کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے عظیم پروگرام کو بروئے کار لانے کی جدوجہد میں ہر دم مصروف ہے اور اس کی عظمت اور شان کو ظاہر کرتی ہے۔ تمام اقتدار اور بادشاہت اسی کے لئے ہے اور ہر طرح کی حمد وستائش بھی اسی کی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے ہر شے کے لئے قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔

[67:1-5, 18:7, 16:5-6, 14:1-2, 7:31]

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

64:2 وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ (اور اختیار وارادہ عطا کیا۔ اس ارادے کو استعمال کرتے ہوئے) تم میں سے کوئی منکر حق ہو جاتا ہے اور کوئی سچائی پر ایمان لے آتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو (اور اپنی مہلت زندگی کو جس طرح استعمال کرتے ہو) اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

64:3 اس نے کائنات کو مقصد کے تحت اور حقیقت کے طور پر پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں جسمانی پیکر عطا کئے ہیں اور یہ پیکر زندگی کے فرائض نبھانے کے لئے بڑے متوازن ہیں۔ تمہاری زندگی کے سفر کی منزل اسی اللہ کے پاس ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

64:4 جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے۔ جو کچھ تم خفیہ طور پر کرتے ہو اور جو کچھ کھلے عام کرتے ہو وہ ہر کام کو بخوبی جانتا ہے اور اللہ دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی بخوبی واقف ہے۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

64:5 کیا تم لوگوں کو ان قوموں کے احوال کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے گزر رہے ہیں اور حق سے انکار کر کے اپنے کئے دھرے کا مزا چکھ چکے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب بھی تیار ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

64:6 یہ اس لئے کہ ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح احکام لے کر آتے رہے لیکن انہوں نے کہا کیا انسان ہمیں سیدھی راہ دکھائیں گے؟ پھر انہوں نے احکام الٰہی کی صداقت کا انکار کیا اور سچائی سے منہ موڑ لیا۔ اللہ کسی کے ماننے نہ ماننے پر انحصار نہیں کرتا۔ اللہ کو کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ وہ تمام حمد و ستائش کا مالک ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

64:7 جو لوگ اللہ کے قوانین کا انکار کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مرنے کے بعد نہیں اٹھایا جائے گا۔ (اے نبیؐ) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ تمہیں مرنے کے بعد ضرور اٹھایا جائے گا۔ پھر تمہیں خوب سمجھا دیا جائے گا کہ تم کیسی حرکتیں کرتے رہے۔ یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

64:8 لہٰذا اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ [نور=قرآن]

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

64:9 وہ دن قریب ہے جب تم سب کو میدان جنگ میں جمع کیا جائے گا۔ وہ فتح و شکست کا دن ہوگا۔ وہ شخص جو اللہ پر ایمان سے فیض یاب ہوا اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتا رہا، اللہ اس کی معمولی خطائیں مٹا دے گا۔ میدان جنگ میں فتح کے بعد اللہ انہیں جنت ارضی بنانے کی توفیق دے گا۔ جب تک وہ اس نظام کو قائم رکھیں گے، انہیں بہشت جیسی زندگی میسر رہے گی۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

ع 1 10 15 وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اللہ 64:10 اور جنہوں نے احکام الٰہی کی صداقت سے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے، ان کے حصے میں آتشیں

تباہیاں ہوں گی۔ کتنی بری ہے سفر کی یہ منزل!

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

64:11 یاد رکھو کہ کوئی مصیبت آتی ہے تو اللہ کے قانون کے مطابق۔ جو قوم بھی اللہ کے قوانین پر ایمان رکھے گی اس کا ذہن و دل اس کی صحیح سمت میں راہنمائی کرے گا۔ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ [جو قومیں علم و بصیرت کی رو سے اللہ کے قوانین کو سمجھ لیتی ہیں وہ مصیبتوں سے بچنے کے طریقے دریافت کر لیتی ہیں۔]

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

64:12 اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ (یعنی مرکزی حکومت کی) اگر تم اس حکم سے منہ موڑو گے تو ہمارے رسول کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ پیغامات کو واضح طور پر تم تک پہنچا دے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

64:13 اللہ کے سوا کوئی صاحب اقتدار و اختیار نہیں۔ لہٰذا اہل ایمان اپنی پوری کوشش کرنے کے بعد ہر کام کا نتیجہ اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

64:14 اے لوگو! جو ایمان سے فیض یاب ہوئے ہو، تمہارے شوہروں، بیویوں اور اولاد میں ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو تمہارے اور نظام الٰہی کے درمیان خلیج پیدا کر دیں۔ اس معاملے میں محتاط رہنا۔ اگر تم اللہ کے بندوں پر مال خرچ کرتے رہو، ان کی زندگیوں میں کشادگی پیدا کرو اور ان کی حفاظت کا خیال رکھو تو یاد رکھو کہ اللہ حفاظت کرنے والا مہربان ہے۔

[2:219 زوج = شوہر، زوجہ = بیوی، ازواج = میاں بیوی۔ عدو = فاصلہ]

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

64:15 تمہارے مال دولت اور اولاد تمہارے لئے آزمائش بن سکتے ہیں۔ (کہ تم ان کی محبت میں نظام الٰہی سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ) اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔ نظام الٰہی اس دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا۔ [2:221]

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

64:16 اللہ کے قوانین کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اس کے احکام کو توجہ سے سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اس کے بندوں پر

اپنے وسائل کھلے رکھو کہ یہ خود تمہارے لئے بہتر ہے۔ جو شخص بھی حرص و لالچ سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ہمیشہ کی کامیابی پانے والے ہیں۔ [59:9]

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

64:17 جو کچھ تم اوروں کے لئے دیتے ہو یہ سمجھو کہ اللہ کو بہت عمدہ قرض دیتے ہو۔ وہ تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ دے گا اور تمہاری معمولی خطاؤں کو درگزر کردے گا۔ اللہ قدر شناس اور بردبار ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع 2 6 16

64:18 وہ پوشیدہ اور ظاہر ہر بات کا جاننے والا ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک صاحب حکمت ہے۔

سورة الطّلاق

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 65ویں سورۃ ہے اور اس میں 12 آیات ہیں۔ طلاق کے بارے میں اس سورۃ میں بہت اہم قوانین ارشاد کئے گئے ہیں۔ تصریف کے طور پر دیگر متعلقہ آیات پر نظر ڈالنے سے طلاق کے احکام تفصیل سے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔ ازراہ کرم مندرجہ ذیل آیات پر ایک بار پھر غور فرما لیجئے۔ [65:1-4, 58:1, 33:49, 4:128, 4:35, 4:19, 4:3, 2:228-234] قرآن کریم کے نزدیک فوری یکا یک طلاق کی کوئی گنجائش نہیں اور مردوں اور عورتوں کو طلاق دینے کا مساوی حق حاصل ہے۔ یہ انتہائی افسوس اور شرمندگی کی بات ہے کہ فقہ کے اماموں نے قرآن کے واضح احکام کو نظر انداز کر کے اپنے اصول تشکیل دے رکھے ہیں۔ مثلاً علماء اور مُلّا یہ کہتے ہیں کہ شوہر تین بار طلاق کا لفظ ادا کر دے خواہ وہ غصّے یا دباؤ کی حالت میں ہو۔ یہاں تک کہ کسی ڈرامے اور فلم میں اپنی بیوی کو طلاق کہہ دے تو فوری طور پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ امام وہی احادیث کو جب چاہیں مسترد کر دیتے ہیں۔ مثلاً ابن ماجہ میں حضور اکرمؐ کی ایک حدیث نقل ہوئی ہے "لا طلاق فی الاغلاق" یعنی غصّے، نشے، بغیر سوچے سمجھے طلاق کبھی واقع نہیں ہو سکتی۔ طلاق کے لئے قرآن کریم میں واضح اور مفصل طریقہ ان آیات میں ارشاد ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود ابن ماجہ کی یہ حدیث ہمارے علماء عوام تک نہیں پہنچاتے۔ آپ دیکھیں گے کہ طلاق دینے کے لئے میاں بیوی کو کئی مہینے درکار ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

65:1 اے نبی! جب تم مرد، عورتوں کو طلاق دینے لگو تو خیال رہے کہ عدّت کا ٹھیک ٹھیک حساب رکھو۔ (عدّت وہ عرصہ ہے جس میں کوئی خاتون کسی اور شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔) تم ہمیشہ اپنے پروردگار کے قوانین کا خیال رکھو۔ دیکھنا تم ہرگز ان خواتین کو ان کے گھروں سے مت نکال دینا اور نہ ہی وہ خود اپنے گھروں کو چھوڑ جائیں۔ البتہ اگر وہ کھلی

بے حیائی کریں تو نہیں اور چلی جائیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ جو اللہ کی مقرر کردہ حدود سے باہر نکلے گا وہ سب سے پہلے اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم کہ اللہ میاں بیوی کے درمیان ایک بار پھر صلح کا ذریعہ پیدا کردے۔ [نوٹ کیجئے کہ گھر بیویوں کے ہوتے ہیں۔ 65:4, 33:49, 2:234, 2:228]

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾

65:2 جب عدت کا وقت مکمل ہو جائے تو پھر خوش اسلوبی سے ان خواتین کو پھر سے اپنا لو اور اگر دونوں میں باہم سمجھوتے کا کوئی امکان نہ ہو تو انہیں خوش اسلوبی سے علیحدہ کردو۔ اس فیصلے پر اپنے لوگوں میں سے دو انصاف پسند افراد گواہ کے طور پر دستخط کردیں۔ یہ نصیحت تم میں سے ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص احکام الٰہی کو پیش نظر رکھے گا اللہ اس کے لئے ہر مشکل سے رہائی کی صورت پیدا کردے گا۔ [آنحضرتؐ سے منسوب ہے کہ آپ نے آخری جملے کے بارے میں فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے قرآن کریم کی صرف اتنی سی آیت کافی ہے۔]

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ۝﴿۳﴾

65:3 اور ایسے شخص کے لئے اللہ ایسے ذرائع سے سامان زیست عطا کرے گا جو اس نے سوچا تک نہ ہوگا۔ جو شخص بھی بہترین کوشش کے بعد اللہ پر اعتماد رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔ اللہ اپنے ارشادات اور قوانین کو تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اللہ نے ہر بات کے لئے اصول اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝﴿۴﴾

65:4 تمہاری وہ خواتین جو ماہانہ قدرتی نظام کی امید نہ رکھتی ہوں اور وہ خواتین جو کسی بھی وجہ سے حیض کے دنوں سے آزاد ہوں تمہیں سوچ بچار سے بچانے کے لئے ان کی عدت تین ماہ مقرر کی گئی ہے۔ وہ خواتین جو حاملہ ہوں ان کی عدت اس وقت ختم ہو جاتی ہے جو اپنے حمل کے بوجھ سے آزاد ہو جائیں۔ جو بھی احکام الٰہی کا خیال رکھے گا اللہ اس کے لئے زندگی کے مراحل آسان کردے گا۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝﴿۵﴾

65:5 یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ جو شخص احکام الٰہی کا خیال رکھے گا اللہ اس کی معمولی خطاؤں کے مضر اثرات مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے اجر میں عظیم اضافہ کر دیتا ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝

65:6 تم ان خواتین کو اپنی حیثیت کے مطابق اسی آرام اور سکون سے رکھو جہاں اور جیسے خود رہتے ہو۔ انہیں پریشان کرنے کے لئے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر وہ حمل سے ہوں تو بچے کی پیدائش تک ان کے خصوصی اخراجات انہیں دیتے رہو اور اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے دودھ پلائیں تو اس کار خیر کی علیحدہ اجرت دو۔ دونوں میاں بیوی بچے کے بارے میں وہ سب طریقے اختیار کریں جو اس کے فائدے میں ہوں۔ اس مقصد کے لئے آپس میں ہم خیال ہونے کی کوشش کرو۔ لیکن اگر آپس میں ضد کرو گے تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا سکتی ہے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ع 1 7 17

65:7 اس عورت کا خرچ شوہر اٹھائے گا۔ حیثیت والا شخص اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو وہ اس کے مطابق خرچ کرے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس سے زیادہ ذمہ دار نہیں ٹھہراتا جو کچھ اس کو دیا ہے۔ اللہ تنگی کے بعد کشادگی بخشتا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

65:8 (عائلی معاملات کا قوم کے تمدن پر بہت اثر پڑتا ہے۔) کتنی ہی قومیں ایسی گزری ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے پوری طرح سے ان کا محاسبہ کیا اور انہیں سخت سزا میں جکڑ لیا۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝

65:9 انہوں نے اس وبال کا مزا چکھ لیا جو ان کے کاموں کے سبب ان پر آیا تھا۔ انجام کار انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ ع 2

65:10 اللہ نے ہمیشہ ایسے لوگوں کے لئے سخت سزا تیار کر رکھی ہے۔ لہٰذا اے عقل و فکر سے کام لینے والو جو ایمان سے

فیض یاب ہوئے ہو غور کرو کہ اللہ نے تمہاری طرف وہ پیغامات نازل کئے ہیں جو تمہیں بلند مرتبہ عطا کر سکتے ہیں۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

65:11 پیغمبر جو تمہارے سامنے احکام الٰہی واضح طور سے پیش کرتے ہیں تا کہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آئیں جو ایمان رکھتے ہیں اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں۔ جو بھی اللہ اور اس کے قوانین پر ایمان لائے گا اور معاشرے کی صلاحیتوں کو بڑھانے والے کام کرے گا، اللہ انہیں اس دنیا اور دوسری زندگی میں سرسبز و شاداب باغات والے ماحول میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ بہترین ساز و سامان حیات مہیا کرے گا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ ع 2 5 18

65:12 یہ اس اللہ کے قوانین ہیں جس نے کائنات میں بہت سی بلندیاں اور پستیاں پیدا کیں۔ وہ کائنات کے ستاروں، سیاروں میں اپنا حکم نافذ کرتا رہتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہیں اور اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

سورة التحریم

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی یہ 66 ویں سورۃ ہے اور اس میں 12 آیات ہیں۔ پاکیزہ نظریہء حیات انسانوں کے درمیان پائیدار تعلقات کی ضمانت بن جاتا ہے۔ کسی شے کو حرام یا حلال قرار دینے کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے اور اس بارے میں قوانین قرآن میں دیئے گئے ہیں۔ ''تحریم'' کے معنی ہیں حرام قرار دینا۔ نبیؐ نے اپنے آپ پر کیا چیز ناجائز کر لی تھی، اس کے متعلق مفسرین نے بڑی حاشیہ آرائیاں کی ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت حفصہؓ سے فرما دیا تھا کہ آپؐ کے جانشین حضرت ابوبکرؓ ہوں گے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ۔ حفصہؓ نے یہ بات حضرت عائشہ سے کہہ دی جبکہ حضور اکرمؐ اپنی یہ دور اندیشی صحابہء کرام پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ باہم مشورے سے خلیفہ کا انتخاب کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

66:1 اے نبی! کیا آپ کسی ایسی چیز کو ناجائز ٹھہرائیں گے جو اللہ نے آپ کے لئے جائز قرار دی ہے۔ اگرچہ اس سے آپ کی بیویاں خوش ہو جائیں۔ اللہ معمولی خطاؤں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے والا، مہربان ہے۔ [مشہور ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ ایک زوجہ کے پاس زیادہ دیر بیٹھے کیونکہ انہوں نے آپؐ کو شہد پیش کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو اس بات پر حسد ہوا اور انہوں نے منصوبے کے تحت دونوں نے آپؐ سے کہا ہمیں آپؐ کے منہ سے بُو آتی ہے۔ آپ نے اسی وقت شہد کو اپنے لئے حرام کر لیا۔ اس روایت میں رسولؐ اور امہات المومنین کی توہین صاف نظر آتی ہے۔ درحقیقت آپؐ نے طلاق کو اپنے لئے حرام فرما دیا تھا۔]

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

66:2 اللہ نے تم لوگوں کے لئے اپنی قسموں سے نمٹنے کے لئے کفارہ مقرر کر رکھا ہے۔ اللہ ہی تمہارا آقا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔ [قسم توڑنے کا کفارہ 5:89. 2:225]

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

66:3 نبی نے ایک بیوی سے کوئی بات رازدارانہ طور پر کہی تھی۔ اس زوجہ نے اسے (ایک عورت پر) ظاہر کر دیا۔ اللہ نے اس صورتحال سے نبی کو آگاہ کر دیا یعنی اس عورت نے کچھ باتیں نبی کو بتا دیں جو اس نے سنی تھیں۔ جب نبی نے یہ بات اس زوجہ کو بتائی تو اس زوجہ نے نبی سے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا۔ اُس وقت نبی نے فرمایا مجھے اس ذات پاک (یعنی اللہ) نے بتایا ہے جو ہر چیز کا علم اور خبر رکھنے والا ہے۔ (یعنی اُس عورت کے ذریعے)۔

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝

66:4 تم دونوں کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے کیونکہ تمہارے دل کج ہو گئے تھے (خانگی زندگی میں کوئی بات خفیہ بھی رکھنی پڑتی ہے۔) اگر تم ایسے معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو یاد رکھو کہ اللہ اور جبرائیل اور صاحب کردار مومن پیغمبر کے ساتھ ہیں اور ملائکہ بھی ان کے مددگار ہیں۔

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

66:5 (اگر تم دونوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو) پیغمبر تمہیں طلاق دے سکتے ہیں اور پھر ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیبیاں دے سکتا ہے۔ وہ ایسی مسلمان ہونگی جو احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کریں، ان کی صداقت پر پورا ایمان رکھیں، اپنی صلاحیتوں کو نظام الٰہی کے لئے وقف کر دیں۔ جلد اصلاح کرنے والی اور پیغمبر کی اطاعت کرنے والی۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا خواہ یہ خواتین طلاق یافتہ ہوں، بیوہ یا غیر شادی شدہ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝

66:6 اے اہل ایمان! (یہ گھریلو امور اس لئے بیان کئے جا رہے ہیں کہ) تم خود کو اور اپنے اہل خانہ کو آتشین نتائج سے بچا سکو یعنی اس دوزخ سے جس کا ایندھن انسان اور ان کے پتھر دل لیڈر ہوتے ہیں۔ اس دوزخ پر بہت شدید کائناتی قوتیں نگراں ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور ٹھیک ٹھیک اس کا حکم بجالاتے ہیں۔ [2:24]

ع 1 7 19 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۧ

66:7 اے لوگو! جو آج احکام الٰہی کی مخالفت کرتے ہو (تو ان سے کہا جائے گا) آج کے دن کوئی بہانہ یا عذر پیش نہ کرو۔ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

66:8 اے اہل ایمان! اگر تمہارا کوئی قدم غلط اٹھ جائے تو فوراً اللہ کی راہ پر واپس آ جاؤ۔ وہ تمہاری خطاؤں کے مضر اثرات کو تمہاری ذات سے مٹا دے گا اور تمہیں سدا بہار باغوں میں داخل کرے گا۔ اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ ہونے دے گا۔ ان کا نور بصیرت ان کے آگے اور اطراف میں چلتا ہوگا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے نور بصیرت کو مکمل کر دے اور ہمیں ہر تخریبی قوت سے محفوظ رکھئے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

66:9 اے نبی! مخالفین حق اور منافقین کے خلاف جد وجہد کیجئے اور ان کے مقابلے میں چٹان کی طرح جم جایئے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بہت بری جگہ ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝

66:10 منکرین حق کے لئے اللہ نوح اور لوط کی بیویوں کی مثال پیش کرتا ہے۔ وہ ہمارے نہایت صالح بندوں کے نکاح میں تھیں لیکن انہوں نے ایمان کی راہ پر ان کا ساتھ نہ دیا تو وہ اللہ کے قانون کے مقابلے میں اپنی بیویوں کے کچھ کام نہ آ سکے۔ پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

66:11 اور اللہ اہل ایمان کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ وہ دعا کیا کرتی تھی کہ اے میرے پروردگار! تو اپنی جناب سے جنت میں میرے لئے گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے آزاد رکھ اور مجھے اس ظالم قوم سے بھی نجات دے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾ ع 2 5 20

66:12 اور ایک مثال مریم بنت عمران کی ہے جس نے انتہائی نا مساعد حالات میں اپنی پاکدامنی کی حفاظت کی۔ (مریم نے خانقاہیت کے غیر قرآنی نظام کے خلاف آواز اُٹھائی اور اپنے گھرانے کی مدد سے شادی کی جس سے وہ حاملہ ہوئی۔) پھر ہم نے اسے علم و بصیرت کے نور سے نوازا اور اس نے اپنے رب کے احکامات، قوانین اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اللہ کے احکامات کی اطاعت شعاروں میں سے تھی۔

سورۃ الملک

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 67 ویں سورۃ ہے اور اس میں 30 آیات ہیں۔ الملک کے معنی ہیں عظیم بادشاہت۔ یہ سورۃ وضاحت کرتی ہے کہ خالق کائنات کی کاملیت اس کی تخلیقات سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے کامل قدرت والے خالق کا بے عیب ہونا ایک منطقی بات ہے۔ ہم توجہ سے قرآن کو پڑھیں تو اللہ کی شان اور عظمت کا کچھ اندازہ تو ہو ہی جاتا ہے۔

اس سورۃ کی پانچویں آیت پر خصوصی توجہ فرمایئے جس کا ترجمہ اکثر و بیشتر غلط کیا گیا ہے۔ بائبل کے ارشاد کی طرح اللہ اپنے تخت شاہی پر آسمانوں میں نہیں بیٹھا بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور انسانی جسم کی طرح وجود سے منزہ اور پاک ہے۔ شیطان ہماری خود غرضانہ یا باغیانہ خواہشات کے سوا کچھ اور ہے نہیں۔ جن بھی کوئی مخفی عجیب و غریب مخلوق نہیں بلکہ غیر تہذیب یافتہ انسانوں یا خانہ بدوشوں کو کہا جاتا ہے۔ بائبل کے برخلاف قرآن کریم بھوت، پریت، سایہ، آسیب، چڑیل اور چھپے ہوئے علوم مثلاً جادو وغیرہ کو واہمے قرار دیتا ہے۔ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ صاحب قرآن ہوتے ہوئے اسرائیلیات کے زیر اثر آج تک ان وہموں سے کم ہی آزاد ہو سکے ہیں۔ حضور اکرمؐ کا ایک مقبول دو لفظی ارشاد بھی موجود ہے۔ ''لاغول'' یعنی بھوت پریت، آسیب، بدروحیں، چھلاوے، چڑیلیں وغیرہ، کوئی شے نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ۙ

67:1 وہ ہستی جس کے قبضہء قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہی ہے اسی کی برکت سے کائنات میں استحکام اور رونقیں ہیں اور اس نے ہر شے کے لئے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں کہ ہر شے اپنی تکمیل کو پہنچ جائے۔

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ

67:2 اسی نے قوموں کی موت اور زندگی کا قانون بنایا ہے تا کہ افراد اور قومیں خود کو آزما سکیں کہ تم میں سے کون ایسے کام کرتا ہے جس سے اس کی اپنی شخصیت اور ماحول میں توازن پیدا ہو جائے۔ جس نے یہ قوانین بنائے وہ بڑی عظیم قوتوں کا مالک ہے اور کائنات کو تخریبی عناصر سے محفوظ رکھتا ہے۔ [18:17, 11:7]

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝

67:3 وہی تو ہے جس نے بلندیوں میں متعدد فضائی کرّے بنائے اور ان میں ایک خاص تناسب رکھا۔ دیکھو! کیا تمہیں اللہ کی تخلیق میں کوئی نقص نظر آتا ہے؟ ایک بار اور آنکھ اٹھا کر دیکھو آسمانوں میں کہیں شگاف دکھائی دیتا ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝

67:4 ایک بار پھر غور سے دیکھو تمہاری نظر ہر بار تمہارے پاس تھک ہار کر لوٹ آئے گی اور تمہیں بلند فضاؤں میں کچھ خرابی نہ ملے گی۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝

67:5 جسے تم دنیا کا آسمان کہتے ہو اسے ہم نے چمکتے دمکتے ستاروں سے سجا رکھا ہے لیکن بے علم لوگ وہم و گمان کی تاریکیوں میں زندگی بسر کر ڈالتے ہیں وہ ان ستاروں سے قیاس آرائیاں کر کے غیب کے حالات معلوم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اب قرآنی علم آ گیا ہے اور ان نجومیوں کے اندازے سب کو بے کار ملیں گے اور ان کی کارگزاریوں کا نتیجہ خراب ہوگا۔ [15:17, 37:6-9, 72:8 اور ان کی شیطانی حرکتیں رائیگاں جائیں گی۔]

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

67:6 جو لوگ بھی اپنے پروردگار کے احکام کا انکار کرتے ہیں ان کا انجام تباہیوں کا جہنم ہے اور یہ سفر کی کیسی بری منزل ہے!

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝

67:7 جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ چیخ و پکار کی آوازیں سنیں گے اور وہ جہنم طوفان انگیز ہوگا۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝

67:8 ایسا طوفان انگیز کہ گویا غضب سے پھٹنے والا ہو۔ جب بھی کوئی قوم اس میں ڈالی جائے گی تو دوزخ کے نگراں ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا تھا جو تمہیں غلط روش زندگی کے تباہ کن انجام سے آگاہ کرتا۔

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝

67:9 وہ کہیں گے، بالکل ہمارے پاس آگاہ کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ اللہ نے کوئی وحی وغیرہ نہیں بھیجی ہے۔ تم تو کسی بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

67:10 پھر وہ یہ کہیں گے کہ اگر ہم غور سے سنتے اور عقل سے کام لیتے تو یہاں جہنم کے ساتھیوں میں نہ ہوتے۔ [7:179]

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

67:11 وہ اعتراف کریں گے کہ وہ اخلاقی قدروں میں پیچھے رہ گئے لہٰذا شعلوں میں گھرے ہوئے لوگ اللہ کی رحمت سے محروم رہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

67:12 جبکہ وہ لوگ جو اپنے اعمال کے ان دیکھے نتائج سے اپنے پروردگار کے قانون کے مطابق خوف رکھتے ہیں ان کے لئے تخریبی نتائج سے حفاظت ہے اور ان کے اچھے کاموں کا عظیم صلہ ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

67:13 یاد رکھنا کہ تم اپنے ارادوں کو مخفی رکھو یا ظاہر کرو وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

ع 1 14 1 اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

67:14 کیا وہ ان اشیاء کو نہیں جانے گا جنہیں اس نے پیدا کیا؟ وہ تو باریک سے باریک بات اور عمل سے باخبر رہتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝

67:15 وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا اور تمہاری خدمت پر لگا دیا تو اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اس کا عطا کردہ سامان حیات استعمال کرو۔ اس کا دیا ہوا رزق استعمال کرو اور اللہ کے دیئے ہوئے وسائل کو دیگر مخلوق تک پہنچنے دو۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝

67:16 کیا تم اس ہستی سے خود کو امان میں سمجھتے ہو جس کا اقتدار (زمین ہی میں نہیں) کائنات کی بلندیوں میں بھی ہے۔ وہ تمہارے ماحول میں غبار پھیلا سکتا ہے اور تمہیں زلزلے سے زمین میں ایک جھٹکے میں دھنسا سکتا ہے۔ [80:25, 67:30, 67:21]

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝

67:17 کیا تم اس ہستی سے بے خوف ہو جو نہایت بلند شان والا ہے۔ تم پر ایک ہلاکت انگیز طوفان بھیج سکتا ہے۔ تو تم

جان لوگے کہ میری وارننگ کیسی تھی۔ [من فی السماء = لغوی اعتبار سے وہ جو آسمان میں ہے۔ دیگر بہت سی آیات کے تحت اللہ ہر جگہ موجود ہے لہٰذا وہ جس کا اقتدار نہایت بلند ہے۔]

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

67:18 ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا تھا پھر میری پکڑ کیسی ہوئی۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾

67:19 (اس کا قانون تمام کائنات پر محیط ہے۔) کیا انہوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندوں کو نہیں دیکھا جو اپنے پروں کو پھیلاتے اور سکیڑتے چلے جاتے ہیں۔ (اللہ) رحمان کے قانون کے سوا انہیں کوئی نہیں تھامتا۔ بے شک (اللہ) ہر شے پر نگاہ رکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

67:20 اللہ رحمان کے سوا کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کر سکے اگرچہ کہ وہ کوئی بڑا لشکر بھی ہو۔ منکرین حق تو خود فریبی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۭ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

67:21 اگر وہ تم سے اپنا رزق روک لے تو کون ہے جو تمہیں رزق دے سکے لیکن یہ لوگ غرور اور نفرت کے جذبات میں بہے جا رہے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

67:22 جو بھی سر جھکائے بغیر آگے دیکھے چلتا ہو کیا وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ یا وہ شخص جو صراط مستقیم پر سیدھا چل رہا ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

67:23 کہیے کہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا تو سماعت، بصارت اور غور و فکر کی صلاحیت بھی عطا کی لیکن تم ان صلاحیتوں کا کتنا تھوڑا استعمال کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

67:24 کہیے کہ اسی نے تمہیں زمین میں ہر طرف پھیلا دیا ہے لیکن تم اس کے قانون مکافات کی طرف ہی قدم اٹھا رہے ہو۔ [23:79]

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

67:25 وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

67:26 کہہ دیجئے، اس بات کا علم تو صرف اللہ کو ہے۔ اور میں تو کھلی تنبیہ یا وارننگ دینے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

67:27 جب یہ اس تباہی کو قریب آتا دیکھیں گے تو منکرین کے چہرے خوف سے تاریک ہو جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کو تم پکارا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

67:28 کہیے، ذرا سوچو کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو تباہ کر دے یا ہم پر رحمت فرمائے تو پھر بھی منکرین کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

67:29 یہ بھی کہیے کہ ہم جس اللہ پر ایمان لائے ہیں وہ (اللہ) رحمان ہے یعنی وہ تمام کائنات کی پرورش کرتا ہے اور ہم اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ ع 2 16 2

67:30 کہیے کبھی تم نے سوچا کہ اگر زمین کا تمام پانی غائب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے؟ [جس طرح پانی سب مخلوق کو دستیاب ہے اسی طرح رزق کی تقسیم منصفانہ ہونا ضروری ہے۔]

سورۃ القلم

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 68 ویں سورۃ ہے اور اس میں 52 مختصر آیات ہیں۔ اس سورۃ میں دو بنیادی اصول دہرائے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے کسی رسول نے اللہ کے بندوں سے اپنی خدمات کا اجر نہیں چاہا۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ اللہ اپنے قانون کے تحت افراد اور قوموں کو سزا دینے سے پہلے مہلت کا وقفہ عطا کرتا ہے جس میں وہ اپنے رویے کو درست کر لے۔ اس سورۃ کی آیات نمبر 10 تا 16 کو کئی مفسرین نے حضور اکرمؐ کے ایک کٹر مخالف ولید بن مغیرہ سے متعلق قرار دیا ہے اور ان آیات کو اسی شخص کے متعلق (شان نزول) لکھا ہے۔ لیکن شان نزول کا عقیدہ قرآن کی دائمی آیات کو کسی واقعہ یا شخص کے ساتھ مقید کر دیتا ہے جبکہ قرآن ہر دور کے لوگوں کے لئے راہنمائی کی کتاب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ

68:1 ''ن'' یعنی دوات اور قلم اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں اس بات پر گواہ ہیں۔ (علم کی بارگاہ ثابت کرتی ہے) کہ:

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ

68:2 (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ

68:3 اور آپ کے لئے دونوں جہانوں میں کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

68:4 اور آپ بے شک اخلاق کے بڑے اونچے مقام پر فائز ہیں۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ

68:5 لہٰذا عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے۔ (کہ آپ کتنا بابرکت نظام نافذ کرتے ہیں۔)

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝

68:6 اور یہ کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

68:7 آپ کا رب بہت خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ٹھیک راہ پر چل رہے ہیں۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

68:8 لہٰذا آپ جھٹلانے والوں کی پرواہ نہ کیجئے۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝

68:9 یہ چاہتے ہیں کہ آپ مفاہمت کی طرف مائل ہو جائیں تو یہ بھی نرم پڑ جائیں۔ [17:74, 11:113, 10:15]

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝

68:10 کسی ایسے شخص کی بات نہ سنئے جو بہت قسمیں کھانے والا، کمزور کردار والا ہو۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝

68:11 برا کہنے والا اور بہتان طراز

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

68:12 جو لوگوں کے فائدے میں رکاوٹیں ڈالتا ہو اور معاشرے کی صلاحیتوں کو کم کرنے والا ہو۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝

68:13 ایسا شخص جو بے حسی کی حد تک حریص ہو اور معاشرے کے لئے کسی کام کا نہ ہو۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

68:14 اس کی یہ روش اس لئے بھی ہے کہ یہ بہت مال رکھتا ہے اور اس کا قبیلہ بہت بڑا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

68:15 جب اس کے سامنے ہمارے پیغامات پیش کیے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو گزرے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝

68:16 ہمارا قانون عنقریب اسے رسوا کرے گا۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ

68:17 ہم نے اس طرح کے لوگوں کو ویسے ہی حالات میں مبتلا کیا ہے جس طرح بڑے بڑے باغات والوں کی آزمائش کی تھی اور انہوں نے بڑے یقین سے کہا تھا کہ ہم صبح ہوتے ہی ان درختوں کا پھل توڑ لیں گے۔ [دیکھئے 18:32-44]

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝

68:18 اور انہوں نے ضرورت مندوں کا حصہ نکالنے کا ارادہ تک نہ کیا۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝

68:19 ابھی وہ سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار نے اس کھیتی پر بگولہ بھیج دیا۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ

68:20 اور صبح وہ کھیتی ایسی تھی جیسے کاٹ لی گئی ہو۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ

68:21 پھر صبح ہی صبح وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝

68:22 اگر پھل کاٹنا ہی ہے تو اپنی کھیتی پر صبح اندھیرے جا پہنچتے ہیں۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ

68:23 تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ

68:24 دیکھنا آج کوئی مسکین، کوئی ضرورت مند داخل نہ ہونے پائے۔

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝

68:25 اور جلدی جلدی وہاں پہنچ گئے اور وہاں کا تمام بندوبست کر لیا۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ

68:26 جب انہوں نے وہ جگہ دیکھی تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝

68:27 پھر بولے کہ نہیں نہیں، ہم تو محروم رہ گئے۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝

68:28 ان میں زیادہ سمجھدار آدمی بولا، کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اپنی کوشش کو اللہ کے مطابق رکھو۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

68:29 پھر بولے، ہمارا پروردگار بڑی شان والا ہے۔ ہم ہی ظلم پر تلے ہوئے تھے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝

68:30 پھر ایک دوسرے کو آمنے سامنے ملامت کرنے لگے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝

68:31 کہنے لگے، ہائے شامت، ہم سرکش ہو گئے تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝

68:32 اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ ہمیں اس سے بہتر باغ عطا کرے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع 1 33 3

68:33 (لوگو! غور کرو) اسی کو عذاب کہتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہے اگر وہ جانتے۔

وقف لازم

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

68:34 جو لوگ اللہ کے احکام کو پیش نظر رکھتے ہیں ان کے پروردگار کی جانب سے نعمتوں بھری جنتی زندگی عطا ہوتی ہے۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝

68:35 کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۠ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

68:36 تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اس قسم کے فیصلے کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝

68:37 کیا تمہارے پاس کوئی صحیفہ ہے جس میں تم ایسی باتیں پڑھتے ہو۔

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝

68:38 کہ تم کچھ بھی کرو تمہارا انجام تمہاری پسند کا ہوگا۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝

68:39 یا تم نے ہم سے عہد لے رکھا ہے جو یوم قیامت تک چلے گا اور جس قسم کے فیصلے تم کرتے جاؤ تمہیں ہر حال میں فائدہ ہی ہوگا۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝

68:40 ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس بات کا ذمہ لیتا ہے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝

68:41 یا اس معاملے میں ان کے کوئی اور شریک ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

68:42 وہ دن قریب ہے جب مصیبت ان کے سامنے آ کھڑی ہوگی۔ اب اگر کوئی انہیں اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو بھی کہے تو نہ کر سکیں گے کہ اس کا وقت گزر چکا ہوگا۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝

68:43 شرم اور ذلت سے ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اس سے پہلے انہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ کے قانون کے آگے جھک جائیں۔ اس وقت یہ سلامتی کی راہ اختیار کر سکتے تھے۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

68:44 جو لوگ ان قوانین کو جھٹلاتے ہیں ان کا معاملہ میرے حوالے کر دیجئے۔ ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں پہنچا دیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہوگا کہ یہ تباہی کہاں سے آ گئی۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

68:45 میں انہیں اپنے قانون کے مطابق مہلت تو دیتا ہوں لیکن میرے قوانین کی تدبیر بہت مضبوط ہوتی ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝

68:46 (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں جسے یہ بھاری جرمانہ سمجھیں؟ [52:40]

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

68:47 یا انہیں غیب کا علم ہو گیا ہے جس کی خبر انہوں نے لکھ رکھی ہے (کہ انہیں اپنے کئے کی سزا نہیں ملے گی۔)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝

68:48 آپ ثابت قدم رہیے اور اپنے پروردگار کے حکم کی پیروی کرتے چلے جایئے اور مچھلی والے پیغمبر (یونسؑ) کی طرح جلدی نہ کرنا۔ جب وہ مشکل میں پڑ گئے تو ہمیں ہی پکارا۔ [یونسؑ اپنی قوم سے مایوس ہو کر ہجرت کا حکم آنے سے پہلے اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ 37:139, 21:87]

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝

68:49 اگر آپ کے پروردگار کی نعمت ان کے شامل حال نہ ہوتی تو وہ چٹیل میدان میں ملامت زدہ رہ جاتے اور ان کی حالت بہت خراب ہو جاتی۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

68:50 پس منتخب کر لیا اس کے رب نے اور نواز دیا انہیں اور شامل کر لیا صالحین میں۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝

68:51 یہ منکرین حق جب آپ سے قرآن سنتے ہیں تو کبھی آپ کو دیوانہ کہہ دیتے ہیں اور کبھی آپ کو گھور گھور کر دیکھتے ہیں کہ آپ کو مقام ہدایت سے ہلا دیں۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع 2 19 4

68:52 لیکن یہ قرآن صرف ان مخالفین کے لئے نہیں دنیا کی سب قوموں کے لئے نظام حیات ہے جو انہیں عزت و شرف عطا کر سکتی ہے۔

الحمد وقف لازم

سورة الحآقّة

مترجم کا نوٹ:

الحاقة کے معنی ہیں آنے والی اٹل حقیقت۔اس کی مزید وضاحت آیات میں ہوتی جائے گی۔یہ قرآن کریم کی 69 ویں سورۃ ہے اور اس میں 52 مختصر آیات ہیں۔قرآن کریم میں کئی مقامات پر اور اس سورۃ میں بہت سی آیات دنیاوی زندگی کے متعلق بھی ہیں اور اخروی زندگی کے متعلق بھی۔قیامت کے لفظ ہی کو لیجئے جس سے مراد کائنات کا درہم برہم ہونا بھی ہے اور انسانیت کا اپنے پیروں پر کھڑے ہو جانا بھی۔پہلی صورت میں مثال کے طور پر پہاڑوں سے لفظی معنی سمجھے جائیں گے اور انسانیت کے اپنے پیروں پر کھڑے ہو جانے کے ذکر میں پہاڑوں سے مراد بڑے بڑے لیڈر ہوں گے۔ایک مثال اور لیجئے۔جنت اور جہنم اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾

69:1 اٹل حقیقت

مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾

69:2 وہ اٹل حقیقت کیا ہے؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾

69:3 اور تم کیا جانو کہ وہ اٹل حقیقت کیا ہے؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾

69:4 ماضی میں قوم ثمود اور قوم عاد نے ہلا کر رکھ دینے والی تباہی کو جھٹلایا تھا۔

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

69:5 وہ جو قوم ثمود تھی انہیں ایک گرج دار زلزلے نے ہلاک کر دیا۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾

69:6 اور وہ جو قوم عاد تھی انہیں ایک طوفانی آندھی سے تباہ کر دیا گیا۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۚ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝

69:7 اللہ نے اپنے قانون کے مطابق اس آندھی کو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلائے رکھا۔ تم وہاں ہوتے تو لوگوں کو یوں مردہ پڑے دیکھتے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے۔ [54:20]

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝

69:8 تو اب تم ان میں سے کسی کی باقیات بھی دیکھتے ہو؟

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝

69:9 (تاریخ کے ایک مرحلے پر) فرعون بھی آیا اور بہت سے لوگ جو اس سے پہلے گزر چکے تھے اور وہ خطا کار بھی (قوم لوط) جن کی بستیاں الٹ دی گئی تھیں۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝

69:10 ان پہلے لوگوں نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی اور مخالفت کی تو اللہ کے قانون مکافات نے سختی سے ان کی گرفت کی۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝

69:11 اور جب پانی طوفان کی شکل اختیار کر گیا تو ہم نے تمہیں (یعنی تم اہل ایمان جیسے لوگوں کو جو قوم نوح سے تھے) جہاز پر سوار کر لیا۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝

69:12 یہ تاریخی واقعات ہم نے تمہاری یاد دہانی کے لئے بیان کئے ہیں۔ خصوصاً ان کے لئے جو توجہ سے سنیں۔ [12:111]

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝

69:13 تو جب جنگ کا بگل پہلی بار بجایا جائے گا۔

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝

69:14 اور چھوٹے بڑے لوگ سب ایک سطح پر آ جائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝

69:15 اس دن یہ تباہی واقع ہو کر رہے گی۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾

69:16 اور بڑے بڑے متکبر لیڈر اس دن کمزور ہو جائیں گے۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۭ﴿۱۷﴾

69:17 کائناتی قوتیں میدان جنگ کو گھیرے ہوئے ہوں گی اور تمہارے پروردگار کا اختیار اس دن لوگوں کے اوپر کئی طرح سے نافذ ہوگا۔ [آٹھ کا مطلب کئی طرح سے = ثمانیہ]

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

69:18 اس دن تمہاری حقیقت کھل جائے گی اور تم سے بھی ایک دوسرے کی صلاحیت چھپی نہ رہے گی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾

69:19 اس کارزار میں جو شخص اپنے نتیجے کو باعث سعادت دیکھے گا وہ کہے گا، لو جو چاہے میری کاوشوں کا نتیجہ دیکھ لے۔ [یمین = سعادت مند]

اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾

69:20 میں جانتا تھا کہ مجھے اپنے کاموں کا حساب دینا ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾

69:21 لہٰذا اس کی زندگی اس کی خوشگوار مرضی کے مطابق ہوگی۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾

69:22 عالی مقام جنت میں۔

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾

69:23 جس کے پھل ہمیشہ اس کی پہنچ میں ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾

69:24 ایسے لوگوں سے کہا جائے گا، کھاؤ پیو، خوش رہو۔ یہ ان اعمال کا نتیجہ ہے جو تم نے گزرے دنوں میں کئے تھے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾

69:25 اور جو شخص اپنے نتیجے کو بے برکت دیکھے گا وہ کہے گا "اے کاش! مجھے یہ نتیجہ نہ ملتا۔ [شمال = بے برکت]

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾

69:26 اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرے اعمل کا حساب کیا ہے؟

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝

69:27 اے کاش! موت میرا کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝

69:28 افسوس! کہ وہ مال میرے کچھ کام نہ آیا۔

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝

69:29 آہ! میری قوت وشوکت جاتی رہی۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝

69:30 کہا جائے گا کہ اسے پکڑو اور طوق پہنا دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝

69:31 اور اسے اس کی کرنی کے شعلوں میں چھوڑ دو۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝

69:32 اور اسے اپنے ہی جیسے لوگوں کی لمبی قطار کی ایک کڑی میں شامل کر دو۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝

69:33 یہ وہ ہے جو اللہ پر جو عظیم الٰہ ہے یقین نہیں رکھتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

69:34 اور لوگوں کو ضرورت مندوں کی بنیادی ضروریات اور کھانے پینے کا بندوبست کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝

69:35 لہٰذا آج یہاں کوئی اس کا دوست نہیں۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝

69:37 اور اسے کھانے پینے کے لئے وہی سوکھے ٹکڑے ملیں گے جو وہ دوسروں کو دیا کرتا تھا۔

ع 1 37 5 لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝

69:37 یہ کھانا ان ہی کا ہوگا جو زندگی بھر خطا پر خطا کرتے رہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ

69:38 میں ان باتوں کو گواہ کرتا ہوں جو تم ابھی دیکھ چکے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ

69:39 اور وہ واقعات جو تم ابھی دیکھ نہیں سکتے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ

69:40 یہ قرآن ایک معزز پیغمبر کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ

69:41 اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ مگر تم سطحی ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۙ

69:42 اور نہ ہی یہ کسی پیشگوئیاں کرنے والے کے اندازے ہیں۔ تم لوگ غور و فکر کم ہی کرتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

69:43 یہ تو جہانوں کے پروردگار کی نازل کردہ وحی ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۙ

69:44 اگر یہ پیغمبر اپنی بات کو ہم سے منسوب کر دیتے۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۙ

69:45 تو ہم ان کی گرفت کر لیتے۔

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۚ

69:46 اور ان کے منصوبوں کا ٹ ڈالتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝

69:47 اور تم میں سے کوئی شخص ہمیں ایسا کرنے سے روک نہ سکتا۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

69:48 یہ قرآن ایسا ذکر ہے جو سلامتی کی روش چاہنے والوں کے کام آتا ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝

69:49 اور ہم تم لوگوں میں سے جھٹلانے والوں کو خوب جانتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

69:50 منکرین حق کو قرآن سے انکار کرنے پر بہت حسرت ہوگی۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝

69:51 یہ ایک یقینی سچائی ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ ع 2 15 6

69:52 (اے پیغمبرؐ!) اپنے رب عظیم کا نام بلند کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔

سورة المعارج

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 70 ویں سورۃ ہے اور اس میں 44 آیات ہیں۔ اللہ کائنات کا منتظم اعلیٰ ہے۔ افراد اور قومیں اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہو کر دونوں جہانوں میں نہایت بلند مقام حاصل کر سکتی ہیں۔ ''معارج'' ان سیڑھیوں کو کہتے ہیں جو بلندی پر لے جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ

70:1 ایک دریافت کرنے والے نے پوچھا اس تباہی کے بارے میں جو آ کر رہے گی۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ

70:2 مخالفین حق سے اس آفت کو کوئی دور نہیں کر سکے گا۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ

70:3 یہ اس اللہ کا پروگرام ہے جو ہر شے کو ارتقاء سے گزار کر تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ [ارتقاء کو اوپر جاتی ہوئی سیڑھی سے سمجھا جا سکتا ہے۔]

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ

70:4 کائناتی قوتیں اور کائنات میں کارفرما اللہ کی توانائی ہر مرحلے کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے یوں سمجھو کہ سیڑھی در سیڑھی اوپر اٹھتی ہیں اور ہر مرحلے کی مدت انسانی حساب سے پچاس پچاس ہزار سال ہو سکتی ہے۔ [اربوں سال پرانی کائنات میں مسلسل ارتقاء ہوتا آیا ہے جس کا ہر مرحلہ ہمارے شمار سے بہت طویل ہوتا ہے۔ 97:4, 78:38, 22:7, 32:5, 35:10 ۔ ارتقاء کے بعض مراحل صرف ایک ہزار سال میں طے ہو جاتے ہیں 32:5]

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝

70:5 (اے پیغمبرؐ!) نہایت خوبی اور استقامت کے ساتھ اپنے پروگرام پر جمے رہیے۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝

70:6 یہ لوگ اپنے انجام کو بہت دور سمجھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝

70:7 لیکن ہمارے لئے وہ بہت قریب ہے۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝

70:8 وہ دن جب بلند آسمان پگھل کر رہ جائے گا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝

70:9 اور پہاڑ دھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝

70:10 اور کوئی دوست اپنے دوست کا پرسان حال نہ ہوگا۔

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝

70:11 اگر چہ وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے۔ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے مجرم اپنی اولاد دینے کو بھی تیار ہوں گے۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝

70:12 اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی۔

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُــــْٔوِيْهِ ۝

70:13 اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝

70:14 اور وہ سب جو زمین پر بستے تھے اگر پھر وہ خود کو چھڑا سکیں۔

كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝

70:15 لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝

70:16 جو ہر دفاعی تدبیر کو جلا ڈالتی ہے۔

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝

70:17 یہ آگ ہر اس شخص کو پکارتی ہے جو حق سے منہ پھیر کر پلٹ جاتا تھا۔

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

70:18 مال جمع کرتا تھا اور اسے ضرورت مندوں سے روکے رکھتا تھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

70:19 بے شک (وحی کی راہنمائی کے بغیر) انسان چھوٹے دل کا بنا ہوتا ہے۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾

70:20 ذرا تکلیف پہنچے تو گھبرا جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

70:21 اور جب فائدے میں ہوتا ہے تو نعمتوں کو روک رکھتا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾

70:22 سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے احکام کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

70:23 وہ جو صلوٰۃ کی فرمانبرداری میں مستقل مزاج ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾

70:24 اور ان کے مال دولت میں ایک جانا پہچانا حصہ ہوتا ہے۔

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

70:25 ہر اس شخص کے لئے جو ضرورت مند ہو کر سوال کرے اور وہ جو محروم رہ گئے ہوں۔

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾

70:26 یہ وہ لوگ ہیں جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

70:27 وہ جو اپنے پروردگار کی سزا سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

70:28 ان کے رب کی وہ سزا جس سے کوئی بے خوف نہ ہو۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ

70:29 (مصلین وہ ہیں جو ان باتوں کے علاوہ) اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ

70:30 سوائے اس کے کہ شوہر اور بیوی جو پہلے سے ایک دوسرے کے ہو چکے ہیں ان کے باہم جنسی تعلقات پر وہ موردِ الزام نہیں ہیں۔ [47:4, 23:6]

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ

70:31 اس صورت کے علاوہ جو شخص جنسی تعلقات کی کوئی اور صورت چاہے تو ایسے لوگ حدود شکن ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۚ

70:32 اور مصلّین وہ ہیں جو اپنی امانتوں، ذمہ داریوں اور وعدوں کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۚ

70:33 وہ اپنی گواہیوں میں انصاف پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۚ

70:34 اور وہ لوگ صلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۧ ع 1 35 7

70:35 یہی لوگ ہیں جن کے لئے دونوں جہانوں میں عزت و اکرام کی جنتیں ہیں۔ [23:1-11]

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ

70:36 تو منکرین حق کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ آپ کی طرف تکتے ہیں۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝

70:37 گروہ در گروہ، دائیں بائیں۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۙ

70:38 کیا ان میں سے ہر شخص سمجھتا ہے کہ اسے خوشگواریوں میں داخل کیا جائے گا؟

كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

70:39 وہ جانتے ہیں کہ جس مقصد سے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ

70:40 میں مشرق کے سب جہانوں اور مغرب کے سب جہانوں کے رب کو گواہ کرتا ہوں کہ ہم ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝

70:41 کہ ہم ان لوگوں کو بہتر قوم سے بدل دیں اور ہم کسی کام سے عاجز نہیں ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۙ

70:42 تو (اے پیغمبرؐ!) انہیں ان کے حال پر بحث مباحثے اور کھیل کود کے لئے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے آملیں جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۙ

70:43 وہ دن جب وہ اپنے بکھرے ہوئے اجسام کے ساتھ جمع کئے جائیں گے جیسے کسی نشانے پر شکار بننے کے لئے دوڑ رہے ہیں۔

ع 2 9 8 خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

70:44 ان کی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی اور ذلت ان پر چھائی ہوی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔[70:1 یہ آیات دنیا میں میدان کارزار پر اور یوم قیامت دونوں پر صادق آتی ہیں۔]

سورة نوح

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 71 ویں سورۃ ہے اور اس میں 28 آیات ہیں۔ ممکن ہے کہ آدم سب سے پہلے پیغمبر ہوں لیکن قرآن میں آدم کو استعارے کے طور پر انسان کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اولاد آدم سے مراد تمام انسانیت ہے۔ اگر آدم پیغمبر ہوتے تو اللہ کا پیغام کس کو پہنچاتے جبکہ پہلے آدمی کے زمانے میں آبادی ہی نہیں تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

71:1 ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ تم اپنے لوگوں کو ان کی غلط روش پر تنبیہ کرو۔ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب واقع ہو جائے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

71:2 انہوں نے کہا 'اے میری قوم! میں تمہیں کھلے طور پر آگاہ کرنے والا ہوں۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

71:3 تم صرف اللہ کی بندگی اور اطاعت اختیار کرو۔ اس کے احکام کو یاد رکھو اور میرا کہا مانو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

71:4 وہ تمہیں اخلاقی اقدار میں پیچھے رہ جانے کے نقصان سے بچالے گا اور ایک وقت مقرر تک تمہیں متاع حیات عطا کرے گا۔ لیکن جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو نہ تاخیر ہوتی ہے نہ مہلت ہوتی ہے۔ کاش! تم اس قانون کو جان سکتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝

71:5 (عرصے بعد نوحؑ نے کہا) 'اے میرے پروردگار! میں اپنی قوم کو رات دن دعوت دیتا رہا۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝

71:6 لیکن میں جتنا انہیں اس طرف بلاتا ہوں یہ اس سے اتنا ہی دور بھاگتے ہیں۔

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝

71:7 جب بھی میں نے انہیں (تیری راہ کی طرف) دعوت دی کہ تو (اللہ) ان کو معاف فرمائے تو یہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ وہ کپڑوں سے خود کو ڈھانپ لیتے ہیں اور بہت تکبر سے پیش آتے ہیں۔[11:5]

ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝

71:8 میں نے انہیں کھلے عام مجمعوں میں بھی پکارا۔

ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝

71:9 انہیں اعلانیہ طور پر سمجھانے کی بھی کوشش کی اور اکیلے اکیلے بھی۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝

71:10 کہ تم اپنے رب کی اطاعت کے ذریعے اس کی حفاظت طلب کرو۔ وہ بہت بخشنے، حفاظت کرنے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝

71:11 وہ بلندیوں سے تم پر بابرکت بارش برسائے گا۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

71:12 اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ تمہاری بستیوں کو تمہاری جنتیں بنا دے گا جن میں پانی کی ندیاں تمہارے لئے رواں کر دے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝

71:13 تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔ آرزو نہیں کرتے کہ اس کے نظام زندگی کو اپنا کر باوقار زندگی گزارو۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝

71:14 اس نے تو تمہیں تخلیقی مراحل سے گزارا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝

71:15 کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے خلاؤں میں کتنے ہی کُرّے اور اجرام فلکی اوپر تلے کتنے نظم وضبط کے ساتھ بنائے ہیں۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝

71:16 اور چاند کو نور اور سورج کو جگمگا تا چراغ بنا دیا ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝

71:17 اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے۔[نباتات کی طرح درخت کا تنا ایک ہوتا ہے، شاخیں بے شمار لیکن زمین سے پانی اور خوراک درخت کے ہر حصے تک پہنچتی ہے۔]

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝

71:18 پھر وہ اسی زمین میں تمہیں لوٹا دیتا ہے اور پھر اسی میں سے تمہیں ایک نئی تخلیق کے طور پر نکالے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝

71:19 وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو پھیلا ہوا بنایا۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ ع 1 20

71:20 تا کہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چل پھر سکو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝

71:21 یہ سب کچھ سمجھانے کے بعد نوح نے فریاد کی کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ میری ایک نہیں سنتے اور اس شخص کے پیچھے چل رہے ہیں جو بہت مال اور اولاد والا ہے اور ان چیزوں نے انہیں نقصان میں ہی ڈالا ہے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝

71:22 اور وہ بڑی بڑی چالیں چلتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝

71:23 اور ایک دوسرے سے کہتے رہتے ہیں کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا نہ "وَدّ" نہ "سواع" کو اور نہ "یغوث"، "یعوق" اور "نسرا" کو۔[ودّ=مردانگی کا دیوتا۔سواع=نسوانیت کی دیوی۔یغوث=اقتدار کا دیوتا۔یعوق=گھوڑوں کی جنگ کا دیوتا۔نسرا=چیل کی طرح اڑنے والا دیوتا جو آسمانوں کی خبر لائے۔یہ پتھر کے بڑے بڑے بت بنے ہوتے تھے اور ملک کے مندروں میں ان کی پوجا ہوتی تھی۔]

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝

71:24 ان کے مذہبی پیشواؤں نے پوری قوم کو گمراہ کر رکھا ہے اور یہ گمراہ لوگ اپنی گمراہی میں بڑھتے ہی چلے جاتے

ہیں۔لہٰذا انہیں غلط راہ پر چلنے دیجئے۔

مِمَّا خَطِيٰٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝

71:25 چنانچہ وہ خطا پر خطا کرتے ہوئے طوفان میں غرق کر دیئے گئے اور پھر جہنم کے عذاب کے حقدار ہو گئے اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝

71:26 نوح نے دعا کی تھی 'اے میرے پروردگار! ان مخالفین حق میں سے کسی کو ملک میں بسنے کے لئے باقی نہ چھوڑیئے۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝

71:27 اگر آپ نے انہیں باقی چھوڑ دیا تو وہ آپ کے بندوں کو بھٹکائیں گے اور ان کی اولاد بھی ان کے زیر تربیت رہ کر سرکش اور نافرمان ہوگی۔[قرآن کریم میں یہ واحد بددعا ہے اور وہ بھی نوح کی دردمندی کا ایک نمونہ ہے۔وہ قوم اتنی زیادہ بگڑ چکی تھی کہ ان کی اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کی کوئی امید نہ رہی تھی۔]

ع 2 10 النصف

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

71:28 اے میرے رب میری، میرے والدین اور اہل خاندان میں جو مومن ہیں اور دیگر اہل ایمان مردوں اور عورتوں کی حفاظت فرما اور ان ظالموں کی تباہی میں اضافہ کر دے۔

سورة الجنّ

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی یہ 72 ویں سورۃ ہے اور اس میں 28 آیات ہیں۔ لفظ ''جن'' کے معنی عام طور سے غلط سمجھے جاتے ہیں۔ اکثر لوگ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جن ایک ان دیکھی مخلوق ہے جو ہواؤں میں اڑتی ہے اور کبھی زمین پر کبھی فضاؤں میں بسیرا کرتی ہے۔ انہیں آتشین مخلوق بھی سمجھا جاتا ہے کہ جنات آسیب بن کر انسان کے جسم و جان پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ غلط عقیدہ بائبل کی روایات سے آیا ہے۔ ان روایات کو اسرائیلیات کہا جاتا ہے۔ افسوس اس بات پر ہے کہ اس طرح کے وہم و گمان کو تاریخ و روایات کے امام اس ذات گرامی سے منسوب کر دیتے ہیں جو عظیم ترین معلم انسانیت تھے۔ آپؐ نے دو الفاظ میں ایسی خرافات کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا تھا۔ فرمایا ''لاغول'' یعنی بھوت، پریت، آسیب، چھلاوے، دیو، پری، چڑیل جیسی مخلوق کا کوئی وجود نہیں۔ لغت قریش کے مطابق شہری آبادی کو ''اِنس'' اور صحرائی آبادی یا خانہ بدوشوں کو ''جن'' کہا جاتا ہے۔ قرآن میں جن کی اصطلاح کے حوالے یہ ہیں: [6:76, 2:102, 72:1, 55:15, 15:27, 15:17, 11:119 , 8:27, 7:38, 7:12, 6:112, 6:100, 114:6, 75:2,, 46:29, 37:138, 34:12, 32:13, 21:82,]

لفظ ''جنت'' بھی جن سے بنا ہے یعنی ایسا باغ جو اتنا گھنا ہو کہ درختوں کے سائے میں اس کی زمین چھپ جائے۔ شیطان صفت انسانوں اور شیطانی جذبات کو بھی ''جن'' کہا جاتا ہے۔ آیت 21:37 پر غور کیجئے جس کا مفہوم ہے کہ انسان کو جلد بازی اور بھڑکیلا مزاج دے کر پیدا کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ

72:1 (اے پیغمبرؐ!) کہیے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ خانہ بدوشوں کے ایک قبیلے نے سنا اور کہنے لگے کہ ہم نے تو نہایت حیران کن قرآن سنا ہے۔ [46:29]

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ

72:2 یہ سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو

شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝

72:3 ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔اس کی نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

72:4 یہ جاہلانہ عقیدے ہم میں سے کچھ بے وقوف لوگوں نے اللہ کے بارے میں گھڑ لئے تھے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

72:5 ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ لوگ شہری ہوں یا صحرائی اللہ سے جھوٹ منسوب نہیں کریں گے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝

72:6 لیکن ہوا یہ کہ شہری ہمارے پاس آ کر رہتے اور لوگوں کو جہالت میں اور بڑھا دیتے۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

72:7 اور وہ تمہاری طرح یہی گمان کیا کرتے تھے کہ اللہ اب کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝

72:8 لیکن اب قرآن کے آ جانے کے بعد ہم جان گئے ہیں کہ نجومیوں اور کہانوں کا آسمان کی خبریں لانا جھوٹی بات تھی۔اب ان واہموں پر علم کا پہرہ لگ گیا ہے۔

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

72:9 اس سے پہلے ہمارے نجومی اور کاہن کہا کرتے تھے کہ وہ گھات لگا کر آسمان کی باتیں سن لیتے ہیں لیکن اب ایسا کہنے سے پہلے ہی انہیں اپنے سامنے علم کے روشن شعلے دکھائی دیتے ہیں۔[کہ آسمانی خبروں، پیشین گوئیوں، جادو ٹونے وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں 15:17, 37:6, 67:5]

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝

72:10 اور ہمیں ابھی یہ معلوم نہیں کہ قرآنی انقلاب کا ردعمل کیسا ہوگا۔کیا لوگ اس کی مخالفت کر کے تباہ ہوں گے یا ان کا پروردگار ٹھیک راستے کی نشاندہی فرما کر ان کے لئے خیر و برکت کے دروازے کھول دے گا۔[نوٹ کر لیجئے کہ ہم ان آیات کا لفظی ترجمہ نہیں مفہوم بیان کر رہے ہیں۔]

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝

72:11 بے شک ہم میں کچھ لوگ صالح اور دوسروں کے کام آنے والے ہیں اور بعض مختلف انداز کے۔ہمارے اندر

کئی طرح کے مسلک موجود ہیں۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تُعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿١٢﴾

72:12 لیکن یہ بات ہم خوب سمجھ چکے ہیں کہ اللہ کے قانون سے باہر نہ اس دنیا میں کہیں جا سکتے ہیں اور نہ کوئی ایسا ٹھکانہ ہے جہاں ہم اس کے قانون کو عاجز کر سکیں۔

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿١٣﴾

72:13 جب ہم نے اس روشن راہنمائی کو سنا تو اسی وقت اس پر ایمان لے آئے۔ ہم نے سیکھا کہ جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لے آتا ہے اسے اپنے اجر میں نہ کسی کا ڈر رہتا ہے اور نہ کسی زیادتی کا۔

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾

72:14 اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر چکے ہیں اور کچھ روزمرہ کی ناانصافیوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ تو جو فرمانبردار ہو گئے وہ سیدھی راہ پر چلے گئے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾

72:15 اور جو لوگ بے انصاف سرکش رہے وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾

72:16 (اے پیغمبرؐ!) اپنے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ یہ لوگ سیدھی راہ پر چلتے رہے تو ہم انہیں فراوانیوں کی شادابی عطا کریں گے۔

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾

72:17 ہم نے اپنی نعمتوں کو لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور جو شخص اپنے رب کے احکام سے روگردانی کرے گا تو اس کا یہ رویہ اسے سخت عذاب کی طرف لے جائے گا۔ [20:124]

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾

72:18 مساجد صرف اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ہیں سو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شامل نہ کرو۔ [مسجد = سجدہ گاہ = اطاعت و فرمانبرداری 9:17

ع 1 19 11 وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾

72:19 ادھر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب اللہ کا ایک بندہ اس دعوت کو لے کر اٹھا تو انہوں نے اس کے گرد ہجوم کر دیا۔ [22:72 گویا اسے نقصان پہنچائیں گے۔]

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝

72:20 ان سے کہیے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اس میں کسی اور کو شریک نہیں کرتا۔

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝

72:21 یہ بھی فرما دیجئے کہ میں تمہیں کسی قسم کا نقصان اور نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

72:22 یہ بھی کہیے کہ اگر میں بھی قانون الٰہی کی خلاف ورزی کروں تو کوئی شخص مجھے اللہ سے پناہ نہیں دے سکتا اور میں جانتا ہوں کہ اس کے بغیر کہیں پناہ نہیں۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝

72:23 ہاں! اللہ کی طرف سے احکام اور پیغامات کا پہنچا دینا میری ذمہ داری ہے۔ پھر جو شخص اللہ اور اس کا نظام نافذ کرنے میں اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی سزا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝

72:24 (اس وقت مخالفین سمجھ رہے ہیں کہ ان کے حمایتی بہت زیادہ ہیں یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ نتائج دیکھ لیں گے تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ کس کی جماعت کمزور، اور تھوڑی ہے۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝

72:25 ان سے کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ نتائج ظاہر ہونے کی وہ گھڑی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرا پروردگار اس مدت کو بڑھا دے گا۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝

72:26 وہی غیب کا، مستقبل کا علم رکھتا ہے اور وہ اپنے غیب کو کسی شخص پر ظاہر نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝

72:27 سوائے اپنے اس رسول کے جسے اس نے خود چنا ہے اور وہ اس وحی کی حفاظت کے لئے ماضی اور مستقبل میں نگہبان مقرر کر لیتا ہے۔ [یہ وحی صرف قرآن کے اندر ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے رکھا ہے۔ 15:9]

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ ع 2 9 12

72:28 اس طرح وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پیغمبر اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیں۔ اللہ نے سب چیزوں کو اور لوگوں کے سب اعمال کو اپنے قانون کے احاطے میں لے رکھا ہے۔

سورۃ المزّمّل

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 73 ویں سورۃ میں 20 آیات ہیں۔ زمیل قریبی ساتھی کو کہتے ہیں۔ اسی لفظ سے المزّمل بنتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں، بہترین سالار کارواں۔ ایسا لیڈر جو کسی عظیم مشن کے لئے اعلیٰ ترین اور باصلاحیت ساتھیوں کے انتخاب میں ماہر ہو۔ اصطلاحاً ''المزّمل'' عظیم ترین لیڈر کو بھی کہیں گے۔ ماضی ءقریب اور بعید کے تقریباً سبھی مترجمین اور مفسرین نے المزّمل کا نہایت کمزور سا ترجمہ کیا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو خوف کے عالم میں کانپتا ہوا کمبل اوڑھ کر لیٹا ہوا ہو۔ آیات کی ''شان نزول'' نے اسلامی دین Theology میں عجیب گل کھلائے ہیں۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ''المزّمل'' اور المدثر (سورۃ 74) دونوں اصطلاحات کے معنی صدیوں سے یہی ہوتے آئے ہیں کہ ایسا شخص جو خوف و دہشت کے عالم میں کانپتے ہوئے کملی اوڑھ کر کسی چیز سے چھپنے کی کوشش کر رہا ہو۔ مزید ستم یہ کہ اس شخصیت کو آنحضرتؐ کے نام نامی سے منسوب کر دیا گیا۔ پھر وہی مشہور کہانی دہرائی جاتی ہے کہ غار حرا میں آپؐ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ پسینے میں شرابور سہمے ہوئے اور کپکپاتے ہوئے اپنے گھر پہنچے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ وہ انہیں کمبل اوڑھا دیں۔ آگے کی داستان طویل ہے جس سے آپ واقف ہی ہوں گے۔ لیکن یہ محض خیالی ،فرضی اور من گھڑت کہانی ہے۔ سچ یہ ہے کہ تاریخ عالم کی عظیم ترین ہستی محمدؐ کو اللہ نے جاں نثار، مخلص، بے غرض اور صاحب کردار ساتھیوں کے انتخاب کی خصوصی صلاحیت عطا کی تھی اور آپؐ بہترین سالار کارواں اور عالم انسانیت کے اعلیٰ ترین لیڈر تھے۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے (اقبال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ

73:1 اے اعلیٰ ترین سالار کارواں، آپ اپنے عظیم مشن کے لئے بہترین ساتھیوں کا انتخاب کیجئے۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ

73:2 اپنے عظیم مشن کی خاطر صرف دن ہی میں نہیں رات کے بیشتر حصے میں بھی اپنے ساتھیوں کی تعلیم وتربیت میں مصروف رہیے۔

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ

73:3 کبھی آدھی رات تک اور کبھی اس سے ذرا کم وقت [76:26, 17:79]

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۚ

73:4 کبھی اپنے ساتھیوں کو قرآن سمجھانے کے لئے وقت بڑھا دیا کیجئے۔ اس طرح کہ اس کی ترتیب اور آیات کا ایک دوسرے سے ربط واضح ہو جائے۔ [25:32]

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝

73:5 دراصل ہم آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کرنے والے ہیں۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۚ

73:6 (اپنے ساتھیوں کی تعلیم وتربیت کا کام رات میں کیا کیجئے۔ اس لئے کہ) شب بیداری میں خیالات بہتر مرکوز ہوتے ہیں اور رات کی خاموشی میں اہم معاملات پر غور وفکر اور تبادلہء خیال بہتر ہو سکتا ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۚ

73:7 دن میں آپ کو اپنے مشن میں کتنی جدوجہد کرنی ہوتی ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۚ

73:8 اپنے پروردگار کا نام بلند کرو تاکہ تمہیں اقوام عالم میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔ ہر چھوڑنے کے لائق کام کو اس بلند مشن کی خاطر چھوڑنا ہوگا۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝

73:9 آپ کے سپرد یہ مشن اس ہستی نے کیا ہے جو مشرق کا بھی پروردگار ہے اور مغرب کا بھی۔ وہ جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اسی کو اپنا کارساز سمجھتے رہنا۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝

73:10 اور یہ مخالفین جو باتیں کرتے رہتے ہیں، انہیں نہایت استقامت سے برداشت کیجئے۔ اپنے پروگرام کے ساتھ جمے رہیے اور اگر انہیں چھوڑنا ضروری ہو تو بہت عمدہ طریقے سے چھوڑ دیجئے۔ [15:85, 5:13]

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝

73:11 یہ لوگ جو مال و دولت کے نشے میں سچائی کو جھٹلائے چلے جاتے ہیں انہیں مجھ پر چھوڑ دیجئے اور انہیں ذرا مہلت دے دیجئے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝

73:12 (جب میدان کارزار گرم ہوگا) ہم نے ان کے لئے قید کا انتظام کر رکھا ہے اور پچھتاوے کی آگ۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝

73:13 اس حالت میں انہیں جو کھانا ملے گا وہ بھی بمشکل ان کے گلے سے نیچے اترے گا اور یہ کیسا دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝

73:14 اس دن عام دشمن ہی نہیں بلکہ ان کے سرکردہ لیڈر دہشت سے کانپ رہے ہوں گے۔ سرکردہ مخالفین کی یہ حالت ہوگی جیسے پہاڑ ریت کی ڈھیریاں بن گئے ہوں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝

73:15 (لوگو!) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے۔ یہ رسول تم پر اسی طرح گواہ ہوں گے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝

73:16 فرعون نے پیغمبر سے سرکشی کی تو ہم نے اسے سخت گرفت میں لے لیا۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝

73:17 اگر تم کفر اور مخالفت کی اس حالت پر قائم رہو گے تو تم پر وہ تباہی آئے گی جو بچوں کو بوڑھا کر دیا کرتی ہے۔ (بچوں کو بوڑھا کرنا = تمام عمر عذاب اور تباہی کی گرفت میں رہنا)۔ کہو تم اس عذاب سے کیسے بچو گے؟

اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝

73:18 اس دن تمہیں ایسا لگے گا جیسے تم پر آسمان پھٹ پڑا۔ (پھر تم خود کہو گے) کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

ع 1 19 13 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

73:19 دیکھو یہ ایک یاددہانی ہے۔ تم اس کے احکام کو سامنے رکھو تو بلند مقام حاصل کر سکتے ہو۔ اب جو چاہے اپنے

پروردگار کی بتائی ہوئی راہ اختیار کرلے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع 2 1 14

73:20 (اے پیغمبرؐ!) آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کبھی دو تہائی رات، کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات اپنے مشن میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن اللہ نے رات اور دن کے آنے جانے کا قانون بھی مقرر کیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بے آرامی طویل عرصے کے لئے تم سب کے لئے مشکل پیدا کرے گی۔ قرآن کریم کے احکام اطمینان وسکون کے ساتھ ایک دوسرے تک پہنچایا کرو، صرف اسقدر جتنا آسانی سے ممکن ہو۔ اللہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں بعض لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض روزگار کی تلاش میں سفر بھی کرتے ہیں۔ پھر وہ مجاہد بھی ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں دشمنوں سے لڑنا بھی پڑتا ہے۔ لہٰذا قرآن پڑھنے سمجھنے پہنچانے میں آسانی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تمہیں صلوٰۃ قائم کرنا ہے تاکہ احکام الٰہی کی پیروی سب کے لئے آسان ہو جائے اور زکوٰۃ کا منصفانہ نظام بھی قائم رکھنا ہے جس میں ہر شخص کی ضروریات رزق پوری ہوتی رہیں۔ اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہو۔ (یہ نظام تمہیں کئی گنا لوٹا دے گا۔) جو کام نیکی مال دولت، محنت تم اپنے لئے آگے بھیجو گے وہ تمہیں اس دنیا میں اور آخرت میں اللہ کے ہاں کہیں بہتر پاؤ گے، جو بہت عظیم اجر ہے۔ مخالفین کی طرف سے حفاظت کی تیاری ضرور کرتے رہو۔ اللہ غفور الرحیم ہے۔ وہ تمہیں محفوظ بھی رکھے گا اور تمہارے معاشرے کے لئے سامان پرورش بھی عطا فرمائے گا۔ (صلوٰۃ قائم کرنا = نظام صلوٰۃ قائم کرنا = نظام الٰہی قائم کرنا = انفرادی اور اجتماعی زندگی میں وہ ضابطہء حیات قائم کرنا جو قرآن نے ہمیں سکھایا ہے۔)

سورة المدثر

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 74 ویں سورۃ میں 56 آیات ہیں۔ گزشتہ سورۃ المزمل کی طرح ''المدثر'' کو بھی ہمارے مفسروں نے نہایت کمزور معنی پہنائے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ المدثر وہ شخص ہے جو کپڑوں میں لپٹ کر کہیں چھپ گیا ہو۔ جبکہ اس لفظ کے صحیح معنی ہیں جو انسانوں میں نئی زندگی کی لہر دوڑا کر اللہ کا انتہائی بابرکت نظام قائم فرمائے۔ المدثر اعلیٰ ترین کردار رکھنے والی ہستی ہے جو معاشرے میں نظم وضبط پیدا کرے۔ وہ شخص بھی جو چلتے گھوڑے پر ایک جست لگا کر سوار ہو جائے۔ حضور اکرمؐ کے لئے یہ لفظ کس قدر مناسب ہے۔ آپ نے اپنی حیات مبارک میں یہ نظام زندگی قائم کر کے دکھایا۔ اس سورۃ میں قرآن کریم کے تقریباً سب ہی اصول واضح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں۔ وہ اصول جن کی طرف دنیا بتدریج کھنچی چلی آ رہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝

74:1 (اے پیغمبرؐ!) آپ ایک بابرکت انقلاب لانے والے ہیں۔

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝

74:2 اٹھیے اور لوگوں کو ان کی غلط روش کے بُرے انجام سے آگاہ کیجئے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝

74:3 وہ نظام قائم کیجئے جس میں آپ کے پروردگار کی برزگی اور عظمت صاف ظاہر ہوتی ہو۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝

74:4 اپنے کردار کو ایسا بے داغ بنایئے کہ کوئی شخص انگلی نہ اٹھا سکے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

74:5 جب انقلاب کی راہ پر چل پڑیں تو آپ کے ساتھیوں کے پاؤں کہیں ڈگمگا نہ جائیں۔ (شروع سے ان کی تربیت اس انداز سے کیجئے 73:1, 2:152)

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝

74:6 آپ اور آپ کی ساتھی کسی پر احسان کریں تو بدلے کی توقع نہ رکھیں۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝

74:7 اپنے پروردگار کی خاطر استقامت سے اپنے پروگرام پر جمے رہیے۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝

74:8 ایسا بھی ہوگا کہ آپ کے دشمن جنگ چھیڑ دیں گے۔

فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝

74:9 وہ ایک مشکل مرحلہ ہوگا۔

عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝

74:10 لیکن مخالفین کے لئے بھی ہرگز آسان نہ ہوگا۔

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝

74:11 ہر اس شخص کا حال مجھ پر چھوڑ دیجئے جو بھول چکا ہے کہ اسے میں نے تنہا ہی پیدا کیا تھا۔ [یہ ساز و سامان اور جتھ اپنے ساتھ نہ لایا تھا۔]

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝

74:12 ہر ایسا شخص جسے ہم نے مال و دولت سے خوب نوازا۔ [73:11]

وَبَنِينَ شُهُودًا ۝

74:13 اور ہر وقت اس کے آگے پیچھے اس کے بچے اور قبیلے کے لوگ پھرتے ہیں۔

وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ۝

74:14 ایسے شخص کے لئے ہم نے زندگی کی راہیں ہموار کر دیں، ساز و سامان فیاضی سے دیا۔

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝

74:15 لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم اسے اور زیادہ مال، اسباب دیتے چلے جائیں۔

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝

74:16 نہیں! یہ ہمارے پیغامات کا دشمن بنا ہوا ہے۔

سَأُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝

74:17 اب تو اسے مشکلات کے پہاڑ سر کرنا ہوں گے۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝

74:18 (جب وہ آپؐ کے پاس آیا تو) اس نے سوچا اور اندازہ لگایا کہ کونسی راہ بہتر ہے؟

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝

74:19 اس نے خود کو تباہ کر لیا، کیسا غلط اندازہ لگایا!

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝

74:20 اس نے خود کو برباد کر لیا کہ اتنا غلط اندازہ لگایا۔

ثُمَّ نَظَرَ ۝

74:21 اس نے آپ کی دعوت پر ایک بار پھر نظر ڈالی۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝

74:22 پھر اس نے تیوری چڑھائی اور شکلیں بنائیں۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝

74:23 پھر وہ بڑے تکبر سے پلٹ گیا۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝

74:24 اور کہنے گا 'یہ تو سحر ہے جو اگلے وقتوں سے ہوتا آیا ہے۔ (سحر = جھوٹ = دھوکا)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝

74:25 یہ پیغمبر جو کچھ کہتا ہے محض ایک انسان کی باتیں ہیں۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝

74:26 اچھا! عنقریب ہم اسے سقر میں داخل کریں گے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝

74:27 کیا آپ سمجھے کہ سقر کیا ہے؟

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝

74:28 وہ آگ جو نہ کچھ باقی چھوڑتی ہے، نہ نام ونشان رہتا ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝

74:29 وہ انسان کا حلیہ بدل دیتی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝

74:30 بیسیوں تباہیوں میں سے یہ ایک تباہی ہے۔ سمجھئے کہ اس کے ساتھ انیس (19) اور ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ ع 1 31 15

74:31 ہم نے آتش جہنم پر مخصوص فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔ منکرین حق اس تعداد کی بحث میں الجھ کر اپنے لئے آزمائش کھڑی کر لیتے ہیں۔ اور ہر تمثیل کے ساتھ اہل ایمان کے یقین میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اہل کتاب اور اہل ایمان قرآن کے تمثیلی بیانات میں شک نہ کریں۔ جن لوگوں کے دلوں میں منافقت کا مرض ہے اور جو پکے مخالف ہیں وہ تو یہی کہیں گے کہ اللہ کو ایسی مثالیں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس طرح جو شخص چاہے اللہ کے قانون کے مطابق گمراہ ہو جاتا ہے اور جو ہدایت حاصل کرنا چاہے اللہ اسے صحیح راہ پر چلا دیتا ہے۔ کائنات میں آپ کے رب کے جو لشکر مصروف عمل ہیں انہیں وہی جانتا ہے۔ اور یہ قرآن تو انسان کو بلند نامی عطا کرتا ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝

74:32 دیکھو! چاند اس بات پر گواہ ہے۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝

74:33 اور رات جب واپس جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝

74:34 اور صبح جب روشن ہونے لگے۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝

74:35 یہ سب بڑی نشانیاں ہیں۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ

74:36 اورانسانوں کے لئے وارننگ۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ؕ

74:37 جوقوم چاہے تم میں آگے بڑھ سکتی ہے یا پیچھے رہ سکتی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ

74:38 قانون یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے جال میں جکڑا ہوتا ہے۔

اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ؕ

74:39 سوائے ان لوگوں کے جو سعادت مند تھے۔لوگوں کے کام آتے تھے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ

74:40 وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔پوچھتے ہوں گے۔

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ

74:41 مجرموں سے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۖ

74:42 تم سقر میں کیوں کر پڑے؟

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ

74:43 وہ کہیں گے ہم صلوٰۃ قائم کرنے والوں میں نہ تھے۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ

74:44 ہم نے ضرورت مندوں کے کھانے، پینے اور بنیادی ضروریات پوری کرنے کا کچھ خیال نہ کیا تھا۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ

74:45 ہاں! ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں تو بڑی بڑی کیا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ

74:46 اور ہم وہ تھے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے کہ ایک دن ہمارے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝

74:47 یہاں تک کہ یہ بات یقینی بن کر ہمارے سامنے آ گئی۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝

74:48 لیکن اس دن کسی کی حمایت ان کے کام نہ آئے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝

74:49 انہیں کیا ہوا ہے کہ اس حسین ضابطہء حیات سے منہ موڑتے ہیں۔ وہ اس طرح خوف زدہ ہو کر بھاگتے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝

74:50 جیسے خوفزدہ گدھے۔

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝

74:51 شیر سے ڈر کر بدک جاتے ہیں۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝

74:52 ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ ان کے کاروبار کے کھاتے خوب پھیلے ہوئے ہوں۔

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝

74:53 نہیں بات یہ ہے کہ وہ آنے والی زندگی کا خوف ہی نہیں رکھتے۔

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝

74:54 دیکھو! یہ قرآن ایک واضح نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝

74:55 تو جس کا جی چاہے اس کے اصول سامنے رکھے۔

ع 2 25 16 الثلثة وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

74:56 لیکن اس کے اصولوں کو وہی لوگ یاد رکھ سکتے ہیں جو اللہ کے قانون کے مطابق جئیں۔ یہی لوگ ہیں جو راہ راست پر زندگی گزارتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے اللہ کی طرف سے حفاظت کا سامان تیار ہے۔ [81:29 76:30]

سورة القیٰمة

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 75 ویں سورۃ ہے اور اس میں 40 آیات ہیں۔ کتاب حکیم قانون مکافات کو بنیادی حقیقت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ہر عمل کا ردّ عمل ہوتا ہے اور یہ پوری کائنات اللہ کے قوانین کے مطابق چل رہی ہے۔ قیامہ کے لفظی معنی ہیں کھڑے ہو جانا۔ یوم قیامت میں انسانیت کے اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کو تو قیامت کہتے ہیں۔ لیکن قرآن میں قوموں کا اپنے پیروں پر کھڑے ہو جانا اور نظام الٰہی استوار کرنا بھی انقلاب کے معنی میں قیامت کہا گیا ہے۔

قانون مکافات کے اہم اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہر عمل اپنے منطقی انجام کو پہنچتا ہے۔

۲۔ تمام چیزیں بالآخر وہ بن جاتی ہیں جن کے لئے انہیں پیدا کیا جاتا ہے۔

۳۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ موجودہ کائنات کی جگہ ایک نئی اور کہیں بہتر کائنات پیدا کرے گا۔

۴۔ انسانوں کو بہت بہتر ذہنی اور جسمانی کیفیت عطا کی جائے گی۔

۵۔ انسان کا ارتقاء آخرت میں بھی جاری رہے گا۔

۶۔ اخروی زندگی ہمارے تصوّر سے کہیں زیادہ حسین ہوگی جس کا تصوّر ابھی ہم نہیں کر سکتے۔ (بہشت)

۷۔ وہ لوگ جنہوں نے اس دنیا میں اپنی ذات کو مرکز بنائے رکھا اور دوسروں کے کام نہ آئے ان کے لئے آخرت میں بقول قرآن ایسا وجود ہوگا کہ نہ موت نہ حیات۔ اسے جہنّمی زندگی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۸۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ انسان کو نتائج سے نہیں اس کی نیّت اور کوشش سے پرکھا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝

75:1 میں یوم قیامت کو گواہی کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ [سونے جاگنے کے سائیکل کو دیکھئے تو ایک طرح سے ہم روز قیامت سے دوچار ہوتے ہیں۔]

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝

75:2 اور میں گواہی کے طور پر پیش کرتا ہوں اس کیفیت کو جب تم اپنی غلطی کے احساس سے نادم ہوتے ہو۔ [12:53]

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝

75:3 کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کے بکھرے ہوئے اجزا مثلاً ہڈیوں کے پرزے جمع نہیں کر سکتے؟ [37:16, 36:78 مرتا صرف انسانی جسم ہے اس کی ذات یا نفس ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔]

؎ فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے (اقبال)

اور

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے (اقبال)

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝

75:4 یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریں درست کر دیں۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝

75:5 مگر انسان چاہتا ہے کہ اس کی زندگی ہمیشہ اس کی مرضی کے مطابق بے پروائی سے گزرتی رہے۔

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝

75:6 لہٰذا وہ پوچھتا رہتا ہے، قیامت کا دن آئے گا کب؟

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝

75:7 اس وقت آنکھیں خیرہ ہو کر رہ جائیں گی۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝

75:8 چاند تاریک ہو جائے گا۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝

75:9 اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝

75:10 اس دن انسان کہے گا، اب میں کدھر فرار حاصل کروں؟

كَلَّا لَا وَزَرَ ۝

75:11 آہ! کہیں پناہ نہیں۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ۝

75:12 اس روز کہیں ٹھکانہ ہے تو صرف تمہارے پروردگار کے پاس۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝

75:13 اس دن انسان کو اس کا ہر عمل بتا دیا جائے گا جو اس نے کیا ہو اور جو کرتے کرتے چھوڑ دیا ہو۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ۙ

75:14 ہر انسان اپنا گواہ کافی ہوگا۔[اس کی ذات پر ہر عمل کا نقش محفوظ ہوگا۔]

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝

75:15 اس کی بہانہ سازی کچھ کام نہ آئے گی۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝

75:16 [اس سے کہا جائے گا، زیادہ کہنے اور تیز بولنے کی ضرورت نہیں۔] (اے رسولؐ!) کسی معاملے میں عجلت سے کام نہ لیجئے۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ۚ

75:17 وحی کو جمع کرنا، اسے پڑھا دینا اور محفوظ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝

75:18 جب قرآن پڑھا جائے تو اس کے احکام یاد رکھو اور ان کی پیروی کیا کرو۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝

75:19 یاد رکھو کہ اس کے معنی کا بیان بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ۙ

75:20 مگر اے لوگو! تم دنیا سے بہت ہی محبت کرتے ہو اور فوری نتائج چاہتے ہو۔

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝

75:21 اور اس ہنگامہ آرائی میں مستقبل کو اور اخروی زندگی کو بھولے جاتے ہو۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝

75:22 حالانکہ وہ ہمیشہ کی خوشگواریاں ہوں گی اور لوگوں کے چہرے دمکتے ہوں گے۔

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝

75:23 وہ اپنے پروردگار (کی نوازشوں) کا نظارہ کر رہے ہوں گے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۝

75:24 (اور وہ لوگ جنہوں نے لوگوں کے فائدے کے کام نہ کئے تھے۔) ان کے چہرے اس دن افسردہ ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝

75:25 خیال کریں گے کہ سخت مصیبت آنے والی ہے۔

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝

75:26 دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے۔

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝

75:27 تو ہر شخص یہی کہتا ہے، جو ہو سکتا ہے کر لو۔ (کسی عامل کو ہی بلا لو)۔

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝

75:28 جانے والا سمجھ لیتا ہے کہ اب جدائی کی گھڑی ہے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝

75:29 اس وقت یوں لگتا ہے جیسے مصیبت پر مصیبت چلی آ رہی ہے۔ [لفظی معنی پنڈلی پر پنڈلی یعنی وقت موت کی مشکلات۔]

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ۝ ع 1 30 17

75:30 اس دن تمہیں اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝

75:31 نہ تو اس نے حق کی تائید کی نہ پیروی

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

75:32 بلکہ وہ جھٹلاتا رہا اور منہ موڑ کر جاتا رہا۔

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝

75:33 (نصیحت سننے کے بعد) اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا چل دیتا تھا۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝

75:34 افسوس! کیا خوب ہوتا کہ تو احکام الٰہی کی اطاعت کرتا۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝

75:35 ایک بار پھر افسوس! کیا خوب ہوتا کہ تو احکام الٰہی کی اطاعت کرتا۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝

75:36 کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی ٹوٹے ہوئے دھاگے کی طرح چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝

75:37 کیا وہ ایک قطرہ آب نہ تھا جس سے ارتقاء کر کے وہ انسان بنا؟

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝

75:38 پھر اس نے رحم مادر میں طبعی شکل اختیار کی۔ اور اللہ نے اس کے اعضاء کو متوازن بنایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝

75:39 پھر اسی مرحلے میں دو طرح بنایا۔ کسی کو لڑکا کسی کو لڑکی۔

ع 2 10 18 اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝

75:40 کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے۔

سورة الدّهر

مترجم کا نوٹ:

قرآن کی اس 76ویں سورۃ میں 31 آیات ہیں۔اس سورۃ میں ہماری تخلیق اور ارتقاء کا بیان ہے۔ہماری زندگی کے اعلیٰ مقاصد اور نعمتوں کی منزل کا ذکر کیا گیا ہے۔ایک مستقل اصول یہ کہ اگر تم اللہ کی مخلوق سے مہربانی کا سلوک کروگے تو وہ تم پر مہربان ہوگا۔حالی نے اس اصول کو خوب بیان کیا۔

؎ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

بعض مفسرین نے اس سورۃ کا نام "الانسان" بھی رکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝

76:1 سوچو کیا انسان پر ایک ایسا وقت نہیں گزرا جب وہ قابل ذکر چیز نہ تھا۔[زندگی کی ابتدا گیلی مٹی سے ہوئی تھی۔]

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

76:2 اس کی تخلیق کے مراحل میں ایک مرحلہ وہ تھا جب اسے مذکر و مؤنث نطفوں کے ملنے سے بنایا پھر اس کو چھوٹی بڑی تبدیلیوں سے گزار کر اس مقام تک پہنچادیا کہ ہم نے اس میں سننے اور دیکھنے کی صلاحیت پیدا کردی۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝

76:3 پھر ہم نے اسے (وحی کے ذریعے) صحیح راہ بتادی اور اسے ارادہ و اختیار بخش دیا۔چاہے تو صحیح راہ اختیار کرکے شکرگزار ہو اور چاہے تو انکار کرکے ناشکرا بن جائے۔

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝

76:4 ہمارے قانون کے مطابق غلط راہ پر چلنے والوں کے لئے رکاوٹیں، زنجیریں اور تباہیاں ہیں۔ [7:157]

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝

76:5 ٹھیک راستے پر چلنے والوں کے لئے وسعت اور کشادگیاں ہوں گی اس لئے کہ انہوں نے اپنا مزاج بھڑکیلا نہیں ٹھنڈا رکھا تھا۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝

76:6 یہ ٹھنڈا شربت اس چشمے سے ملتا ہے جسے اللہ کے بندے خود اپنے دل کی گہرائیوں سے نکال کر لاتے ہیں۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝

76:7 یہ لوگوں کے فائدے کی بات سوچتے اور اسے پورا کرتے ہیں۔ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرے میں خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

76:8 اور اس کے باوجود کہ مال دولت سے محبت ہو یہ لوگ مسکینوں، ضرورت مندوں، معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں اور کسی طرح کی قید میں گرفتار لوگوں کے کھانے پینے اور بنیادی ضروریات کا انتظام کرتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝

76:9 جن کے لئے یہ سب خدمات انجام دیتے ہیں اور ان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ کا حکم پورا کر رہے ہیں، کسی پر احسان نہیں کر رہے۔ لہٰذا تم سے اجر کیا شکریہ کا ایک لفظ بھی نہیں چاہیے۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝

76:10 ہم یہ انتظام اس لئے کرتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے قانون سے ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرے کی شادابیاں سوکھ جائیں گی اور مصیبتوں اور پریشانیوں سے لوگوں کے ماتھوں پر بل پڑے رہیں گے۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝

76:11 اگر ایسا کیا گیا تو اللہ اس دور کی مشکلات سے بچا لے گا۔ معاشرے کو شادابی اور افراد کو اطمینان اور خوشدلی عطا فرمائے گا۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝

76:12 یہ جنتی ماحول ان کی استقامت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہر طرف شادابیاں اور آزاد فضائیں۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝

76:13 اس میں وہ نہایت احترام و اکرام کی زندگی بسر کریں گے۔ وہاں نہ گرمی ہوگی نہ سردی۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝

76:14 ان کے اردگرد گھنے درختوں کے سائے جھکے ہوں گے اور ان کی شاخیں پھلوں سے لدی ہوں گی۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝

76:15 چاندی کے برتنوں میں کھانے اور نہایت شفاف آب خوروں میں مشروبات ان کے گرد گردش کرتے ہونگے۔

قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝

76:16 اور شیشے بھی چاندی کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ نہایت حسین اندازے سے بنائے گئے۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝

76:17 وہاں انہیں وہ مشروب پینے کو ملے گا جو زندگی بخش اور توانائیوں سے بھرپور ہوگا۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝

76:18 یہ مشروب ایسے چشمے سے ملے گا جو ان لوگوں تک اپنی راہ خود بنائے گا۔ [28:12]

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝

76:19 ان کے بچے بھی چمکتے دمکتے موتیوں کی طرح بشاش ان کے پاس کھیلتے ہوں گے۔ [56:17]

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝

76:20 وہاں جس طرف نگاہ اٹھاؤ گے نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝

76:21 وہ نرم اور خوبصورت اطلس اور ریشم کے لباس پہنے ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں سرداری کے کنگن ہوں گے اور ان کا پروردگار انہیں وہ مشروب پینے کو دے گا جس سے ان کے قلب ونگاہ میں مزید پاکیزگی پیدا ہوگی۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع 1 22 19

76:22 ان سے کہا جائے گا کہ یہ سب تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے جو اس حسین شکل میں تمہارے سامنے آ گیا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝

76:23 (اے پیغمبرؐ! یہ وہ جنتی معاشرہ ہے جس کی تشکیل کے لئے) ہم نے آپ پر قرآن کا ضابطہء حیات نازل کیا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝

76:24 لہٰذا آپ پروردگار کے دیئے ہوئے پروگرام پر جمے رہیے اور کسی ایسے شخص کی بات نہ سنیے جس نے اپنی انسانیت کو بھلا دیا ہے یا جو احکام الٰہی کا منکر ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

76:25 اور صبح و شام اپنے پروردگار کے احکام کو پیش نظر رکھئے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝

76:26 رات ہو یا دن ہمیشہ اسی کے احکام کے آگے جھکئے اور اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے پوری کوشش کرتے رہیے۔ [73:1-3]

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝

76:27 آپ کے مخالفین دنیا کی محبت میں اس عظیم الشان انقلاب کو بھولے ہوئے ہیں جو آنے والا ہے۔ [75:20]

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝

76:28 ہم نے ہی انہیں تخلیق کیا ہے اور انہیں مضبوط بنایا ہے پھر بھی یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے اور لوگ لے آئیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

76:29 یہ قرآن ایک واضح پیغام ہے جو چاہے اپنے پروردگار کی راہ اختیار کر لے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

76:30 ان سے کہیے کہ اپنے اختیار اور ارادے کو اللہ کے قانون کے مطابق بنا لو۔ وہ اللہ جو سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ [81:29, 74:56]

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع 2 9 20

76:31 پھر اللہ اپنے قانون کے مطابق لوگوں کو اپنی رحمت کے سائے میں لے آئے گا لیکن انسانی حقوق کو پامال کرنے والوں کے لئے اس نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورة المرسلٰت

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی یہ 77 ویں سورۃ ہے اور اس میں نہایت مختصر 50 آیات ہیں۔ مختصر الفاظ میں خطابت کی بلندی ہے۔ بنیادی طور پر اس سورۃ میں اللہ کے ان پیغامات کا بیان ہے جو یکے بعد دیگرے نازل ہوتے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ

77:1 وحی کے یہ پیغامات اپنی عظمت سے پہچانے جاتے ہیں۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ

77:2 اور اپنی طوفانی قوت سے باطل کو مٹاتے جاتے ہیں۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ

77:3 اور دور دور تک پھیلتے جاتے ہیں۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ

77:4 نہایت وضاحت سے حق اور باطل میں تمیز کرتے ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ

77:5 تاکہ اللہ کا قانون لوگوں تک پہنچا دیں۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ

77:6 اب جو چاہے وہ اپنی غلطیوں سے تائب ہو جائے یا زندگی کی راہ گزر پر لگائے گئے خطروں کے نشانات کو دیکھتا چلے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۙ

77:7 جو کچھ وعدہ قرآن میں تم سے کیا جاتا ہے واقع ہو کر رہے گا۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ

77:8 ستارے اپنی چمک کھو بیٹھیں گے۔ (مخالفین کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں بکھر جائیں گی)

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۟

77:9 اور جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ (یعنی ہر متکبر لیڈر کمزور ہو جائے گا)

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۟

77:10 اور پہاڑ دھول کی طرح اڑ جائیں گے۔ (بڑے بڑے سردار اپنی قوت کھو بیٹھیں گے۔ [56:5, 20:105])

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۟

77:11 تمام پیغام پہنچانے والی قوتیں (یعنی میڈیا) عام ہو جائیں گے۔

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۟

77:12 پھر یہ تاخیر کس دن کے لئے ہوگی؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۟

77:13 فیصلے کے دن کے لئے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۟

77:14 اور تم کیا جانو کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۟

77:15 اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۟

77:16 کیا ہم نے گزری ہوئی نسلوں کو تباہ نہیں کر دیا تھا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۟

77:17 پھر دیگر نسلوں کو ان کے بعد بھیجا تھا۔

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۟

77:18 مجرمین سے ہم ہمیشہ ایسے ہی نمٹتے آئے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۟

77:19 ہاں! اس دن حق کو جھٹلانے والوں کے لئے افسوس کا دن ہوگا۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ

77:20 کیا ہم نے تم انسانوں کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا تھا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ

77:21 پھر اس کو ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا۔ [23:13]

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ

77:22 ایک وقت مقرر تک۔

فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝

77:23 جس کا اندازہ ہم نے مقرر کیا اور ہمارے مقرر کردہ پیمانے دیکھو ہم کتنی خوبی سے مقرر کرنے والے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:24 تو اس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ

77:25 کیا ہم نے زمین کو ایک ایسے (جہاز کی طرح) نہیں بنایا جو سب چیزوں کو لئے چلی جا رہی ہے۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ

77:26 زندوں اور مردوں کو۔ [30:19, 10:31, 6:95, 3:27]

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۙ

77:27 پھر ہم نے ہی زمین میں مضبوط پہاڑ بنائے جو پانی کو سنبھال کر رکھتے ہیں اور اس دوران ہم تمہیں بہتے ہوئے پانی سے سیراب کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:28 تو اس دن تکذیب کرنے والوں کو بہت افسوس ہوگا۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

77:29 ان سے کہا جائے گا اب تم اسی طرف چلو جس تباہی کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ

77:30 چلو اس تین تہوں والے اندھیرے کی طرف یعنی خوف، پچھتاوے اور ناامیدی کی جانب۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝

77:31 لیکن وہاں نہ ٹھنڈے سائے ہیں اور نہ شعلوں سے بچاؤ۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝

77:32 اس کی چنگاریاں بھی تمہارے محلوں کی طرح بڑی بڑی ہیں۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝

77:33 زرد اونٹوں کے قافلے کی طرح بڑھتے ہوئے شعلے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:34 اس روز سچائی کو جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝

77:35 یہ ایسا دن ہے جب وہ بات بھی نہ کر سکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝

77:36 نہ ہی انہیں کسی عذر و معذرت کی اجازت دی جائے گی۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:37 تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝

77:38 یہی تو فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور پچھلی نسلوں کو جمع کر دیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝

77:39 تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو کر دیکھو۔

ع 1 40 21 وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:40 اس روز تکذیب کرنے والوں کے لئے تباہی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

77:41 جو سیدھی راہ پر چلے وہ خوشگوار سائے اور شفاف چشموں کے ماحول میں ہوں گے۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

77:42 اور پھل، میوے جنہیں ان کا جی چاہے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

77:43 ہنسی خوشی کھاؤ پیو۔ لطف اٹھاؤ۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

77:44 جو لوگ دوسروں سے بھلائی کرتے ہیں ہم انہیں ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:45 لیکن وہ دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑے دکھ کا دن ہے۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝

77:46 دنیا میں چند روز کھا پی لو، مزے اڑا لو لیکن تم مجرم لوگ ہو۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:47 وہ دن قریب ہے جب سچائی کو جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝

77:48 ان سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کے قوانین کے سامنے جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

77:49 اس دن تکذیب کرنے والوں کا انجام خراب ہے۔

ع 2 10 22 فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

77:50 اب اس کے بعد کونسی حدیث ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

سورۃ النبا

مترجم کا نوٹ:

النبا کے معنی ہیں خبریں۔ خصوصاً وہ خبریں جو وقت سے پہلے اللہ اپنے نبیوں کو عطا کرے۔ قرآن کریم کی اس 78ویں سورۃ میں 40 آیات ہیں۔ اس سورۃ میں آنے والے انقلابات کی خبر دی گئی ہے۔ ایک وہ انقلاب جو اس دنیا رونما ہوگا اور دوسرا آخرت یا قیامت کا انقلاب۔ ان دونوں کا وقت مقرر اور طے شدہ ہے لیکن اللہ کے سوا کوئی اور اس سے آگاہ نہیں۔ قرآن کریم کو تعلیم و تدریس اور خصوصاً حفظ کی خاطر 30 اجزا یا پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس سورۃ سے 30ویں پارے کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس ایک پارے میں چھوٹی چھوٹی 37 سورتیں ہیں جن میں قرآن کریم کا پیغام، زور بیان، خطابت، استدلال اور تاثیر عروج پر نظر آتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

78:1 (اے رسولؐ!) یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝

78:2 کیا اس عظیم خبر کے بارے میں؟

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝

78:3 جس میں یہ مختلف خیالات رکھتے ہیں۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝

78:4 دیکھو! یہ عنقریب جان لیں گے۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝

78:5 پھر دیکھو کہ انہیں اس کے متعلق جلد معلوم ہو جائے گا۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝

78:6 (پہلے اس کائنات پر غور کرو۔) کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ

78:7 اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑھا ہوا۔

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ

78:8 اور تمہیں کس طرح جوڑے جوڑے پیدا کیا جس سے ایک دوسرے کی تکمیل ہوتی ہے۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ

78:9 اور نیند کو تمہارے لئے آرام وسکون بنایا۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ

78:10 اور ہم نے رات کو ایک لبادہ بنا دیا۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ

78:11 اور دن کو روزی کمانے کا ذریعہ ٹھہرایا۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ

78:12 اور ہم نے تمہارے اوپر بلند سات آسمانی کُرّے بنائے۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ

78:13 اور جگمگا تا چراغ روشنی اور حرارت کا سرچشمہ بنا دیا۔ (سورج)

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ

78:14 اور برسات بھرے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ

78:15 تا کہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کرے۔

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ

78:16 اور گھنے باغ۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ

78:17 (کائنات کی طرح تمہاری زندگی میں بھی ہمارا قانون کارفرما ہے۔) لہٰذا وہ فیصلہ کا دن آ کر رہے گا جب تم اپنے اعمال کی فصل کاٹو گے۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ

78:18 جس دن جنگ کا بگل بجے گا اور تم فوج در فوج میدان کارزار میں آؤ گے۔ [یہ آیت اور آگے آنے والی آیات لغوی معنوں میں کائنات میں انقلاب کا مفہوم رکھتی ہیں اور مجازی معنوں میں اس دنیا میں برپا ہونے والے عظیم انقلاب کا۔ لہذا دونوں معنوں پر غور فرماتے جایئے۔]

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ

78:19 جب آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ [بڑی سلطنتیں فتح ہو جائیں گی۔ انسان خلاؤں کی تسخیر کرنے لگے گا۔]

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۙ

78:20 پہاڑ چلا دیئے جائیں گے اور ریت ہو کر رہ جائیں گے (اور بڑے بڑے سردار اپنی قوت کھو کر سراب کی طرح رہ جائیں گے۔ 81:3, 77:10, 56:5, 20:105)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ

78:21 بے شک جہنم گھات میں ہے۔

لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۙ

78:22 سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ

78:23 مدتوں وہ اس میں پڑے رہیں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ

78:24 وہاں نہ ٹھنڈک پائیں گے نہ پینے کی چیز ملے گی۔

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ

78:25 صرف پچھتاوے کے گھونٹ اور سرد اندھیرے (جو انہوں نے لوگوں کو تکلیفیں دی تھیں 38:37)

جَزَآءً وِّفَاقًا ۙ

78:26 یہ سب ان کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ہوگا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ

78:27 وہ یقین ہی نہیں کرتے کہ انہیں اپنے کئے کا حساب دینا ہوگا۔

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝

78:28 اور ہماری آیات کو جھٹلاتے چلے جاتے تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝

78:29 لیکن ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔

ع 1 30 1 فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝

78:30 تو اب اپنے اعمال کا مزا چکھو۔ تم پر ہم عذاب بڑھاتے جائیں گے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝

78:31 جو لوگ سیدھی راہ پر چلے ان کے لئے کامیابی و کامرانی ہے۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝

78:32 تفریح کے لئے باغات، کھانے کے لئے انگور جیسے پھل۔

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝

78:33 اور ہم مزاج، ذہین ساتھی۔ میاں بیوی میں ہم آہنگی۔ [56:37]

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝

78:34 پاک مشروب کا چھلکتا ہوا پیالہ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝

78:35 وہاں نہ بے معنی بات نہ گفتگو سنیں گے۔ نہ کوئی جھوٹی بات۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝

78:36 یہ سب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارا صلہ ہے تمہارا انعام ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

78:37 تمام کائنات کا پروردگار ایسا صاحب اقتدار کہ کسی کو اس سے باز پرس کی مجال نہیں۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

78:38 وہ دن جب روح الامین (جبریل) اور دیگر ملائکہ صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور صرف وہی کچھ کہہ سکے گا

جو اللہ رحمان کی اجازت سے درست بات کہے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝

78:39 یہ دن عین حقیقت ہے جو آ کر رہے گا، لہٰذا جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے پاس ٹھکانہ بنالے۔

ع 2 10 2 اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

78:40 ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب سے آگاہ کر دیا ہے۔ جس دن ہر شخص اپنے اعمال کے نتائج اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لے گا اور وہ شخص جو اس وقت حق سے انکار کرتا ہے، چیخ اٹھے گا، اے کاش! میں مٹی کا ڈھیر ہوتا۔

سورۃ النّٰزعٰت

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 79 ویں سورۃ ہے اور اس میں 46 آیات ہیں۔ نٰزعٰت سے مراد وہ افراد ہیں جو پانی کی تہہ سے موتی نکال لاتے ہیں اور وہ افراد بھی جو جل جل کر محکوم اور مجبور انسانوں کو آزاد فضاؤں میں لے آتے ہیں۔ منظم، پرامن تحریکیں قوم کی قسمت بدل دیتی ہیں۔ عوام کا استحصال ہمیشہ تین قوتیں کرتی رہی ہیں۔ 1- جابر حکمران 2- دولت مند طبقہ جو مال کو ذخیرہ کئے چلا جاتا ہے۔ 3- ہر قسم کے مذہبی پیشوا۔ یہ تینوں قوتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔ قرآن میں اس گٹھ جوڑ کی بہترین مثال فرعون، قارون اور ہامان کی شکل میں بیان کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝

79:1 ان لوگوں کا تصور کیجئے جو نیچے سے اوپر کھینچ لاتے ہیں۔ (دریا سے موتی اور غلامی سے انسانوں کو)

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝

79:2 اور نہایت شاداں و فرحاں مظلوموں کو ظلم سے آزاد کرتے ہیں۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝

79:3 وہ اس طرح محنت کرتے ہیں جیسے پوری طاقت سے تیر رہے ہوں۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝

79:4 اور پھر مل جل کر ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ وقف لازم

79:5 اور معاملات کی بہترین تدبیر کرتے ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝

79:6 وہ دن جب زلزلہ ہلا کر رکھ دے گا۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝

79:7 اور اس کے بعد زبردست جھٹکا لگے گا۔ ظالم قوتوں کو ہلا کر رکھ دیا جائے گا۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ

79:8 اس دن دل دھڑکتے ہوں گے۔

وقف لازم

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ

79:9 اور بڑے بڑے سرداروں کی نگاہیں نیچی ہو جائیں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۘ

79:10 ابھی تو وہ لوگ کہتے ہیں، کیا تم ہمیں ہماری پہلی حالت پر لوٹا دو گے جب ہم کچھ نہیں تھے۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۘ

79:11 کیا جب ہم خالی انجر پنجر رہ جائیں گے۔ [پیش نظر آیات کا اطلاق دنیا اور آخرت دونوں پر ہوتا ہے۔]

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ

79:12 وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو گیا تو ہم گھاٹے میں پڑ جائیں گے۔ (لہٰذا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ

79:13 لیکن وہ تو ایک سخت آواز ہو گی۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۘ

79:14 اس وقت وہ میدان جنگ میں ہوں گے اور سچائی کو دیکھ لیں گے۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ

79:15 کیا موسیٰ کی داستان آپ تک پہنچی ہے۔ (جب انقلاب رونما ہوا تھا۔)

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۘ

79:16 (اس کی ابتداء یوں ہوئی تھی کہ) موسیٰ کے پروردگار نے وحی کی مقدس بارگاہ میں انہیں پکارا۔ [20:12, 18:60-64]

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ

79:17 تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۚ

79:18 اور اس سے کہو کیا تم اصلاح چاہتے ہو جس میں تمہاری بھی بھلائی ہو؟

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ

79:19 تو میں تمہاری راہ نمائی تمہارے پروردگار کی طرف کردونگا (جس سے تمہیں اس کی شان کا کچھ اندازہ ہو) تاکہ تمہیں اس کی خلاف ورزی کا خوف ہو۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۚ

79:20 پھر موسیٰ نے حق کی بڑی سے بڑی نشانی پیش کی۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۚ

79:21 لیکن فرعون نے انکار کردیا اور پیغام کو مسترد کردیا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۚ

79:22 پھر تیزی سے مڑا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۚ

79:23 اور اپنے لوگوں کو جمع کرلیا۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۚ

79:24 اور کہنے لگا میں تم سب کا رب اعلیٰ ہوں۔

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۚ

79:25 تو اللہ نے اس کی گرفت کی اور اسے اگلی پچھلی نسلوں کے لئے ایک مثال بنادیا۔

ع 1 26 3 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۚ

79:26 اس داستان میں ہر اس شخص کے لئے سبق ہے جو اپنے اعمال کے انجام کے لئے خوف رکھتا ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۚ

79:27 اے لوگو! بھلا تمہارا بنانا زیادہ مشکل ہے یا آسمانی گنبد؟

وَرَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۚ

79:28 اس نے فضا کو بہت مناسب چھتری بنائی۔ (ہوا کی کئی اونچی سطح زمین کو شہاب ثاقب سے محفوظ رکھتی ہے، گیسوں کو توازن میں رکھتی ہے اور درجہ حرارت کو معتدل۔)

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۝

79:29 اور اس نے اسی فضا میں رات کو تاریک بنایا اور دن کے وقت اس کی روشنی کو نمودار کیا۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝

79:30 اور پھر زمین کو (بیضوی) شکل دی۔

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝

79:31 اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور نباتات کو اگایا۔

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝

79:32 اور اس پر بڑے بڑے پہاڑوں کو ابھارا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

79:33 یہ سب تمہارے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے زندگی کا سامان پیدا کرتا ہے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝

79:34 (جب رزق کی تقسیم میں بے انصافی حد سے گزر جائے گی تو۔) بڑی آفت آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝

79:35 اس دن انسان اپنی دوڑ دھوپ کو یاد کرے گا۔ [56:63, 53:39]

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝

79:36 اس وقت دیکھنے والوں کے لئے جہنم ابھر کر سامنے آ جائے گی۔ [82:16, 39:48, 29:54]

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝

79:37 پھر جس نے احکام الٰہی کے آگے سرکشی کی ہوگی۔

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

79:38 اور دنیا میں ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہوگی۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝

79:39 تو اس کا ٹھکانہ پچھتاوے اور افسوس کے بھڑکتے شعلے ہیں جو اس کا ٹھکانہ ہوں گے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝

79:40 لیکن جو شخص اس بات کا احساس اور ڈر رکھتا ہے کہ اسے اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونا پڑے گا اور اپنی خودغرضانہ خواہشات کو روکتا ہے۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ؕ

79:41 تو اس کا گھر جنّت ہوگا۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ

79:42 وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ انقلاب اور قیامت کب واقع ہوگی؟

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؕ

79:43 ان سے کہہ دیجئے کہ آپ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ [42:17, 33:63, 7:187]

اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؕ

79:44 اس کا یقینی علم صرف آپ کے رب کو ہے۔ [53:42]

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا ؕ

79:45 آپ تو صرف اسے آگاہ کرنے والے ہیں جو مستقبل کا احساس رکھتا اور برے انجام سے ڈرتا ہے۔

كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؕ ع 2 20 4

79:46 جب وہ اس دن کو دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ دنیا میں صرف ایک شام یا ایک صبح رہے تھے۔

سورۃ عبس

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 80ویں سورۃ ہے اور اس میں 42 مختصر آیات ہیں۔ جھوٹی تاریخ و روایات کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ رسول کریم ؐ نے ایک غریب نابینا (عبداللہ بن ام مکتوم) کو دیکھ کر تیوری چڑھائی کیونکہ آپ ؐ اس وقت سرداران قریش سے تبلیغ فرما رہے تھے۔ سورۃ عبس کی آیات دراصل ہر اس شخص کے لئے راہنما ہیں جو دین کی تبلیغ کرتا ہو۔ سورۃ میں کہیں تیوری چڑھانے والے کا نام نہیں لیا۔ [26:111, 18:28, 11:27, 8:62, 6:52]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝

80:1 (تبلیغ کرنے والا بھلا کیوں) ماتھے پر بل ڈالے اور منہ موڑے۔

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝

80:2 کہ اس کے پاس ایک نابینا آ گیا۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝

80:3 تمہیں کیا خبر کہ وہ بھلائی کرنے میں آگے بڑھ جاتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝

80:4 یا یہ کہ وہ اس تعلیم پر غور کرتا اور یہ ذکر خیر اس کو فائدہ پہنچاتا۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝

80:5 اور جو شخص سمجھتا ہے کہ اسے راہنمائی کی ضرورت ہی نہیں۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝

80:6 اس کی طرف تم توجہ کرو گے۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝

80:7 بہر کیف کوئی سدھرے، نہ سدھرے یہ تمہاری ذمہ داری نہیں۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ

80:8 لیکن ایسا شخص جو بڑے شوق وذوق سے تمہارے پاس آئے۔

وَهُوَ يَخْشٰى ۙ

80:9 اور گمراہی سے ڈرتا ہو۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ

80:10 تم اس سے بے رخی برتو گے۔

كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ

80:11 دیکھو! یہ قرآن بہترین نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ

80:12 سو جو چاہے اس پر توجہ کرے۔

فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ

80:13 یہ نہایت محترم اوراق پر لکھی ہوئی کتاب ہے۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ

80:14 اس میں بلند اور پاکیزہ کردار کی تعلیم دی گئی ہے۔

بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ۙ

80:15 اس کے لکھنے والے کاتب بہترین اخلاق رکھتے ہیں۔

كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ؕ

80:16 نہایت معزز اور خوبیوں والے۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ؕ

80:17 کوئی انسان جو اتنی عمدہ تعلیم کو مسترد کردے اس نے اپنا زبردست نقصان کیا۔

مِنْ اَىِّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ ؕ

80:18 (تکبر کی اس روش سے پہلے اسے سوچنا چاہیے کہ) اس کی تخلیق کا آغاز کس چیز سے ہوا تھا؟

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ

80:19 نر اور مادہ نطفے سے اللہ نے اسے پیدا کیا اور پھر ایک عمدہ تناسب عطا کیا۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ

80:20 (پھر حواس خمسہ دے کر) اس کے لئے زندگی کی راہیں آسان بنائیں۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ

80:21 پھر وہ اسے موت دیتا ہے کہ وہ قبر کے لئے تیار ہو۔ [36:52]

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ

80:22 پھر اللہ جب چاہے گا اسے پھر زندہ کردے گا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ

80:23 لیکن انسان نے اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ

80:24 انسان کو کم از کم اپنے کھانے پر ہی غور کرنا چاہیے۔ (کہ کھیت سے اس کی میز تک کتنے ہاتھوں نے کام کیا ہے۔)

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ

80:25 لہٰذا ہم نے ہی پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ

80:26 پھر زمین کو نرم کر کے کھول دیا۔

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ

80:27 پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ

80:28 انگوروں کے باغ اور ہر طرح کا سبزہ

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ

80:29 زیتون اور کھجور کے درخت۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ

80:30 اور گھنے خوبصورت باغ۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ

80:31 پھل میوے اور طرح طرح کی گھاس۔

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

80:32 جو تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے زندگی کا سامان ہے۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝

80:33 لیکن جب بڑا دھماکہ ہوگا۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝

80:34 اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝

80:35 اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝

80:36 اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ۝

80:37 ہر شخص اس روز ایسی فکر میں ہوگا جو اسے اوروں سے بے پروا کر دے گی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝

80:38 کتنے ہی چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝

80:39 خوشیوں سے دمکتے ہوئے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝

80:40 اور کتنے ہی چہرے اس دن ایسے ہوں گے جن پر گرد و غبار چھایا ہوگا۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝

80:41 اندھیروں کے نقاب میں۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع 1/5 42

80:42 یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے سچائی کی مخالفت کی اور انسانیت کو تقسیم کیا۔

سورة التکویر

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 81 ویں سورۃ ہے اور اس میں 29 مختصر آیات ہیں۔ اختصار میں بھی قرآن کریم کی بے مثال خطابت اپنے عروج پر نظر آتی ہے۔ اس سورۃ کی آیات کا اطلاق دنیاوی انقلاب پر بھی ہوتا ہے اور قیامت پر بھی جب اللہ عزیز وحکیم اس کائنات کو مکمل طور پر تباہ کر کے اس سے بھی بہترنئی کائنات کی تشکیل کرے گا۔ ''تکویر'' کے معنی ہیں لپیٹے جانا۔ نزول قرآن کے وقت سلطنت فارس دنیا کی سپر پاور تھی اور اس میں نسل در نسل بادشاہت کا نظام چل رہا تھا۔ سورج ان کی سلطنت کا نشان تھا اور یہ مہران کے جھنڈے پر بھی لگی ہوتی تھی۔ اسلام سے پہلے عربوں کے جھنڈے کا نشان قمر ہوتا تھا۔ اس تمہید کے بعد اب ہم معنی اور مفہوم کی طرف بڑھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝

81:1 قریب ہے کہ سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ (فارس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی)

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝

81:2 اور ستارے مدہم پڑ جائیں گے۔ (قبیلوں کی سرداریاں ختم ہو جائیں گی۔)

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

81:3 اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ (بڑے بڑے لیڈر کی عوام پر گرفت جاتی رہے گی۔ 78:20, 56:5, 20:105)

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

81:4 اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ (ذرائع آمد و رفت میں اونٹ کی اہمیت کم ہوتی چلی جائے گی۔)

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝

81:5 اور جب وحشی قبیلے بھی جمع ہو کر تمدنی زندگی گزارنے لگیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۞

81:6 اور سمندروں میں جہازوں کی کثرت ہو جائے گی۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۞

81:7 جب دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوتے جائیں گے۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۞

81:8 اور جب اس معصوم بچی سے جو زندہ گاڑ دی گئی تھی اور ان خواتین سے جنہیں معاشرے نے زندہ درگور کر رکھا تھا، پوچھا جائے گا۔

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۞

81:9 آخر تیرا گناہ کیا تھا؟ جو تجھے زندہ درگور کیا گیا۔[خواتین کے حقوق بحال ہو جائیں گے۔]

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۞

81:10 اور اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۞

81:11 اور جب آسمان سے نقاب ہٹایا جائے گا۔[خلائی سائنس ترقی کرے گی۔]

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۞

81:12 جب دوزخ کی آگ بھڑکنے لگے گی۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۞

81:13 اور جب بہشت قریب لائی جائے گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ؕ

81:14 تب ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر حاضر ہوا ہے۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ

81:15 ان باتوں پر شاہد ہیں وہ ستارے جو طلوع ہونے کے بعد آہستہ آہستہ چھپ جاتے ہیں۔

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ

81:16 اور سیارے جو فلک کی سیر کرتے کرتے غائب ہو جاتے ہیں۔ [56:75, 53:1]

وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۙ

81:17 اور رات جو آہستہ آہستہ گزرتی ہے۔

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۙ

81:18 اور صبح جو نئی زندگی کا پیغام لاتی ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۙ

81:19 یہ سب چیزیں اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ قرآن اس معزز رسول کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۙ

81:20 اسے اس اللہ کی طرف سے وحی کی قوت حاصل ہے جو کائنات کا اختیار اور اقتدار اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۙ

81:21 یہ رسول اطاعت کے لائق ہے کہ وہ نہایت امانت دار ہے۔[آپؐ سے اللہ کا پیغام پہنچانے میں کبھی کوتاہی نہیں ہوتی۔]

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۚ

81:22 اور لوگو! تمہارے یہ محترم ساتھی دیوانے نہیں ہیں۔

وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۚ

81:23 انہوں نے خود کو علم و حکمت کی انتہائی بلندیوں پر پایا ہے۔[53:1-7]

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۚ

81:24 پھر وہ وحی کو اوروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۙ

81:25 یہ بہکے ہوئے جذبات کی باتیں نہیں۔

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۚ

81:26 تو پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو؟

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۙ

81:27 یہ تو سب قوموں کے لئے بہترین نصیحت ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

81:28 تم میں سے جو چاہے وہ سیدھی راہ پر چلے۔

ع 1 29 6 وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

81:29 اور تم لوگ وہی کچھ چاہو جو اللہ رب العالمین کا قانون اس کا حکم دیتا ہے۔ [76:30, 74:56]

سورة الانفطار

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 82 ویں سورۃ ہے اور اس میں 19 مختصر آیات ہیں۔ انفطار کے معنی ہوتے ہیں کسی بڑی چیز کا ٹوٹ پھوٹ جانا، پھٹ جانا، بکھر جانا۔ قرآن کریم پیش گوئیوں کی کتاب نہیں ہے لیکن جب کبھی اس میں مستقبل کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے تو ممکن نہیں کہ وہ پورے نہ ہوں۔ اللہ نے کائنات کو اس طرح ڈیزائن کیا ہے کہ کوئی عمل بے نتیجہ نہیں رہتا اور ہر عمل اپنے منطقی انجام کو پہنچ کر رہتا ہے۔ اسے قانون مکافات کہتے ہیں۔ انسانوں کے اعمال کا حتمی فیصلہ جس دن اللہ کی بارگاہ میں ہوا قرآن نے اس دن کو "یوم الدین" فرمایا ہے۔ اس سورۃ کی آیات کا اطلاق دنیا اور آخرت دونوں پر آتا ہے۔ آخرت جب کائنات کو مکمل طور پر تباہ کر کے اس سے بہتر کائنات کی تشکیل اللہ کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝١

82:1 جب بلند فضا پھٹ جائے گی اور خلا کی تسخیر کا دور شروع ہوگا۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝٢

82:2 اور ستارے منتشر ہو جائیں گے۔ [چھوٹی سلطنتیں کمزور ہو جائیں گی۔]

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝٣

82:3 جب سمندروں میں جہازوں کی آمد و رفت بڑھ جائے گی۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤

82:4 اور زمین میں آثار قدیمہ کی کھدائی عام ہو جائے گی۔ [100:9]

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥

82:5 تو ہر شخص جانے گا کہ اس نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ [نفسیات ترقی کر جائے گی۔]

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦

82:6 اے انسان! تجھے کس چیز نے رب کریم کی راہ سے دور کیا اور بہکایا۔

الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾

82:7 وہ پروردگار جس نے تجھے پیدا کیا تھا تجھے متناسب شکل دی اور متوازن وجود عطا کیا۔ [95:4]

فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾

82:8 اور اپنے قانون کے مطابق تجھے انسانی ہیئت عطا کی۔ [59:24]

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ﴿۹﴾

82:9 لیکن تم ہو کہ "یوم الدین" کو جھٹلاتے ہو جب اعمال کے فیصلے ہوں گے۔

وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾

82:10 یاد رکھو کہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔

كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾

82:11 معزز لکھنے والے۔

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

82:12 وہ تمہارے سب کاموں کو جانتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۚ﴿۱۳﴾

82:13 وہ لوگ جنہوں نے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کی ہوں گی وہ نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۚ﴿۱۴﴾

82:14 اور جنہوں نے لوگوں میں فاصلے پیدا کئے وہ جہنم میں ہوں گے۔ [2:27]

یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾

82:15 وہ فیصلے کے دن اس میں داخل ہوں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾

82:16 اور غائب نہیں ہو سکیں گے۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۙ﴿۱۷﴾

82:17 تم کیا جانو یوم الدین کیا ہے؟

ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۸﴾

82:18 ایک بار پھر، تم کیا جانو کہ یوم الدین کیا ہے؟

ع 19 يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

82:19 وہ دن جب کوئی شخص کسی کے ذرا کام نہ آ سکے گا اس دن سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ حکم اور عدالت صرف اللہ کے لئے ہے۔

سورة المطففين

مترجم کا نوٹ:

اس سورۃ کو التطفیف بھی کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کاروبار یا روزمرہ زندگی میں لوگوں کو دھوکہ دینا۔ یہ انسانی حقوق کی بڑی پامالی ہے۔ کسی شخص کے جائز احترام میں کمی کرنا، اپنے محسن کا شکر گزار نہ ہونا بھی ''تطفیف'' کہلاتا ہے اور ایسا کرنے والے کو ''مطفف'' کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس 83 ویں سورۃ میں 36 آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝

83:1 دھوکہ دینے والوں، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝

83:2 جب یہ لوگ دوسروں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو پورے ناپ تول کے ساتھ۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝

83:3 اور جب ان کو دیں تو کم دیں۔ محنت کشوں کا معاوضہ بھی کم سے کم دیا جائے۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝

83:4 کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کبھی انصاف کا سامنا نہیں کریں گے؟

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

83:5 وہ جو ایک نہایت بڑا دن ہوگا۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

83:6 جب تمام انسانیت رب العالمین کا نظام قائم کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوگی۔ [89:16, 84:6, 45:36, 39:79]

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝

83:7 اس وقت انسانیت کو طبقات میں تقسیم کرنے والوں کے اعمال نامہ جکڑ کر رکھ دے گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝

83:8 تم کیا جانو وہ جکڑ کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

83:9 اللہ کا طے شدہ قانون مکافات۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

83:10 اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

83:11 وہ لوگ جو فیصلے کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

83:12 اور اسے جھٹلانے والا حدود فراموش ہو کر خود اپنی ترقی کو روک دیتا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

83:13 جب اس تک ہماری آیات پہنچائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو گزرے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

83:14 نہیں! ان کے غلط اعمال ان کے دلوں پر اس طرح جم گئے ہیں کہ ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی۔ [2:7]

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝

83:15 دیکھو! اس دن یہ لوگ اپنے پروردگار کے نور سے پردوں کے پیچھے محروم رہیں گے۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝

83:16 اور پھر دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ (کیونکہ انہوں نے لوگوں کے حقوق تلف کئے تھے۔)

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

83:17 ان سے کہا جائے گا یہ وہی انجام ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝

83:18 ان کے برعکس لوگوں کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے والوں کا مقام بہت بلند ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝

83:19 اور تم کیا جانو کہ وہ بلندیاں کیا ہیں؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

83:20 وہی جو اللہ کے قانون کی کتاب میں درج اور طے شدہ ہیں۔

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

83:21 اس دن مقربین اپنی کتاب کو کھلا ہوا پائیں گے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝

83:22 یقیناً یہ آسانیاں پیدا کرنے والے اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

83:23 اقتدار کے تختوں اور تکیوں پر آرام سے بیٹھے سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝

83:24 ان کا انعام یافتہ ہونا تمہیں ان کے چہروں کی رونق سے معلوم ہو جائے گا۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝

83:25 انہیں ایسا نشاط انگیز مشروب پلایا جائے گا جو سربمہر تھا۔

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝

83:26 ان کی مہر بھی خوشگوار مشک ہوگی۔ چاہیے کہ اس کے لئے لوگ آگے بڑھنے کی تمنا کریں۔ [102:1] [57:20]

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝

83:27 اس مشروب میں شرف انسانیت کی پاکیزگی ملائی جائے گی۔ [76:17]

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

83:28 یہ تسنیم وہ چشمہ ہے جو اللہ کے مقرب پئیں گے۔ (اور اللہ کے مقرب وہ ہوں گے جنہوں نے اللہ کی صفات کو اپنی انسانی حد تک اپنا لیا ہوگا۔ 2:138)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝

83:29 مجرم لوگ اہل ایمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝

83:30 جب ان کے پاس سے گزرتے تو ایک دوسرے کو طنزیہ اشارے کرتے۔

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

83:31 اور جب اپنے گھر پہنچتے تو اپنے اہل خانہ کو ان کے بارے میں لطیفے بنا کر سناتے۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

83:32 اور جب اہل ایمان کو دیکھتے تو کہتے یہ لوگ تو بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝

83:33 اور وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝

83:34 تو آج وہ دن ہوگا کہ اہل ایمان منکرین حق پر ہنسیں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

83:35 آسائش کی مسندوں پر بیٹھے انہیں دیکھتے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع 1 36 8

83:36 کیا ان منکرین حق کو اپنے اعمال کے سوا کچھ اور بھی لوٹایا جا رہا ہے؟

سورة الانشقاق

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 84ویں سورۃ ہے اور اس میں 25 آیات ہیں۔ مفسرین نے عموماً بہت سی آیات کو قیامت و آخرت پر محمول کیا ہے جبکہ ان میں سے اکثر کا اطلاق دونوں جہانوں سے ہوتا ہے۔ قرآن رہنمائی کی کتاب ہے اور رہنمائی کا تعلق ہماری دنیاوی زندگی سے ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت و آخرت اٹل حقیقتیں ہیں لیکن جہاں ان کا ذکر آتا ہے تو ان آیات کا بالواسطہ تعلق بھی اس بات سے ہوتا ہے کہ دنیا میں زندگی کس طرح گزاری جائے۔ اپنی جنت و جہنم تیار کرنا انسان اسی دنیا میں شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک عمدہ معاشرہ جنت ارضی کا نمونہ پیش کرتا ہے جبکہ بگڑا ہوا معاشرہ جہنم کی تصویر ہوتا ہے۔ ''انشقاق'' کے معنی ''انفطار'' کی طرح پھٹنے، بکھر جانے کے ہوتے ہیں۔ اس سورہ میں انسان کی سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

إِذَا السَّمَآءُ انشَقَّتْ ۝

84:1 جب بلند فضائیں پھٹ جائیں گی۔ [انسان خلا کی تسخیر شروع کرے گا۔]

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

84:2 اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گا جیسا کہ اس پر واجب ہے۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝

84:3 اور زمین میں آبادیاں دور دور تک پھیل جائیں گی۔

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝

84:4 اور اپنے معدنی ذخائر اور تاریخی کھنڈرات اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

84:5 اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گی جیسا کہ اس پر واجب ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝

84:6 اے بنی نوع انسان! تم اپنے پروردگار کے نظام کے لئے بے چین رہے ہو تو اب اس نظام سے جا ملو گے۔
[عقل کے تجرباتی طریقے بہت وقت اور مشقت لیتے ہیں جبکہ وحی انسان کی کوشش کو آسان بنا دیتی ہے۔]

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝

84:7 وحی کی پیروی کرنے والے سعادت مند ہوتے ہیں۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝

84:8 ان کی زندگی دنیا اور آخرت میں مشکلات سے با آسانی گزر جاتی ہے۔

وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝

84:9 اور وہ اپنے گھرانے اور ساتھیوں کی طرف خوش و خرم لوٹ کر آتے ہیں۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝

84:10 اور جو پچھلوں کی اندھی تقلید کرتا آیا۔

فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝

84:11 وہ تباہیوں کی راہ پر چلتا ہے۔

وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝

84:12 اور یوں جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝

84:13 وہ اپنے اہل و عیال میں اور ہم خیال لوگوں میں خوش رہا کرتا تھا۔

إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝

84:14 وہ سمجھتا تھا کہ وہ کبھی لوٹ کر اللہ کی طرف نہ جائے گا۔

بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝

84:15 لیکن اس کا پروردگار اسے دیکھ رہا تھا۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝

84:16 میں تمہیں شفق پر غور کرنے کے لئے کہتا ہوں۔

وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝

معانقة 17

84:17 اور رات کی تاریکی جب چھا جاتی ہے اور اس میں تمام چیزیں سمٹ کر آ جاتی ہیں۔
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ

84:18 اور چاند پر غور کرو جب وہ آہستہ آہستہ کامل ہو جاتا ہے۔
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۤ

84:19 یہ اس حقیقت کی نشاندہی ہے کہ تم بھی ارتقاء کے مراحل سے گزرو گے۔
فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ

84:20 انہیں کیا ہوا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ (آخرت پر جو ارتقاء کی آخری منزل ہے۔)
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ ۝ السجدة 21

84:21 اور جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو اس کے آگے سر نہیں جھکاتے۔
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۙ

84:22 بلکہ اس کی صداقتوں سے انکار کرتے ہوئے اسے جھٹلا دیتے ہیں۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۚ

84:23 اور اللہ بہت خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کرتے ہیں۔ [104:1, 70:18]
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ

84:24 تو انہیں المناک انجام کی خبر دے دیجئے۔ [9:34]
ع 1 25 9 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

84:25 البتہ وہ لوگ جو ایمان سے فیض یاب ہوئے اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے رہے ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

سورة البروج

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 85 ویں سورۃ ہے اور اس میں 22 آیات ہیں۔ ستاروں، سیاروں، خلائی کروں کی گزرگاہوں (Orbits) کو ''البروج'' کہتے ہیں۔ کائنات کا پورا نظام اللہ کے کنٹرول میں ہے اور اسی کا قانون اس میں نافذ ہے۔ انسان بھی چونکہ کائنات کا حصہ ہیں لہٰذا منطقی اعتبار سے ہماری زندگیاں بھی اسی اللہ کے قوانین کے مطابق گزرنی چاہیں۔ یہ قوانین ہم تک اللہ اپنے پیغمبروں کے ذریعے پہنچاتا رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝

85:1 آسمان جس میں ستاروں کے برج ہیں اس حقیقت پر شاہد ہے کہ:

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝

85:2 وہ انقلاب کا دن آ کر رہے گا جس کا وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝

85:3 (یہ پیغمبر) اس آنے والے انقلاب کی گواہی دیتے ہیں اور اس نتیجے کی جو ظاہر ہو کر رہے گا۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝

85:4 خندقیں کھودنے والے تباہ ہو جائیں گے۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝

85:5 وہ خندقیں جس میں جنگ کی آگ انہوں نے بھڑکا رکھی تھی۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝

85:6 اور وہ اس کے کنارے پر بیٹھے تھے۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝

85:7 اور اہل ایمان کے خلاف جو کرنا چاہتے تھے وہ بھی ان کے سامنے واضح تھا۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ

85:8 یہ لوگ اہل ایمان سے محض اس بات کا انتقام لینا چاہتے تھے کہ وہ اللہ حمید وعزیز پر ایمان کیوں لے آئے ہیں؟ [22:40, 5:59]

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

85:9 اس اللہ پر ایمان جس کا اقتدار واختیار آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ اللہ جو ہر چیز پر شاہد ونگراں ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

85:10 جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں اور اس سے باز نہیں آتے ان کے لئے جہنم کا عذاب ہوگا۔ وہ عذاب جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝

85:11 اور جو لوگ ایمان سے فیض یاب ہوئے اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے رہے ان کے لئے سدا بہار باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝

85:12 تمہارے پروردگار کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝

85:13 وہ ہر شے کی ابتداء کرتا اور اسے اس کی منزل تک پہنچا دیتا ہے۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝

85:14 اور وہ مغفرت کے ذریعے تمام کائنات کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝

85:15 وہ بڑی شان والے اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

85:16 وہ اپنے ارادے کے مطابق کائنات کے قوانین بناتا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝

85:17 کیا تم تک بڑے بڑے لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟

آیۃ سجدہ 12

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾

85:18 فرعون اور ثمود کی؟

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾

85:19 اس کے باوجود منکرین حق نے جھٹلانے کی روش اپنا رکھی ہے۔

وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾

85:20 لیکن اللہ نے انہیں ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾

85:21 وہ نہیں جانتے کہ یہ کتنا عالی شان قرآن ہے!

ع 1 22 10 فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

85:22 اسے ہر طرح محفوظ کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب میں بھی لکھا ہے اور کائنات کے صحیفے پر بھی۔ [85:82, 15:9, 56:78]

سورة الطّارق

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 86ویں سورۃ ہے اور اس میں 17 مختصر آیات ہیں۔ لغوی اعتبار سے ''طارق'' کے معنی ہیں وہ شخص جو رات کے اندھیرے میں چراغ لے کر آئے اور دروازے پر دستک دے کر روشنی پھیلاتا ہے۔ اس اعتبار سے نبی کریمؐ پر طارق کا نام صادق آتا ہے۔ آپؐ قرآن کریم کا روشن چراغ لے کر اس وقت تشریف لائے جب تمام دنیا جہالت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی آپؐ کی دستک لوگوں کے دلوں اور ذہنوں پر تھی اور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝

86:1 فضا کی بلندیاں اور روشن ترین ستارہ ان آیات پر شاہد ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝

86:2 لیکن تم کیا جانو کہ طارق کیا ہے؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝

86:3 روشن ترین ستارہ جو رات کی تاریکی میں قندیل بن کر آتا ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝

86:4 کہ کوئی شخص نہیں جس پر نگہبان مقرر نہ ہو۔ [قانون مکافات ہر عمل کو محفوظ رکھتا ہے۔]

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝

86:5 تو انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی ہے؟ [تمام انسانوں کی تخلیق کی اصل ایک ہی ہے۔]

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝

86:6 یعنی ابتداء میں اسے پانی کی لہروں میں پیدا کیا گیا۔

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝

86:7 وہ حقیر پانی جو انسان کی پیٹھ اور ریڑھ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (وہ پانی جو سخت چٹانوں اور مٹی کی

آمیزش لئے ہوئے تھا۔)

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝

86:8 وہ (بلاشبہ) انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝

86:9 اس دن سب نتائج بے نقاب ہو جائیں گے۔

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝

86:10 اور کوئی قوت ایسی نہ ہوگی جو انسان کے کام آئے اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝

86:11 اس سے پہلے کائنات میں اور بلندیوں پر ایک انقلاب برپا ہوگا۔ وہ بلند فضائیں جو موسم کے اعتبار سے لوٹتی رہتی ہیں۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝

86:12 پھر زمین جو چشموں اور نباتات کے لئے کھل جاتی ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝

86:13 یہ سب شاہد ہیں کہ یہ قرآن قول فیصل ہیں۔ (یعنی ہر بات کا فیصلہ کر دینے والا۔)

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝

86:14 اور یہ بے مقصد بات نہیں۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝

86:15 اور مخالفین ہیں کہ اس کے خلاف تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝

86:16 اور میں اپنی محکم تدبیر بروئے کار لاتا ہوں۔

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ ع 1 17 11

86:17 لہٰذا منکرین حق کو مہلت دیجئے نرمی سے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔

سورۃ الاعلیٰ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 87ویں سورۃ ہے۔اس میں 19 آیات ہیں۔عربی عبارت خطابت میں عروج پر نظر آتی ہے اور اس سورۃ میں تصریف آیات کا نہایت خوبصورت استعمال کیا گیا ہے۔اعلیٰ کے معنی بلند اور شاندار کے ہوتے ہیں۔الاعلیٰ،سب سے زیادہ بلند و بالا،سب سے بڑھ کر ذی شان۔جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ اللہ بزرگ و برتر کا صفاتی نام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ

87:1 اپنے پروردگار ذی شان کا نام نامی بلند کرنے کی کوشش کرتے رہیے۔[اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زمین پر اس کا تجویز کردہ نظام قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیے۔ 56:96]

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ

87:2 وہ اللہ جو ہر چیز کو خاص پیمانوں اور تناسب کے ساتھ تخلیق کرتا ہے۔(تاکہ وہ اپنی تکمیل تک پہنچ سکیں۔)

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ

87:3 وہ ہر چیز کو تناسب کے ساتھ بنا کر اسے اپنی منزل تک پہنچنے کا راستہ بتا دیتا ہے۔(انسانوں کو یہ راہنمائی پیغمبروں کی وحی کے ذریعے ملتی ہے۔دیگر مخلوقات کی فطرت یا جبلّت میں یہ راہنمائی رکھ دی جاتی ہے۔)

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ

87:4 وہی ہے جو زمین سے نباتات نکالتا ہے۔

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۭ

87:5 اسی کے قانون کے مطابق یہ نباتات خشک ہو کر خس و خاشاک بن جاتی ہیں۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ

87:6 ہم آپ کو اس طرح پڑھائیں گے کہ آپ کبھی بھولیں گے نہیں۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝

87:7 اور اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ آپ کبھی نہ بھولیں۔ وہ ہر اس شے کو جانتا ہے جسے انسان محسوس کر سکتا ہے۔ اور اس چیز کو بھی جو چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ [الاّ کے معنی عام طور پر سوا، سوائے، علاوہ کے ہوتے ہیں لیکن جب اللہ کے ارادے کا ذکر ہو رہا ہو تو یہ ہرگز نہیں کے معنی دیتا ہے۔ 87:6, 55:33, 39:68, 17:86, 11:107]

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝

87:8 ہم اس وحی کے مطابق نظام قائم کرنے میں آپ کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝

87:9 تو لوگوں کو نصیحت کرتے رہیے جب تک ان لوگوں پر نصیحت کے فائدے مند ہونے کی امید ہو۔ [73:10 15:85]

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝

87:10 اس نصیحت سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو برے انجام سے ڈرتا ہوگا۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝

87:11 بے نصیب ہوگا وہ شخص جو اس سے کنارہ کش رہے گا۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝

87:12 ایسا شخص اپنی راہ بڑی تباہیوں کے جہنّم کی طرف بنائے گا۔

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝

87:13 پھر نہ اس میں اسے موت آئے گی اور نہ ہی وہ جئے گا۔ [20:74, 14:17]

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝

87:14 جس شخص نے مخلوق کے کام آ کر اپنی ذات کو ترقی دی وہ کامیاب ہو گیا۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

87:15 جو اپنے پروردگار کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کرتا اور اس کے احکام کے پیچھے چلتا ہے۔ [مسلم کا صاحب کردار ہونا پروردگار کی اعلیٰ تعلیم کا آئینہ بن جاتا ہے۔]

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

87:16 لیکن تم لوگ دنیا کی عارضی زندگی کو اور فوری مفاد کو ترجیح دیتے ہو۔
وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

87:17 جبکہ اخروی زندگی کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے۔
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝

87:18 یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی لکھ دی گئی تھی۔
ع 1 19 12 صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝

87:19 مثلاً ابراہیم اور موسیٰ کو عطا کی گئی کتابوں میں یہی کہا گیا تھا۔[53:37-35]

سورة الغاشية

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 88 ویں سورۃ میں 26 آیات ہیں۔ ''غاشیہ'' کمبل کی طرح ڈھانپنے والی چادر کو کہتے ہیں اور الغاشیہ کے معنی ہیں وہ حقیقت جو ہر چیز پر چھا جائے گی اور اس کے مجازی معنی اس کائناتی انقلاب کے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے برپا کرے گا اس وقت موجودہ کائنات کی جگہ ایک نئی کائنات وجود میں آئے گی۔ دنیاوی طور پر الغاشیہ کا اطلاق اس عالمگیر انقلاب پر بھی ہوتا ہے جو قیامت سے پہلے انسانوں کی دنیا میں رونما ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہت دنیا بھر میں اسی طرح کارفرما ہوگی جیسے اس کا قانون آج کائنات کی دیگر ہر شے پر نافذ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝

88:1 کیا آپ کو اس چھا جانے والے واقعے کی خبر پہنچی ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝

88:2 (جب لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے۔) ایک گروہ جن کے چہرے اس دن شرمسار ہوں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝

88:3 انہوں نے محنت و مشقت تو کی لیکن غلط مقاصد کے لئے لہٰذا ان کے حصے میں صرف تھکان آئے گی۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝

88:4 وہ دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝

88:5 اس جہنمی ماحول میں انہیں وہی دکھ درد کے کھولتے ہوئے گھونٹ پینے کو ملیں گے جو انہوں نے لوگوں کو دیئے تھے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝

88:6 اور کھانے کے لئے وہی خاردار جھاڑیاں جو انہوں نے لوگوں کی راہ میں بچھائی تھیں۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝

88:7 اس کھانے میں نہ کچھ غذائیت ہوگی نہ اس سے جسمانی اور روحانی بھوک مٹ سکے گی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝

88:8 ان کے برعکس دوسرا گروہ وہ ہوگا جن کے چہرے اللہ کی نعمتوں سے چمکتے ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝

88:9 اور وہ اپنی کوششوں کے نتائج سے بہت خوش ہوں گے۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝

88:10 اکرام اور عزت کے باغات میں۔

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝

88:11 وہاں وہ کوئی بے کار بات تک نہ سنیں گے۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝

88:12 اس میں اللہ کی رحمت کے چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ [76:17-16]

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝

88:13 وہ عالی مقام تخت و تاج رکھنے والی جگہ ہے۔

وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝

88:14 چمکتے ہوئے پیالے اور آبخورے قرینے سے سجے ہوئے۔

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝

88:15 اور اعلیٰ درجے کے قالین آرام دہ تکیوں کے ساتھ۔

وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝

88:16 نفیس مسندیں بچھی ہوئیں۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝

88:17 کیا یہ لوگ اس دنیا کی زندگی میں پانی سے بھرے ہوئے بادلوں پر غور نہیں کرتے کہ وہ کس طرح سمندروں سے بخارات کے ذریعے پیدا کئے جاتے ہیں؟ [15:22]

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

88:18 اور آسمانی کروّں پر غور نہیں کرتے کہ کس طرح انہیں بغیر ستونوں کے بلند کیا گیا ہے۔ [13:2]

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾

88:19 اور بڑے بڑے پہاڑ کہ انہیں کس طرح زمین پر نصب کیا گیا ہے۔

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

88:20 اور زمین پر کہ کس طرح ان کے قیام کے لئے ہموار کی گئی۔ [79:28, 39:5, 31:10]

فَذَكِّرْ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾

88:21 (یہ حقیقت تک پہنچنے کے لئے کافی نشانیاں ہیں۔) تو اے پیغمبر! آپ انہیں نصیحت کرتے رہیے کہ بہترین نصیحت کرنے والے آپ ہیں۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

88:22 البتہ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾

88:23 ہاں! جس نے منہ پھیرا اور سچائی کا انکار کرتا رہا۔

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

88:24 تو وہ اللہ کے بڑے عذاب کو دعوت دے گا۔

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾

88:25 اس میں کیا شک ہے کہ ان سب کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔

ع 1 26 13 النصف ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

88:26 پھر ہم ان کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک حساب لیں گے۔

سورة الفجر

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس 89 ویں سورۃ میں 30 آیات ہیں۔ فجر صبح کے نمودار ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم جہالت کی تاریکیوں میں روشنی بن کر آیا اور بنی نوع انسان کو ان تمام زنجیروں سے آزاد کر دیا جو وہم و گمان، جھوٹے عقائد اور بے جا رسوم و رواج بن کر اسے جکڑی ہوئی تھیں۔ اس سورۃ میں واضح اشارہ کیا گیا ہے کہ جو معاشرہ ضرورت مندوں کو نظر انداز کرے گا، فلاح نہیں پا سکتا۔ اخلاقیات کے بغیر کسی قوم کی مادی ترقی اس کے دوررس استحکام کی ضامن نہیں ہو سکتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾

89:1 صبح نو کی آمد اس بات پر شاہد ہے۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾

89:2 اور وہ دس راتیں (جن میں دور جاہلیت میں ڈوبے ہوئے لوگ، حج کے مہینے کی ابتدائی دس راتوں میں طرح طرح کی رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ ان کے اجتماع کا یہ حال ہوتا کہ وہ برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف سیٹیاں بجاتے ہوئے اور تالیاں پیٹتے ہوئے کیا کرتے تھے۔ جاہلیت نے حج کے اعلیٰ مقصد انسانیت کے اتحاد کو چھوڑ کر بے جا رسموں اور عیش و عشرت کا تماشہ بنا دیا تھا۔ 2:197, 2:125)

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾

89:3 اور جفت اور طاق اعداد [شفع = جفت = EVEN نمبر اور وتر = ODD نمبر = طاق۔ حج کے دوران یہ لوگ تیروں پر اعداد لکھ کر جوا کھیلتے تھے اور اسے مقدس سمجھتے تھے۔]

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾

89:4 جہالت کی رات جو ابھی گزری ہے۔

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾

89:5 جہالت سے روشنی تک کا یہ تیز خرام انقلاب ہر سوچنے والے شخص کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور جس نے بھی اس انقلاب کو دیکھا ہے وہ اس بات کی قسم کھا سکتا ہے کہ اس کتاب کا ہر ارشاد برحق ہے۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝

89:6 کیا آپ نے غور کیا کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝

89:7 وہ جن کا دارالحکومت ارم تھا اور وہ بڑے بڑے میناراد نچے برج اور حویلیاں بنایا کرتے تھے۔[شہر ارم حال ہی میں آثار قدیمہ کی کھدائی میں بے نقاب ہوا ہے۔ جزیرہ نمائے عرب کا جنوب مشرقی حصہ جو دنیا کا دوسرا سب سے بڑا صحرا ہے وہ ریت کے ٹیلوں کی سرزمین ہے۔ دیکھئے سورۃ نمبر 46 الاحقاف]

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝

89:8 اس جیسا بلند میناروں، برجوں اور حویلیوں کا شہر اور شہروں میں اور کہیں نہیں بنایا گیا تھا۔ [26:134 128]

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝

89:9 اور قوم ثمود کا کیا حشر ہوا جو وادی میں اور پہاڑوں میں چٹانیں تراش تراش کر ان میں گھر بناتے تھے۔[یہ وادی القریٰ کہلاتی تھی 15:82, 7:74]

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝

89:10 اور اہراموں والے فرعون کا کیا انجام ہوا؟ [43:51-52, 38:12, 20:43 اوتاد=اہرام]

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝

89:11 ان سب لوگوں نے شہروں میں ظلم و ستم کی تمام حدیں توڑ دی تھیں۔[16:36, 4:60, 2:256]

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝

89:12 اور زمین میں فساد کی انتہا کر رکھی تھی۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝

89:13 لہٰذا آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

89:14 بے شک آپ کا پروردگار ہر چیز اور ہر عمل پر نگاہ رکھتا ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝

89:15 (جو اللہ کے احکام کو فراموش کر دیتا ہے۔) جب اس کے پروردگار کا قانون اسے اپنے اکرام اور نعمتوں سے نوازتا ہے تو وہ جھٹ سے خوش ہو کر کہتا ہے، دیکھو! میرے رب نے کتنی عزت بخشی ہے!۔

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝

89:16 اور جب اللہ اس کی زندگی کا دوسرا پہلو سامنے لاتا ہے اور اس پر سامان حیات کی تنگی ہو جاتی ہے تو چیخ پکار کرنے لگتا ہے، آہ! میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝

89:17 (یہ واقعات محض اتفاق نہیں ہوتے) بلکہ تم نے ایسا نظام قائم کر رکھا ہے جس میں بے سہارا لوگوں کی کچھ عزت نہیں کی جاتی اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

89:18 اور تم لوگ ضرورت مندوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے مل جل کر کچھ نہیں کرتے۔ [طعام میں صرف کھانا نہیں سب بنیادی ضروریات آ جاتی ہیں۔]

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝

89:19 اور اپنے بزرگوں کی وراثت بھی سمیٹ کر خود کھا جاتے ہو۔ (کسی ضرورتمند کو کچھ نہیں دیتے۔)

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

89:20 اور تم لوگ مال دولت سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہو۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝

89:21 (اے پیغمبر! مخالفین سے کہہ دیجئے) دیکھو! وقت آنے والا ہے جب تمہاری پیدا کی ہوئی اونچ نیچ کو مٹا کر انسانی مساوات قائم ہو جائے گی۔ (زمین کی ملکیت توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے عام لوگوں میں بانٹ دی جائے گی۔)

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝

89:22 اور آپ کا پروردگار اور اس کی کائناتی قوتیں اللہ کے نظام کو زمین پر قائم کر دیں گی۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝

89:23 اس وقت ان کی بنائی ہوئی زمینی جہنم سامنے آجائے گی اور انسان اس دن آگاہی حاصل کرلے گا لیکن اس وقت آگاہی کچھ فائدہ نہ دے سکے گی۔ [غریبوں کا لایا ہوا انقلاب ان کے تختے الٹ دے گا۔]

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۚ

89:24 وہ کہے گا، اے کاش! میں نے پہلے ایسے کام کیے ہوتے جو آج مجھے اصل زندگی عطا کر دیتے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۙ

89:25 (لیکن مہلت کا وقفہ ختم ہو چکا ہوگا) تو اس دن اللہ ایسے لوگوں کو مثالی سزا دے گا۔

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۙ

89:26 اور اس کے اعمال میں اس طرح جکڑے گا جو کوئی جکڑ نہیں سکتا۔ [اللہ کی راہنمائی کو فراموش کر دینے سے انسان خود اپنی خواہشوں کا غلام ہو جاتا ہے 7:157]

يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝

89:27 اے وہ انسان جس نے اپنے اچھے اعمال سے دلی اطمینان حاصل کرلیا۔

ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

89:28 جب تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹے گا تو تجھے تیری پسندیدہ آسائشیں حاصل ہونگی۔

فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي ۝

89:29 تو ایسے لوگوں میں شامل ہو جا جو صحیح معنوں میں میرے بندے ہیں۔

ع 1 30 14 وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

89:30 اور پھر میری جنت میں داخل ہو جا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ [9:119]

سورة البلد

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 90ویں سورۃ ہے اور اس میں 20 مختصر آیات ہیں۔ "البلد" سے مراد شہر مکہ ہے جہاں حضور اکرم نے ولادت پائی اور ابتدائی زندگی گزاری بلکہ عمر عزیز کے پہلے 53 برس وہیں گزرے۔ کامیابی کی راہ ایک پہاڑی کی طرح ہوتی ہے جس پر چڑھنا محنت طلب اور تھکا دینے والا ہوتا ہے لیکن انعام یہ ہے کہ اس راہ پر ہر قدم انسان کو بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ نے انسان کو دونوں راستے دکھا دیئے۔ بھلائی کا بھی اور برائی کا بھی اور اسے اختیار وارادہ عطا کیا تاکہ وہ اپنی مرضی سے کوئی راہ منتخب کرلے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ

90:1 میں اس شہر (مکہ) کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ

90:2 وہ شہر جہاں (اے پیغمبرؐ!) آپ رہے ہیں۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

90:3 اور آپ کے بزرگ یہیں بڑھے پھولے ہیں۔ [یہیں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے کعبہ کی تعمیر کی اور یہیں آپؐ نے اپنے رب کا نام بلند کرنا شروع کیا 2:125-127]

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ

90:4 ہم نے انسان کو مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے پیدا کیا۔ (تاکہ وہ احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کر سکے۔)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ

90:5 کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا اقتدار ہی نہیں۔

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ

90:6 لیکن وہ (مال کی محبت میں) یہی کہتا رہتا ہے کہ میں نے مال کتنا ضائع کر دیا؛

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝

90:7 کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کوئی دیکھتا ہی نہیں۔ (کہ اس نے مال کہاں اور کیسے خرچ کیا؟)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝

90:8 ہم نے دیکھنے کے لئے اسے دو آنکھیں دی ہیں۔

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝

90:9 اور زبان اور ہونٹ [تا کہ وہ اظہار خیال بھی کر سکے۔]

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝

90:10 اور اسے دونوں راستے بھی دکھائے ہیں۔ (بھلائی اور برائی کے)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝

90:11 لیکن وہ بلندی کی طرف نہ گیا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝

90:12 تم کیا جانو کہ وہ بلندی کیا ہے؟

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝

90:13 لوگوں کو غلامی سے آزاد کرنا خواہ وہ غلامی نفسیاتی ہو یا جسمانی، معاشی ہو یا سماجی یا سیاسی۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝

90:14 اس دور میں لوگوں کے کھانے کا انتظام کرنا اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنا جب غلط نظام کی وجہ سے غربت عام ہو جائے یا کسی سبب سے بھی ملک میں قحط پڑ جائے۔

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝

90:15 ان لوگوں کا خاص خیال رکھنا جو انسانی رشتے میں قریب ہونے کے باوجود خود کو بے یار و مددگار سمجھیں۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝

90:16 یا وہ افراد جو مزدوری کرتے ہوئے مٹی سے اَٹ جائیں لیکن پھر بھی ان کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

90:17 گھاٹی کی بلندی پر جانے والے وہ لوگ ہیں جو ایسے اچھے اعمال کے ساتھ احکام الٰہی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور استقامت اور رحمت کی پورے معاشرے کے لئے مثال بن جاتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝

90:18 یہی لوگ صاحب سعادت ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝

90:19 اور جو لوگ ہمارے پیغامات کا انکار کرتے ہیں وہ بے برکت و بے سعادت ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ ع 1 20 15

90:20 ان کے لئے پچھتاوے کی آگ ہے جو انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی۔ [وہ آگ جو دلوں سے اٹھتی اور دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ 104:6-8]

سورة الشمس

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 91ویں سورۃ ہے اور اس میں 15 آیات ہیں۔ انسانی وجود کے دو حصے ہیں اور دوسرے لافانی حصے کو نفس، ذات، شخصیت، انا، خودی اور عام طور پر روح کہہ دیتے ہیں۔ انسان کو اخلاقی قدروں کا خیال رکھتے ہوئے لوگوں کے کام آنا چاہیے۔ اس طرح اس کی ناپختہ ذات یا نفس میں استحکام پیدا ہوتا ہے اور وہ آخرت میں جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر قرآن میں دی گئی اخلاقی قدروں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور لوگوں سے لاپرواہی برتتے ہوئے یا انہیں تکلیف پہنچاتے ہوئے زندگی گزرے تو نفس کا ارتقاء نہیں ہوتا اور آخرت میں وہ جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ

91:1 سورج اور اس کی چمکتی ہوئی کرنیں ان آیات پر شاہد ہیں۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ

91:2 اور چاند جو روشنی لینے کے لئے سورج کا محتاج ہے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ

91:3 اور دن جب دنیا کو روشن کرے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ

91:4 اور رات جو اسے اندھیرے میں چھپا لے۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ

91:5 اور فضا کی بلندیاں جس طور پر بنائی گئیں۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ

91:6 اور زمین کو کشادہ کیا گیا۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝

91:7 اور انسانی نفس پر غور کرو اور اس کے خالق پر جس نے اسی میں متوازن ہونے کی صلاحیت رکھی۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝

91:8 پھر نفس میں اس بات کی صلاحیت رکھ دی گئی کہ چاہے تو غلط روش پر چل کر بکھر جائے اور چاہے تو صحیح روش پر چل کر مستحکم ہوتا چلا جائے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝

91:9 جس نے اپنے نفس یا ذات کو پروان چڑھایا وہ کامیاب ہو گیا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

91:10 اور جس نے اسے اپنی خواہشات کے تلے دبا رکھا وہ ناکام ہو گیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝

91:11 مثلاً قوم ثمود نے احکام الٰہی سے سرکشی اختیار کی۔

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝

91:12 تو ان کا مقرر کردہ سب سے زیادہ بدبخت شخص مخالفت میں اٹھا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

91:13 ان کے رسول نے کہہ رکھا تھا کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے اسے پانی پینے دیا کرو۔ [زمین اللہ کی ہے جو سب مخلوق کے فائدے کے لئے بنائی گئی ہے اور یہ اونٹنی جیسے غریبوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ 26:155, 7:73]

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۚ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

91:14 لیکن انہوں نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کرتے ہوئے اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے رب نے تباہ کر کے انہیں زمین کے ساتھ برابر کر دیا کیونکہ وہ انسانی قدروں میں بہت پیچھے رہ گئے تھے۔

ع 1 15 16 وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

91:15 قوم ثمود میں کسی کو بھی ایسے انجام کا ڈر نہ تھا۔

سورۃ الیل

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی سورۃ نمبر 92 ہے اور اس میں 21 آیات ہیں۔ ایک بار پھر نوٹ کر لیجئے کہ کسی سورۃ کا مکی یا مدنی ہونا ذرا اہمیت نہیں رکھتا۔ اس تقسیم سے قرآن کے لازوال ہونے پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ اس سورۃ میں یہ نکتہ اجاگر کیا گیا ہے کہ کام، پروفیشن مرد یا عورت ہونے سے اعمال کی قدر و قیمت اور نتائج پر کچھ اثر نہیں پڑتا نہ ہی یہ چیزیں انسانی وحدت کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ انسان کے اعمال کلام سے زیادہ اسے آشکار کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بلند اخلاق کی زندہ مثال بن کر رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ

92:1 ان آیات پر رات شاہد ہے جو اندھیرے کا لبادہ بن کر چھا جاتی ہے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ

92:2 اور دن جو روشنی بن کر چمک اٹھتا ہے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ

92:3 اور وہ ہستی جس نے نر و مادہ پیدا کیے۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ

92:4 تم لوگوں کی کاوشیں طرح طرح کی ہوتی ہیں۔ [جس طرح دن اور رات، نر اور مادہ، جاندار اور انسانوں کے مختلف پیشے، خصوصیات ایک منظم کائنات کا حصہ ہیں اسی طرح انسانوں کو بھی نظم و ضبط کے ساتھ ایک ہو کر رہنا چاہیے۔ پروفیشن، امیری، غریبی، ذوق عمل کی تقسیم کسی شخص کو دوسرے سے کم تر نہیں بناتی۔]

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ

92:5 (لہٰذا اصول یہ ہے کہ) جس شخص نے بھی دوسروں کو سامان ضرورت دیا اور اس طرح اپنے کردار کو مضبوط بنایا۔ [92:18]

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ

92:6 اور اس طرح خوبیوں کی زندہ مثال بن کر رہا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۘ

92:7 ہم اس کے لئے زندگی کے مراحل دنیا اور آخرت میں آسان بنا دیں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ

92:8 لیکن جو شخص بخل کرتا اور سامان زیست اپنے لئے ہی سمیٹ کر رکھ لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ مجھے کسی کی کیا پرواہ ہے۔ [96:7]

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ

92:9 اور اخلاقی خوبیوں کو جھٹلاتا ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے سے گریز کرتا ہے۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۘ

92:10 ہمارا قانون اسے دنیا اور آخرت میں اس کی زندگی کو دشوار بنا دے گا۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ

92:11 جب وہ تباہیوں کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ [111:2, 69:28]

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ

92:12 ہم روشن راہ دکھا دیتے ہیں۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝

92:13 آخرت اور دنیا کی کامیابی ہماری راہنمائی ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ [93:4]

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ

92:14 میں تمہیں راکھ کر دینے والی تباہیوں کی وارننگ دیتا ہوں۔

لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ

92:15 اس میں وہی داخل ہوتا ہے جو احکام الٰہی کی مخالفت کرتا ہے۔

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ

92:16 یا وہ جو انہیں جھٹلاتا ہوا منہ پھیر لیتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝

92:17 جو اس مخالفت سے اپنی شخصیت کو بچاتا ہے وہ اس آگ سے بے تعلق رہے گا۔

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝

92:18 جو اپنا مال ضرورتمندوں کو دیتا ہے تاکہ وہ خوبیوں میں ترقی کرے۔[9:111]

وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝

92:19 اس لئے نہیں دیتا کہ وہ کسی احسان کا بدلہ اتار رہا ہے۔[76:9]

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝

92:20 بلکہ اپنے پروردگار اعلیٰ کے احکام کی تعمیل میں ایسا کرتا ہے۔

ع 1 21 17 وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

92:21 ایسا شخص عنقریب وہ سب کچھ پائے گا جس کی وہ آرزو کرے۔

سورۃ الضحیٰ

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 93ویں سورۃ ہے اور اس میں 11 آیات ہیں۔ الضحیٰ دن کی روشنی کو کہتے ہیں اور جہالت کے اندھیرے میں علم کی روشنی کو بھی۔ یہ سورۃ نبی ءکریمؐ کے علاوہ ہر مخلص انسان سے مخاطب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾

93:1 دن کی روشنی پر غور کرو۔

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾

93:2 اور رات کی چھائی ہوئی تاریکی پر۔ (جسے سورج روشن کر دیتا ہے۔)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾

93:3 تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا ہے اور نہ وہ تمہیں بھول گیا ہے۔ [قلیٰ کے معنی ہیں چولہے پر چڑھی ہنڈیا کو بھول جانا۔ اللہ نے اس بات کا انتظام کر رکھا ہے کہ انسان کائنات کے ارتقاء میں پیچھے نہ رہ جائے۔]

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾

93:4 اور تمہارا مستقبل ابتدائی حالت سے بہت بہتر ہوگا۔ [مشکلات کا مقابلہ کرنے کے بعد تمہیں کامیابی ملے گی۔]

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

93:5 عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں وہ سب کچھ عطا کرے گا جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾

93:6 کیا اللہ نے تمہیں تنہا بے یار و مددگار نہیں پایا؟ اور تمہیں بہترین ٹھکانہ نہیں دیا؟

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪﴿۷﴾

93:7 اور تلاش حقیقت میں سرگرداں پایا تو روشن راستہ دکھا دیا۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ۝

93:8 اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

93:9 دیکھو تم کسی یتیم، بیوہ، بے آسرا کے ساتھ سختی سے پیش نہ آنا۔

وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝

93:10 اور کسی مدد مانگنے والے کو دور نہ کرنا۔

ع 1 11 18 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

93:11 اور اپنے رب کی نعمتوں کو دوسروں تک پہنچاتے رہنا۔ (وحی کی نعمت کو دوسروں سے بیان کرتے رہنا)

سورة الم نشرح

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی سورۃ نمبر 94 اس سورۃ میں 8 آیات ہیں۔ شرح کے معنی ہیں کشادگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾

94:1 (اے پیغمبرؐ!) کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ [معاملہ فہمی عطا کی۔ ہمت اور حوصلے کو بڑھا دیا 20:25]

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾

94:2 اور آپ کے بوجھ کو ہلکا کر دیا۔ [حکمت و دانش عطا کی اور مخلص ساتھی عطا کئے 80:20]

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾

94:3 ورنہ یہ ایسا بوجھ تھا جو آپ کی کمر بمشکل سنبھال سکتی تھی۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾

94:4 اور آپ کا ذکر بلند کیا۔ [وہ وحی نازل کی جو انسان کو بلند نام کر سکتی ہے۔]

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾

94:5 ہاں! مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾

94:6 بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾

94:7 جب آپ ایک مشن سے فارغ ہو جائیں تو اگلے مشن کے لئے تیار ہو جائیں۔

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع 1 19

94:8 اور ہمیشہ اپنے پروردگار کے احکام کی طرف متوجہ رہیں۔

سورة التّين

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی سورۃ نمبر 95 ہے اور اس میں 8 آیات ہیں۔ سورۃ کی پہلی تین آیات میں انجیر، زیتون، طور سینا اور مکّہ المکرّمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آیات کے مفہوم سے ان کی وضاحت خود ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ

95:1 انجیر اور زیتون شاہد ہیں [نوحؑ کی انقلابی آواز کوہِ تین سے بلند ہوئی اور اسی پیغام کو عیسیٰؑ نے کوہ زیتون سے پیش کیا۔]

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ

95:2 اور طور سینا کی وادیوں میں (موسیٰؑ) یہی دعوت لے کر اٹھے۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ

95:3 اور اب یہ اس امن وسلامتی کے شہر مکہ سے (اللہ کی آخری وحی محمدؐ پر نازل ہوئی ہے۔) [مشہور مستشرق W.W Hunter نے اپنے مونوگراف میں ثابت کیا ہے کہ نوحؑ کی کشتی جس کوہ "جودی" پر جا ٹھہری تھی اسے انجیروں کی وادی کہا جاتا تھا۔]

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۙ

95:4 ہم نے انسان کو اسی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے کہ وہ بہترین توازن کی زندگی بسر کرے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ

95:5 پھر یہ ہمارا قانون ہے (کہ جو احکام الٰہی کے خلاف جیتا ہے وہ) پست سے پست سطح پر زندگی گزارتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۙ

95:6 سوائے ان لوگوں کے جو ایمان سے فیضیاب ہوئے۔ یعنی اس کتاب کی صداقت پر یقین کرتے رہے۔ اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے رہے۔ ان کے لئے بہترین اجر ہے جو ان کا حق ہوگا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝

95:7 پھر تم اس دین کو اور قانون مکافات کو کیسے جھٹلا سکتے ہو۔

ع 1 اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ 20

95:8 (قانون مکافات اس بات پر شاہد ہے کہ) اللہ حاکموں کا حاکم ہے۔ اقتدار اعلیٰ اس کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

سورۃ العلق

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس سورۃ نمبر 96 میں 19 آیات ہیں۔ "علق" اور "علقہ" کا ترجمہ کئی طرح سے کیا جاتا ہے۔ جدید سائنس کی روشنی میں جونک کی طرح نظر آنے والا۔ گوشت کے ٹکڑے کو علق کہا جاتا ہے۔ دنیا کے صف اوّل کے ماہر جنین Embryologist ٹورانٹو (Toronto) کے ڈاکٹر کیتھ مور (Keith Moore) نے جونک کو دیکھ کر اور انسانی طفل کی ابتدائی صورت سے تقابل کر کے اپنی ٹیکسٹ (Text) میں مناسب تبدیلی کر دی ہے۔

تاریخ اس سورہ کو سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ کہتی ہے پھر اس کے ساتھ غار حرا جبرائیل، نبی ء کریمؐ کا خوف زدہ ہو جانا، حضرت خدیجہؓ کا آپ کو تسلی دینا اور اپنے کزن (Cousin) ورقہ بن نوفل کے پاس لے جانا ایک طویل داستان ملتی ہے جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ اس طرح کی داستانیں مستند نہیں ہوتیں اور ان کا قرآن کریم کے لازوال پیغام پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ

96:1 (اے رسولؐ!) آپ اپنے پروردگار کے نام سے اعلان کر دیجئے، جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ

96:2 اس نے انسان کو (رحم مادر) جونک جیسے چپکنے والے گوشت سے تخلیق میں آگے بڑھایا۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ

96:3 یہ بھی اعلان کر دیجئے کہ آپ کا پروردگار بہت کرم فرمانے والا ہے۔ (اور انسانوں کو بڑی سخاوت سے نوازتا ہے۔)

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ

96:4 وہی ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور اسے عام کرنے کے لئے تحریر کا فن بھی عطا کیا۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ

96:5 اس نے انسان کو وہ سب سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ [بچے اپنے بڑوں سے پڑھنا لکھنا سیکھتے ہیں۔ لیکن یہ صلاحیت اللہ ہی کی دی ہوئی ہے۔ لہٰذا "اس نے سکھایا"۔

كَلَّآ إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰٓ ۝

96:6 لیکن انسان اپنے محدود علم کی حدود کو توڑ دیتا ہے۔ (اور اللہ کی رہنمائی سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔)

أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰٓ ۝

96:7 جب وہ خود کو دولت مند دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ معاشرے سے آزاد ہے۔

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰٓ ۝

96:8 بالآخر اسے آپ کے پروردگار کے نظام حیات کی طرف آنا ہی پڑے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

أَرَءَيْتَ الَّذِى يَنْهَىٰ ۝

96:9 کیا تم نے اس پر بھی غور کیا ہے جو شخص رکاوٹ بن جاتا ہے۔

عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝

96:10 اس بندے کی راہ میں جو صلوٰۃ قائم کرتا ہے اور احکام الٰہی کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰٓ ۝

96:11 ذرا غور کرو کہ اگر یہ بندہ راہ روشن پر ہو۔

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰٓ ۝

96:12 اور تلقین کرتا ہو کہ لوگ زندگی کا سفر امن اور سلامتی کے ساتھ طے کریں۔

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ۝

96:13 غور کرو کہ پھر پہلا شخص ان سچائیوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝

96:14 تو کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ اللہ تو سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝

96:15 اگر وہ باز نہ آیا تو یقیناً ہم اس طرح اس کی گرفت کریں گے کہ وہ ہل نہ سکے گا۔

نَاصِيَةٍ كَـٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝

96:16 وہ پیشانی جو جھوٹ اور غلط کام سوچتی رہتی ہے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾

96:17 تو وہ اپنے ساتھیوں کو بلالے۔

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

96:18 ہم بھی اپنی مقررہ قوتوں کو آواز دیں گے۔

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة ع 1 19 21

96:19 (اے رسولؐ!) ایسے شخص کو ہرگز اہمیت نہ دیجئے۔ آپ نہایت انکساری سے احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہیے اور اس طرح اپنی منزل مقصود کے قریب تر ہوتے جایئے۔ السجدة 14

سورۃ القدر

مترجم کا نوٹ:

اس سورۃ نمبر 97 میں صرف 5 آیات ہیں۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز ماہ رمضان 610ء کو بڑی عظمتوں والی رات میں ہوا جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔ اس رات کے بعد 23 برس تک رسول کو گوں تک قرآن مرحلے وار پہنچاتے رہے۔ یہ کتاب الفرقان یعنی حق اور باطل کے درمیان کسوٹی بھی ہے جس کے نزول کے ساتھ ہی وحی ءالٰہی کی روشنی صدیوں سے دنیا میں پھیلتی چلی آ رہی ہے 44:1-4, 42:52, 26:193,17:85-86, 16:2, 81:17-19 , 78:38, 70:4, 14:1, 9:33-32, 2:185, 2:87-97

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن بطور علم اور اس میں دیا ہوا نظام حیات دیگر علوم اور نظام ہائے زندگی پر غالب آ کر رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ

97:1 ہم نے اس قرآن کو ایک عظمتوں والی رات میں نازل کیا ہے۔ اس وقت جب تمام دنیا وحی کی روشنی سے محروم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی تھی۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ

97:2 اور تم کیا جانو کہ عظمتوں والی رات کیا ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ

97:3 یہ شب قدر ان ہزار ہا مہینوں سے بہتر ہے جب دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ

97:4 اب کائناتی قوتیں وحی ءالٰہی سے ہم آہنگ ہوتی جائیں گی۔ اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق امور کا انتظام کرنے والی فطرت کی قوتوں کو انسان مسخر کرتا جائے گا اور انہیں وحی کی روشنی میں استعمال کرے گا۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ

97:5 اس طرح امن و سلامتی کی فضا عام ہو جائے گی یہاں تک کہ زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ [39:69]

سورة البيّنة

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس سورۃ نمبر 98 میں 8 آیات ہیں۔ البینۃ کے معنی ہیں، صاف اور واضح نشانیاں، کھلے کھلے دلائل۔ اس سورۃ کا مرکزی پیغام یہ معلوم ہوتا کہ کہ مشرکین کے علاوہ جتنی بھی صاحب کتاب قومیں دنیا میں آباد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام قرآن حکیم پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ اس میں انہیں نئی روشنی ملے گی جو انہیں سیدھی راہ پر لے جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ

98:1 جو لوگ قرآن حکیم کا انکار کرتے ہیں خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین وہ اپنی گمراہیوں سے آزاد نہیں ہو سکتے تھے جب تک ان کے پاس یہ روشن راہنمائی (قرآن نہ آ جاتی۔) [7:157]

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ

98:2 یہ اللہ کے رسول ہیں جو انہیں وحی کے پاکیزہ صحائف پہنچاتے ہیں۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ

98:3 یہ قرآن ایسی کتاب ہے جس میں اللہ کے محکم احکام اور قوانین درج ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ

98:4 وہ لوگ جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی وہ باہم تفرقے اور اختلاف میں واضح دلائل آ جانے کے بعد ہی فرقوں میں بٹ گئے تھے۔

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ

98:5 ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ دین پر اخلاص کے ساتھ عمل کریں اور یکسو ہو کر انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے معاشرے میں نظام صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ کا منصفانہ معاشی نظام استوار کریں۔ یہی ہے جو محکم نظام زندگی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝

98:6 اہل کتاب اور مشرکین نے جب اللہ کے پیغامات کو مسترد کر دیا تو ان کا انجام ایسی تباہی مقرر ہو گیا جو دنیا اور آخرت میں جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس طرح کے لوگ بدترین مخلوق کی زندگی کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

98:7 ان کے برعکس جو لوگ احکام الٰہی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں، معاشرے کی اصلاح کرتے ہیں اور لوگوں کے بگڑے کام سنوارتے ہیں ان کی زندگی بہترین مخلوقات کی زندگی ہے۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ع 1 8 23

98:8 اس کی جزا ان کے پروردگار کے پاس ایسے شاداب اور خوشیوں کے باغات ہیں جو انہیں دنیا اور آخرت میں عطا کئے جاتے ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یعنی انہوں نے اپنی زندگی اللہ کے قوانین کے مطابق بنالی۔ ایسا اس لئے ہوا کہ وہ اپنے پروردگار کے احکام کی نافرمانی سے ڈرتے تھے اور جانتے تھے کہ اس روش کا انجام تباہ کن ہوتا ہے۔

سورة الزلزال

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 99ویں سورۃ ہے اور اس میں 8 مختصر آیات ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ ان مختصر سورتوں کا اطلاق دنیاوی زندگی پر بھی ہوتا ہے اور آخرت پر بھی۔ لہٰذا ہم ان آیات کے لفظی معنی بھی پیش کریں گے اور مجازی بھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ

99:1 جب زمین ایک زبردست زلزلے کے ساتھ ہلا دی جائے گی (اور دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوگا۔)

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

99:2 اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔ (آثار قدیمہ کی اور معدنیات کی کھدائی عروج پر پہنچ جائے گی۔ ظالم حکمرانوں کے تختے الٹ دیئے جائیں گے۔)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ

99:3 اور لوگ کہیں گے کہ اسے اچانک کیا ہو گیا ہے؟ (دنیا میں یکے بعد دیگرے انقلابات کی جھڑی لگ جائے گی۔)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ

99:4 اس دور میں دنیا اپنی تاریخ پھر سے دہرائے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ

99:5 اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ آپ کے پروردگار نے اسے حکم بھیجا ہوگا۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ

99:6 اس روز لوگ گروہ در گروہ آئیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ [مجرم اور بے گناہ علیحدہ کھڑے ہوں گے]

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝

99:7 تو جس نے لوگوں کے ساتھ ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔

ع 1 8 24 وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

99:8 اور جس نے ذرّہ برابر لوگوں کو تکلیف پہنچائی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔ [پہلے تو دنیاوی عدل وانصاف بہتر ہو جائے گا اور پھر قیامت میں بارگاہ الٰہی کے عدل کا سامنا ہوگا۔]

سورة العٰدِيٰت

مترجم کا نوٹ:

عادیات سرپٹ دوڑنے والے گھوڑے کو کہتے ہیں۔ یہ قرآن کی 100 ویں سورۃ ہے اور اس میں 11 آیات ہیں۔ پرسکون بستیوں پر رات کے سناٹے میں ڈاکوؤں کے حملے ہمیشہ سے لوگوں کا سکھ چین لوٹتے رہے ہیں۔ اس سورۃ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ریاست مدینہ میں اس لوٹ مار کو ختم کر دیا گیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝

100:1 گواہ ہیں سرپٹ ہانپتے ہوئے گھوڑے (ذرا ان لوٹ مار کرنے والے ڈاکوؤں پر غور کرو۔ یہ اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے پرسکون بستیوں پر حملہ کر دیتے ہیں۔)

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝

100:2 گھوڑوں کو اس تیزی سے دوڑاتے ہیں کہ ان کے سموں سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝

100:3 یہ لوگ صبح کے وقت شب خون مارتے ہیں۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝

100:4 اور ایسا گرد و غبار اڑاتے ہیں کہ کچھ دکھائی نہ دے۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝

100:5 اور اس طرح (بستی کے اندر گھس کر) طوفان برپا کر دیتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝

100:6 بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ [اس کی دی ہوئی نعمتوں سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے مال کے لالچ میں انہیں لوٹتا ہے۔]

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝

100:7 اور وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝

100:8 لیکن وہ تو مال دولت سے شدید محبت رکھتا ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝

100:9 کیا وہ نہیں جانتا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب سارے راز افشاں کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جو کچھ قبروں میں ہے وہ بھی باہر نکالا جائے گا اور زمین کے دفینے بھی جو انہوں نے چھپا کر رکھے ہیں۔

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝

100:10 یہاں تک کہ دلوں میں چھپائے ہوئے خیالات بھی ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝ ع 1 11 25

100:11 اس دن انہیں معلوم ہوگا کہ ان کا پروردگار ہمیشہ ہر چیز سے باخبر رہا ہے۔

سورة القارعة

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 101 ویں سورۃ ہے اور اس میں 11 آیات ہیں القارعۃ کے لفظی معنی ہیں کھڑکھڑا دینے والا انقلاب۔ اس سورۃ کا اطلاق بھی دونوں جہانوں پر ہوتا ہے۔ بالآخر موجودہ کائنات کو اللہ عزیز و حکیم ایک نئے کائناتی نظام سے بدل دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۝١

101:1 کھڑکھڑا دینے والا (انقلاب۔)

مَا الْقَارِعَةُ ۝٢

101:2 کتنا زبردست ہوگا وہ کھڑکھڑا دینے والا (انقلاب۔) [69:4]

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣

101:3 تم کیا جانو کہ وہ کھڑکھڑا دینے والا (انقلاب) کیا ہے؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤

101:4 اس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح اِدھر اُدھر دوڑ رہے ہوں گے۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥

101:5 اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے اون کے گالے۔ [بڑے بڑے لیڈر اکھڑ چکے ہوں گے۔]

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦

101:6 (عدل و انصاف کا ایسا نظام قائم ہوگا، جس میں لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے۔) تو جس شخص کے اچھے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧

101:7 اس کی زندگی نہایت خوشگوار ہوگی۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ

101:8 اور جس کے اچھے اعمال کا پلڑا ہلکا رہا۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ

101:9 وہ ذلّت کی پستیوں میں گھر جائے گا۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ

101:10 اور تم کیا جانو کہ وہ کیفیت ہے کیا؟

ع 1 11 20 نَارٌ حَامِيَةٌ ۢ

101:11 اپنے اعمال کی بھڑکتی ہوئی آگ جو سب امیدوں کو راکھ کا ڈھیر بنادے۔

سورة التّكاثر

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی سورۃ نمبر 102 ہے اور اس میں 8 آیات ہیں۔ التکاثر کے معنی ہیں بہتات کی طلب اور مال دولت کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش۔ اس تگ ودو میں انسان زندگی کے بلند مقاصد سے غافل ہو جاتا ہے۔ یعنی دوسروں کے کام آ کر اپنی ذات کا ارتقاء کرنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾

102:1 تمہیں مال دولت کی بہتات اور تگ ودو زندگی کے بلند مقصد سے غافل کر دیتی ہے۔ [83:26, 57:20]

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

102:2 یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچتے ہو۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾

102:3 دیکھو تم غور سے کام لو تو بہت جلد یہ بات سمجھ سکتے ہو۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

102:4 پھر دیکھو کہ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾

102:5 اگر تم یقینی علم رکھتے تو یوں غافل نہ ہوتے۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

102:6 تو تم جہنم کو ضرور دیکھ لیتے یعنی اپنی روش کے انجام کو سمجھ لیتے۔ [79:36, 29:54]

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾

102:7 پھر وہ وقت بھی آئے گا جب تم اپنے تباہ کن انجام کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔

ع 1/8 27 ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

102:8 اس وقت تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اللہ کی نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا اور صرف اپنے لئے سمیٹ کر کیوں رکھا؟ [21:13]

سورة العصر

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی سورۃ نمبر 103 تین مختصر ترین سورتوں میں سے ایک ہے۔ اس میں اور سورۃ نمبر 108، 110 میں صرف تین تین آیات ہیں۔ "عصر" کے معنی وقت ہیں جو تیزی سے اڑا چلا جائے۔ سورۃ 76 "الدھر" وقت کے ان معنوں کو اجاگر کرتی ہے جو تاریخ انسانی پر محیط ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَالْعَصْرِ ۙ

103:1 وقت جو تیزی سے گزرتا جاتا ہے اس حقیقت پر شاہد ہے کہ،

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ

103:2 انسان صحیح روش اختیار نہ کرنے کی وجہ سے گھاٹے میں رہا ہے۔

ع 1 3 28 اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۙ

103:3 سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور نتیجتاً ایسے اعمال کرتے ہیں جن سے لوگوں کے اعمال سنور جائیں۔ وہ دیگر افراد کو بھی اپنا حق ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہیں اور اس کار خیر میں جتنی بھی مشکلات ان کی راہ میں آئیں وہ استقامت سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔

سورة الهمزة

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس سورۃ نمبر 104 میں 9 آیات ہیں۔غیبت، بہتان طرازی، لوگوں میں برائیاں ڈھونڈتے پھرنا بہت بڑی سماجی برائی ہے۔جو شخص ان عادتوں کا شکار ہو جائے اسے مثبت کام نہیں سوجھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝

104:1 بہتان طرازیاں کرنے والے اور دوسروں میں برائیاں ڈھونڈتے رہنے والے شخص کے لئے بڑی تباہی ہے۔

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

104:2 ایسے شخص کو صرف اپنے مال سے محبت ہوتی ہے جسے وہ جمع کرتا اور گنتا رہتا ہے۔ [70:18]

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝

104:3 وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے لازوال بنا دے گا۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

104:4 لیکن وہ اس کامل تباہی کے جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ [9:35]

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝

104:5 یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والا جہنم کیا ہے، تم کیا جانو؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝

104:6 یہ اللہ کے قانون مکافات کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝

104:7 جس کے شعلے دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝

104:8 یہ آگ انہیں اسی طرح گھیر لے گی جس طرح انہوں نے اپنے مال کو بڑی بڑی تجوریوں میں گھیر کر رکھا تھا۔

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ ع 1 29

104:9 یہ وسیع اور طویل آگ میں اپنے آپ کو گھرے پائیں گے۔

سورۃ الفیل

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 105 ویں سورۃ ہے اور اس میں 5 آیات ہیں۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کے اس قانون کا بیان ہے جب ایک قوم یا معاشرہ انسانی اقدار میں پیچھے رہ جائے تو دوسرے جوان سے بہتر ہوتے ہیں ان کو مٹا کر ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔ عربوں نے اصحاب فیل کے واقعہ کی وجہ سے اس سال کو "عام فیل" کہہ کر ایک اہم تاریخی حوالہ بنا لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

105:1 (قریش سمجھتے ہیں کہ انہیں شکست دینا ناممکن ہے۔) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھیوں والی قوم کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝

105:2 کیا اس نے ان کی خفیہ تدبیر کو ناکام نہیں کر دیا؟

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝

105:3 اور ان پر ابابیل جھنڈ در جھنڈ بھیجے۔ (ابابیل = ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے۔ جھنڈ کے جھنڈ)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝

105:4 انہوں نے مٹی کے پکے ہوئے کنکروں اور پتھروں سے بوچھاڑ کی

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ ع 30

105:6 اور انہیں اس طرح کر دیا جیسے اناج کا کھیت کٹنے اور کھائے جانے کے بعد تنکا تنکا ہو جاتا ہے۔

سورۃ قریش

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی سورۃ نمبر 106 میں 4 آیات ہیں۔ اہل قریش عرب کا مشہور اور ممتاز ترین قبیلہ تھے۔ وہ صدیوں سے کعبے کے متولی چلے آئے تھے۔ دیگر سب قبائل ان کا دلی احترام کرتے تھے اور قریش کے قافلے ڈاکہ زنی سے محفوظ رہا کرتے تھے۔ عرب سے گزرنے والے تقریباً سب کاروان مکہ کی راہ سے آتے جاتے تھے۔ اسلام سے پہلے بھی شہر مکہ کو امن وسلامتی کا شہر مانا جاتا تھا۔ محمد شہر مکہ میں 570ء میں پیدا ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ

106:1 اس لئے کہ اہل قریش کے لوگوں کے دلوں میں انسیت اور احترام ہے۔

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ

106:2 اس انسیت اور احترام کی وجہ سے قبیلہ قریش کے لوگ موسم سرما اور موسم گرما میں سال بھر اپنے تجارتی قافلے بھیجتے رہتے ہیں۔ (اور محفوظ رہتے ہیں۔)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ

106:3 اس لئے انہیں اس بیت مکرم کے پروردگار ہی کی عبادت یعنی محکومی اختیار کرنی چاہیے۔ (نہ کہ بتوں اور انسانوں کی)

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۚ ع 1 4 31

106:4 وہی تو ہے جس نے انہیں بھوک اور بنیادی ضروریات سے بے فکر کر دیا اور انہیں خطرات سے مامون کر دیا۔ (جبکہ دیگر لوگ شہر کے اطراف میں اور قافلے شاہراہوں پر لوٹ لئے جاتے ہیں۔ 29:67)

سورة الماعون

مترجم کا نوٹ:

سورۃ نمبر 107 میں 7 آیات ہیں۔ یہ سورۃ نہایت وضاحت سے صلوٰۃ کو انفرادی پرستش کے بجائے ایک اجتماعی نظام کی حیثیت سے پیش کرتی ہے اور سماجی بہبود اس نظام کا مرکزی مطمع نظر ہوتا ہے۔ ''الماعون'' کو عام طور پر ہمسایوں کی معمولی ضروریات اور چھوٹی چھوٹی مہربانیاں سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے درست معنی ہیں رزق اور روزی کا سرچشمہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝

107:1 کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے لیکن عملی طور سے دین کو جھٹلاتا ہے۔ [95:7 75:32, 53:33]

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝

107:2 دین کا دعویٰ کرنے والے ایسا ہی شخص بے یار و مددگار لوگوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کو دھکے دیتا ہے۔ [89:10, 69:34]

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

107:3 اور دوسروں کو بھی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ ضرورتمندوں کے کھانے پینے کا اور ان کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کا انتظام کریں۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝

107:4 بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے (جو خود کو دیندار ظاہر کرنے کے لئے نمازیں پڑھتے اور ان کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔)

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝

107:5 انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں کہ دراصل صلوٰۃ کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ

107:6 یہ لوگ تو بس دکھاوا کرتے ہیں (کہ لوگ ان کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھ کر انہیں نمازی سمجھ لیں 9:54)

ع 1 7 32 وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

107:7 اور اہم بات یہ ہے کہ یہ رزق کے سرچشموں پر قبضہ جما کر اوروں کو سامان زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔ [23:50

سورۃ الکوثر

مترجم کا نوٹ:

سورۃ نمبر 103 العصر کے علاوہ سورۃ نمبر 110 "النصر" کے ساتھ قرآن کریم کی یہ سورۃ نمبر 108 "الکوثر" سب سے مختصر سورۃ ہے اور ان تینوں سورتوں میں صرف تین تین آیات ہیں۔ عام رجحان کے برعکس سورۃ الکوثر صرف نبی کریمؐ سے مخاطب نہیں بلکہ اس کا خطاب ہر صاحب ایمان شخصیت سے ہے۔ کئی مؤرخین اور محدثین نے کوثر کو ایک ایسی صاف وشفاف نہر سمجھا ہے جو جنت میں کہیں بہتی ہے۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہ نہر صرف رسول کریمؐ کے اختیار میں ہوگی اور وہ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے جنتیوں کو اس کا مشروب پلائیں گے۔ اس روایت کے تحت آپ نے بہت سی نعتوں اور قوالیوں میں رسولؐ گرامی قدر کو "ساقیء کوثر" کے لقب سے موسوم کئے دیکھا اور سنا ہوگا۔ ہمارے خیال میں آپ کے لئے اس سے کہیں بہتر اور محترم خطابات والقابات قرآن میں اور اسلامی تصنیفات اور ادبی سرمایہ میں موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝

108:1 (اے پیغمبرؐ، مومنین اسلام) ہم نے تمہیں قرآن جیسی بے پایاں نعمت عطا کی ہے جو تمام ممکنہ بھلائیوں اور خوشگواریوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ گویا علم وحکمت کی ہمیشہ بہتی رہنے والی صاف وشفاف نہر ہے جو ہمیشہ جانفزا رہے گی۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

108:2 لہٰذا تم پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کا تجویز کردہ نظام حیات معاشرے میں نافذ کرو اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا رہو۔ اس بلند مقصد کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ع 1 3 33

108:3 بالآخر جو لوگ اس شدت سے تمہاری مخالفت کر رہے ہیں ان کا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ [14:24-25, 13:35]

سورۃ الکٰفرون

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی سورۃ نمبر 109 ہے جس کی 6 مختصر آیات ہیں جن میں ایک ابدی قانون ارشاد ہوا ہے۔ وہ یہ کہ پروردگار عالم کا عطا کردہ نظریہ ءحیات اتنا محکم ہے کہ اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سورۃ میں جہاں جہاں عبادت کا لفظ استعمال ہوا ہے، کافروں کے لئے وہ پرستش کا مفہوم رکھتا ہے لیکن اہل ایمان کے لئے اللہ کی عبادت کے معنی یہ ہیں کہ صرف اس کی محکومیت اختیار کی جائے اور صرف اسی کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ اللہ کی عبادت کا بہترین طریقہ جو قرآن نے بتایا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔ دیکھئے سورۃ 6 آیت نمبر 141 ۔ اس آیت میں اللہ تعالی کا صرف ایک حق بیان کیا گیا ہے جسے وہ ''میرا حق'' فرماتا ہے اور وہ بھی یہ ہے کہ جس دن تم فصل کاٹو یا جب تمہیں ملازمت یا تجارت میں آمدنی ہو تو میرا حق مجھے پہنچا دو۔ یعنی ضرورتمندوں کا حصّہ ان کو پہنچا دو۔ رسمی عبادات کو مذہبی پیشوائیت نے ''حقوق اللہ'' کا نام دے رکھا ہے۔ کافر = منکر حق = دین کی مخالفت کرنے والا = ناشکرا = حق کو چھپانے والا۔ قرآن کریم کی آیت 57:20 میں اصطلاحاً لیکن محبّت کے ساتھ اس کسان کو کافر کہا گیا ہے جو اپنی فصل کے بیجوں کو مٹی میں چھپا دیتا ہے اور پھر اپنی کھیتی کی نگہداشت میں دن رات ایک کر دیتا ہے۔ قرآن کی خطابت وفصاحت کا عالم یہ ہے کہ سورۃ الکٰفرون میں الفاظ اور آیات دہرائے جانے کے باوجود اپنا بلند ادبی معیار قائم رکھتے ہیں۔ یہ وہ بات ہے جو ترجموں میں ظاہر نہیں ہو سکتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

109:1 (اے رسولؐ! اب وقت آ گیا ہے کہ آپ مخالفین سے) کہہ دیجئے کہ اے منکرین حق!

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

109:2 میں ہرگز ان ہستیوں کی عبادت نہیں کر سکتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ [تمہارے معبود تمہارے ذہنوں اور ہاتھوں نے تراشے ہیں اور میرا معبود خالق کائنات ہے۔]

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾

109:3 تم اس ہستی کی محکومیت اختیار نہ کرو گے جس کی محکومیت میں اختیار کرتا ہوں۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ

109:4 پھر سن لو کہ میں ہرگز ان کی پرستش نہیں کر سکتا جن کی پرستش تم کرتے ہو۔ [سچے معبود کی اطاعت اور اپنے ہاتھوں سے تراشیدہ بتوں اور بے بس دیوی دیوتاؤں کی پوجا میں اتنا بڑا نظریاتی فرق ہے کہ اس میں سمجھوتے کا مطلب کفر اور شرک ہے۔]

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ

109:5 (میں یہ بھی جانتا ہوں کہ) تم اس (عظیم ہستی کی) محکومیت اور اطاعت اختیار کرنے کو تیار نہیں ہو جس (مالک ومختار) کی محکومیت میں اختیار کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ ع 1 6 34

109:6 (لہٰذا مجھے حتمی طور پر یہ کہنا ہے کہ) تم اپنے طرز حیات پر چلتے رہو اور میرے لئے (اللہ الٰہ واحد کا عطا کردہ میرا دین کافی ہے۔) [وقت بتا دے گا کہ درست راہ پر کون تھا۔ 10:41, 42:15, 60:4, 15:75, 73:10]

سورة النصر

مترجم کا نوٹ:

اس سورۃ نمبر 110 میں تین آیات ہیں۔ روایتی ترجموں اور تفسیروں میں اس سورۃ کے نہایت اعلیٰ بیان کو معمولی سی بات بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ ''نصر'' فتح یا کامیابی کو کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝

110:1 جب اللہ کی مدد آپہنچے اور آپ کو کامیابی عطا ہو جائے۔

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝

110:2 اور آپ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ ع 1/3 35

110:3 تو آپ اپنے پروردگار کی بلندنامی کے لئے مزید سرگرم عمل ہو جائیں تاکہ یہ بات سب پر آشکار ہو جائے کہ تمام حمد وستائش صرف اللہ کے لئے ہے اور آپ نظام الٰہی کو ہر طرح کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کی تیاری میں لگے رہیں۔ اللہ آپ کی ہر کوشش کو قبولیت بخشے گا۔ [94:7-8, 47:38, 19:96]

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سورۃ اللّھب

مترجم کا نوٹ:

سورۃ نمبر 111 میں 5 مختصر آیات ہیں۔ لھب آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے کو کہتے ہیں۔ ابی لھب حضور اکرمؐ کے چچا کا لقب تھا جو رسولؐ اور دین رسولؐ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ ابی لھب کا اصل نام عبدالعزّٰی تھا۔ اس شخص کا چہرہ نہایت روشن اور مزاج بہت بھڑکیلا تھا۔ لہٰذا اپنے اور غیر اسے ابی لھب کہا کرتے تھے۔ وہ خانہ کعبہ کا متولی ہونے کی وجہ سے نہایت با اثر شخصیت تھا۔ وہ خوب جانتا تھا کہ اگر انسانی مساوات پر مبنی اسلامی نظام قائم ہو گیا تو اس کی سرداری، مال و دولت اور رعب دبدبہ سب کچھ خاک میں مل کر رہ جائے گا۔ لہٰذا وہ پوری قوت سے اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ ابی لھب کی بیوی کا پورا نام "عروہ" اُم جمیل بنت حرب بن اُمیہ تھا۔ وہ اپنی کنیت ام جمیل کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ گھرانہ رسول کریمؐ کے عین ہمسائے یعنی ساتھ والے گھر میں رہتا تھا۔ حضورؐ کو ایذا دینے کے لئے ام جمیل راتوں رات آپؐ کے دروازے پر خاردار جھاڑیاں بچھا دیتی تھی تا کہ آپ کو آنے جانے میں زحمت کا سامنا کرنا پڑے۔ تاریخ کے بیان کے مطابق ام جمیل ایک بہت خوبصورت اور قیمتی ہار پہنے رکھتی تھی۔ اس سورۃ میں اس ہار کی طرف گلے کی رسی کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے۔ اگر اس سورۃ کو تاریخی پس منظر کے بغیر بھی سمجھا جائے تو اس کے مفہوم میں کچھ دقت پیش نہیں آئے گی۔ ابی لھب ہر وہ شخص ہوگا جو سرداری، دولت اور دبدبے کی بنا پر سرکش ہو چکا ہو اور اللہ کے بندے اس سے ڈرتے ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝

111:1 دیکھو! ابی لھب کی سب قوت و شوکت جاتی رہی اور وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

111:2 نہ اس کا مال اس کے کچھ کام آسکا اور نہ ہی وہ سب کچھ جو اس نے کمایا یعنی اس کی تدبیریں اور اس کے ذخیرے۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝

111:3 وہ اپنے غلط کاموں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بھڑکتے شعلوں میں داخل ہوگا۔ وہ آگ جو اس نے معاشرے میں خود بھڑکائی تھی۔

وَامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ

111:4 اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی جو اس کے کاموں میں برابر کی شریک تھی اور گویا اپنی جہنم کے ایندھن کو اٹھائے پھرتی تھی۔

ع 1 5 32 فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

111:5 اور اس کا یہ حال ہوگا کہ اس کی گردن میں (جڑاؤ ہار کی بجائے) کھجور کی چھال کی بنی ہوئی رسی ہوگی۔

([96:7, 92:11, 69:27-28, 49:13, 17:13] اس سورۃ کے ساتھ کچھ مزید تاریخ بھی وابستہ ہے۔ 2 ہجری میں جب اہل مکہ نے نئی نئی اسلامی ریاست مدینہ پر حملہ کیا تو غزوہ بدر پیش آیا جو ہمارے خیال میں تاریخ انسانی کی اہم ترین جنگ ہے۔ ابی لھب مکہ سے آنے والے لشکر میں خود شریک نہ ہوا لیکن اپنی جگہ مال و دولت دے کر ایک اور شخص کو روانہ کر دیا۔ اہل مکہ نے مدینہ کی مختصر سی جماعت مومنین کو مٹا دینے کے لئے جنگی ساز و سامان سے لیس اور بہت سے اونٹ گھوڑوں کے ساتھ نہایت مضبوط لشکر بھیجا تھا۔ مکہ میں بیٹھا ابی لھب فتح کی خوش خبری سننے کا منتظر تھا کہ اچانک اس پر چیچک Small Pox کا حملہ ہوا اور وہ چند ہی روز میں اس بیماری میں وفات پا گیا۔)

سورة الاخلاص

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 112 ویں سورۃ ہے اور اس میں 4 آیات ہیں۔ استعارۃً اس کا بہترین مفہوم ہے توحید خالص۔ آپ دیکھیں گے کہ اس مختصر سی سورۃ میں جس قوت، وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ توحید الٰہی کو پیش کیا گیا ہے اس طرح پیش کرنا انسانی استعداد سے بہت بلند بات ہے۔ اس مختصر سی سورۃ میں مسیحیت کی تثلیث، زرتشتی اور دیگر کچھ مذاہب کی ثنویت اور ہر طرح کے شرک کو رد کر دیا گیا ہے۔ [ثنویت یعنی دو خداؤں پر اعتقاد Dualism]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١

112:1 کہہ دیجئے کہ اللہ الٰہ واحد ہے۔ (اسی کا قانون تمام کائنات میں جلوہ گر ہے۔)

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢

112:2 اللہ اپنی ذات وصفات میں کامل ہے۔ وہ سب کا سہارا ہے اور اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣

112:3 اس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ ع 1/4 37

112:4 اس جیسا کوئی نہیں، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

سورۃ الفلق

مترجم کا نوٹ:

یہ قرآن کریم کی 113 ویں سورۃ ہے اور اس میں 5 آیات ہیں۔ ''الفلق'' صبح سویرے پو پھٹنے کے وقت کو کہتے ہیں۔ بہت سے مفسرین نے قرآن کی آخری دو سورتوں ''الفلق'' اور ''الناس'' کو ''معوذتین'' کا نام دے رکھا ہے۔ گھڑی ہوئی روایات کے زیر اثر وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں جادو، ٹونے سے محفوظ بھی رکھتی ہیں اور اس کے اثر کو زائل بھی کر دیتی ہیں۔ قرآن کریم کی آیت 4:51 میں جبت یعنی اس طرح کے واہموں سے بچنے کی زبردست تلقین کی گئی ہے۔ جبت میں جادو ٹونہ، نظر بد، ستاروں کی چال، خوابوں کی تعبیریں، ہتھیلیاں پڑھنا، مستقبل بینی، تعویذ گنڈے کے علاوہ بھوت پریت، آسیب، چھلاوے، جنات کا اثر وغیرہ سب آجاتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کا دو لفظی ارشاد بھی نہایت واضح اور معنی خیز ہے۔ ''لاغول'' یعنی بھوت پریت، چڑیل، ڈائن، آسیب، سایہ وغیرہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نشرح یعنی آسیب یا بھوت پریت کو اتارنے کا دھوکہ بہت بڑا شیطانی فعل ہے۔ قرآن کریم کے دیگر واضح ارشادات بھی موجود ہیں مثلاً یہ کہ یہ تمام کائنات قدرت کے قوانین کے تحت چل رہی ہے جن میں غیر قدرتی اور ماورائی باتوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ مزید مقام حیرت یہ ہے کہ بائبل عجیب مخلوقات DEMONS کے انسانوں پر قبضہ کر لینے کی کہانیوں سے بھری پڑی ہے۔ لیکن مسیحیوں نے ایسی خرافات کو گرجا میں چھوڑ دیا ہے اور اپنی روزمرہ زندگی میں وہ ان واہموں کا شکار بالکل نہیں ہوتے۔ مسلمان اس لئے آزاد نہیں ہو سکا کہ اس کے ہاں آج بھی جہالت کا دور دورہ ہے اور جھوٹی روایات کا انبار لگا پڑا ہے۔ ایک نہایت قبیح مثال پر غور فرمایئے۔ قرآن کریم میں آیت 17:47 اور 25:8 میں صاف ارشاد فرما دیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی ء کریمؐ پر جادو ہو گیا تھا وہ نہایت ظالم، فاسق اور گنہگار اور جھوٹے ہیں لیکن ہمارے یہاں بخاری کی ایک طویل روایت کے تحت اس جھوٹی کہانی پر یقین کیا جاتا ہے کہ ایک یہودی ''لبید بن عاصم'' نے آپؐ پر سحر کر دیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

ناطقہ سر بہ گریباں ہے کہ اسے کیا کہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ

113:1 کہیے کہ میں چڑھتی ہوئی صبح کے پروردگار کی حفاظت میں دشمن کی تخریبی کاروائیوں سے پناہ چاہتا ہوں۔[صبح کی روشنی ایک طویل سیاہ جاہلیت کی رات کے بعد قرآن کی روشنی کا طلوع ہونا مراد ہے۔]

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

113:2 میں ہر چیز کے شر کی پہلو سے بھی اس کی پناہ چاہتا ہوں۔[اللہ نے جو کچھ پیدا کیا ان کے صحیح استعمال میں خیر اور غلط استعمال میں شر کے پہلو ہوتے ہیں۔]

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

113:3 اور جہالت کی تاریکی سے بھی جب وہ سیاہ رات کی طرح چھا جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝

113:4 اور ایسے لوگوں کی سازشوں سے بھی جو سیدھے سادے معاملات میں گرہیں لگا کر انہیں پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔

ع 1 5 38 وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

113:5 اور (میں پناہ چاہتا ہوں۔) ہر اس حاسد کے شر سے جو ہماری کامیابیوں سے حسد کر کے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔

سورة الناس

مترجم کا نوٹ:

قرآن کریم کی اس آخری سورۃ 114 میں 6 آیات ہیں۔ یہ خوبی بھی ملاحظہ فرمایئے کہ وہ اللہ کی عالی شان صفت رب العالمین سے شروع ہوتا ہے اور تمام انسانوں کے پروردگار ''رب الناس'' سے اختتام کو پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تمام جہانوں کا اور سب انسانوں کا رب ہے لہٰذا انسانوں کو بھی ایک ملت بن کر رہنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے اسم عالی کے ساتھ جو فوری اور ہمیشہ کی مہربانی اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ

114:1 کہیے کہ میں ان تمام انسانوں کے شر کے پہلو سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں۔

مَلِكِ النَّاسِ ۙ

114:2 جو سب لوگوں کا مالک اور بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی صاحب اقتدار نہیں۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ

114:3 وہی سب لوگوں کا معبود حقیقی ہے اور سب انسانوں کو اسی کی محکومیت اختیار کرنی چاہیے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ

114:4 میں اللہ کی حفاظت چاہتا ہوں ایسے تمام لوگوں کی شرارت سے جو باتیں بناتے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں اور خاموشی سے الٹے پاؤں یوں لوٹ جاتے ہیں جیسے انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں۔

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ

114:5 یہ لوگ لوگوں کے سینوں میں شکوک و شبہات کو جنم دیتے ہیں۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

114:6 ایسے لوگوں میں اجنبی بھی شامل ہوتے ہیں اور جانے پہچانے افراد بھی۔